الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

1

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تحقیقات چینل ٹیلیگرام
https://t.me/tehqiqat
تحقیقات چینل ٹیلیگرام
https://t.me/tehqiqat

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
اَدَامَ اللہُ تَعَالٰی مَعَالِیَہٗ وَبَارَکَ اَیَّامَہٗ وَلَیَالِیَہٗ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

1

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

عنوانات

صفحہ	عنوان

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

(کتاب: نیکی اور بھلائی کے بارے میں روایات)

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان | صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

عنوان	صفحہ

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''محمد'' ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوحاتم'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ منسوب ''تمیمی'' ہے' جو آپ کے جدِ امجد ''تمیم بن مر'' کی نسبت کی وجہ سے ہے' جن کا سلسلۂ نسب الیاس بن مضر پہ جا کر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا اسمِ منسوب ''بُستی'' ان کے آبائی شہر ''بست'' کی نسبت سے ہے۔ یہ مشہور تاریخی صوبے خراسان کے علاقے بجستان کا ایک شہر ہے۔ اور ہمارے زمانے میں یہ افغانستان کا حصہ ہے۔

یہ شہر 43 ہجری میں اسلامی سلطنت کا حصہ بنا تھا' جب عبدالرحمٰن بن سمرہ نے اسے فتح کیا تھا اور وہ اس سے آگے بڑھ کر کابل تک پہنچ گئے تھے۔

کسی تاریخی حوالے سے یہ بات واضح نہیں ہو پاتی کہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ پیدائش کیا ہے۔ تاہم اکثر مؤرخین کے نزدیک امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ 280 ہجری کے آس پاس پیدا ہوئے تھے۔ امام ذہبی نے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے تیسری صدی ہجری کے اختتام پر علمِ حدیث کی طلب کا آغاز کیا تھا۔ مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت ان کی عمر 20 برس کے لگ بھگ تھی۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث کی طلب میں طویل اسفار کیے۔ انہوں نے اپنے وقت کے تمام بڑے شہروں میں جا کر وہاں موجود محدثین سے احادیث و روایات کا علم حاصل کیا۔ ان شہروں میں بجستان' ہرات' مرو' سنج' شاش' بخارا' نسا' نیشاپور' تہران' اہواز' بصرہ' کوفہ' موصل' رقہ' انطاکیہ' طرطوس' حمص' دمشق' بیروت' رملہ' بیت المقدس' مصر اور حجازِ مقدس شامل ہیں۔

امام ابنِ حبان رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق دو ہزار سے زیادہ ہے۔ تاہم شعیب الارناؤط نے یہ بات تحریر کی ہے: امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں 21 مشائخ سے زیادہ احادیث روایت کی تھیں۔

امام ابن خزیمہ (301 روایات)' امام ابویعلیٰ موصلی (1174 روایات)' امام حسن بن سفیان خراسانی (815 روایات)' امام فضل بن حباب جمحی (732 روایات)' امام ابومحمد ازدی جو ابن شیرویہ کے نام سے معروف ہیں (463 روایات)' امام محمد لخمی عسقلانی (464 روایات)' امام ابوحفص بجیری سمرقندی (357 روایات)' امام ابومحمد عبداللہ مقدسی (313 روایات)' امام ابوبکر طائی منبجی (281 روایات)' امام ابواسحاق جرجانی (232 روایات)' امام ابوعباس سراج ثقفی (173 روایات)' امام ابوعروبہ حرانی

جزری (167 روایات)' امام حسین بن ادریس ہروی (136 روایات)' امام ابوعبداللہ سامی ہروی (112)' امام ابوجعفر نسوی (99 روایات)' امام ابوعلی رقی (90 روایات)' امام ابوالحسین رازی (91 روایات)' امام عبدان جوالیقی (73 روایات)' امام ابوجعفر تستری (75 روایات)' امام ابوعبداللہ بغدادی (70 روایات)' محدث اسحاق بُستی (69 روایات)۔

یہ وہ مشائخ ہیں جن سے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کے باقی شیوخ میں سے زیادہ تر وہ حضرات ہیں جن سے انہوں نے 1 سے لے کر 60 تک روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے اکابر محدثین میں سے ایک تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خلقِ کثیر نے ان سے استفادہ کیا۔ آپ کے مشہور تلامذہ کے اسماء درج ذیل ہیں:

(i) امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری (یہ مستدرک حاکم کے مصنف ہیں)

(ii) امام ابوالحسن علی دارقطنی (یہ سنن دارقطنی کے مصنف ہیں)

(iii) امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسحاق عبدی (یہ کتاب معرفۃ الصحابہ کے مصنف ہیں)

(iv) امام محدث ابوالحسن محمد بن احمد زوزنی (انہوں نے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی ''صحیح'' روایت کی ہے)

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کئی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے مطبوعہ کتب کا اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

(i) المسند الصحیح (یہ صحیح ابن حبان کے نام سے معروف ہے)

(ii) الثقات (یہ ثقہ راویوں کے بارے میں ہے)

(iii) معرفۃ المجروحین (یہ صرف ضعیف اور متروک راویوں کے بارے میں ہے)۔

(iv) مشاہیر علماء الامصار (یہ 1600 اہلِ علم کے حالات پر مشتمل ہے)

(v) روضۃ العقلاء (یہ اخلاقیات کے بارے میں ہے)

علم حدیث کی تحصیل اور تعلیم کے حوالے سے بھرپور زندگی گزارنے کے بعد امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے شبِ جمعہ میں' 22 شوال المکرم 354 ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انہیں جمعے کی نماز کے بعد ان کے آبائی وطن ''بست'' میں سپردِ خاک کیا گیا۔

صحیح ابن حبان

علم حدیث کے اس عظیم مآخذ کے مصنف امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

فاضل مصنف نے اس کتاب کا نام "المسند الصحیح علی التقاسیم والانواع" تجویز کیا تھا۔

فاضل مصنف اس بات کے خواہش مند تھے کہ وہ احادیث کا ایسا مجموعہ ترتیب دیں' جس میں موضوعاتی تقسیم کو کسی نئے پہلو سے پیش کیا گیا ہوتا کہ علمِ حدیث کے طلباء اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے احادیث کو ان کے اصل مضمون کے حوالے سے یاد رکھیں۔

فاضل مصنف نے اپنی کتاب کا نام تجویز کرتے ہوئے لفظ "المسند" استعمال کیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کتاب میں جو روایات منقول ہیں' ان کی سند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جاتی ہے۔

کتاب کے نام میں استعمال ہونے والے لفظ "الصحیح" سے مراد یہ ہے: اس میں مذکور تمام روایات مستند طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

کتاب کے نام میں استعمال ہونے والے لفظ "التقاسیم والانواع" سے مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول احادیث کو پہلے ایک بنیادی قسم کے تحت تقسیم کیا گیا ہے اور پھر ان میں سے ہر ایک قسم کو متعدد ذیلی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

تقاسیم سے مراد بنیادی تقسیم اور انواع سے مراد ذیلی تقسیم ہے۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب کو پانچ بنیادی حصوں میں تقسیم کیا ہے:

(i) وہ روایات جن میں کسی کام کو کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

(ii) وہ روایات جن میں کسی کام کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہو۔

(iii) وہ روایات جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(iv) وہ روایات جن میں مباح امور کا تذکرہ ہے۔

(v) وہ روایات جن میں ان افعال کا تذکرہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہیں۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح کے آغاز میں ایک مقدمہ تحریر کیا جس میں سے ان پانچ اقسام کی ذیلی اقسام کی وضاحت کی' یہ مقدمہ اس کتاب میں شامل ہے۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں احادیث نقل کرتے ہوئے جس اچھوتی طرز کو اختیار کیا ہے وہ سب سے الگ اور نمایاں ہے' لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ ہے: عام قاری اس تقسیم کے تحت حدیث کو تلاش نہیں کرسکتا' کیونکہ وہ یہ اندازہ نہیں کرپاتا کہ اس کی مطلوبہ حدیث اُسے کہاں مل سکتی ہے؟ کیونکہ حدیث کو تلاش کرنا اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب دیگر کتب ''صحاح'' و''سنن'' کی طرح کتاب کو فقہی حوالے سے مرکزی اور ذیلی ابواب میں تقسیم کیا جائے۔ اس طرح قاری ابواب کی فہرست دیکھ کے حدیث کو تلاش کرسکتا ہے۔

علمِ حدیث کے طلباء اور قارئین کی اسی مشکل کو محسوس کرتے ہوئے آٹھویں صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے ایک فاضل امیر علاؤالدین علی بن بلبان فارسی نے اس کتاب کو موضوعاتی ترتیب کے ساتھ' روایتی فقہی ابواب بندی کے ہمراہ مرتب کیا۔ انہوں نے احادیث ذکر کرنے سے پہلے مناسب تراجم ابواب تحریر کیے۔

ابن بلبان نے اپنی اس خدمت کو''الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان'' کا نام دیا۔

آج دنیا میں زیادہ تر اسی کتاب کے نسخے ''صحیح ابن حبان'' کے طور پر شائع ہوتے ہیں' تاہم سرِورق پر یہ صراحت موجود ہوتی ہے کہ یہ کتاب اصل مصنف ابن حبان کی ترتیب کی بجائے ابن بلبان کی ترتیب کے مطابق ہے۔

ہمارے سامنے اس وقت اس کتاب کا جو نسخہ موجود ہے وہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان سے 1418 ہجری بمطابق 1997 عیسوی میں شائع ہوا۔ یہ نسخہ 16 جلدوں پر مشتمل ہوا۔

اس نسخے کے متن کی تحقیق' احادیث کی تخریج اور تعلیق نگاری کی خدمت شیخ شعیب الارناؤط نے سرانجام دی ہے۔

فاضل محقق نے کتاب کے آغاز میں تفصیلی مقدمہ تحریر کیا ہے۔ انہوں نے کتاب کے مختلف قلمی نسخوں کا تعارف اور ان کے چند صفحات کے عکس بھی مقدمے میں شامل کیے ہیں۔

فاضل محقق نے ابن بلبان کی ترتیب والے نسخے اور اصل کتاب یعنی ''المسند الصحیح'' کے درمیان تقابل کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے جو تعلیقات تحریر کی ہیں' ان میں بہت سے فوائد ذکر کردیئے ہیں اور کچھ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ہم نے اپنی اس طباعت میں شیخ شعیب الارناؤط کی تخریج کو کسی مراجعت کے بغیر شامل کرلیا ہے۔ تاہم ان کی تعلیقات میں سے بعض اضافی چیزیں حذف کردی ہیں۔

اس کتاب کا مطبوعہ نسخہ ہمیں محترم ڈاکٹر راغب حسین نعیمی دامت برکاتہم العالیہ نے جامعہ نعیمیہ لاہور کی مرکزی لائبریری سے فراہم کیا۔ اس کے لئے ہم ان کے شکرگزار ہیں۔

پس نوشت: ''صحیح ابن حبان'' کے حوالے سے ایک اہم خدمت شیخ حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی نے سرانجام دی ہے' انہوں نے ''صحیح ابن حبان'' کی ان تمام روایات کو ایک جگہ اکٹھا کردیا ہے جو ''صحیحین'' پر زائد ہیں۔ انہوں نے کتاب کا نام ''موارد الظمآن علی زوائد ابن حبان'' تجویز کیا ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں ''صحیح ابن حبان'' میں سے صرف وہ روایات نقل کی ہیں جو ''صحیح بخاری'' و''صحیح مسلم'' میں نہیں ہیں۔

محدث ابن بلبان رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام علی بن بلبان ہے۔ جبکہ سابقہ ولاحقہ کے ہمراہ آپ کا نام امیر علاؤ الدین ابوالحسن علی بن بلبان بن عبداللہ فارسی مصری ہے۔

آپ 675 ہجری میں پیدا ہوئے۔ اپنے زمانے کے اکابر اہلِ علم سے استفادہ کیا۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے ایک امام شرف الدین عبدالمؤمن بن خلف دمیاطی (متوفی 705 ہجری) ہیں۔ جو ''المتجر الرابح'' کے مصنف ہیں۔

ان کے علاوہ آپ کے دیگر مشائخ میں درج ذیل حضرات شامل ہیں:

(i) شیخ بہاؤ الدین قاسم بن عساکر (متوفی 723 ہجری)

(ii) شیخ محمد بن علی محروسی خالدی' (متوفی 714 ہجری)

(iii) شیخ علی بن نصر اللہ مصری (متوفی 712 ہجری)

(iv) حلب سے تعلق رکھنے والے اپنے وقت کے قطب عبدالکریم بن عبدالنور حنفی (متوفی 735 ہجری) شامل ہیں۔

ابن بلبان' فقہ حنفی کے پیروکار ہیں۔ انہوں نے علم فقہ اُس وقت کے شیخِ حنفیہ فخر الدین عثمان بن ابراہیم ماردینی سے حاصل کیا' جو ابن ترکمانی کے نام سے مشہور ہیں۔ (انہوں نے سنن بیہقی پر اختلافی نوٹ تحریر کیے ہیں)۔

ابن بلبان کے علم فقہ میں دوسرے بڑے استاد شمس الدین ابوالعباس احمد سروجی حنفی ہیں۔

ابن بلبان' علم حدیث وفقہ کے ہمراہ علمِ نحو میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے زمانے کے عظیم نحودان ولغت دان امام ابوحیان اندلسی سے علمِ نحو میں استفادہ کیا جو قرآن پاک کی نحوی تفسیر ''البحر المحیط'' کے مصنف ہیں۔

ابن بلبان کے سوانح نگاروں نے یہ بات تحریر کی ہے کہ وہ ایک کثیر التصانیف بزرگ تھے اور ان کا طبعی میلان اس طرف زیادہ تھا کہ وہ طلباء کی سہولت کے لئے کوئی کام کریں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی دقیق ترین تصنیف ''المسند الصحیح علی التقاسیم الانواع'' کو موضوعاتی ترتیب کے ساتھ مرتب کیا۔ بعض مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے کہ شیخ ابن بلبان نے امام طبرانی کی ''معجم'' کو بھی موضوعاتی ترتیب کے ساتھ مرتب کیا تھا۔

کیونکہ ابن بلبان ایک فقیہ بھی تھے' اس لئے انہوں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الجامع الکبیر'' کی ایک تلخیص کی شرح بھی تحریر کی' اس تلخیص کے مصنف کمال الدین خلاطی حنفی تھے۔ کشف الظنون کے مصنف نے یہ بات تحریر کی ہے کہ یہ ایک طویل اور بھرپور

شرح ہے۔

مؤرخین نے یہ بات بھی بیان کی ہے شیخ ابن بلبان نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر بھی ایک کتاب تحریر کی تھی۔اس کے علاوہ انہوں نے حج کے احکام کے بارے میں ایک کتاب تحریر کی تھی'اس کے علاوہ انہوں نے ابن دقیق العید کی تصنیف ''الالمام'' کی تلخیص بھی تحریر کی تھی۔

ابن بلبان کا سب سے عظیم کارنامہ'جس نے انہیں زندہ و جاوید کردیا' وہ ''صحیح ابن حبان'' کو موضوعاتی ترتیب پر مرتب کرنا ہے۔جس کا نام انہوں نے ''الاحسان'' تجویز کیا تھا۔یہ ان کا عظیم کارنامہ ہے۔انہوں نے اس کتاب کو کتب یعنی مرکزی ابواب اور ابواب یعنی ذیلی ابواب کی صورت میں تقسیم کیا ہے۔

شیخ ابن بلبان کا انتقال 9 شوال المکرم 739 ہجری میں کم و بیش 64 برس کی عمر میں ہوا۔اور انہیں مصر میں سپردِ خاک کیا گیا۔

اصطلاحاتِ حدیث

اس حقیقت سے ہر شخص آگاہ ہے کہ دنیا میں مختلف اشیاء سے واقفیت کے حصول کے لیے مختلف علوم وفنون ایجاد کیے گئے ہیں۔ عام طور پر کسی علم میں کسی شے کی حقیقت اور اس کے احوال زیر بحث لائے جاتے ہیں تاہم بعض اوقات کسی علم سے واقفیت اور شناسائی کا حصول آسان کرنے کے لیے مزید کسی علم کو ایجاد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

علم حدیث وہ فن ہے جس میں اسلام کی تعلیمات کا بنیادی مآخذ یعنی نبی اکرم ﷺ کی شخصیت' احوال' فرامین وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن اس فن کو سیکھنے کے کچھ خاص قواعد ہیں جنہیں ''علم اصول حدیث'' کا نام دیا گیا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کسی زبان کو سیکھنے کے دو طریقے ہیں لسانیات یعنی زبان سے متعلق ادب کا مطالعہ اور قواعد یعنی اس زبان کی گرائمر کا علم' علم اصول حدیث کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسی علم کے قواعد وضوابط کی روشنی میں کوئی محدث یا فقیہہ کسی حدیث کی استنادی حیثیت کا فیصلہ کرسکتا ہے۔

ابتدائی دو صدیوں کے دوران حدیث کی روایت کا زیادہ تر کام زبانی بیان تک محدود رہا' کوئی شخص اپنے استاد سے کوئی حدیث سُن کر اسے اپنے شاگردوں تک منتقل کردیتا تھا اس نقل کے دوران اس بات کا امکان موجود تھا کہ وہ راوی اپنی کسی فطری یا فکری کمزوری کے باعث حدیث کے الفاظ نقل کرنے میں کسی شعوری یا غیر شعوری غلطی یا غلط فہمی کا مرتکب ہو جاتا پھر یہ پہلو بھی قابلِ غور تھا کہ دوسری صدی ہجری میں بہت سے فرقے نمودار ہو چکے تھے جن میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے باطل مزعومات کی تائید میں جھوٹی روایات ایجاد کرکے نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کرکے بیان کرنا شروع کردی تھیں اس لیے صحیح اور غلط' مستند اور غیر مستند کے درمیان فرق کی وضاحت کے لیے محدثین نے اصولِ حدیث کا فن ایجاد کیا۔

''اصول حدیث'' کی تمام تر بحث تین امور کے گرد گھومتی ہے:

(i) سند (ii) متن (iii) راوی

ان تینوں موضوعات پر بحث کرنے سے پہلے ہم چند بنیادی قواعد کی وضاحت کریں گے۔

علم اصول حدیث کی تعریف

یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے ایسے قواعد کی واقفیت حاصل کی جاتی ہے جن کی مدد سے کسی روایت کے متن یا اس کی سند کو قبول کرنے یا مسترد کرنے کا فیصلہ کیا جاسکے۔

علم اصول حدیث کا فائدہ

اس علم سے واقفیت کے نتیجے میں انسان صحیح اور غلط' مستند اور غیر مستند حدیث کے درمیان فرق کرسکتا ہے۔

سند: اس سے مراد راویوں کے اسماء کا وہ سلسلہ ہے جن کے وساطت سے حدیث نقل ہوئی ہے۔

متن: اس سے مراد وہ مضمون ہے جو نبی اکرم ﷺ یا کسی صحابی کے قول و فعل کے ذکر پر مشتمل ہو۔

سند کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم

سند کے اعتبار سے حدیث کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

(i) متواتر (ii) غیر متواتر

غیر متواتر کی مزید تین ذیلی قسمیں ہیں:

(i) مشہور (ii) عزیز (iii) غریب

ذیل میں ہم تمام اقسام کی تعریفات بیان کریں گے۔

متواتر کی تعریف: متواتر کا لغوی معنی کسی چیز کا مسلسل اور لگاتار ہونا ہے اور محدثین کی اصطلاح میں ''متواتر'' ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں ہر طبقے میں اتنی کثیر تعداد میں راوی موجود ہوں کہ ان سب کا کسی جھوٹی بات کو نقل کرنے پر اتفاق کر لینا ناممکن ہو۔

اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خبر متواتر کے لیے تین چیزیں شرط ہیں:

(i) اس حدیث کے راوی کثیر تعداد میں ہوں۔

(ii) یہ کثرت تمام طبقات میں پائی جاتی ہو۔

(iii) ان سب کا کسی جھوٹی بات کو نقل کرنے پر متفق ہونا ناممکن ہو۔

خبر متواتر کا حکم: خبر متواتر کے ذریعے انسان کسی واقعہ کے بارے میں ایسا یقینی علم حاصل کر لیتا ہے جیسے اس نے بذاتِ خود اس کا مشاہدہ کیا ہو اس لیے خبر متواتر کے تمام راویوں کے حالات کا علم نہ بھی ہو تو بھی ایسی خبر کے ذریعے عمل واجب ہو جاتا ہے۔

غیر متواتر حدیث کی تین قسمیں ہیں:

(1) مشہور: محدثین کی اصطلاح میں ایسی حدیث کو مشہور کہا جاتا ہے جسے ہر زمانے میں کم از کم تین راوی روایت کریں اور کسی بھی طبقے میں راویوں کی تعداد تین سے کم نہ ہو۔ بعض محدثین نے یہاں ایک اور اصطلاح ''مستفیض'' کا بھی ذکر کیا ہے اس سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں محدثین کے دوران اختلاف پایا جاتا ہے بعض محدثین کے نزدیک یہ اصطلاح ''مشہور'' کے مترادف ہے جبکہ بعض دیگر محدثین کے نزدیک ان دونوں اصطلاحات کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت پائی جاتی ہے۔

(ii) عزیز: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند کے اکثر طبقات میں کم از کم تین راوی ہوں اور کسی ایک یا ایک سے زیادہ طبقوں میں کم از کم دو راوی ہوں۔

بعض اہلِ علم نے عزیز کی یہ تعریف کی ہے کہ اس کی سند کے ہر طبقے میں کم از کم دو راوی موجود ہوں۔

(iii) غریب: اس سے مراد وہ روایت ہے جس کی سند کے کسی بھی ایک طبقے میں صرف ایک راوی ہو۔

بعض محدثین نے ایسی روایت کے لیے ''غریب'' کی بجائے ''فرد'' کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

محدثین نے حدیثِ غریب کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

(i) ایسی روایت جسے صرف ایک صحابی نے نقل کیا ہو اور سند کے بقیہ طبقات کے راویوں کی تعداد زیادہ ہو۔

(ii) ایسی روایت جس میں صحابی کے علاوہ کسی اور طبقے میں صرف ایک راوی موجود ہو۔

محدثین نے ''غریب'' حدیث کی ایک اور تقسیم کی بھی نشاندہی کی ہے۔

(i) اس ایک راوی نے جو سند یا متن نقل کیا ہے' وہ اس کے علاوہ کسی اور دوسرے راوی سے منقول نہ ہو' بلکہ وہ پہلا راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو۔

(ii) اس ایک سند میں کسی ایک طبقے میں وہ اکیلا راوی ہو' تاہم وہی روایت کسی اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہو۔

''صحیح'' کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں آغاز سے لے کر اختتام تک تمام راویوں کی کڑی متصل ہو' وہ تمام راوی عادل ہوں' ضابط ہوں اور اس حدیث کے متن میں کوئی شذوذ وعلت نہ ہو۔

''صحیح'' کا حکم: محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خبر صحیح پر عمل کرنا واجب ہے۔

ایک اہم اصول: اصول یہ ہے کہ بعض اوقات کوئی لفظ اپنے لغوی یا عرفی معنی میں استعمال ہوتا ہے پھر کسی ایک فن کے ماہرین اسے اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی لفظ کو دو مختلف فنون کے ماہرین اپنی' اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرتے ہیں اس لیے یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رہے کہ ''صحیح'' محدثین کی مخصوص اصطلاح ہے اور اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں مذکورہ بالا پانچ شرائط پائی جاتی ہوں اگر محدثین کسی حدیث کے بارے میں یہ کہہ دیں کہ یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ وہ حدیث ''غلط'' ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث میں مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی ایک یا چند ایک شرائط موجود نہیں ہیں۔

صحیح لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہوتی ہے جو درحقیقت ''حسن لذاتہٖ'' ہی ہو لیکن کسی اور سند کے ہمراہ منقول ہو جو پہلی سند کے برابر یا اس سے زیادہ مستند ہو۔ ایسی ''حسن لذاتہٖ'' حدیث کو ''صحیح لغیرہ'' کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بذاتِ خود صحیح نہیں ہوتی لیکن دوسری سند کی وجہ سے اس کی حیثیت مزید مستند ہو جاتی ہے۔

صحیح لغیرہ کا حکم: یہ حدیث صحیح لذاتہٖ سے کم اور حسن لذاتہٖ سے زیادہ مستند ہوتی ہے۔

''حسن'' کی تعریف: حسن اس حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح اور ضعیف کی درمیانی حیثیت کی حامل ہو لیکن اس کی اصطلاحی تعریف کیا ہوگی؟ اس بارے میں محدثین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے تاہم حافظ ابن حجر نے اس کی تعریف یوں کی ہے:

''جس روایت کے تمام راوی عادل ہوں' سند میں اتصال پایا جاتا ہو۔ نیز اس کے اندر کسی قسم کی کوئی علت یا شذوذ موجود نہ ہو تاہم اس کے کسی راوی کا ضبط (یادداشت) کمزور ہو تو ایسی حدیث کو ''حسن لذاتہٖ'' کہا جائے گا۔''

حسن لذاتہٖ کا حکم: اگرچہ تکنیکی اعتبار سے یہ روایت ''صحیح لذاتہٖ'' جتنی مستند تو نہیں ہوتی مگر دلیل اور ثبوت کے طور پر پیش کرنے کے حوالے سے یہ ''صحیح لذاتہٖ'' جتنی مستند ہے' یہی وجہ ہے کہ محدثین اور فقہاء اسے سند کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

حسن لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ ضعیف روایت ہے جو کئی اسناد کے ہمراہ منقول ہو تاہم اس ضعیف روایت کا ضعف راوی کے فسق یا کذب کی وجہ سے نہ ہو۔

حسن لغیرہ کا حکم: کیونکہ یہ حدیث مقبول ہی کی ایک قسم ہے اس لیے ایسی حدیث سے استدلال کرنا جائز ہے۔

ضعیف کی تعریف: وہ روایت جو کسی تکنیکی خامی کی وجہ سے کم از کم حسن کے مرتبے تک بھی نہ پہنچ سکے۔

ضعیف کا حکم: ضعیف روایت کے ذریعے کسی بنیادی عقیدے یا فقہی اعتبار سے کسی حلال یا حرام حکم کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

نوٹ: یہاں یہ اصول پیشِ نظر رکھیں کہ کسی حدیث کے ضعیف ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ سرے سے حدیث ہی نہیں ہے کیونکہ جو بات سرے سے حدیث ہی نہ ہو یعنی کسی نے اسے اپنی طرف سے ایجاد کر کے' گھڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر دیا ہو تو ایسی روایت کو محدثین کی اصطلاح میں ''موضوع'' کہا جاتا ہے۔

محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضعیف روایت کو حدیث کے طور پر نقل کیا جا سکتا ہے البتہ موضوع روایت کو حدیث کے طور پر نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ ترغیب وترہیب کے لئے' فضائل کے اظہار کے لیے' وعظ ونصیحت کے لیے' ضعیف روایات کو نقل کیا جا سکتا ہے۔

ضعیف کی اقسام: عام طور پر کسی روایت کے ضعف کا تعلق دو چیزوں سے ہوتا ہے:

(i) سند میں انقطاع آ جانا یعنی راویوں کی کڑی کا درمیان سے ٹوٹ جانا۔

(ii) کسی راوی میں کسی شخصی خامی کا موجود ہونا۔

(2) مرفوع کی تعریف: اس سے مراد وہ متن ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول' فعل یا تقریر کا ذکر موجود ہو۔ مرفوع حدیث کی چار قسمیں ہیں:

(i) مرفوع قولی: وہ متن جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول مذکور ہو۔

(ii) مرفوع فعلی: وہ متن جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عمل کا ذکر موجود ہو۔

(iii) مرفوع تقریری: وہ متن جس میں اس بات کا ذکر موجود ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کوئی کام کیا گیا اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا۔

(iv) حدیث وصفی: وہ متن جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صفت کا ذکر ہو جیسے حسن وجمال' جود وسخا اور قوت وبہادری وغیرہ۔

(3) موقوف کی تعریف: اس سے مراد وہ متن ہے جو کسی صحابی یا تابعی کے قول وفعل یا تقریر پر مشتمل ہو' اس کی دو قسمیں ہیں:

(i) موقوفِ صحابی: وہ متن جس میں کسی صحابی کا قول' فعل یا عمل موجود ہو۔

(ii) موقوفِ تابعی: وہ متن جس میں کسی تابعی کا قول' فعل یا عمل موجود ہو۔

یہاں ایک بات نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ بعض اوقات کوئی روایت بظاہر موقوف محسوس ہوتی ہے لیکن اگر دقت نظر سے جائزہ لیا جائے تو وہ درحقیقت حدیث مرفوع ہوتی ہے۔ محدثین کے نزدیک ایسی روایت لفظی طور پر موقوف لیکن معنوی اعتبار سے وہ مرفوع حکمی ہوتی ہے۔

اعتبار کی تعریف:

اگر کوئی راوی کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس کی تائید میں کسی دوسرے راوی کی روایت تلاش کرنا۔

متابع کی تعریف:

وہ حدیث جو انفرادی طور پر منقول ہو تو اس کی تائید کے لیے کوئی ایسی روایت تلاش کرنا جو لفظی یا معنوی اعتبار سے اس حدیث کے ساتھ مطابقت رکھتی ہو۔ بشرطیکہ دونوں روایات کو روایت کرنے والے صحابی ایک ہی ہوں۔

شاہد کی تعریف:

وہ حدیث جو انفرادی طور پر منقول ہو اس کی تائید کے لیے کوئی ایسی روایت تلاش کی جائے جو اس حدیث کے ساتھ لفظی یا معنوی مشابہت رکھتی ہو البتہ دونوں روایات کو نقل کرنے والے صحابی مختلف ہوں۔

رَبِّ یَسِّرْ بِخَیْرٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا عَلَّمَ مِنَ الْبَیَانِ وَاَلْهَمَ مِنَ التِّبْیَانِ، وَتَمَّمَ مِنَ الْجُوْدِ وَالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ.

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْاِتَّمَانِ الْاَكْمَلَانِ عَلٰی سَیِّدِ وُلْدِ عَدْنَانَ الْمَبْعُوْثِ بِاَكْمَلِ الْاَدْیَانِ، الْمَنْعُوْتِ فِی التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ، وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِیْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ، صَلَاةً دَآئِمَةً مَا كَرَّ الْجَدِیْدَانُ وَعُبِدَ الرَّحْمٰنُ.

وَبَعْدُ، فَاِنَّ مِنْ اَجْمَعِ الْمُصَنَّفَاتِ فِی الْاَخْبَارِ النَّبَوِیَّةِ، وَاَنْفَعِ الْمُؤَلَّفَاتِ فِی الْآثَارِ الْمُحَمَّدِیَّةِ، وَاَشْرَفِ الْاَوْضَاعِ، وَاَطْرَفِ الْاَبْدَاعِ: كِتَابَ "التَّقَاسِیْمِ وَالْاَنْوَاعِ

"[1] لِلشَّیْخِ الْاِمَامِ، حَسَنَةِ الْاَیَّامِ حَافِظِ زَمَانِهٖ، وَضَابِطِ اَوَانِهٖ مَعْدَنِ الْاِتْقَانِ اَبِیْ حَاتِمٍ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ، التَّمِیْمِیِّ الْبُسْتِیِّ شَكَرَ اللّٰهُ مَسْعَاهُ، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ،

فَاِنَّهٗ لَمْ یُنْسَجْ لَهٗ عَلٰی مِنْوَالٍ، فِیْ جَمْعِ سُنَنِ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ لٰكِنَّهٗ لِبَدِیْعِ صُنْعِهٖ، وَمَنِیْعِ وَضْعِهٖ قَدْ عَزَّ جَانِبُهٗ، فَكَثُرَ مَجَانِبُهٗ، تَعَسَّرَ اِقْتِنَاصُ شَوَارِدِهٖ، فَتَعَذَّرَ الْاِقْتِبَاسُ مِنْ فَوَائِدِهٖ وَمَوَارِدِهٖ،

فَرَاَیْتُ اَنْ اَتَسَبَّبَ لِتَقْرِیْبِهٖ، وَاَتَقَرَّبَ اِلَی اللّٰهِ بِتَهْذِیْبِهٖ وَتَرْتِیْبِهٖ، وَاُسَهِّلَهٗ عَلٰی طُلَّابِهٖ، بِوَضْعِ كُلِّ حَدِیْثٍ فِیْ بَابِهٖ، اَلَّذِیْ هُوَ اَوْلٰی بِهٖ، لِیَؤُمَّهٗ مَنْ هَجَرَهٗ، وَیُقَدِّمَهٗ مَنْ اَهْمَلَهٗ وَاَخَّرَهٗ، وَشَرَعْتُ فِیْهِ مُعْتَرِفًا بِاَنَّ الْبِضَاعَةَ مُزْجَاةٌ، وَاَنْ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَحَصَّلْتُهٗ فِیْ اَیْسَرِ مُدَّةٍ، وَجَعَلْتُهٗ عُمْدَةً لِلطَّلَبَةِ وَعُدَّةً،

فَاَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ مَوْجُوْدًا بَعْدَ اَنْ كَانَ كَالْعَدَمِ مَقْصُوْدًا، كَنَارٍ عَلٰی اَرْفَعِ عَلَمٍ، مَعْدُوْدًا بِفَضْلِ اللّٰهِ مِنْ اَكْمَلِ النِّعَمِ قَدْ فُتِحَتْ سَمَاءُ یُسْرِهٖ فَصَارَتْ اَبْوَابًا وَزُحْزِحَتْ جِبَالُ عُسْرِهٖ فَكَانَتْ سَرَابًا وَقُرِنَ كُلُّ صِنْوٍ بِصِنْفِهٖ، فَاَضْحَتْ اَزْوَاجًا، وَكُلُّ تِلْوٍ بِاَلْفِهٖ، فَضَاءَتْ سِرَاجًا وَّهَّاجًا، وَسَمَّیْتُهٗ:

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

[1] یہ خطبہ امیر علاؤ الدین علی بن بلبان فارسی (متوفی ۷۳۹ھ) کا تحریر کردہ ہے۔

وَاللهَ اَسْاَلُ اَنْ يَّجْعَلَهُ زَادًا لِحُسْنِ الْمَصِيْرِ اِلَيْهِ، وَعَتَادًا لِيُمْنِ الْقُدُوْمِ عَلَيْهِ، اِنَّهُ بِكُلِّ جَمِيْلٍ كَفِيْلٌ، وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، وَهَا اَنَا اَذْكُرُ مُقَدِّمَةً تَشْتَمِلُ عَلٰى ثَلَاثَةِ فُصُوْلٍ:

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِيْ ذِكْرِ تَرْجَمَتِهٖ لِيُعْرَفَ قَدْرُ جَلَالَتِهٖ.

وَالْفَصْلُ الثَّانِيْ: فِيْ نَصِّ خُطْبَتِهٖ، وَمَا نَصَّ عَلَيْهِ فِيْ غُرَّةِ دِيْبَاجَتِهٖ وَخَاتَمَتِهٖ، لِيُعْلَمَ مَضْمُوْنُ قَرَارِهٖ، وَمَكْنُوْنُ مَصُوْنِهٖ وَاَسْرَارِهٖ.

وَالْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِيْ ذِكْرِ مَا رَتَّبَ عَلَيْهِ هٰذَا الْكِتَابُ مِنَ الْكُتُبِ وَالْفُصُوْلِ وَالْاَبْوَابِ قَصْدًا لِتَكْمِيْلِ التَّهْذِيْبِ وَتَسْهِيْلِ التَّقْرِيْبِ.

مقدمہ

(یہ مقدمہ علامہ ابن بلبان نے تحریر کیا ہے)

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے‘(اس بات پر کہ) اس نے ”بیان“(بات کرنے) کا علم دیا ہے‘ اور تبیان (یعنی مافی الضمیر کو واضح طور پر بیان کرنے کی صلاحیت) عطا کی ہے‘ اس نے (ہم پر اپنا) جو فضل اور احسان مکمل کیا ہے۔
(ایسے) درود و سلام‘ جو پورے اور مکمل ہوں‘ وہ عدنان کی اولاد کے سردار‘ جنہیں سب سے کامل ترین دین کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے‘ اور جن کا تذکرہ تورات‘ انجیل اور فرقان (یعنی قرآن مجید) میں ہے (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) پر نازل ہو‘ اور ان کی آل‘ ان کے اصحاب اور ان (آل اور اصحاب) کی احسان (بھلائی) کے ہمراہ پیروی کرنے والوں پر (درود نازل ہو) ایسا درود‘ جو (اس وقت تک نازل ہوتا رہے) جب تک دن و رات چلتے رہیں گے‘ اور جب تک ”رحمٰن“ کی عبادت کی جاتی رہے گی۔
(حمد و صلوٰۃ کے بعد) نبی اکرم ﷺ کے بارے میں روایات سے متعلق سب سے جامع تصنیف اور حضرت محمد ﷺ کے آثار کے بارے میں سب سے زیادہ فائدہ مند تالیف‘ جس میں سب سے عمدہ طریقہ اختیار کیا گیا اور سب سے مختلف طرز اختیار کی گئی‘ وہ کتاب ”التقاسیم والانواع“ ہے۔ جو شیخ‘ امام‘ ایام کی اچھائی‘ اپنے زمانے کے حافظ الحدیث‘ اپنے دور کے (روایات کے الفاظ کے) ضابط‘ اتقان کا معدن‘ ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی بستی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو قبول کرے اور جنت کو ان کا ٹھکانہ بنا دے‘ کیونکہ حرام اور حلال سے متعلق احادیث کو جمع کرنے کے حوالے سے‘ کوئی بھی (دوسرا مصنف) ان جیسے طریقے پر عمل پیرا نہیں ہوا۔ لیکن اس کتاب کی نرالی طرز اور مختلف اسلوب کے باوجود اس کا وجود کمیاب ہو گیا‘ اور اس سے لاتعلقی اختیار کی گئی۔ اس کے سرکش (شکار) کو قابو کرنا مشکل تھا‘ اس لیے اس کے فوائد اور موارد سے روشنی حاصل کرنا ممکن نہیں رہا۔ اس لیے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ میں اسے قریب (یعنی آسان) کرنے کی کوشش کروں اور اس کی تہذیب و ترتیب کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ میں اس کے طلبگاروں کے لئے اسے آسان کر دوں‘ یوں کہ اس کی ہر حدیث کو (اس حدیث کے موضوع سے متعلق مناسب) باب میں رکھ دوں‘ جو (باب موضوع کی مناسب کے حوالے سے) اس (حدیث) کے لئے زیادہ مناسب ہو‘ تاکہ جو شخص اس (کتاب) سے لاتعلقی اختیار کر چکا ہے وہ اس کو پیشوا بنا لے اور جس نے اسے پرے اور مؤخر کر دیا ہے وہ اسے مقدم کر لے‘ تو میں‘ (اپنے پاس) زادِ راہ کم ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اس کام کا آغاز کیا (اور میں یہ بھی اعتراف کرتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ میں نے (یہ مقصد) تھوڑی مدت میں ہی حاصل کر لیا۔ میں نے اسے (علم حدیث

کے) طلباء کے لئے عمدہ اور تیاری (یعنی بنیادی ضرورت کا سامان) بنادیا' تو اللہ تعالیٰ کی حمد ہے (کہ اس کے فضل کی وجہ سے) یہ کتاب موجود ہوگئی حالانکہ پہلے یہ معدوم کی مانند ہو چکی تھی اور (اب یہ کتاب) پہاڑ کی چوٹی پر رکھی ہوئی آگ کی مانند (لوگوں کا) مقصود بن چکی ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا شمار کامل ترین نعمتوں میں ہوتا ہے۔ اس کی آسانی کے آسمان کو کھول دیا گیا' تو وہ دروازے بن گیا' اس کی مشکل کے پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا گیا' تو وہ راستہ بن گئے' اس کی صنف (یعنی تصنیف) کے خوشوں کو ملایا گیا' تو وہ جوڑی دار بن گئے اور اس کے الف (یعنی تالیف) کے ہر تابع کو (مرتب کیا گیا)' تو وہ چمکتا ہوا سورج بن گیا۔ میں نے اس کا نام

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

(یعنی صحیح ابن حبان سے استفادہ آسان کرنے کے بارے میں بھلائی) تجویز کیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں اچھی حالت میں واپسی کے لئے زادِراہ بنادے اور اسے برکت کے ہمراہ اپنی بارگاہ میں حاضری کے لئے تیار کیا ہوا سامان بنادے۔ بے شک وہ ہر اچھائی کے لئے کفیل ہے اور وہ میرے لئے کافی ہے' اور وہ بہترین کارساز ہے۔

میں یہاں ایک مقدمہ تحریر کروں گا' جو تین فصول پر مشتمل ہوگا۔

پہلی فصل: ان (یعنی ابن حبان) کے حالات کے بارے میں ہوگی' تاکہ ان کی قدر و منزلت کا پتہ چل سکے۔

دوسری فصل: میں ان کا تحریر کردہ خطبہ ہوگا اور انہوں نے اپنے دیباچے کے آغاز اور اختتام پر جو کچھ تحریر کیا وہ سب ہوگا' تاکہ ان کے مقرر کردہ مضمون اور اس کے فوائد و اسرار کا علم حاصل ہو سکے۔

تیسری فصل: اس بات پر مشتمل ہوگی کہ اس کتاب کو ان کتب و فصول و ابواب پر مرتب کیا گیا ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے: تہذیب کی تکمیل ہو جائے اور استفادہ کرنا آسان ہو جائے۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

اَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ هُوَ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْفَاضِلُ الْمُتْقِنُ الْمُحَقِّقُ الْحَافِظُ الْعَلَّامَةُ مُحَمَّدُ بْنُ حِبَّانَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ حِبَّانَ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ فِيْهِمَا ابْنِ مُعَاذِ بْنِ مَعْبَدٍ بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَهِيْدٍ بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَكَسْرِ الْهَاءِ وَيُقَالُ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ هَدِيَّةَ بِفَتْحِ الْهَاءِ وَكَسْرِ الدَّالِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ آخِرِ الْحُرُوْفِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُرَّةَ بْنِ زَيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَارِمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ زَيْدَ مَنَاةِ بْنِ تَمِيْمِ بْنِ مُرِّ بْنِ اُدِّ بْنِ طَابِخَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرِ بْنِ نَزَارِ بْنِ مَعْدِ بْنِ عَدْنَانَ اَبُوْ حَاتِمٍ التَّمِيْمِيُّ الْبُسْتِيُّ الْقَاضِيُّ اَحَدُ الْاَئِمَّةِ الرَّحَّالِيْنَ وَالْمُصَنِّفِيْنَ.

ذَكَرَهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ كَانَ مِنْ اَوْعِيَةِ الْعِلْمِ فِي اللُّغَةِ وَالْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ وَالْوَعْظِ مِنْ عُقَلَاءِ الرِّجَالِ وَكَانَ قَدِمَ نِيْسَابُوْرَ فَسَمِعَ بِهَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِيْرَوَيْهِ ثُمَّ اَنَّهُ دَخَلَ الْعِرَاقَ فَاَكْثَرَ عَنْ اَبِيْ خَلِيْفَةَ الْقَاضِيِّ وَاَقْرَانِهِ وَبِالْاَهْوَازِ وَبِالْمُوْصِلِ وَبِالْجَزِيْرَةِ وَبِالشَّامِ وَبِمِصْرٍ وَبِالْحِجَازِ وَكَتَبَ بِهَرَاةٍ وَمَرْوَ وَبُخَارٰى.

وَرَحَلَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ وَاَكْثَرَ عَنْهُ وَرَوٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ وَاَبِيْ يَعْلَى الْمُوْصِلِيِّ.

ثُمَّ صَنَّفَ فَخَرَجَ لَهُ مِنَ التَّصْنِيْفِ فِي الْحَدِيْثِ مَا لَمْ يَسْبِقْ اِلَيْهِ وَوَلِيَ الْقَضَاءَ بِسَمَرْقَنْدَ وَغَيْرِهَا مِنَ الْمُدُنِ بِخُرَاسَانَ ثُمَّ وَرَدَ نِيْسَابُوْرَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَرَجَ اِلَى الْقَضَآءِ اِلٰى نَسَا وَغَيْرِهَا وَانْصَرَفَ اِلَيْنَا سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَاَقَامَ بِنِيْسَابُوْرَ وَبَنَى الْخَانَقَاهَ وَسَمِعَ مِنْهُ خَلْقٌ كَثِيْرٌ.

رَوٰى عَنْهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ عَلِيٍّ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ الْهَرَوِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَلَمٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النُّوْقَاتِيُّ وَاَبُوْ مَعَاذٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِزْقِ السِّجِسْتَانِيُّ وَاَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ الزُّوْزَنِيُّ.

وَقَالَ اَبُوْ سَعْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَحْمَدَ الْاِدْرِيْسِيُّ اَبُوْ حَاتِمٍ الْبُسْتِيُّ كَانَ مِنْ فُقَهَاءِ النَّاسِ وَحُفَّاظِ الْاٰثَارِ الْمَشْهُوْرِيْنَ فِي الْاَمْصَارِ وَالْاَقْطَارِ عَالِمًا بِالطِّبِّ وَالنُّجُوْمِ وَفُنُوْنِ الْعُلُوْمِ اَلَّفَ الْمُسْنَدَ الصَّحِيْحَ وَالتَّارِيْخَ وَالضُّعَفَآءَ وَالْكُتُبَ الْمَشْهُوْرَةَ فِيْ كُلِّ فَنٍّ وَفَقَّهَ النَّاسَ بِسَمَرْقَنْدَ ثُمَّ تَحَوَّلَ اِلٰى بُسْتٍ ذَكَرَهُ عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ سَعِيْدٍ فِي الْبُسْتِيِّ.

وَذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ وَقَالَ وَكَانَ ثِقَةً ثَبَتًا فَاضِلًا فَهِمًا.

وَذَكَرَهُ الْاَمِيْرُ فِيْ حِبَّانَ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَلِيَ الْقَضَاءَ بِسَمَرْقَنْدَ وَكَانَ مِنَ الْحُفَّاظِ الْاَثْبَاتِ.

تَوَفّي بِسَجِسْتَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّخَمْسِيْنَ وَثَلَاثُ مِائَةٍ وَقِيْلَ بِبُسْتٍ فِيْ دَارِهِ الَّتِيْ هِيَ الْيَوْمَ مَدْرَسَةٌ لِاَصْحَابِهِ وَمَسْكَنٌ لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ بِهَا مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْمُتَفَقِّهَةُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ جَرَايَاتٌ يَسْتَنْفِقُوْنَهَا وَفِيْهَا خِزَانَةُ كُتُبٍ.

فصل اوّل

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

از۔ابن بلبان

میں یہ کہتا ہوں وہ امام عالم فاضل متقن محقق حافظ علامہ محمد بن حبان بن احمد بن حبان (اس میں ح پر زیر ہے اور اس کے بعد ب ہے) ابن معاذ بن معبد (یہ ب کے ساتھ ہے) بن سعید بن سہید (اس میں سین پر زبر اور ہ پر زیر ہے) اور ایک قول کے مطابق بن معبد بن ہدیہ (اس میں ہ پر زبر اور ی پر شد ہے) بن مرہ بن سعد بن یزید بن مرہ بن زید بن عبداللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم بن مر بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ابوحاتم تمیمی بستی ہیں۔ یہ قاضی تھے اور (علم حدیث کی طلب میں) سفر کرنے والے (اور علم حدیث کے موضوع پر) تصنیف کرنے والے ائمہ میں سے ایک ہیں۔

امام ابوعبداللہ حاکم نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے یہ لغت، فقہ، حدیث، وعظ میں بھرپور مہارت رکھتے تھے۔

انتہائی سمجھ دار تھے یہ نیشاپور تشریف لائے تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن شیرویہ سے احادیث کا سماع کیا پھر یہ عراق تشریف لے گئے اور ابوخلیفہ قاضی اور ان کے معاصرین سے بکثرت روایات نقل کیں۔

انہوں نے اہواز، موصل، جزیرہ، شام، مصر، حجاز میں (مختلف محدثین سے احادیث کا سماع کیا)

انہوں نے مرو اور بخارا میں احادیث نوٹ کیں۔

یہ عمر بن محمد بن بجیر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بکثرت روایات نقل کیں۔

انہوں نے حسن بن سفیان اور (مسند ابویعلیٰ کے مصنف) ابویعلیٰ موصلی سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

پھر اس کے بعد انہوں نے تصانیف کا آغاز کیا اور علم حدیث میں ایسی تصنیف پیش کی جس کی مثال پہلے نہیں آئی تھی۔

یہ سمرقند اور خراسان کے دوسرے شہروں کے قاضی بھی رہے پھر یہ 334ھ میں نیشاپور تشریف لے آئے یہ نساء اور دیگر علاقوں کے قاضی بن کر فرائض سرانجام دینے کے لئے نیشاپور سے چلے گئے اور پھر یہ واپس 337ھ میں نیشاپور تشریف لے آئے اور وہیں قیام اختیار کیا وہاں انہوں نے خانقاہ بنائی وہاں ان سے ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔

ان سے احادیث روایت نقل کرنے والوں میں (مستدرک حاکم کے مصنف) امام ابوعبداللہ حاکم، ابوعلی منصور بن عبداللہ بن خالد ہروی، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن سلم، ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ نوقانی، ابو معاذ عبدالرحمٰن بن محمد بن علی بن رزق

بجستانی، ابوالحسن محمد بن احمد بن محمد زوزنی شامل ہیں۔

شیخ ابوسعد عبدالرحمٰن بن احمد ادریسی فرماتے ہیں: ابوحاتم بستی اکابر فقہاء میں سے ایک تھے وہ آثار کے بڑے حافظ تھے اور مشہور ومعروف شخصیت کے مالک تھے۔

وہ طب اور نجوم کا علم رکھتے تھے، مختلف علوم کے ماہر تھے انہوں نے ایک ''مسند صحیح'' تالیف کی ہے۔

اس کے علاوہ تاریخ لکھی ہے۔

ضعیف راویوں کے بارے میں کتاب لکھی ہے اور ہرفن کے بارے میں مشہور کتابیں تصنیف کی ہیں۔

انہوں نے سمرقند میں لوگوں کو فقہ کی تعلیم دی پھر وہ ''بست'' واپس تشریف لے گئے۔

عبدالغنی بن سعید نے ان کا تذکرہ ''بُستی'' میں کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے: یہ ثقہ، ثبت، فاضل اور سمجھدار تھے۔

امیر نے حبان میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ سمرقند کے قاضی بنے تھے اور یہ حفاظ اور اثبات میں سے تھے (یعنی حافظ الحدیث اور ثبت تھے)

ان کا انتقال جمعہ کی رات 22 شوال المکرم 354ھ میں بجستان میں ہوا۔

ایک قول یہ ہے: ان کا انتقال ''بست'' میں ان کے اس گھر میں ہوا جہاں آج ان کے شاگردوں کا مدرسہ ہے۔

اور وہ مسافروں کا مسکن ہے جہاں وہ علم حدیث سیکھنے کے لئے قیام کرتے ہیں اور علم فقہ سیکھنے کے لئے قیام کرتے ہیں۔

ان لوگوں کے لئے وظائف مقرر ہیں جہاں سے وہ خرچ حاصل کرتے ہیں اور وہاں کتابوں کا خزانہ ہے۔

الفصل الثّانیّ

(مقدمة ابن حبان فی صحیحه)

(یہ وہ مقدمہ ہے جو امام ابن حبان نے اپنی تصنیف "المسند الصحیح علی التقاسیم والانواع" کے آغاز میں تحریر کیا)

قَالَ رَحِمَهُ اللهُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُسْتَحِقِّ الْحَمْدَ لِآلَائِهِ الْمُتَوَحِّدِ بِعِزِّهِ وَكِبْرِيَائِهِ الْقَرِيْبِ مِنْ خَلْقِهِ فِيْ اَعْلٰى عُلُوِّهِ الْبَعِيْدِ مِنْهُمْ فِيْ اَدْنٰى دُنُوِّهِ الْعَالِمِ بِكَنِيْنِ مَكْنُوْنِ النَّجْوٰى وَالْمُطَّلِعِ عَلٰى اَفْكَارِ السِّرِّ وَاَخْفٰى وَمَا اسْتَجَنَّ تَحْتَ عَنَاصِرِ الثَّرٰى وَمَا جَالَ فِيْهِ خَوَاطِرُ الْوَرٰى الَّذِيْ ابْتَدَعَ الْاَشْيَاءَ بِقُدْرَتِهِ وَذَرَاَ الْاَنَامَ بِمَشِيَّتِهِ مِنْ غَيْرِ اَصْلٍ عَلَيْهِ افْتُعِلَ وَلَا رَسْمٍ مَرْسُوْمٍ اُمْتُثِلَ ثُمَّ جَعَلَ الْعُقُوْلَ مَسْلَكًا لِذَوِي الْحِجَا وَمَلْجَاً فِيْ مَسَالِكِ اُولِي النُّهٰى وَجَعَلَ اَسْبَابَ الْوُصُوْلِ اِلٰى كَيْفِيَّةِ الْعُقُوْلِ مَا شَقَّ لَهُمْ مِّنَ الْاَسْمَاعِ وَالْاَبْصَارِ وَالتَّكَلُّفَ لِلْبَحْثِ وَالْاِعْتِبَارِ فَاَحْكَمَ لَطِيْفَ مَا دَبَّرَ وَاَتْقَنَ جَمِيْعَ مَا قَدَّرَ.

ثُمَّ فَضَّلَ بِاَنْوَاعِ الْخِطَابِ اَهْلَ التَّمْيِيْزِ وَالْاَلْبَابِ ثُمَّ اخْتَارَ طَائِفَةً لَصَفْوَتِهِ وَهَدَاهُمْ لُزُوْمَ طَاعَتِهِ مِنْ اِتِّبَاعِ سُبُلِ الْاَبْرَارِ فِيْ لُزُوْمِ السُّنَنِ وَالْآثَارِ فَزَيَّنَ قُلُوْبَهُمْ بِالْاِيْمَانِ وَاَنْطَقَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْبَيَانِ مِنْ كَشْفِ اَعْلَامِ دِيْنِهِ وَاتِّبَاعِ سُنَنِ نَبِيِّهِ بِالدُّؤُوْبِ فِي الرِّحَلِ وَالْاَسْفَارِ وَفِرَاقِ الْاَهْلِ وَالْاَوْطَارِ فِيْ جَمْعِ السُّنَنِ.

وَرُفْضِ الْاَهْوَاءِ وَالتَّفَقُّهُ فِيْهَا بِتَرْكِ الْآرَاءِ فَتَجَرَّدَ الْقَوْمُ لِلْحَدِيْثِ وَطَلَبُوْهُ وَرَحَلُوْا فِيْهِ وَكَتَبُوْهُ وَسَاَلُوْا عَنْهُ وَاَحْكَمُوْهُ وَذَاكَرُوْا بِهِ وَنَشَرُوْهُ وَتَفَقَّهُوْا فِيْهِ وَاَصَّلُوْهُ وَفَرَّعُوْا عَلَيْهِ وَبَذَلُوْهُ وَبَيَّنُوا الْمُرْسَلَ مِنَ الْمُتَّصِلِ وَالْمَوْقُوْفَ مِنَ الْمُنْفَصِلِ وَالنَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ وَالْمُحْكَمَ مِنَ الْمَفْسُوْخِ وَالْمُفَسَّرَ مِنَ الْمُجْمَلِ وَالْمُسْتَعْمَلَ مِنَ الْمُهْمَلِ وَالْمُخْتَصَرَ مِنَ الْمُتَقَصّٰى وَالْمَلْزُوْقَ مِنَ الْمُتَفَصّٰى وَالْعُمُوْمَ مِنَ الْخُصُوْصِ وَالدَّلِيْلَ مِنَ الْمَنْصُوْصِ وَالْمُبَاحَ مِنَ الْمَزْجُوْرِ وَالْغَرِيْبَ مِنَ الْمَشْهُوْرِ وَالْفَرْضَ مِنَ الْاِرْشَادِ وَالْحَتْمَ مِنَ الْاِيْعَادِ وَالْعُدُوْلَ مِنَ الْمَجْرُوْحِيْنَ وَالضُّعَفَاءَ مِنَ الْمَتْرُوْكِيْنَ وَكَيْفِيَّةَ الْمَعْمُوْلِ وَالْكَشْفَ عَنِ الْمَجْهُوْلِ وَمَا حُرِّفَ عَنِ الْمَخْزُوْلِ وَقُلِبَ مِنَ الْمَنْحُوْلِ مِنْ مُخَايَلِ التَّدْلِيْسِ وَمَا فِيْهِ مِنَ التَّلْبِيْسِ حَتّٰى حَفِظَ اللّٰهُ بِهِمُ الدِّيْنَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وصَانَهُ عَنْ ثَلْبِ الْقَادِحِيْنَ وَجَعَلَهُمْ عِنْدَ التَّنَازُعِ اَئِمَّةَ الْهُدٰى وَفِي النَّوَازِلِ مَصَابِيْحَ الدُّجٰى فَهُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَاْنَسُ الْاَصْفِيَاءِ وَمَلْجَاُ الْاَتْقِيَاءِ وَمَرْكَزُ الْاَوْلِيَاءِ.

فَلَهُ الْحَمْدُ عَلٰى قَدْرِهِ وَقَضَائِهِ وَتَفَضُّلِهِ بِعَطَائِهِ وَبِرِّهِ وَنِعْمَائِهِ وَمَنِّهِ بِآلَائِهِ.

وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا الَّذِىْ بِهِدَايَتِهٖ سَعِدَ مَنِ اهْتَدٰى وَبِتَايِيْدِهٖ رَشَدَ مَنِ اتَّعَظَ وَارْعَوٰى وَبِخِذْلَانِهٖ ضَلَّ مَنْ زَلَّ وَغَوٰى وَحَادَ عَنِ الطَّرِيْقَةِ الْمُثْلٰى.

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى بَعَثَهُ اِلَيْهِ دَاعِيًا وَاِلٰى جَنَانِهٖ هَادِيًا فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَزْلَفَهُ فِى الْحَشْرِ لَدَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنْتَخَبَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ وَلِيًّا وَبَعَثَهُ اِلٰى خَلْقِهٖ نَبِيًّا لِيَدْعُوا الْخَلْقَ مِنْ عِبَادَةِ الْاَشْيَاءِ اِلٰى عِبَادَتِهٖ وَمِنِ اتِّبَاعِ السُّبُلِ اِلٰى لُزُوْمِ طَاعَتِهٖ حَيْثُ كَانَ الْخَلْقُ فِىْ جَاهِلِيَّةٍ جَهْلَاءَ وَعَصَبِيَّةٍ مَضِلَّةٍ عُمْيَاءَ يَهِيْمُوْنَ فِى الْفِتَنِ حَيَارٰى وَيَخُوْضُوْنَ فِى الْاَهْوَاءِ سُكَارٰى يَتَرَدَّدُوْنَ فِىْ بِحَارِ الضَّلَالَةِ وَيَجُوْلُوْنَ فِىْ اَوْدِيَةِ الْجَهَالَةِ شَرِيْفُهُمْ مَغْرُوْرٌ وَوَضِيْعُهُمْ مَقْهُوْرٌ.

فَبَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى خَلْقِهٖ رَسُوْلًا وَجَعَلَهُ اِلٰى جَنَانِهٖ دَلِيْلًا فَبَلَّغَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رِسَالَاتِهٖ وَبَيَّنَ الْمُرَادَ عَنْ آيَاتِهٖ وَاَمَرَ بِكَسْرِ الْاَصْنَامِ وَدَحْضِ الْاَزْلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَحْضِهٖ وَاَبْدَى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهٖ وَانْحَطَّ بِهٖ اَعْلَامُ الشِّقَاقِ وَانْهَشَمَ بِهٖ بَيْضَةُ النِّفَاقِ.

وَاِنَّ فِىْ لُزُوْمِ سُنَّتِهٖ تَمَامَ السَّلَامَةِ وَجِمَاعَ الْكَرَامَةِ لَا تُطْفَاُ سُرُجُهَا وَلَا تُدْحَضُ حُجَجُهَا مَنْ لَزِمَهَا عُصِمَ وَمَنْ خَالَفَهَا نَدِمَ اِذْ هِىَ الْحِصْنُ الْحَصِيْنُ وَالرُّكْنُ الرَّكِيْنُ الَّذِىْ بَانَ فَضْلُهُ وَمَتُنَ حَبْلُهُ مَنْ تَمَسَّكَ بِهٖ سَادَ وَمَنْ رَامَ خِلَافَهُ بَادَ فَالْمُتَعَلِّقُوْنَ بِهٖ اَهْلُ السَّعَادَةِ فِى الْآجِلِ وَالْمَغْبُوْطُوْنَ بَيْنَ الْاَنَامِ فِى الْعَاجِلِ.

وَاِنِّىْ لَمَّا رَاَيْتُ الْاَخْبَارَ طُرُقُهَا كَثُرَتْ وَمَعْرِفَةُ النَّاسِ بِالصَّحِيْحِ مِنْهَا قَلَّتْ لِاشْتِغَالِهِمْ بِكَتْبَةِ الْمَوْضُوْعَاتِ وَحِفْظِ الْخَطَا وَ الْمَقْلُوْبَاتِ حَتّٰى صَارَ الْخَبَرُ الصَّحِيْحُ مَهْجُوْرًا لَا يُكْتَبُ وَالْمُنْكَرُ الْمَقْلُوْبُ عَزِيْزًا يُسْتَغْرَبُ وَاَنَّ مَنْ جَمَعَ السُّنَنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَتَكَلَّمَ عَلَيْهَا مِنْ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالدِّيْنِ اَمْعَنُوْا فِىْ ذِكْرِ الطُّرُقِ لِلْاَخْبَارِ وَاَكْثَرُوْا مِنْ تَكْرَارِ الْمُعَادِ لِلْآثَارِ قَصْدًا مِّنْهُمْ لِتَحْصِيْلِ الْاَلْفَاظِ عَلٰى مَنْ رَامَ حِفْظَهَا مِنَ الْحُفَّاظِ فَكَانَ ذٰلِكَ سَبَبُ اِعْتِمَادِ الْمُتَعَلِّمِ عَلٰى مَا فِى الْكِتَابِ وَتَرْكِ الْمُقْتَبِسِ التَّحْصِيْلَ لِلْخِطَابِ.

فَتَدَبَّرْتُ الصِّحَاحَ لِاُسَهِّلَ حِفْظَهَا عَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ وَاَمْعَنْتُ الْفِكْرَ فِيْهَا لِئَلَّا يَصْعُبَ وَعْيُهَا عَلَى الْمُقْتَبِسِيْنَ فَرَاَيْتُهَا تَنْقَسِمُ خَمْسَةَ اَقْسَامٍ مُتَسَاوِيَةٍ مُتَّفِقَةَ التَّقْسِيْمِ غَيْرَ مُتَنَافِيَةٍ.

فَاَوَّلُهَا الْاَوَامِرُ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ عِبَادَهُ بِهَا.

وَالثَّانِىْ النَّوَاهِىُ الَّتِىْ نَهَى اللّٰهُ عِبَادَهُ عَنْهَا.

وَالثَّالِثُ اِخْبَارُهُ عَمَّا اُحْتِيْجَ اِلٰى مَعْرِفَتِهَا.

وَالرَّابِعُ الْاِبَاحَاتُ الَّتِىْ اُبِيْحَ اِرْتِكَابُهَا.

وَالْخَامِسُ اَفْعَالُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ اِنْفَرَدَ بِفِعْلِهَا.

ثُمَّ رَاَيْتُ كُلَّ قِسْمٍ مِنْهَا يَتَنَوَّعُ اَنْوَاعًا كَثِيْرَةً وَمِنْ كُلِّ نَوْعٍ تَتَنَوَّعُ عُلُوْمٌ خَطِيْرَةٌ لَيْسَ يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِي الْعِلْمِ رَاسِخُوْنَ دُوْنَ مَنِ اشْتَغَلَ فِي الْاُصُوْلِ بِالْقِيَاسِ الْمَنْكُوْسِ وَاَمْعَنَ فِي الْفُرُوْعِ بِالرَّاْيِ الْمَنْحُوْسِ.

وَاِنَّا نُمْلِيْ كُلَّ قِسْمٍ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْاَنْوَاعِ وَكُلَّ نَوْعٍ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْاِخْتِرَاعِ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى تَحْضِيْرُهُ عَلٰى ذَوِي الْحِجَا وَلَا تَتَعَذَّرُ كَيْفِيَّتُهُ عَلٰى اُولِي النُّهٰى.

وَنَبْدَاُ مِنْهُ بِاَنْوَاعِ تَرَاجِمِ الْكِتَابِ ثُمَّ نُمْلِي الْاَخْبَارَ بِاَلْفَاظِ الْخِطَابِ بِاَشْهُرِهَا اِسْنَادًا وَاَوْثَقِهَا عِمَادًا مِنْ غَيْرِ وُجُوْدِ قَطْعٍ فِيْ سَنَدِهَا وَلَا ثُبُوْتِ جَرْحٍ فِيْ نَاقِلِيْهَا لِاَنَّ الْاِقْتِصَارَ عَلٰى اَتَمِّ الْمُتُوْنِ اَوْلٰى وَالْاِعْتِبَارَ بِاَشْهَرِ الْاَسَانِيْدِ اَحْرٰى مِنَ الْخَوْضِ فِيْ تَخْرِيْجِ التَّكْرَارِ وَاِنْ آلَ اَمْرُهُ اِلٰى صَحِيْحِ الْاِعْتِبَارِ.

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا قَصَدْنَا بِالْاِتْمَامِ وَاِيَّاهُ نَسْاَلُ الثَّبَاتَ عَلَى السُّنَّةِ وَالْاِسْلَامِ وَبِهِ نَتَعَوَّذُ مِنَ الْبِدَعِ وَالْآثَامِ وَالسَّبَبِ الْمُوْجِبِ لِلْاِنْتِقَامِ اِنَّهُ الْمُعِيْنُ لِاَوْلِيَائِهِ عَلٰى اَسْبَابِ الْخَيْرَاتِ وَالْمُوَفِّقُ لَهُمْ سُلُوْكَ اَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ وَاِلَيْهِ الرَّغْبَةُ فِيْ تَيْسِيْرِ مَا اَرَدْنَا وَتَسْهِيْلِ مَا اَوْ مَاْنَا اِنَّهُ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ رَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ.

دوسری فصل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' اس کی (عطا کردہ) نعمتوں کی وجہ سے' (وہ اللہ) جو اپنے غلبہ اور کبریائی کے حوالے سے یکتا ہے جو اپنی تمام تر عظمت کے باوجود اپنی مخلوق کے قریب ہے' اپنے قریب ترین ہونے کے باوجود ان سے دور ہے۔ وہ سرگوشی میں کی جانیوالی پوشیدہ بات کا بھی علم رکھتا ہے اور پوشیدہ مخفی افکار پر بھی مطلع ہے۔ زمین کے عناصر کے نیچے جو کچھ پوشیدہ ہے اور مخلوق کے ذہنوں میں جو کچھ گھومتا ہے' (وہ ان سب سے واقف ہے' وہ اللہ) جس نے کسی سابقہ مثال (کے موجود ہونے) کے بغیر' اپنی قدرت کے ذریعے اشیاء کو پیدا کیا اور کسی سابقہ ایجاد (جس کو سامنے رکھ کر) کچھ ایجاد کیا جائے یا سابقہ منظر' جس کی بنیاد پر کچھ بنایا جائے' کے نہ ہونے کے باوجود مخلوق کو بنایا۔

پھر اس نے عقل مند افراد کے لئے عقول کو راستہ بنایا' اور تجربہ کار لوگوں کے طریقے میں (اس عقل کو) پناہ گاہ بنایا اور عقول کی کیفیت تک رسائی کے لئے یہ اسباب بنائے کہ (لوگوں کو) سماعت و بصارت عطا کی اور تحقیق و قیاس آرائی کو اپنانے (کا راستہ بنایا) تو اس نے جو تدبیر کی' اس میں عمدہ طور پر محکم (طریقہ بنایا) اور جو کچھ اس نے تقدیر (میں طے کیا' یا بنایا) ان سب میں مضبوط (طریقہ مقرر) کیا۔

پھر اس نے تمیز کرنے کی صلاحیت رکھنے والوں اور عقل مند لوگوں کو مختلف قسم کے خطاب کے ہمراہ فضیلت عطا کی اور ایک گروہ کو اپنا مقرب (بنانے کے لئے) اختیار کرلیا اور ان کی اس بات کی طرف رہنمائی کی کہ وہ سنن اور آثار کو لازم کرکے' نیک لوگوں کے راستے کی پیروی کرتے ہوئے اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کے حکم کی فرمانبرداری کریں تو (اللہ تعالیٰ) نے ان لوگوں کے دلوں کو ایمان کے ذریعے مزین کردیا اور ان کی زبانوں کو بیان کے ذریعے گویائی عطا کی۔ (جس بیان کا تعلق اس بات سے ہے کہ وہ لوگ) اس کے دین کی معلومات کی وضاحت کریں اور اس کے نبی ﷺ کی سنتوں کی پیروی کریں۔ اس کے ہمراہ وہ ان سنتوں کو جمع کرنے کے لئے' کوچ اور سفر' اہل خانہ اور اپنی ضروریات سے جدائی (کی شکل میں) مشکلات (کا سامنا کریں) اور اپنی خواہشات کو پرے کردیں' آراء کو ترک کرکے ان (احادیث) کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

تو ایک گروہ نے (خود کو) احادیث کے لئے مختص کردیا۔ انہوں نے (اس علم حدیث) کی تلاش کی' اس کے لیے سفر کیا' اسے نوٹ کیا' اس کی تحقیق کی' اسے محکم کیا' اس کا مذاکرہ کیا' اسے پھیلایا' اس کی سمجھ بوجھ حاصل کی' اس کے اصول مقرر کیے' ان پر فروعی مسائل (کا اضافہ کیا) اور اسے عام کیا۔

انہوں نے متصل کے مقابلے میں مرسل' منفصل کے مقابلے میں موقوف' منسوخ کے مقابلے میں ناسخ' فسخ شدہ کے مقابلے

میں محکم، مجمل کے مقابلے میں مفسر، مہمل کے مقابلے میں مستعمل، تفصیلی کے مقابلے میں مختصر، متفصی کے مقابلے میں ملزوق، خصوص کے مقابلے میں عموم، منصوص کے مقابلے میں دلیل، ممنوع کے مقابلے میں مباح، مشہور کے مقابلے میں غریب، مستحب کے مقابلے میں فرض، دہرانے کے مقابلے میں حتمی (روایات کون سی ہیں؟ اس بات کی وضاحت کی) اور مجروح کے مقابلے میں عادل، متروک کے مقابلے میں ضعیف (راوی کون سے ہیں، اس بات کی وضاحت کی۔ انہوں نے) معمول کی کیفیت، مجہول کی وضاحت، اور شکستہ پشت سے جو پھیر دیا گیا اور بیمار سے جو پلٹ دیا گیا، (اس سب کی وضاحت کی) جس کا تعلق تدلیس کی غلط فہمی اور اس میں موجود تلبیس (یعنی دھوکہ دہی) سے ہے۔

یہاں تک کہ ان حضرات کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے، مسلمانوں کے لئے ان کے دین کو محفوظ کر دیا۔ اور اسے ناقدین کی تنقید سے بچا لیا۔ اور ان حضرات کو اختلاف کی صورت میں، ہدایت کا پیشوا بنایا اور نئے پیش آمدہ مسائل میں اندھیرے کا چراغ بنایا تو یہ حضرات انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ اصفیاء کے لئے سکون کا مرکز ہیں۔ پرہیزگاروں کے لئے پناہ گاہ ہیں اور اولیاء کے لئے مرکز ہیں۔

تو (اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ اس) تقدیر، اس کے فیصلے، اس کے اپنی اس عطا کے ذریعے کیے گئے، فضل، اس کی مہربانی، اس کی نعمتوں اور اس کے نعمتوں کے ذریعے احسان کرنے پر، تمام تر تعریفیں، اس کیلئے مخصوص ہیں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جس کی (عطا کردہ) ہدایت کے ذریعے ہدایت حاصل کرنے والا سعادت مند ہوتا ہے اور اس کی تائید کے ذریعے وہ شخص رہنمائی حاصل کر لیتا ہے جو نصیحت حاصل کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے اور اس کے رسوا کرنے کی وجہ سے، وہ شخص گمراہ ہو جاتا ہے جو پھسل جائے اور سرکشی اختیار کرے اور وہ مثالی راستے سے ہٹ جاتا ہے۔

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے منتخب بندے ہیں اور چنے ہوئے رسول ہیں، جنہیں اس نے اپنی ذات کی طرف دعوت دینے والا اور اپنی جنت کی طرف رہنمائی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر درود نازل کرے اور حشر کے دن انہیں اپنا قرب (خاص) عطا کرے اور ان کی تمام "طیب و طاہر آل" پر (بھی درود نازل کرے)

امابعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو اپنے ولی کے طور پر منتخب کیا اور انہیں اپنی مخلوق کی طرف نبی کے طور پر مبعوث کیا تاکہ وہ مخلوق کو اس بات کی دعوت دیں کہ وہ لوگ مختلف اشیاء کی عبادت کو چھوڑ کر، اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کریں اور مختلف راستوں کی پیروی کو چھوڑ کر، اس (اللہ تعالیٰ) کی فرمانبرداری کو لازم پکڑ لیں (انہیں اس وقت مبعوث کیا) جبکہ مخلوق انتہائی جاہلیت اور گمراہ کن اندھی عصبیت کا شکار تھی۔ وہ حیرانگی کے عالم میں فتنوں میں چکرا رہے تھے اور مدہوشی کے عالم میں نفسانی خواہشات (کی پیروی) میں ڈوبے ہوئے تھے۔ وہ گمراہی کے سمندروں میں ادھر ادھر ہو رہے تھے اور جہالت کی وادیوں میں چکر لگا رہے تھے۔ ان کے اونچے طبقے کا فرد دھوکے کا شکار تھا اور نچلے طبقے کا فرد قہر کا شکار تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں (یعنی حضرت محمد ﷺ کو) ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور انہیں اپنی جنت کی طرف رہنمائی کرنے والا بنایا تو نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا۔ اس کی آیات کی مراد کو واضح کر دیا۔ آپ نے بتوں کو توڑنے اور (پانسے کے) تیروں کو پرے کرنے کا حکم دیا، یہاں تک کہ صرف

آپ کی وجہ سے حق روشن ہوگیا اور آپ کی صبح کی وجہ سے (گمراہی کی) رات رخصت ہوگئی۔ آپ کی وجہ سے دشمنی کے جھنڈے سرنگوں ہو گئے اور نفاق کا انڈہ ٹوٹ گیا۔

بے شک آپ کی سنت کو لازم پکڑنے میں ہی تمام سلامتی ہے اور پوری بزرگی ہے۔ جس (سنت) کے چراغ بجھ نہیں سکتے اور اس کے دلائل کو پرے نہیں کیا جاسکتا جو اسے لازم پکڑ لے وہ محفوظ ہو گیا۔ جس نے اس کی مخالفت کی وہ ندامت کا شکار ہوگا۔ کیونکہ یہی (سنت) محفوظ پناہ گاہ اور مضبوط ستون ہے۔ جس کی فضیلت واضح ہے اور اس کی رسی مضبوط ہے' جو شخص اسے مضبوطی سے تھام لے گا وہ سردار بن جائے گا اور جو اس کے خلاف کا قصد کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا تو اس سے متعلق افراد دیر سے (یعنی آخرت میں) اہل سعادت ہونگے اور جلدی (یعنی دنیا میں) قابل رشک ہونگے۔

جب میں نے دیکھا کہ روایات کے طرق زیادہ ہو گئے ہیں اور ان (روایات) میں سے ''صحیح'' کے بارے میں لوگوں کی معرفت کم ہو گئی ہے کیونکہ لوگ ''موضوع'' روایات نوٹ کرنے' (روایات میں نقل ہونے والی) غلطیوں کو یاد رکھنے' مقلوب (روایات کو یاد رکھنے) میں مشغول ہیں۔ یہاں تک کہ ''صحیح'' حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے کہ اسے نوٹ نہیں کیا جاتا جبکہ منکر اور مقلوب روایات غالب ہیں جنہیں نادر سمجھا جاتا ہے حالانکہ اہل فقہ و دین سے تعلق رکھنے والے ائمہ عظام نے' احادیث کو جمع کرتے ہوئے اور ان کے بارے میں کلام کرتے ہوئے روایات کے طرق اس لیے ذکر کیے اور ان روایات کو تکرار کے ساتھ اس لیے نقل کیا تاکہ اس شخص کو (روایات کے) الفاظ (کا علم) حاصل کرنے میں (آسانی ہو) جو انہیں حفظ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ (لوگوں نے غیر مستند روایات اس لیے نوٹ کرنا شروع کر دی ہیں) کیونکہ طالب علم لکھی ہوئی چیز پر اعتماد کرتا ہے۔ اور فیضیاب ہونیوالے نے خطاب (روایات کے متن) کے حصول کو ترک کر دیا ہے۔

تو میں نے مستند روایات میں تدبر کیا تاکہ میں (علم حدیث کے) طلباء کے لئے ان (روایات کو) حفظ کرنے کو آسان کر دوں۔ میں نے اس میں خوب غور و خوض کیا تاکہ فیضیاب ہونیوالے کے لئے ان (احادیث) کو یاد رکھنا مشکل نہ رہے تو میں نے یہ دیکھا کہ یہ (تمام تر) روایات پانچ اقسام میں تقسیم ہوتی ہیں جو برابر کی متفقہ تقسیم ہے اس میں کوئی منافات نہیں ہے۔

ان میں سے پہلی (قسم) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو ''اوامر'' دیے ہیں۔

دوسری (قسم) وہ ''نواہی'' ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو منع کیا ہے۔

تیسری (قسم) وہ اطلاعات ہیں' جو ان امور کے بارے میں ہیں۔ جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

چوتھی (قسم) وہ ''اباحات'' ہیں جن کے ارتکاب کو مباح قرار دیا گیا ہے۔

پانچویں (قسم) نبی اکرم ﷺ کے وہ افعال ہیں جنہیں کرنے میں آپ ﷺ منفرد ہیں۔

پھر میں نے یہ دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک قسم میں بہت سی شاخیں (یعنی ذیلی اقسام) ہیں اور ان میں سے ہر ایک شاخ بہت سی معلومات پر مشتمل ہے جس کا فہم صرف عالموں کو حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ (علماء) جو علم میں رسوخ رکھتے ہیں۔ وہ لوگ نہیں جو اصول کے بارے میں اوندھے قیاس میں مشغول ہوتے ہیں اور فروع میں منحوس رائے کے ذریعے غور و فکر کرتے ہیں۔

ہم ان میں سے ہر ایک قسم کو املاء کروائیں گے اور اس میں جو انواع (یعنی ذیلی اقسام) موجود ہیں اور ان میں سے ہر نوع میں جو معلومات ہیں (ان سب کو ہم املاء کروائیں گے) تا کہ اہل حجت کے لئے انہیں حاضر کرنا مخفی نہ رہے اور اہل عقل کے لئے ان کی کیفیت متعذر نہ رہے۔

ہم پہلے ہر نوع کے تراجم ابواب املاء کروائیں گے۔ پھر روایات کے الفاظ مشہور اسناد اور قابل وثوق حوالوں سے املاء کروائیں گے (ان روایات) کی سند میں کوئی انقطاع موجود نہیں ہوگا اور اس کے نقل کرنے والوں میں سے (کسی کے بھی) بارے میں جرح ثابت نہیں ہوگی۔

اس کی وجہ یہ ہے مکمل ترین متون پر اکتفاء کر لینا' زیادہ مناسب ہے اور مشہور اسانید پر اعتماد کرنا زیادہ لائق ہے۔

بہ نسبت اس کے کہ تکرار کی تخریج کا اہتمام کیا جائے۔ اگرچہ اس کے معاملے نے صحیح اعتبار کی طرف ہی لوٹنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی اسے مکمل کرنے کی توفیق عطا کرنے والا ہے' جو قصد ہم نے کیا ہے اور ہم اسی سے' سنت اور اسلام پر ثابت قدم رہنے کا سوال کرتے ہیں' اور ہم بدعات' گناہوں اور انتقام کو لازم کرنے والی چیزوں سے' اس کی پناہ مانگتے ہیں۔ بے شک وہ بھلائی کے اسباب میں اپنے دوستوں کا مددگار ہے اور مختلف قسم کی طاعات کے راستے کی ان لوگوں کو توفیق دینے والا ہے' ہم نے جو ارادہ کیا ہے اس کو آسان کرنے کے لئے اور جو اشارہ کیا ہے اس کی تسہیل کے لئے' اسی کی طرف امید کی جاسکتی ہے۔ بے شک وہ جواد کریم' مہربان اور رحیم ہے۔

اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ وَهُوَ الْاَوَامِرُ

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تدبرت خطاب الاوامر عن المصطفى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاستكشاف ما طواه فى جوامع كلمه فرايتها تدور على مائة نوع وعشرة انواع يجب على كل منتحل لسنن ان يعرف فصولها وكل منسوب الى العلم ان يقف على جوامعها لئلا يضع السنن الا فى مواضعها ولا يزيلها عن موضع القصد فى سننها.

فاما اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ من انواع الاوامر فهو لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ كافة فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَفِىْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ حَتّٰى لا يسع اَحَدًا منهم الخروج منه بحال.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ اَلْفَاظُ الْوَعْدِ الَّتِىْ مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ بِاِسْتِعْمَالِ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ .

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ اُمِرَ بِهِ الْمُخَاطَبُوْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلُّ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ اُمِرَ بِهِ بعض الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلُّ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ اَلْاَمْرُ بِالشَّىْءِ الَّذِىْ قامت الدلالة من خبر ثان على فرضيته وعارضه بعض فعله ووافقه البعض.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ قامت الدلالة من خبر ثان على فرضيته قد يسع ترك ذٰلِكَ الامر المفروض عند وجود عشر خصال معلومة فمتى وجد خصلة من هذه الخصال العشر كان الامر بِاِسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الشيء جائزا تركه ومتى عدم هذه الخصال العشر كان الامر بِاِسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الشيء واجبا.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ الامر بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى اللَّفْظِ الْاَوَّلُ منها فرض يشتمل على اجزاء وشعب تختلف احوال الْمُخَاطَبِيْنَ فيها والثَّانِىْ ورد بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ اِسْتِعْمَالُهٗ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لِاَنَّ رده فرض على الكفاية والثَّالِثُ اَمْرُ نُدْبٍ وَّاِرْشَادٍ.

وَالنَّوْعُ الثَّامِنُ الامر بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى اللَّفْظِ الْاَوَّلُ منها فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّانِىْ فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ امر اِبَاحَةٌ لاحتم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ الامر بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ احدها فرض عَلٰى جَمِيْعِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ والثَّانِىْ والثَّالِثُ اَمْرُ نُدْبٍ وَّاِرْشَادٍ لَا فَرِيْضَةٌ وَّاِيْجَابٌ.

اَلـنَّـوْعُ الْعَـاشِـرُ الامـر بشيئين مقرونين في اللفظ احدهما فرض على بعض الْمُخَاطَبِيْنَ على الكفاية والثَّانِيُّ امر اِبَاحَةُ لاحتم.

اَلـنَّـوْعُ الْحَادِیْ عَشَرَ الامر بِثَلاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِي اللَّفْظِ الْاَوَّلُ منها فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْـوَالِ والثَّـانِيُّ فَرْضٌ عَلَى بَعْضِ الْمُخَاطَبِينَ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ في جميع الاوقات.

اَلـنَّـوْعُ الثَّـانِيُّ عَشَرَ الامر باربعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها فرض عَلٰى جَمِيْعِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ كُـلِّ الْاَوْقَـاتِ والثَّـانِـيُّ فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ فرض على بعض الْمُخَاطَبِيْنَ في بعض الاوقات والرَّابِعُ ورد بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وله تخصيصان اثنان من خبرين آخرين.

اَلـنَّـوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ الامر باربعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها فرض عَلٰى جَمِيْعِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ كُـلِّ الْاَوْقَـاتِ والثَّـانِـيُّ فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ فَرْضٌ عَلَى بَعْضِ الْمُخَاطَبِينَ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ والرَّابِعُ امر تاديب وارشاد امر به المخاطب الا عند وجود علة معلومة وخصال معدودة.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ اْلاَمْرُ بِالشَّيْءِ الواحد للشخصين المتباينين وَالْمُرَادُ مِنْهُ احدهما لا كلاهما.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ الامر الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ انسان بعينه في شيء معلوم لا يَجُوْزُ لاحد بعده استعمال ذٰلِكَ الفعل الى يوم القيامة وان كان ذٰلِكَ الشيء معلوما يوجد.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ الامر بفعل عند وجود سبب لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ وعند عدم ذٰلِكَ السبب الامر بفعل ثان لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ خلاف تلك العلة المعلومة الَّتِیْ من اجلها امر بالامر الْاَوَّلُ.

اَلـنَّـوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ الامر باشياء معلومة قد كرر بذكر الامر بشيء من تِلْكَ الْاَشْيَاءِ المامور بها على سبيل التاكيد.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ الامر بِاِسْتِعْمَالِ شيء باضمار سبب لا يَجُوْزُ استعمال ذٰلِكَ الشيء الا باعتقاد ذٰلِكَ السبب المضمر فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلـنَّـوْعُ التَّـاسِعُ عَشَرَ اْلاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِیْ امر على سبيل الحتم مراده استعمال ذٰلِكَ الشيء مع الزَّجْرِ عَنْ ضده.

اَلـنَّـوْعُ الْعِشْرُوْنَ: اْلاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِیْ اُمِرَ بِهِ الْمُخَاطَبُوْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ عند وقتين معلومين على سبيل الفرض والايجاب قد دل فعله على ان المامور به في احد الوقتين المعلومين غير فرض وبقي حكم الوقت الثَّانِيُّ على حالته.

اَلـنَّـوْعُ الْحَـادِیْ وَالْعِشْـرُوْنَ الـفـاظ اعـلام مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ الَّتِيْ هى المفسرة لمجمل الخطاب في

الكتاب.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالْعِشْرُوْنَ لفظة امر بشيء يشتمل على اجزاء وشعب فما كان من تلك الاجزاء والشعب بالاجماع انه ليس بفرض فهو نفل وما لم يدل الاجماع ولا الخبر على نفليته فهو حتم لا يَجُوْزُ تركه بحال.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: الاوامر الَّتِيْ وردت بالفاظ مجملة مختصرة ذكر بعضها فِيْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ الاوامر الَّتِيْ وردت بالفاظ مجملة مختصرة ذكر بعضها فِيْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ بيان كيفيته في افعاله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرِيْنَ الامر بشيئين متضادين على سبيل الندب خير المامور به بينهما حَتّٰى انه ليفعل ما شاء من الامرين المامور بهما والقصد فيه اَلزَّجْرُ عَنْ شَيْءٍ ثالث.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ الامر بشيئين مقرونين في الذكر الْمُرَادُ مِنْ احدهما الحتم والايجاب مع اضمار شرط فيه قد قرن به حَتّٰى لا يكون الامر بذٰلِكَ الشيء الا مقرونا بذٰلِكَ الشرط الَّذِيْ هو المضمر فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ والآخر امر ايجاب على ظاهره يشتمل على الزَّجْرِ عَنْ ضده.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِيْ ظاهره مستقل بنفسه وله تخصيصان اثنان احدهما من خبر ثان والآخر من الاجماع وقد يستعمل الخبر مرة على عمومه وتارة يخص بخبر ثان واخرى يخص بالاجماع.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ الامر بشيئين مقرونين في الذكر خير المامور به بينهما حَتّٰى انه موسع عليه ايفعل ايهما شاء منهما.

اَلنَّوْعُ الثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِيْ ورد بلفظ البدل حَتّٰى لا يَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهُ الا عند عدم السبيل الى الفرض الْاَوَّلُ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالثَّلاثُوْنَ: لفظة امر بفعل من اجل سبب مضمر في الخطاب فمتى كان السبب للمضمر الَّذِيْ من اجله امر بذٰلِكَ الفعل معلوما بعلم كان الامر به واجبا وقد عدم علم ذٰلِكَ السبب بعد قطع الوحي فغير جائز استعمال ذٰلِكَ الفعل لاحد الى يوم القيامة.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِاِسْتِعْمَالِ فعل عند عدم شيئين معلومين فمتى عدم الشيئان اللذان ذكرا في ظاهر الخطاب كان استعمال ذٰلِكَ الفعل مباحا للمسلمين كافة ومتى كان احد ذينك 4 الشيئين موجودا كان استعمال ذٰلِكَ الفعل منهيا عنه بعض الناس وقد يباح استعمال ذٰلِكَ الفعل تارة لمن وجد فيه الشيئان اللذان وصفتهما كما زجر عن اِسْتِعْمَالُهُ تارة اخرى من وجدا فيه.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ باعادة فعل قصد المؤدى لِذٰلِكَ الفعل اداء ه فاتى به على غير الشرط الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيئين مقرونين فى الذكر عند حدوث سببين احدهما معلوم يستعمل على كيفيته والآخر بيان كيفيته فى فعله وامره.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّىْءِ الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ بلفظ الايجاب والحتم وقد قامت الدلالة من خبر ثان على انه سنة والقصد فيه علة معلومة امر من اجلها هذا الامر المامور به.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: المر بالشىء الَّذِىْ كَانَ مَحْظُوْرًا فابيح به ثُمَّ نهى عنه ثُمَّ ابيح ثُمَّ نهى عنه فهو محرم الى يوم القيامة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِىْ خير المامور به بين ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ عند عدم القدرة على كل واحد منها حَتّٰى يكون المفترض عليه عند العجز عن الْاَوَّلُ له ان يؤدى الثَّانِىُّ وعند العجز عن الثَّانِىُّ له ان يؤدى الثَّالِثُ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلاثُوْنَ: لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ خير المامور به بين امرين بلفظ التخيير على سبيل الحتم والايجاب حَتّٰى يكون المفترض عليه له ان يؤدى ايهما شاء منها.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ خير المامور به بين اشياء محصورة من عدد معلوم حَتّٰى لا يكون له تعدى ما خير فيه الى ما هو اكثر منه من العدد.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِىْ هُوَ فَرْضٌ خير المامور به بين ثلاثة اشياء حَتّٰى يكون المفترض عليه له ان يؤدى ايما شاء من الاشياء الثلاث.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّىْءِ الَّذِىْ خير المامور به فى ادائه بين صفات ذوات عدد ثُمَّ ندب الى الاخذ منها بايسرها عليه.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىُّ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِىْ خير المامور به فى ادائه بين صفات اربع حَتّٰى يكون المامور به له ان يؤدى ذٰلِكَ الفعل باى صفة من تلك الصفات الاربع شاء والقصد فيه الندب والارشاد.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِىْ هو مقرون بشرط فمتى كان ذٰلِكَ الشرط موجودا كان الامر واجبا ومتى عدم ذٰلِكَ الشرط بطل ذٰلِكَ الامر.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بفعل مقرون بشرط حكم ذٰلِكَ الفعل على الايجاب وسبيل الشرط على الارشاد.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِىْ امر باضمار شرط فى ظاهر الخطاب فمتى كان ذٰلِكَ الشرط

المضمر موجودا كان الامر واجبا ومتى عدم ذٰلِكَ الشرط جَازَ اِسْتِعْمَالُ ضد ذٰلِكَ الامر.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيئين مقرونين في الذكر احدهما فرض قامت الدلالة من خبر ثان على فرضيته والآخر نفل دل الاجماع على نفليته.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيئين في الذكر اَحَدُّاهما اراد به التعليم والآخر امر اِبَاحَةُ لا حتم.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ اَحَدُّاهما فرض عَلٰى جَمِيْعِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ والثَّانِيُّ فرض عَلٰى بعض الخاطبين فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ له تخصيصات اثنان من خبرين آخرين حَتّٰى لا يَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهُ على عموم ما ورد الخبر فيه الا باحد التخصيصين اللذين ذكرتهما.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ الْمُرَادُ مِنْ اللفظين الْاَوَّلِيتين امر فضيلة وارشاد والثَّالِثُ امر اِبَاحَةُ لا حتم.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها فرض لا يَجُوْزُ تركه والثَّانِيُّ والثَّالِثُ امران لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ مُرَادُهَا الندب والارشاد.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ باربعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ الْاَوَّلُ والثَّالِثُ امرا ندب وارشاد والثَّانِيُّ قرن بشرط فالفعل المشار اليه في نفسه نفل والشرط الَّذِيْ قرن به فرض والرَّابِعُ امر اِبَاحَةُ لاحتم.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ يذكر تعقيب شيء ماض وَالْمُرَادُ مِنْهُ بدايته فاطلق الامر بلفظ التعقيب والقصد منه البداية لعدم ذٰلِكَ التعقيب الا بتلك البداية.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بفعل في اوقات معلومة من اجل سبب معلوم فمتى صادف المرء ذٰلِكَ السبب في احد الاوقات المذكورة سقط عنه ذٰلِكَ في سائرها وان كان ذٰلِكَ اَمْرُ نُدْبٍ وَّاِرْشَادٍ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بفعل مقرون بصفة معين عليها يَجُوْزُ استعمال ذٰلِكَ الفعل بغير تلك الصفة الَّتِيْ قرنت به.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ باشياء من اجل علل مضمرة فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ لم تبين كيفيتها في ظواهر الاخبار.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بخمسة شياء مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الخاص والثَّانِيُّ والثَّالِثُ لكل واحد منهما تخصيصان اثنان كل واحد منهما من سنة ثابتة والرَّابِعُ قصد به بعض الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وَالْخَامِسُ فرض على الكفاية اذا قام به البعض سقط عن الآخرين فرضه.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بستة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِي اللَّفْظِ الثلاثة

اَلْاَوَّلُ فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثلاثة الاخر فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بسبعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ الْاَوَّلُ والثَّانِيُّ منهما امرا ندب وارشاد والثَّالِثُ والرَّابِعُ اطلقا بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ البعض لَا الْكُلُّ وَالْخَامِسُ والسَّابِعُ امرا حتم وايجاب فى الوقت دون الوقت والسَّادِسُ امر بِاِسْتِعْمَالِهِ على الْعُمُومِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ اسْتِعْمَالُهُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ دُونَ غيرهم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بفعل عند وجود شيئين معلومين وَالْمُرَادُ مِنْهُ احدهما لا كلاهما لعدم اجتماعهما معا في السبب الَّذِىْ من اجله امر بذٰلِكَ الفعل.

اَلنَّوْعُ السِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بترك طاعة لتفرد المرء باتيانها من غير ارداف ما يشبهها او تقديم مثلها.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيئين مقرونين في الذكر احدهما فرض لا يسع رفضه والثَّانِيُّ مراده التغليظ والتشديد دون الحكم.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالسِّتُّوْنَ: لفظة امر قرن بزجر عن ترك استعمال شيء قد قرن اباحته بشرطين معلومين ثُمَّ قرن احد الشرطين بشرط ثالث حَتّٰى لا يباح ذٰلِكَ الفعل الا بهذه الشرائط المذكورة.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ مراده التحذير مما يتوقع فى المتعقب مما حظر عليه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ مراده الزَّجْر عَنْ سبب ذٰلِكَ الشيء المامور به.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ خرج مخرج الخصوص وَالْمُرَادُ مِنْهُ ايجابه على بعض المسلمين اذا كان فيهم الآلة الَّتِيْ من اجلها امر بذٰلِكَ الفعل موجودة.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ: لَفْظَةُ اَمْرٍ بِقَوْلٍ مُرَادُهَا اسْتِعْمَالُهُ بِالْقَلْبِ دُونَ النطق باللسان.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: الاوامر الَّتِيْ امر بِاِسْتِعْمَالِهَا قصدا منه للارشاد وطلب الثواب.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيء يذكر بشرط معلوم زاد ذٰلِكَ الشرط او نقص عن تحصيره كان الامر حالته واجبا بعد ان يوجد من ذٰلِكَ الشرط ما كان من غير تحصير معلوم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ امر من اجل سبب تقدم وَالْمُرَادُ مِنْهُ التاديب لئلا يرتكب المرء ذٰلِكَ السبب الَّذِىْ من اجله امر بذٰلِكَ الامر من غير عذر.

اَلنَّوْعُ السَّبْعُوْنَ: الاوامر الَّتِيْ وردت مُرَادُهَا الاِبَاحَةُ والاطلاق دون الحكم والايجاب اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالسَّبْعُوْنَ: الاوامر الَّتِيْ ابيحت من اجل اشياء محصورة على شرط معلوم للسعة والترخيص.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ عند حدوث سبب باطلاق اسم المقصود على سببه.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ: الاوامر الَّتِيْ وردت مُرَادُهَا التهديد والزَّجْر عَنْ ضد الامر الَّذِيْ اُمِرَ بِه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ عند فعل ماض مراده جواز استعمال ذٰلِكَ الفعل المسؤول عنه مع اِبَاحَةِ اِسْتِعْمَالُهُ مرة اخرى.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِاِسْتِعْمَالِ شيء قصد به الزجر استعمال شيء ثان وَالْمُرَادُ مِنْهُمَا معا علة مضمرة فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ لا ان استعمال ذٰلِكَ الفعل محرم وان زجر عن ارتكابه.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ مراده التعليم حيث جهل المامور به كيفية استعمال ذٰلِكَ الفعل لا انه امر على سبيل الحتم والايجاب.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ والمراد الوثيقة ليحتاط المسلمون لدينهم عند الاشكال بعده.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُوْنَ: الاوامر الَّتِيْ امرت مُرَادُهَا التعليم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ لَمْ تُذْكَرْ فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ وقد دل الاجماع على نفي امضاء حكمه على ظاهره.

اَلنَّوْعُ الثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِاِسْتِعْمَالِ شيء باطلاق اسم على ذٰلِكَ الشيء وَالْمُرَادُ مِنْهُ ما تولد منه لا نفس ذٰلِكَ الشيء.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ الاوامر الَّتِيْ اطلقت بالكنايات دون التصريح.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ وَالثَّمَانُوْنَ: الاوامر الَّتِيْ امر بها النساء فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ دون الرجال.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْنَ: الاوامر الَّتِيْ وردت بالفاظ التعريض مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ بِاِسْتِعْمَالِهَا.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: لفظة امر بشيء بلفظ المسالة مراده اِسْتِعْمَالُهُ على سبيل العتاب 2 لمرتكب ضده.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ قرن بذكر نفي الاسم عن ذٰلِكَ الشيء لنقصه عن الكمال.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِيْ قرن بذكر عدد معلوم من غير ان يكون الْمُرَادُ مِنْ ذكر ذٰلِكَ العدد نفيا عَمَّا وراءه.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ بمجانبة شيء مراده الزجر عَمَّا تولد ذٰلِكَ الشيء منه.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِيْ ورد بلفظ الرد والارجاع مراده نفي جواز استعمال الفعل دون اجازته وامضائه.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ المدح للاشياء الَّتِیْ مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ بها.

اَلنَّوْعُ التِّسْعُوْنَ: الاوامر المعللة الَّتِیْ قرنت بشرائط يَجُوْزُ القياس عليها.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالتِّسْعُوْنَ: لفظ الاخبار عن نفی شیء الا بذكر عدد محصور مراده الامر على سبيل الايجاب قد استثنى بعض ذٰلِكَ العدد المحصور بصفة معلومة فاسقط عنه حكم ما دخل تحت ذٰلِكَ العدد المعلوم الَّذِیْ من اجله امر بذٰلِكَ الامر.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلْفَاظُ الْاِخْبَارِ للاشياء الَّتِیْ مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ بها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالتِّسْعُوْنَ: الاخبار عن الاشياء الَّتِیْ مُرَادُهَا الامر بالمداومة عليها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: الاوامر المضادة الَّتِیْ هی من اختلاف المباح.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالتِّسْعُوْنَ: الاوامر الَّتِیْ امرت لاسباب موجودة وعلل معلومة.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ: لفظة امر بفعل مع استعمله ذٰلِكَ الامر المامور به ثُمَّ نسخها فعل ثان وامر آخر.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ هُوَ فَرْضٌ خير المامور به بين ادائه وبين تركه مع الاقتداء ثُمَّ نسخ الاقتداء والتخيير جميعا وبقى الفرض الباقی من غير تخيير.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ ثُمَّ حرم ذٰلِكَ الفعل على الرجال وبقى حكم النساء مباحا لهن اِسْتِعْمَالُهٗ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: الفاظ اوامر منسوخة نسخت بالفاظ اخرى من ورود اِبَاحَةُ على حظر او حظر على اِبَاحَةُ.

اَلنَّوْعُ الْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ هو المستثنى من بعض ما ابيح بعد حظره.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بالاشياء الَّتِیْ نسخت تلاوتها وبقى حكمها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالْمِئَةُ: الفاظ اوامر اطلقت بالفاظ المجاورة من غير وجود حقائقها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْمِئَةُ: الاوامر الَّتِیْ امر قصدا لمخالفة المشركين واهل الكتاب.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بالادعية الَّتِیْ يتقرب العبد بها الى بارئه جل وعلا.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ باشياء اطلقت بالفاظ اضمار القصد فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ امر لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ فارتفعت العلة وبقى الحكم على حالته فرضا الى يوم القيامة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ على سبيل الندب عند سبب متقدم ثُمَّ عطف بالزَّجْرِ عَنْ مثله

مراده السبب المتقدم لا نفس ذٰلِكَ الشیء المامور به.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ قرن بشرط معلوم مراده الزَّجْر عَنْ ضد ذٰلِكَ الشرط الَّذِیْ قرن بالامر.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ قصد به مخالفة اهل الكتاب قد خير المامور به بين اشياء ذوات عدد بلفظ مجمل ثُمَّ استثنى من تِلْكَ الْاَشْيَاءِ شیء فزجر عنه وثبتت الباقية على حالتها مباحا اِسْتِعْمَالُهَا.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ مراده الاعلام بنفی جواز استعمال ذٰلِكَ الشیء لا الامر به.

سنن (یعنی احادیث کی اقسام) میں سے پہلی قسم جو اوامر کے بارے میں ہے

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے منقول ''اوامر'' کے صحیفوں کے بارے میں' جب میں نے غور وفکر کیا' تا کہ اس بات کا جائزہ لوں کہ ان کے جامع ترین کلمات کن (اقسام) پر مشتمل ہیں؟ تو میں نے اس بات کو دیکھا کہ یہ 110 ذیلی اقسام کے گرد گھومتے ہیں۔

تو سنتوں کا علم حاصل کرنے والے شخص کے لئے یہ بات لازم ہے کہ وہ ان کی فصول کی معرفت حاصل کرے اور ہر وہ شخص جو علم کی طرف نسبت رکھتا ہے' اسے چاہئے کہ ان کے مجموعہ سے واقفیت حاصل کرے۔

تا کہ وہ احادیث کو ان کے مخصوص مقام پر رکھے اور (ان کی وضاحت کرتے ہوئے) مقصود کے مقام سے اسے زائل نہ کرے۔

جہاں تک پہلی قسم کا تعلق ہے' جو اوامر کی اقسام سے تعلق رکھتی ہے' تو وہ قسم یہ ہے: لفظ ''امر'' کا ہو' اور وہ تمام مخاطب افراد پر تمام احوال اور تمام اوقات میں فرض ہو' اور کسی بھی شخص کے لئے' کسی بھی صورت میں' اس سے باہر جانے کی گنجائش نہ ہو۔

دوسری قسم: وعدے کے الفاظ ہوں' لیکن مراد یہ ہو کہ ان اشیاء کو استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

تیسری قسم: امر کا لفظ استعمال ہو' اور اس کے ذریعے مخاطبین کو بعض صورتوں میں (کام کرنے کا حکم دیا گیا ہو) تمام صورتیں مراد نہ ہوں۔

چوتھی قسم: امر کا لفظ ہو' جس کے ذریعے بعض مخاطبین کو' بعض حالتوں میں حکم دیا گیا ہو' تمام حالتوں میں حکم نہ دیا گیا ہو۔

پانچویں قسم: کسی چیز کا حکم دیا گیا ہو' اور دوسری روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہو کہ وہ کام فرض ہے' جبکہ اس کے مقابلے میں نبی اکرم ﷺ کا ایک فعل موجود ہو' اور اس کی موافقت میں بھی ایک روایت موجود ہو۔

چھٹی قسم: امر کا لفظ ہو' اور دوسری روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہو کہ وہ فرض ہے اور اس فرض شدہ امر کو ترک کرنے کی گنجائش دس متعین صورتوں میں ہو' تو جب ان دس صورتوں میں سے کوئی ایک صورت پائی جائے گی' تو اس چیز پر عمل کرنے کا حکم ایسا ہوگا کہ اسے ترک کرنا جائز ہوگا۔

اور جب یہ دس صورتیں معدوم ہوں گی تو اس چیز پر عمل پیرا ہونا واجب ہوگا۔

7ویں قسم: تین اشیاء کے بارے میں حکم ہوا جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہو لیکن ان میں سے پہلی چیز فرض ہے جو مختلف اجزاء اور شعبوں پر مشتمل ہے اور اس کے بارے میں مخاطب لوگوں کے احوال مختلف ہوتے ہیں جب کہ دوسری چیز عمومی لفظ کے ذریعے منقول ہوئی ہے۔

اور اس سے مراد یہ ہے: بعض صورتوں میں اس پر عمل کیا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے: اس کی ادائیگی فرض کفایہ ہے۔

اور تیسری صورت ندب اور ارشاد یعنی استحباب کے طور پر حکم ہے۔

8ویں قسم: تین اشیاء کا حکم دیا گیا جو لفظی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہیں لیکن ان میں سے پہلی تمام مخاطبین پر بعض صورتوں میں فرض ہے۔

اور دوسری تمام مخاطبین پر تمام صورتوں میں فرض ہے۔

اور تیسری مباح قرار دینے کے طور پر حکم ہے۔ لازمی نہیں ہے۔

9ویں قسم: تین اشیاء کا حکم دیا گیا جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے ان میں سے ایک تمام مخاطبین پر تمام حالتوں میں فرض ہے۔

جبکہ دوسری اور تیسری ندب اور ارشاد (یعنی استحباب کے طور پر مذکور ہیں) فرض اور واجب کے طور پر نہیں ہے۔

10ویں قسم: دو چیزوں کا حکم دیا گیا جو لفظی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ مذکور ہیں جن میں سے ایک چیز بعض مخاطبین پر فرض کفایہ ہے اور دوسری مباح قرار دینے کے لئے ہے لازم نہیں ہے۔

11ویں قسم: تین اشیاء کا حکم ہوا ہے جو لفظی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ مذکور ہیں لیکن ان میں سے پہلی مخاطبین پر بعض صورتوں میں فرض ہے۔ دوسری بعض صورتوں میں بعض مخاطبین پر فرض ہے۔

اور تیسری مخاطبین پر تمام اوقات میں فرض ہے۔

12ویں قسم: چار اشیاء کا حکم ہوا جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا جن میں سے پہلی تمام مخاطبین پر تمام اوقات میں فرض ہے۔ دوسری مخاطبین پر بعض صورتوں میں فرض ہے۔ تیسری بعض مخاطبین پر بعض اوقات میں فرض ہے اور چوتھی عمومی لفظ کے ذریعے منقول ہوئی ہے لیکن اس میں دو قسم کی تخصیص پائی جاتی ہے جو دوسری دو روایات سے ثابت ہے۔

13ویں قسم: چار باتوں کا حکم ہوا جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے ان میں سے پہلی تمام مخاطبین پر تمام اوقات میں فرض ہے۔

دوسری مخاطبین پر بعض حالتوں میں فرض ہے۔ تیسری بعض مخاطبین پر بعض حالتوں میں فرض ہے۔

اور چوتھی ادب سکھانے کے لئے اور رہنمائی کرنے کے لئے ہے۔

اس کا حکم مخاطب کو اس وقت دیا گیا ہے جب ایک متعین علت موجود ہو یا ایک متعین صورت موجود ہو۔

14ویں قسم: ایک چیز کا حکم دو مختلف اشخاص کو ہو اور اس سے مراد ایک شخص ہے دونوں اشخاص مراد نہیں ہیں۔

15ویں قسم: ایک ایسا حکم جو ایک متعین شخص کو دیا گیا اور ایک متعین چیز کے بارے میں ہے۔

اس شخص کے بعد کسی اور شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ قیامت تک اس فعل کا ارتکاب کرے اگرچہ وہ چیز متعین ہے اور اب بھی پائی جاسکتی ہے۔

16ویں قسم: ایک فعل کا حکم ہو جو ایک متعین علت کی وجہ سے سبب پائے جانے کی صورت میں ہوگا اور اس سبب کی غیر موجودگی میں دوسرے فعل کا حکم ہوگا' جو متعین علت کی وجہ سے ہوگا' جو پہلی والی متعین علت کے برخلاف ہوگی' جس کی وجہ سے پہلا حکم دیا گیا تھا۔

17ویں قسم: متعین اشیاء کے بارے میں حکم دینا اور جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے' ان میں سے کسی ایک چیز کا تذکرہ تکرار کے ساتھ کرنا تاکہ تاکید پیدا ہو۔

18ویں قسم: سبب کو پوشیدہ رکھتے ہوئے کسی چیز پر عمل کرنے کا حکم دینا' اس چیز کا استعمال صرف اس کے سبب کے اعتقاد کی صورت میں جائز ہوگا' جو خطاب کے صیغے میں پوشیدہ ہے۔

19ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کا حکم لازمی طور پر دیا گیا اور اس سے مراد یہ ہے: اس چیز پر عمل کیا جائے' اور اس کی متضاد چیز سے ممانعت کی جائے۔

20ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کا حکم مخاطبین کو بعض حالتوں میں دیا گیا ہے' جو دو متعین اوقات کے بارے میں ہے اور فرض اور واجب قرار دینے کے طور پر ہے۔

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے' ان دو متعین اوقات میں سے اس وقت میں یہ چیز اس پر لازم نہیں ہے۔

اور دوسرے وقت میں اس کا حکم اپنی حالت پر باقی رہے گا۔ (یعنی دوسرے وقت میں وہ لازم ہوگی)

21ویں قسم: الفاظ ایسے ہیں کہ جیسے کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے اور اس سے مراد حکم دینا ہے اور وہ حکم کتاب میں مذکور "مجمل" حکم کی وضاحت ہے۔

22ویں قسم: کسی چیز کو کرنے کا حکم دینے کے الفاظ ہیں' وہ چیز مختلف اجزاء اور شعبوں پر مشتمل ہے۔

تو اگر وہ اجزاء اور شعبے ایسے ہیں' جس پر اتفاق ہے کہ وہ فرض نہیں ہیں' تو وہ چیز نفل شمار ہوگی۔

اور جس چیز کے بارے میں قرآن اور حدیث سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ وہ نفل ہے' وہ لازم شمار ہوگی' اسے ترک کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہوگا۔

23ویں قسم: ایسے امر جو مجمل الفاظ کے ذریعے وارد ہوتے ہیں اور ان کے اجمال کی وضاحت دوسری روایات میں ہے۔

24ویں قسم: وہ احکام جو "مجمل" اور مختصر الفاظ کے ذریعے وارد ہوئے ہیں' جن میں سے بعض کا تذکرہ دوسری روایات میں ہے۔

25ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کی کیفیت کا بیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت ہے۔

26 ویں قسم: دو متضاد چیزوں کا استحباب کے طور پر حکم دینا۔ ان دونوں کے بارے میں مخاطب کو یہ اختیار دیا گیا ہو' یہاں تک کہ وہ ان دونوں میں سے جس پر چاہے عمل کر سکتا ہو' اور مقصود یہ ہو کہ اسے تیسری صورت سے منع کیا جائے۔

27 ویں قسم: دو اشیاء کے بارے میں حکم دینا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے اور اس سے مراد یہ ہے: ان دونوں میں سے ایک حتمی اور لازمی ہے اور اس میں ایک شرط پوشیدہ ہے' جو اس کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اس چیز کا حکم صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے' جب وہ شرط بھی اس کے ساتھ موجود ہو' جو خطاب کے صیغہ میں پوشیدہ ہے۔

جبکہ دوسرا حکم ظاہر کے مطابق ''ایجاب'' کے طور پر ہو۔ اور یہ اس کے متضاد کی ممانعت پر مشتمل ہو۔

28 ویں قسم: امر کا لفظ استعمال کیا گیا ہو' جس سے ظاہر یہ ہوتا ہو کہ یہ اپنی ذات کے اعتبار سے مستقل ہے' حالانکہ اس کے اندر دو قسم کی تخصیص پائی جاتی ہے۔ ان میں سے ایک تخصیص دوسری روایت کے ذریعے ثابت ہوتی ہے۔

اور دوسری تخصیص اجماع سے ثابت ہوتی ہے۔

اور اس حدیث کو کبھی اس کے عموم پر محمول کیا جاتا ہے اور کبھی دوسری روایت کے ذریعے اس کا حکم مخصوص کر لیا جاتا ہے اور کبھی اجماع کے ذریعے اس کا حکم مخصوص کر لیا جاتا ہے۔

29 ویں قسم: دو چیزوں کا حکم ہوا ہے' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے' اس کے بارے میں مخاطب کو اختیار دیا گیا ہے اور اس کے لئے اس بات کی گنجائش ہے کہ وہ ان دونوں میں سے جس پر چاہے عمل کر لے۔

30 قسم: ایسا حکم جو بدل کے الفاظ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

یہاں تک کہ اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہوگا' ماسوائے اس صورت کے' جب پہلے فرض پر عمل کرنا ممکن نہ ہو۔

31 قسم: امر کا صیغہ ہے' جو کسی فعل کے بارے میں ہے اور کسی سبب کی وجہ سے ہے' جو خطاب کے حکم میں پوشیدہ ہے۔

تو وہ پوشیدہ سبب' جس کی وجہ سے اس فعل کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے' جب بھی وہ متعین ہوگا' تو اس پر عمل کرنا واجب ہوگا۔

اور وحی کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد اس سبب کا علم معدوم ہو گیا ہے' تو اب قیامت تک کسی بھی شخص کے لئے اس فعل کو کرنا جائز نہیں ہوگا۔

32 ویں قسم: دو متعین چیزوں کی غیر موجودگی میں کسی فعل کو کرنے کا حکم دینا' تو جب وہ دو چیزیں معدوم ہوں گی' جس کا ذکر ظاہری خطاب میں ہے' تو اس فعل پر عمل کرنا' تمام مسلمانوں کے لئے مباح ہوگا اور جب ان اشیاء میں سے کوئی ایک بھی موجود ہوگی' تو اس فعل پر عمل کرنا' بعض لوگوں کے لئے ممنوع ہوگا اور اس فعل کو کرنا' بعض اوقات اس شخص کے لئے مباح ہوگا' جس میں وہ دونوں صفات پائی جاتی ہیں۔

جس طرح بعض اوقات اس پر عمل کرنے سے اس شخص کو منع کیا گیا ہے' جس میں وہ دونوں صفات پائی جاتی ہیں۔

33 ویں قسم: کسی فعل کو دوبارہ کرنے کا حکم ہونا' جس میں کرنے والے شخص نے اس فعل کو ادا کرنے کی نیت کی تھی' لیکن اس نے اس کی شرط کے مطابق اسے ادا نہیں کیا' جس شرط کا حکم دیا گیا تھا۔

34 ویں قسم: دو چیزوں کا حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہے اور دو اسباب کے پیدا ہونے کی صورت میں ہے' ان میں سے ایک چیز متعین ہے' جس کی کیفیت پر عمل کیا جائے گا اور دوسری چیز کی کیفیت کا بیان آپ کے فعل اور امر میں ہوگا۔

35 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کے بارے میں واجب قرار دینے اور حتمی لفظ کے ذریعے حکم دیا گیا ہے' اور دوسری روایت کے ذریعے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ یہ عمل سنت ہے اور اس روایت میں مقصود یہ ہے: اس علت کا تعین کیا جائے' جس کی وجہ سے مامور بہ کو یہ حکم دیا گیا ہے۔

36 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو پہلے ممنوع تھی اور پھر اسے مباح قرار دے دیا گیا' پھر اس سے منع کر دیا گیا' پھر اسے مباح قرار دیا گیا' پھر اسے منع کر دیا گیا' تو وہ قیامت کے دن تک کے لئے حرام ہے۔

37 ویں قسم: ایسا حکم جس میں مامور بہ کو تین چیزوں کے بارے میں اختیار دیا گیا ہے' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کے بارے میں قدرت نہ ہونے کی صورت میں یہ حکم ہے۔

یہاں تک کہ اس شخص پر پہلی صورت سے عاجز ہونے کی صورت میں یہ لازم ہوگا کہ وہ دوسری کو ادا کرے' اور دوسری سے عاجز ہونے کی صورت میں یہ لازم ہوگا کہ وہ تیسری کو ادا کرے۔

38 ویں قسم: امر کا ایسا صیغہ جس کے ذریعے مامور بہ کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہے' اور یہ لفظ اختیار کے ذریعے ہے' یہ حتمی اور واجبی طور پر نہیں ہے۔

یہاں تک کہ اس شخص پر یہ بات لازم ہوگی' وہ ان دونوں میں سے جسے چاہے ادا کر دے۔

39 ویں قسم: امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے' جس کے ذریعے مامور بہ کو چند متعین اور مخصوص چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہے یہاں تک کہ اسے اس بات کا اختیار نہیں ہوگا کہ اسے جن چیزوں کے بارے میں اختیار دیا گیا ہے' ان کی متعین حدود سے تجاوز کر جائے۔

40 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو فرض ہے اور اس کے بارے میں مامور بہ کو تین چیزوں کے درمیان اختیار ہو' یہاں تک کہ اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ ان تین اشیاء میں سے جسے چاہے ادا کر دے۔

41 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کے بارے میں مامور بہ کو یہ اختیار دیا گیا ہے' وہ متعین صفات کے درمیان اس کی ادائیگی کر دے اور پھر اس کے لئے یہ بات مستحب قرار دی گئی کہ ان میں سے جو چیز اس کے لئے آسان ہے' اسے اختیار کر لے۔

42 ویں قسم: ایسا حکم جس کے بارے میں مامور بہ کو یہ حکم دیا گیا ہے' وہ چار صورتوں میں اسے ادا کر سکتا ہے' یہاں تک کہ مامور بہ ان چار صورتوں میں سے جس صورت کے مطابق چاہے اسے ادا کر سکتا ہے اور اس کا مقصد ندب اور ارشاد (یعنی استحباب کے طور پر اس عمل کی ترغیب ہے۔)

43 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جو کسی شرط کے ساتھ ملی ہوئی ہو' تو جب وہ شرط موجود ہوگی' تو وہ حکم واجب

ہوگا اور جب وہ شرط موجود نہیں ہوگی' تو وہ حکم کالعدم ہوگا۔

44 ویں قسم: کسی ایسے فعل۔کے بارے میں حکم دینا' جو کسی شرط کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس فعل کا حکم ایجاب کے طور پر ہے' لیکن شرط' ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر ہے۔

45 ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کا حکم کسی شرط کو ظاہری خطاب میں پوشیدہ رکھ کے دیا گیا ہو' تو جب وہ پوشیدہ شرط موجود ہوگی' تو وہ حکم واجب ہوگا اور جب وہ پوشیدہ شرط معدوم ہوگی' تو اس حکم کے متضاد پر عمل کرنا جائز ہوگا۔

46 ویں قسم: دو ایسی چیزوں کے بارے میں حکم دینا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہو' ان میں سے ایک فرض ہے اور دوسری روایت کے ذریعے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ چیز فرض ہے۔

جبکہ دوسری چیز نفل ہے اور اجماع اس کے نفل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

47 ویں قسم: دو چیزوں کے بارے میں حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے' ان میں۔سے ایک سے مراد تعلیم دینا ہے اور دوسرے سے مراد کسی کام کو مباح قرار دینا ہے۔لازم قرار دینا مراد نہیں ہے۔

48 ویں قسم: تین اشیاء کے بارے میں حکم دینا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے' ان میں سے ایک چیز فرض ہے اور تمام مخاطب لوگوں پر تمام اوقات میں فرض ہے۔

جبکہ دوسری چیز بعض مخاطب لوگوں پر بعض حالتوں میں فرض ہے۔

اور تیسری چیز میں دو خصوصیات پائی جاتی ہیں' جو دوسری دو روایات سے ثابت ہیں' یہاں تک کہ اس روایت میں عمومی طور پر جو چیز منقول ہوتی ہے' اس پر عمل کرنا اسی وقت جائز ہوگا' جب ان دو قسم کی تخصیص میں سے کوئی ایک تخصیص اس میں پائی جائے گی۔

49 ویں قسم: تین اشیاء کے بارے میں حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہے اور پہلے دو الفاظ سے مراد یہ ہے' یہ فضیلت اور ارشاد (یعنی استحباب کے طور پر) حکم ہے۔

اور تیسری سے مراد مباح قرار دینے کے لئے حکم ہے' لازمی نہیں ہے۔

50 ویں قسم: تین اشیاء کے بارے میں حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہے' ان میں سے پہلی چیز فرض ہے' جسے ترک کرنا جائز نہیں ہے' جبکہ دوسری اور تیسری متعین علت سے متعلق دو حکم ہیں اور اس سے مراد ندب اور ارشاد یعنی (استحباب) ہے۔

51 ویں قسم: چار چیزوں کے بارے میں حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہے' اس میں سے پہلی اور تیسری ندب اور ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر حکم ہے' جبکہ دوسری کو شرط کے ساتھ ملایا گیا ہے' تو جس فعل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے' وہ اپنی ذات کے اعتبار سے نفل ہے۔اور وہ شرط جو اس کے ساتھ ملائی گئی ہے' وہ فرض ہے۔

جبکہ چوتھی قسم اباحت کے لئے حکم ہے' حتمی نہیں ہے۔

52 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کا ذکر کسی گزری ہوئی چیز کے عقب میں کیا گیا ہے اور اس سے مراد آغاز کے طور پر یہ حکم ہو۔

تو اب امر کا صیغہ ''تعقیب'' کے لفظ کے ہمراہ مطلق ہے' لیکن اس سے مراد ابتدائی اعتبار سے حکم دینا ہے' کیونکہ اب وہ تعقیب معدوم ہے۔

اب صرف نئے سرے سے آغاز ہو سکتا ہے۔

53 ویں قسم: متعین اوقات میں کسی فعل کے کرنے کا حکم ہونا' جو کسی متعین سبب کی وجہ سے ہے' تو جب ان مذکورہ اوقات میں کسی شخص کو وہ سبب درپیش ہو' تو تمام اوقات میں اس شخص سے وہ حکم ساقط ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ حکم ندب اور ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر ہے۔

54 ویں قسم: کسی فعل کو کرنے کا حکم ہونا' جو کسی متعین صفت کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس فعل کا ارتکاب اس صفت کے بغیر کرنا بھی جائز ہے' جس صفت کا تذکرہ اس فعل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

55 ویں قسم: ان چیزوں کے بارے میں حکم ہونا' جو نفس خطاب میں پوشیدہ علتوں کی وجہ سے ہے اور ظاہری الفاظ میں اس کی کیفیت کو بیان نہیں کیا گیا۔

56 ویں قسم: پانچ چیزوں کے بارے میں حکم ہو' جس کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلی کا ذکر لفظ کے عموم کے ساتھ ہے' لیکن اس کی مراد خاص ہے۔

دوسری اور تیسری میں سے ہر ایک کی دو تخصیص صورتیں ہیں' جن میں سے ہر ایک سنت ثابتہ سے ثابت ہے۔

چوتھی قسم میں بعض مخاطبین کو بعض صورتوں میں مراد لیا گیا ہے۔

پانچویں قسم فرض کفایہ ہے۔ جب بعض لوگ اسے ادا کر لیں گے' تو باقی لوگوں سے اس کی فرضیت ساقط ہو جائے گی۔

51 ویں قسم: چھ چیزوں کا حکم لفظی طور پر ایک ساتھ دیا گیا ہے' جن میں پہلی تین چیزیں مخاطب لوگوں پر بعض صورتوں میں فرض ہیں۔

اور باقی تین چیزیں مخاطب لوگوں پر تمام صورتوں میں فرض ہیں۔

58 ویں قسم: سات چیزوں کا حکم ایک ساتھ دیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلی اور دوسری ندب اور ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر ہیں۔

تیسری اور چوتھی میں لفظ عام ہے' لیکن اس کی مراد ''بعض'' مفہوم ہے پورا مفہوم مراد نہیں ہے۔

پانچویں اور ساتویں قسم میں حتمی اور ایجاب کے طور پر حکم دیا گیا ہے' لیکن یہ ایک مخصوص وقت میں ہے' جو دوسرے وقت میں نہیں ہے۔

چھٹی قسم میں عمومی طور پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس سے مراد یہ ہے: یہ عمل مسلمانوں کے ساتھ کیا جائے گا۔ دوسروں کے ساتھ نہیں کیا جائے گا۔

59 ویں قسم: ایک فعل کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے' جو دو متعین چیزوں کی موجودگی کی صورت میں ہے اور اس سے مراد ایک چیز

ہے دونوں مراد نہیں ہیں۔

کیونکہ وہ دونوں اس سبب میں ایک ساتھ اکٹھی نہیں ہوسکتیں جس کی وجہ سے اس فعل کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

60ویں قسم: ایک اطاعت (یعنی نیکی کے کام) کو ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جب آدمی منفرد طور پر اسے سرانجام دے۔ اس کے بعد اس کے مشابہ عمل نہ ہو یا اس سے پہلے اس کے مشابہ عمل نہ ہو۔

61ویں قسم: دو چیزوں کا حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے' ان میں سے ایک فرض ہے' جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور دوسری سے مراد شدت اور سختی بیان کرنا ہے' حکم دینا مراد نہیں ہے۔

62ویں قسم: امر کا لفظ استعمال ہوا ہے' جس کے ساتھ ممانعت کو بھی ملایا گیا ہے' جو ایسی چیز کے استعمال کو ترک کرنے کے بارے میں ہے جس کی اباحت کا ذکر دو متعین شرطوں کے ساتھ کیا گیا ہے اور پھر ان دو شرطوں میں سے' ایک کے ساتھ تیسری شرط بھی شامل کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ وہ فعل ان مذکورہ شرائط کے بغیر کرنا مباح نہیں ہوگا۔

63ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس سے مراد اس چیز سے منع کرنا ہو' جو اس کے بعد متوقع طور پر آ سکتی ہے۔ جس کا تعلق ان چیزوں سے ہو جن سے منع کیا گیا ہے۔

64ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس سے مراد اس چیز کے سبب سے ماموربہ کو روکنا ہے۔

65ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو مخصوص صورتحال میں صادر ہوا ہے۔

لیکن اس سے مراد یہ ہے: اس کو بعض مسلمانوں کے لئے واجب قرار دیا جائے' جب کہ ان کے درمیان وہ آلہ موجود ہو' جس کی وجہ سے اس فعل کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

66ویں قسم: امر کے الفاظ قولی طور پر ہیں' لیکن اس سے مراد دلی طور پر اس پر عمل کرنا ہے' زبان کے ذریعے اسے بولنا مراد نہیں ہے۔

67ویں قسم: ایسے احکام جن پر عمل کرنے کا حکم اس مقصد کے لئے دیا گیا ہے' تاکہ رہنمائی کی جائے' اور ثواب طلب کیا جائے (یعنی اس پر عمل کرنا مستحب ہے)

68ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کا ذکر کسی متعین شرط کے ساتھ کیا گیا' تو اگر اس شرط سے کوئی چیز زائد ہو' یا اس سے کوئی چیز کم ہو' تو بھی حکم اپنی حالت پر واجب رہے گا۔

جبکہ وہ شرط پائی گئی ہو' تاہم اس کی حد بندی متعین نہیں ہوگی۔

69ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو اسی سبب کی وجہ سے ہو' جس کا ذکر پہلے ہو گیا ہے' لیکن اس سے مراد ادب سکھانا ہو' تاکہ آدمی اس سبب کی وجہ سے' اس چیز کا مرتکب نہ ہو' جس کی وجہ سے اس حکم کو دیا گیا ہے' اور ایسا کسی عذر کے بغیر ہو۔

70ویں قسم: وہ احکام جو وارد ہوئے ہیں اور اس سے مراد کسی چیز کو مباح قرار دینا ہے اور مطلق قرار دینا ہے' اس سے مراد حکم دینا اور واجب قرار دینا نہیں ہے۔

71 ویں قسم: وہ احکام جن میں متعین اشیاء کی وجہ سے کسی چیز کو مباح قرار دیا گیا ہے جو متعین شرط کی وجہ سے ہے اور یہ وسعت اور رخصت عطا کرنے کے حوالے سے ہے۔

72 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو کسی سبب کے پیش آنے کی صورت میں ہو' اور مقصود کے لفظ کا اطلاق اس کے سبب پر کیا گیا ہو۔

73 ویں قسم: وہ احکام جو اس لئے وارد ہوئے ہیں' ان کی مراد یہ ہے: کسی چیز سے روکا جائے' اور اس حکم کے متضاد سے منع کیا جائے' جس کا حکم دیا گیا ہے۔

74 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ایسا حکم' جو کسی گزرے ہوئے فعل کے ساتھ ہو' اور اس سے مراد یہ ہو: اس فعل کو کرنا جائز ہے' جس کے بارے میں سوال کیا گیا ہے اور اس کے ہمراہ دوسری مرتبہ اس پر عمل کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہو۔

75 ویں قسم: کسی کام کو کرنے کا حکم دیا ہو' لیکن اس سے مراد یہ ہو: دوسرے کام کو کرنے سے منع کیا گیا ہو' اور ان دونوں سے ایک ساتھ مراد وہ علت ہو' جو نفس خطاب میں پوشیدہ ہے' اس سے یہ مراد نہیں ہے: اس فعل کو کرنا حرام ہے۔
اگرچہ اس کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہو۔

76 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جبکہ اس سے مراد یہ ہو: اس چیز کی تعلیم دی جائے' جس سے مامور بہ شخص ناواقف ہے' اس پر عمل کیسے کیا جائے گا؟ اس سے یہ مراد نہیں ہے: یہ ایسا حکم ہے' جو کسی چیز کو حتمی قرار دینے یا واجب قرار دینے کے لئے ہے۔

77 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جبکہ اس سے مراد اس بات کی تلقین کرنا ہو کہ مسلمان آپ کے بعد اشکال پیش آنے کی صورت میں اپنے دین کے معاملے میں محتاط رہیں۔

78 ویں قسم: وہ احکام جو دیئے گئے ہیں' لیکن اس سے مراد تعلیم دینا ہے۔

79 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کا حکم کسی متعین علت کی وجہ سے دیا گیا ہے' وہ علت نفس خطاب میں مذکور نہیں ہے' لیکن اجماع اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس حکم سے مراد اس کا ظاہری مفہوم نہیں ہے۔

80 ویں قسم: کسی چیز پر عمل کرنے کا حکم ہونا' جس میں اسم کا اطلاق اس چیز پر کیا گیا ہو' اور مراد اس سے یہ ہو: اس چیز سے جو چیز پیدا ہوتی ہے' وہ مراد ہے۔ نفس چیز مراد نہیں ہے۔

81 ویں قسم: امر کے وہ الفاظ جنہیں کنایہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہو' تصریح کے طور پر ذکر نہیں کیا گیا۔

82 ویں قسم: وہ اوامر جن کے ذریعے خواتین کو بعض حالتوں کے بارے میں حکم دیا گیا ہو۔ یہ حکم مردوں کے لئے نہ ہو۔

83 ویں قسم: وہ احکام جو تعریض کے طور پر منقول ہیں' لیکن اس سے مراد یہ ہے: ان احکام پر عمل کیا جائے۔

84 ویں قسم: سوالیہ الفاظ کے ہمراہ کسی چیز کو کرنے کا حکم دینا اور اس سے مراد یہ ہے: جو شخص اس حکم سے متضاد صورت کا مرتکب ہوا ہو' اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے عمل کرنے کی ہدایت کی جائے۔

85ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ایسا حکم دینا' جس میں اس چیز کے اسم کی اس سے نفی کی گئی ہو' کیونکہ اس صورت میں وہ چیز کامل نہیں رہتی۔

86ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کا ذکر کسی متعین تعداد کے ہمراہ کیا گیا ہو' حالانکہ اس سے یہ مراد نہ ہو: اس مخصوص تعداد کے علاوہ کی نفی کی گئی ہے۔

87ویں قسم: کسی چیز سے الگ رہنے کا حکم ہونا' اس سے مراد یہ ہے: اس چیز سے جو چیز آگے آتی ہے' اس سے منع کیا جائے۔

88ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا جو لفظ مسترد کرنے یا رجوع کرنے کے ساتھ وارد ہوا اور اس سے مراد یہ ہو: اس چیز پر عمل کرنے کی نفی کی جائے۔

یہ مراد نہیں ہے: اسے جائز قرار دیا جائے' یا باقی رکھا جائے۔

89ویں قسم: الفاظ میں کچھ چیزوں کی تعریف کی گئی ہو' لیکن اس سے مراد یہ ہو: ان پر عمل کرنے کا حکم دیا جائے۔

90ویں قسم: وہ احکام جو کسی علت کی وجہ سے دیئے گئے ہیں' جو شرائط کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں' ان پر قیاس کرنا جائز ہو۔

91ویں قسم: ایسے الفاظ جو کسی چیز کی نفی کی اطلاع دیتے ہیں' البتہ ایک متعین تعداد کے ذکر کا حکم مختلف ہو۔

اس سے مراد یہ ہوگا: واجب قرار دینے کے طور پر کسی چیز کا حکم دیا جائے' اور اس میں سے اس متعین تعداد کو متعین صفت کے ہمراہ مستثنیٰ کرلیا گیا ہے' تو جو اس متعین تعداد کے تحت داخل ہوگا' اس سے یہ حکم ساقط ہوگا' جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے۔

92ویں قسم: ایسے الفاظ جو کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کے لئے ہیں' لیکن اس سے مراد یہ ہے: ان کا حکم دیا جائے۔

93ویں قسم: ایسے اطلاع' جو کہ چیزوں کے بارے میں ہیں' جس سے مراد یہ ہے: ان پر باقاعدگی اختیار کرنے کا حکم دیا جائے۔

94ویں قسم: ایسے حکم جو بظاہر متضاد ہیں اور یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔

95ویں قسم: وہ اوامر' جو موجود اسباب یا متعین علتوں کی وجہ سے دیئے گئے ہیں۔

96ویں قسم: صیغہ امر کا استعمال ہوا ہے' جو کسی فعل کے بارے میں ہے اور اس پر عمل ہوا بھی ہے' پھر اس کے بعد دوسرے فعل یا دوسرے حکم نے اسے منسوخ کردیا۔

97ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جو فرض ہے اور پھر مامور بہ کو اس بارے میں اختیار دیا گیا ہو کہ وہ اسے ادا کرے یا اقتداء کے ہمراہ اسے ترک کردے' پھر اقتداء کا حکم اور اختیار دینے کا حکم دونوں منسوخ ہو گئے اور کسی اختیار کے بغیر فرض باقی رہ گیا۔

98ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کے بارے میں حکم دیا گیا' پھر اس فعل کو مردوں کے لئے حرام قرار دے دیا گیا اور خواتین کے لئے اس کا استعمال مباح کے طور پر باقی رہا۔

99ویں قسم: ایسے الفاظ جو اوامر کے ہیں' لیکن منسوخ ہیں وہ دوسرے الفاظ کے ذریعے منسوخ کئے گئے ہیں' جس میں کسی ممنوع چیز کے مباح ہونے کا ذکر ہے' یا کسی مباح چیز کے ممنوع ہونے کا ذکر ہے۔

100ویں قسم: کسی چیز کو کرنے کا حکم ہونا' جو مستثنیٰ ہے' جس کے ممنوع ہونے کے بعد اسے مباح کیا گیا تھا۔

101ویں قسم: کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں حکم ہونا' جن کی تلاوت منسوخ ہے' لیکن ان کا حکم باقی ہے۔

102ویں قسم: الفاظ اوامر کے ہوں اور انہیں ان کے حقائق کی موجودگی کی بجائے' صرف مجاورت (یعنی لفظی مناسبت) کی وجہ سے استعمال کیا گیا ہو۔

103ویں قسم: ایسے احکام جن کا حکم دیا گیا ہے' لیکن اس کا مقصد مشرکین اور اہل کتاب کی مخالفت ہے۔

104ویں قسم: ایسی دعائیں مانگنے کا حکم ہونا' جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندہ قرب حاصل کرسکتا ہے۔

105ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں حکم ہو' جس میں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہوں' جن کے ذریعے مقصود کو نفس خطاب میں پوشیدہ رکھا گیا ہو۔

106ویں قسم: ایسا حکم جو کسی متعین علت کی وجہ سے ہے' جب وہ علت اٹھ جائے گی' تو حکم اپنی حالت پر قیامت تک فرض کے طور پر باقی رہے گا۔

107ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں استحباب کے طور پر کوئی حکم دیا گیا ہو' جو کسی متقدم سبب کے ساتھ ہو۔
اور پھر اس کی مثل سے منع کر دیا گیا ہو' جو عطف کے ہمراہ ہو' اور اس سے مراد سابقہ سبب ہے۔
وہ چیز مراد نہ ہو' جس کے بارے میں حکم دیا گیا ہے۔

108ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو کسی متعین شرط کے ساتھ ذکر کیا گیا ہو' اور اس سے مراد (یہ ہے: اس شرط کے متضاد سے منع کیا جائے' جس شرط کا ذکر اس امر کے ہمراہ کیا گیا ہے۔)

109ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس سے مراد اہل کتاب کی مخالفت ہو' اور مامور بہ شخص کو متعدد چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہو' جو مجمل لفظ کے ذریعے ہو' اور پھر ان اشیاء میں سے کسی چیز کا استثناء کر لیا جائے' اور اس سے منع کر دیا جائے' اور باقی اپنی اصل حالت پر باقی رہیں' یعنی ان پر عمل کرنا مباح ہو۔

110ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہو' وہ ایسی چیز ہو' جس سے مراد اس چیز پر عمل کرنے کے جائز ہونے کی نفی کی اطلاع دینا ہو' اس کا حکم دینا مراد نہ ہو۔

اَلْقِسْمُ الثَّانِيُّ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ وَهُوَ النَّوَاهِيْ

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وقد تتبعت النَّوَاهِيَ عَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وتدبرت جوامع فصولها وانواع ورودها لِاَنَّ مجراها في تشعب الفصول مجرى الاوامر في الاصول فرايتها تدور على مائة نوع وعشرة انواع.

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ الزَّجْرِ عَنْ الاتكال على الكتاب وترك الاوامر والنواهي عن المصطفى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ الفاظ اعلام لاشياء وكيفيتها مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ ارتكابها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنها الْمُخَاطَبُوْنَ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ وجميع الاوقات حَتّٰى لا يسع اَحَدًا منهم ارتكابها بحال.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر بعض الْمُخَاطَبِيْنَ عنها فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلُّ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنه الرجال دون النساء.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنه النساء دون الرجال.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنها بعض النساء فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلُّ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنها الْمُخَاطَبُوْنَ في اوقات معلومة مذكورة فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ وَالْمُرَادُ مِنْهَا بعض الاحوال في بعض الاوقات المذكورة في ظاهر الخطاب.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ وردت بالفاظ مختصرة ذكر نقيضها فِيْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ وردت بالفاظ مجملة تفسير تلك الجمل فِيْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ ورد بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وبيان تخصيصه في فعله.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ من اجل علة لَمْ تُذْكَرْ فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ وقد ذكرت في خبر ثان فمتى كانت تلك العلة موجودة كان اِسْتِعْمَالُهُ مزجورا عنه ومتى عدمت تلك العلة موجودة كان اِسْتِعْمَالُهُ مزجرا عنه ومتى عدمت تلك العلة جاز اِسْتِعْمَالُهُ وقد يباح هذا الشيء المزجر عنه

فی حالَتَیْن اخریین وان کانت تلک العلة ایضا موجودة والزجر قائم.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الَّذِیْ استثنی بعض ذٰلِکَ العموم فابیح بشرائط معلومة فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الَّذِیْ ابیح ارتکابه فی وقتین معلومین احدهما منصوص من خبر ثان والثَّانِیُّ مستنبط من سنة اخری.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ: اَلزَّجْر عَنْ ثلاثة اشیاء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّکْرِ الْاَوَّلُ والثَّانِیُّ قصد بهما الرجال دون النساء والثَّالِثُ قصد به الرجال والنساء جمیعا من اجل علة مضمرة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ قد بین کیفیتها فی خبر ثان.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ المخصوص فی الذکر الَّذِیْ قد یشارک مثله فیه وَالْمُرَادُ مِنْهُ التاکید.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ: اَلزَّجْر عَنْ ثلاثة اشیاء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّکْرِ احدها قصد به الندب والارشاد والثَّانِیُّ زجر عنه لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ فمتی ککانت تلک الْعِلَّةِ الَّتِی مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الشیء موجودة کان الزجر واجبا ومتی عدمت تلک العلة کان استعمال ذٰلِکَ الشیء المزجور عنه مباحا والثَّالِثُ زجر عن فعل فی وقت معلوم مراده ترک اِسْتِعْمَالُهُ فی ذٰلِکَ الوقت وقبله وبعده.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بلفظ التحریم الَّذِیْ قصد به الرجال دون النساء وقد یحل لهم استعمال هذا الشیء المزجور عنه فی حالَتَیْن لعلتین معلومتین.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْیَاءِ الَّتِیْ وردت فی اقوام باعیانهم یکون حکمهم وحکم غیرهم من المسلمین فیه سواء .

اَلنَّوْعُ الْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْر عَنْ ثلاثة اشیاء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّکْرِ الْمُرَادُ مِنْ الشیئین الْاَوَّلَین الرجال دون النساء والشیء الثَّالِثُ قصد به الرجال والنساء جمیعا فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْکُلِّ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ رخص لبعض الناس فی اِسْتِعْمَالُهُ لسبب متقدم ثُمَّ حظر ذٰلِکَ بالکلیة علیه وّعلی غیره والعلة فی هذا الزجر القصد فیه مخالفة المشرکین.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ زجر عنه انسان بعینه وَالْمُرَادُ مِنْهُ بعض الناس فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْیَاءِ الَّتِیْ قصد بها الاحتیاط حَتّٰی یکون المرء لا یقع عند ارتکابها فیما حظر علیه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنها بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وقد اضمر كيفية تِلْكَ الْاَشْيَاءِ فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ مخرجه مخرج الخصوص لقوام باعيانهم عَنْ شَيْءٍ بعينه يقع الخطاب عليهم وعلى غيرهم ممن بعدهم اذا كان السبب الَّذِيْ من اجله نهى عن ذٰلِكَ الفعل موجودا.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الَّذِيْ زجر عنه الرجال والنساء ثُمَّ استثنى منه بعض الرجال وابيح 2 لهم ذٰلِكَ وبقى حكم النساء وبعض الرجال على حالته.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: الزَّجْر عَنْ ان يفعل بالمرء بعد الممات ما حرم عليه قبل موته لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ من اجلها حرم عليه ما حرم.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ ورد بلفظ الاسماع لمن ارتكبه قد اضمر فيه شرط معلوم لم يذكر فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ قصد به الْمُخَاطَبُوْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وابيح للمصطفى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استعمله لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ ليست فى امته.

اَلنَّوْعُ الثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنْ شَيْئَيْنِ مقرونين فى الذكر بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ احدهما مستعمل على عمومه والثَّانِيْ بيان تخصيصه فى فعله.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالثَّلاثُوْنَ: لفظ التغليظ على من اتى بشيئين من الخبر فى وقتين معلومين قصد به احد الشيئين المذكورين فى الخطاب مما وقع التغليظ على مرتكبهما معا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ وَالثَّلاثُوْنَ: الاخبار عن نفى جواز شيء بشرط معلوم مراده الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهُ الا عند وجود احدى ثلاث خصال معلومة.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلاثُوْنَ: لفظة اخبار عَنْ شَيْءٍ مراده اَلزَّجْرُ عَنْ شَيْءٍ ثان قد سئل عنه فزجر عن الشيء الَّذِيْ سئل عنه بلفظ الاخبار عَنْ شَيْءٍ آخر.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: الزَّجْر عَنْ سبعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها حتم على الرجال دون النساء والثَّانِيْ والثَّالِثُ قصد بهما الاحتياط.

والتورع والرَّابِعُ وَالْخَامِسُ والسَّادِسُ قصد بها بعض الرجال دون النساء والسَّابِعُ قصد به مخالفة المشركين على سبيل الحتم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: الزَّجْر عَنْ استعمال فعل من اجل علة مضمرة فى نفس الحطاب قد ابيح

استعمال مثله بصفة اخرى عند عدم تِلْكَ الْعِلَّةِ الَّتِي هِيَ مُضْمَرَةٌ فِي نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ هو منسوخ بفعله وترك الانكار على مرتكبه عند المشاهدة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ عند حدوث سبب مراده متعقب ذٰلِكَ السبب.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ قرن به اِبَاحَةُ شيء ثان والمراد به 2 الزَّجْرِ عَنْ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ لَا انْفِرَادِ كل واحد منهما.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: الزَّجْر عَنْ ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ الْاَوَّلُ والثَّانِيُّ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ قصد بهما الْمُخَاطَبُوْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ ذكر تخصيصه في خبر ثان من اجل علة معلومة مذكورة.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ هو البيان لمجمل الخطاب فى الكتاب ولبعض عموم السنن.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ عند عدم سبب معلوم فمتى كان ذٰلِكَ السبب موجودا كان الشيء المزجور عنه مباحا ومتى عدم ذٰلِكَ السبب كان الزجر واجبا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ قرن بشرط معلوم فمتى كان ذٰلِكَ الشرط موجودا كان الزجر حتما ومتى عدم ذٰلِكَ الشرط جَازَ اِسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ الشيء.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ لاسباب موجودة وعلل معلومة مذكورة فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِاِسْتِعْمَالِ فعل مقرون بترك ضده مرادهما اَلزَّجْرُ عَنْ شَيْءٍ ثالث استعمل هذا الفعل من اجله.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ نهى عن اِسْتِعْمَالُهُ بصفة ثُمَّ ابيح اِسْتِعْمَالُهُ بعينة بصفة اخرى غير تلك الصفة الَّتِيْ من اجلها نهى عنه اذا تقدمه مثله من الفعل.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ معلومة بالفاظ الكنايات دون التصريح.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ استعمال شيء عند حدوث شيئين معلومين اضمر كيفيتهما فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ افرادهما واجتماعهما معا.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ هو منسوخ نسخه فعله واباحته جميعا.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ قصد بها الندب والارشاد لا الحتم والايجاب.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: لفظة اِبَاحَةُ لشيء سئل عنه مراده الزَّجْر عَنْ استعمال ذٰلِكَ الشيء المسؤول عنه

بلفظ الاِبَاحَةُ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّىْءِ الَّذِىْ قصد به الزجر عَمَّا يتولد من ذٰلِكَ الشىء لا ان ذٰلِكَ الشىء الَّذِىْ زجر فى ظاهر الخطاب عنه منهى عنه اذا لم يكن ما يتولد منه موجودا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالْخَمْسُوْنَ: الزَّجر عَنْ اَشْيَاءٍ باطلاق الفاظ بواطنها بخلاف الظواهر منها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ: الزَّجر عَنْ فعل من اجل شىء يتوقع فما دام يتوقع كون ذٰلِكَ الشىء كان الزجر قائما عن استعمال ذٰلِكَ الفعل ومتى عدم ذٰلِكَ الشىء جاز اِسْتِعْمَالُهُ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِىْ اطلقت بالفاظ التهديد دون الحكم قصد الزَّجْر عَنْها بلفظ الاخبار.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: الفاظ تعبير لاشياء مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهَا تورعا.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: الاخبار عن الشىء الَّذِىْ مراده الزَّجْر عَنْ استعمال فعل من اجل سبب قد يتوقع كونه.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اتيان طاعة بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ اذا كانت منفردة حَتّٰى تقرن باخرى مثلها قد يباح تارة اخرى اِسْتِعْمَالُهَا مفردة فى حالة غير تلك الحالة الَّتِىْ نهى عنها مفردة.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّىْءِ الَّذِىْ نهى عنه لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ فمتى كانت تلك العلة موجودة كان الزجر واجبا وقد يبيح هذا الزجر شرط آخر وان كانت العلة الَّتِىْ ذكرناها معلومة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: الاعلام للشىء الَّذِىْ مراده اَلزَّجْرُ عَنْ شَىْءٍ ثان.

اَلنَّوْعُ السِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِىْ قرن بمجانبته مدة معلومة مراده الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهُ 2 فى الوقت المزجور عنه والوقت الَّذِىْ ابيح فيه.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالسِّتُّوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّىْءِ باطلاق نفى كون مرتكبه من المسلمين وَالْمُرَادُ مِنْهُ ضد الظاهر فى الخطاب.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالسِّتُّوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ وردت بالفاظ التعريض دون التصريح.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ: تمثيل الشىء بالشىء الَّذِىْ اريد به الزَّجْر عَنْ استعمال ذٰلِكَ الشىء الَّذِىْ يمثل من اجله.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: الزَّجْر عَنْ مجاورة شىء عند وجوده مع النهى عن مفارقته عند ظهوره.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الزَّجْر عَنِ اِسْتِعْمَالُهُ قرن بذكر وعيد مراده نَفْىُ الِاسْمِ عَنِ الشَّىْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ سئل عنه بوصف مراده الزَّجْر عَنْ استعمال ضده.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بذكر عدد محصور من غير ان يكون الْمُرَادُ مِنْ ذٰلِكَ العدد نفيا عَمَّا وراء ه اطلق هذا الزجر بلفظ الاخبار.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ ضد ذٰلِكَ الفعل.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ: لفظة استخبار عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الفعل المستخبر عنه.

اَلنَّوْعُ السَّبْعُوْنَ: لفظة استخبار عَنْ شَیْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ استعمال شیء ثان.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بذكر عدد محصور من غير ان يكون المراد فيما دون ذٰلِكَ العدد المحصور مباحا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالسَّبْعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ استعمال شیء من اجل علة مضمرة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ فاوقع الزجر على العموم فيه من غير ذكر تلك العلة.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ: فعل فعل بامته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مراده الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهٗ بعينه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ يكون مرتكبه ماجورا حكمه فی ارتكابه ذٰلِكَ الشیء المزجور عنه حكم من ندب اليه وحث عليه.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا نهى عنه من الاشياء الَّتِیْ غير جائز ارتكابها.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: الاخبار عن ذم اقوام باعيانهم من اجل اوصاف معلومة ارتكبوها مراده الزَّجْر عَنْ استعمال تلك الاوصاف باعيانها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَیْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اِسْتِعْمَالُهٗ لاقوام باعيانهم عند وجود نعت معلوم فيهم قد اضمر كيفية ذٰلِكَ النعت فی ظاهر الخطاب.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَیْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ استعمال بعض ذٰلِكَ الشیء لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: لفظة اخبار عن نفی فعل مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهٗ لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الثَّمَانُوْنَ: الاخبار عن نفی شیء عند كونه وَالْمُرَادُ مِنْهُ الزَّجْر عَنْ بعض ذٰلِكَ الشیء لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ اخبار عن نفی افعال مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ تلك الخصال باعيانها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ اخبار عن نفی اشياء مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ الركون اليها او مباشرتها من حيث لا يجب.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْنَ: الاخبار عن الشيء بلفظ المجاورة مُرَادُهَا الزَّجر عَنْ الخصال الَّتِيْ قرن بمرتكبها من اجلها ذٰلِكَ الاسم.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ اخبار عَنْ اَشْيَاءٍ مُرَادُهَا الزَّجر عَنْها باطلاق استحقاق العقوبة على تِلْكَ الْاَشْيَاءِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ مرتكبها لا نفسها.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ: الاخبار عن استعمال شيء مراده اَلزَّجْرُ عَنْ شَيْءٍ ثان من اجله اخبر عن استعمال هذا الفعل.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْفَاظُ الْاِخْبَارِ عَنْ اَشْيَاءٍ بتباين الالفاظ مُرَادُهَا الزَّجر عَنْ استعمال تِلْكَ الْاَشْيَاءِ باعيانها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ التمثيل لاشياء بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الَّذِيْ بيان تخصيصها فِيْ اَخْبَارٍ اُخَرَ قصد بها الزَّجر عَنْ بعض ذٰلِكَ العموم.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَيْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ استعمال بعض الناس لَا الْكُلُّ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ الاستخبار عَنْ اَشْيَاءٍ مُرَادُهَا الزَّجر عَنْ استعمال تِلْكَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ استخبر عنها قصد بها التعليم على سبيل العتب.

اَلنَّوْعُ التِّسْعُوْنَ: لفظة اخبار عن ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الْمُرَادُ مِنْ احدها الزَّجْر عَنْه لعلة مضمرة لَمْ تُذْكَرْ فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ والثَّانِيُّ والثَّالِثُ مزجور ارتكابهما فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ على عموم الخطاب.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالتِّسْعُوْنَ: الاخبار عَنْ اَشْيَاءٍ بالفاظ التحذير مُرَادُهَا اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ حذر عنها فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالتِّسْعُوْنَ: الاخبار عن نفي جواز اشياء معلومة مُرَادُهَا الزَّجر عَنْ اتيان تِلْكَ الْاَشْيَاءِ بتلك الاوصاف.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ زجر عنه بعض الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وعارضه في الظاهر بعض فعله ووافقه البعض.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ باطلاق اِلاسْمَ الْوَاحِدَ عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفِي الْمَعْنَى فَيَكُوْنُ احدهما مامورا به والآخر مزجورا عنه.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالتِّسْعُوْنَ: الاخبار عن الشيء بلفظ نفي اِسْتِعْمَالُهُ في وقت معلوم مراده الزَّجر عَنْ اِسْتِعْمَالُهُ فِيْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ لا نفيه.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ بلفظة قد استعمل مثله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد ادى

الخبران عنه بلفظة واحدة معناها غير شيئين.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ استعمال شيء بصفة مطلقة يَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهٗ بتلك الصفة اذا قصد بالاداء غيرها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ بصفة معلومة قد ابيح اِسْتِعْمَالُهٗ بتلك الصفة المزجور عنها بعينها لعلة تحدث.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِیْ هو البيان لمجمل الخطابٓ فی الكتاب.

اَلنَّوْعُ الْمِئَةُ: الاخبار عَنْ شَيْئَيْنِ مقرونين فی الذكر الْمُرَادُ مِنْ احدهما الزَّجْر عَنْ ضده والآخر اَمْرُ نُدْبٍ وَّاِرْشَادٍ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِیْ كان مباحا فِیْ كُلِّ الْاَحْوَالِ ثُمَّ زجر عنه بالنسخ فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وبقی الباقی علی حالته مباحا فی سائر الاحوال.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِیْ كان مباحا فِیْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ثُمَّ زجر عن قليله وكثيره فی جميع الاوقات بالنسخ.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْمِئَةُ: الاخبار عن الشیء الَّذِیْ مراده الزَّجْر عَنْه علی سبيل العموم وله تخصيص من خبر ثان.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِیْ اباح لهم ارتكابه ثُمَّ اباح لهم اِسْتِعْمَالُهٗ بعد هذا الزجر مدة معلومة ثُمَّ نهی عنه بالتحريم فهو محرم الی يوم القيامة.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ من اجل سبب معلوم ثُمَّ ابيح ذٰلِكَ الشیء بالنسخ وبقی السبب علی حالته محرما.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِیْ عرضه اِبَاحَةُ ذٰلِكَ الشیء بعينيه من غير ان يكون بينهما فی الحقيقة تضاد ولا تهاتر اَلنَّوْعُ.

السَّابِعُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِیْ مراده الزَّجْر عَنْ ضد ذٰلِكَ الشیء المامور به لعلة مضمرة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِیْ قصد بها مخالفة المشركين واهل الكتاب.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْمِئَةُ: الفاظ الوعيد علی اشياء مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ ارتكاب تِلْكَ الْاَشْيَاءِ باعيانها

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِیْ كان يكرهها رسول الله صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستحب مجانبتها وان لم يكن فی ظاهر الخطاب النهی عنها مطلقا.

سنن کی اقسام میں سے دوسری قسم

جو''نواہی'' ہیں

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: مصطفیٰ کریم ﷺ سے منقول ''نواہی'' کی میں نے تحقیق کی اوران کی فصول کی جوامع میں غوروفکر کیا۔ان کے ورود کی نوعیتوں (کا جائزہ لیا) کیونکہ فصول کی شکل میں ان کی جزء بندی بھی اصول میں ''اوامر'' کی جگہ ہی ہوگی' تو میں نے یہ دیکھا کہ ان کی بھی ایک سودس قسمیں ہی بنتی ہیں۔

پہلی قسم: اس بات کی ممانعت کہ صرف کتاب (یعنی قرآن) پر تکیہ کرلیا جائے اور مصطفیٰ کریم ﷺ سے منقول اوامر ونواہی کو ترک کردیا جائے۔

دوسری قسم: الفاظ یوں ہوں جیسے کسی چیز اوراس کی کیفیت کے بارے میں اطلاع دی جارہی ہےاور مراد اس چیز کے ارتکاب سے منع کرنا ہو۔

تیسری قسم: وہ ممانعت کچھ چیزوں کے بارے میں ہوگی' جس کے ذریعے مخاطب افراد کو تمام حالتوں اور تمام اوقات میں منع کیا گیا ہو۔یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کے لئے بھی کسی بھی صورت میں اس کے ارتکاب کی گنجائش نہ ہو۔

چوتھی قسم: بعض مخاطب افراد کو بعض حالتوں میں منع کیا گیا۔تمام صورتوں میں (منع نہیں کیا گیا ہے)

پانچویں قسم: مردوں کو منع کیا گیا ہوگا۔خواتین کو نہیں۔

چھٹی قسم: خواتین کو منع کیا گیا ہوگا، مردوں کو نہیں۔

ساتویں قسم: بعض خواتین کو بعض حالتوں میں منع کیا گیا ہوگا۔تمام حالتوں میں (منع نہیں کیا گیا ہوگا)

آٹھویں قسم: مخاطب افراد کو متعین اوقات میں منع کیا گیا ہوگا اوران اوقات کا تذکرہ نفس خطاب میں ہوگا اوراس سے مراد یہ ہوگا کہ خطاب میں جن اوقات کا ذکر ہوا ہے اس کی بعض حالتیں مراد ہیں۔

نویں قسم: وہ ممانعت ایسی اشیاء کے بارے میں ہوگی جن کا تذکرہ مختصر الفاظ میں (حدیث میں) مذکور ہوا ہوگا اوراس کی تفصیل کا ذکر دوسری روایات میں ہوگا۔

دسویں قسم: وہ ممانعت ایسی چیزوں کے بارے میں ہوگی جن کا تذکرہ (حدیث میں) مجمل الفاظ میں وارد ہوا ہےاوران جملوں کی وضاحت دوسری روایات میں مذکور ہوگی۔

گیارہویں قسم: وہ ممانعت ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جو عمومی (مفہوم رکھنے والے) لفظ کے ہمراہ منقول ہےاوراس کی

تخصیص کی وضاحت نبی اکرم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک میں ہوگی۔

بارہویں قسم: وہ ممانعت ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جو عمومی (مفہوم رکھنے والے) لفظ کے ہمراہ منقول ہے اور اس کی ایک علت ہوگی' جس کا ذکر نفس خطاب میں نہیں ہوگا۔ اس (علت کا تذکرہ) دوسری روایت میں ہوگا' تو جب تک وہ علت موجود رہے گی۔ اس چیز کے استعمال کی ممانعت کا حکم باقی رہے گا اور جب وہ علت معدوم ہو جائے گی، تو اس چیز کا استعمال جائز ہوگا اور یہی ممنوعہ چیز دوسری دو صورتوں میں مباح قرار دی جائے گی۔ اگرچہ وہ علت بھی موجود ہو' اور ممانعت بھی قائم ہو۔

تیرہویں قسم: وہ ممانعت کسی چیز کے بارے میں لفظ کے ایسے عموم کے ہمراہ ہوگی کہ اس عموم کے کچھ حصے کا استثناء کر لیا گیا ہوگا اور دوسری روایات میں بعض متعین شرائط کے ہمراہ (اس عمل کو) مباح قرار دیا گیا ہو۔

چودھویں قسم: وہ ممانعت کسی چیز کے بارے میں لفظ کے عموم کے ہمراہ ہوگی اور اس عمل کا ارتکاب دو متعین اوقات میں مباح قرار دیا گیا ہوگا ان میں سے ایک کے بارے میں نص دوسری روایت میں موجود ہوگی اور دوسری کا استنباط دوسری سنت سے کیا گیا ہو گا۔

پندرہویں قسم: ان (تین اشیاء میں سے) پہلی اور دوسری کے ذریعے مرد مراد لئے گئے ہوں گے، خواتین مراد نہیں ہوں گی' جبکہ تیسری چیز کے بارے میں مرد اور خواتین سب مراد ہوں گے۔ اس کی وجہ وہ علت ہوگی' جو نفس خطاب میں پوشیدہ ہوگی اور اس کی کیفیت کو دوسری روایت میں بیان کیا گیا ہوگا۔

سولہویں قسم: وہ ممانعت کسی ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جس کے ذکر میں مخصوص ہونے (کا مفہوم) پایا جاتا ہے حالانکہ اس کی مثل اشیاء اس بارے میں اس کی شریک ہوں گی اور اس سے مراد تاکید (کا مفہوم واضح کرنا) ہوگا۔

سترہویں قسم: وہ ممانعت ایسی تین اشیاء کے بارے میں ہوگی جن کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہوگا۔ ان میں سے ایک کے ذریعے ندب اور ارشاد مراد لیا گیا ہوگا، دوسری چیز سے ممانعت کسی متعین علت کی وجہ سے ہوگی' تو جب بھی وہ علت موجود ہوگی' جس کی وجہ سے اس چیز سے منع کیا گیا ہے' تو ممانعت لازم ہوگی، اور جب وہ علت معدوم ہوگی' تو اس ممنوع قرار دی جانے والی چیز کا استعمال مباح ہوگا۔ تیسری (ذکر شدہ چیز) کسی متعین وقت میں کسی فعل کی ممانعت کے بارے میں ہوگی اور اس سے مراد یہ ہوگا کہ اس فعل پر اس (مذکورہ) وقت، اس سے پہلے اور بعد والے وقت (یعنی کسی بھی وقت میں) عمل نہ کیا جائے۔

اٹھارویں قسم: وہ ممانعت کسی چیز کے بارے میں ہوگی اور حرام قرار دیئے جانے کے الفاظ کے ہمراہ ہوگی لیکن اس کے ذریعے مراد تردد ہوں گے۔ خواتین مراد نہیں ہوں گی۔ ان کے لئے اس ممنوع قرار دی جانے والی چیز کا استعمال دو متعین علتوں کی وجہ سے دو حالتوں میں جائز ہوگا۔

انیسویں قسم: کچھ اشیاء سے ممانعت کا وہ حکم متعین اقوام کے بارے میں وارد ہوگا لیکن ان لوگوں اور دوسرے مسلمانوں کا اس بارے میں حکم ایک جیسا ہوگا۔

بیسویں قسم: وہ ممانعت تین چیزوں کے بارے میں ہوگی جن کا تذکرہ ایک ساتھ ہوا ہوگا۔ ان (تین میں سے) پہلی دو

چیزوں (کا حکم) مردوں کے بارے میں ہوگا۔خواتین کے لئے نہیں ہوگا' جبکہ تیسری چیز کے بارے میں مردو خواتین دونوں مراد لئے گئے ہوں گے لیکن یہ بعض حالتوں میں ہوگا۔تمام حالتوں میں نہیں ہوگا۔

اکیسویں قسم: وہ ممانعت کسی ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جس کے استعمال کی پہلے کچھ لوگوں کو اجازت دی جا چکی ہوگی۔ جس کا سبب پہلے گزر چکا ہوگا۔ پھر اس چیز کو ان لوگوں اور دیگر تمام لوگوں کے لئے کلی طور پر ممنوع قرار دیدیا گیا ہو' اور اس ممانعت میں موجود علت یہ ہوگی کہ اس بارے میں مشرکین کی مخالفت کرنا مقصود ہوگا۔

بائیسویں قسم: وہ ممانعت کسی ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جس سے ایک متعین فرد کو منع کیا گیا ہوگا' جبکہ اس سے مراد بعض حالتوں میں بعض حضرات ہوں گے۔

23ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں ممانعت ہو لیکن اس کے ذریعے مقصود احتیاط ہو' یہاں تک کہ آدمی اس کے ارتکاب کے وقت ممنوعہ چیز کا مرتکب شمار نہ ہو۔

24ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں ممانعت ہو' اور وہ ممانعت لفظ عموم کے ہمراہ اور ان اشیاء کی کیفیت نفسِ خطاب (یعنی روایت کے متن) میں پوشیدہ ہو۔

25ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ممانعت ہو' جس کا مخرج' خصوص کا مخرج ہو جو کسی متعین قوم کے بارے میں اور کسی متعین چیز کے حوالے سے ہو لیکن وہ خطاب ان لوگوں اور ان کے بعد آنے والے دوسرے لوگوں پر بھی واقع ہو' جبکہ وہ سبب موجود ہو' جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہو۔

26ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ممانعت' لفظ کے عموم کے ہمراہ ہو اور اس چیز سے مردوں اور خواتین (دونوں) کو منع کیا گیا ہو اور پھر اس میں سے بعض مردوں کا استثناء کر لیا جائے اور ان کے لئے اس چیز کو مباح قرار دے دیا جائے جبکہ باقی خواتین اور مردوں کے لئے وہ حکم اپنی اصل حالت پر باقی رہے۔

27ویں قسم: وہ ممانعت اس چیز کے حوالے سے ہو کہ کسی آدمی کے ساتھ اس کے مرنے کے بعد کوئی ایسا کام کرنے سے منع کیا گیا ہو' جسے کسی متعین علت کی وجہ سے اس کے مرنے سے پہلے بھی حرام قرار دیا گیا تھا۔اس پر جو حرام ہوا' سو ہوا۔

28ویں قسم: کسی ایسی چیز سے ممانعت جو اس کے مرتکب کو سنانے کے الفاظ کے ہمراہ وارد ہوئی ہو اور اس میں ایک متعین شرط پوشیدہ ہو' جس کا ذکر نفسِ خطاب میں نہ ہو۔

29ویں قسم: کسی چیز سے ممانعت جس سے مقصود بعض احوال میں مخاطب افراد ہوں اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کسی متعین علت کی وجہ سے اس پر عمل کرنا مباح قرار دیا گیا ہو' لیکن یہ اجازت آپ کی امت کے لئے نہ ہو۔

30ویں قسم: دو چیزوں سے منع کیا گیا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا اور عمومی الفاظ کے ہمراہ ہوا ان میں سے ایک پر اپنے عموم کے مطابق عمل کیا جائے گا' اور دوسری کے مخصوص ہونے کی وضاحت آپ کے فعل میں ہوگی۔

31ویں قسم: لفظی طور پر اس شخص کی مذمت کی گئی ہو' جس نے دو متعین اوقات میں خبر سے متعلق دو چیزیں ذکر کیں' اور اس

کے ذریعے متن میں مذکور دو چیزوں میں سے ایک چیز ہو اور اس کا تعلق ان چیزوں سے ہو جن کی مذمت ان دونوں کے مرتکب پر ایک ساتھ واقع ہوئی ہو۔

32 ویں قسم: کسی چیز کے جواز کی نفی کی کسی متعین شرط کے ہمراہ اطلاع دینا اور اس سے مراد اس پر عمل کرنے کی ممانعت ہو البتہ اگر تین متعین خصائل میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

33 ویں قسم: بلفظی طور پر کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو اور اس سے مراد کسی دوسری چیز کی ممانعت کرنا ہو جس کے بارے میں سوال کیا گیا تھا تو جس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تھا اس سے منع کیا گیا جو دوسری چیز کے بارے میں اطلاع دینے کے الفاظ کی شکل میں تھا۔

34 ویں قسم: سات چیزوں سے منع کیا گیا جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ان میں سے پہلی چیز: مردوں کے لئے لازمی ہے خواتین کے لئے نہیں ہے۔ دوسری اور تیسری چیز میں احتیاط اور ورع کا قصد کیا گیا ہے جبکہ چوتھی پانچویں اور چھٹی چیز سے مقصود بعض مرد ہیں خواتین مراد نہیں ہیں۔ ساتویں چیز کے ذریعے حتمی طور پر مشرکین کی مخالفت کا قصد کیا گیا ہے۔

35 ویں قسم: نفس خطاب میں موجود کسی پوشیدہ علت کی وجہ سے کسی فعل پر عمل کرنے کی ممانعت جبکہ اس کی مثل فعل کو نفس خطاب میں پوشیدہ طور پر موجود اس علت کی عدم موجودگی کی صورت میں کسی دوسری صفت کے ہمراہ مباح قرار دیا گیا ہو۔

36 ویں قسم: کسی ایسی چیز کی ممانعت جو کسی فعل کی وجہ سے منسوخ ہو اور اس کے مرتکب شخص کو دیکھنے کے باوجود آپ نے اس کا انکار نہ کیا ہو۔

37 ویں قسم: کسی ایسی چیز کی ممانعت جو کسی سبب کے پیش آنے کے بعد ہو اور اس سے مراد اس سبب کے بعد والی صورتحال ہو۔

38 ویں قسم: کسی ایسی چیز سے ممانعت جس کے ہمراہ دوسری چیز کے مباح ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہو اور اس سے مراد ایک ہی شخص میں ان دونوں چیزوں کے جمع ہونے سے منع کرنا ہو ان میں سے ہر ایک انفرادی طور پر منع نہ ہو۔

39 ویں قسم: تین اشیاء کی ممانعت جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہو ان میں سے پہلی اور دوسری کا ذکر لفظ کے عموم کے ہمراہ ہو اور اس سے مراد بعض احوال میں مخاطب افراد ہوں جبکہ تیسری کا تذکرہ لفظ کے عموم کے ہمراہ ہو لیکن اس کی تخصیص کا ذکر دوسری روایت میں موجود ہو جو کسی ذکر شدہ متعین علت کی وجہ سے ہو۔

40 ویں قسم: کسی ایسی چیز سے ممانعت جو قرآن کے مجمل حکم کی اور بعض احادیث کے عموم کی وضاحت ہو۔

41 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں ممانعت جو کسی متعین سبب کی عدم موجودگی میں ہو تو جب بھی وہ سبب موجود ہوگا وہ چیز مباح ہوگی جس کی ممانعت کی گئی ہے اور جب وہ سبب معدوم ہوگا تو وہ ممانعت واجب ہوگی۔

42 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں ممانعت: جسے کسی متعین شرط کے ساتھ ذکر کیا گیا ہو۔ تو جب وہ شرط موجود ہوگی وہ ممانعت لازمی ہوگی اور جب وہ شرط معدوم ہوگی تو اس چیز کا استعمال جائز ہوگا۔

43ویں قسم: کچھ اشیاء کی ممانعت' موجود اسباب کی وجہ سے ہو اور متعین علتوں کی وجہ سے ہو' جن کا ذکر نفس خطاب میں ہو۔

44ویں قسم: کسی ایسے فعل پر عمل کرنے کا حکم دیا جائے' جس کے ہمراہ اس کے متضاد کو ترک کرنے کا بھی ذکر ہو۔ اور ان دونوں سے مراد کسی تیسری چیز سے منع کرنا ہو جس کی وجہ سے اس فعل پر عمل کیا جاتا ہے۔

45ویں قسم: ممانعت کسی ایسی چیز کے بارے میں ہو' جس پر عمل کرنے سے ایک مخصوص صفت میں منع کیا گیا ہو اور پھر بعینہ اسی فعل کو کسی دوسری صفت کے ہمراہ کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہو لیکن یہ اس صفت کے علاوہ ہو جس کی موجودگی میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے اس کی مانند فعل ہو۔

46ویں قسم: کچھ متعین اشیاء سے' کنایہ کے الفاظ کے ذریعے منع کیا گیا ہو' صراحت کے ذریعے نہ ہو۔

47ویں قسم: دو متعین چیزوں کے پیش آنے کی صورت میں' کسی چیز پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہو۔ اور ان دونوں کی کیفیت نفس خطاب میں پوشیدہ طور پر مذکور ہو اور اس سے مراد یہ ہو: ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز بھی ہوسکتی ہے اور دونوں ساتھ بھی ہو سکتی ہیں۔

48ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں ممانعت' جو منسوخ ہو' اس کے فعل اور اس کے مباح ہونے' دونوں کو منسوخ کر دیا گیا ہو۔

49ویں قسم: کچھ اشیاء کی ممانعت' جس کا مقصد ''ندب'' اور ''ارشاد'' (یعنی استحباب) ہو' حتمی اور واجب نہ ہو۔

50ویں قسم: کسی چیز کو مباح قرار دینے کے الفاظ مذکور ہوں' جبکہ اس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا ہو اور اس سے مراد یہ ہو' اس چیز پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہو جس کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ یہ مباح قرار دینے کے لفظ کے ذریعے ہو۔

51ویں قسم: کسی چیز سے منع کیا گیا ہو' جبکہ اصل مقصود اس سے پیدا ہونے والی چیز کی ممانعت ہو' نہ کہ اس چیز سے منع کرنا مقصود ہو۔ جس سے ممانعت ظاہر خطاب میں کی گئی ہے (تو نفس خطاب میں) ذکر ہونے والی چیز اس وقت ممنوع نہیں ہوگی۔ جب اس سے پیدا ہونے والی چیز موجود نہ ہو۔

52ویں قسم: الفاظ کے اطلاق کے ذریعے کچھ چیزوں سے منع کیا گیا ہو' جبکہ الفاظ کا باطنی (مفہوم) ظاہر کے خلاف ہو۔

53ویں قسم: کسی فعل سے منع کیا گیا ہو' جو کسی متوقع چیز کے حوالے سے ہو' تو جب تک اس چیز کے موجود ہونے کی توقع ہوگی' اس فعل پر عمل کی ممانعت قائم رہے گی اور جب وہ متوقع چیز موجود نہیں ہوگی تو اس فعل پر عمل کرنا جائز ہوگا۔

54ویں قسم: کچھ چیزوں سے منع کیا گیا ہو' جس میں ''تہدید'' کے الفاظ مطلق طور پر ذکر ہوں' اس میں حکم موجود نہ ہو لیکن اطلاع دینے کے الفاظ کے ذریعے اس سے منع کرنا مقصود ہو۔

55ویں قسم: تعبیر کے الفاظ کچھ چیزوں کے بارے میں ذکر کیے گئے ہوں' اور اس سے مراد یہ ہو کہ اس چیز سے ''تورع'' (یعنی تقویٰ) کے طور پر منع کیا گیا ہے۔

56ویں قسم: ایک چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو' اور اس سے مراد یہ ہو کہ اس فعل پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جو

ایسے کسی سبب کی وجہ سے ہو جو اس سے متوقع ہو سکتا ہے۔

57ویں قسم: عمومی لفظ کے ذریعے کسی نیکی پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہو جبکہ اس نیکی پر انفرادی طور پر عمل کیا جائے یہاں تک کہ جب اس کے ساتھ اس کی مثل کو ملا دیا جائے (تو یہ ممانعت ختم ہو جائے)

تو ایسی صورتحال میں اس چیز پر عمل کرنا بعض اوقات مباح ہوتا ہے جبکہ اس پر انفرادی طور پر عمل کیا جائے اور وہ اس حالت کے علاوہ ہو جس حالت میں اس فعل کو انفرادی طور پر کرنے سے منع کیا گیا تھا۔

58ویں قسم: کسی ایسی چیز سے منع کیا گیا ہو جس کی ممانعت کسی متعین علت کی وجہ سے ہو جب تک وہ علت موجود ہوگی وہ ممانعت واجب ہوگی اور دوسری شرط اس ممانعت کو مباح کر دے گی جبکہ وہ علت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ متعین ہو۔

59ویں قسم: ایک چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو اور اس سے مراد دوسری چیز سے منع کرنا ہو۔

60ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دیا گیا اور اس کے ہمراہ متعین مدت کے دوران اس سے منع کیا گیا اس سے مراد یہ ہو کہ ان ممنوعہ اوقات میں اس پر عمل کرنے سے منع کیا جائے جبکہ (کوئی) وقت ایسا ہوگا جس میں وہ کام مباح ہوگا۔

61ویں قسم: کسی چیز سے منع کیا گیا ہو یوں کہ اس کے مرتکب کے مسلمان ہونے کی نفی کی گئی ہو جبکہ اس سے مراد خطاب میں ظاہر (معنی) کا متضاد مفہوم ہو۔

62ویں قسم: کچھ چیزوں سے منع کیا گیا ہو (یہ ممانعت) صریح کی بجائے تعریض کے الفاظ کے ذریعے وارد ہو۔

63ویں قسم: ایک چیز کی مثال دوسری کے ساتھ بیان کی گئی ہو جس کے ذریعے مراد یہ ہو کہ اس چیز کے استعمال سے منع کیا جائے جس کی وجہ سے مثال بیان کی گئی ہے۔

64ویں قسم: ایک چیز کی موجودگی میں اس کی مجاورت کی ممانعت نیز اس کے ظہور کے وقت اس سے علیحدگی سے رکنے کا حکم ہونا۔

65ویں قسم: لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو جبکہ اس سے مراد اس پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو اور اس کے ہمراہ وعید کا بھی ذکر ہو اور اس چیز سے اس کے اسم کی نفی سے مراد کمال کی بہ نسبت ناقص ہونا ہو۔

66ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا جس کے بارے میں ایک صفت کے حوالے سے دریافت کیا گیا ہو اور اس سے مراد اس کے متضاد پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو۔

67ویں قسم: کسی چیز سے ممانعت متعین عدد کے ذکر کے ہمراہ ہو جبکہ اس سے یہ مراد نہ ہو کہ اس عدد کے علاوہ کی نفی کی جائے اس ممانعت کو اطلاع دینے کے الفاظ کے ذریعے ذکر کیا گیا ہو۔

68ویں قسم: لفظی طور پر ایک فعل کے بارے میں اطلاع ہو اور اس سے مراد اس فعل کے متضاد سے منع کرنا ہو۔

69ویں قسم: لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں خبر حاصل کی ہو اور اس سے مراد اس فعل کے ارتکاب سے منع کرنا ہو جس کے بارے میں خبر حاصل کی جا رہی ہے۔

70ویں قسم: لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں خبر حاصل کی گئی ہو اور اس سے مراد دوسری چیز پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو۔

71ویں قسم: ایک چیز سے منع کیا گیا ہو اس کے ہمراہ متعین عدد ذکر کیا گیا ہو جبکہ اس سے مراد یہ نہ ہو کہ اس متعین عدد کے علاوہ تعداد میں وہ مباح ہے۔

72ویں قسم: نفس خطاب میں پوشیدہ طور پر موجود کسی علت کی وجہ سے کسی چیز پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہو جبکہ یہ ممانعت عمومی طور پر واقع ہو اور اس علت کے ذکر (یعنی اس کے شرط ہونے) کے بغیر ہو۔

73ویں قسم: ایک فعل آپ ﷺ کی امت کی وجہ سے کیا گیا ہو اور اس سے مراد اس متعین فعل پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو۔

74ویں قسم: ایک ایسی چیز کے ارتکاب سے روکنا، جس کا مرتکب شخص اجر پانے والے ہوتا ہے اور جس سے منع کیا گیا ہے۔ اس کے مرتکب کا حکم اس شخص کا سا ہوگا جس کے لئے اس کو مستحب قرار دیا گیا ہو اور اس کا ارتکاب جائز نہیں ہے۔

76ویں قسم: کسی متعین قوم کی مذمت کی اطلاع دینا جو کسی ایسے متعین فعل کے حوالے سے ہو جس کے مرتکب وہ لوگ ہوتے ہوں اور اس سے مراد اس متعین صفت (یا فعل) کے ارتکاب سے منع کرنا ہو۔

77ویں قسم: لفظی طور پر کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو اور اس سے مراد متعین اقوام (یعنی افراد) کو اس پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو جو ان میں متعین صورت کی موجودگی کے وقت ہوگا اور اس متعین صورت کی کیفیت ظاہر خطاب میں پوشیدہ طور پر موجود ہو۔

78ویں قسم: لفظی طور پر کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو۔ اور اس سے مراد اس چیز کے بعض پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو پوری چیز (پر عمل کرنے سے روکنا مراد) نہ ہو۔

79ویں قسم: لفظی طور پر کسی فعل کی نفی کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو گی اس سے مراد اس پر عمل کرنے سے منع کرنا ہوگا جو کسی متعین علت کی وجہ سے ہوگا۔

80ویں قسم: کسی چیز کی موجودگی کی صورت میں اس کی نفی کی اطلاع دی گئی ہوگی اور اس سے مراد اس چیز کے بعض حصے سے منع کرنا ہوگا۔ پوری چیز سے (منع کرنا مراد) نہیں ہوگا۔

81ویں قسم: الفاظ کچھ افعال کی نفی کے ہوں گے اور ان سے مراد ان متعین خصال سے منع کرنا ہوگا۔

82ویں قسم: کچھ اشیاء کی نفی کے بارے میں اطلاع کے الفاظ ہوں گے اس سے مراد ان چیزوں کی طرف جھکاؤ اور ان پر عمل پیرا ہونے سے منع کرنا ہو اس طور پر (کہ یہ بچاؤ) واجب نہ ہو۔

83ویں قسم: لفظی مجاورت کے ہمراہ کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہوگی اس سے مراد ان خصال سے منع کرنا ہو جو اس کے مرتکب کے ہمراہ ملائی گئی ہیں اور انہی کی وجہ سے وہ اسم (یعنی لفظ) ہے۔

84ویں قسم: کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کے الفاظ ہیں اس سے مراد ان چیزوں سے منع کرنا ہو کیونکہ ان اشیاء پر عقوبت لازم ہونے کا اطلاق کیا گیا ہے۔ اور اس سے مراد ان کا مرتکب ہے نفس اشیاء مراد نہیں ہیں (یعنی ان کے مرتکب پر عقوبت لازم ہوگی)

85ویں قسم: کسی چیز پر عمل کرنے کے بارے میں اطلاع ہو اس سے مراد دوسری چیز سے منع کرنا ہو جس (دوسری چیز) کی وجہ

سے اس فعل پر عمل کرنے کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے۔

86ویں قسم: الفاظ کے تباین (اختلاف) کے ہمراہ کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کے الفاظ ہوں گے اس سے مراد بعینہ ان اشیاء کے استعمال سے منع کرنا ہوگا۔

87ویں قسم: لفظ کے عموم کے ہمراہ کچھ اشیاء کی مثال بیان کرنے کے الفاظ ہوں گے اور اس عموم کی تخصیص کا بیان دوسری روایات میں موجود ہوگا۔ اوران الفاظ کے ذریعے اس عموم کے بعض حصے سے منع کرنا مراد ہوگا۔

88ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں اطلاع دینے کے الفاظ ہوں گے اس سے بعض لوگوں کو اس پر عمل کرنے سے منع کرنا ہوگا۔ تمام لوگ مراد نہیں ہوں گے۔

89ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں اطلاع حاصل کرنے کے الفاظ ہوں گے اس سے ان اشیاء پر عمل کرنے سے منع کرنا مراد ہوگا۔ جن کے بارے میں خبر حاصل کی گئی ہے اس سے مراد عتاب (کے اظہار) کے طور پر تعلیم دینا ہوگا۔

90ویں قسم: الفاظ تین اشیاء کے بارے میں اطلاع دینے کے ہوں گے جو ''عام'' لفظ کے ہمراہ ایک ساتھ ذکر کی گئی ہوں گی اور مراد یہ ہوگی: ان سے ایک چیز سے اس علت کی وجہ سے منع کیا گیا ہے جو پوشیدہ ہے جس کا ذکر نفس خطاب میں نہیں ہے جبکہ دوسری اور تیسری چیز خطاب کے عموم کی وجہ سے ہر حال میں ان کا ارتکاب ممنوع ہوگا۔

91ویں قسم: ''تحذیر'' (بچنے کی تلقین) کے الفاظ کے ذریعے کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع ہوگی اس سے مراد ان اشیاء کی ممانعت (کا حکم دینا ہو) جن کے بارے میں نفس خطاب میں تحذیر ہے۔

92ویں قسم: چند متعین اشیاء کے جواز کی نفی کی اطلاع ہوگی اور اس سے مراد ان اشیاء کے ان اوصاف کے ہمراہ ارتکاب سے منع کرنا ہوگا۔

93ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت ہوگی اس کے ذریعے بعض مخاطب افراد کو بعض حالتوں میں منع کیا گیا ہوگا اور بظاہر اس کے مقابلے میں نبی اکرم ﷺ کا کوئی فعل ہوگا یا کوئی (فعل) اس کی موافقت میں ہوگا۔

94ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت ایسے لفظ کے استعمال کے ذریعے ہوگی جو ایک ہی اسم دو مختلف اشیاء پر صادق آتا ہے جس کا معنی (یعنی وہ دو اشیاء) ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو ان میں سے ایک کے بارے میں حکم ہو اور دوسری سے منع کیا گیا ہو۔

95ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو جس میں کسی متعین وقت میں اس چیز پر عمل کرنے کی نفی کی گئی ہو اور اس سے مراد اس چیز کی نفی نہ ہو بلکہ تمام اوقات میں اس سے منع کرنا مراد ہو۔

96ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت ایسے لفظ کے ذریعے ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے خود اس پر عمل کیا ہو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول دو قسم کی روایات ایک ہی قسم کے الفاظ کے ذریعے ایسے مفہوم کی طرف لے جائیں جن دونوں کا مفہوم ان دو قسم کی چیزوں کے علاوہ ہو۔

97ویں قسم: کسی چیز پر عمل کرنے کی ممانعت مطلق صفت کے ہمراہ ہو اور اس صفت کے ہمراہ اس چیز پر عمل کرنا جائز ہو جبکہ

ادائیگی سے اس کے علاوہ کا قصد کیا گیا ہو۔

98ویں قسم: متعین صفت کے ہمراہ کسی چیز سے منع کیا گیا ہو لیکن پیش آنے والی کسی علت کی وجہ سے اس صفت کے ہمراہ اس چیز پر عمل کرنا مباح ہو' جس چیز سے منع کیا گیا ہے۔

99ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ایسی ممانعت' جو کتاب اللہ میں موجود کسی ''مجمل'' حکم کا بیان ہو۔

100ویں قسم: دو اشیاء کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو۔ جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہو' ان دونوں میں سے ایک سے مراد: اس کی ضد (یعنی متضاد چیز) سے منع کرنا ہو' جبکہ دوسری چیز کا حکم ندب اور ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر ہو۔

101ویں قسم: ایسی چیز کی ممانعت جو پہلے ہر حال میں مباح تھی' پھر بعض حالتوں میں اس (کی اباحت کو) منسوخ کر کے اس سے منع کر دیا گیا ہو' جبکہ باقی ماندہ پہلے کی طرح ہر حال میں مباح ہو۔

102ویں قسم: ایسی چیز کی ممانعت' جو پہلے ہر حال میں مباح تھی' پھر اسے منسوخ کر کے' اس کی قلیل وکثیر مقدار کو تمام اوقات میں ممنوع قرار دیدیا گیا ہو۔

103ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں اطلاع دینا' جس سے مراد عمومی طور پر اس سے منع کرنا ہو جبکہ دوسری روایت سے اس کی تخصیص ثابت ہوتی ہو۔

104ویں قسم: ایسی چیز کی ممانعت' جس کے ارتکاب کو لوگوں کے لئے مباح قرار دیا گیا تھا پھر اس ممانعت کے بعد ایک متعین مدت کے لئے لوگوں کے لئے اس پر عمل کرنے کو مباح قرار دیدیا گیا' پھر اسے حرام قرار دیتے ہوئے اس سے منع کر دیا گیا تو اب یہ قیامت تک کے لئے حرام ہوگا۔

105ویں قسم: کسی متعین سبب کی وجہ سے کسی چیز کی ممانعت' پھر اس (حکم کو) منسوخ کر کے اس چیز کو مباح قرار دیدیا گیا ہو لیکن اس کا سبب اپنی (سابقہ) حالت پر بدستور حرام رہے گا۔

106ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت' جس کے مقابلے میں بعینہ اسی چیز کی اباحت موجود ہو' جبکہ حقیقت کے اعتبار سے ان دونوں کے درمیان کوئی تضاد یا اختلاف موجود نہ ہو۔

107ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہو' جس سے مراد اس ''مامور بہ'' چیز کی ضد (یعنی متضاد) سے منع کرنا ہو' جو نفس خطاب میں موجود پوشیدہ علت کی وجہ سے ہو۔

108ویں قسم: ایسی چیزوں سے ممانعت' جس کے ذریعے مشرکین اور اہل کتاب کی مخالفت (یعنی ان کے برخلاف عمل کرنا) مقصود ہو۔

109ویں قسم: کچھ اشیاء کے حوالے سے وعید کے الفاظ ہوں' اس سے مراد بعینہ ان اشیاء کے ارتکاب سے منع کرنا ہو۔

110ویں قسم: وہ اشیاء جنہیں نبی اکرم ﷺ ناپسند کرتے تھے' اور ان سے دور رہنے کو پسندیدہ قرار دیا گیا ہو' اگرچہ ظاہری خطاب میں ان کی ممانعت مطلق طور پر مذکور نہ ہو۔

اَلْقِسْمُ الثَّالِثُ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ
وَهُوَ اِخْبَارُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا اُحْتِيْجَ اِلٰى مَعْرِفَتِهَا

قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَمَّا اخبار النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا احتيج الى معرفتها فقد تاملت جوامع فصولها وانواع. ورودها لاسهل ادراكها على من رام حفظها فرايتها تدور على ثمانين نوعا.

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن بدء الوحي وكيفيته.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ: اِخْبَارُهُ عَمَّا فضل به على غيره من الانبياء صلوات الله عليه وعليهم.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ: الاخبار عَمَّا اكرمه الله جل وعلا واراه اياه وفضله به على غيره.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ مضت متقدمة من فصول الانبياء باسمائهم وانسابهم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن فصول الانبياء كانوا قبله من غير ذكر اسمائهم.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الامم السالفة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ امره الله جل وعلا بها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ اِخْبَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنَاقِبِ الصحابة رجالهم ونسائهم بذكر اسمائهم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن فضائل اقوام بلفظ الاجمال من غير ذكر اسمائهم.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ اراد بها تعليم امته.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ اراد بها تعليم بعض امته.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ هي البيان عن اللفظ العام الَّذِيْ في الكتاب وتخصيصه في سنته.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشيء بلفظ الاعتاب اراد به التعليم.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ اثبتها بعض الصحابة وانكرها بعضهم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ اراد بها التعليم.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء المعجزة الَّتِيْ هى من علامات النبوة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن نفى جواز استعمال فعل الا عند اوصاف ثلاثة فمتى كان احد هذه الاوصاف الثلاثة موجودا كان استعمال ذٰلِكَ الفعل مباحا.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء بذكر علة فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ قد يَجُوْزُ التمثيل بتلك العلة ما دامت العلة قائمة والتشبيه بها فى الاشياء وان لم يذكر فى الخطاب.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ عَشَرَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ بنفى دخول الجنة عن مرتكبها بتخصيص مضمر فى ظاهر الخطاب المطلق.

اَلنَّوْعُ الْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ حكاها عن جبريل عليه السلام.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء الَّذِىْ حكاه عن اصحابه.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىُّ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ كان يتخوفها على امته.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء باطلاق اسم كلية ذٰلِكَ الشىء على بعض اجزائه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَىْءٍ مجمل قرن بشرط مضمر فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ نفى جواز استعمال الاشياء الَّتِيْ لا وصول للمرء الى ادائها الا بنفسه قاصدا فيها الى بارئه جل وعلا دون ما تحتوى عليه النفس من الشهوات واللذات.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء باطلاق اسم ما يتوقع فى نهايته على بدايته قبل بلوغ النهاية فيه.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء باطلاق اسم المستحق لمن اتى ببعض ذٰلِكَ الشىء الَّذِىْ هو البداية كمن اتاه مع غيره الى النهاية.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء باطلاق الاسم عليه والغرض منه الابتداء فى السرعة الى الاجابة مع اطلاق اسم ضده مع غيره للتثبط والتلكؤ عن الاجابة.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ تمثل بها مثلا.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشىء بلفظ الاجمال الَّذِىْ تفسير ذٰلِكَ الاجمال بالتخصيص فى اخبار ثلاثة غيره.

اَلنَّوْعُ الثَّلَاثُوْنَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا استاثر الله عز وعلا بعلمه دون خلقه ولم يطلع عليه

اَحَدًا من البشر.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن نفی شیء بعدد محصور من غیر ان یکون المراد ان ما وراء ذٰلِکَ العدد یکون مباحا والقصد فیه جواب خرج علی سؤال بعینه.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن الاشیاء الَّتِیْ حصرها بعدد معلوم من غیر ان یکون الْمُرَادُ مِنْ ذٰلِکَ العدد نفیا عَمَّا وراءه.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ هو المستثنی من عدد محصور معلوم.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن الاشیاء الَّتِیْ اراد ان یفعلها فلم یفعلها لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ عارضه سائر الاخبار من غیر ان یکون بینهما تضاد ولا تهاتر.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ ظاهره مستقل بنفسه وله تخصیصان اثنان احدهما من سنة ثابتة والآخر من الاجماع قد یستعمل الخبر مرة علی عمومه واخری یخص بخبر ثان وتارة یخص بالاجماع.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء بالایماء المفهوم دون النطق باللسان.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق الاسم الواحد علی الشیئین المختلفین عند المقارنة بینهما.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ عن الشیء بلفظ الاجمال الَّذِیْ تفسیر ذٰلِکَ الاجمال فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء من اجل علة مضمرة لَمْ تُذْکَرْ فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ فمتی ارتفعت العلة الَّتِیْ هی مضمرة فی الخطاب جَازَ اِسْتِعْمَالُ ذٰلِکَ الشیء ومتی عدمت بطل جواز ذٰلِکَ الشیء.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءٍ بالفاظ مضمرة بیان ذٰلِکَ الاضمار فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءٍ باضمار کیفیة حقائقها دون ظواهر نصوصها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الحكم للاشياء الَّتِيْ تحدث في امته قبل حدوثها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشيء باطلاق اثباته وكونه باللفظ العام وَالْمُرَادُ مِنْهُ كونه فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلُّ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشيء بلفظ التشبيه مراده الزَّجْر عَنْ ذٰلِكَ الشيء لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشيء بذكر وصف مصرح معلل يدخل تحت هذا الخطاب ما اشبهه اذا كانت العلة الَّتِيْ من اجلها امر به موجودة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشيء باطلاق اسم الزوج على الواحد من الاشياء اذا قرن بمثله وان لم يكن في الحقيقة كذٰلِكَ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ قصد بها مخالفة المشركين واهل الكتاب.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ اطلق الاسماء عليها لقربها من التمام.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ باطلاق نفي الاسماء عنها للنقص عن الكمال.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ باطلاق التغليظ على مرتكبها مُرَادُهَا التاديب دون الحكم.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ اطلقها على سبيل المجاورة والقرب.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِيْ ابتداهم بالسؤال عنها ثُمَّ اخبرهم بكيفيتها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشيء باطلاق استحقاق ذٰلِكَ الشيء الوعد والوعيد وَالْمُرَادُ مِنْهُ مرتكبه لا نفس ذٰلِكَ الشيء.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشيء باطلاق اسم العصيان على الفاعل فعلا بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وله تخصيصان اثنان من خبرين آخرين.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشيء الَّذِىْ لم يحفظ بعض الصحابة تمام ذٰلِكَ الخبر عنه وحفظه البعض.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشيء الَّذِىْ اراد به التعليم قد بقى المسلمون عليه مدة ثُمَّ نسخ بشرط ثان.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ اريها فى منامه ثُمَّ نسى ابقاء امته.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا عاتب الله جل وعلا امته على افعال فعلوها.

اَلنَّوْعُ السِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاهتمام لاشياء اراد فعلها ثُمَّ تركها ابقاء على امته.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشيء بصفة معلومة مُرَادُهَا اِبَاحَةُ اِسْتِعْمَالُهُ ثُمَّ زجر عن اتيان مثله بعينه اذا كان بصفة اخرى.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ اطلقها بالفاظ الحذف عنها مما عليه معولها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشيء الَّذِىْ مراده اِبَاحَةُ الحكم على مثل ما اخبر عنه لاستحسانه ذٰلِكَ الشيء الَّذِىْ اخبر عنه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِىْ انزل الله من اجلها آيات معلومة.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالاجوبة عَنْ اَشْيَاءٍ سئل عنها.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فى البداية عن كيفية اشياء احتاج المسلمون الى معرفتها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن صِفَاتُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّتِى لَا يَقَعُ عليها التكييف.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وعلا فى اشياء معين عليها.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَكُوْنُ فى امته من الفتن والحوادث.

اَلنَّوْعُ السَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الموت واحوال الناس عند نزول المنية بهم.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن القبور وكيفية احوال الناس فيها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَعْثِ واحوال الناس فى ذٰلِكَ اليوم.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الصراط وتباين الناس في الجواز عليه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن محاسبة الله جل وعلا عباده ومناقشته اياهم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الحوض والشفاعة ومن له منهما حظ من امته.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن رؤية المؤمنين ربهم يوم القيامة وحجب غيرهم عنها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يكرمه الله جل وعلا في القيامة بانواع الكرامات الَّتِيْ فضله بها على غيره من الانبياء صلوات الله عليه وعليهم اجمعين.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الجنة ونعيمها واقتسام الناس المنازل فيها على حسب اعمالهم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن النار واحوال الناس فيها نعوذ بالله منها.

اَلنَّوْعُ الثَّمَانُوْنَ: اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الموحدين الذين استوجبوا النيران وتفضله عليهم بدخول الجنة بعد ما امتحشوا وصاروا فحما.

سنن کی اقسام میں سے تیسری قسم

یہ نبی اکرم ﷺ کا ان چیزوں کے بارے میں خبر دینا ہے' جن کی معرفت کی ضرورت ہوتی ہے

امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے ان چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کا تعلق ہے' جن کی معرفت کی ضرورت ہوتی ہے' تو جب میں نے ان کی ''جوامع فصول'' اوران کے ورود کی انواع میں غور وفکر کیا' تا کہ جو شخص ان کو حفظ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لئے میں ان کے ادراک کو آسان کر دوں' تو میں نے دیکھا کہ یہ 80 اقسام کے گرد گھومتی ہیں۔

پہلی قسم: نبی اکرم ﷺ کا وحی کے آغاز اوراس کی کیفیت کے بارے میں کا اطلاع دینا

دوسری قسم: آپ ﷺ کو دیگر انبیاء پر جو فضیلت عطا کی گئی ہے' اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

تیسری قسم: اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو شان عطاء کی' آپ کو جو دیدار کروایا اوراس حوالے سے آپ ﷺ کو دیگر تمام لوگوں پر جو فضیلت اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

چوتھی قسم: پہلے زمانے کے انبیاء ان کے اسماء اور انساب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

5ویں قسم: پہلے زمانے کے بعض انبیاء کے اسماء کا ذکر کیے بغیر ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

6ویں قسم: گزشتہ امتوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

7ویں قسم: جن اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا' ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

8ویں قسم: مرد وخواتین صحابہ کے اسماء کے ذکر کے ہمراہ' ان کے مناقب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

9ویں قسم: کچھ اقوام (یعنی لوگوں) کا نام لیے بغیر' مجمل الفاظ کے ذریعے ان کے فضائل کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

10ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کے ذریعے آپ ﷺ اپنی امت کو تعلیم دینا چاہتے ہوں۔

11ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کے ذریعے آپ ﷺ اپنی بعض امت کو تعلیم دینا چاہتے تھے۔

12ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جو ''کتاب اللہ'' میں مذکور ''عام'' الفاظ کا ''بیان'' ہیں'

اوراس کی تخصیص آپ ﷺ کی سنت میں ہے۔

13 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جولفظی طور پر عتاب کرنا ہو اوراس سے مراد تعلیم دینا ہو۔

14 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جنہیں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے برقرار رکھا اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں برقرار' قرار نہیں دیا۔

15 ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کے ذریعے آپ کی مراد تعلیم دینا ہو۔

16 ویں قسم: معجزانہ حیثیت رکھنے والی ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو علامات نبوت میں سے ہیں۔

17 ویں قسم: کسی فعل پر عمل کرنے کے جواز کی نفی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جبکہ تین اوصاف کی صورت میں اس کا حکم مختلف ہو' تو ان تین اوصاف میں سے جب کوئی بھی ایک صفت موجود ہو تو اس فعل پر عمل کرنا مباح ہوگا۔

18 ویں قسم: نفس خطاب میں علت کے تذکرے کے ہمراہ کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جب تک وہ علت برقرار رہے اس وقت تک اس علت کے ہمراہ مثال بیان کرنا اور اشیاء میں اس سے تشبیہہ دینا جائز ہوگا۔ اگرچہ اس کا ذکر خطاب میں نہ ہو۔

19 ویں قسم: ان اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کے مرتکب کے جنت میں داخلے کی نفی کی گئی ہے۔ جو بظاہر مطلق خطاب میں پوشیدہ تخصیص کے ہمراہ ہے۔

20 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل سے حکایت (یعنی ان کے بیان) کے طور پر بتائی ہیں۔

21 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے حکایت (یعنی ان کے بیان) کے طور پر بیان کی ہیں۔

22 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو آپ ﷺ نے اپنی امت کو (خدا کا) خوف دلانے کے لئے بیان کی ہیں۔

23 ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں کسی مکمل چیز کے نام کا اطلاق اس کے بعض اجزاء پر کیا گیا ہو۔

24 ویں قسم: ایسی ''مجمل'' چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے ہمراہ نفس خطاب میں ایک پوشیدہ شرط موجود ہو' اوراس سے مراد ان اشیاء پر عمل کرنے کے جواز کی نفی ہو' جنہیں انسان بذات خود ہی ادا کرسکتا ہے۔ وہ اس میں اپنے خالق (کی رضامندی کے حصول) کا قصد کرتا ہے' اس میں نفسانی خواہشات اور لذات شامل نہیں ہوتی ہیں۔

25 ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے آغاز کے لئے وہ اسم استعمال کیا گیا ہو' جو اس

کے اختتام کے لئے ہوتا ہے حالانکہ (اس صورتحال میں) اختتام تک پہنچا نہیں گیا۔

26ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے بعض حصے کو بجالینے جو کہ اس کا ابتدائی حصہ ہے والے پر اس کے مستحق کے اسم کا اطلاق کیا گیا ہو جبکہ اس نے اس (بعض ابتدائی حصے) کے علاوہ کو بھی اس کے ہمراہ ادا کیا ہو۔

27ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس پر اسم کا اطلاق کیا گیا ہو اور اصل غرض یہ ہو کہ اس کے جواب میں (یعنی اس پر عمل کرتے ہوئے) ابتدائی طور پر جلدی کی جائے اس کے ہمراہ اس کے متضاد لفظ کا استعمال اس کے جواب (یعنی اس پر عمل کرنے کے حوالے سے) لیت ولعل کرنے والے کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔

28ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جن کے ذریعے مثال بیان کی جاتی ہے۔

29ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے لفظ ''مجمل'' ہوں اور اس ''اجمال' کی وضاحت ''تخصیص'' کے ہمراہ تین دوسری روایات میں مذکور ہو۔

30ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے علم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی ساری مخلوق پر ترجیح دی ہو اور کسی بھی بشر کو اس پر اطلاع نہ دی ہو۔

31ویں قسم: متعین عدد کے ہمراہ کسی چیز کی نفی کے بارے میں آپ ﷺ کا اطلاع دینا جبکہ اس سے یہ مراد نہ ہو کہ اس عدد کے ماوراء اعداد مباح ہیں اور اس میں مقصود صرف اس چیز کا جواب دینا ہے جس کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔

32ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جن کا حصر متعین تعداد میں کیا گیا ہو اور اس سے یہ مراد نہ ہو کہ اس محصور عدد کے علاوہ تعداد کی نفی کی جائے۔

33ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس چیز کا کسی متعین محصور تعداد میں سے استثناء کیا گیا ہو۔

34ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جنہیں آپ ﷺ کرنا چاہتے تھے لیکن کسی متعین علت کی وجہ سے آپ ﷺ نے وہ عمل نہیں کیا۔

35ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے مقابلے میں دیگر روایات موجود ہوں لیکن ان کے درمیان کوئی تضاد یا اختلاف نہ ہو۔

36ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کا ظاہر اپنی ذات کے اعتبار سے مستقل ہو اور اس میں دو پہلوؤں سے تخصیص پائی جاتی ہو ان میں سے ایک تخصیص مستند حدیث سے ثابت ہو جبکہ دوسری تخصیص اجماع سے ثابت ہو۔ تو اس روایات کو بعض اوقات اس کے عموم پر محمول کیا جاتا ہو اور کبھی دوسری حدیث کے ذریعے اس کی تخصیص کر دی جاتی ہو اور کبھی اجماع کے ذریعے اس کی تخصیص کر دی جاتی ہو۔

37ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا زبان کے ذریعے کلام کیے بغیر صرف سمجھ آ جانے والے اشارے کے ذریعے کسی چیز کے بارے میں خبر دینا۔

38ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں ایک ہی اسم کا اطلاق دو اشیاء پر کیا گیا ہو کہ جب ان دونوں کو ساتھ ذکر کیا جائے تو وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔

39ویں قسم: ''مجمل'' لفظ کے ذریعے کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے اجمال کی وضاحت دوسری روایات میں ہو۔

40ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جو کسی ایسی پوشیدہ علت کی وجہ سے ہو' جو خطاب میں مذکور ہو اور خطاب میں پوشیدہ علت جب اٹھ جائے گی' تو اس چیز کا استعمال جائز ہوگا اور جب وہ علت معدوم ہوگی تو اس چیز کا جواز باطل ہو جائے گا۔

41ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو پوشیدہ الفاظ کے ہمراہ ہو اور ان پوشیدہ الفاظ کا بیان دوسری روایات میں ہو۔

42ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کے حقائق کی کیفیت پوشیدہ ہو اور نصوص کے ظاہری مفہوم کے علاوہ ہو۔

43ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا کچھ اشیاء کے اپنی امت میں رونما ہونے سے پہلے ہی' ان کے حکم کے بارے میں اطلاع دینا۔

44ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو اس کے اثبات کے اطلاق کے ہمراہ ہو' یہ لفظ کے ''عموم'' کے ہمراہ ہو۔ اور اس سے مراد یہ ہو: وہ تمام حالتوں کے بارے میں نہ ہو بلکہ بعض حالتوں کے بارے میں ہو۔

45ویں قسم: تشبیہ کے لفظ کے ہمراہ' کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس سے مراد یہ ہو کہ متعین علت کی وجہ سے' اس چیز سے منع کیا گیا ہو

46ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو ایسی صفت کے ہمراہ ہو' جو ''صریح'' اور ''معلل'' ہو' اس سے مشابہت رکھنے والی تمام صورتیں اس کے تحت داخل ہوں گی' جب وہ علت موجود ہو' جس کی وجہ سے وہ حکم دیا گیا ہو۔

47ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں کسی ''واحد'' چیز پر ''زوج'' (یعنی جوڑا) ہونے کا اطلاق ہو' جب اس کی مثل کو اس کے ساتھ ملایا گیا ہو' اگرچہ حقیقت میں اس طرح نہ ہو۔

48ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے ذریعے مشرکین اور اہل کتاب کی مخالفت مقصود ہو۔

49ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن اشیاء پر ان اسماء کا اطلاق اس لیے کیا گیا ہو' کیونکہ وہ قریب ہونے کے قریب ہوں۔

50ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں کمال کے حوالے سے ناقص ہونے کی وجہ سے اسم کے اطلاق کی نفی کی گئی ہو۔

51ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جن کے مرتکب کی شدید مذمت کی گئی ہو لیکن اس سے مراد ادب سکھانا ہو حکم بیان کرنا (مقصد نہ ہو)

52ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن میں مجاورت اور قرب کی وجہ سے' اسم کا اطلاق کیا گیا ہو۔

53ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جن کے بارے میں پہلے آپ نے سوال کیا اور پھر آپ نے ان کی کیفیت کے بارے میں لوگوں کو بتایا۔

54ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں اس چیز کے وعدے یا وعید کے مستحق ہونے کا اطلاق کیا گیا ہے اور اس سے مراد وہ چیز نہیں ہے بلکہ اس کا مرتکب ہے۔

55ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں کسی فعل کو کرنے والے شخص پر لفظ کے عموم کے ہمراہ نافرمانی کے لفظ کا اطلاق کیا گیا ہو اور اس میں دو قسم کی تخصیص پائی جاتی ہو جو دوسری دو روایات سے ثابت ہو۔

56ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے بارے میں مکمل خبر کو تمام صحابہ یاد نہ رکھ سکے ہوں اور بعض نے اسے یاد رکھا ہو۔

57ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس سے مراد تعلیم دینا ہو۔ مسلمان ایک مدت تک اس پر عمل پیرا رہے ہوں اور پھر دوسری شرط کے ہمراہ اسے منسوخ کر دیا گیا ہو۔

58ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دکھائی گئیں اور پھر آپ کی امت کی بہتری کے لئے وہ آپ کو بھلا دی گئیں۔

59ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا اس بارے میں اطلاع دینا کہ آپ کی امت کے بعض افعال کے ارتکاب پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر عتاب کیا۔

60ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا بعض اشیاء کے ارتکاب کا ارادہ کرنے کے بارے میں اطلاع دینا اور پھر اپنی امت کی بہتری کے لئے ان (افعال) کو ترک کر دینا۔

61ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو متعین صفت کے ہمراہ ہو اور اس سے مراد اس پر عمل پیرا ہونے کا مباح ہونا ہو۔ پھر آپ نے بعینہٖ اس جیسی چیز کی ادائیگی سے منع کر دیا ہو جب کہ وہ دوسری صفت کے ہمراہ ہو۔

62ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جس میں آپ نے ایسے الفاظ استعمال کئے جس کی مراد (پر دلالت کرنے والے) الفاظ کو حذف کر دیا گیا۔

63ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس سے مراد اس کی مثل کے حکم کو مباح قرار دینا ہے' جس کے بارے میں آپ نے خبر دی ہے' کیونکہ وہ شے اس چیز کے لئے مستحسن ہوتی ہے' جس کے بارے میں آپ ﷺ نے خبر دی ہے۔

64ویں قسم: کچھ ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے متعین آیات نازل کی تھیں۔

65ویں قسم: جن اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ کا ان کے جوابات عطا کرنا۔

66ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا ایسی چیزوں کے بارے میں' آغاز میں ہی (یعنی کسی کے ان کے بارے میں دریافت نہ کرنے کے باوجود از خود) خبر دینا' جن کی معرفت کی مسلمانوں کو ضرورت ہوگی۔

67ویں قسم: اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا خبر دینا' جو کیفیت (کے بیان) سے ماوراء ہیں۔

68ویں قسم: اللہ تعالیٰ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ان امور کے حوالے سے خبر دینا' جو (اس کی معرفت میں) مددگار بن سکتے ہیں۔

69ویں قسم: آپ ﷺ کی امت میں جو فتنے اور حادثے رونما ہوں گے۔ آپ ﷺ کا ان کے بارے میں خبر دینا۔

70ویں قسم: آپ ﷺ کا موت' اور موت کا سامنا کرنے (کے وقت میں) لوگوں کی حالت کے بارے میں خبر دینا۔

71ویں قسم: آپ ﷺ کا قبور اور ان میں لوگوں کے احوال کی کیفیت کے بارے میں خبر دینا۔

72ویں قسم: آپ ﷺ کا (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ ہونے اور اس دن لوگوں کے احوال کے بارے میں خبر دینا۔

73ویں قسم: آپ کا (قیامت کے دن) پل صراط اور اس پر سے گزرنے کے حوالے سے لوگوں کے (احوال کے) اختلاف کی خبر دینا۔

74ویں قسم: آپ ﷺ کا' (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے حساب لینے اور ان سے مناقشہ کے بارے میں خبر دینا۔

75ویں قسم: آپ ﷺ کا' حوض کوثر' شفاعت اور آپ ﷺ کی امت میں سے جن لوگوں کو یہ نصیب ہوں گے' ان کے بارے میں خبر دینا۔

76ویں قسم: آپ ﷺ کا' قیامت کے دن' اہل ایمان کے اپنے پروردگار کا دیدار کرنے' اور غیر مسلموں کے اس سے محروم رہنے کے بارے میں خبر دینا۔

77ویں قسم: آپ ﷺ کا اس بات کی خبر دینا کہ قیامت کے دن جو مرتبہ و مقام اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عطا کرے گا اور آپ کو دیگر تمام انبیاء پر (جن حوالوں سے) فضیلت دے گا۔

78ویں قسم: آپ ﷺ کا جنت اور اس کی نعمتوں' اور لوگوں کے اپنے اعمال کے حساب کے اس کے مختلف حصوں میں قیام کرنے کے بارے میں خبر دینا۔

79ویں قسم: آپ ﷺ کا جہنم اور اس میں لوگوں کی حالتوں کے بارے میں خبر دینا' اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔

80ویں قسم: آپ ﷺ کا ان موحدین کے بارے میں خبر دینا' جو جہنم میں جا چکے ہوں گے' اور ان کے جل کر کوئلہ بن جانے کے بعد (اللہ تعالیٰ) ان پر یہ فضل کرے گا کہ انہیں جنت میں داخل کر دے گا۔

اَلْقِسْمُ الرَّابِعُ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ

وَهُوَ الْإِبَاحَاتُ الَّتِیْ اُبِیْحَ اِرْتِكَابُهَا

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وقد تفقدت الاباحات الَّتِیْ ابیح ارتكابها ليحيط العلم بكيفية انواعها وجوامع تفصيلها باحوالها ويسهل وعيها على المتعلمين ولا يصعب حفظها على المقتبسين فرايتها تدور على خمسين نوعا.

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ: منها الاشياء الَّتِیْ فعلها رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تؤدى الى اِبَاحَةُ استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ: اَلشَّیْءُ الَّذِیْ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عند عدم سبب مباح استعمال مثله عند عدم ذٰلِكَ السبب.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِیْ سُئِلَ عَنْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاباحها بشرط مقرون.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ: الشیء الَّذِیْ اباحه الله جل وعلا بصفة واباحه رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بصفة اخرى غير تلك الصفة.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ: الفاظ تعريض مُرَادُهَا اِبَاحَةُ استعمال الاشياء الَّتِیْ عرض من اجلها.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ: الفاظ الاوامر الَّتِیْ مُرَادُهَا الاِبَاحَةُ والاطلاق.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ: اِبَاحَةُ بعض الشیء المزجور عنه لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ: اِبَاحَةُ تاخير بعض الشیء المامور به لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ: اِبَاحَةُ استعمال الشیء المزجور عنه الرجال دون النساء لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ: اِبَاحَةُ الشیء لاقوام باعيانهم من اجل علة معلومة لا يَجُوْزُ لغيرهم استعمال مثله.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ عَشَرَ: اَلْاَشْيَاءِ الَّتِی فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مباح للائمة استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ عَشَرَ: الشیء الَّذِیْ ابيح لبعض النساء اِسْتِعْمَالُهُ فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وحظر ذٰلِكَ على سائر النساء والرجال جميعا.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ: لفظة زجر عن فعل مُرَادُهَا اِبَاحَةُ استعمال ضد ذٰلِكَ الفعل المزجور عنه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ: الاباحات الَّتِیْ ابيح اِسْتِعْمَالُهَا وتركها معا خير المرء بين اتيانها واجتنابها جميعا.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ: اِبَاحَةُ تخيير المرء بين الشيء الَّذِيْ يباح له اِسْتِعْمَالُهُ بعد شرائط تقدمته.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ: الاخبار عن الاشياء الَّتِيْ مُرَادُهَا الاِبَاحَةُ والاطلاق.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِيْ ابيحت ناسخة لاشياء حظرت قبل ذٰلِكَ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ: الشيء الَّذِيْ نهي عنه لصفة معلومة ثُمَّ ابيح استعمال ذٰلِكَ الفعل بعينه بغير تلك الصفة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ عَشَرَ: ترك النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِيْ تؤدي الى اِبَاحَةُ تركها.

اَلنَّوْعُ الْعِشْرُوْنَ: اِبَاحَةُ الشيء الَّذِيْ هو محظور قليله وكثيره وقد ابيح اِسْتِعْمَالُهُ بعينه فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ اذا قصد مرتكبه فيه بنيته الخير دون الشر وان كان ذٰلِكَ الشيء محظورا فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ: الشيء الَّذِيْ هو مباح لهذه الامة وهو محرم عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى آله.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِيْ تؤدي الى اِبَاحَةُ استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: الفاظ اعلام مُرَادُهَا الاِبَاحَةُ لاشياء سئل عنها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: الشيء المفروض الَّذِيْ ابيح تركه لقوم من اجل العذر الواقع في الحال.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِبَاحَةُ الشيء الَّذِيْ ابيح بلفظ السؤال عَنْ شَيْءٍ ثان.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ مراده اِبَاحَةُ فعل متقدم من اجله امر بهذا الامر.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: الاخبار عَنْ اَشْيَاءٍ انزل الله جل وعلا في الكتاب اباحتها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: الاخبار عَنْ اَشْيَاءٍ سئل عنها فاجاب فيها باجوبة مُرَادُهَا اِبَاحَةُ استعمال تِلْكَ الْاَشْيَاءِ الْمَسْؤُوْل عَنْهَا.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِبَاحَةُ الشيء الَّذِيْ حظر من اجل علة معلومة يلزم في اِسْتِعْمَالُهُ احدى ثلاث خصال معلومة.

اَلنَّوْعُ الثَّلَاثُوْنَ: الشيء الَّذِيْ سئل عن اِسْتِعْمَالُهُ فاباح تركه بلفظه تعريض.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ: اِبَاحَةُ فعل عند وجود شرط معلوم مع حظره 2 عند شرط ثان قد حظر مرة اخرى عند الشرط الْاَوَّلُ الَّذِيْ ابيح ذٰلِكَ عند

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ الشيء الَّذِيْ كان مباحا في اول الاسلام ثُمَّ نسخ بعد ذٰلِكَ بحكم ثان.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ: الفاظ استخبار عَنْ اَشْيَاءٍ مُرَادُهَا اِبَاحَةُ اِسْتِعْمَالُهَا.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ هو مقرون بشرط مراده الاِبَاحَةُ فمتى كان ذٰلِكَ الشرط

موجودا كان الامر الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ مباحا ومتى عدم ذٰلِكَ الشرط لم يكن استعمال ذٰلِكَ الشيء مباحا.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ: اَلشَّيْءُ الَّذِيْ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مراده الاِبَاحَةُ عند عدم ظهور شيء معلوم لم يجز استعمال مثله عند ظهوره كما جاز ذٰلِكَ عند عدم الظهور.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ: الفاظ اعلام عند اشياء سئل عنه مُرَادُهَا اِبَاحَةُ استعمال تِلْكَ الْاَشْيَاءِ اَلْمَسْؤُوْل عَنْهَا.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: اِبَاحَةُ الشيء باطلاق اسم الواحد على الشيئين المختلفين اذا قرن بينهما في الذكر.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ: استصوابه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الاشياء الَّتِيْ سُئِلَ عَنْهَا واستحسانه اياها يؤدي ذٰلِكَ الى اِبَاحَةُ اِسْتِعْمَالُهَا.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: اِبَاحَةُ الشيء بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وتخصيصه فِيْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ ابيح اِسْتِعْمَالُهٗ على سبيل العموم لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ قد يَجُوْزُ استعمال ذٰلِكَ الفعل عند عدم تلك العلة الَّتِيْ من اجلها ابيح ما ابيح.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ بعض الشيء الَّذِيْ حظر على بعض الْمُخَاطَبِيْنَ عند عدم سبب معلوم فمتى كان ذٰلِكَ السبب موجودا كان الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهٗ واجبا ومتى عدم ذٰلِكَ السبب كان استعمال ذٰلِكَ الفعل مباحا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِيْ ابيحت من اشياء محظورة رخص اتيانها او شيء منها على شرائط معلومة للسعة والترخيص.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الاِبَاحَةُ للشيء الَّذِيْ ابيح اِسْتِعْمَالُهٗ لبعض النساء دون الرجال لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ كَانَ مَحْظُوْرًا على بعض الْمُخَاطَبِيْنَ ثُمَّ ابيح اِسْتِعْمَالُهٗ لهم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ اداء الشيء على غير النعت الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ قبل ذٰلِكَ لعلة تحدث.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ الشيء المحظور بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ عند سبب يحدث.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ تقديم الشيء المحصور وقته قبل مجيئه او تاخيره عن وقته لعلة تحدث.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ ترك الشيء المامور به عند القيام باشياء مفروضة غير ذٰلِكَ الشيء الواحد المامور به.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: لفظة زجر عَنْ شَیْءٍ مُرَادُهَا تعقيب اِبَاحَةُ شیء ثان بعده.

اَلـنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِیْ شاهدها رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ فعلت فی حياته فلم ينكر على فاعليها تلك مباح للمسلمين استعمال مثلها.

سنن کی اقسام میں سے چوتھی قسم

یہ وہ اباحات' جن کے ارتکاب کو مباح قرار دیا گیا ہے۔

امام ابوحاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان ''اباحات'' کا کھوج لگایا ہے' جن کا ارتکاب مباح ہے تا کہ علم ان (اباحات) کی انواع کی کیفیت' اور ان کے احوال سمیت ان کی تفصیلات کے جوامع کو محیط ہو جائے۔ متعلمین کے لئے انہیں محفوظ کرنا سہل ہو جائے اور مقتبسین کے لئے انہیں یاد رکھنا مشکل نہ رہے' تو میں نے یہ دیکھا کہ (یہ اباحات) 50 اقسام کے گرد گھومتی ہیں۔

پہلی قسم: وہ اشیاء جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہیں' اور یہ چیز' ان چیزوں پر عمل کرنے کے مباح ہونے کی طرف لے جاتی ہے۔

دوسری قسم: وہ چیز جو کسی سبب کی عدم موجودگی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے' اور اس جیسی چیز پر عمل کرنا' اس سبب کی عدم موجودگی میں مباح ہوگا۔

تیسری قسم: وہ اشیاء جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شرط کے ہمراہ انہیں مباح قرار دیا۔

چوتھی قسم: وہ چیز' جسے اللہ تعالیٰ نے کسی ایک صفت کے ساتھ مباح قرار دیا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاوہ کسی دوسری صفت کے ہمراہ مباح قرار دیا۔

5 ویں قسم: الفاظ ''تعریض'' کے ہوں گے۔ اور اس سے مراد ان اشیاء پر عمل کرنے کو مباح قرار دینا ہوگا جن کے لئے ''تعریض'' استعمال کی گئی ہے۔

6 ویں قسم: ''امر'' کے الفاظ ہوں گے' اور اس سے مراد مباح قرار دینا اور اطلاق کرنا ہوگا۔

7 ویں قسم: کسی ممنوعہ چیز کے بعض حصے کو کسی متعین علت کی وجہ سے مباح قرار دینا۔

8 ویں قسم: کسی ''مامور بہ'' چیز کے بعض حصے کو تاخیر سے ادا کرنے کو مباح قرار دینا' جو کسی متعین علت کی وجہ سے ہو۔

9 ویں قسم: کسی متعین علت کی وجہ سے' کسی ممنوعہ چیز کے استعمال کو مباح قرار دینا' جس چیز کو مردوں کے لئے ممنوعہ قرار دیا گیا ہو' خواتین کے لئے نہیں۔

10 ویں قسم: کچھ متعین لوگوں کے لئے کسی چیز کو مباح قرار دینا' جو کسی متعین علت کی وجہ سے ہو اور ان لوگوں کے علاوہ کسی کے لئے اس پر عمل کرنا جائز نہ ہو۔

11 ویں قسم: وہ اشیاء جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہیں اور ''ائمہ'' کے لئے ان جیسی چیزوں پر عمل کرنا مباح ہے۔

12ویں قسم: وہ چیزیں کہ بعض خواتین کے لئے یہ مباح قرار دیا گیا ہے کہ وہ بعض حالتوں میں ان پر عمل کر سکتی ہیں' جبکہ دیگر تمام خواتین اور مردوں کے لئے انہیں ممنوع قرار دیا گیا ہو۔

13ویں قسم: الفاظ کسی فعل سے ممانعت کے ہوں' اور اس سے مراد یہ ہو کہ جس فعل کو ممنوع قرار دیا گیا ہے' اس کے متضاد کو استعمال کرنا مباح ہو۔

14ویں قسم: وہ امور' جن پر عمل کرنا اور انہیں ترک کرنا' دونوں مباح قرار دیے گئے ہیں۔ آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے کہ وہ انہیں بجالائے یا ان سے اجتناب کرے۔

15ویں قسم: آدمی کو کسی ایسی چیز کے بارے میں اختیار دینے کا مباح قرار دینا جس پر عمل کو آدمی کے لئے' بعض ایسی شرائط کے بعد مباح قرار دیا گیا تھا۔ جو پہلے موجود ہوں گی۔

16ویں قسم: بعض چیزوں کے بارے میں اطلاع دینا' جس سے مراد انہیں مباح قرار دینا ہو۔

17ویں قسم: وہ اشیاء جنہیں مباح قرار دیا گیا ہے اور یہ چیز ان اشیاء کے ممنوع ہونے کو نسخ کرنے والی ہے' جو پہلے ممنوع قرار دی گئی تھیں۔

18ویں قسم: وہ چیز' جس سے کسی متعین صفت کی وجہ سے منع کیا گیا تھا اور پھر اس فعل پر عمل کرنے کو اس صفت کے علاوہ کسی دوسری صفت کے ساتھ مباح قرار دیا گیا۔

19ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا چند افعال کو ترک کرنا' جو اس بات کی طرف لے جاتا ہے کہ ان افعال کو ترک کرنا مباح ہے۔

20ویں قسم: کسی ایسی چیز کو مباح قرار دینا' جو پہلے تھوڑی یا زیادہ مقدار میں ممنوع تھی اور پھر بعض حالتوں میں بعینہ اسی چیز کے استعمال کو مباح قرار دیدیا جائے' جبکہ اس کا ارتکاب کرنے والا شخص وہ کام کرتے ہوئے نیک نیت رکھتا ہو' برائی کی نیت نہ ہو۔ اگرچہ وہ چیز ہر حال میں ممنوع ہو۔

21ویں قسم: وہ چیز' جو اس امت کے لئے مباح قرار دی گئی ہے لیکن نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کے لئے وہ حرام ہے۔

22ویں قسم: وہ افعال' جو ان جیسی چیزوں پر عمل کرنے کے مباح ہونے کی طرف لے جاتے ہیں۔

23ویں قسم: الفاظ' اطلاع دینے کے ہوں' اور ان سے مراد ان اشیاء کو مباح قرار دینا ہو' جن کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے۔

24ویں قسم: وہ چیز' جو فرض قرار دی گئی اور کچھ لوگوں کے لئے اسے ترک کرنے کو مباح قرار دیا گیا' جو اس وقت میں موجود کسی عذر کی وجہ سے ہوگا۔

25ویں قسم: کسی چیز کو مباح قرار دینا' جسے کسی دوسری چیز کے بارے میں سوال کرنے کے الفاظ کے ذریعے مباح قرار دیا گیا ہو۔

26ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس سے مراد یہ ہو کہ اس سے پہلے کے فعل کو مباح قرار دیا جائے جس کی وجہ سے وہ حکم دیا گیا تھا۔

27ویں قسم: کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع دینا' جن کی اباحت (کا حکم) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے۔

28ویں قسم: کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں اطلاع دینا' جن کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا' تو ان کے جوابات دیے گئے اور اس سے مراد ان اشیاء کے استعمال کو مباح قرار دینا ہے' جن کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔

29ویں قسم: کسی ایسی چیز کو مباح قرار دینا' جسے کسی متعین علت کی وجہ سے ممنوع قرار دیا گیا تھا' اور اس پر عمل کرنا' تین متعین خصال میں سے کسی ایک صورت میں لازم ہوگا۔

30ویں قسم: وہ چیز جس پر عمل کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا' تو اسے ترک کرنے کو مباح قرار دیا گیا' جو تعریض کے لفظ کے ہمراہ ہے۔

31ویں قسم: کسی متعین شرط کی موجودگی میں کسی فعل کو مباح قرار دینا' باوجود یکہ وہی فعل کسی دوسری شرط کی موجودگی میں ممنوع ہو' اور اس فعل کو اس پہلی شرط کی موجودگی میں' ایک مرتبہ ممنوع قرار دیا جا چکا ہو' جس شرط کی موجودگی میں اس فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے اور اس (دوسری) شرط کی موجودگی میں اس فعل کو مباح قرار دیا جا چکا ہو' جس کی وجہ سے پہلی مرتبہ اسے ممنوع قرار دیا گیا تھا۔

32ویں قسم: وہ چیز جو ابتداء اسلام میں مباح تھی اور پھر اس کے بعد دوسرے حکم کے ذریعے اسے منسوخ کر دیا گیا۔

33ویں قسم: الفاظ' کچھ چیزوں کے بارے میں' دریافت کرنے کے ہوں' لیکن اس سے مراد ان کے استعمال کو مباح قرار دینا ہو۔

34ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو کسی شرط کے ہمراہ ہو اور اس سے مراد اسے مباح قرار دینا ہو تو جب بھی وہ شرط موجود ہوگی' وہ حکم مباح قرار دینے کے لئے ہوگا اور جب وہ شرط معدوم ہوگی' تو پھر اس چیز کا استعمال مباح نہیں ہوگا۔

35ویں قسم: وہ چیز' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہو' اور اس سے مراد' کسی متعین چیز کے ظہور کی عدم موجودگی کی صورت میں' مباح قرار دینا ہو اور اس کے ظہور کے وقت اس جیسی چیز کا استعمال جائز نہ ہو۔ جس طرح عدم ظہور کے وقت (اس کا استعمال) جائز ہوگا۔

36ویں قسم: کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا ہو' تو ان کے جواب میں اطلاع دینے کے الفاظ ہوں اور اس سے مراد یہ ہو کہ ان چیزوں کے استعمال کو مباح قرار دیا جائے' جن کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔

37ویں قسم: دو چیزوں پر ایک ہی اسم کا اطلاق کر کے ایک چیز کو مباح قرار دینا' جبکہ وہ دو چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہوں اور ان دونوں کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہو۔

38ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ کا انہیں درست اور مستحسن قرار دینا تو یہ چیز ان کے استعمال کے مباح ہونے کی طرف لے جاتی ہے۔

39ویں قسم: لفظ کے ''عموم'' کے ذریعے کسی چیز کو مباح قرار دینا جس کی ''تخصیص'' دوسری روایات سے ثابت ہو۔

40ویں قسم: کسی ایسی چیز کو کرنے کا حکم دینا' جس کے استعمال کو کسی متعین علت کی وجہ سے عمومی طور پر مباح قرار دیا گیا ہو۔ اور اس علت کی عدم موجودگی کی صورت میں بھی اس فعل کا استعمال جائز ہو۔ جس علت کی وجہ سے اس چیز کو مباح قرار دیا گیا۔

41ویں قسم: بعض مخاطب افراد کو جن چیزوں سے منع کیا گیا۔ ان میں سے کسی متعین سبب کی عدم موجودگی کی صورت میں' ایک چیز کے کچھ حصے کو مباح قرار دینا' تو جب وہ سبب موجود ہوگا تو اس کی استعمال سے روکنے کا حکم واجب ہوگا اور جب وہ سبب معدوم ہوگا تو اس فعل کو کرنا مباح ہوگا۔

42ویں قسم: وہ اشیاء جنہیں ممنوعہ اشیاء میں سے مباح قرار دیا گیا ہو۔ ان کی بجا آوری کی رخصت دی گئی ہو۔ یا ان میں سے کچھ کو وسعت دینے اور رخصت عطا کرنے کے حوالے سے' متعین شرائط کی بنیاد پر (مباح قرار دیا گیا)

43ویں قسم: کسی ایسی چیز کو مباح قرار دینا' جس کا استعمال مردوں کے لئے نہیں' بلکہ بعض خواتین کے لئے مباح قرار دیا گیا' اور کسی متعین علت کی وجہ سے ہو۔

44ویں قسم: کسی چیز کو کم کرنے کا حکم دینا' جو پہلے بعض مخاطبین کے لئے ممنوع تھی اور پھر اس کا استعمال ان لوگوں کے لئے مباح قرار دیدیا گیا۔

45ویں قسم: کسی چیز کی ادائیگی کو مباح قرار دینا' جس میں اس چیز کی صفت بیان نہ کی گئی ہو' جس کا اس سے پہلے حکم دیا گیا تھا اور یہ کسی درپیش آنے والی علت کی وجہ سے ہو۔

46ویں قسم: کسی ممنوعہ چیز کو مباح قرار دینا' جو لفظ کے عموم کے ساتھ ہو اور وارد ہونے والے کسی سبب کی موجوگی میں ہو۔

47ویں قسم: کسی ایسی چیز کو (اپنے مخصوص وقت سے) پہلے کرنے کو مباح قرار دینا' جس کا اپنا متعین وقت ہو تو اس وقت سے پہلے اسے کرنے کو مباح قرار دینا' یا اس کے مخصوص وقت سے تاخیر کے ساتھ اسے کرنے کو مباح قرار دینا' جو پیش آنے والی کسی علت کی وجہ سے ہو۔

48ویں قسم: کسی ایسی چیز کو ترک کرنے کو مباح قرار دینا' جس کا حکم دیا گیا تھا اور یہ فرض اشیاء کی بجا آوری کے وقت ہو۔ اور اس ایک چیز کے علاوہ ہو' جس کا حکم دیا گیا تھا۔

49ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت کے الفاظ ہوں' لیکن اس سے مراد اس کے بعد آنے والی دوسری چیز کو مباح قرار دینا ہو۔

50ویں قسم: وہ اشیاء جن کا نبی اکرم ﷺ نے مشاہدہ کیا یا آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں وہ کام کیے گئے تو آپ ﷺ نے انہیں کرنے والے (کے اس فعل) پر انکار نہیں کیا تو ان جیسی اشیاء کو استعمال کرنا مسلمانوں کے لئے مباح ہوگا۔

اَلْقِسْمُ الْخَامِسُ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ

وَهُوَ اَفْعَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ اِنْفَرَدَ بِهَا

قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاَمَّا افعال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاني تاملت تفصيل انواعها وتدبرت تقسيم احوالها لئلا يتعذر على الفقهاء حفظها ولا يصعب على الحفاظ وعيها فرايتها تدور على خمسين نوعا:

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ: اَلْفِعْلُ الَّذِيْ فرض عليه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدة ثُمَّ جعل له ذٰلِكَ نفلا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ: الافعال الَّتِيْ فرضت عليه وعلى امته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ: الافعال الَّتِيْ فعلها صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستحب للائمة الاقتداء به فيها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ لِاُمَّتِهِ الْاِقْتِدَاءُ به فيها.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعاتبه جل وعلا عليها.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم تقم الدلالة على انه خص بِاِسْتِعْمَالِهِ دون امته مباح لهم استعمال مثل ذٰلِكَ الفعل لعدم وجود تخصيصه فيه.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرة واحدة للتعليم ثُمَّ لم يعد فيه الى ان قبض صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ: افعال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ اراد بها تعليم امته.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ: افعاله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ فعلها لاسباب موجودة وعلل معلومة.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تؤدى الى اِبَاحَةُ استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ عَشَرَ: الافعال الَّتِيْ اختلفت الصحابة في كيفيتها وتباينوا عنه في تفصيلها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ عَشَرَ: الادعية الَّتِيْ كان يدعو بها صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بها يستحب لامته الاقتداء به فيها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قصد بها مخالفة المشركين واهل الكتاب.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ: اَلْفِعْلُ الَّذِيْ فعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ولا يعلم لذٰلِكَ الفعل الا علتان اثنتان كان

مراده اَحَدَّاهما دون الاخرى.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ: نفى الصحابة بعض افعال النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ اثبتها بعضهم.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لحدوث سبب فلما زال السبب ترك ذٰلِكَ الفعل.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والوحى ينزل فلما انقطع الوحى بطل جواز استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ: افعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ تفسر عن اوامره المجملة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ عَشَرَ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدة ثُمَّ حرم بالنسخ عليه وعلى امته ذٰلِكَ الفعل.

اَلنَّوْعُ الْعِشْرُوْنَ: فعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشىء الَّذِىْ ينسخ الامر الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ مع اباحته ترك ذٰلِكَ الشىء الماموربه.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْعِشْرُوْنَ: فعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشىء الَّذِىْ نهى عنه مع اباحته ذٰلِكَ الفعل المنهى عنه فى خبر آخر.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالْعِشْرُوْنَ: فعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشىء نهى عنه مع تركه الانكار على مرتكبه.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ خص بهاصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دون امته.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: تركه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفِعْلُ الَّذِىْ نسخه اِسْتِعْمَالُهٗ ذٰلِكَ الفعل نفسه لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ تخالف الاوامر الَّتِىْ امر بها فى الظاهر.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ تخالف النواهى 2فى الظاهر دون ان يكون فى الحقيقة بينهما3خلاف.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ فعلها صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اراد بها الاستنان به فيها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: تركه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ اراد بها تاديب امته.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: تركه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال مخافة ان تفرض على امته او يشقَ عليهم اتيانها.

اَلنَّوْعُ الثَّلاثُوْنَ: تركه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ اراد بها التعليم.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالثَّلاثُوْنَ: تركه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ يضادها اِسْتِعْمَالُهٗ مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالثَّلاثُوْنَ: تركه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ تدل على الزَّجْرِ عَنْ ضدها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ: الافعال المعجزة الَّتِیْ کان یفعلها صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ او فعلت بعده الَّتِیْ هی من دلائل النبوة.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: الافعال الَّتِیْ فیها تضاد وتهاتر فی الظاهر وهی مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَکُوْنَ بینهما تضاد او تهاتر.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ: اَلْفِعْلُ الَّذِیْ فعله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ فارتفعت العلة المعلومة وبقیذٰلِکَ الفعل فرضا علی امته الی یوم القیامة.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ: قضایاه صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ قضی بها فی اشیاء رفعت الیه من امور المسلمین.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: کتبته صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الکتب الی المواضع بما فیها من الاحکام والاوامر وهی ضرب من الافعال.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بامته یجب علی الائمة الاقتداء به فیه اذا کانت العلة الَّتِیْ هی مِنْ اَجْلِهَا فَعَلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ موجودة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تُذْکَرْ کیفیتها فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ لا یَجُوْزُ استعمال مثلها الا بتلك الکیفیة الَّتِیْ هی مضمرة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اراد بها المعاقبة علی افعال مضت متقدمة.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجَلِ عِلَّةٍ مَّوْجُوْدَةٍ خفی علی اکثر الناس کیفیة تلك العلة.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَشْیَاءُ الَّتِیْ سُئِلَ عَنْهَا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مسلم فاجاب عنها بالافعال.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الافعال الَّتِیْ رُوِیَتْ عَنْهُ مجملة تفسیر تلك الجمل فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الافعال الَّتِیْ رُوِیَتْ عَنْهُ مختصرة ذکر تقصیها فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: افعاله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فی اظهاره الاسلام وتبلیغ الرسالة.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: هِجْرَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وکیفیة احواله فیها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اخلاق رسول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شمائله فی ایامه ولیالیه.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: علة رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِی قبض فیها وکیفیة احواله فی تلك العلة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وتکفینه ودفنه.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: وصف رسول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وسنه.

سنن کی اقسام میں سے پانچویں قسم

اور یہ نبی اکرم ﷺ کے وہ افعال ہیں' جو آپ ﷺ کی انفرادیت ہیں

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے افعال کا تعلق ہے' تو میں نے ان کی انواع کی تفصیل میں غور وفکر کیا اور ان کے احوال کی تفصیل میں تدبر کیا تاکہ فقہاء (یعنی اہل علم) کے لئے انہیں یادرکھنا ناممکن نہ رہے' اور حافظانِ حدیث کے لئے انہیں محفوظ رکھنا مشکل نہ رہے' تو میں نے دیکھا کہ یہ 50 قسموں کے گرد گھومتے ہیں۔

پہلی قسم: وہ فعل' جو ایک مدت تک نبی اکرم ﷺ پر فرض رہا اور پھر آپ ﷺ کے لئے اس کو نفل قرار دیا گیا۔

دوسری قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کے لئے فرض قرار دیئے گئے۔

تیسری قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے ہیں اور ائمہ کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس بارے میں آپ ﷺ کی پیروی کریں۔

چوتھی قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے ہیں اور آپ ﷺ کی امت کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس بارے میں آپ ﷺ کی پیروی کرے۔

5ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر عتاب کیا۔

6ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم ﷺ نے کیا لیکن اس بات پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوسکی کہ اس فعل پر عمل کرنا' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے اور اس (کی اجازت) امت کے لئے نہیں ہے۔ تو اس نوعیت کے افعال آپ ﷺ کی امت کے لئے مباح ہوں گے کیونکہ اس بارے میں آپ ﷺ کی تخصیص کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

7ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم ﷺ نے تعلیم دینے کے لئے' ایک مرتبہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے وصال تک دوبارہ وہ فعل نہیں کیا۔

8ویں قسم: وہ افعال' جن کے ذریعے نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کی تعلیم کا ارادہ کیا۔

9ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کسی موجود سبب یا کسی متعین علت کی وجہ سے کیے۔

10ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے تو یہ بات اس چیز کی طرف لے جاتی ہے کہ اس طرح کے افعال پر عمل کرنا مباح ہے۔

11ویں قسم: وہ افعال‘ جن کی کیفیت کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہوا اور اس کی تفصیل کے بارے میں وہ ایک دوسرے سے مختلف رائے رکھتے ہیں۔

12ویں قسم: وہ دعائیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس بارے میں آپ کی پیروی کرے۔

13ویں قسم: وہ افعال‘ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے ہیں اور ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود مشرکین اور اہل کتاب کی مخالفت تھا۔

14ویں قسم: وہ فعل‘ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا‘ اور اس فعل کے بارے میں صرف دو علتوں کا پتہ چل سکا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ان دو میں سے کوئی ایک علت تھی‘ دوسری (علت مراد) نہیں تھی۔

15ویں قسم: (بعض) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ایسے افعال کی نفی کرنا‘ جنہیں دیگر (بعض) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ثابت قرار دیا ہو۔

16ویں قسم: وہ فعل‘ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سبب کے پیش آنے کی وجہ سے کیا ہو اور جب وہ سبب زائل ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فعل ترک کر دیا۔

17ویں قسم: وہ افعال‘ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے اور وحی نازل ہوتی رہی‘ جب وحی (کے نزول کا سلسلہ) منقطع ہو گیا تو اب اس کی مانند فعل پر عمل کرنے کا جواز باطل ہو گیا۔

18ویں قسم: وہ افعال‘ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (بعض) ”مجمل“ احکام کی وضاحت کے لئے کیے۔

19ویں قسم: وہ فعل‘ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مدت تک کرتے رہے۔ پھر نسخ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے وہ فعل حرام قرار دیدیا گیا۔

20ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا کام کرنا‘ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیے ہوئے کسی حکم کو منسوخ کر دے۔ بمع آپ کا اس مامور بہ چیز کو ترک کرنے کو مباح قرار دینا۔

21ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا کام کرنا‘ جس سے آپ نے منع کیا تھا‘ بمع آپ کے اس ممنوعہ فعل کو مباح قرار دینا‘ جو دوسری روایت میں مذکور ہو۔

22ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا کرم کرنا‘ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا‘ بمع آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فعل کے مرتکب پر انکار کو ترک کرنا۔

23ویں قسم: وہ افعال‘ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں۔ آپ کی امت کے لئے نہیں ہیں۔

24ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی فعل کو ترک کرنا‘ کہ آپ کے اس فعل پر بذاتِ خود کسی علت کی وجہ سے‘ عمل کرنے نے اسے منسوخ کر دیا ہو۔

25ویں قسم: وہ افعال‘ جو بظاہر ان احکام کے خلاف ہیں۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے تھے۔

26ویں قسم: وہ افعال' جو بظاہر نواہی کیخلاف ہیں' حالانکہ درحقیقت ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

27ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے اور آپ کا مقصود یہ تھا کہ اس بارے میں آپ کی پیروی کی جائے۔

28ویں قسم: اپنی امت کی تعلیم کے لئے نبی اکرم ﷺ کا کچھ افعال کو ترک کر دینا۔

29ویں قسم: اس اندیشے کے تحت' نبی اکرم ﷺ کا کچھ افعال کو ترک کر دینا' کہ کہیں وہ آپ ﷺ کی امت پر فرض نہ ہو جائیں' یا ان کی بجا آوری ان لوگوں کے لئے مشقت کا باعث نہ ہو۔

30ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا کچھ افعال کو ترک کر دینا' جس سے مراد تعلیم دینا ہو۔

31ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا ایسے افعال کو ترک کرنا' جس کے مثل پر آپ کا عمل کرنا' اس کے برخلاف (ثابت ہو)۔

32ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا بعض افعال کو ترک کر دینا' جو ان کے متضاد کی ممانعت پر دلالت کرتا ہے۔

33ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے معجزے کے طور پر کیے یا وہ آپ ﷺ کے بعد کیے گئے (لیکن وہ آپ ﷺ کا معجزہ ہیں اور یہ تمام معجزات) آپ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے ہیں۔

34ویں قسم: وہ افعال' جن میں بظاہر تضاد اور فرق نظر آتا ہے' تو یہ مباح اختلاف کی قسم ہے' اس لیے (ان افعال کے درمیان درحقیقت) کوئی تضاد اور فرق نہیں ہوگا۔

35ویں قسم: وہ فعل جو نبی اکرم ﷺ نے کسی متعین علت کی وجہ سے کیا' پھر وہ علت اٹھ گئی لیکن وہ فعل' قیامت تک آپ ﷺ کی امت کے لئے فرض کے طور پر باقی رہ گیا۔

36ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کے فیصلے جو آپ ﷺ نے ان مختلف مقدمات میں دیئے تھے جو مسلمانوں کے مختلف امور سے متعلق آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے گئے۔

37ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا مختلف مقامات کی طرف مکتوبات بھجوانا' جن میں احکام اور اوامر موجود تھے' یہ بھی افعال کی ایک قسم ہے۔

38ویں قسم: وہ فعل کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے ساتھ جو طرزِ سلوک اختیار کیا' تو ائمہ کے لئے اس حوالے سے آپ ﷺ کی پیروی کرنا لازم ہے جبکہ وہ علت جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ کام کیا تھا' وہ علت موجود ہو۔

39ویں قسم: وہ افعال جو نبی اکرم ﷺ نے کیے' اور نفس خطاب میں اس کی کیفیت کا تذکرہ نہیں ہوا تو اس جیسے فعل پر عمل کرنا صرف اس مخصوص کیفیت کے ساتھ جائز ہوسکتا ہے' جو نفس خطاب میں پوشیدہ ہے۔

40ویں قسم: وہ افعال جو نبی اکرم ﷺ نے کئے اور اس سے مراد پہلے گزرے ہوئے افعال پر معاقبت ہو۔

41ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم ﷺ نے کسی موجود علت کی وجہ سے کیا' لیکن اس علت کی کیفیت اکثر لوگوں سے پوشیدہ رہی۔

42ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے افعال کی شکل میں ان کا جواب دیا۔

43ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ سے ''مجمل'' طور پر روایت کیے گئے اور اس اجمال کی وضاحت دوسری روایات میں مذکور ہے۔

44ویں قسم: وہ افعال جو نبی اکرم ﷺ سے ''مختصر'' طور پر روایت کیے گئے جن کی ''تفصیل'' دوسری روایات میں مذکور ہے۔

45ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے اسلام کے غلبہ اور رسالت کی تبلیغ کے حوالے سے کیے۔

46ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا اور اس دوران آپ ﷺ کے احوال کی کیفیت

47ویں قسم: روزمرہ کے معمولات میں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق وشمائل

48ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کی اس بیماری کا تذکرہ جس کے دوران آپ ﷺ کا وصال ہوا۔ اور اس بیماری کے دوران آپ ﷺ کے احوال کی کیفیت۔

49ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کے وصال' آپ ﷺ کی تکفین وتدفین (کا تذکرہ)

50ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی عمر کا تذکرہ۔

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فجميع انواع السنن اربع مائة نوع على حسب ما ذكرناها ولو اردنا ان نزيد على هذه الانواع الَّتِيْ نوعناها للسنن انواعا كثيرة لفعلنا وانما اقتصرنا على هذه الانواع دون ما وراء ها وان تهيا ذٰلِكَ لو تكلفنا لِاَنَّ قصدنا فى تنويع السنن الكشف عَنْ شَيْئَيْنِ.

احدهما: خبر تنازع الائمة فيه وفي تاويله والآخر عموم خطاب صعب على اكثر الناس الوقوف على معناه واشكل عليهم بغية القصد منه فقصدناه الى تقسيم السنن وانواعها لنكشف عن هذه الاخبار الَّتِيْ وصفناها على حسب ما يسهل الله جل وعلا ويوفق القول فيه فيما بعد ان شاء الله.

وانما بدانا بتراجم انواع السنن فى اول الكتاب قصد التسهيل منا على من رام الوقوف على تكل حديث من كل نوع منها ولئلا يصعب حفظ كل فصل من كل قسم عند البغية ولِاَنَّ قصدنا فى نظم السنن حذو تاليف القرآن لِاَنَّ القرآن الف اجزاء فجعلنا السنن اقساما بازاء اجزاء القرآن.

ولما كانت الاجزاء من القرآن كل جزء منها يشتمل على سور جعلنا كل قسم من اقسام السنن يشتمل على انواع فانواع السنن بازاء سور القرآن.

ولما كان كل سورة من القرآن تشتمل على آى جعلنا كل نوع من انواع السنن يشتمل على احاديث والاحاديث من السنن بازاء الآى من القرآن.

فاذا وقف المرء على تفصيل ما ذكرنا وقصد الحفظ لها سهل عليه ما يريد من ذٰلِكَ كما يصعب عليه الوقوف على كل حديث منها اذا لم يقصد قصد الحفظ له الا ترى ان المرء اذا كان عنده مصحف وهو غير حافظ لكتاب الله جل وعلا فاذا احب ان يعلم آية من القرآن فى اى موضع هى صعب عليه ذٰلِكَ فاذا حفظه صارت الآى كلها نصب عينيه.

واذا كان عنده هذا الكتاب وهو لا يحفظه ولا يتدبر تقاسيمه وانواعه واحب اخراج حديث منه صعب عليه ذٰلِكَ فاذا رام حفظه احاط علمه بالكل حَتّٰى لا ينخرم منه حديث اصلا وهذا هو الحيلة الَّتِيْ احتلنا ليحفظ الناس السنن ولئلا يعرجوا على الكتبة والجمع الا عند الحاجة دون الحفظ له او العلم به.

واما شرطنا فى نقله ما اودعناه كتابنا هذا من السنن: فانا لم نحتج فيه الا بحديث اجتمع فى كل شيء من رواته خمسة اشياء "

اَلْاَوَّلُ: العدالة فى الدين بالستر الجميل.

والثَّانِيُ: الصدق فی الحديث بالشهرة فيه.

والثَّالِثُ: العقل بما يحدث من الحديث.

والرَّابِعُ: العلم بما يحيل من معاني ما يروى.

وَالْخَامِسُ: المتعرى خبره عن التدليس فكل من اجتمع فيه هذه الخصال الخمس احتججنا بحديثه وبينا الكتاب على روايته وكل من تعرى عن خصلة من هذه الخصال الخمس لم نحتج به.

والعدالة في الانسان هو ان يكون اكثر احواله طاعة الله لانا متى ما لم نجعل العدل الا من لم يوجد منه معصية بحال ادانا ذٰلِكَ الى ان ليس في الدنيا عدل اذ الناس لا تخلو احوالهم من ورود خلل الشيطان فيها بل العدل من كان ظاهرا احوله طاعة الله والَّذِیْ يخالف العدل من كان اكثر احواله معصية الله.

وقد يكون العدل الَّذِیْ يشهد له جيرانه وعدول بلده به وهو غير صادق فيما يروى من الحديث لِاَنَّ هذا شيء ليس يعرفه الا من صناعته الحديث وليس كل معدل يعرف صناعة الحديث حَتّٰى يعدل العدل على الحقيقة في الرواية والدين معا.

والعقل بما يحدث من الحديث هو ان يعقل من اللغة بمقدار ما لا يزيل معاني الاخبار عن سننها ويعقل من صناعة الحديث ما لا يسند موقوفا او يرفع مرسلا او يصحف اسما.

والعلم بما يحيل من معاني ما يروى هو ان يعلم من الفقه بمقدار ما اذا ادى خبرا او رواه من حفظه او اختصره لم يحله عن معناه الَّذِیْ اطلقه رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى معنى آخر.

والمتعرى خبره عن التدليس هو ان كون الخبر عن مثل من وصفنا نعته بهذه الخصال الخمس فيرويه عن مثله سماعا حَتّٰى ينتهي ذٰلِكَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ولعلنا قد كتبنا عن اكثر من الفي شيخ من اسبيجاب الى الاسكندرية ولو نرو فى كتابنا هذا الا عن مائة وخمسين شيخا اقل او اكثر ولعل معول كتابنا هذا يكون على نحو من عَشَرَين شيخا ممن اردنا السنن عليهم واقتنعنا برواياتهم عن رواية غيرهم على الشرائط الَّتِیْ وصفناها وربما اروى فى هذا الكتاب واحتج بمشايخ قد قدح فيهم بعض ائمتنا مثل سماك بن حرب وداود بن ابى هند ومحمد بن اسحاق بن يسار وحماد بن سلمة وابى بكر بن عياش واضرابهم ممن تنكب عن رواياتهم بعض ائمتنا واحتج بهم البعض فمن صح عندى منهم بالبراهين الواضحة وصحة الاعتبار على سبيل الدين انه ثقة احتججت به ولم اعرج على قول من قدح فيه ومن صح عندى بالدلائل النيرة والاعتبار الواضح على سبيل الدين انه غير عدل لم احتج به وان وثقة بعض ائمتنا.

وانى سامثل واَحَدًا منهم واتكلم عليه ليستدرك به المرء من هو مثله كانا 2 جئنا الى حماد بن سلمة

فمثلناه وقلنا لمن ذب عمن ترك حديثه لم 3 استحق حماد بن سلمة ترك حديثه وكان رحمة الله ممن رحل وكتب وجمع وصنف وحفظ وذاكر ولزم الدين والورع الخفى والعبادة الدائمة والصلابة فى السنة والطبق على اهل البدع ولم يشك عوام البصرة انه كان مستجاب الدعوة ولم يكن فى البصرة فى زمانه احد ممن نسب الى العلم يعد من البدلاء غيره فمن اجتمع فيه هذه الخصال لم استحق مجانبة روايته فان قال لمخالفته الاقران فيما روى فى الاحايين يقال له وهل فى الدنيا محدث ثقة لم يخالف الاقران فى بعض ما روى فان استحق انسان مجانبة جميع ما روى بمخالفته الاقران فى بعض ما يروى لاستحق 4 كل محدث من الائمة المرضيين ان يترك حديثه لمخالفتهم اقرانهم فى بعض ما رووا.

فان قال كان حماد يخطىء يقال له وفى الدنيا احد بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعرى عن الخطا ولو جاز ترك حديث من اخطا لجاز ترك حديث الصحابة والتابعين ومن بعدهم من المحدثين لانهم لم يكونوا بمعصومين.

فان قال حماد قد كثر خطؤه له ان الكثرة اسم يشتمل على معان شتى ولا يستحق الانسان ترك روايته حَتّٰى يكون منه من الخطا ما يغلب صوابه فاذا فحش ذٰلِكَ منه وغلب على صوابه استحق مجانبة روايته واما من كثر خطؤه ولم يغلب على صوابه فهو مقبول الرواية فيما لم يخطىء فيه واستحق مجانبة ما اخطا فيه فقط مثل شريك وهشيم وابى بكر بن عياش واضرابهم كانوا يخطئون فيكثرون فروى عنهم واحتج بهم فى كتابه وحماد واحد من هؤلاء .

فان قال كان حماد يدلس يقال له فان قتادة وابا اسحاق السبيعى وعبد الملك بن عمير وابن جريج والاعمش والثورى وهشيما كانوا يدلسون واحتججت بروايتهم فان اوجب تدليس حماد فى روايته ترك حديثه اوجب تدليس هؤلاء الائمة ترك حديثهم.

فان قال يروى عن جماعة حديثا واحدًا بلفظ واحد من غير ان يميز بين الفاظهم يقال له كَانَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والتابعون يؤدون الاخبار على المعانى بالفاظ متباينة وكذٰلِكَ كان حماد يفعل كان يسمع الحديث عن ايوب وهشام وابن عون ويونس وخالد وقتادة عن بن سيرين فيتحرى المعنى ويجمع فى اللفظ فان اوجب ذٰلِكَ منه ترك حديثه اوجب ذٰلِكَ ترك حديث سعيد بن المسيب والحسن وعطاء وامثالهم من التابعين لانهم كانوا يفعلون ذٰلِكَ بل الانصاف فى النقلة الاخبار استعمال الاعتبارفيما رووا.

وانى امثل للاعتبار مثالا يستدرك به ما وراء ه وكانا جئنا الى حماد بن سلمة فرايناه روى خبرا عن اَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم لم نجد ذٰلِكَ الخبر عند غيره من

اصحاب ایوب فالَّذِیْ یلزمنا فیه التوقف عن جرحه والاعتبار بما روی غیره من اقرانه فیجب ان نبدا فننظر هذا الخبر هل رواه اصحاب حماد عنه او رجل واحد منهم وحده فان وجد اصحابه قد رووه علم ان هذا قد حدث به حماد وان وجد ذٰلِكَ من رواية ضعيف عنه الزق ذٰلِكَ بذٰلِكَ الراوی دونه فمتی صح انه روی عن ایوب ما لم يتابع عليه يجب ان يتوقف فيه ولا يلزق به الوهن بل ينظر هل روی احد هذا الخبر من الثقات عن ابن سيرين غير ايوب فان وجد ذٰلِكَ علم ان الخبر له اصل يرجع اليه وان لم يوجد ما وصفنا نظر حينئذ هل روی احد هذا الخبر عن ابی هريرة غير ابن سيرين من الثقات فان وجد ذٰلِكَ علم ان الخبر له اصل وان يوجد ما قلنا نظر هل روی احد هَذَا الْخَبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم غير ابی هريرة فان وجد ذٰلِكَ صح ان الخبر له اصل ومتی عدم ذٰلِكَ والخبر نفسه يخالف الاصول الثلاثة علم ان الخبر موضوع لا شك فيه وان ناقله الَّذِیْ تفرد به هو الَّذِیْ وضعه.

هذا حكم الاعتبار بين النقلة فی الروايات وقد اعتبرنا حديث شيخ شيخ على ما وصفنا من الاعتبار على سبيل الدين فمن صح عندنا منهم انه عدل احتججنا به وقبلنا ما رواه وادخلناه فی كتابنا هذا ومن صح عندنا انه غير عدل بالاعتبار الَّذِیْ وصفناه لم نحتج به وادخلناه فی كتاب المجروحين من المحدثين باحد اسباب الجرح لِاَنَّ الجرح فی المجروحين على عَشَرَين نوعا ذكرناها بفصولها فی اول كتاب المجروحين بما ارجو الغنية فيها لِلْمُتَاَمِّلِ اِذَا تَاَمَّلَهَا فَاَغْنَى ذَلِكَ عَنْ تِكْرَارِهَا فی هذا الكتاب.

فاما الاخبار فانها كلها اخبار آحاد 1 لانه ليس يوجد عن النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خبر من رواية عدلين روی احدهما عن عدلين وكل واحد منهما عن عدلين حَتّٰی ينتهی ذَلِكَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلما استحال هذا وبطل ثبت ان الاخبار كلها اخبار الآحاد وان من تنكب عن قبول اخبار الآحاد فقد عمد الى ترك السنن كلها لعدم وجود السنن الا من رواية الآحاد.

واما قبول الرفع فی الاخبار فانا نقبل ذٰلِكَ عن كل شيخ اجتمع فيه الخصال الخمس الَّتِیْ ذكرتها فان ارسل عدل خبرا واسنده عدل آخر قبلنا خبر من اسند لانه اتی بزيادة حفظها ما لم يحفظ غيره ممن هو مثله فی الاتقان فان ارسله عدلَانِ واسنده عدلَانِ قبلت رواية العدلين اللذين اسنداه على الشرط الْاَوَّلُ وهٰكَذَا الحكم فيه كثر العدد فيه او قل فان ارسله خمسة من العدول واسنده عدلَانِ نظرت حينئذ الى من فوقه بالاعتبار وحكمت لمن يجب كانا جئنا الى خبر رواة نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلم اتفق مالك وعبيد الله بن عمر ويحيی بن سعيد وعبد الله بن عون وايوب السختيانی عن نافع عن ابن عمر ورفعوه وارسله ايوب بن موسى واسماعيل بن امية وهؤلاء كلهم ثقات او اسند هذان وارسل اولئك اعتبرت فوق نافع هل روی هذا الخبر عن ابن عمر احد من الثقات غير نافع مرفوعا او من فوقه على

حسب ما وصفنا فاذا وجد قبلنا خبر من اتی بالزیادة فی روایته علی حسب ما وصفنا.

وفی الجملة یجب ان یعتبر العدالة فی نقلة الاخبار فاذا صحت العدالة فی واحد منهم قبل منه ما روی من المسند وان اوقفه غیره والمرفوع وان ارسله غیره من الثقات اذ العدالة لا توجب غیره فیکون الارسال والرفع عن ثقتین مقبولین والمسند والموقوف عن عدلین یقبلانّ علی الشرط الَّذِیْ وصفناه.

واما زیادة الالفاظ فی الروایات فانا لا نقبل شیئا منها الا عن من کان الغالب علیه الفقه حَتّٰی یعلم انه کان یروی الشیء ویعلمه حَتّٰی لا یشك فیه انه ازاله عن سننه او غیّره عن معناه ام لا لِاَنَّ اصحاب الحدیث الغالب علیهم حفظ الاسامی والاسانید دون المتون والفقهاء الغالب علیهم حفظ المتون واحکامها واداؤها بالمعنی دون حفظ الاسانید واسماء المحدثین فاذا رفع محدث خبرا وکان الغالب علیه الفقه لم اقبل رفعه الا من کتابه لانه لا یعلم المسند من المرسل ولا الموقوف من المنقطع وانما همته احکام المتن فقط وکذٰلِكَ لا اقبل عن صاحب حدیث حافظ متقن اتی بزیادة لفظة فی الخبر لِاَنَّ الغالب علیه احکام احکام الاسناد وحفظ الاسامی والاغضاء عن المتون وما فیها من الالفاظ الا من کتابه هذا هو الاحتیاط فی قبول الزیادات فی الالفاظ.

واما المنتحلون المذاهب من الرواة مثل الارجاء والترفض وما اشبههما فانا نحتج باخبارهم اذا کانوا ثقات علی الشرط الَّذِیْ وصفناه ونکل مذاهبهم وما تقلدوه فیما بینهم وبین خالقهم الی الله جل وعلا الا ان یکونوا دعاة الی ما انتحلوا فان الداعی الی مذهبه والذاب عنه حَتّٰی یصیر اماما فیه وان کان ثقة ثُمَّ روینا عنه جعلنا للاتباع لمذهبه طریقا وسوغنا للمتعلم الاعتماد علیه وعلی قوله فالاحتیاط ترك روایة الائمة الدعاة منهم والاحتجاج بالرواة الثقات منهم علی حسب ما وصفناه.

ولو عمدنا الی ترك حدیث الاعمش وابی اسحاق وعبد الملك بن عمیر واضرابهم لما انتحلوا والی قتادة وسعید بن ابی عروبة وابن ابی ذئب واسنانهم لما تقلدوا الی عمر بن درّ وابراهیم الَّتِیْمی ومسعر بن کدام واقرانهم لما اختاروا فترکنا حدیثهم لمذاهبهم لکان ذٰلِكَ ذریعة الی ترك السنن کلها حَتّٰی لا یحصل فی ایدینا من السنن الا الشیء الیسیر واذا استعملنا ما وصفنا اعنا علی دحض السنن وطمسها بل الاحتیاط فی قبول روایاتهم الاصل الَّذِیْ وصفناه دون رفض ما رووه جملة.

واما المختلطون فی اواخر اعمارهم مثل الجریری وسعید بن ابی عروبة واشبههما فانا نروی عنهم فی کتابنا هذا ونحتج بما رووا الا انا لا نعتمد من حدیثهم الا ما روی عنهم الثقات من القدماء الذین نعلم انهم سمعوا منهم قبل اختلاطهم وما وافقوا الثقات فی الروایات الَّتِیْ لا نشك فی صحتها وثبوتها من جهة اخری لِاَنَّ حکمهم وان اختلطوا فی اواخر اعمارهم وحمل عنهم فی اختلاطهم بعد تقدم عدالتهم حکم

الثقة اذا اخطا ان الواجب ترك خطئه اذا علم والاحتجاج بما نعلم انه لم يخطىء فيه وكذٰلِكَ حكم هؤلاء الاحتجاج بهم فيما وافقوا الثقات وما انفردوا مما روى عنهم القدماء من الثقات الذين كان سمعاهم منهم قبل الاختلاط سواء.

واما المدلسون الذين هم ثقات وعدول فانا لا نحتج باخبارهم الا ما بينوا السماع فيما رووا مثل الثورى والاعمش وابى اسحاق واضرابهم من الائمة المتقين 1 واهل الورع فى الدين لانا متى قبلنا خبر مدلس لم يبين السماع فيه وان كان ثقة لزمنا قبول المقاطيع والمراسيل كلها لانه لا يدرى لعل هذا المدلس دلس هذا الخبر عن ضعيف يهى الخبر بذكره اذا عرف اللهم الا ان يكون المدلس يعلم انه ما دلس قط الا عن ثقة فاذا كان كذٰلِكَ قبلت روايته وان لم يبين السماع وهذا ليس فى الدنيا الا سفيان بن عيينة وحده فانه كان يدلس ولا يدلس الا عن ثقة متقن ولا يكاد يوجد لسفيان بن عيينة خبر دلس فيه الا وجد الخبر بعينه قد بين سماعه عن ثقة مثل نفسه والحكم فى قبول روايته لهذه العلة وان لم يبين السماع فيها كالحكم فى رواية ابن عباس اذا روى عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما لم يسمع منه.

وانما قبلنا اخبار اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رووها عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وان لم يبينوا السماع فى كل ما رووا وبيقين نعلم ان احدهم ربما سمع الخبر عن صحابى آخر ورواه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غير ذكر ذٰلِكَ الَّذِىْ سمعه منه لانهم رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اجمعين كلهم ائمة سادة قادة عدول نزه الله عز وجل اَقْدَارَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن ان يلزق بهم الوهن وفى قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الا ليبلغ الشاهد منكم الغائب ," اعظم الدليل على ان الصحابة كلهم عدول ليس فيهم مجروح ولا ضعيف اذ لو كان فيهم مجروح او ضعيف او كان فيهم احد غير مجروح ولا ضعيف اذ لو كان فيهم مجروح او ضعيف او كان فيهم احد غير عدل لاستثنى فى قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقال الا ليبلغ فِلَانٌ وفِلَانٌ منكم الغائب فلما اجملهم فى الذكر بالامر بالتبليغ من بعدهم دل ذٰلِكَ على انهم كلهم عدول وكفى بمن عدله رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شرفا.

فاذا صح عندى خبر من رواية مدلس انه بين السماع فيه لا ابالى ان اذكره من غير بيان السماع فى خبره بعد صحته عندى من طريق آخر.

وانا نملى بعد هذا التقسيم وذكر الانواع وصف شرائط الكتاب قسما قسما ونوعا نوعا بما فيه من الحديث على الشرائط الَّتِىْ وصفناها فى نقلها من غير وجود قطع فى سندها ولا ثبوت جرح فى ناقليها ان قضى الله ذٰلِكَ وشاءه واتنكب عن ذكر المعاد فيه الا فى موضعين اما لزيادة لفظة لا اجد منها بدا او للاستشهاد به على معنى فى خبر ثان فاما فى غير هاتين الحالَتَيْن فانى اتنكب ذكر المعاد فى هذا الكتاب.

جعلنا الله ممن اسبل عليه جلابيب الستر في الدنيا واتصل ذٰلِكَ بالعفو عن جناياته في العقبى انه الفعال لما يريد.

انتهى كلام الشيخ رحمه الله في الخطبة.

ثم قال في آخر القسم الْاَوَّلُ فَهٰذَا آخِرُ جَوَامِعِ اَنْوَاعِ الْاَمْرِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَاهَا بِفُصُولِهَا وَاَنْوَاعِ تَقَاسِيمِهَا وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الْاَوَامِرِ اَحَادِيثُ بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ لِاَنَّ تِلْكَ الْمَوَاضِعَ بِهَا اَشْبَهُ كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا فِي الْاَوَامِرِ لِلْبُغْيَةِ فِي الْقَصْدِ فِيهَا.

وَاِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هَذَا القسم الثَّانِيُّ الَّذِىْ هو النَّوَاهِي بِتَفْصِيلِهَا وَتَقْسِيمِهَا عَلَى حَسَبِ مَا اَمْلَيْنَا الْاَوَامِرَ اِنْ قَضَى اللَّهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهٗ.

جَعَلَنَا اللَّهُ مِمَّنْ اَغْضَى فِي الْحُكْمِ فِي دِينِ اللَّهِ عَنْ اَهْوَاءِ الْمُتَكَلِّفِينَ وَلَمْ يُعَرِّجْ فِي النَّوَازِلِ عَلَى آرَاءِ الْمُقَلِّدِينَ مِنَ الْاَهْوَاءِ الْمَعْكُوسَةِ والآراء المنحوس انه خير مسؤول.

وقال في آخر القسم الثَّانِيُّ فهذا آخر جوامع انواع النَّوَاهِيَ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فصلناها بفصولها ليعرف تفصيل الخطاب مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهٖ وقد بقي من النواهي احاديث كثيرة بددناها في سائر الاقسام كما بددنا في النواهي سواء على حسب مَا اَصَّلْنَا الْكِتَابَ عَلَيْهِ.

وَاِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هذا القسم الثَّالِثُ من اقسام السنن الَّذِىْ هو اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا احتيج الى معرفتها بفصولها فصلا ان الله يسر ذٰلِكَ وسهله.

جعلنا الله من المتبعين للسنن كيف ما دارت والمتباعدين عن الاهواء حيث ما مالت انه خير مسؤول وافضل مامول.

وقال في آخر القسم الثَّالِثُ فهذا آخر انواع الاخبار عَمَّا احتيج الى معرفتها من السنن قد امليناها وقد بقي من هذا القسم احاديث كثيرة بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا في هذا القسم للاستشهاد على الجمع بين خبرين متضادين في الظاهر والكشف عن معنى شيء تَعَلَّقَ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ العلم فاحال السنة عن معناها الَّتِيْ اطلقها المصطفى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وانا نملي بعد هذا القسم الرَّابِعُ من اقسام السنن الَّذِىْ هو الاباحات الَّتِيْ ابيح ارتكابها ان الله قضى بذٰلِكَ وشاء.

جعلنا الله ممن آثر المصطفى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غَيْرِهٖ مِنَ امته وانخضع لقبول ما ورد عليه من سنته بترك ما يشتمل عليه القلب من اللذات وتحتوى عليه النفس من الشهوات من المحدثات الفاضحة والمخترعات الداحضة انه خير مسؤول.

وقال القسم الرَّابِعُ فَهٰذَا آخِرُ جَوَامِعِ الْاِبَاحَاتِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلَيْنَاهَا بِفُصُولِهَا

وَقَدْ بَقِيَ مِن هَذَا الْقِسْمِ اَحَادِيثُ بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا فِي هَذَا الْقِسْمِ عَلَى مَا اَصَّلْنَا الْكِتَابَ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هذا

الْقِسْمِ الْقِسْمَ الْخَامِسَ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ الَّتِي هي افعال النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفُصُولِهَا وَاَنْوَاعِهَا اِن اللّٰهُ قَضَى ذَٰلِكَ وَشَاءَهُ.

جَعَلَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ هدى لسبل الرشاد ووفق لسلوك السداد فی جمع وتشمر فِي جَمْعِ السُّنَنِ وَالْاَخْبَارِ وَتَفَقَّهَ فِي صَحِيحِ الْآثَارِ وَآثَرَ مَا يُقَرِّبُ اِلَى الْبَارِي جَلَّ وعلا من الاعمال على ما يباعد عنه فی الاحوال انه خير مسؤول.

ثم قال فی آخر الكتاب فهذا آخر انواع السنن قد فصلناها على حسب ما اصلنا الكتاب عليه من تقاسيمها وليس فی الانواع الَّتِيْ ذكرناها من اول الكتاب الى لآخره نوع يستقصی لانا لو ذكرنا كل نوع بما فيه من السنن لصار الكتاب اكثره معادا لِاَنَّ كل نوع منها يدخل جوامعه فی سائر الانواع فاقتصرنا على ذكر الانمى 1 من كل نوع لنستدرك به ما وراء ه منها وكشفنا عَمَّا اشكل من الفاظها وفصلنا عَمَّا يجب ان يوقف على معانيها على حسب ما سهل الله وييسره وله الحمد على ذٰلِكَ.

وقد تركنا من الاخبار المروية اخبار كثيرة من اجل ناقليها وان كانت تلك الاخبار مشاهير تداولها الناس فمن احب الوقوف على السبب الَّذِیْ من اجله تركتها نظر فی كتاب المجروحين من المحدثين من كتبنا يجد فيه التفصيل لكل شيخ تركنا حديثه ما يشفى صدره وينفى الريب عن خلده ان وفقه الله جل وعلا لذٰلِكَ وطلب سلوك الصواب فيه دون متابعة النفس لشهواتها ومساعدته اياها فی لذاتها.

وقد احتججنا فی كتابنا هذا بجماعة قد قدح فيهم بعض ائمتنا فمن احب الوقوف على تفصيل اسماءهم فلينظر فی الكتاب المختصر من تاريخ الثقات يجد فيه الاصول الَّتِیْ بنينا ذٰلِكَ الكتاب عليها حَتّٰى لا يعرج على قدح قادح فی محدث على الاطلاق من غير كشف عن حقيقة وقد تركنا من الاخبار المشاهير الَّتِیْ نقلها عدول ثقات لعلل تبين لنا منها الخفاء على عالم من الناس جوامعها.

وانما نملى بعد هذا علل الاخبار ونذكر كل مروى صح او لم يصح بما فيه من العلل ان يسر الله ذٰلِكَ وسهله.

جعلنا الله ممن سلك مسالك اولى النهى فی اسباب الاعمال دون التعرج على الاوصاف والاقوال فارتقى على سلالم اهل الولايات بالطاعات التعرج على الاوصاف والاقوال فارتقى على سلالم اهل الولايات بالطاعات والانقلاع بكل الكل عن المزجورات حَتّٰى تفضل عليه بقبول ما ياتى من الحسنات والتجاوز عَمَّا يرتكب من الحوبات انه خير مسؤول وافضل الحسنات والتجاوز عَمَّا يرتكب من الحوبات انه خير مسئول وافضل مامول انتهى كلامه اولا وآخرا رحمه الله بمنه وكرمه.

امام ابو حاتم فرماتے ہیں: تو سنن کی تمام اقسام 400 ہیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ہم نے سنن کی جو انواع بیان کی ہیں' اگر ہم چاہتے تو ان کے علاوہ بھی بہت سی انواع بیان کر سکتے تھے۔لیکن باقی کو چھوڑ کر ہم نے ان انواع پر اس لیے اکتفاء کیا ہے' کیونکہ ''سنن'' کی نوع بندی کا مقصد دو چیزوں سے پردہ ہٹانا ہے۔

ایک وہ روایت جس کی تاویل کے بارے میں ائمہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

دوسرا روایت کے الفاظ کی عمومیت' اکثر لوگوں کیلئے اس کے مفہوم سے واقفیت حاصل کرنا دشوار ہوتا ہے اور اس سے مقصود کا حصول ان کیلئے مشکل ہوتا ہے۔اس لیے ہم نے سنن کی تقسیم اور نوع بندی کا ارادہ کیا تا کہ ایسی روایات' جن کے بارے میں ہم نے ذکر کیا ہے۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ (کی عطا کردہ توفیق) کے مطابق ان کی وضاحت کر دیں اور اس کے بارے میں قول موافق ہو جائے۔اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

کتاب کے آغاز میں ہم نے انواع سنن کے تراجم سے آغاز کیا ہے' تا کہ اس شخص کیلئے سہولت ہو جائے جو ان میں سے کسی بھی نوع سے متعلق احادیث سے واقفیت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس لیے بھی کہ مقصود کے وقت ہر قسم کی ہر فصل کو حفظ کرنا دشوار نہ رہے۔اس کی وجہ یہ ہے' ہم نے سنن کی اس ترتیب بندی میں قرآن کی تالیف کی پیروی کرنے کا قصد کیا ہے کیونکہ قرآن کو مختلف اجزاء کی شکل میں تالیف کیا گیا ہے' تو قرآن کے اجزاء کے مقابلے میں (یعنی اس کی طرز پر) ہم نے سنن کی اقسام بنا دی ہیں۔

جس طرح قرآن کے اجزاء میں سے ہر جز مختلف سورتوں پر مشتمل ہوتا ہے' تو اسی طرح ہم نے سنن کی اقسام میں سے ہر قسم کو مختلف انواع پر مشتمل بنایا ہے' تو سنن کی انواع' قرآن کی سورتوں کے مقابل (یعنی اس طرز کے حوالے سے) ہوں گی اور قرآن کی ہر سورت کیونکہ کئی آیات پر مشتمل ہوتی ہے اس لیے ہم نے سنن کی انواع میں سے ہر نوع کو مختلف احایث پر مشتمل بنایا ہے' تو سنن میں سے احادیث' قرآن کی آیات کے مقابلے میں ہوں گی۔

ہم نے جو تفصیل ذکر کی ہے' جب آدمی اس سے واقف ہو جائے گا اور ان (احادیث کو) حفظ کرنے کا ارادہ کرے گا' تو اس کیلئے یہ چیز آسان ہو گی جو اس نے ارادہ کیا ہے۔جس طرح اس کیلئے یہ بات دشوار ہو گی کہ اگر وہ انہیں حفظ کرنے کا ارادہ نہیں کرتا تو اس کیلئے ان احادیث سے واقفیت حاصل کرنا (یعنی موضوع کی ترتیب کے حوالے سے انہیں تلاش کرنا) مشکل ہو گا۔

کیا آپ نے غور نہیں کیا؟ جب کسی شخص کے پاس قرآن مجید موجود ہو اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حافظ نہ ہو اور وہ قرآن کی کسی آیت کے بارے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہو کہ وہ کس مقام پر ہے؟ تو یہ بات اس کیلئے دشوار ہو گی۔لیکن جب وہ اس (قرآن کو) حفظ کر لے گا' تو تمام آیات اس کی آنکھوں کے سامنے ہونگی۔

تو اگر یہ کتاب کسی شخص کے پاس ہو' اور وہ اسے حفظ نہ کرے' اس کی تقاسیم اور انواع میں غور و فکر نہ کرے۔اور پھر اس میں سے

کوئی حدیث نکالنا چاہے (یعنی تلاش کرنا چاہے) تو یہ بات اس کیلئے دشوار ہوگی لیکن جب وہ اسے حفظ کرنے کا قصد کرے گا' تو اس کا علم پوری کتاب کو محیط ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ کسی ایک حدیث کو بھی نہیں چھوڑے گا۔ یہ وہ حیلہ ہے' جو ہم نے اس لیے اختیار کیا ہے' تاکہ لوگ ''سنن'' (یعنی احادیث) کو یاد کریں اور ان کو حفظ کرنے اور ان کا علم حاصل کرنے کو چھوڑ کر صرف تحریری طور پر نوٹ کرنے اور جمع کرنے پر اکتفاء نہ کریں البتہ ضرورت کے وقت (انہیں نوٹ بھی کرلیں)۔

ہم نے اپنی اس کتاب میں جو احادیث شامل کی ہیں۔ ان کو نقل کرنے میں ہم نے شرائط رکھی ہیں۔ ہم نے اس میں صرف وہی روایات شامل کی ہیں' جن کے راویوں میں سے ہر شیخ میں پانچ چیزیں پائی جائیں۔

پہلی: آراستہ پوشیدہ (معاملات) کے ہمراہ دین میں عدالت

دوسری: حدیث بیان کرنے میں سچ بیانی اور اس حوالے سے اس کا مشہور ہونا۔

تیسری: جو حدیث وہ بیان کر رہا ہے اس کی سمجھ بوجھ ہونا۔

چوتھی: جو روایت وہ نقل کر رہا ہے اس کے معانی (ومصداق) کا علم ہونا۔

پانچویں: اس کی (نقل کردہ) روایت ''تدلیس'' سے خالی ہو۔

ہر وہ راوی جس میں یہ پانچ خصوصیات موجود ہونگی۔ ہم نے اس کی (نقل کردہ) روایت سے استدلال کیا ہے۔

اور اس کی روایت پر ہم نے کتاب کی بنیاد رکھی ہے اور جن راویوں میں یہ پانچ خصوصیات نہیں پائی جاتی ہیں ہم نے ان سے استدلال نہیں کیا۔

انسان میں عدالت موجود ہونے سے مراد یہ ہے' اس کے اکثر احوال اللہ تعالیٰ کی فرمانبرادری پر مشتمل ہوں اور وہ شخص عادل نہیں ہوگا' جس کے اکثر احوال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مشتمل ہوں۔

بعض اوقات کوئی عادل شخص ایسا ہوتا ہے' جس کے پڑوسی اور اس کے شہر کے عادل لوگ اس کے حق میں گواہی دیتے ہیں لیکن وہ اپنی روایت کردہ حدیث میں سچا نہیں ہوتا۔ اس چیز کی معرفت اسی شخص کو حاصل ہو سکتی ہے' جو باقاعدہ طور پر علم حدیث حاصل کرے اور تعدیل کرنے والا کوئی شخص علم حدیث کا ماہر اس وقت تک شمار نہیں ہوتا۔ جب تک وہ روایت اور دین دونوں حوالوں سے ایک ساتھ تعدیل نہ کرے۔

جو حدیث (راوی) بیان کر رہا ہے اس کی سمجھ بوجھ ہونے سے مراد یہ ہے' وہ لغت کی اتنی سمجھ بوجھ رکھتا ہو' جس کے نتیجے میں وہ روایت کے معانی کو ان کے مخصوص مقام سے ہٹا نہ دے اور اسے علم حدیث کی اتنی سمجھ بوجھ ہو کہ وہ موقوف روایت کو مسند روایت کے طور پر' یا مرسل روایت کو مرفوع روایت کے طور پر نقل نہ کردے یا کسی اسم کی تصحیف نہ کردے۔

اپنی نقل کردہ روایت کے ممکنہ معانی کا علم رکھنے سے مراد یہ ہے' وہ علم فقہ کی اتنی سمجھ بوجھ رکھتا ہو کہ جب وہ کسی روایت کو بیان کرے یا اپنے حافظے کی بنیاد پر اسے نقل کرے' یا اس کو مختصر طور پر نقل کرے تو وہ اس کا کوئی ایسا معنی بیان نہ کردے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سے مختلف ہو۔

روایت میں تدلیس نہ ہونے سے مراد یہ ہے' وہ روایت اس قسم کی ہو' جس کی صفت ہم بیان کر چکے ہیں' اس میں یہ پانچ خوبیاں ہونی چاہئیں اور راوی نے اپنے جیسے (یعنی ان خصوصیات کے حامل شخص) سے سماع کے طور پر (یعنی اپنے استاد سے وہ حدیث با قاعدہ سن کر) اسے نقل کیا ہو یہاں تک کہ (سند کا سلسلہ) نبی اکرم ﷺ تک پہنچ جائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم نے اسبیجاب سے لے کر اسکندریہ تک تقریباً دو ہزار مشائخ سے احادیث نوٹ کی ہیں لیکن ہم نے اپنی اس کتاب میں صرف 150 مشائخ سے روایات نقل کی ہیں۔ کسی سے کم' کسی سے زیادہ' ہماری اس کتاب میں مذکور زیادہ تر روایات کا مآخذ 20 مشائخ ہیں' جن کے حوالے سے ہم نے احادیث نقل کی ہیں اور ہم نے دوسروں کی روایات (چھوڑ کر) ان حضرات کی روایات پر اکتفاء کیا ہے' جو ان شرائط کے مطابق ہیں' جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بعض اوقات میں اس کتاب میں کوئی روایت نقل کروں گا اور ایسے مشائخ کے حوالے سے نقل کروں گا۔ جن پر ہمارے بعض ائمہ نے تنقید کی ہے جیسے سماک بن حرب' داؤد بن ابو ہند' محمد بن اسحاق بن یسار' حماد بن سلمہ' ابو بکر بن عیاش اور ان جیسے دیگر حضرات ہیں' جن کی روایات سے ہمارے بعض ائمہ نے پہلوتہی کی ہے' جبکہ بعض ائمہ نے ان کی روایات کو نقل کیا ہے' تو ایسے حضرات میں سے' جس کے بارے میں' واضح براہین اور مستند قرائن سے یہ بات پتہ چل جائے کہ یہ ثقہ ہے' تو میں اس سے روایت نقل کر دوں گا اور اس پر تنقید کرنے والے کے قول کو خاطر میں نہیں لاؤں گا اور جس راوی کے بارے میں روشن دلائل اور واضح قرائن سے یہ پتہ چل جائے کہ وہ عادل نہیں ہے' تو میں اس کے حوالے سے روایت نقل نہیں کروں گا۔ اگرچہ ہمارے بعض ائمہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہو۔

میں ان میں سے ایک کی مثال پیش کرتا ہوں اور اس کے بارے میں کلام کرتا ہوں تا کہ آدمی اس شخص کے بارے میں اندازہ لگا سکے' جو اس کی مثل ہوگا۔

جیسے ہم حماد بن سلمہ کی طرف آتے ہیں اور ان کی مثال پیش کرتے ہیں جس شخص نے ان کی حدیث کو پرے کیا ہے' ہم اسے یہ کہتے ہیں: حماد بن سلمہ کس وجہ سے اس بات کے مستحق ٹھہرے کہ ان کی نقل کردہ روایت کو ترک کر دیا جائے؟

حالانکہ وہ (اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے) ایک ایسے شخص ہیں۔ جنہوں نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر کیا۔ (احادیث کو) نوٹ کیا' جمع کیا' تصنیف کیا' انہیں یاد کیا' ان کا مذاکرہ کیا۔ انہوں نے دینداری اور پوشیدہ (امور میں) تقویٰ کو (اپنے اوپر) لازم کیا۔ ہمیشہ عبادت گزار رہے۔ سنت کے معاملے میں پختہ رہے اور اہل بدعت کی مخالفت کرتے رہے۔ بصرہ کے عام لوگوں کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ''مستجاب الدعوات'' بزرگ ہیں اور ان کے زمانے میں ان کے علاوہ بصرہ میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا' جس کی نسبت علم (حدیث) کی طرف کی جاتی ہو اور اس کا شمار ''ابدال'' میں ہوتا ہو' تو جس شخص میں یہ تمام خصوصیات جمع ہوں' اس کی روایت لاتعلقی کی مستحق کیوں ہوگی؟

اگر وہ یہ جواب دے: اس کی وجہ یہ ہے' وہ بعض اوقات اپنے معاصرین سے مختلف الفاظ نقل کر دیتے ہیں' تو اسے یہ کہا جائے گا: کیا دنیا میں کوئی ایسا ثقہ محدث ہے' جس نے بعض روایات میں اپنے معاصرین سے مختلف الفاظ نقل نہ کیے ہوں؟

تو اگر کوئی شخص بعض روایات میں معاصرین کی مخالفت کی وجہ سے اس بات کا مستحق بن جاتا ہے کہ اس کی نقل کردہ تمام تر روایات کو ترک کر دیا جائے' تو پسندیدہ ائمہ میں سے ہر ایک اس بات کا مستحق قرار پائے گا کہ اس کی روایات کو ترک کر دیا جائے کیونکہ اس نے بعض روایات اپنے اقران سے مختلف طور پر نقل کی ہوں گی۔

اگر وہ شخص یہ کہے: حماد غلطی کر جاتے تھے' تو اسے یہ کہا جائے گا: اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے بعد کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے' جو (مکمل طور پر) غلطی سے محفوظ ہو؟

اگر غلطی کرنے کی وجہ سے (کسی راوی کی) حدیث کو ترک کرنا جائز ہو' تو صحابہ کرام' تابعین عظام اور ان کے بعد کے محدثین کی (نقل کردہ) حدیث کو ترک کرنا بھی جائز ہو گا کیونکہ یہ حضرات معصوم نہیں تھے۔

اگر وہ شخص یہ کہے: حماد زیادہ غلطیاں کرتے تھے' تو اسے یہ کہا جائے گا: لفظ ''زیادہ'' ایک ایسا لفظ ہے' جو کئی معانی پر مشتمل ہوتا ہے اور کوئی بھی شخص اس بات کا مستحق اس وقت تک نہیں بنتا کہ اس کی روایات کو ترک کر دیا جائے جب تک اس سے صادر ہونے والی غلطیاں اس (کی نقل کردہ) ٹھیک (روایات) پر غالب نہیں آ جاتی ہیں۔ جب اس کی غلطیاں زیادہ ہو جائیں اور ٹھیک روایات پر غالب آ جائیں' تو پھر وہ اس بات کا مستحق ہو جاتا ہے' اس کی نقل کردہ روایت سے لاتعلقی اختیار کی جائے۔ تاہم جس کی غلطیاں زیادہ ہوں لیکن وہ درست (روایات) پر غالب نہ ہوں' تو اس کی وہ روایات قبول کی جائیں گی۔ جن میں اس نے غلطی نہیں کی اور اس کی صرف ان روایات سے لاتعلقی اختیار کی جائے گی جن میں اس نے غلطی کی ہے جیسے شریک' ہشیم' ابوبکر بن عیاش اور ان جیسے دیگر افراد۔ یہ حضرات غلطیاں کرتے ہیں اور زیادہ کرتے ہیں لیکن ان کے حوالے سے احادیث روایت کی جاتی ہیں اور اس (معترض) نے اپنی کتاب میں ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ تو حماد بھی ان حضرات میں سے ایک ہیں۔

اگر وہ (معترض) یہ کہے: حماد ''تدلیس'' کرتے تھے' تو اسے یہ کہا جائے گا قتادہ' ابواسحاق سبیعی' عبدالملک بن عمیر' ابن جریج' اعمش' ثوری' ہشیم (یہ سب حضرات) تدلیس کیا کرتے تھے اور تم ان کی روایات سے استدلال کرتے ہو' تو اگر حماد کا اپنی روایات میں تدلیس کرنا' ان کی حدیث کو ترک کرنے کو لازم کرتا ہے' تو ان ائمہ کی تدلیس بھی ان کی روایات کو ترک کرنے کو لازم کر دے گی۔

اگر وہ (معترض) یہ کہے: وہ (یعنی حماد' راویوں کی) ایک جماعت کے حوالے سے ایک روایت' ایک ہی (جیسے) الفاظ میں نقل کر دیتے ہیں وہ ان (راویوں) کے الفاظ میں اختلاف کی وضاحت نہیں کرتے۔

تو اسے یہ کہا جائے گا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین روایات کو متباین الفاظ کے ہمراہ معنوی طور پر نقل کر دیتے ہیں' تو حماد بھی اسی طرح کر دیتے تھے۔

وہ ایوب' ہشام' ابن عون' یونس' خالد' قتادہ سے ابن سیرین کے حوالے سے (منقول) روایت سنتے تھے' اور اس کے مضمون کی تحقیق کرتے تھے اور اسے ایک ہی طرح کے الفاظ میں جمع کر لیتے تھے۔ اگر اس وجہ سے ان کی حدیث کو ترک کرنا لازم آتا ہو' تو پھر (اس بنیاد پر) سعید بن مسیب' حسن بصری' عطاء اور ان جیسے دوسرے تابعین حضرات کی حدیث کو ترک کرنا لازم آئے گا کیونکہ یہ حضرات بھی ایسا کرتے تھے۔ اس لیے روایات کے ناقلین کے بارے میں اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے' ان کی نقل کردہ روایت کی

قرائن سے تائید حاصل کی جائے (یعنی اس کے متابع اور شواہد کا جائزہ لیا جائے)

میں اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں تا کہ اس کے ذریعے دیگر روایات کے بارے میں شناسائی حاصل کی جا سکے۔

ہم حماد بن سلمہ کی طرف آتے ہیں انہوں نے ایوب' ابن سیرین' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' ہمیں حماد کے علاوہ ایوب کے کسی دوسرے شاگرد کے پاس وہ روایت نہیں مل سکی۔

تو اب ہم پر یہ بات لازم ہے' ہم حماد پر جرح کرنے میں' توقف کریں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کے معاصرین میں سے دیگر حضرات نے کون سی روایات نقل کی ہیں۔

تو یہ ضروری ہے' ہم سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیں۔

کیا حماد کے کئی شاگردوں نے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے؟ یا ان (کے شاگردوں) میں سے صرف کسی ایک نے وہ روایت نقل کی ہے؟

اگر یہ صورت پائی جائے کہ ان کے کئی شاگردوں نے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' تو یہ بات پتہ چل جائے گی کہ حماد نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

اگر یہ صورت پائی جائے کہ وہ روایت حماد کے حوالے (صرف ایک) ضعیف راوی نے روایت کی ہے' تو اس روایت کو حماد کے بعد والے (ضعیف راوی) سے منسلک کر دیا جائے گا۔

جب یہ بات مستند طور پر ثابت ہو جائے کہ انہوں نے ایوب کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہے' جس کی متابعت نہیں کی گئی تو یہ ضروری ہوگا کہ اس بارے میں' توقف کیا جائے اور اسے ضعیف قرار نہ دیا جائے۔

بلکہ اس بات کا جائزہ لیا جائے۔ کیا ایوب کے علاوہ کسی اور ثقہ راوی نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے؟

اگر یہ صورت پائی جائے' تو یہ بات پتہ چل جائے گی کہ اس حدیث کی کوئی اصل ہے' جس کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے'

اگر وہ صورت نہیں پائی جاتی جو ہم نے بیان کی ہے' تو پھر اس صورت میں اس بات کا جائزہ لیا جائے گا۔

ابن سیرین کے علاوہ کسی اور ثقہ راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے؟ اگر یہ بات پائی جائے' تو پتہ چل جائے گا کہ اس حدیث کی اصل ہے۔

اگر وہ چیز نہیں پائی جاتی جو ہم نے بیان کی ہے' تو پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا۔

کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور (صحابی) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے؟ اگر یہ بات پائی جائے' تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ اس حدیث کی کوئی اصل ہے۔

لیکن جب یہ چیز بھی نہ پائی جائے اور وہ روایت بذات خود تین اصولوں (یعنی کتاب' سنت اور اجماع) کے خلاف ہو' تو کسی شک کے بغیر یہ بات پتہ چل جائے گی کہ وہ روایت ''موضوع'' (یعنی جھوٹی روایت) ہے۔

یہ روایات کے ناقلین کے بارے میں تحقیق کرنے کا حکم (یعنی طریقہ) ہے۔ ہم نے ہر ایک شیخ کی روایت کی تحقیق کی ہے' جو

اس (اصول کے مطابق ہے) جسے ہم بیان کر چکے ہیں کہ دینی اعتبار سے جائزہ لیا جائے گا۔

تو ان میں سے جس کے بارے میں ہمارے نزدیک مستند طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عادل ہے ہم اس سے استدلال کریں گے (یعنی اس کی نقل کردہ روایات تحریر کریں گے) اور اس کی روایات کو قبول کریں گے اور انہیں اس کتاب میں شامل کریں گے۔ اور ہم نے جو معیار بیان کیا ہے اگر اس کے حوالے سے کسی راوی کے بارے میں ہمارے نزدیک مستند طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عادل نہیں ہے تو ہم اس سے استدلال نہیں کریں گے۔ ایسے راویوں کو ہم نے اپنی کتاب "المجروحین" میں شامل کر دیا ہے جو ان محدثین کے بارے میں ہے جن پر کسی بھی حوالے سے جرح کی گئی ہے کیونکہ "مجروح" راویوں پر 20 قسم کی جرح کی گئی ہے جسے ہم نے کتاب "المجروحین" کے آغاز میں مختلف فصول کے تحت ذکر کیا ہے جس کے بارے میں مجھے امید ہے جو شخص اس بارے میں تحقیق کرے گا یہ اس کیلئے کافی ہوگی۔ اس لیے اس (بحث کو) یہاں اس کتاب میں دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جہاں تک روایات کا تعلق ہے تو تمام روایات "خبر واحد" ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے جسے دو عادل راویوں نے نقل کیا ہو اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اسے دو عادل راویوں سے نقل کیا ہو یہاں تک کہ (دو عادل راویوں والی سند کا سلسلہ) نبی اکرم ﷺ تک پہنچ جائے۔

تو جب یہ بات ناممکن اور غلط ہے تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ تمام روایات "خبر واحد" ہیں تو جو شخص "اخبار آحاد" کو قبول کرنے سے روگردانی کرے گا تو وہ تمام احادیث کو ترک کرنے کا ارادہ رکھے گا کیونکہ احادیث صرف "اخبار آحاد" کے طور پر ہی موجود ہیں۔

جہاں تک روایات میں "مرفوع" ہونے کو قبول کرنے کا تعلق ہے تو ہم اسے ہر ایسے شیخ سے قبول کرلیں گے جس میں وہ پانچ خصوصیات پائی جاتی ہوں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں۔

تو اگر ایک عادل راوی کسی روایت کو "مرسل" کے طور پر نقل کرتا ہے اور دوسرا عادل راوی اسی روایت کو "مسند" روایت کے طور پر نقل کرتا ہے۔ تو ہم اس کی روایت کو قبول کرلیں گے جس نے اسے "مسند" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

کیونکہ اس نے ایک ایسی اضافی چیز نقل کی ہے جسے اس نے محفوظ رکھا اور دوسرے راوی نے اسے محفوظ نہیں رکھا جو "اتقان" میں اس کی مثل ہے۔

اگر دو عادل راوی (کسی روایت کو) "مرسل" کے طور پر نقل کریں اور دو عادل راوی اسی روایت کو "مسند" کے طور پر نقل کریں تو میں ان دو عادل راویوں کی روایت قبول کرلوں گا۔ جنہوں نے اسے "مسند" روایت کے طور پر نقل کیا ہے لیکن اس کیلئے وہی چیز شرط ہوگی (جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں) اور اس بارے میں حکم اسی طرح ہوگا خواہ اس میں تعداد زیادہ ہو یا کم ہو۔

لیکن اگر پانچ عادل راویوں نے اسے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہو اور دو عادل راویوں نے "مسند" کے طور پر نقل کیا ہو تو اس صورت میں میں نے (متابع اور شواہد کا) جائزہ لیا اور جس کے حق میں (قرائن سامنے آئے) اس کیلئے فیصلہ دیدیا۔

جیسے ہم ایک ایسی روایت کی طرف آتے ہیں جسے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل

کیا ہے۔

امام مالک' عبیداللہ بن عمر' یحییٰ بن سعید' عبداللہ بن عون' ایوب سختیانی اسے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کرنے پر متفق ہیں اور انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ ایوب بن موسیٰ' اسماعیل بن امیہ نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تو یہ سب حضرات ''ثقہ'' ہیں یا ان دو حضرات نے اسے ''مسند'' روایت کے طور پر نقل کیا ہو اور باقی نے ''مرسل'' کے طور پر نقل کیا ہو' تو میں نے نافع سے اوپر (کے بارے میں شواہد اور متابع) کی تحقیق کی ہے۔

یا نافع کے علاوہ کسی اور ثقہ راوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے؟ یا ان سے بھی اوپر (یعنی کسی دوسرے صحابی نے) ایسا کیا ہے' جو (ان شرائط) کے مطابق ہو جو ہم بیان کر چکے ہیں۔

ہم نے جو بات بیان کی ہے اگر وہ پائی جائے' تو ہم اس کی روایت کو قبول کر لیں گے جس نے اضافی چیز (یعنی اس کا مرفوع ہونا) نقل کیا ہے۔ یہ اس کے مطابق ہوگا' جو ہم ذکر کر چکے ہیں۔

مختصر یہ کہ یہ بات ضروری ہے' نقل کرنے والوں میں عدالت کی تحقیق کی جائے۔ جب ان میں سے کسی ایک کا عادل ہونا ثابت ہو جائے' تو اس کی وہ روایت قبول کر لی جائے جو اس نے ''مسند'' کے طور پر نقل کی ہے اگرچہ دوسرے راوی نے اسے ''موقوف'' کے طور پر نقل کیا ہو' یا (اس کی نقل کردہ) ''مرفوع'' حدیث کو قبول کر لیا جائے اگرچہ دوسرے راوی نے اسے ''مرسل'' کے طور پر نقل کیا ہو کیونکہ عدالت صرف اسی چیز کو لازم کرتی ہے اس لیے دو ثقہ راویوں سے ''ارسال'' اور ''رفع'' مقبول ہونگے اور دو عادل راویوں سے ''مسند'' اور ''موقوف'' کو قبول کیا جائے گا' جو اس شرط کے مطابق ہو جو ہم بیان کر چکے ہیں۔

جہاں تک روایات میں اضافی الفاظ نقل کرنے کا تعلق ہے' تو ہم یہ چیز صرف اس راوی سے قبول کریں گے جس پر فقہ غالب ہو۔ یہاں تک کہ یہ پتہ چل جائے کہ وہ جس چیز کو روایت کر رہا ہے اس کا علم بھی رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے بارے میں یہ شک نہ رہے' وہ (روایت کو) اس کے مخصوص مقام (یعنی مقصود و مفہوم) سے ہٹا دے گا' یا اس کے معنی میں تبدیلی کر دے گا یا ایسا نہیں ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے' روایتی محدثین عام طور پر متون کی بجائے (راویوں کے) نام اور اسانید یاد رکھنے پر توجہ دیتے ہیں جبکہ روایتی فقہاء' اسانید اور محدثین کے اسماء کو یاد رکھنے کی بجائے' صرف متون اور ان کے احکام کو یاد رکھنے پر توجہ دیتے ہیں اور وہ روایت کو معنوی طور پر نقل کر دیتے ہیں۔

تو جب کوئی محدث کسی روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتا ہے اور اس پر فقہ (کا رنگ) غالب ہو' تو میں اس کے ''رفع'' کو صرف اسی وقت قبول کروں گا' جب وہ اپنی کتاب میں سے (دیکھ کر حدیث بیان) کرے کیونکہ وہ ''مرسل'' کے مقابلے میں ''مسند'' اور ''منقطع'' کے مقابلے میں ''موقوف'' کا علم نہیں رکھتا۔ اس کی توجہ کا مرکز صرف متون (کے الفاظ) ہیں۔

اسی طرح میں کسی حافظ اور ''متقن'' محدث کے کسی روایت میں اضافی الفاظ کو قبول نہیں کروں گا کیونکہ اس کا واسطہ زیادہ تر اسناد کے احکام اور راویوں کے نام یاد رکھنے سے ہوتا ہے۔ وہ متون اور اس میں موجود الفاظ کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے۔ البتہ اگر

وہ اپنی کتاب (کو دیکھ کر حدیث بیان کرے) تو معاملہ مختلف ہے۔

یہ وہ احتیاط ہے جو (روایت کے) الفاظ میں "اضافی" چیز قبول کرنے کے بارے میں ہے۔

جہاں تک ان راویوں کا تعلق ہے جن کی نسبت مختلف فرقوں کی طرف کی جاتی ہے جیسے "مرجئہ" "شیعہ" اور ان جیسے (دوسرے فرقہ جات) تو ہم ایسے راویوں کی نقل کردہ روایات سے استدلال کریں گے جبکہ وہ اس شرط کے مطابق ثقہ ہوں جسے ہم بیان کر چکے ہیں۔ ہم ان کے مسلک اور جس کی وہ پیروی کرتے ہیں اس کو ان کے اور ان کے خالق کے درمیان معاملے پر چھوڑتے ہیں ماسوائے اس صورت کے کہ وہ اپنے فرقے کے باقاعدہ داعی ہیں تو جو شخص اپنے فرقہ کا داعی اور دفاع کرنے والا ہو یہاں تک کہ وہ اس حوالے سے (اپنے فرقے کا) امام ہو اگر اس کے ثقہ ہونے کی وجہ سے ہم اس سے روایت نقل کر دیں تو ہم اس کے فرقے کے پیروکاروں کیلئے راستہ بنا دیں گے اور علم حدیث کے طالب کے لئے یہ راہ کھول دیں گے کہ وہ اس پر اور اس کے قول پر اعتماد کرے۔ اس لیے احتیاط اسی میں ہے ایسے داعیوں (اور) پیشواؤں کی روایت کو ترک کر دیا جائے اور ان میں سے صرف ثقہ راویوں سے استدلال کیا جائے۔ جو (ان شرائط) کے مطابق ہو جو ہم نے بیان کی ہیں۔

اگر ہم اعمش ابواسحاق عبدالملک بن عمیر اور ان جیسے حضرات کی روایات کو ان کے مسلک کی وجہ سے ترک کرنے کا ارادہ کریں اور قتادہ سعید بن ابوعروبہ ابن ابوذئب اور ان کی مانند دیگر حضرات جس کے مقلد تھے ان کی وجہ سے (ان کی حدیث ترک کریں) یا عمر بن ذر ابراہیم تیمی مسعر بن کدام اور ان کے معاصرین کی (حدیث اس وجہ سے ترک کر دیں) جو انہوں نے اختیار کیا ہے تو اگر ہم ان کے مسالک کی وجہ سے ان کی حدیث کو ترک کر دیں تو یہ تمام احادیث کو ترک کرنے کا ذریعہ بن جائے گا اور اس صورت میں ہمارے ہاتھوں میں صرف تھوڑی سی احادیث باقی رہ جائیں گی۔ ہم نے جو چیز بیان کی ہے اگر اس پر عمل کریں تو ہم احادیث کو پرے کرنے اور انہیں بجھا دینے میں مددگار بن جائیں گے اس لیے احتیاط کا تقاضا یہ ہے ان کی روایات قبول کرنے میں اس اصول کو پیش نظر رکھا جائے جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ نہیں کہ ان کی روایت کردہ تمام احادیث کو پرے کر دیا جائے۔

جہاں تک ان راویوں کا تعلق ہے جو آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ جیسے جریری سعید بن ابوعروبہ اور ان جیسے دیگر حضرات تو ہم نے اپنی اس کتاب میں ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں اور ان کی روایات سے استدلال کیا ہے۔ ہم نے ان کی احادیث میں سے صرف ان روایات پر اعتماد کیا ہے جو ان سے ایسے ثقہ راویوں نے نقل کی ہیں جو قدیم ہیں اور ان کے بارے میں ہمیں اس بات کا علم ہے اور انہوں نے ان حضرات سے ان کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے احادیث کا سماع کیا تھا۔

یا پھر ان روایات (کو قبول کیا ہے) جن میں انہوں نے (دوسرے) ثقہ راویوں کی موافقت کی ہے جن روایات کی دوسرے حوالوں سے صحت اور ثبوت کے بارے میں ہمیں کوئی شک نہیں ہے۔

تو ایسے حضرات جو آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے اور ان کے عادل ہونے کی وجہ سے ان کے اختلاط کے دوران ان سے روایات نقل کی گئیں۔ اس کے باوجود ان کا حکم ایسے ثقہ راوی کا ہے جو غلطی کر جاتا ہے تو یہ بات لازم ہوتی ہے جب اس کی غلطی کا پتہ لگ جائے تو اس کی غلطی کو ترک کر دیا جائے اور اس روایت سے استدلال کیا جائے جس کے بارے میں ہمیں علم ہے اس نے

اس میں غلطی نہیں کی ہے۔

تو استدلال کے حوالے سے ان حضرات کا ان روایات میں یہی حکم ہوگا' جب وہ ثقہ راویوں کی موافقت کریں اور جو روایات ذکر کرنے میں یہ منفرد ہوں اور ان کے قدیم شاگردوں نے ان کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے ان کے حوالے سے وہ روایات نقل کی تھیں ان کا بھی یہی حکم ہوگا۔

جہاں تک ان ''مدلسین'' کا تعلق ہے' جو ثقہ اور عادل ہوں' تو ہم ان کی صرف ان روایات سے استدلال کریں گے جن کے بارے میں انہوں نے یہ بیان کیا ہو کہ انہوں نے (اپنے مشائخ سے باقاعدہ ان روایات کا) سماع کیا ہے۔ جیسے ثوری' اعمش' ابواسحاق اور ان کی مانند دیگر ائمہ متقنین ہیں جو دین کے حوالے سے پرہیزگار ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے' جب ہم کسی مدلس کی ایسی روایت کو قبول کر لیں خواہ وہ ثقہ ہو' جس روایت کے بارے میں اس نے سماع کی صراحت نہ کی ہو' تو پھر تمام ''مقطوع'' اور ''مرسل'' روایات کو قبول کر لینا لازم آئے گا کیونکہ یہ بات پتہ نہیں چل سکے گی۔ ہوسکتا ہے' اس مدلس نے وہ روایت کسی ایسے ضعیف راوی کے حوالے سے نقل کی ہو کہ اگر اس کا ذکر کر دیا جاتا تو وہ روایت ضعیف شمار ہوتی۔

البتہ اگر مدلس یہ بات بیان کر دے کہ اس نے ہمیشہ کسی ثقہ راوی کے حوالے سے ہی تدلیس کی ہے (تو معاملہ مختلف ہے) اگر ایسا ہو' تو پھر اس کی روایت قبول کی جائے گی اگر اس نے ''سماع'' کو بیان نہ کیا ہو اور یہ چیز پوری دنیا میں صرف سفیان بن عیینہ میں ہے' وہ تدلیس کرتے ہیں لیکن صرف ثقہ اور متقن سے کرتے ہیں اور سفیان بن عیینہ سے منقول تدلیس والی زیادہ تر روایات ایسی ہیں' وہی خبر بعینہٖ (دوسرے حوالے سے) یوں بھی پائی گئی کہ انہوں نے اس میں اپنے جیسے ثقہ راوی سے سماع کی وضاحت کر دی تو اس علت کی وجہ سے۔ اگر اس نے سماع کو بیان نہ کیا ہو' اس روایت کا حکم وہی ہوگا۔ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا ہوگا' جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہو لیکن انہوں نے (بذات خود) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سماع نہ کیا ہو۔

ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نقل کردہ تمام روایات کو قبول کریں گے۔ جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کی ہوں۔ خواہ انہوں نے اپنی روایت کردہ تمام روایات میں سماع کو بیان نہ کیا ہو۔

ہم یہ بات یقینی طور پر جانتے ہیں' بعض اوقات کسی صحابی نے کوئی حدیث کسی دوسرے صحابی سے سنی ہوتی ہے اور وہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کر دیتے ہیں' وہ اس صحابی کا ذکر نہیں کرتے جن سے انہوں نے حدیث سنی تھی۔

اس کی وجہ یہ ہے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' امام' سردار' قائد اور عادل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو اس چیز سے محفوظ رکھا ہے کہ ان کے ساتھ ضعف لاحق ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم میں سے موجود شخص' غیر موجود تک اس کی تبلیغ کر دے'' اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے' تمام صحابہ کرام عادل ہیں' ان میں سے کوئی بھی مجروح یا ضعیف نہیں ہے کیونکہ اگر ان میں سے کوئی مجروح یا ضعیف ہوتا یا ان میں سے کوئی ایک عادل نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرمان میں استثناء کر لیتے اور یہ ارشاد فرماتے: تم میں سے فلاں اور فلاں موجود شخص غیر موجود افراد تک تبلیغ کر دے۔ تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد والے افراد تک تبلیغ کے حکم میں (صحابہ کرام) کے ذکر کو ''مجمل'' رکھا

ہے' تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے' وہ سب (صحابہ کرام) عادل ہیں' تو جس کو اللہ تعالیٰ کے رسول نے عادل قرار دیا ہو اس کے شرف کیلئے یہی کافی ہے۔

جب کسی اور مدلس کی نقل کردہ روایت کے بارے میں میرے نزدیک یہ بات مستند طور پر ثابت ہو جائے کہ اس نے اس روایت کے بارے میں سماع کو بیان کیا ہے' تو پھر میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا کہ میں اسے سماع کے' ذکر کے بغیر بیان کر دوں جبکہ وہ دوسرے حوالے سے میرے نزدیک مستند ہو۔

اس تقسیم اور انواع کے ذکر کے بعد ہم کتاب کی شرائط ایک' ایک قسم اور ایک' ایک نوع کر کے بیان کریں گے اس میں وہ روایات ہوں گی جو ان شرائط کے مطابق ہوں گی جو ان کے ناقلین کے بارے میں ہم نے ذکر کی ہیں اور ان احادیث کی سند میں کوئی انقطاع نہیں ہوگا اور ان کے ناقلین کے بارے میں جرح ثابت نہیں ہو سکی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا (تو ہم ایسا کریں گے)

میں اس کتاب میں روایات کو تکرار کے ساتھ نقل کرنے سے گریز کروں گا۔ البتہ دو صورتوں کا معاملہ مختلف ہے یا تو (روایت کے) الفاظ میں اضافہ ہوگا' جسے ذکر کرنا ضروری ہوگا۔ یا پھر اس روایت کے ذریعے کسی دوسری روایت کے مفہوم کے بارے میں استشہاد کرنا ہوگا۔ ان دو صورتوں کے علاوہ' میں اس کتاب میں احادیث کو مکرر ذکر کرنے سے گریز کروں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جن پر اس نے دنیا میں ستر (یعنی ان کی خامیوں) پر پردے لٹکائے ہیں اس کے ہمراہ آخرت میں ان کی غلطیوں سے درگزر کیا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے' وہ کرتا ہے۔

(ابن بلبان کہتے ہیں) شیخ (ابن حبان) کا خطبے میں کلام یہاں ختم ہو گیا۔

☆☆☆☆

(ابن بلبان کہتے ہیں) (سنن کی اقسام کی) پہلی قسم کے آخر میں انہوں نے یہ بات کہی ہے:

مصطفیٰ کریم سے منقول ''اوامر'' کی انواع کے مجموعہ کا یہ آخر ہے جنہیں ہم نے فصول اور تقاسیم کی انواع کے تحت ذکر کیا ہے۔ ''اوامر'' میں سے کچھ احادیث باقی رہ گئی ہیں' جنہیں ہم نے دیگر تمام اقسام میں (مختلف مقامات پر) ذکر کیا ہے کیونکہ وہ مقام اس کیلئے زیادہ مناسب ہے' جس طرح ہم نے ان میں سے کچھ کو ''اوامر'' کے تحت نقل کر دیا ہے' تا کہ ان کے بارے میں قصد کرتے ہوئے مقصود حاصل کر سکے۔

اس کے بعد ہم دوسری قسم املاء کروائیں گے' جو فصل بندی اور تقسیم کے ہمراہ ''نواہی'' کے بارے میں ہے اور یہ اس کے مطابق ہوگی جو ہم نے ''امر'' (کی قسم میں) املاء کروایا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا (تو ہم ایسا کریں گے)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے۔ جو اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں حکم بیان کرتے ہوئے' شدت پسندوں کی نفسانی خواہشات سے منہ موڑ کر رکھتے ہیں اور نئے پیش آمدہ مسائل کے بارے میں اوندھی خواہشات اور منحوس آراء کی تقلید کرنے والوں کی آراء کی طرف نہیں جھکتے ہیں۔ بے شک وہ (اللہ تعالیٰ ان میں) سب سے بہتر ہے' جس سے سوال کیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆

(ابن بلبان کہتے ہیں) پھر انہوں نے دوسری قسم کے آخر میں یہ کہا ہے: یہ مصطفیٰ کریم ﷺ سے منقول ''نواہی'' کی انواع کے مجموعہ کا آخر ہے' جسے ہم نے فصول کے تحت تقسیم کیا ہے' تا کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنی امت کو جو احکام بتائے ہیں ان کی تفصیل سے واقفیت حاصل ہو جائے۔

''نواہی'' سے متعلق چند احادیث باقی رہ گئی ہیں' جنہیں ہم نے دیگر تمام اقسام میں ذکر کیا ہے' جس طرح ہم نے انہیں ''نواہی'' (سے متعلق باب) میں ذکر کیا ہے اور یہ اس کے مطابق ہے' جس اصول کی بنیاد پر ہم یہ کتاب (مرتب کر رہے ہیں)

اس قسم کے بعد ہم سنن کی تیسری قسم فصول کے ہمراہ املاء کروائیں گے جو ان چیزوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی اطلاع پر مشتمل ہیں' جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ہم انہیں فصل' فصل کر کے ذکر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ (ہمارے لیے یہ) آسان کرے اور سہل بنائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کی پیروی کرنے والوں میں رکھے' خواہ وہ جس طرف بھی ہوں اور نفسانی خواہشات سے دور رہنے والا بنائے خواہ وہ جس طرف بھی مائل ہوں۔ بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر مسؤول اور افضل مامول ہے۔

انہوں نے تیسری قسم کے آخر میں یہ کہا ہے: یہ ان انواع کا آخر ہے' جو ان چیزوں کے بارے میں اطلاع پر مشتمل ہیں' جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے' جن کا تعلق احادیث ہے اور ہم انہیں املاء کروا چکے ہیں۔

اس قسم سے متعلق بہت سی احادیث ایسی ہیں' جنہیں ہم نے دوسری اقسام میں بھی ذکر کیا ہے' جس طرح ہم نے انہیں اس قسم میں ذکر کیا ہے (دوسری اقسام میں انہیں ذکر کرنے کا مقصد) بظاہر دو متضاد روایات میں تطبیق دینے کیلئے استشہاد کرنا ہے یا ایسی چیز کے مفہوم کی وضاحت ہے' جس سے ایسا شخص متعلق ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے سنت کا مفہوم اس سے مختلف بیان کیا جو نبی اکرم ﷺ کی مراد تھی۔

اس قسم کے بعد ہم سنن کی چوتھی قسم املاء کروائیں گے جو ان اباحات کے بارے میں ہے جن کا ارتکاب مباح ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ دیا اور یہ چاہا (تو ہم ایسا کریں گے)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے جو مصطفیٰ کریم ﷺ کو آپ کی امت سے تعلق رکھنے والے دوسرے (کسی بھی فرد) پر ترجیح دیتے ہیں اور آپ کی جو احادیث منقول ہیں' ان کو قبول کرنے کیلئے (سر کو) جھکا دیتے ہیں۔ رسوا کرنے والے نئے پیش آمدہ امور اور خراب کرنے والی اختراعات کے حوالے سے' دل جن لذات پر مشتمل ہوتا ہے اور نفس جن خواہشات کو لیے ہوئے ہوتا ہے' ان سب کو ترک کر دیتے ہیں' بے شک وہ سب سے بہتر مسؤول ہے۔

☆☆☆☆

انہوں نے چوتھی قسم میں یہ کہا ہے' مصطفیٰ کریم ﷺ سے منقول اباحات کے مجموعہ کا یہ آخر ہے' جس کو ہم نے فصول کے ہمراہ املاء کروایا ہے۔ اس قسم سے متعلق کچھ احادیث باقی رہ گئی ہیں۔ جنہیں ہم نے باقی (تمام) اقسام میں ذکر کیا ہے۔ جس طرح ہم

نے انہیں اس قسم میں بھی نقل کیا ہے' جو ہماری کتاب کے بنیادی اسلوب کے مطابق ہے۔

اس کے بعد ہم پانچویں قسم املاء کروائیں گے جو ان سنتوں کے بارے میں ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے افعال سے متعلق ہیں (ہم انہیں) فصول اور انواع کے ہمراہ (ذکر کریں گے) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ دیا اور یہ چاہا (تو ہم ایسا کریں گے)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جن کی ہدایت کے راستوں کی طرف رہنمائی کی گئی ہے اور سیدھے (رہنے) کے راستے کی (انہیں) توفیق دی گئی۔ جو سنن اور اخبار (یعنی احادیث) کو جمع کرنے کے حوالے سے اور مستند آثار کا فہم حاصل کرنے کے حوالے سے' محنت اور کوشش کے بارے میں ہے۔

(اور جن لوگوں نے) ان اعمال کو ترجیح دی جو باری تعالیٰ کے قریب کر دیتے ہیں' ان اعمال پر جو مختلف احوال میں اس سے دور کر دیتے ہیں۔ بے شک وہ سب سے بہتر مسؤول ہے۔

(ابن بلبان کہتے ہیں) پھر انہوں نے کتاب کے آخر میں یہ کہا ہے: یہ سنن کی انواع کا آخر ہے' جس کی فصل بندی ہم نے اپنی کتاب کے بنیادی اسلوب کے مطابق تقاسیم کے حوالے سے کی ہے۔ ہم نے کتاب کے آغاز سے لے کر اس کے اختتام تک جو انواع بیان کی ہیں' وہ مکمل نہیں ہیں کیونکہ اگر ہم احادیث کے مضمون کے حوالے سے ہر ایک نوع کو ذکر کرتے تو اس کتاب میں مکرر روایات زیادہ ہو جاتیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک نوع اس کا مجموعہ دیگر تمام انواع میں بھی داخل ہوگا۔ اس لیے ہم نے ہر نوع میں سے صرف نمائندہ (یعنی منتخب) روایات کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے' تاکہ ہم اس میں سے ان (روایات) کے علاوہ کا استدارک کر سکیں اور ان (روایات) کے الفاظ میں موجود مشکل کو ختم کر سکیں۔ ہم نے ان روایات کے معانی سے واقفیت کے حصول کیلئے ضروری فصل بندی کی ہے' جو اس کے مطابق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے سہل اور آسان کیا اور اس پر ''حمد'' اسی کیلئے مخصوص ہے۔

منقول روایات میں سے بہت سی روایات کو ہم نے ان کے ناقلین کی وجہ سے ترک کر دیا۔ اگرچہ وہ روایات مشہور اور لوگوں کے درمیان متداول تھیں۔ میں نے جس سبب کی وجہ سے انہیں ترک کیا ہے' جو شخص اس سبب سے واقفیت حاصل کرنا چاہے وہ کتاب ''المجروحین'' کو دیکھ لے جو (ضعیف) محدثین کے بارے میں ہماری تصنیف ہے۔ وہ اس کتاب میں ہر اس شیخ کے بارے میں تفصیل پا لے گا' جس کی حدیث کو ہم نے ترک کیا ہے (اور وہ تفصیل) اس کے سینے کو شفا دے گی اور اس کے جھکاؤ سے شک کی نفی کر دے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی توفیق دی' اگر وہ شخص اس بارے میں صحیح راستے پر چلنا چاہتا ہو اور نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرے اور اس (نفس) کی لذات میں اس کی موافقت نہ کرے۔

ہم نے اپنی اس کتاب میں کئی ایسے راویوں سے استدلال کیا ہے جن پر ہمارے بعض ائمہ نے تنقید کی ہے' جو شخص ان کے اسماء کی تفصیل سے واقفیت حاصل کرنا چاہے۔ وہ مختصر کتاب ''تاریخ ثقات'' پڑھ لے وہ اس میں وہ اصول پا لے گا جن پر ہم نے اس کتاب کی بنیاد رکھی ہے۔ یہاں تک کہ وہ حقیقت کی وضاحت کے بغیر' کسی محدث کے بارے میں' کسی ناقد کی مطلق تنقید کی طرف مائل نہیں ہوگا۔

ہم نے بعض مشہور روایات بھی ترک کر دی ہیں' جنہیں عادل اور ثقہ راویوں نے نقل کیا ہے یہ کچھ علتوں کی وجہ سے (ترک کی

ہیں) جو ہمارے سامنے ظاہر ہو گئیں اور بہت سے لوگوں سے یہ مخفی رہیں۔

اس کے بعد ہم روایات کی علتیں بیان کریں گے۔ اور ہم ہر منقول روایت کا ذکر کریں گے خواہ وہ صحیح ہو یا نہ ہو اور اس کے ہمراہ اس کی علتیں بیان کریں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے آسان اور سہل کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جو اعمال کے اسباب میں سمجھدار لوگوں کے راستے پر چلتے ہیں اور وہ صرف بیان اور اقوال کی طرف جھکاؤ نہیں رکھتے اور طاعات کے ذریعے اہل ولایت کے درجے پر چڑھ جاتے ہیں اور ممنوعہ امور سے مکمل طور پر اجتناب کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر یہ فضل کرتا ہے انہوں نے جو نیکیاں کی ہوں انہیں قبول کر لیتا ہے اور وہ جن گناہوں کے مرتکب ہوئے ان سے درگزر کرتا ہے۔

بے شک وہ سب سے بہتر مسؤل اور افضل مامول ہے۔

(ابن بلبان کہتے ہیں) یہاں ان کا (یعنی امام ابن حبان کا) کلام شروع سے لے کر آخر تک مکمل ہو گیا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ذریعے ان پر رحم کرے۔

قال العبد الضعيف جامع شمل هذا التاليف قد رايت ان انبه في اول هذا الكتاب على ما فيه من الكتب والفصول في الابواب لفائدته وتوفيرا لعائدته والله المسؤول ان يجعله خالصا لذاته وفي ابتغاء مرضاته وهو حسبي ونعم الوكيل.

(اَلْمُقَدَّمَةُ)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الِابْتِدَاءِ بِحَمْدِ اللّٰهِ تعالى

بَابُ الِاعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا نَقْلًا وامرا وزجرا

كتاب الوحي، كتاب الاسراء، كتاب العلم، كتاب الايمان

الفطرة التكليف فضل الايمان فرض الايمان صفات المؤمنين الشرك النفاق.

كتاب الاحسان

بَابُ الصِّدْقِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

الطاعات وثوابها الاخلاص واعمال السر حق الوالدين صلة الرحم وقطعها الرحمة حسن الخلق العفو اطعام الطعام وافشاء السلام الجار فصل من البر والاحسان الرفق الصحبة والمجالسة الجلوس على الطريق فصل في تشميت العاطس العزلة.

كتاب الرقائق

التوبة حسن الظن بالله تعالى الخوف والتقوى الفقر والزهد والقناعة الورع والتوكل القرآن وتلاوته المطلقة الاذكار المطلقة الادعية المطلقة الاستعاذة.

كتاب الطهارة

الفطرة بمعنى السنة فضل الوضوء فرض الوضوء سنن الوضوء نواقض الوضوء الغسل قدر ماء الغسل احكام الجنب غسل الجمعة غسل الكافر اذا اسلم المياه قدر ماء الغسل احكام الجنب غسل الجمعة غسل الكافر اذا اسلم المياه الوضوء بفضل وضوء المراة الماء المستعمل الاوعية الاسار اَلتَّيمم المسح على الخفين وغيرهما الحيض والاستحاضة النجاسة وتطهيرها الاستطابة.

كتاب الصلاة

فرض الصلاة الوعيد على ترك الصلاة مواقيت الصلاة الاوقات المنهي عنها الجمع بين الصلاتين

المساجد الاذان شروط الصلاة فضل الصلوات الخمس صفة الصلاة القنوت الامامة والجماعة فرض الجماعة الاعذار الَّتِيْ تبيح تركها فرض متابعة الامام ما يكره للمصلي وما يكره اعادة الصلاة الوتر النوافل الصلاة على الدابة صلاة الضحى التراويح قيام الليل قضاء الفوائت سجود السهو المسافر صلاة السفر سجود التلاوة صلاة الجمعة صلاة العيدين صلاة الكسوف صلاة الاستسقاء صلاة الخوف الجنائز عيادة المريض الصبر وثواب الامراض والاعراض اعمار هذه الامة ذكر الموت الامل تمني الموت المحتضر.

فَصْلٌ فِي الْمَوْتِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ مِنْ رَاحَةِ الْمُؤْمِنِ وَبُشْرَاهُ وَرُوحِهِ وَعَمَلِهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ

الغسل التكفين ما يقول الميت عند حمله القيام للجنازة الصلاة على الجنازة الدفن احوال الميت في قبره النياحة ونحوها القبور زيارة القبور الشهيد الصلاة في الكعبة.

كتاب الزكاة

جمع المال من جله وما يتعلق بذٰلِكَ الخرص وما يتعلق به فضل الزكاة الوعيد لمانع الزكاة فرض الزكاة العشر مصارف الزكاة صدقة الفطر صدقة التطوع.

فصل في اشياء لها حكم الصدقة

المنان الْمَسْاَلَةِ وَالْاَخْذِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ مِنَ الْمُكَافَاَةِ والثناء والشكر.

كتاب الصوم

فضل الصوم فضل رمضان رؤية الهلال السحور آداب الصوم صوم الجنب الافطار وتعجيله قضاء قضاء رمضان الكفارة حجامة الصائم قبلة الصائم صوم المسافر الصيام عن الغير الصوم المنهي عنه صوم الوصال.

صوم الدهر صوم يوم الشك صوم العيد صوم ايام التشريق صوم عرفة صوم الجمعة صوم السبت صوم التطوع الاعتكاف وليلة القدر.

كتاب الحج.

فضل الحج والعمرة فرض الحج فضل مكة فضل المدينة مقدمات الحج 1 مواقيت الحج الاحرام دخول دخول مكة وما يفعل فيها الصفا والمروة الخروج من مكة الى منى الوقوف بعرفة والمزدلفة والدفع منهما رمى جمرة العقبة الحلق والذبح الافاضة من منى لطواف الزيارة رمى الجمار ايام منى الافاضة من منى للصدر القران التمتع حجة النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعتماره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما يباح للمحرم وما لا يباح الكفارة الحج والاعتمار عن الغير الاحصار الهدى.

کتاب النکاح وآدابہ

الولی الصداق ثبوت النسب والقائف حرمۃ المناکحۃ المتعۃ نکاح الاماء معاشرۃ الزوجین العزل الغیلۃ النھی عن اتیان النساء فی اعجازھن القسم الرضع النفقۃ.

کتاب الطلاق

الرجعۃ الایلاء الظھار الخلع اللعان العدۃ.

کتاب العتق

صحبۃ الممالیک اعتاق الشریک العتق فی المرض الکتابۃ ام الولد الولاء .

کتاب الایمان والنذور کتاب الحدود

الزنی وحدہ حد الشرب التعزیز السرقۃ الردۃ.

کتاب السیر

الخلافۃ والامارۃ بیعۃ الائمۃ وما یستحب لھم طاعۃ الائمۃ فضل الجھاد فضل النفقۃ فی سبیل اللہ فضل الشھادۃ الخیل الحمی السبق الرمی التقلید والجرس کتب النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرض الجھاد الخروج وکیفیۃ الجھاد غزوۃ بدر الغنائم وقسمتھا الغلول الفداء وفك الاسری الھجرۃ الموادعۃ والمھادنۃ الرسول الذمی والجزیۃ.

کتاب اللقطۃ, کتاب الوقف,

کتاب البیوع

السلم بیع المدبر البیوع المنھی الربا الاقالۃ الجائحۃ المفلس الدیون.

کتاب الحجر کتاب الحوالۃ کتاب القضاء الرشوۃ.

کتاب الشھادات کتاب الدعوی الاستحلاف عقوبۃ الماطل.

کتاب الصلح کتاب العاریۃ کتاب الھبۃ الرجوع فی الھبۃ.

کتاب الرقبی والعمری کتاب الاجارۃ کتاب الغصب کتاب الشفعۃ کتاب المزارعۃ کتاب احیاء الموات کتاب الطعمۃ آداب الاکل ما یَجُوْزُ اکلہ وما لا یَجُوْزُ الضیافۃ العقیقۃ.

کتاب الاشربۃ

آداب الشرب ما یحل شربہ.

کتاب اللباس وآدابہ

الزینۃ آداب النوم.

كتاب الحظر والاِبَاحَةُ

وفيه: فصل في التعذيب والمثلة وفصل فيما يتعلق بالدواب باب قتل الحيوان.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ وَالتَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ والتشاحن والتهاجر بين المسلمين.

باب التواضع والتكبر والعجب والاستماع المكروه وسوء الظن والغضب والفحش.

باب ما يكره من الكرم وما لا يكره وفيه الكذب اللعن وذو الوجهين والغيبة والنميمة والمدح والتفاخر والشعر والسجع والمزاح والضحك وفصل من الكلام باب الاستئذان الاسماء والكنى.

باب الصور والمصورين واللعب واللهو والسماع.

كتاب الصيد كتاب الذبائح كتاب الاضحية كتاب الرهن 1 الفتن.

كتاب الجنايات

القصاص القسامة.

كتاب الديات الغرة

كتاب الوصية كتاب الفرائض ذوو الارحام الرؤيا.

كتاب الطب كتاب الرقي والتمائم كتاب العدوى والطيرة باب الهام والغول.

كتاب الانواء والنجوم كتاب الكهانة والسحر كتاب التاريخ

بدء الخلق صفة النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خصائصه وفضائله المعجزات تبليغه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرضه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وفاته صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْبَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَكُونُ في امته من الفتن والحوادث مناقب الصحابة رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ مفصلا فضل الامة فضل الصحابة والتابعين وباب ذكر الحجاز واليمن والشام وفارس وعمان اِخْبَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَعْثِ واحوال الناس في ذٰلِكَ اليوم وصف الجنة واهلها صفة النار واهلها.

واعلم اني وضعت بازاء كل حديث بالقلم الهندى صورة اَلنَّوْعُ الَّذِیْ هو منه في كتاب التقاسيم والانواع ليتيسر ايضا كشفه من اصله من غير كلفة ومشقة مثاله اذا كان الحديث من اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ عَشَرَ مثلا كان بازائه هٰكَذَا 11 ثُمَّ ان كان من القسم الْاَوَّلُ كان العدد المرقوم مجردا عن العلامة كما رايته وان كان من القسم الثَّانِیُّ كان تحت العدد خط عرضى 1 هٰكَذَا 11 وان كان من القسم الثَّالِثُ كان الخط من فوقه هٰكَذَا 11 وان كان من القسم الرَّابِعُ كان العددين خطين هٰكَذَا 11 وان كان من القسم الْخَامِسُ كان الخطان فوقه 11 توفيرا للخاطر وتيسيرا للناظر 2 جعله الله خالصا لذاته وفي ابتغاء مرضاته انه على كل شيء قدير وبالاجابة جدير.

(ابن بلبان کہتے ہیں) بندۂ ضعیف جو اس کتاب کی ترتیب بندی کرنے لگا ہے وہ کہتا ہے: میں نے سوچا کہ میں اس کتاب کے آغاز میں اس میں موجود کتب (یعنی مرکزی ابواب) اور ابواب میں موجود فصول سے (اپنے قارئین کو) آگاہ کردوں تاکہ اس کا فائدہ آسان ہو جائے اور اس کی طرف رجوع کرنا زیادہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سے یہ سوال ہے وہ اسے خاص طور پر اپنی ذات کیلئے اور اپنی رضا کے حصول کیلئے بنادے میرے لیے وہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

☆☆☆

مقدمہ

اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے آغاز کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

سنت اور اس کے متعلقات کو نقل، حکم، ممانعت کے حوالے سے مضبوطی سے تھامنا

کتاب: وحی (کے بارے میں روایات)

کتاب: معراج (کے بارے میں روایات)

کتاب: علم (کے بارے میں روایات)

کتاب: ایمان (کے بارے میں روایات)

فطرت - تکلیف (احکام کا پابند کرنا) - ایمان کی فضیلت - ایمان کی فرضیت - مومنین کی صفات شرک - نفاق کا بیان

احسان (بھلائی) (کے بارے میں روایات)

باب: سچائی کا بیان، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔

نیکیاں اور ان کا ثواب ـــــ اخلاص اور پوشیدہ اعمال ـــــ والدین کا حق ـــــ صلہ رحمی اور اسے قطع کرنا ـــــ رحمت ـــــ اچھے اخلاق ـــــ معاف کرنا ـــــ کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا ـــــ پڑوسی ـــــ

فصل: نیکی اور بھلائی ـــــ نرمی ـــــ ساتھ اور ہم نشینی ـــــ راستے میں بیٹھنا ـــــ

فصل: چھینکنے والے کو جواب دینا ـــــ گوشہ نشینی

کتاب: (دلوں کو) نرم کرنے والی روایات

توبہ ـــــ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا ـــــ خوف اور تقویٰ ـــــ فقر، زہد اور قناعت ـــــ ورع اور توکل ـــــ قرآن اور اس کی مطلق تلاوت ـــــ مطلق اذکار ـــــ مطلق دعائیں ـــــ پناہ مانگنا

کتاب: طہارت (کے بارے میں روایات)

فطرت بمعنی سنت ــــ وضو کی فضیلت ــــ وضو کے فرائض ــــ وضو کی سنتیں ــــ وضو کے نواقض ــــ غسل ــــ غسل کیلئے پانی کی مقدار ــــ جنبی کے احکام ــــ جمعہ (کے دن) غسل کرنا ــــ کافر کا اسلام قبول کرتے وقت غسل کرنا ــــ پانیوں (کا بیان) ــــ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا ــــ آب مستعمل ــــ برتنوں کا بیان ــــ جوٹھے (پانی کے احکام) ــــ تیمم ــــ موزوں اور دوسری چیزوں پر مسح کرنا ــــ حیض اور استحاضہ ــــ نجاست اور اسے پاک کرنا ــــ پاکیزگی حاصل کرنا (یعنی استنجاء کرنا)

کتاب نماز (کے بارے میں روایات)

نماز کی فرضیت ــــ نماز ترک کرنے پر وعید ــــ نمازوں کے اوقات ــــ ان کے ممنوعہ اوقات ــــ دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا ــــ مساجد ــــ اذان ــــ نماز کی شرائط ــــ پانچ نمازوں کی فضیلت ــــ نماز کا طریقہ ــــ قنوت ــــ امامت اور جماعت ــــ جماعت کی فرضیت ــــ وہ عذر جو اس کے ترک کو مباح کر دیتے ہیں ــــ امام کی متابعت فرض ہونا ــــ نمازی کیلئے کیا مکروہ ہے اور کیا مکروہ نہیں ہے ــــ نماز کو دہرانا ــــ وتر ــــ نوافل ــــ سواری پر نماز پڑھنا ــــ چاشت کی نماز ــــ تراویح ــــ رات کے نوافل ــــ قضا نمازیں پڑھنا ــــ سجدہ سہو ــــ مسافر (کی نماز) ــــ سفر کی نماز ــــ سجدہ تلاوت ــــ نماز جمعہ ــــ نماز عیدین ــــ نماز کسوف ــــ نماز استسقاء ــــ نماز خوف ــــ جنائز ــــ بیمار کی عیادت کرنا ــــ صبر کرنا اور بیماریوں و تکالیف کا ثواب ــــ اس امت کی عمریں ــــ موت کا تذکرہ ــــ (زندگی طویل ہونے کی) امید ــــ موت کی آرزو کرنا ــــ نزع (کا عالم)

فصل: موت اور اس کے متعلق مومن کی راحت' اس کی خوشخبری' اس کی روح' اس کا عمل اور اس کی تعریف

(میت کو) غسل (دینا) ــــ کفن دینا ــــ جب میت کو اٹھایا جاتا ہے' تو وہ کیا کہتی ہے؟ ــــ جنازے کیلئے کھڑے ہو جانا ــــ نماز جنازہ ــــ دفن کرنا ــــ قبر میں میت کے احوال ــــ نوحہ کرنا (اور اس جیسے دیگر امور) ــــ قبریں ــــ قبروں کی زیارت ــــ شہید ــــ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا ــــ

کتاب زکوٰۃ (کے بارے میں روایات)

حلال مال جمع کرنا اور اس سے متعلق امور ــــ (کھجوروں کی پیداوار کا) اندازہ لگانا اور اس سے متعلق امور ــــ زکوٰۃ کی فضیلت ــــ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کیلئے وعید ــــ زکوٰۃ کی فرضیت ــــ عشر ــــ مصارف زکوٰۃ ــــ صدقہ فطر ــــ نفلی صدقہ ــــ

فصل: وہ اشیاء جو صدقہ کے حکم میں ہیں

احسان جتانے والا ــــ مانگنے اور لینے' بدلہ دینے' تعریف کرنے' شکریہ ادا کرنے کے حوالے سے اس سے متعلق امور

کتاب: روزے (کے بارے میں روایات)

روزے کی فضیلت ــــ رمضان کی فضیلت ــــ رؤیت ہلال ــــ سحری کرنا ــــ روزے کے آداب ــــ جنبی کا روزہ رکھنا ــــ افطاری کرنا اور اسے جلدی کرنا ــــ رمضان کی قضاء ــــ کفارہ ــــ روزہ دار کا پچھنے لگوانا ــــ روزہ دار کا (بیوی کا) بوسہ لینا ــــ مسافر کا روزہ ــــ دوسرے کی طرف سے روزہ رکھنا ــــ ممنوعہ روزے ــــ صوم وصال ــــ ہمیشہ (نفلی) روزے رکھنا ــــ مشکوک دن میں روزہ رکھنا ــــ عید کے دن روزہ رکھنا ــــ ایام تشریق میں روزہ رکھنا ــــ عرفہ کے دن روزہ رکھنا ــــ جمعہ کے دن روزہ رکھنا ــــ ہفتہ کے دن روزہ رکھنا ــــ نفلی روزہ رکھنا ــــ اعتکاف اور شب قدر

کتاب: حج (کے بارے میں روایات)

حج اور عمرہ کی فضیلت ــــ حج کی فرضیت ــــ مکہ کی فضیلت ــــ مدینہ کی فضیلت ــــ حج کے مقدمات (یعنی پیشگی امور) ــــ حج کے مواقیت ــــ احرام ــــ مکہ میں داخل ہونا اور وہاں کیا' کیا جائے ــــ صفا ومروہ ــــ مکہ سے نکل کر منیٰ جانا ــــ عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کرنا اور وہاں سے روانہ ہونا ــــ جمرہ عقبہ کی رمی ــــ سر منڈوانا اور ذبح کرنا ــــ طواف زیارت کیلئے منیٰ سے واپس آنا ــــ منیٰ کے دنوں میں رمی جمار کرنا ــــ طواف صدر کیلئے منیٰ سے واپس آنا ــــ (حج) قران ــــ (حج) تمتع ــــ نبی اکرم ﷺ کا حج ــــ آپ کا عمرہ کرنا ــــ محرم کیلئے کیا مباح ہے اور کیا مباح نہیں ہے ــــ کفارہ ــــ دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا ــــ احصار ــــ ہدی ــــ

کتاب: نکاح اور اس کے آداب (کے بارے میں روایات)

ولی ــــ مہر ــــ نسب کا ثبوت اور قیافہ شناسی ــــ حرمت مناکحت ــــ متعہ ــــ کنیز کے ساتھ نکاح کرنا ــــ میاں بیوی کی معاشرت ــــ عزل ــــ غیلہ ــــ عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کی ممانعت ــــ قسم (یعنی زیادہ بیویوں میں وقت کی تقسیم) ــــ رضاعت ــــ خرچ

کتاب: طلاق (کے بارے میں روایات)

رجعت ــــ ایلاء ــــ ظہار ــــ خلع ــــ لعان ــــ عدت ــــ

کتاب: (غلام) آزاد کرنے (کے بارے میں روایات)

ممالیک سے اچھا برتاؤ ــــ شریک کا آزاد کرنا ــــ بیماری کے دوران (غلام) آزاد کرنا ــــ کتابت ــــ ام ولد ــــ ولاء

کتاب: ایمان (یعنی قسموں) اور نذروں (کے بارے میں روایات)

کتاب: حدود (کے بارے میں روایات)

زنااوراس کی حد ——شراب نوشی کی حد ——تعزیر ——چوری ——مرتد ہونا

کتاب:سیر (سیاسیات) (کے بارے میں روایات)

خلافت اور امارت —— حکمرانوں کی بیعت کرنا اور اس کیلئے مستحب امور —— حکمرانوں کی اطاعت —— جہاد کی فضیلت ——اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت ——شہادت کی فضیلت ——گھوڑے —— چراگاہ —— دوڑ کا مقابلہ —— تیراندازی —— ہار پہنانا اور گھنٹی (باندھنا) —— نبی اکرم ﷺ کے مکتوبات —— جہاد کی فرضیت —— خروج اور جہاد کی کیفیت —— غزوہ بدر —— مال غنیمت اور اس کی تقسیم —— غلول (مال غنیمت میں خیانت) —— فدیہ دینا اور قیدی آزاد کروانا —— ہجرت کرنا —— صلح کرنا —— پیغام رساں —— ذمی اور جزیہ

کتاب:لقطہ (کے بارے میں روایات)

کتاب:وقف (کے بارے میں روایات)

کتاب:خرید وفروخت (کے بارے میں روایات)

بیع سلم —— بیع مدبر —— وہ سودے جن سے منع کیا گیا —— سود —— اقالہ —— آفت آنا —— مفلس ہو جانا —— قرضہ جات

کتاب:تصرف سے روکنے (کے بارے میں روایات)

کتاب:حوالہ (دوسرے کی ادائیگی اپنے ذمے لینے) (کے بارے میں روایات)

کتاب:قضاء (کے بارے میں روایات)' رشوت کا بیان

کتاب:گواہی (کے بارے میں روایات)

کتاب:دعویٰ (کے بارے میں روایات)

حلف لینا' (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنے والے کو سزا دینا

کتاب:صلح (کے بارے میں روایات)

کتاب:عاریت (کے بارے میں روایات)

کتاب:ہبہ (کے بارے میں روایات)' ہبہ میں رجوع کرنا

کتاب:رقبیٰ اور عمریٰ (کے بارے میں روایات)' کتاب:اجارہ (کے بارے میں روایات)' کتاب:غصب (کے بارے میں روایات)' کتاب:شفعہ (کے بارے میں روایات) کتاب:مزارعت (کے بارے میں روایات) کتاب:بنجر زمین کو آباد کرنے (کے بارے میں روایات) کتاب:کھانے (کے بارے میں روایات)' کھانے کے آداب' کیا چیز کھانا جائز ہے اور کیا جائز نہیں ہے' ضیافت' عقیقہ

کتاب:مشروبات (کے بارے میں روایات)

پینے کے آداب' کیا پینا جائز ہے؟

کتاب: لباس اوراس کے آداب (کے بارے میں روایات)

زینت کا بیان' سونے کے آداب

کتاب: ممنوع اور مباح (چیزوں) (کے بارے میں روایات)

اس میں ایک فصل (کسی کو) عذاب دینے اور مثلہ کرنے کے بارے میں ہے' ایک فصل جانوروں سے متعلق روایات کے بارے میں ہے۔

باب: جانوروں کو مارنا

باب: مسلمانوں کے درمیان ایک دوسرے سے بغض رکھنے' حسد کرنے' ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنے' کینہ رکھنے' لاتعلقی اختیار کرنے (کے بارے میں روایات)

باب: تواضع' تکبر خود پسندی ناپسندیدہ بات سننا' برا گمان رکھنا' غصہ کرنا فحش بات کرنا

باب: کون سا کلام مکروہ ہے اور کون سا مکروہ نہیں ہے۔

اس باب میں جھوٹ بولنے' لعنت کرنے' دو غلے پن' غیبت' چغل خوری' مدح' تفاخر' شعر' مسجع گفتگو کرنا' مزاح کرنا' ہنسنا' کے بارے میں روایات ہیں' ایک فصل کلام کے بارے میں ہے۔ باب: (اندر آنے کی) اجازت مانگنا' اسماء اور کنیت

باب: تصویریں اور تصویر بنانے والے' لہو ولعب' سماع

کتاب: شکار (کے بارے میں روایات)' کتاب: ذبائح (کے بارے میں روایات)' کتاب: اضحیہ (کے بارے میں روایات)' کتاب: رہن (کے بارے میں روایات)' فتنوں کا بیان

کتاب: دیات (کے بارے میں روایات)' تاوان (جرمانہ)

کتاب: وصیت (کے بارے میں روایات)' کتاب: وراثت (کے بارے میں روایات)' ذوی الارحام' خوابوں (کا بیان)

کتاب: طب (کے بارے میں روایات)' کتاب: دم کرنے اور تعویذ لٹکانے (کے بارے میں روایات)' کتاب: عدوی اور طیرہ (کے بارے میں روایات)

باب: ہام اور غول کا بیان

کتاب: ستارہ شناسی اور نجوم (کے بارے میں روایات)' کتاب: کہانت اور جادو (کے بارے میں روایات)

کتاب: تاریخ (کے بارے میں روایات)' مخلوق کا آغاز —— نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک —— آپ کی خصوصیات اور فضائل —— معجزات —— آپ کی تبلیغ —— آپ کی بیماری —— آپ کا وصال —— آپ کا اس بات کی اطلاع دینا کہ آپ کی امت میں فتنے اور حوادث پیدا ہوں گے —— صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تفصیلی مناقب —— امت کی فضیلت —— صحابہ اور تابعین کی فضیلت —— باب: حجاز' یمن' شام' فارس اور عمان کا تذکرہ ——

نبی اکرم ﷺ کا (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ ہونے اور اس دن میں لوگوں کی حالتوں کے بارے میں خبر دینا۔

جنت اور اہل جنت کا تذکرہ ——— جہنم اور اہل جہنم کا تذکرہ ———

(ابن بلبان کہتے ہیں) یہ بات جان لیں! میں نے ہر حدیث کے سامنے ہندی قلم کے ساتھ اس "نوع" کی علامت بنا دی ہیں جس نوع میں وہ حدیث کتاب "التقاسیم والانواع" میں موجود ہے' تا کہ کسی مشکل اور پریشانی کے بغیر اصل کتاب میں اسے تلاش کرنا آسان ہو۔

اس کی مثال یہ ہے: جب وہ حدیث ۱۱ ویں "نوع" میں ہوگی' تو اس کے سامنے اس طرح کی علامت ہوگی (۱۱)۔ پھر اگر وہ (نوع) پہلی قسم سے تعلق رکھتی ہوگی۔ تو لکھے ہوئے اس عدد پر مزید کوئی نشان موجود نہیں ہوگا۔

اگر وہ (نوع) دوسری قسم سے تعلق رکھتی ہو' تو پھر عدد کے نیچے عرض لکیر ہوگی جو یوں ہوگی۔

اگر وہ (نوع) تیسری قسم سے تعلق رکھتی ہو' تو پھر لکیر عدد کے اوپر یوں ہوگی۔

اگر وہ (نوع) چوتھی قسم سے تعلق رکھتی ہو' تو عدد' لکیروں کے درمیان اس طرح ہوگا۔

اگر وہ (نوع) پانچویں قسم سے تعلق رکھتی ہو' تو عدد کے اوپر اس طرح دو لکیریں ہونگی۔

یہ چیز فہم کو زیادہ (سہولت دے) گی اور دیکھنے والے کیلئے آسانی کر دے گی۔

اللہ تعالیٰ (اس خدمت) کو خاص طور پر اپنی ذات کیلئے کر دے' جو اس کی رضامندی کے حصول کیلئے ہو۔ بے شک وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور (دعا) قبول کرنے کے لائق ہے۔

---

۱ صحیح ابن حبان کے عربی نسخے کے محقق نے شیخ ابن بلبان کی ان علامات کی بجائے ہر حدیث کے بعد ارقام تحریر کیے ہیں' جن میں سے بائیں طرف سے پہلا رقم حدیث کی پانچ بنیادی اقسام کے بارے میں ہے اور دوسرا رقم اس کی نوع کے بارے میں جیسے پہلی حدیث کے آخر میں (3:66) تحریر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے: یہ حدیث اصل کتاب "التقاسیم والانواع" میں احادیث کی تیسری قسم کی 66 ویں نوع میں مذکور ہے۔

1- (اَلْمُقَدَّمَةُ)

مقدمہ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الِابْتِدَاءِ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب 1: اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے آغاز کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ ابْتِدَاءِ الْحَمْدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ اَوَائِلِ كَلَامِهِ عِنْدَ بُغْيَةِ مَقَاصِدِهِ

ان روایات کا تذکرہ جو اس بارے میں ہیں' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کلام کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے آغاز کرے

1 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ اَبِي الْعِشْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ[1] لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ. (3:66)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

---

[1] ملا علی قاری تحریر کرتے ہیں: ''ذی بال'' سے مراد شان اور اعتبار والا کام ہے' جس کے اختتام پر اچھے انجام کی امید ہو۔ ویسے لفظ ''بال'' کا مطلب ''حال'' اور ''شان'' ہے اور ''امر ذی بال'' سے مراد شرف والا کام ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح' کتاب النکاح' باب اعلان النکاح)

1- إسناده ضعيف لضعف قرة - وأخرجه أحمد 2/359 من طريق عبد الله بن المبارك، والنسائي في عمل اليوم والليلة رقم 494، وأبو داؤد 4840 في الأدب: باب الهدى في الكلام . والدارقطني 1/229 في أول كتاب الصلاة، من طريق الوليد بن مسلم، وموسى بن أعين، وابن ماجه 1894 في النكاح: باب خطبة النكاح، وأبو عوانة في صحيحه من طريق عُبيد الله بن موسى، والبيهقي في السنن 3/208، 209، من طريق أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج الخولاني كلهم عن الأوزاعي بهذا الإسناد وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة رقم 496 من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن عقيل، عن الزهري مرسلًا، وأخرجه أيضًا برقم 495 من طريق محمود بن خالد، حدثنا الوليد، حدثنا سعيد بن عبد العزيز، عن الزهري، به، وهذا مرسل أيضًا، وذكره المزي في تحفة الأشراف 13/368 في قسم المراسيل.

''ہر وہ کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ نہ کیا جائے' وہ نامکمل ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ تَكُوْنَ فَوَاتِحُ اَسْبَابِهٖ بِحَمْدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِئَلَّا تَكُوْنَ اَسْبَابُهٗ بَتْرًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بات کا حکم ہے' وہ اپنے اسباب کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے کرے تاکہ اس کے اسباب (یعنی کام) غیر مکمل شدہ نہ ہوں

2 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ اَبُوْ عَلِيٍّ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ. (1:92)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ نہ کیا جائے' وہ نامکمل ہوتا ہے''۔

---

2 - إسناده ضعيف، وهو مكرر ما قبله.

2- بَابُ الِاعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا نَقْلًا وَاَمْرًا وَزَجْرًا

سنت اور اس سے متعلق دیگر اُمور‘ جو نقل کے اعتبار سے ہوں‘ حکم کے اعتبار سے ہوں‘ یا ممانعت کے اعتبار سے ہوں انہیں مضبوطی سے تھامنا

3 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ. عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ مَثَلِىْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِى اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمَهٗ فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّىْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ وَاِنِّىْ اَنَا النَّذِيْرُ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ وَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِىْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِىْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک میری مثال اور جس چیز کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے‘ اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے‘ جو اپنی قوم کے پاس آتا ہے‘ اور یہ کہتا ہے: اے میری قوم! میں نے ایک لشکر دیکھا ہے‘ اور میں ڈرانے والا ہوں (یعنی تم لوگوں کو خبردار کر رہا ہوں)‘ تو اس کی قوم کا ایک گروہ اس کی اطاعت کر لیتا ہے‘ اور وہ لوگ اس دوران چپکے سے چلے جاتے ہیں اور نجات پا لیتے ہیں‘ جبکہ ایک گروہ اس کی تکذیب کرتا ہے۔ وہ لوگ اپنی جگہ رہتے ہیں اور صبح کے وقت دشمن ان پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیتا ہے‘ اور انہیں تباہ و برباد کر دیتا ہے‘ تو یہ اس شخص کی مثال ہے‘ جو میری اطاعت کرتا ہے‘ اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کرتا ہے‘ اور اس شخص کی مثال ہے‘ جو میری نافرمانی کرتا ہے‘ اور میں جس حق کو لے کر آیا ہوں‘ وہ اسے جھٹلاتا ہے"۔

4 - وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مَثَلَ مَا اٰتَانِى اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتْ ذٰلِكَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَاَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ

3- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 6482 في الرقاق: باب الانتهاء عن المعاصي و 7283 في الاعتصام: باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ومسلم 2282 في الفضائل: باب شفقته صلى الله عليه وآله وسلم على أمته، ومبالغته في تحذيرهم مما يضرهم، كلاهما عن أبي كريب، بهذا الإسناد، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة 95 وأخرجه البيهقي في دلائل النبوة 1/396.

فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَمِلَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ . (3:28)

✿✿ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت اور علم عطا کیا ہے اس کی مثال بارش کی طرح ہے جو کسی سرزمین پر ہوتی ہے تو اس زمین کا کچھ حصہ پاکیزہ ہوتا ہے وہ اسے قبول کر لیتا ہے اور بہت زیادہ گھاس پھوس اور چارہ اگا دیتا ہے یا وہ پانی کو روک لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کو نفع دیتا ہے وہ لوگ اس میں سے خود بھی پیتے ہیں۔ (جانوروں وغیرہ) کو بھی پلاتے ہیں اور کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں۔

یہ بارش زمین کے ایک اور حصے پر بھی ہوتی ہے جو چٹیل میدان ہوتا ہے وہ پانی کو روک نہیں سکتا اور گھاس اگا نہیں سکتا تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ کے دین کا فہم حاصل کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جس چیز کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس چیز کے ذریعے نفع دے دیتا ہے وہ شخص علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے اور یہ اس شخص کی مثال ہے جو اس کے لئے سر نہیں اٹھاتا (یعنی اس کی طرف توجہ نہیں کرتا) اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ہمراہ مجھے بھیجا گیا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْفِرْقَةِ النَّاجِيَةِ مِنْ بَيْنِ الْفِرَقِ الَّتِي تَفْتَرِقُ عَلَيْهَا اُمَّةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مصطفیٰ کریم ﷺ کی اُمت جن فرقوں میں تقسیم ہوگی ان میں سے نجات پانے والے فرقے کی صفت کا تذکرہ

5 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا الوليد بن مسلم حدثنا ثور بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ. حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ الْكَلَاعِيُّ قَالَا

---

4 إسناده هو إسناد سابقه، وأخرجه البخارى 79 فى العلم: باب من علم وعلّم، ومسلم 2282 فى الفضائل: باب بيان مثل ما بعث النبى صلى الله عليه وآله وسلم من الهدى والعلم، ومن طريق البخارى أخرجه البغوى فى شرح السنة 135 . وأخرجه أحمد 4/399، والنسائى فى العلم من الكبرى كما فى التحفة 6/439، والرامهرمزى فى الأمثال ص24، والبيهقى فى دلائل النبوة 1/368 من طرق عن أبى أسامة، به.

5–وأخرجه أحمد 4/126–127، وأبو داوٗد 4607 ، والآجرى فى الشريعة ص 46، وابن أبى عاصم 32 و 57 وأخرجه الترمذى 2672 ، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/69، وابن أبى عاصم 54 ، وابن ماجه 44 ، والبغوى 102 ، والدارمى 1/44، والآجرى 7 من طرق عن ثور بن يزيد به، إلا أنهم لم يذكروا حُجر بن حجر، وقال الترمذى: حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/95، ووافقه الذهبى. وأخرجه ابن ماجة 43 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى . وأخرجه ابن أبى عاصم 27 ، والبيهقى 6/542، والترمذى 2676 من طريق بقية، عن بحير بن سعد، عن خالد بن معدان، عن عبد الرحمٰن بن عمرو ، عن العرباض.

(متن حدیث): اَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ (وَلا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ) (التوبة: 92) فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَمُقْتَبِسِيْنَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا قَالَ: اُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا فَاِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ فَتَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. (3:6)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ ذِكْرِهِ الِاخْتِلَافَ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِهٖ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ مَنْ وَاظَبَ عَلَى السُّنَنِ قَالَ بِهَا وَلَمْ يُعَرِّجْ عَلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْاٰرَاءِ مِنَ الْفِرَقِ النَّاجِيَةِ فِي الْقِيَامَةِ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِمَنِّهٖ.

عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر کلاعی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ وہ صاحب ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

"اور نہ ہی ان لوگوں پر کہ جب وہ تمہارے پاس آئے تا کہ تم ان کو سواری کے لئے جانور دو تو تم نے کہا: مجھے وہ چیز نہیں ملتی جو میں تمہیں سواری کے لئے دوں۔"

ہم نے انہیں سلام کیا اور ہم نے یہ کہا: ہم آپ کی زیارت کرنے کے لئے اور آپ سے فیض یاب ہونے کے لئے آئے ہیں تو حضرت عرباض نے فرمایا: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ہمیں بلیغ وعظ کیا جس کے نتیجے میں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل لرز گئے۔

ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے تو آپ ہمیں کس چیز کی تلقین کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی۔ (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی تلقین کرتا ہوں اگر چہ وہ (حاکم) کوئی ایسا حبشی غلام ہو جس کے اطراف (یعنی کان یا ناک) کٹے ہوئے ہوں۔

تم میں سے جو شخص (زیادہ عرصے تک) زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھ لے گا۔

(تو ایسی صورتحال میں) تم لوگوں پر میری سنت اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کا مرکز خلفاء کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے تم لوگ اسے مضبوطی سے تھام لینا اور اچھی طرح پکڑ لینا اور تم نئے پیدا ہونے والے امور سے بچنا کیونکہ ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ "تو تم پر میری سنت کو اختیار کرنا لازم ہے" یہ اس صورتحال کے بارے میں ہیں جب آپ نے اس اختلاف کا ذکر کیا، جو آپ کی امت میں پیدا ہوگا، تو یہ اس بات کا واضح بیان ہے، جو شخص

سنت پر مواظبت (یعنی باقاعدگی سے اس پر عمل) اختیار کرے گا۔اس (سنت) کے مطابق رائے دے گا۔اس (سنت) کی بجائے دوسری آراء کو آگے نہیں کرے گا، تو ایسا شخص قیامت کے دن نجات پانے والے گروہ میں سے ہوگا۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے تحت ہمیں بھی ان میں شامل رکھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ سُنَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِفْظِهِ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ مَنْ يَّاْبَاهَا مِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ وَاِنْ حَسَّنُوْا ذٰلِكَ فِيْ عَيْنِهِ وَزَيَّنُوْهُ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات واجب ہے وہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کو لازم پکڑ لے اور اپنے آپ کو ہر اس شخص سے بچائے جو اہل بدعت سنت کا انکار کرتے ہیں

اگر چہ وہ لوگ اس کی آنکھوں میں اور اس کے سامنے اس چیز کو خوبصورت اور آراستہ کرکے پیش کریں

6 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعُمَرِيُّ بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ.

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا فَقَالَ: هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ: وَهٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ اِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا (وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيْمًا) اِلٰى اٰخِرِ الْآيَةِ (الأنعام: 153). (3:10)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے پھر آپ ﷺ نے اس لکیر کے دائیں طرف اور بائیں طرف کچھ اور لکیریں کھینچیں پھر آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر ایک راستے پر ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اس راستے کی طرف دعوت دیتا ہے"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک یہ میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے۔''

یہ آیت آپ ﷺ نے آخر تک تلاوت کی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ تَتَبُّعِ السُّبُلِ دُوْنَ لُزُومِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ

اس بات کا تذکرہ کہ وہ راستہ جو صراط مستقیم ہے اسے لازم پکڑنا اور دوسرے راستوں کو ترک کرنا آدمی پر لازم ہے

7 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُعَدِّلُ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ

مسکین قال حدثنا بن وهب قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ: هٰذِهِ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ لَهُ ثُمَّ قَرَاَ (وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ) الْآيَة كلها (الأنعام: 153)، (3:66)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی جس کے دائیں طرف اور بائیں طرف کچھ اور لکیریں بھی کھینچی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں' ان میں سے ہر ایک راستے پر شیطان بیٹھا ہوا ہے' جو اس راستے کی طرف دعوت دیتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک یہ میرا راستہ ہے' جو مستقیم ہے۔ تو تم اس کی پیروی کرو اور تم مختلف راستوں کی پیروی نہ کرو' ورنہ وہ تم لوگوں کو اس کے راستے سے بھٹکا دے گا''۔

یہ مکمل آیت ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا وَصَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِيْثَارِ اَمْرِهِمَا وَابْتِغَاءِ مَرْضَاتِهِمَا عَلٰى رِضَى مَنْ سِوَاهُمَا يَكُوْنُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے' وہ ان دونوں کے حکم اور ان دونوں کی رضامندی کو' ان دونوں کے علاوہ ہر ایک کی رضامندی پر ترجیح دیتا ہے

ایسا شخص جنت میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا

8 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا هُمْ اَجْدَرَ اَنْ يَّسْاَلُوْهُ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

7- إسناده حسن كسابقه، وأخرجه الطيالسي 244، وأحمد 1/435 و465، والدارمي 1/67-68، والطبري في تفسيره 14168، والنسائي في التفسير من الكبرى كما في التحفة 7/49، والبزار 2410، وصححه الحاكم 2/318، ووافقه الذهبي. وأخرجه البزار أيضًا 2211 من طريق الأعمش عن أبي وائل و 2213 من طريق منذر الثوري عن الربيع، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 7/25 من طريق زر بن حبيش، ثلاثتهم عن ابن مسعود به. وفي الباب عن جابر بن عبد الله عند أحمد 3/397، وابن ماجه 11 أخرجاه من طريق أبي خالد الأحمر، عن مجالد بن سعيد، عن الشعبي، عن جابر.

قَالَ اَنَسٌ: فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ اَشَدَّ مِنْ فَرَحِهِمْ بِقَوْلِهٖ. (3:65)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' حالانکہ صحابہ کرام کے لئے یہ زیادہ مناسب تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے' اس دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے تیاری تو نہیں کی ہے' البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر لوگ جتنے خوش ہوئے' میں نے انہیں اسلام قبول کرنے کے بعد اور کسی بات پر اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ هَدْيِ الْمُصْطَفٰى بِتَرْكِ الِانْزِعَاجِ عَمَّا اُبِيحَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَهٗ بِاِغْضَائِهٖ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کو لازم پکڑے اور اس کے لیے دنیا میں جو کچھ مباح قرار دیا گیا ہے' اس سے چشم پوشی کرتے ہوئے' اس سے ہٹنے کو ترک کردے

9 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

8- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 3/178، والبخاري في الأدب المفرد 352، ومسلم 2639 164 في البر والصلة والآداب: باب المرء مع من أحب، والبغوي في شرح السنة 3477، من طرق عن هشام الدستوائي، به. وأخرجه أحمد 3/173 و276، ومسلم 2639 164 من طريقين عن شعبة، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد3/192، والبخاري 6167 في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل: ويلك، من طريق همام، عن قتادة، به. وأخرجه مسلم 2639 164 من طريق قتيبة، عن أبي عوانة، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/104 من طريق ابن أبي عدي، وأخرجه أحمد 3/221، 222. وأخرجه أبو داوٗد 5127 في الأدب: باب إخبار الرجل بمحبته إياه، وابن منده 292. وأخرجه مسلم 2639 161، وابن منده 292 من طريق مالك، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/172 و208 من طريق محمد بن جعفر وروح، عن شعبة، و 207 و255 من طريق أسود بن عامر، والبخاري 7153 في الأحكام، ومسلم 2639 164 من طريق عثمان بن أبي شيبة عن جرير. وأخرجه الطيالسي 2131 من طريق شعبة، عن منصور والأعمش، عن سالم، عن أنس وأخرجه البخاري 6171 في الأدب: باب علامة الحب في الله، ومسلم 2631 164 من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/167 من طريق حجاج، عن ليث، عن سعيد، عن شريك، عن أنس، و 3/202 من طريق يزيد، عن محمد بن عمرو، عن كثير بن أخنس، عن أنس. وفي الباب عن أبي ذر سيرد برقم 556، وعن أبي موسى سيرد برقم 557، وعن صفوان بن عسال سيرد برقم 562، وعن جابر عند أحمد 3/336 و394، وعن ابن مسعود عند أحمد 1/392، والبخاري 6169 وهذا الحديث في عداد المتواتر، قال الحافظ في الفتح: 10/560: وقد جمع أبو نعيم طرق هذا الحديث في جزء سماه كتاب المحبين مع المحبوبين وبلغ عدد الصحابة فيه نحو العشرين. وذكر له الكتاني 15 صحابيًا. انظر نظم المتناثر ص129، و الأزهار المتناثرة للسيوطي ص26، و لقط اللآلىء المتناثرة للزبيدي ص85، 86.

قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ. عَنْ عائشة رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ:

(متنِ حدیث): دَخَلَتِ امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَاسْمُهَا خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ بَذَّةُ الْهَيْئَةِ فَسَاَلَتْهَا عَائِشَةُ مَا شَاْنُكِ فَقَالَتْ زَوْجِي يَقُوْمُ اللَّيْلَ وَيَصُوْمُ النَّهَارَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لَهُ فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ اِنَّ الرَّهْبَانِيَّةَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَحْفَظُكُمْ لِحُدُوْدِهٖ. (3:66)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تشریف لائیں ان کا نام خولہ بنت حکیم تھا۔ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئیں' تو ان کی حالت بری تھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا: میرے شوہر رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ (اسی دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے آئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عثمان! ہم پر رہبانیت لازم قرار نہیں دی گئی ہے۔ کیا تمہارے لئے میرے طریقے میں بہترین نمونہ نہیں ہے؟ اللہ کی قسم! میں تم سب لوگوں سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور اس کی حدود کا تم سب سے زیادہ خیال رکھتا ہوں۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَحَرِّي اسْتِعْمَالِ السُّنَنِ فِيْ اَفْعَالِهٖ وَمُجَانَبَةِ كُلِّ بِدْعَةٍ تُبَايِنُهَا وَتُضَادُّهَا

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے افعال میں سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی بھرپور کوشش کرے اور ہر بدعت سے لاتعلق رہے

جو سنت کے برخلاف اور متضاد ہوتی ہے

10 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ نَذِيْرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ يُفَرِّقُ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

9- ابن أبي السري- صدوق له أوهام كثيرة. وبـاقي رجاله ثقات، وهو في مصنف عبد الرزاق برقم 10375، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/226، والبزار 1458 وإسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، وأخرجه أحمد أيضًا 6/268، والبزار 1457 من طريق يعقوب بن إبراهيم، عن أبيه،

وَيَقُولُ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ وَاِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً، فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ. (3:66)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہو جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوش زیادہ ہو جاتا تھا' یہاں تک کہ یوں لگتا تھا' جیسے آپ کسی لشکر (کے حملے) سے ڈرا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: وہ صبح یا شام کے وقت (تم پر حملہ کر دے گا)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے۔

آپ اپنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کے درمیان فرق کرتے تھے اور آپ یہ ارشاد فرماتے تھے:

اما بعد! سب سے بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے' اور سب سے بہترین ہدایت' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (کی لائی ہوئی) ہدایت ہے"۔

بے شک سب سے برا کام نیا پیدا شدہ کام ہے' اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے: "میں ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں' جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا' وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا' تو وہ میری طرف آئیں گے اور ان کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْفَلَاحِ لِمَنْ كَانَتْ شِرَّتُهٗ اِلٰى سُنَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شخص کے لئے کامیابی کا اثبات' جس کا مقصد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہو

11- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَاهِدٍ. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً وَاِنَّ لِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَمَنْ كَانَتْ شِرَّتُهٗ اِلٰى سُنَّتِيْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَمَنْ كَانَتْ شِرَّتُهٗ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ. (1:89)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

10- وأخرجه مسلم 867 43 في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، وابن ماجة 45 في المقدمة: باب اجتناب البدع والجدل، والبيهقي في السنن 3/206، من طرق، عن عبد الوهاب الثقفي بهذا الإسناد .'وأخرجه أحمد 3/310 و338 و371، ومسلم 867 44 و45، والنسائي 3/188 في الصلاة: باب كيف الخطبة، وفي العلم من الكبرى كما في التحفة 2/274، وزاد: وكل ضلالة في النار والرامهرمزي في الأمثال ص19، والبغوي 4295، من طريق سفيان وسليمان بن بلال عن جعفر بن محمد، به، وصححه ابن خزيمة 1785 .

''بے شک ہر عمل کی ایک رغبت ہوتی ہے' اور ہر رغبت کی ایک فترت ہوتی ہے' جس شخص کی رغبت میری سنت کی طرف ہوگی وہ کامیاب ہوگیا اور جس شخص کی رغبت اس کی بجائے کسی اور طرف ہوگی وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ سُنَنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا عَنِ اللّٰهِ لَا مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ کی تمام سنتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں آپ ﷺ کی اپنی ذات کی طرف سے نہیں ہے

12 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ (حَدَّثَنَا) مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مَّرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ عَنِ بن اَبِيْ عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكْرِبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهٗ يوشك شعبان عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ هٰذَا الْكِتَابُ فَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اَحْلَلْنَاهُ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ اَلَا وَاِنَّهٗ لَيْسَ كَذٰلِكَ. (2:1)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے کتاب عطا کی گئی ہے اور وہ چیز (عطا کی گئی ہے) جو اس کے برابر ہے۔ عنقریب ایسا وقت آئے گا' جب ایک سیر (بھرے ہوئے پیٹ والا) شخص اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر یہ کہے گا: میرے اور تم لوگوں کے درمیان یہ کتاب (یعنی قرآن مجید) موجود ہے' جو چیز اس میں حلال ہوگی' ہم اسے حلال قرار دیں گے اور جو چیز اس میں حرام ہوگی' ہم اسے حرام قرار دیں گے۔ (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) خبردار ایسا نہیں ہے۔

11- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/188 و210، والطحاوي في مشكل الآثار 2/88 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/158، وابن أبي عاصم في السنة 51 ، والطحاوي 2/88من طرق عن حصين، به.وأخرجه أحمد /2 165 . وفي الباب عن أبي هريرة، سيرد برقم 349 .وعن يحيى بن جعدة عند أحمد 5/509، والطحاوي في مشكل الآثار 2/88، وإسناده صحيح. وعن ابن عباس عند الطحاوي في مشكل الآثار 2/88 بلفظ: إن لكل عمل شرة، ثم يكون شرة إلى فترة، فمن كانت فترته إلى سنتي فقد هدى، ومن كانت فترته إلى غير ذلك فقد ضل . قال الهيثمي: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح. وعن جعد بن هبيرة عند الطحاوي أيضًا 2/81 بنحو لفظ ابن عباس . قال الهيثمي: رواه الطبراني في الكبير وفيه بشر بن نمير، وهو ضعيف. انظر المجمع 2/258، .259 وقوله: فمن كانت شرته كذا في الأصل، والتقاسيم والأنواع /1لوحة 564، وفي سائر المصادر: فمن كانت فترته

12- وأخرجه الطبراني في الكبير 20 /669، والبيهقي في السنن /9332 من طريق يحيى بن حمزة، عن الزبيدي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/131، وأبو داوُد 4604 في السنة: باب لزوم السنة، والطبراني في الكبير 20/132، والترمذي 2664 في العلم: باب ما نهي عنه أن يقال عند حديث النبي صلى الله عليه وآله وسلم، وابن ماجة 12 في المقدمة: باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، والتغليظ على من عارضه، والدارمي 1/144، والطبراني /20 649 ، والبيهقي في السنن 7/76 و 9/331، من طرق عن معاوية بن صالح، عن الحسن بن جابر، عن المقدام بن معديكرب، وسنده حسن كما قال الترمذي، وصححه الحاكم 1/109، وأقره الذهبي.

13 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث):لَا اَعْرِفَنَّ الرَّجُلَ يَاْتِيهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ اِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ وَاِمَّا نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ مَا نَدْرِیْ مَا هٰذَا عِنْدَنَا كِتَابُ اللّٰهِ لَيْسَ هٰذَا فِيْهِ . (2:1)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں کسی ایسے شخص کو نہ پاؤں جس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم آئے جس کے بارے میں میں نے کرنے کا حکم دیا ہو یا جسے کرنے سے میں نے منع کیا ہو۔

اور وہ شخص یہ کہے: ہمیں نہیں معلوم یہ کیا چیز ہے؟ ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے۔ یہ حکم اس میں تو نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الرَّغْبَةِ عَنْ سُنَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ جَمِيْعًا

اقوال اور افعال ہر معاملے میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

14 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عن أنس بن مَالِكٍ

(متنِ حدیث):اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهٖ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا اَتَزَوَّجُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:

مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ . (2:61)

13– إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو إسحاق هو إبراهيم بن محمد بن الحارث . وأخرجه الشافعي في المسند 1/17، ومن طريقه البيهقي في السنن 7/76، وفي الدلائل 1/24، والحاكم 1/108، والبغوي في شرح السنة 101 عن سفيان بن عيينة، عن سالم بن أبي النظر، بهذا الإسناد.وأخرجه الحميدي 551 ، وأبو داؤد 4605 في المقدمة، والبيهقي في دلائل النبوة 6/549، من طرق عن ابن عيينة، عن سالم، به . ومن طريق الحميدي أخرجه الحاكم 1/108 وصححه ووافقه الذهبي، وأخرجه الحاكم أيضًا من طريق مالك، عن ابن أبي النضر، عن عبيد الله مرسلًا. وأخرجه أحمد 6/8 من طريق ابن لهيعة، عن ابن أبي النضر، بهذا الإسناد.

14– إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم عدا محمد بن أبي صفوان، وأخرجه أحمد 3/ 241 و259و285، ومسلم 1401 في النكاح: باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد المؤنة، والنسائي 6/60 في النكاح: باب النهي عن التبتل، والبيهقي في السنن 7/77 من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 5063 في النكاح: باب الترغيب في النكاح، والبيهقي في السنن 7/77، والبغوي في شرح السنة 96 من طريق محمد بن جعفر، عن حميد الطويل، عن أنس بنحوه.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوشیدہ اعمال کے بارے میں دریافت کیا: (یعنی آپ خلوت میں جو عبادت کرتے تھے، اس کے بارے میں دریافت کیا)

تو ان افراد میں سے ایک نے یہ کہا: میں شادی نہیں کروں گا۔ ایک نے یہ کہا: میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔

ایک نے یہ کہا: میں بچھونے پر نہیں سوؤں گا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس بارے میں خطاب کرتے ہوئے)

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ ''اس' اس طرح کی باتیں کرتے ہیں' جہاں تک میرا معاملہ ہے' تو میں (رات کے وقت نفل) نماز ادا بھی کرتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں۔ میں (نفلی) روزہ رکھ بھی لیتا ہوں اور ترک بھی کر دیتا ہوں' میں نے خواتین کے ساتھ شادیاں بھی کی ہیں' جو شخص میری سنت سے منہ موڑتا ہے۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

فَصْلٌ: ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ اُمَّتَهٗ بِمَا يَحْتَاجُوْنَ اِلَيْهِ مِنْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ قَوْلًا وَّفِعْلًا مَعًا

(فصل): اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو قول اور فعل دونوں حوالوں سے ان چیزوں کا حکم دیا ہے' جس کی لوگوں کو دینی معاملات میں ضرورت ہے

15 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ: يَعْمِدُ اَحَدُهُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ خُذْ خَاتَمَكَ فَانْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (2:5)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی بنی ہوئی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتارا اور ایک طرف رکھ دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص جہنم کے انگارے کی طرف جاتا ہے' اور اسے اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے''۔

15- إسناده صحيح على شرط الصحيح . وأخرجه مسلم 2090 في اللباس: باب تحريم خاتم الذهب على الرجال، ونسخ ما كان من إباحته في أول الإسلام، من طريق محمد بن سهل التميمي، والطبراني في الكبير 12175 من طريق يحيى بن أيوب العلاف، والبيهقي في السنن 2/434 من طريق عبيد بن شريك، ثلاثتهم عن ابن أبي مريم بهذا الإسناد.

(راوی بیان کرتے ہیں) جب نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے' تو ان صاحب سے یہ کہا گیا: تم اپنی انگوٹھی لو اور اس کے ذریعے نفع حاصل کرو (یعنی اسے فروخت کرکے اس کی قیمت استعمال کرو)

تو اس شخص نے کہا: جی نہیں' اللہ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں لوں گا' جب کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے ایک طرف کردیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّيْءِ لَا يَجُوْزُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُفَسَّرًا يُعْقَلُ مِنْ ظَاهِرِ خِطَابِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' نبی اکرم ﷺ کا کسی چیز کے بارے میں حکم دینا اسی وقت درست ہوگا' جب اس کی وضاحت کی گئی ہو' اور خطاب کے الفاظ کے ذریعے اس کا مفہوم سمجھ میں آتا ہو

16 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا نُوْدِيَ بِالْاَذَانِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْاَذَانَ فَاِذَا قُضِيَ الْاَذَانُ اَقْبَلَ

16- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، ما خلا شيخ ابن حبان عبد الله بن محمد الأزدي وهو ثقة، وأخرجه مسلم 389 83 في المساجد باب السهو في الصلاة والسجود له، عن محمد بن المثنى، عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2345، وأحمد 2/522، والبخاري 1231 في السهو: باب إذا لم يدر كم صلى ثلاثًا أو أربعًا، والنسائي 3/31 في السهو: باب التحري، والدارمي 1/273 و350، 351، والبيهقي في السنن 2/331 من طرق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/229 عن محمد بن مصعب، والبخاري 3285 في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده. وأخرجه أحمد 2/503، 504 وأخرجه الدارقطني 1/374، 375، والبيهقي في السنن 2/340 من طريق ابن إسحاق. وأخرجه مالك 1/69 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة، عن أبي الزناد عن الأعرج، عن أبي هريرة، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 608 في الأذان: باب فضل التأذين، وأبو داوٗد 516 في الصلاة: باب رفع الصوت بالأذان، والنسائي 2/21، 22 وأبو عوانة 1/334، والبغوي 412 وأخرجه البخاري 1222 في العمل في الصلاة: باب يفكر الرجل الشيء في الصلاة، من طريق جعفر، ومسلم 389 19 في الصلاة: باب فضل الأذان، من طريق أبي الزناد، كلاهما عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/389 و531، ومسلم 389 16 و17 و18 في الصلاة، وأبو عوانة 1/334، والبيهقي في السنن 1/432، والبغوي 413 من طريق الأعمش وسهيل بن أبي صالح، وأخرجه أحمد 2/411 و460 من طريق العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه دون ذكر الأذان مالك 1/100 في السهو: باب العمل في السهو، عن الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 1232 في السهو: باب السهو في الفرض والتطوع، وأبو داوٗد 1030 في الصلاة: باب من قال يتم على أكبر ظنه، والنسائي 3/31 في السهو: باب التحري. وأخرجه كذلك الترمذي 397 في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي فيشك في الزيادة والنقصان، عن قتيبة بن سعيد عن الليث، عن الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 1662 في كتاب الصلاة، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وبرقم 1663 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة.

فَـاِذَا ثُـوِّبَ بِهَـا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ يَّدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ . (5:18)

توضیح مصنف: قَـالَ اَبُـوْ حَـاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَمْرُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ اَمْرٌ مُّجْمَلٌ تَفْسِيْرُهٗ اَفْعَالُهُ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّاْخُذَ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ فَيَسْتَعْمِلَهٗ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ وَيَتْرُكَ سَائِرَ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْـرُهٗ بَـعْـدَ السَّلَامِ وَكَـذٰلِكَ لَا يَـجُـوْزُ لِاَحَـدٍ اَنْ يَّـاْخُذَ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ فَيَسْتَعْمِلَهٗ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ وَيَتْرُكَ الْاَخْبَارَ الْاُخَرَ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُهٗ قَبْلَ السَّلَامِ وَنَحْنُ نَقُوْلُ اِنَّ هٰذِهٖ اَخْبَارٌ اَرْبَعٌ يَـجِـبُ اَنْ تُسْتَـعْـمَـلَ وَلَا يُتْـرَكُ شَـيْءٌ مِنْهَا فَيَفْعَلُ فِيْ كُلِّ حَالَةٍ مِثْلَ مَا وَرَدَتِ السُّنَّةُ فِيْهَا سَوَاءً فَاِنْ سَلَّمَ مِنَ الِاثْـنَتَيْـنِ اَوِ الثَّلَاثِ مِـنْ صَلَاتِـهٖ سَـاهِيًـا اَتَمَّ صَـلَاتَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا وَاِنْ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ اَتَمَّ صَلَاتَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَـلٰـى خَبَرِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَاِنْ شَكَّ فِي الثَّلَاثِ اَوِ الْاَرْبَعِ يَبْنِيْ عَلَى الْيَقِيْنِ عَلٰى مَا وَصَفْنَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْـوِ قَبْـلَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاِنْ شَكَّ وَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى اَصْلًا تَـحَـرَّى عَـلَـى الْاَغْـلَـبِ عِـنْدَهٗ وَاَتَمَّ صَلَاتَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِيْ ذَكَـرْنَـاهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُسْتَعْمِلًا لِلْاَخْبَارِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا كُلِّهَا فَاِنْ وَرَدَتْ عَلَيْهِ حَالَةٌ غَيْرُ هٰذِهِ الْاَرْبَعِ فِيْ صَلَاتِهٖ رَدَّهَا اِلٰى مَا يُشْبِهُهَا مِنَ الْاَحْوَالِ الْاَرْبَعِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ٗ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اذان دی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر وہاں تک چلا جاتا ہے' جہاں تک وہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' جب اذان مکمل ہو جاتی ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے' پھر جب اقامت کہی جاتی ہے' تو وہ پھر پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے' جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے' اور آدمی کے دل میں مختلف طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے' تم فلاں چیز یاد کرو تم فلاں چیز یاد کرو! اور ایسی چیزیں' یاد کرواتا ہے' جو آدمی نے ویسے یاد نہیں کرنی تھیں۔

حتیٰ کہ آدمی کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ تو جب آدمی کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ تو اسے (آخری قعدہ میں) بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ سہو کر لینا چاہئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ایسے شخص کے لئے ہے، جسے اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جاتا ہے اور اسے یہ پتہ نہیں چل پاتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کر لی ہے؟ تو وہ (قعدہ اخیرہ میں) بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا، یہ حکم ''مجمل'' ہے، اس کی وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل میں ہے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ کسی بھی شخص کے

[1] أي في التقاسيم والأنواع ، وسيرد هنا فيما بعد في سجود السهو.

لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ان روایات کو اختیار کرے، جن میں یہ مذکور ہے کہ سجدۂ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے گا اور پھر وہ شخص ان روایات کو ہر طرح کی صورتحال میں اختیار کرے اور ان تمام روایات کو ترک کر دے جن میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کا ذکر ہے۔

اسی طرح کسی بھی شخص کے لئے یہ بات بھی جائز نہیں ہے کہ وہ صرف ان روایات کو اختیار کر لے جن میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کا ذکر ہے اور پھر ان روایات پر ہر طرح کی صورتحال میں عمل کرے اور ان دوسری تمام روایات کو ترک کر دے جن میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنے کا ذکر ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم یہ کہتے ہیں: یہ چار طرح کی روایات ہیں اور یہ بات لازم ہے کہ ان پر عمل کیا جائے، اور ان میں سے کسی کو بھی ترک نہ کیا جائے' تو جس طرح کی صورتحال درپیش ہو اس کے مطابق، اس بارے میں منقول حدیث کے مطابق عمل کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اپنی نماز کی دو یا تین رکعات ادا کر لینے کے بعد بھول کر سلام پھیر دیتا ہے' تو وہ اپنی نماز کو مکمل کر لے گا اور سجدہ سہو سلام پھیرنے کے بعد کرے گا۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں مذکور ہے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اگر وہ دو رکعات ادا کر لینے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جاتا ہے۔ بیٹھتا نہیں ہے' تو وہ اپنی نماز جاری رکھے گا اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے گا۔ جیسا کہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں مذکور ہے۔

اگر اسے تین یا چار رکعات کی ادائیگی کے حوالے سے شک ہوتا ہے' تو وہ یقین پر بناء قائم کرے گا۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے گا۔ جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث سے ثابت ہے۔

اگر آدمی کو شک لاحق ہو' اور اسے یہ سمجھ نہ آئے کہ اس نے کتنی نماز (یعنی کتنی رکعات) ادا کی ہیں' تو وہ غالب گمان قائم کرنے کی کوشش کرے۔ (اور اس کی بنیاد پر) اپنی نماز کو مکمل کر لے۔ وہ (اس صورتحال میں) سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرے گا۔ اس کی بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔ جسے ہم ذکر کر چکے ہیں۔

(تو اس صورت میں) آدمی تمام احادیث پر عمل کرنے والا بن جائے گا، جن کو ہم نے ذکر کیا ہے۔

اگر ان چار صورتوں کے علاوہ کوئی اور صورت کسی شخص کو درپیش ہوتی ہے' تو اسے اس صورت کی طرف لوٹایا جائے گا' جو ان چار صورتوں جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں' ان میں سے جس صورت کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فِيمَا اَمَرَ وَنَهٰى

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے' جو انہوں نے حکم دیا ہے یا جس چیز سے منع کیا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ

17 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ

مَوْلٰى ثَقِيْفٍ بِنِيْسَابُوْرَ قَالَا : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ كُلُّكُمْ اِلَّا مَنْ اَبٰى وَشَرَدَ عَلَى اللّٰهِ كَشِرَادِ الْبَعِيْرِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّاْبٰى اَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى . (1:2)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: طَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْاِنْقِيَادُ لِسُنَّتِهٖ بِتَرْكِ الْكَيْفِيَّةِ وَالْكَمِّيَّةِ فِيْهَا مَعَ رَفْضِ قَوْلِ كُلِّ مَنْ قَالَ شَيْئًا فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِخِلَافِ سُنَّتِهٖ دُوْنَ الْاِحْتِيَالِ فِيْ دَفْعِ السُّنَنِ بِالتَّاْوِيْلَاتِ الْمُضْمَحِلَّةِ وَالْمُخْتَرَعَاتِ الدَّاحِضَةِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تم سب لوگ ضرور جنت میں داخل ہو گے۔ ماسوائے اس شخص کے' جو انکار کرے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے یوں سرکشی کرے' جس طرح اونٹ سرکشی کرتا ہے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون شخص جنت میں داخل ہونے سے انکار کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری اطاعت کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کے رسول کی فرمانبرداری یہ ہے: آپ کی سنت کی، اس کی کیفیت اور کمیت کو ترک کرتے ہوئے پیروی کی جائے اور ہر اس شخص کے قول کو مسترد کرتے ہوئے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں اپنی کوئی رائے پیش کی ہو' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے برخلاف ہو۔ آدمی اس سنت کو ترک کرنے کے لئے کمزور تاویلات اور فضول اختراعی باتوں کا حیلہ پیش کرنے کی کوشش نہ کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَنَاهِيَ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَوَامِرَ فَرْضٌ عَلٰى حَسَبِ الطَّاقَةِ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَا يَسَعُهُمُ التَّخَلُّفُ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول وہ احکام جن میں آپ نے کسی چیز سے منع کیا ہے یا کچھ کرنے کا حکم دیا ہے' تو آپ کی اُمت پر اپنی استطاعت کے مطابق ان پر عمل پیرا ہونا لازم ہے' اور ان کے لئے ان احکام پر عمل پیرا نہ ہونے کی گنجائش نہیں ہے

17- رجاله ثقات، رجال مسلم إلا خلف بن خليفة ونسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 10/70، إلى الطبراني في الأوسط ، وقال: ورجاله رجال الصحيح، وفي الباب ما يشهد له عن أبي هريرة عند أحمد 2/361، والبخاري 7280 في الاعتصام: باب الاقتداء بسنن رسول الله، والحاكم 1/55 . وعن أبي أمامة الباهلي عند أحمد 5/258، والحاكم 1/55، و4/247، قال الهيثمي في مجمع الزوائد 10/70-71: ورجال أحمد رجال الصحيح غير علي بن خالد وهو ثقة. واقتصر الحافظ في الفتح على نسبته إلى الطبراني، وجوّد إسناده.

18 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ اَبَانَ بْنَ صَالِحٍ فَقَالَ لِي: مَا اَجْوَدَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ قَوْلَهُ:

فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (3:6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جن چیزوں کو میں ترک کردوں' تم ان چیزوں کے بارے میں مجھے ایسے ہی رہنے دو' کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت سوالات کرنے اوران سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔

میں تم لوگوں کو جس چیز سے منع کردوں' اس سے باز آجاؤ اور میں تمہیں جس بات کا حکم دوں' تم سے جہاں تک ہوسکے اس پر عمل کرو''۔

ابن عجلان کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابان بن صالح کو سنائی تو انہوں نے مجھے فرمایا۔

یہ کلمہ کتنا عمدہ ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان)''جہاں تک تم سے ہوسکے تم اس پر عمل کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّوَاهِيَ سَبِيْلُهَا الْحَتْمُ وَالْاِيجَابُ اِلَّا اَنْ تَقُوْمَ الدَّلَالَةُ عَلٰى نَدْبِيَّتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اُمور سے منع کیا ہے' تو یہ حکم حتمی اور واجب ہے البتہ اگر اس کے مستحب ہونے پر دلیل قائم ہوجائے' تو حکم مختلف ہے

19- إسناده صحيح رجاله رجال الشيخين ما عدا إبراهيم بن بشار الرمادي. والطريق الثاني حسن. وأخرجه مسلم 1337 4/1831 في الفضائل: باب توقيره صلى الله عليه وآله وسلم وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، عن ابن أبي عمر، والبغوي 1/199 من طريق الشافعي، كلاهما عن سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/258 عن يزيد، عن محمد، عن أبي الزناد، به. وأخرجه الشافعي 1/15، وأحمد 2/247 عن سفيان بن عيينة، عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/248 و517، من طريقين عن ابن عجلان، به. وأخرجه مسلم 1337 في الحج: باب فرض الحج في العمر مرة، وأحمد 2/447 448و 457و467و508، والنسائي 5/110-111، والدارقطني 2/181، وابن خزيمة 2508، والبيهقي 4/326 من طريق محمد بن زياد، عن أبي هريرة وأخرجه مسلم 1337، وابن ماجة 1 و 2، وأحمد 2/495، والترمذي 2679 من طريق الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 20372 عن معمر، عن الزهري عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/482، من طريق هلال بن علي، عن عبد الرحمٰن بن أبي عمرة، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف بعده برقم 19 من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وبرقم 20 و 21 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

19 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إسماعيل البخاری حدثنا 1 إسماعيل ابن اَبِیْ اُوَیْسٍ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰی أنبيائهم فإذا نهيتكم عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے' تو جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کر دوں' تو تم اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں' تو جہاں تک تمہارے لئے ممکن ہو' تم اس پر عمل کرو''۔

20 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِی السَّرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ما نَهَیْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِالْاَمْرِ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (2:3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہیں جس چیز سے منع کر دوں' تم اس سے اجتناب کرو اور میں تمہیں جس بات کا حکم دوں جہاں تک تم سے ہو سکے تم اس پر عمل کرو''۔

21 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ قَالَ حدثنا بْنُ اَبِی السَّرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ فَاِذَا نَهَیْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِالشَّیْءِ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (2:25)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جس چیز کے بارے میں میں تمہیں چھوڑ دوں تم بھی مجھے ویسے ہی رہنے دو' کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے۔

جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کر دوں' تو تم اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں' تو جہاں تک تم سے ہو

21- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهذا الحديث عند البخاری برقم 7288 فی: الاعتصام: باب الاقتداء بسنن النبی صلی الله عليه وآله وسلم، وتقدم ذكر طرقه فيما قبله . 20- وهو فی مصنف عبد الرزاق 20374 ومن طريقه أخرجه أحمد 2 / 313 314، ومسلم 1337 131 فی الفضائل: باب توقيره صلی الله عليه وآله وسلم، وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، والبغوی فی شرح السنة برقمی 98 و 99 . وتقدم برقم 18 من طريق ابن عيينة.

سکے تم اس پر عمل کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ اَرَادَ بِهٖ مِنْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ لَا مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں''

اس سے مراد دینی اُمور ہیں' دنیاوی اُمور مراد نہیں ہیں

22 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ. عَنْ عَائِشَةَ وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اَصْوَاتًا فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالُوْا النَّخْلُ يَـاْبِرُوْنَهُ فَقَالَ: لَوْ لَمْ يَفْعَلُوْا لَصَلُحَ ذٰلِكَ فَاَمْسَكُوْا فَلَمْ يَاْبِرُوْا عَامَّتَهُ فَصَارَ شِيصًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذَا كَانَ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَاْنُكُمْ وَاِذَا كَانَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَاِلَيَّ. (2:25)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ آوازیں سنیں۔ آپ نے دریافت کیا: یہ کس بات کی آوازیں ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: لوگ کھجوروں کی پیوندکاری کر رہے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ ایسا نہ کریں' تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

(راوی کہتے ہیں) تو وہ لوگ اس عمل سے باز آ گئے۔ انہوں نے اس سال پیوندکاری نہیں کی تو پیداوار ٹھیک نہیں ہوئی۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا کوئی دنیاوی معاملہ ہو' تو اسے تم خود سنبھالو اور اگر کوئی دینی معاملہ ہو' تو وہ میری طرف آئے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ اَرَادَ بِهٖ مَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الدِّيْنِ لَا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ ''تمہیں میں جس چیز کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس پر عمل پیرا ہو جاؤ''

اس سے مراد یہ ہے' میں تمہیں دینی معاملات میں جن چیزوں کا حکم دوں' یہاں دنیاوی معاملات مراد نہیں ہیں

22- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 6/123، ومسلم 2363 في الفضائل: باب وجوب امتثال ما قاله شرعًا دون ما ذكره من معايش الدنيا على سبيل الرأي، وابن ماجه 2471 في الرهون: باب تلقيح النخل، كلهم من طريق حماد بن سلمة بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/152 عن عبد الصمد وفي الباب عن رافع بن خديج في الحديث الذي بعده. وعن طلحة بن عبيد الله عند مسلم 2361، وابن ماجة 2470.

23 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّوْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ

(متن حدیث): قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ يَقُوْلُ يُلَقِّحُوْنَ قَالَ: فَقَالَ: مَا تَصْنَعُوْنَ؟ فَقَالُوْا: شَيْئًا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَهُ فَقَالَ: لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهَا فَنَفَضَتْ اَوْ نَقَصَتْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دُنْيَاكُمْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ . (3:68)

قَالَ عِكْرِمَةُ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ. اَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعٍ اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَهُ الشَّيْخُ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ کھجوروں کی پیوندکاری کیا کرتے تھے۔ لوگ اسے پیوندکاری کا نام دیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ کیا کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یہ ایک ایسا طریقہ ہے' جو وہ لوگ پہلے استعمال کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم یہ نہ کرو' تو یہ زیادہ بہتر ہے' تو لوگوں نے اسے ترک کر دیا' تو پیداوار کم ہوگئی۔ لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک انسان ہوں' جب میں تمہارے سامنے کسی دینی معاملے کے بارے میں کوئی چیز بیان کروں' تو تم اسے اختیار کرلو اور جب میں تمہارے سامنے کسی دنیاوی معاملے کے بارے میں کوئی چیز بیان کروں' تو میں ایک انسان ہوں''۔

عکرمہ کہتے ہیں: یہ یا اس کی مانند الفاظ ہیں۔

ابونجاشی (نامی راوی) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور اس کا نام عطاء بن صہیب ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْاِيْمَانِ عَمَّنْ لَمْ يَخْضَعْ لِسُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اعْتَرَضَ عَلَيْهَا بِالْمُقَايَسَاتِ الْمَقْلُوْبَةِ وَالْمُخْتَرَعَاتِ الدَّاحِضَةِ

جو شخص نبی اکرم ﷺ کی سنت کے سامنے سر نہیں جھکاتا' اس کے مقابلے میں غلط سلط قیاس پیش کرتا ہے یا باطل اختراعات پیش کرتا ہے

23- إسناده حسن من أجل عكرمة بن عمار، ورجاله رجال مسلم. أبو النجاشي: هو عطاء بن صهيب. وأخرجه مسلم 2362 في الفضائل: باب وجوب امتثال ما قاله شرعًا دون ما ذكره من معايش الدنيا على سبيل الرأي، عن عبد الله بن الرومي اليمامي، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا عن عباس بن عبد العظيم العنبري وأحمد بن جعفر المعقري، عن النضر بن محمد به. وتقدم قبله من حديث عائشة وأنس.

اس سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

24 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیفَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا لَیْثُ بن سعد عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَیْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِیْ یَسْقُوْنَ بِهَا النَّخلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ سَرِّحِ الْمَاءَ یَمُرَّ فَاَبٰی عَلَیْهِ الزُّبَیْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰی جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ وَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ قَالَ الزُّبَیْرُ: فَوَاللّٰهِ لَاَحْسَبُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِكَ (فَلا وَرَبِّكَ لا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ) الآیة . (5:36)

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حرہ سے آنے والی پانی کی نالی کے بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جھگڑا ہوگیا جس کے ذریعے کھجوروں کے باغوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔

اس انصاری نے کہا: آپ پانی کو چھوڑ دیجئے تاکہ وہ گزر جائے' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ بات تسلیم نہیں کی (یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! (تم اپنے باغ کو سیراب کرلو) پھر اپنے پڑوسی کے لئے (پانی کو) چھوڑ دو' تو وہ انصاری غصے میں آگیا اور بولا: یارسول اللہ! (آپ نے یہ فیصلہ اس لئے دیا ہے) کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم اپنے (باغ کو) سیراب کرواور پھر پانی کو روکے رکھو' یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک پہنچ جائے''۔

24– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأخرجه أبو داوٗد 2637 في الأقضية: باب أبواب من القضاء ، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن الليث بهذا الإسناد: أحمد 4/4–5، والبخاري 2359 و 2360 في المساقاة: باب سكر الأنهار، ومسلم 2357 في الفضائل: باب وجوب اتباعه صلى الله عليه وآله وسلم، والترمذي 1363 في الأحكام: باب ما جاء في الرجلين يكون أحدهما أسفل من الآخر في الماء ، والنسائي 8/245 في القضاة: باب إشارة الحاكم بالرفق، وابن ماجة 15 في المقدمة: باب تعظيم حديث الرسول صلى الله عليه وآله وسلم و 2480 في الرهون: باب الشرب من الأودية ومقدار حبس الماء ، والبيهقي 6/153 و10/106، والطبري في تفسيره 9912 وابن الجارود في المنتقى 1021 . وصححه الحاكم 3/364 من طريق محمد بن عبد الله بن مسلم الزهري، عن عمه الزهري، به. وأخرجه من طرق عن الزهري، عن عروة بن الزبير عن الزبير أحمد 1/165، والبخاري 2361 في المساقاة: باب شرب الأعلى قبل الأسفل، و 2362 باب شرب الأعلى إلى الكعبين، و 2708 في الصلح: باب إذا أشار الإمام بالصلح فأبى حكم عليه بالحكم البين، و 4585 في التفسير: باب (فَلا وَرَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ) والطبري في تفسيره 9913 ، والبيهقي 6/153–154 و10/106، والبغوي 2194 ، وقد صح سماع عروة من أبيه، كما في تاريخ البخاري 7/31، وفي حديثه في مسند أحمد برقم 1418 تصريح بسماعه من أبيه، وسنده قوي.

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی:

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے' جب تک آپس کے اختلافی معاملات کے بارے میں تمہیں ثالث تسلیم نہ کریں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَنِ اعْتَرَضَ عَلَى السُّنَنِ بِالتَّاوِيْلَاتِ الْمُضْمَحِلَّةِ وَلَمْ يَنْقَدْ لِقَبُوْلِهَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جو شخص سنت کے مقابلے میں مضمحل تاویلات پیش کرتا ہے اور سنتوں کو قبول کرنے کے لئے سر نہیں جھکاتا' وہ بدعتی ہے

25 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ نُعْمٍ. عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

(متن حدیث):قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبٍ فِيْ اَدَمٍ فَقَسَّمَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ فَقَالَ اُنَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ: نَحْنُ اَحَقُّ بِهٰذَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَقَالَ: اَلَا تَاْمَنُوْنِيْ وَاَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَاْتِيْنِيْ خَبَرُ مَنْ فِي السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً فَقَامَ اِلَيْهِ نَاتِئُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْوَجْهِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ لَسْتُ بِاَحَقِّ اَهْلِ الْاَرْضِ اَنْ اَتَّقِيَ اللّٰهَ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَامَ اِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ

25- إسناده صحيح على شرط الشيخين: أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وأخرجه مسلم 1064 145 في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/4-5، ومسلم 1064 146 من طريق محمد بن فضيل، عن عمارة بن القعقاع بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 4351 في المغازى: باب بعث على بن أبي طالب وخالد بن الوليد رضى الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ومسلم 1064 144 من طريق عبد الواحد، عن عمارة بن القعقاع، به. وأخرجه البخارى 3344 فى الأنبياء: باب قوله تعالى: (وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ)، و 4667 فى التفسير: باب (وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ)، و 7432 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ)، وأحمد 3/68 و73، وعبد الرزاق في المصنف 18676، وأبو داوُد 4764 في السنة: باب الخوارج، والنسائى 7/118، فى تحريم الدم: باب من شهر سيفه ثم وضعه فى الناس، من طريق سفيان الثورى، عن أبيه سعيد بن مسروق، عن عبد الرحمٰن بن أبى نُعم، عن ابى سعيد. وأخرجه مسلم 1064 143 من طريق أبى الأحوص، عن سعيد بن مسروق، عن عبد الرحمٰن بن أبى نُعم، به. وأخرجه الطيالسى 2234، والنسائى 5/87 فى الزكاة: باب المؤلفة قلوبهم، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/426 من طرق، عن سعيد بن مسروق، عن عبد الرحمٰن بن أبى نُعم، به. وأخرجه البخارى 3610 و 6933، ومسلم 1064 148، من طريق الزهرى، عن أبى سلمة، عن أبى سعيد. وأخرجه البخاري أيضًا 5058، ومسلم 1064 147 من طريقين يحيى بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم، عن أبى سلمة، عن أبى سعيد. وأخرجه البخارى أيضًا 6163، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/427 من طريق الأوزاعى، عن الزهرى، عن أبى سلمة والضحاك، عن أبى سعيد. وفى الباب عن جابر عند أحمد 3/354، 355، وعن أبى برزة عنده أيضًا 4/421، وعن أبى بكرة 5/42.

اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ: لَا اِنَّهُ لَعَلَّهُ يُصَلِّي قَالَ: اِنَّهُ رُبَّ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ: اِنِّيْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَشُقَّ قُلُوْبَ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ فَنَظَرَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُقَفًّى فَقَالَ: اِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ قَالَ عُمَارَةُ فَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ. (3:10)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چمڑے میں کچھ سونا بھیجا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا زید خیل، اقرع بن حابس، عیینہ بن حصن اور علقمہ بن علاثہ کے درمیان تقسیم کر دیا۔

مہاجرین اور انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے یہ کہا: ہم اس کے زیادہ حق دار تھے۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گراں گزری آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم لوگ مجھے امین نہیں سمجھتے ہو؟ حالانکہ میں اس ذات کا امین ہوں' جو آسمان میں ہے' میرے پاس آسمان میں موجود ذات کی خبریں صبح و شام آتی ہیں''۔

(راوی کہتے ہیں:) تو چھوٹی آنکھوں اور ابھرے ہوئے گالوں' تنگ پیشانی' گھنی داڑھی' منڈے ہوئے سر اور اوپر کئے ہوئے تہبند والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمام اہل زمین سے زیادہ اس بات کا حق دار نہیں ہوں کہ میں اللہ سے ڈروں؟ پھر وہ شخص وہاں سے چلا گیا' تو اللہ کی تلوار حضرت خالد رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کی طرف جانے لگے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! ہوسکتا ہے' وہ شخص نماز ادا کر رہا ہو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی گئی: نمازی ایسے ہیں' جو زبان کے ذریعے وہ بات کہتے ہیں' جو ان کے دل میں نہیں ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں لوگوں کے دل چیر کے دیکھوں' یا ان کے پیٹ چیر کے دیکھوں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف دیکھا وہ اس وقت واپس جا رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب اس کی اولاد میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے' جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی' اور وہ لوگ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے' جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے''۔

عمارہ نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے۔ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: ''اگر میں نے ان لوگوں کا زمانہ پالیا' تو میں انہیں اس طرح قتل کروں گا' جس طرح قوم ثمود کو قتل کیا گیا تھا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّحَدِّثَ الْمَرْءُ فِيْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ وَلَا رَسُوْلُهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی مسلمانوں کے معاملے میں کوئی ایسی نئی چیز پیدا کرے' جس کی اجازت اللہ اور اس کے رسول نے نہ دی ہو

26 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ.

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَوْصٰى بِوَصَايَا اَبَّرَهَا فِيْ مَالِهِ فَذَهَبْتُ اِلَى الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَسْتَشِيْرُهُ فَقَالَ الْقَاسِمُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. (2:86)

ابراہیم بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے وصیت کرتے ہوئے اپنے مال کے بارے میں کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا' تو میں قاسم بن محمد کے پاس گیا تا کہ میں ان سے اس بارے میں مشورہ لوں' تو قاسم نے بتایا: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص ہمارے اس معاملے (یعنی دین) میں کوئی نئی چیز پیدا کرے گا' جس کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو' تو وہ چیز مسترد کی جائے گی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ حُكْمًا لَيْسَ مَرْجِعُهُ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَهُوَ مَرْدُوْدٌ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص بھی اللہ کے دین کے معاملے میں کوئی ایسا نیا حکم پیدا کرے گا' جس کا ماخذ کتاب وسنت نہ ہوں' تو وہ معاملہ مردود ہوگا' قبول نہیں کیا جائے گا

27 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. (3:43)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص ہمارے اس معاملے (یعنی

26 – وأخرجه أحمد 6/73، ومسلم في صحيحه 1718 18 ، والبخاري في خلق أفعال العباد ص 43، وأبو عوانة 4/18، 19، من طريق عبد الله بن جعفر الزهري، أخرجه الطيالسي 1422 ، ومن طريقه أبو عوانة 4/17، عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/240 و270، والبخاري 2697 في الصلح: باب إذا اصطلحوا على صلح جور، فالصلح مردود، ومسلم 1718 17 في الأقضية: باب نقض الأحكام الباطلة وردّ محدثات الأمور، وأبو داوٗد 4606 في السنة: باب في لزوم السنة، وابن ماجة 14 في المقدمة باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على من والتغليظ على من عارضه، والدارقطني 4/224 و225 و227، والبيهقي في السنن 10/119، والقضاعي في مسند الشهاب 359 و 360 و 361 ، وأبو عوانة 4/18، والبغوي في شرح السنة 103 من طرق عن إبراهيم بن سعد بهذا الإسناد.

27– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مسند أبي يعلى 4594 . وأخرجه مسلم 1718 17 ، وأبو داوٗد 4606 عن محمد بن الصباح، بهذا الإسناد، وتقدم تخريجه في الرواية التي قبله.

دین) میں کوئی نئی چیز پیدا کرے جس کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو تو وہ چیز مردود ہوگی"۔

فَصْلٌ ذِكْرُ إِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِمَنْ نَسَبَ الشَّيْءَ إِلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ بِصِحَّتِهِ

جو شخص مصطفیٰ کریم ﷺ کی طرف کوئی چیز منسوب کرے اور اسے اس کی نسبت صحیح ہونے کا علم نہ ہو تو اس کے لئے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ

28 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (**2:109**)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

---

28 - إسناده حسن، وأخرجه ابن ماجة 34 في المقدمة: باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/410 و469 و519، والنسائي: في العلم كما في تحفة الأشراف 9/436 من طريقين عن شعبة، عن أبي حصين، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري 110 في العلم: باب إثم من كذب على النبي، و 6297 في الأدب: باب من سمي بأسماء الأنبياء ومسلم 3 في المقدمة: باب تغليظ الكذب على رسول الله . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/762، وأحمد 2 / 321 و365، والطحاوي في المشكل 1/170 و171 من طريق بكر بن عمرو. ففي الباب عن أنس بن مالك سيرد برقم 31. وعن الزبير بن العوام عند أحمد 1/165 و167، وابن ماجة 36 في المقدمة، وأبي داؤد 3651 في العلم: باب التشديد في الكذب على رسول الله، والبخاري 607، وابن أبي شيبة 8/760، والقضاعي 549، والطحاوي في المشكل 1/211. وعن المغيرة عند البخاري 1291 في الجنائز، ومسلم 4 في المقدمة، وابن أبي شيبة 8/764، والطحاوي 1/226، والبيهقي في السنن 4/72. وعن عبد الله بن عمرو عند البخاري 3461 في الأنبياء، والترمذي 2671 في العلم وأحمد 2/171 و202 و214، والبيهقي في السنن 10/222. وعن عبد الله بن مسعود عند الترمذي 2661 في العلم، وابن ماجة 30 في المقدمة، وابن أبي شيبة 8/759، والطحاوي في 1/213، والقضاعي 547 و560 و561. وعن أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/36 و44 و46 و56، ومسلم 3004 في الزهد، وابن ماجة 37 في المقدمة، وعبد الرزاق 20493، وابن أبي شيبة 8/762، والطحاوي 220. وعن جابر عند أحمد 3/303، وابن ماجة 33 في المقدمة، والدارمي 1/76 وعن علي عند البخاري 106، ومسلم 1، والترمذي 2660، والبغوي 114، والطيالسي 107 والطحاوي 209، وابن ماجة 31 في المقدمة. وعن أبي قتادة عند ابن ماجة 35 في المقدمة، وابن أبي شيبة 8/761، والطحاوي 225، والحاكم 1/112. وعن ابن عباس عند الدارمي 1/76، وأحمد 1/233، وابن أبي شيبة 8/763، والطحاوي 214، والقضاعي 554، والطبراني في الكبير 12393 و12394. وعن قيس بن سعد بن عبادة عند أحمد 3/422. وعن سلمة بن الأكوع عند أحمد 4/47 وعن عقبة بن عامر عند أحمد 4/156 و202، والبيهقي في السنن 3/276. وعن زيد بن أرقم عند أحمد 4/367، وابن أبي شيبة 8/764، والبزار 217، والطحاوي 222. وعن خالد بن عرفطة عند أحمد 5/292، وابن أبي شيبة 8/760، والبزار 213، والطحاوي 228. وعن رجل من الصحابة عند أحمد 4/412.

''جو شخص میری طرف منسوب کر کے ایسی بات بیان کرے' جو میں نے نہ کہی ہو' تو وہ شخص جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَوْمَانَا اِلَيْهِ فِي الْبَابِ الْمُتَقَدِّمِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے' جس کی طرف ہم نے گزشتہ باب میں اشارہ کیا ہے

29 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السِّخْتِيَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى . عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَدَّثَ حَدِيْثًا وَهُوَ يَرَى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ . (2:109)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی بات بیان کرے اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ یہ بات جھوٹ ہے' تو وہ شخص بھی جھوٹوں میں سے ایک ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذهبنا إليه

دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے موقف کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

30 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِشْكَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ . (2:109)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے' وہ ہر سنی ہوئی بات کو (آگے) بیان کردے۔

29– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم في المقدمة: باب وجوب الرواية عن الثقات وترك الكذابين، وابن ماجة 39 في المقدمة: باب من حدث عن رسول الله حديثًا وهو يرى أنه كذب . وأخرجه الطيالسي 1/38، وأحمد 5/14، ومسلم، وابن ماجه 39 ، والطحاوي في مشكل الآثار 1/175 من طرق عن شعبة بهذا الإسناد.

30– إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه مسلم 5 في مقدمة صحيحه عن علي بن حفص ومعاذ العنبري، وعبد الرحمٰن بن مهدي، وأبو داوُد 4992 عن علي بن حفص، وابن أبي شيبة 8/595 عن أبي أسامة، والحاكم 1/112 عن علي بن جعفر المدائني وقد أرسله حفص بن عمر و أخرجه أبو داوُد 4992 ، والحاكم 1/112، والقضاعي 1416 ولا يضر إرسالهم، فإن الوصل زيادة وهي من الثقات مقبولة. وله شاهد من حديث أبي أمامة عند الحاكم 2/2120 وسنده حسن في الشواهد.

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُوْلِ النَّارِ لِمُتَعَمِّدِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کی طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرنے والے کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ

31 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (**2:109**)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے' وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَذِبَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَفْرَى الْفِرَى

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کی طرف' جھوٹی بات منسوب کرنا' سب سے بڑا جھوٹ ہے

32 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابن وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرْيَةِ ثَلَاثًا اَنْ يَّفْرِيَ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ وَلَمْ يَرَ شَيْئًا فِي الْمَنَامِ اَوْ يَتَقَوَّلَ الرَّجُلُ عَلٰى وَالِدَيْهِ فَيُدْعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يَقُوْلَ سَمِعَ مِنِّيْ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنِّيْ . (**2:109**)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

31- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 3/223 عن إسحاق، وأخرجه ابن ماجة 32 في المقدمة، عن محمد بن رمح المصرى، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 8/763، وأحمد 3/116 و166 و176، وابنه في الزوائد 3/278، والدارمي 1/77 من طرق عن سليمان التيمي، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/203و209، وابنه 3/278، والدارمي 1/77، من طرق عن حماد بن أبي سليمان عن أنس .وأخرجه أحمد 3/98، وأخرجه مسلم 2 في المقدمة من طرق عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس.ومن طرق أخرى عن أنس أخرجه ابن أبي شيبة /8 759، وأحمد 3/113 و172 و209و280، وابنه في زوائده على المسند 3/278 و279، والدارمي 1/76 و.77 وتقدم برقم 28 من حديث أبي هريرة، وأوردت في تخريجه هناك من رواه من الصحابة.

32- إسناده قوى، رجاله رجال الصحيح، إلا أن في معاوية بن صالح، وقد جاء الحديث عن غيره . وأخرجه أحمد 3/490 و491، والطبراني في الكبير /22 164 ، من طرق عن معاوية بن صالح بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 4/398، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/106، والبخارى 3509 في المناقب، الطبراني في الكبير /22 171-181 من طرق عن حريز بن عثمان، عن عبد الواحد بن عبد الله النصرى، عن واثلة بن الأسقع . وأخرجه أحمد 4/107 من طريق سعيد بن أيوب عن محمد بن عجلان، عن النضر بن عبد الرحمٰن بن عبد الله، عن واثلة. وأخرجه الشافعي في الرسالة 1090 من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردى.

''بے شک سب سے بڑا جھوٹ (یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر فرمایا:) یہ ہے' آدمی اپنی ذات کے بارے میں جھوٹ بولے۔ وہ یہ کہے کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے' حالانکہ اس نے خواب میں سے کچھ نہ دیکھا ہو' یا پھر آدمی اپنے والدین کے بارے میں جھوٹی بات بیان کرے' تاکہ اسے اس کے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کیا جائے' یا پھر وہ شخص یہ کہے کہ اس نے مجھ سے یہ بات (یعنی حدیث) سنی ہے' حالانکہ اس نے مجھ سے وہ بات نہ سنی ہو''۔

2- كِتَابُ الْوَحْيِ

(کتاب: وحی کے بارے میں روایات)

بَيَانُ كَيْف بَدْءُ الْوَحْيِ

وحی کا آغاز کیسے ہوا؟

33 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا بن اَبِيْ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): أَوَّلُ مَا بُدِیَء بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ يَرَاهَا فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ لَهُ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَاْتِيْ حراء فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعِدَّةِ وَيَتَزَوَّدُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيْهِ فَقَالَ: اقْرَاْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: مَا اَنَا بقارىء قَالَ: فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ لِي: اقْرَاْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِیء فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَاْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِیء فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيَ الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) حَتّٰى بَلَغَ (مَا لَمْ يَعْلَمْ) قَالَ: فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ: زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ثُمَّ قَالَ: يَا خَدِيْجَةُ مَا لِي وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: قَدْ خَشِيْتُ عَلَيَّ فَقَالَتْ: كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِی الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَكَانَ اَخَا اَبِيْهَا وَكَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاِنْجِيلِ مَا شَاءَ اَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ: اَیْ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيكَ فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنَ اَخِي مَا تَرٰى؟ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ فِيْهَا جَذَعًا اَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ: نَعَمْ لَمْ يَاْتِ اَحد قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ وَاُوذِیَ وَاِنْ يُدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِيمَا بَلَغَنَا)

حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مرارا لكى يتردى من رؤوس شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ كَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهَا تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهُ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاْشُهُ وَتَقَرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ فَاِذَا طَالَ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ فَاِذَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ الْجَبَلِ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ فَيَقُوْلُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. (3:1)

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وحی کے آغاز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے خواب دکھائی دینے لگے جو آپ نیند کی حالت میں دیکھتے تھے۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح کے نمودار ہونے کی مانند پورا ہو جاتا تھا' پھر آپ کی طبیعت خلوت کی طرف مائل کر دی گئی۔ آپ غارِ حرا تشریف لے جاتے تھے اور وہاں ''تحنث'' کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں) یعنی آپ وہاں متعدد راتوں تک عبادت کرتے رہتے تھے۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا زادِ راہ ساتھ لے جایا کرتے تھے' پھر واپس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے تھے۔ وہ اسی کی مانند مزید زادِ راہ تیار کر دیتی تھیں۔ یہاں تک کہ اچانک ایک دن حق آپ کے پاس آ گیا۔ آپ اس وقت غارِ حرا میں موجود تھے۔ وہاں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور بولا: آپ پڑھئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے جواب دیا: میں نہیں پڑھوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس نے مجھے پکڑ لیا۔ اس نے مجھے بھینچ لیا۔ یہاں تک کہ مجھے دقت کا سامنا کرنا پڑا۔

پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا' پھر اس نے مجھ سے کہا: آپ پڑھئے۔ میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا۔ اس نے پھر مجھے پکڑ لیا اور دوسری مرتبہ مجھے بھینچ لیا۔ یہاں تک کہ مجھے دقت کا سامنا کرنا پڑا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: آپ پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا۔ پھر اس نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے تیسری مرتبہ بھینچ لیا۔ یہاں تک کہ مجھے دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا:

''آپ اپنے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے پڑھئے' جس نے پیدا کیا ہے۔''

یہ آیات یہاں تک ہیں:

''جو وہ نہیں جانتا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (یا راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لائے' تو آپ کے جسم پر کپکپی طاری تھی۔ آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے اوڑھنے کے لئے کچھ دو! انہوں نے آپ کو اوڑھنے کے لئے کوئی چیز دے دی۔ یہاں تک کہ جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہو گئی' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

33- حديث صحيح . ابن أبي السَّرى قد توبع عليه، وباقي السند على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق 9719 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/232-233، والبخاري 4956 في التفسير، و 6982 في التعبير، ومسلم 160 253 في الإيمان: باب بدء الوحي برسول الله، وأبو عوانة في مسنده 1/113، والبيهقي في دلائل النبوة 2/135-136، وأبو نعيم في دلائل النبوة 1/275-277، والآجري في الشريعة ص439-.440 . وأخرجه الطيالسي 1467 ، والبخاري 3 في بدء الوحي، و 3392 في حديث الأنبياء ، و 4953 و 4957 في التفسير، و 6982 في التعبير، ومسلم 160 254 ، والطبري في تفسيره 30/16 و162، وأبو عوانة 1/110 و113، والبغوي في شرح السنة 3735 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.

''اے خدیجہ! میرے ساتھ کیا ہوا ہے؟ پھر آپ نے انہیں پوری بات بتائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی ذات کے بارے میں اندیشہ ہے' تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں۔ آپ کے لئے خوشخبری ہے' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا۔ بے شک آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' بوجھ اٹھاتے ہیں' مہمان نوازی کرتے ہیں، حق کے کاموں میں مدد کرتے ہیں''۔

پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں' جوان کے چچا تھے' یہ صاحب زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہوگئے تھے اور عربی میں تحریر کیا کرتے تھے۔ انہوں نے انجیل کا کچھ حصہ عربی میں نوٹ کیا ہوا تھا۔

یہ ایک بڑی عمر کے صاحب تھے' جو نابینا ہو چکے تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے میرے چچا! آپ اپنے بھتیجے کی بات سنئے' ورقہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! تم نے کیا دیکھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات دیکھی تھی اس کے بارے میں انہیں بتایا تو ورقہ نے کہا: یہ وہ ناموس (فرشتہ) ہے' جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔

اے کاش کہ میں اس وقت موجود ہوتا' یا اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو (مکہ سے) نکال دیتی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے جواب دیا: جی ہاں۔

آپ جو چیز لے کر آئے ہیں' اس طرح کی چیز جو بھی (نبی) لے کر آیا' تو اس سے دشمنی کی گئی اور اسے اذیت پہنچائی گئی۔

اگر مجھے وہ دن دیکھنے کو ملا' تو میں (اس موقعہ پر) آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

(راوی کہتے ہیں) اس کے کچھ عرصے کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا۔

پھر وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہو گئے۔ آپ کی یہ کیفیت اتنی شدید ہوئی کہ آپ کئی مرتبہ پہاڑ سے چھلانگ لگانے کے ارادے سے تشریف لے گئے۔

جب بھی آپ پہاڑ کی چوٹی سے خود کو نیچے گرانے کا ارادہ کرتے' تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آجاتے اور آپ سے یہ کہتے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اس وجہ سے آپ کی بے چینی کو سکون آجاتا اور آپ کی جان کو قرار آجاتا۔

اور آپ واپس تشریف لے آتے' جب وحی کے انقطاع کا سلسلہ طویل ہو گیا' تو ایک مرتبہ آپ اسی کی مانند تشریف لے گئے۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آئے اور انہوں نے آپ کے سامنے اسی کی مانند بات کہی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ يُضَادُّ خَبَرَ عَائِشَةَ الَّذِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ بات اس روایت کے برخلاف ہے' جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

34 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ قَالَ: (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) قُلْتُ: اِنِّيْ نُبِّئْتُ اَنَّ اَوَّلَ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَيُّ الْقُرْآنِ اُنْزِلَ اَوَّلَ قَالَ: (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) فَقُلْتُ لَهٗ: اِنِّيْ نُبِّئْتُ اَنَّ اَوَّلَ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) قَالَ جَابِرٌ: لاَ اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: جَاوَرْتُ فِيْ حِرَاءَ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ فَنُوْدِيتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِي وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَنُوْدِيتُ فَنَظَرْتُ فَوْقِي فَاِذَا اَنَا بِهٖ قَاعِدٌ عَلٰى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ دَثِّرُوْنِيْ وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَاُنْزِلَتْ عَلَيَّ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ) . (3:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ خَبَرِ جَابِرٍ هٰذَا: اِنَّ اَوَّلَى مَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) وَفِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) وَلَيْسَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْزَلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) وَهُوَ فِي الْغَارِ بِحِرَاءَ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ دَثَّرَتْهُ خَدِيجَةُ وَصَبَّتْ عَلَيْهِ الْمَاءَ الْبَارِدَ وَاُنْزِلَ عَلَيْهِ فِيْ بَيْتِ خَدِيجَةَ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ) مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَهَاتُرٌ اَوْ تضاد.

یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا: سب سے پہلے قرآن کا کون سا حصہ نازل ہوا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: "یا ایھا المدثر" میں نے کہا: مجھے تو پتہ چلا ہے سب سے پہلے قرآن میں سے یہ سورت نازل ہوئی تھی:

"تم اپنے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے پڑھو جس نے پیدا کیا ہے۔"

تو ابوسلمہ نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: سب سے پہلے قرآن کا کون سا حصہ نازل ہوا تھا؟ انہوں نے جواب دیا "یاایھا المدثر"

میں نے ان سے کہا: مجھے تو یہ پتہ چلا ہے سب سے پہلے قرآن میں سے یہ آیت نازل ہوئی تھی:

"تم اپنے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے یہ پڑھو۔"

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں وہی بات بتاؤں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

34– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مسند أبي يعلى 1949 . وأخرجه من طرق عن يحيى بن أبي كثير بهذا الإسناد أحمد 3/306و392، ومسلم 161 257 و 258 في الإيمان، والواحدي في أسباب النزول ص295، والطبري في تفسيره 29/90، والبخاري 4923 و 4924 في التفسير، وأبو عوانة في مسنده 1/113 و114و115، والبيهقي في دلائل النبوة 2/155–156. وأخرجه من طرق عن الزهري، عن أبي سلمة، عن جابر: البخاري 4 في بدء الوحي، و03238 في بدء الخلق، و 4925 و 4926 و 4954 في التفسير، و 6214 في الأدب، ومسلم 161 255 و 256 في الإيمان، والطبري في تفسيره 29/9 والترمذي 3325 ، والبيهقي في دلائل النبوة 2/138 و156. وأبو نعيم في دلائل النبوة 1/278، وانظر ما بعده.

''میں نے غارِ حرا میں اعتکاف کیا ہوا تھا' جب میرا یہ اعتکاف مکمل ہوا' تو میں نماز سے نیچے اترا' اور وادی کے نشیبی حصے میں آ گیا' تو مجھے پکار کر بلایا گیا' میں نے اپنے سامنے' اپنے پیچھے' اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف دیکھا' لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی''۔

پھر مجھے پکارا گیا' میں نے اپنے اوپر دیکھا' تو میرے سامنے فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا' تو میں اس سے گھبرا گیا اور میں خدیجہ کے پاس آ گیا۔ میں نے کہا: تم مجھے اوڑھنے کے لئے کچھ دو' تم مجھے اوڑھنے کے لئے کچھ دو' تم مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔

پھر مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی:

''اے چادر اوڑھنے والے! تم اٹھو اور ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی کبریائی بیان کرو''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ قرآن میں سب سے پہلے یا ایھا المدثر نازل ہوئی جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں یہ مذکور ہے۔ اقرأ باسم ربك ۔ سب سے پہلے نازل ہوئی۔ ان دونوں روایات میں تضاد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اقرأ باسم ربك اس وقت نازل کی جب آپ غارِ حرا میں تھے۔ پھر آپ واپس گھر تشریف لے آئے اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو چادر اوڑھنے کے لئے دی اور آپ پر ٹھنڈا پانی ڈالا' تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا ایھا المدثر نازل ہوئی' تو ان دو روایات کے درمیان کوئی اختلاف یا تضاد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِي جَاوَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ عِنْدَ نُزُولِ الْوَحْيِ عَلَيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے نزول کے وقت غارِ حرا میں جتنا عرصہ مقیم رہے تھے' اس کی مقدار کا تذکرہ

35- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ: اَيُّ الْقُرْآنِ اُنْزِلَ اَوَّلُ؟ قَالَ: يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ: اَوْ اِقْرَاْ؟ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اَوْ اِقْرَاْ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ فَنُوْدِيتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِي وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيتُ فَنَظَرْتُ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ فَاَخَذَتْنِيْ رَجْفَةٌ شَدِيْدَةٌ فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَاَمَرْتُهُمْ فَدَثَّرُوْنِيْ ثُمَّ صَبُّوا عَلَيَّ الْمَاءَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) . (3:1)

35- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه مسلم 161 257 في الإيمان، عن زهير حرب، وأبو عوانة 1/115،

یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا: قرآن کا کون سا حصہ پہلے نازل ہوا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: "یا یھا المدثر"

میں نے کہا: (یہ پہلے نازل ہوا تھا) یا اقراء (پہلے نازل ہوا تھا)

تو ابوسلمہ نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: (یا ایھا المدثر) پہلے نازل ہوئی تھی تو میں نے کہا: (یہ پہلے نازل ہوئی تھی) یا اقراء (پہلے نازل ہوئی تھی)

تو انہوں نے کہا: میں تم لوگوں کو وہ بات بیان کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیان کی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا:

"میں نے غارِ حرا میں ایک مہینے تک اعتکاف کیا جب میں نے اپنا یہ اعتکاف مکمل کر لیا تو میں پہاڑ سے نیچے آیا۔ میں وادی کے نشیبی حصے میں پہنچا تو مجھے آواز دے کر پکارا گیا۔ میں نے اپنے سامنے اپنے پیچھے اپنے دائیں طرف اور اپنے بائیں طرف دیکھا لیکن مجھے کوئی نظر نہیں آیا پھر مجھے پکارا گیا۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو وہ (ایک فرشتہ) خلا میں ایک تخت پر تھا۔ اس کی وجہ سے مجھ پر شدید گھبراہٹ طاری ہوگئی۔

میں خدیجہ کے پاس آیا اور میری ہدایت پر انہوں نے مجھے اوڑھنے کے لئے چادر دی اور پھر مجھ پر پانی بہایا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ آیت نازل کی۔

"اے چادر اوڑھنے والے! تم اٹھو اور ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی کبریائی بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔"

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ نُزُولِ الْوَحْيِ عَلٰى صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی ہے اس وقت فرشتوں کی کیفیت کا تذکرہ

36 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عكرمة عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عن قلوبهم قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. فَيَسْتَمِعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ فَرُبَّمَا اَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يَرْمِيَ بِهَا اِلَى الَّذِيْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ

36– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار، وهو الرمادي من رمادة اليمن، وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه الحميدي 1151، ومن طريقه البخاري 4800 في التفسير: باب (حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ)، وفي خلق أفعال العباد ص 93، والبيهقي في دلائل النبوة 2/235، 236، وفي الأسماء والصفات ص 200، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 4701 في التفسير: باب (اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ)، و 7481 في التوحيد باب (وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ)، وأبو داوُد 3989 في الحروف والقراءات، والترمذي 3223 في التفسير: باب ومن سورة سبأ، وابن ماجة 194 في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن خزيمة في التوحيد ص 147، وابن منده في الإيمان 700 من طرق عن سفيان، به.

الشِّهَابُ حَتّٰى يَرْمِيَ بِهَا اِلَى الَّذِيْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ قَالَ وَهُمْ هٰكَذَا بَعْضُهُمْ اَسْفَلُ مِنْ بَعْضٍ وَوَصَفَ ذٰلِكَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ فَيَرْمِيْ بِهَا هٰذَا اِلٰى هٰذَا وَهٰذَا اِلٰى هٰذَا حَتّٰى تَصِلَ اِلَى الْاَرْضِ فَتُلْقٰى عَلٰى فَمِ الْكَافِرِ وَالسَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ وَيُقَالُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَقَ . (3:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی معاملے کے بارے میں فیصلہ دیتا ہے' تو فرشتے اس کے فرمان کے سامنے سر جھکاتے ہوئے اپنے پریوں مارتے ہیں' جس طرح پتھر پر زنجیر ماری جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ کم ہوتی ہے' تو وہ دریافت کرتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو وہ یہ کہتے ہیں: اس نے حق ارشاد فرمایا ہے' وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر چوری چھپے سننے والا کوئی (جن) اس بات کو سن لیتا ہے' تو بعض اوقات اس (جن) کے اسے نیچے پہنچانے سے پہلے ہی شہاب ثاقب اس تک پہنچ جاتا ہے' اور بعض اوقات شہاب ثاقب اس تک نہیں پہنچ پاتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے سے نیچے والے کو وہ بات بتا دیتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (یا شاید راوی) کہتے ہیں: وہ لوگ اس طرح ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہوتے ہیں۔

سفیان نامی راوی نے اپنے ہاتھ کے ساتھ یہ کر کے دکھایا کہ وہ اس طرح ایک دوسرے کو یہ بات بتاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ بات زمین تک پہنچ جاتی ہے' اور کافر یا جادوگر کے منہ میں ڈال دی جاتی ہے۔

وہ (شیطان) اس کے ساتھ ایک سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔

تو (کبھی ایسا ہوتا ہے' اصل بات) کی تصدیق کر دی جاتی ہے۔ (یا وہ سچ ثابت ہوتی ہے) تو یہ کہا جاتا ہے' کیا فلاں دن اس نے یہ بات نہیں کہی تھی' تو اس نے سچ کہا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْوَحْيِ

وحی کے نزول کے وقت آسمان والوں (یعنی فرشتوں کی کیفیت کا تذکرہ)

37 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِشْكَابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اِذَا تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا فَيُصْعَقُوْنَ فَلَا يَزَالُوْنَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ جِبْرِيْلُ فَاِذَا جَاءَهُمْ فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ يَا جِبْرِيْلُ مَاذَا قَالَ

37- إسناده صحيح. وأخرجه أبو داؤد 4738 في السنة: باب في القرآن، وابن خزيمة في التوحيد ص 145، والبيهقي في الأسماء والصفات ص201، والخطيب في تاريخه 11/392، من طريق علي بن إشكاب، بهذا الإسناد.

رَبُّكَ فَيَقُوْلُ الْحَقُّ فَيُنَادُوْنَ الْحَقُّ الْحَقُّ . (3:1)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی وحی کے بارے میں کلام کرتا ہے' تو آسمان پر رہنے والے دوسرے آسمان کے رہنے والوں سے اس بات کو یوں سنتے ہیں' جس طرح گھنٹی کی آواز ہوتی ہے۔ جیسے کسی زنجیر کو پتھر پر مارا جاتا ہے۔ پھر وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں' پھر ان کی یہی کیفیت رہتی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آتے ہیں' جب وہ ان کے پاس آتے ہیں' تو ان کے دلوں سے گھبراہٹ کم ہوتی ہے' تو وہ کہتے ہیں: اے جبرائیل علیہ السلام تمہارے رب نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے' تو وہ فرشتے بھی یہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے' حق فرمایا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ نُزُوْلِ الْوَحْيِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے نزول کی کیفیت کا تذکرہ

38 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحْيَانًا يَاْتِيْنِىْ فِىْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَنْفَصِمُ عَنِّىْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِىْ فَاَعِيَ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِى الْيَوْمِ الشَّاتِي الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَنْفَصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا . (3:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حارث بن ہشام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات وہ میرے پاس گھنٹی کی آواز میں آتی ہے' اور یہ میرے لئے سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔ جب میری یہ کیفیت ختم ہوتی ہے' تو فرشتے نے جو کہا ہوتا ہے' میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں۔

بعض اوقات فرشتہ میرے سامنے آدمی کی شکل میں آتا ہے' اور میرے ساتھ بات چیت کرتا ہے' تو اس کی کہی ہوئی بات کو میں محفوظ کر لیتا ہوں۔

38– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطا 1/202–203 في القرآن: باب ما جاء في القرآن، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/257، والبخاري 2 في بدء الوحي، وابن سعد في الطبقات 1/198، والترمذي 3638 في المناقب، والنسائي 2/146–147 في الافتتاح، وفي التفسير من الكبرى كما في التحفة 12/194، والبغوي 3737 والبيهقي في الأسماء والصفات ص 204، وفي دلائل النبوة 7/52–53، وأبو نعيم في دلائل النبوة 1/279. وأخرجه الحميدي 256 ، وأحمد 6/158، والبخاري 3215 في بدء الخلق، ومسلم 2333 في الفضائل: باب عرق النبي صلى الله عليه وآله وسلم، من طرق عن هشام بن عروة به.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ایک مرتبہ شدید سردی کے دن آپ پر وحی نازل ہوئی جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی، تو آپ کی مبارک پیشانی سے پسینہ پھوٹ رہا تھا۔

ذِكْرُ اسْتِعْجَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَلَقُّفِ الْوَحْيِ عِنْدَ نُزُولِهٖ عَلَيْهِ

وحی کے نزول کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وحی کو محفوظ کرنے کے لئے جلدی کرنے کا تذکرہ

39 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ: (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا اُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْآنَهٗ) قَالَ: جَمْعُهٗ فِيْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهٗ (فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهٗ) قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ (ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ) ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَاَهٗ قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ اَقْرَاَهٗ. (3:1)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''تم اس کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو، تا کہ تم اسے جلدی حاصل کرلو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے نزول کے وقت شدت کا سامنا کرتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں ان ہونٹوں کو حرکت دے کر دکھاتا ہوں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرکت دیتے

39- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 7524 في التوحيد: باب (لا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ). ومسلم 448 في الصلاة: باب الاستماع للقراءة، والنسائي 2/149 في الافتتاح: باب جامع ما جاء في القرآن، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 198، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2628 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/343، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، والبخاري 5 في بدء الوحي عن موسى بن إسماعيل، وابن سعد 1/198 عن عفان بن مسلم، ثلاثتهم عن أبي عوانة، به. وأخرجه الحميدي 527، ومن طريقه البخاري 4927 في التفسير: باب (لا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) القيامة: 16 عن سفيان بن عيينة، عن موسى بن أبي عائشة، به. وأخرجه الترمذي 3329 في التفسير: باب ومن سورة القيامة، عن ابن أبي عمر، عن ابن عيينة، عن موسى، به. وأخرجه ابن سعد 1/198، عن عبيد بن حميد التيمي، والبخاري 4928 في التفسير، من طريق إسرائيل، و 4929 في تفسير سورة القيامة، و 5044 في الفضائل: باب الترتيل في القرآن، ومسلم 448 من طريق جرير، ثلاثتهم عن موسى، به. وأخرجه الطبراني 12297 من طريق قيس بن الربيع، عن موسى بن أبي عائشة، عن عطاء بن السائب، عن سعيد بن جبير، به. وزاد السيوطي في الدر المنثور 6/289 نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر وابن أبي حاتم، وابن الأنباري، وابن مردويه، وأبي نعيم.

تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''تم اس کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو تاکہ تم اس کو جلدی حاصل کر لو بے شک اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہمارے ذمے ہے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے جمع کرنے سے مراد ''تمہارے سینے میں اسے جمع کرنا ہے''۔

پھر تم اس آیت کو تلاوت کرو۔

''ہم اسے پڑھتے ہیں: تم اس پڑھے ہوئے کی پیروی کرو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یعنی تم اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔

''پھر اس کا بیان ہمارے ذمے ہے۔''

اس سے مراد یہ ہے پھر تمہارا تلاوت کرنا ہمارے ذمے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر جب جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے غور سے سنتے تھے جب جبرائیل علیہ السلام چلے جاتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو اسی طرح تلاوت کر لیتے تھے۔ جس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے سامنے اسے پڑھا ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَمْ يُنْزِلْ اٰيَةً وَاحِدَةً اِلَّا بِكَمَالِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اللہ تعالیٰ نے ہر آیت مکمل طور پر ایک ہی مرتبہ نازل کی

40 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ.

40- إسناده صحيح، محمد بن عثمان العجلي: ثقة من رجال البخاري، وباقي السند على شرطهما، وأخرجه البخاري 4594 في التفسير: باب، عن محمد بن يوسف، عن إسرائيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/290 و299، والطبري 5/228، عن وكيع، عن سفيان، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه أحمد 4/301، من طريق زهير، والنسائي 6/10 في الجهاد، والطبري 5/228 من طريق أبي بكر بن عياش، كلاهما عن أبي إسحاق، به، وسيرد بعده 41 من طريق سليمان التيمي، عن أبي إسحاق، به. و 42 من طريق شعبة، عن أبي إسحاق به، ويخرج كل طريق في موضعه. وأخرجه البخاري 2832 و 4592، وأحمد 5/184، والترمذي 3033، والنسائي 6/9،10، وابن الجارود 1034، والطبراني 4814 و 4815 و 4816، والبغوي 3739، والبيهقي 9/23 من طريقين، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عن مروان بن الحكم، عن زيد بن ثابت فذكر نحوه. وأخرجه أحمد 5/190-191، وسعيد بن منصور في سننه 2314، وأبو داؤد 2571، والطبراني 4851 و 4852، والبيهقي 9/23-24 من طرق عن عبد الرحمن بن أبي الزناد، عن أبيه، عن خارجة بن زيد، عن أبيه. وأخرجه أحمد 5/ 184، والطبراني 4899 من طريقين عن معمر، عن الزهري، عن قبيصة بن ذؤيب، عن زيد بن ثابت.

(متن حدیث):عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُ لِيْ زَيْدًا وَيَجِيءُ مَعَهُ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ اَوْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنِيْ فَاِنِّيْ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ؟ قَالَ الْبَرَاءُ: فَاُنْزِلَتْ مَكَانَهَا: (غَيْرُ اُوْلِي الضَّرَرِ) . (4:24).

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہنے والے لوگ برابر نہیں ہیں۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس زید کو بلا کر لاؤ' وہ اپنے ساتھ لوح اور دوات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شانے کی ہڈی اور دوات لے کر آئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تم یہ لکھو۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے لوگ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ برابر نہیں ہیں۔''

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت عمرو بن اُم مکتوم جو نابینا ہیں۔ وہ موجود تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ کیونکہ میں' تو نابینا شخص ہوں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تو اسی جگہ آیت (کے یہ الفاظ) نازل ہوئے۔

''جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو۔''

41 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ خبرنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِيْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ اَوِ اللَّوْحِ . فَكَتَبَ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هَلْ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ فَنَزَلَتْ (غَيْرُ اُوْلِي الضَّرَرِ) . (4:24).

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس کندھے کی ہڈی یا لوح لے کر آؤ' پھر آپ نے یہ آیت املاء کروائی۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے لوگ برابر نہیں ہیں۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بلایا' وہ شانے کی ہڈی لے کر آئے' انہوں نے اس پر یہ آیت تحریر کی' جب حضرت

41– إسناده صحيح على شرطهما. أخرجه الترمذي 1670 في الجهاد: باب ما جاء في الرخصة لأهل العذر في القعود، والنسائي 6/10 في الجهاد، والطبري 5/228 عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد . وتقدم قبله من طريق إسرائيل، عن أبي إسحاق، به . وسبق تخريجه هناك.

ابن مکتوم نے اپنی معذوری کی شکایت کی تو یہ الفاظ نازل ہوئے: ''جنہیں کوئی ضرر نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ أبا إسحق السَّبِيْعِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' ابواسحاق سبیعی نامی راوی نے یہ روایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

42 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَة (لا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فِيهِ فَشَكَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ (غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ) ۔ (4:24)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ برابر نہیں ہیں'' تو نبی اکرمؐ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ وہ کندھے (کی ہڈی) لے کر آئے اور انہوں نے اس پر یہ آیت تحریر کر دی۔ حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ نے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تو یہ آیت نازل ہوئی: ''جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو''۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَاْمُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكتبه الْقُرْآنِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْاٰيَةِ بَعْدَ الْاٰيَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت کے نزول کے بعد دوسری آیت کے نازل ہونے پر کاتبین وحی کو کیا حکم دیا کرتے تھے؟

43 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِىْ جَمِيلَةَ عَنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اَنْ قَرَنْتُمْ بَيْنَ الْاَنْفَالِ وَبَرَاءَةٍ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْمِئِينَ وَالْاَنْفَالُ مِنَ الْمَثَانِي فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُثْمَانُ: كَانَ اِذَا نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ الْاٰيَةُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ مَنْ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ لَهُ: ضَعْهُ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَاُنْزِلَتِ الْاَنْفَالُ بِالْمَدِيْنَةِ وَبَرَاءَةُ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْآنِ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخْبِرْنَا اَيْنَ نَضَعُهَا فَوَجَدْتُ قِصَّتَهَا شَبِيْهًا بِقِصَّةِ الْاَنْفَالِ فَقَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ نَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

42- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري 2831 في الجهاد، والدارمي 2/ 2/209، والواحدي في أسباب النزول ص 118 من طريق أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن شعبة: أحمد 4/282 و284 و299و300، والبخاري 4593 في التفسير، ومسلم 1898 في الإمارة، والطبري 10237 والطيالسي 704، والبيهقي في سننه 9/23 وانظر ما قبله.

43- وأخرجه أحمد 1/57و69، والنسائي في فضائل القرآن 32، وأبو داوُد 786 و 787 في الصلاة: باب من جهر بها، والترمذي 3086 في التفسير: باب ومن سورة التوبة، وحسنه، وابن أبي داوُد في المصاحف ص 31-32، والبيهقي في سننه 2/42

فَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ. (3:1)

❀❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے کس وجہ سے سورہ انفال اور سورہ توبہ کو ایک ساتھ ملا دیا ہے؟ حالانکہ سورہ توبہ دوسو آیات والی سورت ہے اور سورہ انفال مثانی میں سے ہے۔

آپ نے دونوں کو ملا دیا؟ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بھی قرآن کی کوئی آیت نازل ہوتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی لکھنے والے کو بلا لیتے تھے اور پھر آپ ان سے یہ فرماتے تھے تم ان کو اس سورت میں شامل کردو جس میں فلاں چیز کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

تو سورہ انفال بھی مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور سورہ توبہ بھی مدینہ منورہ میں نزول کے اعتبار سے آخری زمانے میں نازل ہوئی۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ نے یہ نہیں بتایا تھا کہ ہم انہیں کہاں رکھیں تو میں نے یہ بات پائی کہ اس کا واقعہ سورہ انفال کے واقعہ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ اس لئے میں نے ان دونوں کو ملا دیا ہے اور ہم نے اُن دونوں کے درمیان "بسم اللہ الرحمٰن" کی سطر نہیں لکھی ہے۔ میں نے انہیں سات طویل سورتوں میں شامل کر دیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَحْيِ لَمْ يَنْقَطِعْ عَنْ صَفِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنَ الدُّنْيَا اِلٰى جَنَّتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے نزول کا سلسلہ اس وقت تک منقطع نہیں ہوا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا سے جنت کی طرف نہیں لے گیا

44 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ (متن حدیث): قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ وَاَنَا اَسْمَعُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ كَمِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا اَحَدٌ مُذْ وَعَيْتُهَا مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: لَقَدْ قُبِضَ مِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَ. (5:48)

❀❀ عبدالرحمٰن بن اسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص زہری کے پاس آیا میں اس وقت سن رہا تھا اس نے کہا: اے ابوبکر! (یعنی ابن شہاب زہری) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پہلے وحی کا سلسلہ کتنا عرصہ پہلے منقطع ہوا تھا؟ تو زہری نے جواب دیا: جب سے میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے اس کے بعد کسی نے مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی تھی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو (وصال سے کچھ عرصہ پہلے) آپ پر زیادہ وحی نازل ہوتی رہی۔

44- إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد: هو ابن عبد الله الطحان الواسطي. وأخرجه أحمد 3/236، والبخاري 4982 في فضائل القرآن: باب كيف نزل الوحي، ومسلم 3016 في التفسير، والنسائي في فضائل القرآن 8 أربعتهم من طريق يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه: أن الله تابع الوحي على رسوله صلى الله عليه وآله وسلم قبل وفاته، حتى توفاه أكثر ما كان الوحي، ثم توفي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعد. واللفظ للبخاري.

3- كِتَابُ الْإِسْرَاءِ

(کتاب: واقعہ معراج کے بارے میں روایات)

ذِكْرُ رُكُوبِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُرَاقَ وَاِتْيَانِهِ عَلَيْهِ بَيْتَ الْمَقْدِسِ مِنْ مَّكَّةَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ

نبی اکرم ﷺ کے براق پر سوار ہونے اور رات کے کچھ حصے میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک تشریف لے جانے کا تذکرہ

45- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بِنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ يَا اَصْلَعُ؟ قُلْتُ: اَنَا زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ حَدِّثْنِيْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ حِيْنَ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ: مَنْ اَخْبَرَكَ بِهٖ يَا اَصْلَعُ؟ قُلْتُ: الْقُرْآنُ قَالَ: الْقُرْآنُ؟ فَقَرَاْتُ: (سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ مِنَ اللَّيْلِ) وَهٰكَذَا هِيَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ: (اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ) فَقَالَ: هَلْ تَرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: اِنَّهٗ اُتِيَ بِدَابَّةٍ قَالَ حَمَّادٌ وَصَفَهَا عَاصِمٌ لَا اَحْفَظُ صِفَتَهَا قَالَ: فَحَمَلَهٗ عَلَيْهَا جِبْرِيْلُ اَحَدُهُمَا رَدِيْفُ صَاحِبِهٖ فَانْطَلَقَ مَعَهٗ مِنْ لَيْلَتِهٖ حَتّٰى اَتٰى بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَاُرِيَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا فَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ وَلَوْ صَلّٰى لَكَانَتْ سُنَّةً. (3:2)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' انہوں نے دریافت کیا: اے آگے سے گنجے! تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: میں زر بن حبیش ہوں۔ آپ مجھے بیت المقدس میں معراج کی رات نبی اکرم ﷺ کی نماز

45–يعني عبد الله بن مسعود، والتلاوة ليلًا وهو الوارد في مصادر التخريج. 2 إسناده حسن من أجل عاصم، فإن حديثه لا يرتقي إلى الصحة، وأخرجه الطيالسي 411 ومن طريقه البيهقي في دلائل النبوة 2/364 عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النجود، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/460، 461 و14/306 عن عفان، وأحمد 5/392 و394 عن يونس، كلاهما عن حماد بن سلمة، عن عاصم، به. وأخرجه أحمد 5/387 من طريق شيبان، والترمذي 3147 في تفسير سورة الإسراء، من طريق مسعر، والنسائي في التفسير كما في التحفة 3/31، والطبري 15/15 من طريق سفيان، ثلاثتهم عن عاصم، به. وصححه الحاكم 2/359 من طريق أبي بكر بن عياش، عن عاصم، به، ووافقه الذهبي.

کے بارے میں بتائیے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے آگے سے گنجے! تمہیں اس بارے میں کس نے بتایا ہے؟ میں نے جواب دیا: قرآن نے۔ انہوں نے جواب دیا: کیا قرآن نے؟ تو میں نے یہ آیت پڑھ دی:

''پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو رات کے ایک حصے میں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت اسی طرح ہے یہ آیت یہاں تک ہے:

''بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''۔

انہوں نے دریافت کیا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی تھی؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔

انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جانور لایا گیا' یہاں حماد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' عاصم نامی راوی نے اس کا حلیہ بھی بیان کیا تھا' لیکن مجھے اس کا حلیہ یاد نہیں رہا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر سوار کروایا ان دونوں میں سے ایک صاحب دوسرے کے پیچھے بیٹھ گئے۔

تو وہ جانور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر اسی رات روانہ ہوا' یہاں تک کہ وہ بیت المقدس آ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں اور زمین میں موجود چیزیں دکھائی گئیں' پھر یہ دونوں صاحبان واپس آ گئے' یہ جس طرح گئے تھے اسی طرح واپس آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا نہیں کی۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں) نماز ادا کر لیتے' تو یہ بات سنت ہوتی۔

ذِكْرُ اسْتِصْعَابِ الْبُرَاقِ عِنْدَ اِرَادَةِ رُكُوبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے براق پر سوار ہونے کے وقت براق کے شوخی کرنے کا تذکرہ

46 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَبَّاسِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُسْرَجًا مُلْجَمًا لِيَرْكَبَهُ فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى هٰذَا فَوَاللّٰهِ مَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا. (3:2)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی' اس رات آپ کے پاس براق لایا گیا' جس پر زین رکھی ہوئی تھی اور اس کی لگام ڈالی گئی تھی تاکہ آپ اس پر سوار ہو جائیں۔

اس پر سوار ہونے میں آپ کو دشواری محسوس ہوئی (یعنی براق نے اچھلنا شروع کر دیا)

46- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى مصنف عبد الرزاق ومن طريقه أخرجه أحمد 3/164، والترمذى 3131 فى التفسير، والطبرى 15/12 فى تفسيره، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/362-363، والآجرى فى الشريعة ص488-489.

تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس سے کہا: تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟ اللہ کی قسم! تمہارے اوپر ایسا کوئی شخص سوار نہیں ہوا' جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان (یعنی نبی اکرم ﷺ) سے زیادہ معزز ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو براق کو پسینہ آ گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جِبْرِيْلَ شَدَّ الْبُرَاقَ بِالصَّخْرَةِ عِنْدَ اِرَادَةِ الْاِسْرَاءِ

اس بات کا بیان کہ معراج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیت المقدس کے پاس براق کو پتھر کے ساتھ باندھ دیا تھا

47 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ المتوكل المقرىء حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ جُنَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ انْتَهَيْتُ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَخَرَقَ جِبْرِيْلُ الصَّخْرَةَ بِاِصْبَعِهٖ وَشَدَّ بِهَا الْبُرَاقَ . (3:2)

✿✿ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' میں بیت المقدس پہنچا' تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے ذریعے بڑے پتھر میں موجود سوراخ کو کھولا اور اس کے ساتھ براق کو باندھ دیا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاِسْرَاءِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

(معراج کی رات) نبی اکرم ﷺ کے بیت المقدس سے آگے سفر کرنے کا تذکرہ

48 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ مَا يَعْنِيْ بِهٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بطست من ذهب مَمْلُوْءٍ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ: هُوَ الْبُرَاقُ يَا اَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ اَنَسٌ: نَعَمْ يَقَعُ خَطْوُهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ: مَنْ

47–وأخرجه البزار في مسنده فيما ذكره ابن كثير في تفسيره 5/18 من طريق عبد الرحمٰن بن المتوكل، ويعقوب بن إبراهيم، قالا حدثنا أبو تميلة، به. وأخرجه الترمذي 3132 في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والحاكم 2/360 من طريقين، عن أبي تميلة بن واضح، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن غريب، وهو كما قال، وصححه الحاكم 2/360، ووافقه الذهبي.

هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح لما خَلَصْتُ اِذَا يَحْيَى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ: هٰذَا يَحْيَى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ: هذا يوسف فسلمت عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: اَوَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا اِدْرِيْسُ قَالَ: هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا هَارُوْنُ قَالَ: هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: اَوَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا مُوْسٰى قَالَ: هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ: اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ: هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهٗ رَاٰى الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ وَيَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ . ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ

أَنَسٍ: ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هٰذِهِ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ: بِمَ أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فقال مثله فوضع عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَ أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ: قُلْتُ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ لٰكِنِّي أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَانِي مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي. (3:2)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو واقعہ معراج کے بارے میں بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن میں حطیم میں سویا ہوا تھا۔

(راوی نے بعض اوقات حطیم کے لئے لفظ حجر استعمال کیا ہے)

اسی دوران ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے یہاں سے لے کے یہاں تک چیر دیا۔

(راوی کہتے ہیں) جارود جو میرے پہلو میں موجود تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: گلے کے نیچے سے لے کر اور زیر ناف بال اگنے کی جگہ تک (کے حصے کو چیر دیا)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر اس نے میرا دل نکالا' پھر سونے سے بنا ہوا ایک طشت لایا گیا' جو ایمان اور حکمت سے بھرا

48- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخارى 3207 فى بدء الخلق، و 3393 و 3430 فى أحاديث الأنبياء ، و 3887 فى مناقب الأنصار، وابن منده في الإيمان 717 ، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/387، والبغوى 3752 كلهم من طريق هدبة بن خالد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/208-209، وابن مندة 717، من طريق عفان بن مسلم، وأبو عوانة فى مسنده 1/120 من طريق عمرو بن عاصم، وابن منده أيضاً من طريق عمران بن موسى، ثلاثتهم عن همام بن يحيى به. وأخرجه ابن أبى شيبة 14/305، وأحمد 4/210، ومسلم 164 فى الإيمان: باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلى السموات، والبخارى 3207 ، والترمذى 3346 فى التفسير، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 8/364، وأبو عوانة فى مسنده 1/116و120، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/373-377، وابن مندة فى الإيمان 716 من طرق عن سعيد بن أبى عروبة، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه البخارى 3207 ومسلم 164 265 والنسائى 1/217-223 فى الصلاة: باب فرض الصلاة، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/377، وأبو عوانة فى مسنده 1/116، وابن مندة فى الإيمان 715 من طرق عن هشام الدستوائى، عن قتادة عن أنس. وأخرجه أبو عوانة 1/125، وابن منده 718 من طريق شيبان بن عبد الرحمٰن النحوى، وأبى عوانة، كلاهما عن قتادة به. وأخرجه ابن أبى شيبة 14/302، ومسلم 162 فى الإيمان، وأبو عوانة 1/125 و126 من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البنانى، عن أنس وأخرجه البخارى 7517 فى التوحيد من طريق عبد العزيز بن عبد الله، وأبو عوانة 1/125 و135

ہوا تھا' پھر میرے دل کو دھویا گیا' پھر اسے (اپنی جگہ پر رکھ کر) سی دیا گیا)۔

پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا؟ جو خچر سے کچھ چھوٹا تھا' اور گدھے سے کچھ بڑا تھا۔ وہ سفید رنگ کا تھا' تو جارود نے ان سے کہا: اے ابوحمزہ! وہ براق تھا؟ حضرت انس نے فرمایا: جی ہاں۔

جہاں تک نگاہ جاتی ہے' وہاں تک اس کا ایک قدم ہوتا تھا۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) مجھے اس پر سوار کیا گیا' جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر آسمان دنیا کی طرف آئے' انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔

دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد دریافت کیا گیا: انہیں بلایا گیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جی ہاں۔

تو یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید! وہ کتنے اچھے آنے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں اور دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت آدم علیہ السلام موجود تھے' جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ آپ کے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا' انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر بولے: نیک بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر دوسرے آسمان پر آئے' انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔

دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔ دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے شخص ہیں' جو تشریف لائے ہیں' پھر دروازہ کھول دیا گیا۔

جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجود تھے یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔

جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں آپ ان دونوں کو سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا' تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا: پھر دونوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر تیسرے آسمان کی طرف گئے اور دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل! دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو کہا گیا' انہیں خوش آمدید! یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا' انہوں نے سلام کا جواب دیا: پھر انہوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو سلام۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر چوتھے آسمان پر آئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا:

کون ہے؟انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

تو یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید! یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں' پھر دروازہ کھول دیا گیا۔

جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے' جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں' آپ انہیں سلام کیجئے۔

میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر ارشاد فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر پانچویں آسمان پر آئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: جبرائیل' دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید! یہ کتنے اچھے آنے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں' پھر دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود تھے۔

جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے۔ میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے سلام کا جواب دیا' پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر چھٹے آسمان پر آئے' انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔

دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو کہا گیا: انہیں خوش آمدید!

یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں' پھر دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود تھے' جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے سلام کا جواب دیا' پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے' ان سے دریافت کیا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث ہوئے ہیں' ان کی اُمت کے افراد میری امت کے مقابلے میں' زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوں گے۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر ساتویں آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا؟ تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا گیا: جی ہاں! پھر یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید! یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں۔

پھر دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ آپ کے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کیجئے۔

میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا' پھر ارشاد فرمایا: نیک بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف بلند کیا گیا' تو اس کا پھل ''ہجر'' کے مٹکوں جتنا بڑا تھا' اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے یہ بتایا: یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔

وہاں چار نہریں موجود تھیں دو نہریں باطنی تھیں اور دو ظاہری تھیں۔

میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جہاں تک دو باطنی نہروں کا تعلق ہے' تو یہ جنت کی دو نہریں ہیں اور جہاں تک دو ظاہری نہروں کا تعلق ہے' تو یہ دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں۔

پھر مجھے بیت المعمور کی طرف اٹھایا گیا۔

یہاں قتادہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المعمور کو دیکھا ہے۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور وہ دوبارہ کبھی اس میں داخل نہیں ہوتے۔

اس کے بعد قتادہ واپس حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف آ گئے' جس میں یہ الفاظ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر میرے سامنے شراب کا ایک برتن' دودھ کا ایک برتن اور شہد کا ایک برتن لایا گیا' تو میں نے دودھ لے لیا' تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ وہ فطرت ہے' جس پر آپ اور آپ کی امت گامزن رہیں گے' پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔

جب میں واپس آیا' تو میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: مجھے روزانہ پچاس نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی اُمت روزانہ پچاس نمازیں ادا نہیں کر سکے گی' میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور میں نے بنی اسرائیل کا پورا تجربہ کیا ہے۔

آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنی اُمت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے' میں واپس آیا (یہ درخواست کی) تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے دس نمازیں معاف کر دیں۔

پھر میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کی مانند بات کہی۔ میں پھر واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے (مزید) دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کی مانند بات کہی۔ میں

پھر واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے (مزید) دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کی مانند بات کہی۔ میں واپس گیا تو مجھے روزانہ دس نمازیں ادا کرنے کا حکم ہوا۔

میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کی مانند بات کہی۔ میں پھر واپس آیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم ملا۔

میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے دریافت کیا: آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی اُمت روزانہ پانچ نمازیں ادا نہیں کر سکے گی۔ میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا پورا تجربہ کر چکا ہوں۔

آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنی اُمت کے لئے مزید تخفیف کی درخواست کیجئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں نے اپنے پروردگار سے اتنی درخواست کی کہ اب مجھے حیا آتی ہے۔

میں راضی ہوں اور میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔

جب میں وہاں سے آگے گزرا تو کسی پکارنے والے نے پکار کر کہا: میں نے اپنے فریضے کو برقرار رکھا اور اپنے بندوں پر تخفیف کر دی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

49 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يُصَلِّي فِيْ قَبْرِهِ . (3:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''معراج کی رات جب میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے''۔

49- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه مسلم 2375 165 في الفضائل: باب من فضائل موسى صلى الله عليه وآله وسلم، والنسائي 3/216في قيام الليل: باب ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام وذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه، كلاهما من طريق علي بن خشرم، عن عيسى بن يونس به . وأخرجه أحمد 3/120 من طريق وكيع، عن سفيان، عن سليمان التيمي، به . وأخرجه مسلم والنسائي من طرق أخرى عن سليمان التيمي، به . وأخرجه البغوى 3760 من طريق عمر بن حبيب القاضي، عن سليمان التيمي، به. وسيرد المؤلف في الرواية التالية من طريق ثابت البناني عن أنس.

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ فِیْهِ رَاَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى فِىْ قَبْرِهِ

اس جگہ کا تذکرہ جہاں مصطفیٰ کریم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تھا

50 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا هُدْبَةُ وَشَيْبَانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَرَرْتُ بِمُوْسٰى لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهٖ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ. (3:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَادِرٌ عَلٰى مَا يَشَاءُ رُبَّمَا يَعِدُ الشَّیْءَ لِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ يَقْضِىْ كَوْنَ بَعْضِ ذٰلِكَ الشَّیْءِ قَبْلَ مَجِيْءِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ كَوَعْدِهٖ اِحْيَاءَ الْمَوْتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَعْلِهٖ مَحْدُوْدًا ثُمَّ قَضٰى كَوْنَ مِثْلِهٖ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ مِثْلَ مَنْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ وَجَعَلَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِىْ كِتَابِهٖ حَيْثُ يَقُوْلُ: (اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْيِىْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ (البقرة: 259) وكإحياء الله جل وعلا لعيسى بن مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَعْضَ الْاَمْوَاتِ.

فَلَمَّا صَحَّ وجودُ كَوْنِ هٰذِهِ الْحَالَةِ فِى الْبَشَرِ اِذَا اَرَادَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ يُنْكَرْ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَحْيَا مُوْسٰى فِىْ قَبْرِهٖ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ وَذَاكَ اَنَّ قَبْرَ مُوْسٰى بِمَدْيَنَ بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَبَيْنَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَرَآهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِىْ قَبْرِهٖ اِذِ الصَّلَاةُ دُعَاءٌ فَلَمَّا دَخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَاُسْرِىَ بِهٖ اُسْرِىَ بِمُوْسٰى حَتّٰى رَآهُ فِى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَجَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ من الكرم مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ وَكَذٰلِكَ رُؤْيَتُهٗ سَائِرَ الْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ فِىْ خَبَرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ.

فَاَمَّا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ خَبَرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ: بَيْنَمَا اَنَا فِى الْحَطِيْمِ اِذْ اَتَانِىْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَكَانَ ذٰلِكَ لَهٗ فَضِيْلَةٌ فُضِّلَ بِهَا عَلٰى غَيْرِهٖ وَاَنَّهٗ مِنْ مُعْجِزَاتِ النُّبُوَّةِ اِذِ الْبَشَرُ اِذَا شُقَّ عَنْ مَّوْضِعِ الْقَلْبِ مِنْهُمْ ثُمَّ اسْتُخْرِجَ قُلُوْبُهُمْ مَاتُوْا.

وَقَوْلُهٗ: ثُمَّ حُشِىَ يُرِيْدُ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَشَا قَلْبَهُ الْيَقِيْنَ وَالْمَعْرِفَةَ الَّذِىْ كَانَ اسْتِقْرَارُهٗ فِىْ طَسْتِ الذَّهَبِ فَنُقِلَ اِلٰى قَلْبِهٖ.

50– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف 14/307، 308، وأحمد 3/148و248، ومسلم 2375 164 فى الفضائل: باب من فضائل موسى، والنسائى 3/215، فى قيام الليل: باب ذكر صلاة نبى الله موسى عليه السلام، كلهم من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البنانى وسليمان التيمى، عن أنس. وزاد السيوطى نسبته فى الدر المنثور 4/150 إلى ابن مردويه والبيهقى، وانظر ما قبله.

ثُمَّ اُتِيَ بِدَابَّةٍ يُقَالُ لَهَا الْبُرَاقُ فَحُمِلَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَطِيمِ اَوِ الْحِجْرِ وَهُمَا جَمِيعًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَانْطَلَقَ بِهٖ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتٰى بِهٖ عَلٰى قَبْرِ مُوْسٰى عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَاهُ ثُمَّ دَخَلَ مَسْجِدَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَخَرَقَ جِبْرِيْلُ الصَّخْرَةَ بِاِصْبَعِهٖ وَشَدَّ بِهَا الْبُرَاقَ ثُمَّ صَعِدَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ.

ذِكْرُ شَدِّ الْبُرَاقِ بِالصَّخْرَةِ فِيْ خَبَرِ بُرَيْدَةَ وَرُؤْيَتِهٖ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ لَيْسَا جَمِيْعًا فِيْ خَبَرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ.

فَلَمَّا صَعِدَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا اسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ يُرِيْدُ بِهٖ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ لِيُسْرٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ لَا اَنَّهُمْ لَمْ يَعْلَمُوْا بِرِسَالَتِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ لِاَنَّ الْاِسْرَاءَ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْوَحْيِ بِسَبْعِ سِنِيْنَ فَلَمَّا فُتِحَ لَهٗ فَرَاٰى اٰدَمَ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا قَبْلُ.

وَكَذٰلِكَ رُؤْيَتُهٗ فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا وَعِيْسٰى بن مَرْيَمَ وَفِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ يُوْسُفَ بْنَ يَعْقُوْبَ وَفِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ اِدْرِيْسَ ثُمَّ فِي السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ هَارُوْنَ ثُمَّ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ مُوْسٰى ثُمَّ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ جَائِزٌ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَحْيَاهُمْ لِاَنْ يَّرَاهُمُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ اٰيَةً مُعْجِزَةً يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى نُبُوَّتِهٖ عَلٰى حَسَبِ مَا اَصَّلْنَا قَبْلُ.

ثُمَّ رُفِعَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَاٰهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِيْ وَصَفَ.

ثُمَّ فُرِضَ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ صَلَاةً وَهٰذَا اَمْرُ ابْتِلَاءٍ اَرَادَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا ابْتِلَاءَ صَفِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ فَرَضَ عَلَيْهِ خَمْسِيْنَ صَلَاةً اِذْ كَانَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ السَّابِقِ اَنَّهٗ لَا يَفْرِضُ عَلٰى اُمَّتِهٖ اِلَّا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَقَطْ فَاَمَرَهٗ بِخَمْسِيْنَ صَلَاةً اَمْرَ ابْتِلَاءٍ وَهٰذَا كَمَا نَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يَاْمُرُ بِالْاَمْرِ يُرِيْدُ اَنْ يَّاْتِيَ الْمَاْمُوْرُ بِهٖ اِلٰى اَمْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّرِيْدَ وُجُوْدَ كَوْنِهٖ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا خَلِيْلَهٗ اِبْرَاهِيْمَ بِذَبْحِ ابْنِهٖ اَمَرَهٗ بِهٰذَا الْاَمْرِ اَرَادَ بِهِ الْاِنْتِهَاءَ اِلٰى اَمْرِهٖ دُوْنَ وُجُوْدِ كَوْنِهٖ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ فَدَاهُ بِالذِّبْحِ الْعَظِيْمِ اِذْ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا كَوْنَ مَا اَمَرَ لَوَجَدَ ابْنَهٗ مَذْبُوْحًا فَكَذٰلِكَ فَرَضَ الصَّلَاةَ خَمْسِيْنَ اَرَادَ بِهِ الْاِنْتِهَاءَ اِلٰى اَمْرِهٖ دُوْنَ وُجُوْدِ كَوْنِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ اُمِرَ بِخَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ اَلْهَمَ اللّٰهُ مُوْسٰى اَنْ يَّسْاَلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ بِسُؤَالِ رَبِّهِ التَّخْفِيفَ لِاُمَّتِهٖ فَجَعَلَ جَلَّ وَعَلَا قَوْلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهٗ سَبَبًا لِبَيَانِ الْوُجُوْدِ لِصِحَّةِ مَا قُلْنَا اِنَّ الْفَرْضَ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ اَرَادَ اِتْيَانَهٗ خَمْسًا لَا خَمْسِيْنَ فَرَجَعَ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فَسَاَلَهٗ فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرًا وَهٰذَا اَيْضًا اَمْرُ ابْتِلَاءٍ اُرِيْدَ بِهِ الْاِنْتِهَاءُ اِلَيْهِ دُوْنَ وُجُوْدِ كَوْنِهٖ ثُمَّ جَعَلَ سُؤَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِيَّاهُ سَبَبًا لِنَفَاذِ قَضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ سَابِقِ عِلْمِهٖ اَنَّ الصَّلَاةَ تُفْرَضُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسًا لَا خَمْسِيْنَ حَتّٰى رَجَعَ فِي التَّخْفِيفِ اِلٰى خَمْسِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ اَلْهَمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حِيْنَئِذٍ حَتّٰى قَالَ لِمُوْسَى: قَدْ سَأَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ لٰكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ ، فَلَمَّا جَاوَزَ نَادَاهُ مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي أَرَادَ بِهِ الْخَمْسَ صَلَوَاتٍ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي يُرِيْدُ عَنْ عِبَادِي مِنْ أَمْرِ الْإِبْتِلَاءِ الَّذِي أَمَرْتُهُمْ بِهِ مِنْ خَمْسِينَ صَلَاةٍ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا.

وَجُمْلَةُ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ فِي الْإِسْرَاءِ رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِسْمِهِ عِيَانًا دُوْنَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ رُؤْيَا أَوْ تَصْوِيرًا صُوِّرَ لَهُ إِذْ لَوْ كَانَ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ وَمَا رَأَى فِيهَا نَوْمًا دُوْنَ الْيَقَظَةِ لَاسْتَحَالَ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْبَشَرَ قَدْ يَرَوْنَ فِي الْمَنَامِ السَّمَاوَاتِ وَالْمَلَائِكَةَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَمَا أَشْبَهَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ فَلَوْ كَانَ رُؤْيَةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفَ فِي لَيْلَةِ الْإِسْرَاءِ فِي النَّوْمِ دُوْنَ الْيَقَظَةِ لَكَانَتْ هٰذِهِ حَالَةٌ يَسْتَوِي فِيهَا مَعَهُ الْبَشَرُ إِذْ هُمْ يَرَوْنَ فِي مَنَامَاتِهِمْ مِثْلَهَا وَاسْتَحَالَ فَضْلُهُ وَلَمْ تَكُنْ تِلْكَ حَالَةً مُعْجِزَةً يُفَضَّلُ بِهَا عَلٰى غَيْرِهِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ أَبْطَلَ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ وَأَنْكَرَ قُدْرَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَإِمْضَاءَ حُكْمِهِ لِمَا يُحِبُّ كَمَا يُحِبُّ جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَأَشْبَاهِهِ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''معراج کی رات میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام (کی قبر) کے پاس سے ہوا' تو وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ جو چاہے اس پر قدرت رکھتا ہے۔ بعض اوقات وہ کسی چیز کے بارے میں کسی متعین وقت کا وعدہ کر لیتا ہے پھر وہ یہ فیصلہ دیتا ہے کہ اس چیز کا کچھ حصہ اس مخصوص وقت کے آنے سے پہلے رونما ہو جائے۔

جس طرح اس نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرے گا' اور اس نے اس کے لئے ایک حد مقرر کی ہے۔

پھر اس نے یہ فیصلہ دیا کہ بعض حالتوں میں اس کی مانند صورتحال ہو سکتی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ذکر کیا ہے' اور اپنی کتاب میں یہ بات بیان کی ہے' وہ فرماتا ہے:

''یا پھر اس شخص کی مانند جو اس بستی کے پاس سے گزرا' جو ویران ہو چکی تھی' تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ اس کے مر جانے کے بعد اسے کیسے زندہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے ایک سو سال کے لئے موت دے دی پھر اس نے اسے زندہ کیا اور دریافت کیا تم کتنے عرصے تک (سوئے رہے) اس نے جواب دیا: میں نے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ گزارا ہے' تو فرمایا: نہیں بلکہ تم نے ایک سو سال گزار دیے ہیں''۔

یہ آیت کے آخر تک ہے

یا جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے لئے بعض مردوں کو زندہ کر دیا تھا۔

تو جب بشر میں اس طرح کی حالت کا موجود ہونا صحیح ہو' جب اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اس چیز کا ارادہ کرے' تو اب اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں زندہ کیا یہاں تک کہ معراج کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے

پاس سے گزرے۔

اس کی وجہ یہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر مدینہ منورہ اور بیت المقدس کے درمیان ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی قبر میں دعا مانگتے ہوئے دیکھا' کیونکہ ''الصلوٰۃ'' سے مراد دعا مانگنا ہے تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں معراج کی رات داخل ہوئے' تو اسی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی سفر کروایا گیا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر دیکھا ان کے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بات چیت بھی ہوئی جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

اسی طرح حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں بھی جن تمام انبیاء کو دیکھنے کا تذکرہ ہے (اس سے بھی یہی مراد ہوگا)

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تعلق ہے' جو حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہے۔

''ایک مرتبہ میں حطیم میں موجود تھا اسی دوران ایک شخص میرے پاس آیا اس نے یہاں سے لے کر یہاں تک چیر دیا''۔

تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی فضیلت ہے' جس کے حوالے سے آپ کو تمام دیگر لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے' اور یہ نبوت کے معجزات میں سے ہے۔

کیونکہ جب کسی انسان کے دل کی جگہ کو چیر دیا جائے' اور اگر لوگوں کے دل کو نکال دیا جائے' تو وہ مر جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''پھر اسے سی دیا گیا''

اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل کو یقین اور معرفت کے ساتھ سی دیا' جو سونے کے طشت میں موجود تھے اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی طرف منتقل کیا گیا۔

پھر ایک جانور لایا گیا جس کا نام براق تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''حطیم'' یا ''حجر'' سے اس پر سوار کیا گیا یہ دونوں جگہیں مسجد حرام میں موجود ہیں۔

تو جبرائیل علیہ السلام آپ کو ساتھ لے کر آئے یہاں تک کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے ذریعے اس پتھر کے (سوراخ کو کھول دیا)

اور براق کو اس کے ساتھ باندھ دیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر آسمان کی طرف بلند ہو گئے۔

بریدہ کے حوالے سے منقول روایت میں پتھر کے ساتھ براق کو باندھنے کا تذکرہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھنے کا تذکرہ' یہ دونوں چیزیں حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نہیں ہیں۔

پھر جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر آسمان دنیا کی طرف بلند ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا: کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔

دریافت کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دریافت کیا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے: کیا انہیں یہ پیغام بھجوایا گیا ہے؟ تاکہ انہیں آسمان کی سیر کروائی جائے۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ لوگ اس وقت تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے واقف نہیں تھے۔

اس کی وجہ یہ ہے: واقعہ معراج' وحی کے نزول کے سات سال بعد پیش آیا تھا۔

جب دروازہ کھول دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

اسی طرح آپ کا دوسرے آسمان میں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھنا۔

تیسرے آسمان میں حضرت یوسف بن یعقوب علیہ السلام کو دیکھنا۔

چوتھے آسمان میں حضرت ادریس علیہ السلام کو' پانچویں آسمان میں حضرت ہارون علیہ السلام کو' چھٹے آسمان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو' ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا یہ سب روایات میں مذکور ہے۔

ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو زندہ کیا ہو' تاکہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں ان لوگوں کو دیکھ لیں اور یہ چیز ایک معجزے والی نشانی بن جائے جس کے ذریعے آپ کی نبوت پر استدلال کیا جائے جس کا اصول ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ تک بلند کیا گیا' تو آپ نے اس کو اس حالت میں دیکھا جس کا ذکر آپ نے کیا ہے۔

پھر آپ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ یہ ایک حکم تھا' جو آزمائش میں مبتلا کرنے کے حوالے سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آزمائش میں مبتلا کیا کہ آپ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم سابق میں یہ بات موجود تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر صرف پانچ نمازیں فرض کرے گا' لیکن اس نے آپ کو آزمائش کے حکم کے طور پر پچاس نمازوں کا حکم دیا۔

بالکل اسی طرح جس طرح ہم یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ایک حکم دیتا ہے اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس مامور بہ کام کو بجا لایا جائے۔

اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ وہ موجود بھی ہوگا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا' تو انہیں اس بات کا حکم دیا گیا تھا۔

اس سے مراد اس کی انتہا تھی کہ اس کے حکم کی پیروی کی جائے اس سے یہ مراد نہیں تھا کہ حقیقی طور پر بھی ایسا ہی ہو جائے گا۔

تو جب ان دونوں نے اس حکم کو قبول کیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنی پیشانی رکھ دی' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے فدیے کے طور پر ایک عظیم ذبیحہ دے دیا۔

کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس چیز کے ہونے کا ارادہ کرے جس کا اس نے حکم دیا ہے' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو ذبح شدہ پاتے۔

اسی طرح پچاس نمازیں فرض کرنے کا حکم ہے کہ اس کے ذریعے حکم کی طرف رجوع کرنا مراد ہے اس کا موجود ہونا مراد نہیں ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس تشریف لائے اور انہیں اس بارے میں بتایا کہ آپ پر روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ الہام کیا کہ وہ حضرت محمد ﷺ سے یہ درخواست کریں کہ وہ اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی' نبی اکرم ﷺ سے کہی گئی بات کو اس چیز کا سبب قرار دیا۔

تو اس سے ہماری کہی ہوئی یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ پچاس نمازیں فرض کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔

پھر جب نبی اکرم ﷺ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی' تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں معاف کر دیں' تو یہ حکم بھی آزمائش کا حکم تھا' جس کے ذریعے مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کیا جائے' اس سے یہ مراد نہیں تھی کہ یہ عملی طور پر موجود بھی ہو گا۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نبی اکرم ﷺ سے سوال کرنا اس بات کا سبب بنا کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو نافذ کیا جائے وہ فیصلہ جو اس کے علم میں پہلے سے تھا کہ نمازیں اس امت پر پانچ فرض ہوں گی۔ پچاس نمازیں فرض نہیں ہوں گی' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ پانچ نمازوں کی تخفیف کا حکم لے کر واپس تشریف لائے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی حبیب ﷺ کے دل میں یہ بات ڈال دی۔

یہاں تک کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میں نے اپنے پروردگار سے اتنی مرتبہ سوال کیا ہے: اب مجھے حیا آتی ہے۔

اب میں راضی ہوں اور اب میں تسلیم کرتا ہوں جب آپ آگے بڑھ گئے' تو ایک منادی نے یہ اعلان کیا: میں نے اپنے فریضے کو جاری کر دیا ہے' اس سے مراد پانچ نمازیں تھیں۔

اور میں نے اپنے بندوں پر تخفیف کر دی ہے اس سے مراد یہ ہے: میں نے اپنے بندوں سے آزمائش کے حکم کے حوالے سے تخفیف کر دی ہے' جو میں نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ ان پر پچاس نمازیں فرض ہوں گی' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔' تو یہ تمام صورتیں معراج کی رات پیش آئیں' جنہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے جسم کے ساتھ دیکھا۔

یہ کوئی خواب یا تصور نہیں تھی' جو آپ کے سامنے پیش کی گئی ہو۔

کیونکہ اگر معراج کی رات اور اس دوران نبی اکرم ﷺ نے جو کچھ دیکھا یہ نیند کی حالت میں ہوتا' بیداری کی حالت میں نہ ہوتا' تو یہ بات ناممکن ہے' (کہ اسے معجزہ قرار دیا جائے) کیونکہ لوگ خواب میں آسمان' فرشتے' انبیاء' جنت' جہنم اور ان جیسی چیزوں

کو دیکھ لیتے ہیں۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اگر یہ سب چیزیں خواب میں دیکھی ہوتیں بیداری کے عالم میں نہ دیکھی ہوتیں' تو اس حالت کے حوالے سے دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ برابر کی حیثیت رکھتے۔

اور وہ بھی اس طرح کی چیزیں اپنے خواب میں دیکھ سکتے ہیں' تو اب نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا اظہار ممکن نہیں ہوتا۔

اور یہ حالت معجزہ شمار نہ ہوتی جس کے حوالے سے آپ کو دوسرے لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے ان روایات کو غلط قرار دیا ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کیا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے اپنے فیصلے کو نافذ کرنے کا انکار کیا ہے کہ وہ جس طرح چاہے' جو چاہے کر سکتا ہے۔

ہمارا پروردگار اس جیسی اور اس کے ساتھ مشابہت رکھنے والی چیزوں سے بلند و بالا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ حَيْثُ رَآهُمْ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ

معراج کی رات مصطفیٰ کریم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس کیفیت میں دیکھا' اس کا تذکرہ

51 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى رَجِلَ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِيْ مِنْ حَمَّامٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ فَاُتِيْتُ بِاِنَاءَيْنِ اَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَالْاٰخَرُ لَبَنٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ . (3:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی' وہ ایک ایسے فرد تھے' جن کے بال

51– إسناده صحيح . وأخرجه أبو عوانة 1/129 عن إسحاق بن إبراهيم، عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وهو في مصنف عبد الرزاق 5/329 اخر الحديث رقم 9719 ومن طريقه: أخرجه أحمد 2/ 282، والبخارى 3437 في الأنبياء : باب (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ..) ، ومسلم 168 في الإيمان: باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، والترمذى 3130 في التفسير: باب ومن سورة الإسراء ، والبيهقى في دلائل النبوة 2/387، وابن منده 728 والطبرى .15/12 وأخرجه البخارى 3394 في الأنبياء : باب هل أتاك حديث موسى، من طريق هشام بن يوسف، عن معمر به . وأخرجه البخارى 4709 في التفسير، و 5603 في الأشربة: باب شرب اللبن، والنسائى 8/312 في الأشربة: باب منزلة الخمر، من طريق يونس، عن الزهرى، به.

گھنگھریالے نہیں تھے۔ یوں لگتا تھا' جیسے ان کا تعلق شنوءہ قبیلے سے ہو (یعنی وہ لمبے قد کے آدمی تھے)

میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی' تو وہ سرخ رنگ کے مالک شخص تھے' یوں جیسے وہ ابھی حمام سے باہر آئے ہوں (یعنی ان کا جسم اور بال وغیرہ بھیگے ہوئے تھے)

میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو ان کی اولاد میں' میں سب سے زیادہ ان سے مشابہت رکھتا ہوں۔

میرے پاس دو برتن لائے گئے' جن میں ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ مجھے کہا گیا: آپ ان دونوں میں سے جسے چاہے پی لیں' میں نے دودھ کو لے لیا' تو مجھ سے کہا گیا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ اگر آپ شراب لے لیتے' تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ هُدِيتَ الْفِطْرَةَ اَرَادَ بِهِ اَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لَهُ ذٰلِكَ

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تو یہ کہا گیا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی''

اس سے مراد یہ ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے یہ بات کہی تھی

52 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُدِيتَ الْفِطْرَةَ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی' اس رات آپ کی خدمت میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کی طرف دیکھا' پھر آپ نے دودھ لے لیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے' اگر آپ شراب لے لیتے' تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخُطَبَاءِ الَّذِيْنَ يَتَّكِلُوْنَ عَلَى الْقَوْلِ دُوْنَ الْعَمَلِ حَيْثُ رَآهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ

ان خطیبوں کی حالت کا تذکرہ' جو صرف بات چیت پر تکیہ کیے رہتے ہیں اور عمل نہیں کرتے ہیں' تو معراج کی

52- إسناده صحيح. كثير بن عبيد المذحجي: ثقه وباقي السند على شرطهما. وأخرجه البخاري 5576 في الأشربة: باب قوله تعالى: (اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ ...) ، والبيهقي في السنن 8/286 عن أبي اليمان، عن شعيب بن ابي حمزة، والنسائي 8/312 في الأشربة: باب منزلة الخمر، والبيهقي في دلائل النبوة 2/357 من طريقعبد الله بن المبارك، عن يونس، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد.

رات میں نبی اکرم ﷺ نے انہیں کس حال میں دیکھا

53 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ خَتَنُ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِضَ مِنْ نَارٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ فَقَالَ الْخُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ . (3:2)

توضیح مصنف: قَالَ الشَّيْخُ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ عَتَّابٍ الدَّلَّالُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ مَّالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّوَهِمَ فِيْهِ لِاَنَّ يَزِيْدَ بْنَ زُرَيْعٍ اَتْقَنُ مِنْ مِّئَتَيْنِ مِنْ مِّثْلِ اَبِىْ عِتَابٍ وَّذَوِيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی اس رات میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ آگ کی قینچیوں کے ذریعے ان کے ہونٹ کاٹے جارہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ آپ کی اُمت کے خطیب ہیں' جو لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے تھے اور خود کو بھول جاتے تھے' حالانکہ وہ لوگ کتاب کی تلاوت کرتے تھے' تو کیا یہ لوگ عقل نہیں رکھتے تھے؟

شیخ فرماتے ہیں: یہ روایت ابوعتاب نے ہشام کے حوالے سے مغیرہ کے حوالے سے مالک بن دینار کے حوالے سے ثمامہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور انہیں اس میں وہم ہوا ہے' کیونکہ یزید بن زریع نامی راوی ابوعتاب جیسے دوسو آدمیوں سے زیادہ ''متقن'' ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِى الْجَنَّةِ حَيْثُ رَآهُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ

معراج کی رات میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا جو محل دیکھا تھا' اس کا تذکرہ

54 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوْا: لِفَتًى مِنْ قُرَيْشٍ

53–وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 14/308، وأحمد 3/120و180 و231 و239، من طرق عن حماد بن سلمة، عن علي بن زيد بن جدعان، عن أنس. وأخرجه أبو نعيم أيضًا في الحلية 8/172، من طريق عبد الله بن موسى، عن عبد الله بن المبارك، عن سليمان، التيمي، عن أنس، فالحديث صحيح بهذه المتابعات. وذكره السيوطي في الدر المنثور 1/64، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، والبزار، وابن أبي داؤد في البعث، وابن المنذر، وابن أبي حاتم وابن مردويه، والبيهقي في شعب الإيمان.

فَظَنَنْتُ أَنَّهُ لِي قُلْتُ: مَنْ هُوَ قِيلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. يَا أَبَا حَفْصٍ لَوْلَا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ لَدَخَلْتُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَيْهِ فَإِنِّي لَمْ أَكُنْ أَغَارُ عَلَيْكَ. (3:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں جنت میں داخل ہوا' وہاں سونے سے بنا ہوا ایک محل تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا ہے۔ میں نے سمجھا کہ شاید یہ میرا ہے' میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ تو بتایا گیا: یہ عمر بن خطاب کا ہے''۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:)

اے ابوحفص! مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا' تو میں اس کے اندر چلا جاتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جس شخص پر بھی غصہ کرلوں لیکن آپ پر غصہ نہیں کرسکتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا أَرَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ صَفِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْظُرَ إِلَيْهَا وَيَصِفَهَا لِقُرَيْشٍ لَمَّا كَذَّبَتْهُ بِالْإِسْرَاءِ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس دکھا دیا تھا' تاکہ آپ اسے دیکھیں اور قریش کے سامنے اس کا نقشہ بیان کریں

یہ اس وقت کی بات ہے' جب قریش نے اس (واقعہ معراج) کا انکار کیا تھا

55 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ

54- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو نصر التمار: هو عبد الملك بن عبد العزيز، وأبو عمران الجوني: هو عبد الملك بن حبيب البصري. وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 2/390 من طريق أبي نصر التمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في المسند 3/191، عن بهز، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وحميد الطويل، عن أنس. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/27 عن أبي خالد الأحمر، وأحمد في فضائل الصحابة 715 وفي المسند 3/179 عن يحيى بن سعيد، وأحمد في المسند 3/107 عن ابن أبي عدي، و 3/263 عن عبد الله بن بكر، والنسائي في فضائل الصحابة 26، والطحاوي 2/389-390، والترمذي 03688 في المناقب: باب في مناقب عمر بن الخطاب، ومن طريق إسماعيل بن جعفر، كلهم عن حميد الطويل، عن أنس به. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 450 من طريق زائدة، عن حميد، والمختار بن فلفل، عن أنس. وأخرجه أحمد في المسند 3/269، وفي فضائل الصحابة برقم 679 من طريق همام، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه البخاري 3680 في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب.

اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ . (3:2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کو ظاہر کر دیا' تو میں ان لوگوں کو اس کی نشانیاں اسے دیکھ دیکھ کر بیان کرنے لگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِسْرَاءَ كَانَ ذٰلِكَ بِرُؤْيَةِ عَيْنٍ لَا رُؤْيَةِ نَوْمٍ

اس بات کا بیان کہ واقعہ معراج جاگتی آنکھوں کے ساتھ پیش آیا تھا' نیند کے دوران نہیں ہوا تھا

56 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبِ الطَّائِيُّ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

(متن حدیث): عَنِ بن عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ . (3:64)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''ہم نے جو خواب تمہیں دکھائے ہیں' ہم نے انہیں لوگوں کے لئے آزمائش بنایا ہے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ وہ خواب ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھائے گئے' جب آپ کو معراج کروائی گئی تھی۔

55– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخارى 4710 فى التفسير: باب (اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا) ، ومن طريقه البغوى 3762 عن أحمد بن صالح، وأبو عوانة 1/125 عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 3886 فى مناقب الأنصار: باب حديث الإسراء ، ومسلم 170 فى الإيمان: باب ذكر المسيح ابن مريم، والمسيح الدجال، والترمذى 3132 فى التفسير: باب ومن سورة بنى إسرائيل، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 2/395، البيهقى فى دلائل النبوة 2/359، وأبو عوانة 1/131، وابن منده 739 كلهم من طريق الليث، عن عقيل، عن الزهرى، به . وأخرجه عبد الرزاق 5/329، ومن طريقه أحمد 3/377، 378، وأبو عوانة 1/124، وابن منده 738 عن معمر، وأحمد 3/377، وأبو عوانة 1/124 من طريق صالح بن كيسان، كلاهما عن الزهرى، به.

56– إسناده صحيح . علىى بن حرب الطائى: صدوق، روى عنه النسائى، وباقى السند على شرطهما، وسفيان هو ابن عيينة . وأخرجه البخارى 3888 فى مناقب الأنصار: باب المعراج، و 4716 فى التفسير: باب (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) ، و 6613 فى القدر: باب (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) والترمذى 3134 فى التفسير: باب ومن سورة بنى إسرائيل، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 5/155، وابن خزيمة فى التوحيد ص 201 و201–202، وابن أبى عاصم 462 ، والطبرانى 11641 ، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/365، والبغوى 3755 ، من طرق عن سفيان، به. وصححه الحاكم 2/362 على شرط البخارى، ووافقه الذهبى.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا تھا

57 - (سندحدیث): اَخْبَـرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو الْمُعَدَّلُ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا محمد بن عمرو عن أبي سلمةعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

قَدْ رَاٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ . (3:14)

توضیح مصنف: قَـالَ اَبُـوْ حَـاتِـمٍ: مَـعْنَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَدْ رَاٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ اَرَادَ بِهٖ بِقَلْبِهٖ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ لَمْ يَصْعَدْهُ اَحَدٌ مِّنَ الْبَشَرِ اِرْتِفَاعًا فِي الشَّرْفِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ: "حضرت محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے"۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے قلب کے ذریعے پروردگار کو ایسے مقام پر دیکھا جہاں تک کسی بشر کی رسائی نہیں ہوسکتی' کیونکہ وہ مقام ومرتبہ بہت بلند ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

ہمارے ذکرکردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرنے والی روایت کا تذکرہ

58 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): قُـلْـتُ لِاَبِـيْ ذَرٍّ: لَوْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَاَلْتُهٗ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ فَقَالَ: عَنْ اَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْاَلُهٗ؟ قَالَ: كُنْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُهٗ فَقَالَ: رَاَيْتُ نُوْرًا . (3:14)

57- إسناده حسن . من أجل محمد بن عمرو . وأخرجه ابن خزيمة في التوحيد ص 200 عن أحمد بن سنان، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي 3280 في التفسير: باب ومن سورة النجم، والبيهقي في الأسماء والصفات ص442، 443 والطبري في التفسير 27/52، عن سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي، عن أبيه، عن محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص الليثي، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني في الكبير 10727 من طريق عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، به.

58- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو عوانة في مسنده 1/147 عن عثمان بن خرزاد، عن القواريري، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 178 292 في التوحيد: باب قوله عليه الصلاة والسلام: نور أنى أراه ، وابن خزيمة في التوحيد ص 206، وابن منده في الإيمان 772 و 773 و 774 ، وأبو عوانة 1/147، من طريق عن معاذ بن هشام بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 474 ، ومسلم 178 ، والترمذي 03282 في التفسير: باب ومن سورة والنجم، وأبو عوانة 1/146 و147، وابن خزيمة في التوحيد ص 205و207، وابن منده في الإيمان 770 و 771 من طرق يزيد بن إبراهيم، عن قتادة. وأخرجه مسلم 178 292 ، وأبو عوانة 1/147، من طريق عفان، عن همام، عن قتادة.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ مَعْنَاهُ اَنَّهُ لَمْ يَرَ رَبَّهُ وَلٰكِنْ رَاَى نُوْرًا عُلْوِيًّا مِنَ الْاَنْوَارِ الْمَخْلُوْقَةِ.

عبداللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا تو آپ سے ہر چیز کے بارے میں دریافت کرتا' تو انہوں نے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز کے بارے میں دریافت کرنا تھا؟ تو عبداللہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کرنا تھا کہ کیا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں نے ایک نور کو دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے اپنے پروردگار کو نہیں دیکھا بلکہ آپ نے وہ انوار جو مخلوق ہیں' ان میں سے ''علوی نور'' (یعنی جو مخلوقات سے بلند تر انوار ہیں) اسے دیکھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا ہے' جو علم میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ روایت اس روایت کی متضاد ہے' جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں

59 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعَكْبَرَا حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى) قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ يَاقُوْتٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ. (3:14)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى جِبْرِيْلَ لَيْلَةَ الْاِسْرَاءِ اَنْ يُّعَلِّمَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِبُ اَنْ يَّعْلَمَهُ كَمَا قَالَ: (عَلَّمَهُ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى) يُرِيْدُ بِهٖ جِبْرِيْلَ (ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى) يُرِيْدُ بِهٖ جِبْرِيْلَ (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى) يُرِيْدُ بِهٖ جِبْرِيْلَ (فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى)

59–وأخرجه أحمد 1/394و418، والترمذي 3283 في التفسير: باب ومن سورة النجم، وابن خزيمة في التوحيد ص 204، والبيهقي في الأسماء والصفات ص .434 وابن منده في الإيمان 751 من طرق، عن إسرائيل بن يونس، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 2/ 468–469، ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه الطيالسي 0323 من طريق قيس، وابن منده 752 من طريق سفيان الثوري، كلاهما عن أبي إسحاق، به. وزاد السيوطي نسبته في الدر المنثور 6م123 إلى الفريابي، وعبد بن حميد، وابن المنذر، والطبراني، وأبي الشيخ، وابن مردويه، وأبي نعيم والبيهقي معًا في الدلائل. وأخرجه مسلم 174 281 من طريق حفص بن غياث، عن الشيباني، عن زر، عن ابن مسعود قال: (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى)، قال: رأى جبريل عليه السلام له ستُّ مئة جناح. وبلفظ مسلم هذا أخرجه البخاري 4856 في: باب (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى)، والترمذي 3277 في التفسير: باب ومن سورة النجم، وابن خزيمة في التوحيد ص 202و203، وأبو عوانة 1/153، من طرق عن الشيباني، عن زر، عن ابن مسعود. وأخرجه أيضًا وابن خزيمة في التوحيد ص 204، من طريق يحيى بن سعيد.

بِجِبْرِيْلَ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى) يُرِيْدُ بِهٖ رَبَّهٗ بِقَلْبِهٖ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ الشَّرِيْفِ وَرَاٰى جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ يَاقُوْتٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ عَلٰى مَا فِيْ خَبَرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے): ''اس نے جو دیکھا' اس کے دل نے اسے جھٹلایا نہیں۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو یاقوت سے بنے ہوئے حلّے میں دیکھا تھا' اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان اور زمین کی درمیانی جگہ کو بھر دیا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو یہ حکم دیا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کے بارے میں بتائیں جن کا جاننا آپ کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''شدید قوت والے نے اُسے تعلیم دی' جو زبردست ہے' پھر اس نے استواء کیا اور وہ (اس وقت) اُفقِ اعلیٰ میں تھا''۔

اس سے مراد حضرت جبرائیل ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''پھر وہ قریب ہوا اور زیادہ قریب ہوا''۔

اس سے مراد حضرت جبرائیل ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو وہ دو کمانوں کے کناروں کی مانند یا اس سے بھی زیادہ قریب ہو گیا''۔

اس سے مراد حضرت جبرائیل ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو اس نے اپنے بندے کی طرف وہ چیز وحی کی جو اس نے وحی کی''۔

اس سے مراد حضرت جبرائیل ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس نے جو دیکھا (اس کے) دل نے جھٹلایا نہیں''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے اس معزز مقام پر اپنے قلب کے ذریعے اپنے پروردگار کو دیکھا اور حضرت جبرائیل کو یاقوت سے بنے ہوئے حُلے میں دیکھا' انہوں نے اس وقت آسمان اور زمین کے درمیان موجود خلاء کو بھر دیا تھا' جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت میں یہ بات مذکور ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ تِعْدَادِ عَائِشَةَ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرْيَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا جو قول ہم ذکر کر چکے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو سب سے بڑا جھوٹ قرار دیتی ہیں

60 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابو الربیع حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ دَاوُدَ بْنَ اَبِيْ هِنْدٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَّسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَعْظَمُ الْفِرْيَةِ عَلَى اللّٰهِ مَنْ قَالَ: اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَبَّهُ وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ قِيْلَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَا رَاٰهُ قَالَتْ لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ رَاٰهُ مَرَّتَيْنِ فِيْ صُوْرَتِهٖ مَرَّةً مَلَا الْاُفُقَ وَمَرَّةً سَادًّا اُفُقَ السَّمَآءِ .

(3:14)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ قَدْ يَتَوَهَّمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ مُتَضَادَّانِ وَلَيْسَا كَذٰلِكَ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فَضَّلَ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى كَانَ جِبْرِيْلُ مِنْ رَبِّهٖ اَدْنٰى مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ جِبْرِيْلُ حِيْنَئِذٍ فَرَاٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبِهٖ كَمَا شَاءَ .

وَخَبَرُ عَائِشَةَ وَتَاْوِيْلُهَا اَنَّهُ لَا يُدْرِكُهُ تُرِيْدُ بِهٖ فِي النَّوْمِ وَلَا فِي الْيَقَظَةِ.

وَقَوْلُهُ: (لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ) فَاِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ يُرٰى فِي الْقِيَامَةِ وَلَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ اِذَا رَاَتْهُ لِاَنَّ الْاِدْرَاكَ هُوَ الْاِحَاطَةُ وَالرُّؤْيَةُ هِيَ النَّظَرُ وَاللّٰهُ يُرٰى وَلَا يُدْرَكُ كُنْهُهُ لِاَنَّ الْاِدْرَاكَ يَقَعُ عَلَى الْمَخْلُوْقِيْنَ وَالنَّظَرُ يَكُوْنُ مِنَ الْعَبْدِ رَبَّهُ.

وَخَبَرُ عَائِشَةَ اَنَّهُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ فَاِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَنْ يَتَفَضَّلُ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنْ يُجْعَلَ اَهْلًا لِذٰلِكَ وَاسْمُ الدُّنْيَا قَدْ يَقَعُ عَلَى الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمَاوَاتِ وَمَا بَيْنَهُمَا لِاَنَّ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ بِدَايَاتٌ خَلَقَهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِتُكْتَسَبَ فِيْهَا الطَّاعَاتُ لِلْاٰخِرَةِ الَّتِيْ بَعْدَ هٰذِهِ الْبِدَايَةِ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَبَّهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ لَا يُطْلَقُ عَلَيْهِ اسْمُ الدُّنْيَا لِاَنَّهُ كَانَ مِنْهُ اَدْنٰى مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ حَتّٰى يَكُوْنَ خَبَرُ عَائِشَةَ اَنَّهُ لَمْ يَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

❁❁ مسروق بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

60– وأخرجه أبو عوانة 1/155، وابن خزيمة في التوحيد ص ص 224 عن يونس بن عبد الأعلى الصدفي، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 177 287 و 288 في الإيمان: باب معنى قول الله عزوجل: (وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى) ، والترمذي 3068 في التفسير: باب ومن سورة الأنعام، والنسائي في التفسير كما في التحفة 12/310، وابن خزيمة في التوحيد ص 221، 222و223 و224، والطبري في التفسير 27/50، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 435، وابن منده في الإيمان 763 و 764 و 765 و 766 ، وأبو عوانة 1/153و154 من طرق عن داوٗد بن أبي هند، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/49، 50، والبخاري 4612 في التفسير: باب (يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) ، و 4855 في التفسير: سورة النجم. و 7380 في التوحيد: باب (عَالِمُ الْغَيْبِ فَلا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا) ، و 7531 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) ، ومسلم 177 289 في الإيمان، وابن منده 767 و 768 ، وأبو عوانة 1/154، من طريق إسماعيل بن أبي مجالد، كلاهما عن عامر الشعبي، به. وابن خزيمة في التوحيد ص 225 من طريق أبي معشر، عن إبراهيم، عن مسروق، به. وأخرجه أبو عوانة 1/155، من طريق يوسف بن أسود عن بيان، عن قيس، عن عائشة. وانظر الدر المنثور 6/124.

وہ شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سب سے بڑی جھوٹی بات منسوب کرتا ہے' جو یہ کہتا ہے' حضرت محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے' یا جو یہ کہتا ہے' حضرت محمد ﷺ نے وحی میں سے کوئی چیز چھپالی تھی۔ (آپ ﷺ نے ساری باتیں بیان نہیں کی ہیں)

یا جو یہ شخص کہتا ہے' حضرت محمد ﷺ یہ جانتے تھے کہ کل کیا ہوگا؟

ان سے دریافت کیا گیا: اے اُم المومنین پھر نبی اکرم ﷺ نے کسے دیکھا تھا؟

تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے' جنہیں نبی اکرم ﷺ نے ان کی اصل صورت میں دومرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ اس وقت جب انہوں نے اُفق کو بھر دیا تھا' اور ایک مرتبہ اس وقت جب انہوں نے آسمان کے اُفق کو گھیرا ہوا تھا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوتا ہے کہ یہ دو روایات باہم متضاد ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیگر تمام انبیاء پر فضیلت عطا کی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے پروردگار کے اتنا قریب ہو گئے جتنا دو کمانوں کا فاصلہ ہوتا ہے اور اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو تعلیم دی۔ اس وقت نبی اکرم ﷺ نے انہیں (یا شاید اللہ تعالیٰ کو) دل کی آنکھ سے دیکھ لیا جیسے اس نے چاہا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اس روایت' کہ نبی اکرم ﷺ اس کا ادراک نہیں کر سکتے' کا مفہوم یہ ہے: آپ نیند کے عالم میں اور بیداری کے عالم میں ایسا نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''بصارت اس کا ادراک نہیں کر سکتی'' سے مراد یہ ہے: بصارت اس کا ادراک نہیں کر سکتی' اس کا دیدار قیامت کے دن ہوگا لیکن بصارت جب اس کا دیدار کرے گی تو اس کا ادراک نہیں کر سکے گی' کیونکہ ادراک کا مطلب احاطہ کرنا ہے اور دیدار کا مطلب دیکھنا ہے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو سکتا ہے لیکن اس کی حقیقت کا ادراک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ادراک مخلوق کا ہو سکتا ہے اور بندے کی طرف سے پروردگار کو دیکھنا (ممکن) ہو سکتا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول یہ روایت کہ بصارت اس کا ادراک نہیں کر سکتی' اس سے مراد یہ ہے کہ بصارت دنیا اور آخرت میں اس کا ادراک نہیں کر سکتی لیکن اپنے بندوں میں سے وہ جس پر چاہے فضل کر کے اس کا اہل بنا سکتا ہے۔

لفظ دنیا کا اطلاق کبھی زمینوں اور آسمانوں اور ان کے درمیان موجود جگہ پر ہوتا ہے' کیونکہ ان اشیاء سے آغاز ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس لئے پیدا کیا تھا تاکہ ان میں آخرت کے لئے نیکیاں کمائی جائیں جو اس آغاز کے بعد آئے گی' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار کا دیدار اس مقام پر کیا ہے جہاں لفظ دنیا کا اطلاق نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اس وقت دو کمانوں کے درمیان فاصلے سے بھی زیادہ قریب تھے۔ اس لئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کا مطلب یہ ہوگا: نبی اکرم ﷺ نے دنیا میں اس کا دیدار نہیں کیا۔ اس لئے ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے۔

4- كِتَابُ الْعِلْمِ

(کتاب: علم کے بارے میں روایات)

ذِكْرُ اِثْبَاتِ النُّصْرَةِ لِاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

باب 1: قیامت کے دن تک علم حدیث کی خدمت کرنے والوں کی مدد ہونے کا اثبات

61 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ خِذْلَانُ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ .

(1:2)

معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اُمت کے ایک گروہ کی ہمیشہ مدد ہوتی رہے گی اور جو شخص انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا' اس کی یہ کوشش انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

61- إسناده صحيح على شرط الشيخين ما عدا صحابي قرة بن إياس رضي الله عنه فلم يرويا له، وأخرجه ابن ماجة 6 في المقدمة، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/34 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 5/34، والترمذي 2192 في الفتن: باب ما جاء في الشام من طريق أبي داؤد، كلاهما عن يحيى بن سعيد، عن شعبة، به. وزاد في أوله: إِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 3/436 و5/35 عن يزيد، والحاكم في معرفة علوم الحديث ص 2 من طريق وهب بن جرير وفي الباب عن ثوبان رضي الله عنه عند مسلم 1920، وأحمد 5/278و279 والترمذي 2230، وابن ماجة 10، والقضاعي في مسند الشهاب 914، والبيهقي في دلائل النبوة .6/527 وعن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه عند أحمد 4/244 و248 و252، والبخاري 3640 و 7311 و 7459، ومسلم 1921، والطبراني 20/959 و 960و 961 و 962. وعن معاوية رضي الله عنه عند البخاري 3461 و 7312 و 7460، ومسلم 1037، وأحمد 4/101، والطبراني 19/755 و 840 و 869 و 870 و 893 و 899 و 905 و 906 و 917. وعن جابر بن سمرة رضي الله عنه عند مسلم 173. وعن جابر بن عبد الله عند مسلم 1923، وابن الجارود في المنتقى 1031، وابن منده في الإيمان 418، والخطيب في شرف أصحاب الحديث 51، وأبي عوانة 1/106 وعن عقبة بن عامر رضي الله عنه عند مسلم 1924، والطبراني في الكبير /17 870. وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه عند الطيالسي ص 9، والدارمي 2/213، والقضاعي في مسند الشهاب 913، وصححه الحاكم .4/449 وعن عمران بن حصين رضي الله عنه عند أحمد 4/437، وأبي داؤد 2484، والخطيب 46، والطبراني /18 211 و 228، وصححه الحاكم 4/450 ووافقه الذهبي. وعن أبي أمامة عند أحمد .5/269

(یعنی قیامت تک ان لوگوں کی مدد ہوتی رہے گی)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ سَمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ السُّنَنَ خَلَفٍ عَنْ سَلَفٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان ایک دوسرے تک سنتوں کا علم منتقل کرتے رہیں گے

62 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَّسْمَعُ مِنْكُمْ . (3:69)

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ ثِقَةٌ كُوْفِيٌّ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ مجھ سے (احادیث) سنتے ہو (آگے آنے والے وقت میں یہ احادیث تم سے سنی جائیں گی) اور پھر ان لوگوں سے سنی جائیں گی' جنہوں نے تم سے سنی تھیں''۔

عبداللہ بن عبداللہ رازی نامی راوی ثقہ ہے' اور کوفہ کا رہنے والا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ كَثْرَةُ سَمَاعِ الْعِلْمِ ثُمَّ الْاِقْتِفَاءُ وَالتَّسْلِيْمُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ علم کا سماع کرے پھر اس کی پیروی کرے اور اسے قبول کرے

63 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّيْ تَعْرِفُهُ قُلُوْبُكُمْ وَتَلِيْنُ لَهُ اَشْعَارُكُمْ وَاَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ اَنَّهُ مِنْكُمْ قَرِيْبٌ فَاَنَا اَوْلَاكُمْ بِهٖ وَاِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّيْ تُنْكِرُهُ قُلُوْبُكُمْ وَتَنْفِرُ عَنْهُ اَشْعَارُكُمْ وَاَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ اَنَّهُ

62- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عبد الله بن عبد الله، وهو صدوق أخرج له أصحاب السنن. وأخرجه أبو داؤد 3659 في العلم: باب فضل نشر العلم، والرامهرمزي في المحدث الفاصل 92، والحاكم 1/95، والبيهقي في دلائل النبوة 6/539 من طريق جرير، عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 1/321 من طريق أبي بكر، والحاكم 1/95، من طريق فضيل بن عياض، والخطيب في شرف أصحاب الحديث 70 من طريق سفيان، ثلاثتهم عن الأعمش، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! قال الحاكم: وفي الباب عن عبد الله بن مسعود، وثابت بن قيس. قلت: وحديث ثابت بن قيس أخرجه البزار 146 والطبراني 1321.

مِنْكُمْ بَعِيْدٌ فَأَنَا أَبْعَدُكُمْ مِنْهُ . (3:66)

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم میرے حوالے سے کوئی بات سنو' جو تمہاری عقل میں آئے اور تمہارے بال اور تمہاری جلد اس کے لئے نرم ہو جائیں اور تم یہ سمجھو کہ یہ بات تمہارے قریب ہے' تو میں اس کے بارے میں تم سب سے زیادہ حق رکھتا ہوں اور جب تم میرے حوالے سے کوئی ایسی بات سنو' جس کا تمہارا ذہن انکار کرے اور تمہارے بال اور تمہاری جلد اس سے تنفر محسوس کریں' اور تم یہ سمجھو کہ تم اس سے دور ہو' تو میں اس بات سے تم سب سے زیادہ دور ہوں گا''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ كِتْبَةِ الْمَرْءِ السُّنَنَ مَخَافَةَ اَنْ يَّتَّكِلَ عَلَيْهَا دُوْنَ الْحِفْظِ لَهَا

آدمی کے سنتوں کے تحریر کرنے کی ممانعت کا تذکرہ' اس اندیشے کے تحت کہ آدمی اس پر ہی اکتفاء کرلے گا اور انہیں حفظ نہیں کرے گا

64 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ يَحْيَى صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ اِلَّا الْقُرْآنَ فَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ شَيْئًا فَلْيَمْحِهُ . (2:56)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: زَجْرُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكِتْبَةِ عَنْهُ سِوَى الْقُرْآنِ اَرَادَ بِهِ الْحَثَّ عَلٰى حِفْظِ السُّنَنِ دُوْنَ الْاِتِّكَالِ عَلٰى كِتْبَتِهَا وَتَرْكِ حِفْظِهَا وَالتَّفَقُّهِ فِيْهَا وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا اِبَاحَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ شَاهٍ كَتْبَ الْخُطْبَةِ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذْنُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمْرٍو بِالْكِتْبَةِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے حوالے سے صرف قرآن کو نوٹ کیا کرو۔ جس شخص نے میری کوئی بات نوٹ کی ہو' وہ اسے مٹا دے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کے علاوہ کسی بھی چیز کو نوٹ کرنے سے منع کرنا' اس سے مراد یہ

63- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو خيثمة: زهير بن حرب بن شداد، وأبو عامر العقدي: هو عبد الملك بن عمرو القيسي. وأخرجه أحمد 3/497 و5/425، والبزار 187 عن محمد بن المثنى كلاهما عن أبي عامر العقدي بهذا الإسناد، قال الهيثمي في مجمع الزوائد 1/149، 150: رواه أحمد والبزار، ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه ابن سعد في الطبقات 1/387 من طريق عبد الله بن مسلمة بن قعنب.

64- اسناده قوي' كثير بن يحيٰى صاحب البصري' ذكره ابن حبان في "الثقات" 9/26' و باقي السند على شرطهما وأخرجه أحمد 3/12 و21 و39 و56، ومسلم 3004 في الزهد: باب التثبت في الحديث، والدارمي 1/119، والنسائي في فضائل القرآن 33 والخطيب في تقييد العلم ص 29 و30 و31 من طرق عن همام، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم في المستدرك 1/126، 127 من طريق أبي الوليد، عن همام، به، ووافقه الذهبي.

ہے: آپ ﷺ احادیث کو یاد رکھنے کی ترغیب دیں' ایسا نہ ہو کہ احادیث نوٹ کر لیں اور انہیں یاد نہ کریں اور ان میں غور و فکر نہ کریں۔

اس مؤقف کے درست ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوشاہ یمنی کو حجۃ الوداع کا خطبہ نوٹ کرنے کی اجازت دی تھی' جو خطبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنا تھا۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو بھی احادیث نوٹ کرنے کی اجازت دی تھی۔

65 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِطْرٍ عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): تَرَكَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَائِرٌ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا عِنْدَنَا مِنْهُ عِلْمٌ. (1:78)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَى عِنْدَنَا مِنْهُ يَعْنِي بِاَوَامِرِهٖ وَنَوَاهِيهِ وَاَخْبَارِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَاِبَاحَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب نبی اکرم ﷺ ہم سے رخصت ہوئے' تو پروں کے ساتھ اڑنے والے ہر پرندے کے بارے میں بھی ہمارے پاس کوئی نہ کوئی علم تھا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ'' کے بارے میں بھی ہمارے پاس کوئی نہ کوئی علم تھا'' سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اوامر' نواہی' اطلاعات' افعال اور مباح قرار دینے کے حوالے سے (ہمیں علم مل چکا تھا)۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ اَدّٰى مِنْ اُمَّتِهٖ حَدِيْثًا سَمِعَهٗ

اس بات کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنی اُمت کے اس فرد کو دعا دی ہے جو کسی سنی ہوئی حدیث کو آگے منتقل کر دے

66 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

65– إسناده صحيح . محمد بن عبد الله بن يزيد: هو المقرء، ثقة، وباقي السند على شرط الصحيح . وأخرجه الطبراني 1647 عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن محمد بن عبد الله بن يزيد بهذا الإسناد، وزاد: ما بقي شيء يقرب من الجنة ويباعد عن النار إلا وقد بيّن لكم . وأخرجه البزار 147 قال: كتب إلي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، يخبرني في كتابه أن ابن عيينة حدثه عن فطر بن خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/153 عن ابن نمير و162، والطيالسي 479 من طريق شعبة، كلاهما عن الأعمش، عن منذر الثوري، يحدث عن أصحابه، عن أبي ذر. قال الهيثمي في مجمع الزوائد 8/263: رواه أحمد والطبراني، ورجال الطبراني رجال الصحيح.

(متن حدیث): نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعَى مِنْ سَامِعٍ ۔ (5:12)

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے' جو ہم سے بات کوئی بات سنے اور پھر اسی طرح آگے پہنچا دے' جس طرح اسے سنا تھا' کیونکہ بعض اوقات (براہ راست) سننے والے کے مقابلے میں' وہ شخص اس کو زیادہ بہتر محسوس کرتا ہے' جس تک وہ بات پہنچائی گئی ہے''۔

ذِكْرُ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ بَلَّغَ اُمَّةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا صَحِيْحًا عَنْهُ

اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہونے کا تذکرہ' جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ایک صحیح حدیث کی تبلیغ کرے

67 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ بن عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبَانَ هُوَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنْ عِنْدِ مَرْوَانَ قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقُلْتُ مَا بَعَثَ اِلَيْهِ اِلَّا لِشَيْءٍ سَاَلَهُ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اَجَلْ سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنِّيْ حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ

66- إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، قال الحافظ في التقريب : صدوق، وقد تغير بأخرة، فكان ربما تلقّن فمثله لا يرقى حديثه إلى الصحة . وأخرجه أبو نعيم في الحلية 7/331 من طريق محمد بن يونس السامي، عن عبد الله بن داوُد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/437، والترمذي 2657 في العلم: باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، وأخرجه ابن ماجة 232 في المقدمة: باب من بلغ علمًا، وابن عبد البر في جامع بيان العلم 1/45، من طريق شعبة، عن سماك بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي في المسند 1/14، والحميدي 88 ، والترمذي 2658 ، والحاكم في معرفة علوم الحديث ص322، والبيهقي في معرفة السنن والآثار 1/15، والخطيب في الكفاية ص 29، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله ص 45، والبغوي في شرح السنة 112 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن عبد الملك بن عمير، عن عبد الرحمٰن بن عبد الله، به. البيهقي في دلائل النبوة 1/23، والخطيب في الكفاية ص 173 . وأخرجه الخطيب في شرف أصحاب الحديث 26 ، وابن عبد البر في جامع العلم ص 45 و46 . وأخرجه أبو نعيم في أخبار أصبهان .2/90 وسيورد المؤلف برقم 68 من طريق شيبان، عن سماك، وبرقم 69 من طريق إسرائيل، عن سماك، بهذا الإسناد. وعن جبير بن مطعم عند أحمد 4/80و82، وابن ماجة 231 والدارمي 1/74، والطحاوي في مشكل الآثار 2/232، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله 1/41، والخطيب في شرف أصحاب الحديث 25 ، الطبراني في الكبير 1541 ، وابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 1/10-11، وأبي يعلى في مسنده 1/349، والحاكم .1/87 وعن أبي سعيد الخدري عند البزار 141 ، والرامهرمزي 5 . وعن النعمان بن بشير عند الحاكم 1/88، وصححه، ووافقه الذهبي . قال الحاكم: وعن جماعة من الصحابة، منهم عمر وعثمان وعلي ومعاذ بن جبل وابن عمر وابن عباس وأبو هريرة وغيرهم. وعن أنس عند أحمد 3/225، وابن ماجة 236 ، وابن عبد البر .1/41 وعن أبي الدرداء عند الدارمي 1/75، .76

بِفَقِيهٍ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ الْاَةِ الْاَمْرِ وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ . (1:2)

❁❁ عبدالرحمٰن بن ابان (اپنے والد جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے باہر نکلے تو میں نے سوچا اس وقت مروان نے انہیں کسی چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے ہی بلوایا ہوگا۔

میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: ایسا ہی ہے۔ اس نے ہم سے کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا تھا: جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو مجھ سے کوئی بات سنے اور اسے محفوظ کر لے۔ یہاں تک کہ دوسرے تک اسے پہنچا دے۔ کیونکہ بعض اوقات فقہ (یعنی دینی علم) کی کوئی بات سننے والا شخص اس شخص تک منتقل کر دیتا ہے جو اس سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے''۔

بعض اوقات دینی بات کا علم حاصل کرنے والا شخص عالم نہیں ہوتا۔

تین خصوصیات ایسی ہیں جن کے بارے میں کسی مسلمان کا دل خیانت کا شکار نہیں ہوتا۔

عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا' حکمرانوں کے لئے خیرخواہی رکھنا اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہنا۔

کیونکہ ان لوگوں کی دعا غیر موجود افراد تک بھی پہنچتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلِ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ اَدّٰى مَا وَصَفْنَا كَمَا سَمِعَهُ سَوَاءً مِنْ غَيْرِ تَغْيِيرٍ وَّلَا تَبْدِيلٍ فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوگی جو ہمارے بیان کردہ طریقے کے مطابق احادیث کو منتقل کرتا ہے (یعنی جس طرح اس نے احادیث کو سنا تھا) اسی طرح بغیر کسی تغیر و تبدیلی کے نقل کر دیتا ہے

67- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 5/183، وابو داؤد 3660 في العلم: باب فضل نشر العلم، والترمذي 2656 في العلم: باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، والدارمي 1/175، وابن عبد البر في جامع بيان العلم 1/39، والرامهرمزي في المحدث الفاصل 3 و 4، وابن أبي عاصم في السنة 94، والطحاوي في مشكل الآثار 2/232، والخطيب في شرف أصحاب الحديث 24، والطبراني 4890 و 4891 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 230، والطبراني 4994 و 4925 من طريقين عن زيد بن ثابت ومن حديث جبير بن مطعم أخرجه الحاكم 1/86، 87، وصححه، ووافقه الذهبي.

68 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أبيه بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ سَمِعَ مِنِّيْ حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ سَامِعٍ . (1:2)

❀❀ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے' جو مجھ سے کوئی بات سنے اور پھر اسے آگے پہنچا دے۔ اسی طرح جیسے اس نے اسے سنا تھا' کیونکہ بعض اوقات (براہِ راست) سننے والے کے مقابلے میں' وہ شخص اسے زیادہ بہتر طور پر محفوظ کرتا ہے' جس تک وہ بات پہنچائی گئی ہو''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ نَضَارَةِ الْوَجْهِ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ بَلَّغَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّةً صَحِيْحَةً كَمَا سَمِعَهَا

قیامت کے دن اس شخص کا چہرہ روشن ہوگا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی ایک مستند حدیث کو اسی طرح آگے نقل کر دے جس طرح اس نے اسے سنا تھا

69 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مسعود عن اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ . (1:2)

❀❀ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے' جو ہم سے کوئی بات سنے اور جس طرح اسے سنا تھا' اسی طرح آگے پہنچا دے' کیونکہ بعض اوقات (براہِ راست) سننے والے کے مقابلے میں وہ شخص زیادہ بہتر طور پر محسوس کر سکتا ہے' جس تک وہ بات پہنچائی گئی ہو''۔

68- إسناده حسن، وتقدم برقم 66 من طريق علي بن صالح، عن سماك، بهذا الإسناد. وأوردت تخريجه من طرقه هنالك.

69- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 1/437 عن عبد الرزاق، عن إسرائيل، بهذا الإسناد، وتقدم تخريجه من طرقه برقم 66 .

ذِكْرُ عَدَدِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ اسْتَاْثَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعِلْمِهَا دُوْنَ خَلْقِهٖ

ان اشیاء کی تعداد کا تذکرہ جن کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کی مخلوق کے پاس نہیں ہے

70 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الدُّوْرِيُّ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُ مَا تَضَعُ الْاَرْحَامُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَاْتِي الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ. (3:30)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غیب کی کنجیاں پانچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی اس بات کا علم نہیں رکھتا کہ رحم کس چیز کو جنم دے گا (یعنی لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی پیدا ہوگی) اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اس بات کا علم نہیں رکھتا کہ کل کیا ہوگا؟

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی اس بات کا علم نہیں رکھتا کہ بارش کب ہوگی؟ اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کون سی سرزمین پر مرے گا؟ اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

71 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا مَا فِيْ

70- حديث صحيح، حفص بن عمر الدوری ضعيف في الحديث .وأخرجه البغوی في شرح السنة 1170 من طريق علی بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر بهذا الإسناد .وأخرجه البخاری 4679 فی التفسير: باب (اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى) من طريق مالك و 7379 فی التوحيد: باب (عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا) من طريق سليمان بن بلال، كلاهما عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به .وأخرجه احمد 2/24و52 و58، والبخاری 1039 فی الاستسقاء: باب لا يدری متی يجیء المطر إلا الله، والطبری 21/88 من طريق سُفْيَانَ الثَّوْرِيّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به وأخرجه أحمد 2/85، 86، ومن طريقه الطبرانی 13344 من طريق شعبة، والبخاری مختصرًا 4778 فی التفسير: (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ) من طريق ابن وهب، كلاهما عن عمر بن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر، عن أبيه، عن ابن عمر. وأخرجه البخاری 4627 فی التفسير: باب (وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ)، والنسائی فی النعوت كما فی التحفة 5/365 من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهری، عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر. وأخرجه الطبرانی 13246 من طريق الزهری، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عمر.

71- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَاْتِى الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ. (3:38)

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''غیب کی کنجیاں پانچ ہیں۔ان کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم کس چیز کو جنم دے گا؟ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور یہ بات جانتا ہے' کل کیا ہوگا؟''

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی یہ بات نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی؟ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کون سی جگہ پر فوت ہوگا؟

اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی یہ نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی؟

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْعِلْمِ بِاَمْرِ الدُّنْيَا مَعَ الِانْهِمَاكِ فِيهَا وَالْجَهْلِ بِاَمْرِ الْاٰخِرَةِ وَمُجَانَبَةِ اَسْبَابِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی دنیاوی اُمور کا علم حاصل کرے اور پھر اس میں انہماک اختیار کرلے اور آخرت کے اُمور سے ناواقف رہے' اور اس کے اسباب سے لاتعلق رہے

72 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ جِيفَةٍ بِاللَّيْلِ حِمَارٍ بِالنَّهَارِ عَالِمٍ بِاَمْرِ الدُّنْيَا جَاهِلٍ بِاَمْرِ الْاٰخِرَةِ. (2:76)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر سخت مزاج، متکبر، کنجوس اور بازاروں میں چیخ کر بولنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے' جو رات کو مردار (کی طرح) سوتا ہے' اور دن کے وقت گدھے (کی طرح وقت گزارتا ہے)۔

وہ دنیاوی امور کے بارے میں واقفیت رکھتا ہے' لیکن آخرت کے بارے میں جاہل ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَتَبُّعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْآنِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

مسلمان شخص کے لئے قرآن کے متشابہات کی پیروی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

72– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البيهقي في السنن 10/194 من طريق أبي بكر القطان، عن أحمد بن يوسف السلمي، بهذا الإسناد.

73 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يزيد بن إبراهيم التسترى قال حدثنى بن اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ (هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ) اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاعْلَمُوا اَنَّهُمُ الَّذِيْنَ عَنَى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ . (2:3)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت کی۔

''وہی وہ ذات ہے' جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے' جس میں سے بعض محکم آیات ہیں۔''

یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر تک تلاوت کی پھر ارشاد فرمایا:

''جب تم ان لوگوں کو دیکھو' جو اس کی متشابہ آیات کی تلاوت کرتے ہیں' تو تم یہ بات جان لو! یہ وہ لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے مراد لئے ہیں' تو تم ان سے بچو۔''

74 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بِنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَالْمِرَاءُ فِى الْقُرْآنِ كُفْرٌ ثَلَاثًا مَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوْا بِهٖ وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ . (1:27)

توضیح مصنف:اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوْا بِهٖ اَضْمَرَ فِيْهِ الْاِسْتِطَاعَةَ يُرِيْدُ اعْمَلُوْا بِمَا عَرَفْتُمْ مِنَ الْكِتَابِ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَقَوْلُهُ: وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ فِيْهِ الزَّجْرُ عَنْ ضِدِّ هٰذَا الْاَمْرِ وَهُوَ اَنْ لَا يَسْاَلُوْا مَنْ لَا يَعْلَمُ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھ پر قرآن سات حروف میں نازل کیا گیا ہے۔'' قرآن کے بارے میں بحث کرنا کفر ہے۔

73- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/256، والبخارى 4547 فى التفسير: باب (مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ) ، ومسلم 2665 فى العلم: باب النهى عن اتباع متشابه القرآن، وأبو داوٗد 4598 فى السنة: باب النهى عن الجدال واتباع المتشابه من القرآن، والترمذى 2993 و 2994 فى التفسير: باب ومن سورة آل عمران، والدارمى 1/55، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/545، والطبرى 6610 ، والطحاوى فى مشكل الآثار 3/208 من طرق عن يزيد بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

74- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار، وأخرجه أحمد 2/300، والطبرى 7 ، والنسائى فى فضائل القرآن 118 ثلاثتهم من طريق أنس بن عياض بهذا الإسناد . وأخرجه الخطيب فى تاريخ بغداد 11/26، من طريق عبد الوهاب الوراق، عن أبى ضمرة، عن أبى حازم، به، وقد تصحف فيه حازم بالحاء المهملة إلى خازم بالخاء المعجمة. وأخرجه أحمد 2/332، والبزار 2313 من طريق محمد بن بشر، وأحمد 2/440، من طريق ابن نمير، وذكره الهيثمى فى مجمع الزوائد 7/151.

(یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر فرمایا:)
''تمہیں اس میں سے جو چیز سمجھ آجائے' تم اس پر عمل کرو اور جس چیز کے بارے میں تمہیں علم حاصل نہ ہو سکے' تم اسے اس کے عالم کی طرف لوٹا دو''۔
(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تمہیں اس میں سے جو چیز سمجھ آجائے' تم اس پر عمل کرو''۔ اس میں استطاعت کا ذکر پوشیدہ ہے۔ آپ کی مراد یہ ہے: کتاب کے حوالے سے تم جس حکم کو شناخت کر لو' اس پر اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو۔
روایت کے یہ الفاظ: ''اور جس چیز کے بارے میں تمہیں علم حاصل نہ ہو سکے' تم اسے اس کے عالم کی طرف لوٹا دو''۔
اس میں اس حکم کی خلاف ورزی کی ممانعت ہے اور وہ حکم یہ ہے: لوگ ایسے شخص سے مسائل دریافت نہ کریں جو علم نہیں رکھتا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوهُ اِلٰى عَالِمِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''تم لوگ جس چیز سے ناواقف ہو' اس کو اس کے عالم کی طرف لوٹا دو''

75 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عن أبي الأحوص عَنِ ابْنِ مسعود رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ . (1:27)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ ہر آیت کا ایک ظاہری مفہوم ہے' اور ایک باطنی مفہوم ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُجَادَلَةِ النَّاسِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَ الْاَمْرِ بِمُجَانَبَةِ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں بحث مباحثہ کریں
اور جو شخص ایسا کرتا ہے' اس سے لاتعلق رہنے کا حکم ہونا

76 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنَا

75– إسناده حسن، وأخرجه الطبراني في الكبير 10090 والبزار 2312 من طريقين. وأخرجه الطبري 10 من طريق محمد بن حميد الرازي.

الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أيوب يحدث عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث):قَرَاَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ) (آل عمران: 7) إلى قوله: (أولى الْاَلْبَابِ) قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْهِ فَهُمُ الَّذِيْنَ عَنَى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ قَالَ مَطَرٌ: حَفِظْتُ اَنَّهُ قَالَ: لَا تُجَالِسُوْهُمْ فَهُمُ الَّذِيْنَ عَنَى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ. (2:3)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَيُّوْبُ عَنْ مَّطَرِ الوراق وابن أبى مليكة جميعا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''وہی وہ ذات ہے' جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے' جس میں بعض محکم آیات ہیں اور دوسری متشابہ ہیں۔''

(یہ آیت یہاں تک ہے) ''سمجھدار لوگ''۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو اس بارے میں بحث کرتے ہیں' تو یہ وہ لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے مراد لئے ہیں' تو تم ان لوگوں سے بچو''۔

مطر نامی راوی کہتے ہیں: مجھے یہ بات یاد ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

''تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا' کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے مراد لئے ہیں' تو تم ان سے بچنا۔''

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایوب نے یہ روایت مطر وراق اور ابن ابوملیکہ دونوں سے سنی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعِلْمِ الَّذِیْ يُتَوَقَّعُ دُخُوْلُ النَّارِ فِی الْقِيَامَةِ لِمَنْ طَلَبَهُ

اس علم کی صفت کا تذکرہ جس کے طلب گار کے بارے میں یہ توقع ہے' وہ قیامت کے دن جہنم میں داخل ہوگا

77 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَرْوَزِیُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِیْ مَرْيَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنِ بن جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا تُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ وَلَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ اَلنَّارُ. (2:109)

76- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطبرى فى جامع البيان 6606 من طريق المعتمر بن سليمان بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/48، وابن ماجة 47 فى المقدمة: باب اجتناب البدع والجدل، والطبرى 6605 و 6607 و 6609، والطحاوى فى مشكل الآثار 3/208، من طريق أيوب، عن ابن أبى مليكة، عن عائشة.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم علم اس لئے حاصل نہ کرو' تاکہ اس کی وجہ سے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرو' اور تم لوگ اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرو' اور اس کے ذریعے خود کو محفل میں نمایاں کرنے کی کوشش کرو' جو شخص ایسا کرے گا (تو اس کا انجام) جہنم ہے''۔

78 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قال حدثنا ابن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْخُزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ اَنْبَاَنَا بْنُ وَهْبٍ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. (2:109)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرتا ہے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے' لیکن وہ شخص اسے کسی دنیاوی فائدے کے لئے حاصل کرتا ہے' تو وہ شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو کو بھی نہیں پاسکے گا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُجَالَسَةِ اَهْلِ الْكَلَامِ وَالْقَدَرِ وَمُفَاتَحَتِهِمْ بِالنَّظَرِ وَالْجِدَالِ

اہل کلام اور تقدیر کے منکرین کی ہم نشینی اور ان کے ساتھ بحث ومباحثہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

79 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ وَهَارُوْنُ بن معروف قالا حدثنا المقرىء قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُوْنٍ

77- رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا ان فيه عنعنة ابن جريج، وأبي الزبير . يحيى بن أيوب: هو الغافقي المصري، وابن أبي مريم: هو سعيد بن الحكم الجمحي بالولاء ، وأخرجه ابن ماجة 254 في المقدمة: باب الانتفاع بالعلم والعمل به، عن محمد بن يحيى، عن ابن أبي مريم، بهذا الإسناد، قال البوصيري في زوائده ورقة 20: هذا إسناد رجاله ثقات على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 1/86، وابن عبد البر ص 226، من طرق عن ابن أبي مريم، بهذا الإسناد . وفي الباب عن ابن عمر عند ابن ماجة 253 ، وإسناده ضعيف، وعن كعب بن مالك عند الترمذي 2656 ، والحاكم 1/86، وإسناده ضعيف، وعن حذيفة عند ابن ماجة 259 ، وعن أبي هريرة عند ابن ماجة 260 ، وإسنادهما ضعيف، وعن أنس عند البزار 178 ، فيقوى الحديث بهذه الشواهد، ويصح.

78- حديث صحيح، وأخرجه الحاكم في المستدرك 1/85 من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ المصري، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/338، وأبو داوُد 3664 في العلم: باب في طلب العلم لغير الله، وابن ماجة 252 في المقدمة، وابن عبد البر في جامع بيان العلم ص230، والبغدادي في اقتضاء العلم العمل برقم 102 .

الْحَضْرَمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ . (1:23)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور انہیں پہلے مخاطب نہ کرو۔"

ذِكْرُ مَا كَانَ يَتَخَوَّفُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ جِدَالَ الْمُنَافِقِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے حوالے سے اس بات کا اندیشہ تھا' کہ منافق کے ساتھ بحث کی جائے گی

80 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ جِدَالُ الْمُنَافِقِ عَلِيْمُ اللِّسَانِ . (3:22)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگوں کے بارے میں مجھے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے' تم چرب زبان منافق کے ساتھ بحث کرو گے۔"

81 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ الْبَجَلِيُّ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

79- إسناده ضعيف لجهالة حكيم بن شريك الهذلي. وأخرجه أحمد 1/30، ومن طريقه ابنه عبد الله في السنة 673، وأبو داوُد 4710 في السنة: باب في القدر، وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير 3/15 كلاهما عن المقرء، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي عاصم 330 عن ابن أبي شيبة، والحاكم 1/85، والبيهقي في السنن 10/204 من طريق عبد الصمد بن الفضل البلخي، كلاهما عن المقرء، به. وأخرجه أبو داوُد 4720 في السنة: باب في ذراري المشركين، عن أحمد بن سعيد الهمداني.

80- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه البزار 170 عن محمد بن عبد الملك، عن خالد بن الحارث، بهذا الإسناد. وقال: لا نحفظه إلا عن عمر، وإسناد عمر صالح، فأخرجناه عنه (برقمي 168 و169) وأعدناه عن عمران لحسن إسناد عمران. أخرجه الطبراني في الكبير 18/ 593 من طريق عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، عن حسين المعلم، به، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/187، ونسبه إلى الطبراني والبزار، وقال: ورجاله رجال الصحيح. وفي الباب عن عمر عند أحمد 1/22 و44، والبزار 168 و 169، ذكره الهيثمي في المجمع 1/187، وزاد نسبته إلى أبي يعلى، وقال: ورجاله موثوقون.

(متن حدیث): إِن مَا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَاَ الْقُرْآنَ حَتّٰى اِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْئًا لِلْاِسْلَامِ غَيَّرَهُ اِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ وَسَعٰى عَلٰى جَارِهٖ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَيُّهُمَا اَوْلٰى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ اَمِ الرَّامِي قَالَ بَلِ الرَّامِيُّ . (3:22)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے تم لوگوں کے بارے میں یہ اندیشہ ہے ایک شخص قرآن کا علم حاصل کرے گا۔ یہاں تک کہ جب اس کا قرآن کا عالم ہونا معروف ہو جائے گا اور وہ شخص اسلام (کی تعلیمات) کا محافظ ہوگا' تو وہ جو اللہ کو منظور ہوگا' تو وہ اس میں کوئی تبدیلی کرے گا' وہ اس سے کھسک جائے گا اور اسے اپنی پشت کے پیچھے رکھ دے گا۔ وہ اپنے پڑوسی کے پیچھے تلوار لے کر دوڑے گا اور اس پر شرک کا الزام عائد کرے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ان میں سے کون مشرک ہونے کے زیادہ قریب ہوگا' جس پر الزام عائد کیا گیا ہے؟ یا وہ شخص جو الزام عائد کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو الزام عائد کر رہا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْعِلْمَ النَّافِعَ رَزَقَنَا اللّٰهُ اِيَّاهُ وَكُلَّ مُسْلِمٍ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرے اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہر مسلمان کو یہ چیز عطا کرے

82 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ . (5:12)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے''۔

81– أخرجه البزار برقم 175 عن محمد بن مرزوق، والحسن بن أبي كبشة كلاهما عن محمد بن بكر البُرساني، بهذا الإسناد، وقال: لا نعلمه يروى إلا عن حذيفة، وإسناده حسن، والصلت مشهور، ومن بعده لا يسأل عن أمثالهم. وقد نسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 1/187، 188 إلى البزار، وقال: إسناده حسن.

82– إسناده حسن، رجاله رجال مسلم، أسامة بن زيد وهو الليثي مولاهم، أبو زيد المدني، صدوق يهم، فهو حسن الحديث، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 10/185 ومن طريقه أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم ص215، وأخرجه ابن ماجة 3843 في الدعاء: باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، عن علي بن محمد، عن وكيع، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/181–182، بلفظ المؤلف هنا، ونسبه إلى الطبراني في الأوسط وقال: إسناده حسن. وانظر حديث أنس الآتي، مع تخريجه.

(متن حدیث):مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ اَبْطَاَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ . (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے راستے پہ چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے' اور جس شخص کا عمل اسے سست کر دے۔ اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا''۔

ذِكْرُ بَسْطِ الْمَلَائِكَةِ اَجْنِحَتَهَا لِطَلَبَةِ الْعِلْمِ رِضًا بصنيعهم ذلك

اس بات کا تذکرہ کہ علم کے طلب گار کے طرزِ عمل سے راضی ہو کر فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں

85 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ:

(متن حدیث):اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ اَنْبِطُ الْعِلْمَ قَالَ: فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَطْلُبُ الْعِلْمَ اِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ . (1:2)

زر بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے؟ تو زر نے جواب دیا: میں علم حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں' تو حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' تو فرشتے اس شخص کے اس عمل سے راضی ہو کر اپنے پر اس کے لیے بچھا دیتے ہیں۔''

ذِكْرُ اَمَانِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ النَّارِ مَنْ اَوَى اِلٰى مَجْلِسِ عِلْمٍ وَنِيَّتُهُ فِيهِ صَحِيحَةٌ

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص علم کی مجلس میں جاتا ہے' اور اس بارے میں اس کی نیت صحیح ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے امان دے دیتا ہے

85– إسناده حسن من أجل عاصم وهو ابن أبي النجود. وهو في مصنف عبد الرزاق برقم 795 ، ومن طريقه وأخرجه أحمد 4/239، وابن ماجة 226 في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، والطبراني 7352 وصححه ابن خزيمة 193 . وأخرجه أحمد 4/239و 240و 241، والنسائي 1/98 في الطهارة، والطبراني 7373 و 7382 و 7388 ، ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله ص 1/32 من طرق عن عاصم، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 1/100 من طريق عبد الوهاب بن بخت، عن زر بن حبيش، عن صفوان، وصححه، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني 7348 من طريق المنهال بن عمرو، عن زر بن حبيش، عن عبد الله بن مسعود، عن صفان بن عسال.

86 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وأما الآخر فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عنه . (1:2)

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کچھ لوگ آپ کے ساتھ موجود تھے۔ تین آدمی آئے اوران میں سے دوآدمی آپ کی طرف آگئے اورایک شخص چلا گیا' جب وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے' توان دونوں نے سلام کیا۔ان دونوں میں سے ایک نے حلقے میں گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا' جبکہ دوسرا شخص لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا۔

جہاں تک تیسرے شخص کا تعلق تھا' تو وہ منہ پھیر کر چلا گیا۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی گفتگو) سے فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشادفرمایا:

''کیا میں تمہیں ان تین لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ ان میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آیا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ عطا کی۔ دوسرے شخص نے حیا کی' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیا کی اور تیسرے شخص نے منہ پھیرلیا' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ پھیرلیا''۔

ذِكْرُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ طَالِبِ الْعِلْمِ وَمُعَلِّمِهٖ وَبَيْنَ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس بات کا تذکرہ کہ علم کا طالب اور معلم اوراللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا شخص برابر ہوتے ہیں

87 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قال حدثنا المقرىء قَالَ اَنْبَاَنَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ اَنَّ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

86– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة 3334 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو عند مالك في الموطأ 3/132 في جامع السلام، ومن طريقه أخرجه البخاري 66 في العلم: باب من قعد حيث ينتهي به المجلس، و 474 في الصلاة: باب الحلق والجلوس في المسجد، ومسلم 2176 في السلام: باب من أتى مجلسًا فوجد فرجة فجلس فيها، والترمذي 2724 في الاستئذان، والنسائي في العلم كما في التحفة 11/111. وأخرجه أحمد 5/219 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن ابن أبي طلحة، به.

(متن حدیث): مَنْ دَخَلَ مَسْجِدَنَا هٰذَا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ دَخَلَهُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَالنَّاظِرِ اِلٰى مَا لَيْسَ لَهُ. (2:1)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ہماری اس مسجد میں بھلائی کا علم حاصل کرنے کے لئے' اس کی تعلیم دینے کے لئے آتا ہے' وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے' اور جو شخص اس میں' اس کی بجائے کسی اور وجہ سے آتا ہے' تو اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو اس چیز پر نظر رکھے ہوئے ہو' جو اس کی نہ ہو''

ذِكْرُ وَصْفِ الْعُلَمَاءِ الَّذِيْنَ لَهُمُ الْفَضْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا قَبْلُ

ان علماء کی صفت کا تذکرہ' جنہیں وہ فضیلت حاصل ہوتی ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

88 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنِّيْ اَتَيْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ فِيْ حَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ اَمَا جِئْتَ لِتِجَارَةٍ اَمَا جِئْتَ اِلَّا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَالْمَلَائِكَةُ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاَوْرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ. (2:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ الْعُلَمَاءَ الَّذِيْنَ لَهُمُ الْفَضْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا هُمُ الَّذِيْنَ يُعَلِّمُوْنَ عِلْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ غَيْرِهٖ مِنْ سَائِرِ الْعُلُوْمِ اَلَا تَرَاهُ

87- إسناده حسن، وأخرجه الحاكم في المستدرك 1/91 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فقد احتجا بجميع رواته، ثم لم يخرجاه، ولا أعلم له علة.

88- حديث حسن، إسناده ضعيف لضعف داوٗد بن جميل ويقال: الوليد بن جميل وكثير بن قيس ويقال: قيس بن كثير- والأول أكثر، وأخرجه أبو داوٗد 3641 في أول كتاب العلم، وابن ماجة 223 في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، والدارمي 1/98، وابن عبد البر في جامع بيان العلم ص 39و40، والطحاوي في مشكل الآثار 1/429، والبغوي 129، من طرق عن عبد الله بن داوٗد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/196، وابن عبد البر، 37 و38 و41 من طرق عن عاصم بن رجاء، به. وأخرجه أبو داوٗد 3642 من طريق محمد بن الوزير الدمشقي، حدثنا الوليد قال: لقيتُ شبيب بن شيبة، فحدثني عن عثمان بن أبي سودة، عن أبي الدرداء ... وهذا سند حسن في الشواهد، فيتقوى الحديث به.

يَقُوْلُ: اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَنْبِيَاءُ لَمْ يُوَرِّثُوا اِلَّا الْعِلْمَ وَعِلْمُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّتُهُ فَمَنْ تَعَرَّى عَنْ مَّعْرِفَتِهَا لَمْ يَكُنْ مِّنْ وَّرَثَةِ الْاَنْبِيَاءِ.

کثیر بن قیس بیان کرتے ہیں: میں مسجد دمشق میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص آیا اور بولا: اے حضرت ابودرداء! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ ایک حدیث کے بارے میں (دریافت کرنے کے لئے)

مجھے یہ پتہ چلا ہے' آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم کسی اور کام کے سلسلے میں نہیں آئے؟ کیا تم تجارت کے لئے نہیں آئے؟ کیا تم صرف اس حدیث کے لئے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے راستے پر چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس شخص کو جنت کے راستے پر چلاتا ہے' اور طالب علم سے خوش ہو کر' فرشتے اپنے پر اس پر بچھا دیتے ہیں۔ بے شک عالم شخص کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز' یہاں تک کہ پانی میں موجود مچھلیاں' بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہوتی۔ بے شک علماء' انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء' وراثت میں دینار یا درہم نہیں چھوڑتے ہیں۔ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں' جو شخص اسے حاصل کر لیتا ہے۔ وہ بڑا حصہ حاصل کرتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ ہم نے جس فضیلت کا ذکر کیا ہے یہ ان علماء کو حاصل ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی تعلیم دیتے ہیں' انہیں حاصل نہیں ہوگی جو دوسرے علوم سکھاتے ہیں۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''علماء' انبیاء کے وارث ہیں''۔

تو انبیاء وراثت میں صرف علم چھوڑتے ہیں اور ہمارے نبی کا علم آپ کی سنت ہے۔ جو شخص اس کی معرفت سے بے بہرہ ہوگا وہ انبیاء کا وارث نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا خَيْرَ الدَّارَيْنِ بِمَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ

جو شخص دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرے' اللہ تعالیٰ کے' اس کیلئے' دونوں جہانوں میں بھلائی کے ارادے کا تذکرہ

89 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. (1:2)

17 17 ۞۞ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے' اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کردیتا ہے۔''

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْحَسَدِ لِمَنْ اُوتِيَ الْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهَا النَّاسَ

جس شخص کو حکمت دی گئی ہو' اور وہ شخص لوگوں کو اس کی تعلیم دے' اس پر رشک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

90 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

89- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 1037 في الزكاة: باب النهي عن المسألة، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 71 في العلم: باب مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدين. ومن طريقه 131، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله 1/19، عن سعيد بن عفير، و 7312 في الاعتصام: باب قول النبي: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق وهم أهل العلم، عن إسماعيل بن أبي أويس، والطحاوي في مشكل الآثار 2/278 عن أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب، وابن عبد البر 1/18 من طريق سحنون، أربعتهم عن ابن وهب، به. وأخرجه البخاري 3116 في: باب قوله تعالى: (فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ) عن حبان بن موسى، عن عبد الله ابن المبارك، عن يونس بن يزيد، به وأخرجه أحمد 4/101، والدارمي 1/73، 74 من طريق عبد الوهاب بن أبي بكر، عن الزهري، به. وأخرجه مالك 2/ 900، و901، وأحمد 92 و93 و95 و96 و97 و98 و99 و104، ومسلم 1037 98، وابن ماجة 221 في المقدمة: باب فضل العلماء، والدارمي 1/74، والطحاوي في المشكل 2/278 و279 و280، والطبراني في الكبير 19/ 729 و 782 783 و 784 و 785 و 786 و 787 و 792 و 797 و 810 و 815 و 860 و 864 و 868 و 869 و 871 و 904 و 906 911 و 912 و 918 و 929، والقضاعي في مسند الشهاب 346 و 954. وابن عبد البر 1/18 و19، من طرق عن معاوية. وفي الباب عن ابن عباس عند أحمد 1/306، والترمذي 2647 في العلم: إذا أراد الله بعبد خيرًا فقهه في دينه، والدارمي 2/297، والبغوي 132. وعن أبي هريرة عند أحمد 2/234، وابن ماجة 220، والطبراني في الصغير 2/18، والطحاوي في مشكل الآثار 2/280، والقضاعي 345، وابن عبد البر 1/19. وعن ابن عمر عند ابن عبد البر 1/17، والطحاوي في مشكل الآثار 2/281.

90- حديث صحيح، رجاله رجال مسلم غير داوُد الطائي، وهو ثقة 99 ومن طريقه البخاري 73 في العلم: باب الاغتباط في العلم، والبيهقي في السنن 10/88، وابن عبد البر في جامع بيان العلم ص 14، عن سفيان بن عيينة عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 1/190 من طريق أبي عامر العقدي، وابن عبد البر ص 14 من طريق حامد بن يحيى، كلاهما عن ابن عيينة، عن ابن أبي خالد، به. وأخرجه أحمد 1/358 و432، والبخاري 1409 في الزكاة: باب إنفاق المال في حقه، و 7141 في الأحكام: باب أجر من قضى بالحكمة، و 7316 باب ما جاء في اجتهاد القضاة بما أنزل الله، ومسلم 816 في صلاة المسافرين: باب من يقوم بالقرآن ويعلمه، وابن ماجة 4208 في الزهد: باب الحسد، والنسائي في العلم كما في التحفة 7/134، ووكيع في الزهد 440، وابن المبارك فيه أيضًا 1205 وكذا المروزي في زياداته 994، البغوي 138 من طرق، عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وفي الباب عن ابن عمر، سيأتي عند المصنف برقم 125 و 126 و 1937. وعن أبي هريرة عند أحمد 3/279، والبخاري 5026 في فضائل القرآن: باب اغتباط صاحب القرآن، و 7232 في التمني، و 7528 في التوحيد، والنسائي في فضائل القرآن 098، والبيهقي في السنن 4/189 والطحاوي 1/191. وعن أبي سعيد الخدري عند ابن أبي شيبة 10/557، والطحاوي 1/191.

(متن حدیث): لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا . (1:2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف دو طرح کے لوگوں پر رشک کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور اسے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق دی ہو۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہے' اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو' اور اس کی تعلیم دیتا ہو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مَنْ حَسُنَ خُلُقُهٗ فِيْ فِقْهِهٖ

اس بات کا بیان کہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کو دین کی سمجھ بوجھ بھی حاصل ہو' اور اس کا اخلاق بھی اچھا ہو

91 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): خَيْرُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا اِذَا فَقِهُوْا . (1:2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں' جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خِيَارَ الْمُشْرِكِيْنَ هُمُ الْخِيَارُ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مشرکین میں سے جو لوگ بہتر سمجھے جاتے تھے' وہ اسلام میں بھی بہتر سمجھے جائیں گے' جب کہ انہیں دین کی سمجھ بوجھ حاصل ہو جائے

92 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلنَّاسُ مَعَادِنُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا .

(3:9)

91– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/466، 467 و469 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، و481 عن وكيع، والبخاري في الأدب المفرد 285 عن حجاج بن منهال، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2476 ، وأحمد 2/485 عن حسن بن موسى، وعفان، وعبد الرحمٰن بن مهدي.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگ بھلائی یا برائی کی کان (یعنی معدن) ہوتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جولوگ ان میں بہتر تھے' وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے' جبکہ وہ (دین کی سمجھ بوجھ) حاصل کرلیں۔''

ذكر البيان بأن العلم من خيار مَا يَخْلُفُ الْمَرْءَ بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنے پیچھے جو چیز چھوڑ کر جاتا ہے' ان میں سب سے بہتر علم ہے

93 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي كَرِيْمَةَ هُوَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): خَيْرُ مَا يَخْلُفُ الرَّجُلُ بَعْدَهُ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْا لَهُ وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَبْلُغُهُ اَجْرُهَا وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ . (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ: قَدْ بَقِيَ مِنْ هٰذَا النوعِ اَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ حَدِيْثٍ بَدَّدْنَاهَا فِيْ سَائِرِ الْاَنْوَاعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ لِاَنَّ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ بِهَا اَشْبَهُ

عبیداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی اپنے بعد جو چیزیں چھوڑ کر جاتا ہے' ان میں تین چیزیں سب سے بہتر ہیں' وہ نیک اولاد' جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔ وہ صدقہ جاریہ' جس کا اجر اس تک پہنچتا رہے' اور وہ علم جس کے ذریعے اس شخص (کے مرنے) کے بعد

92- إسناده صحيح على شرط الشيخين. هشام: هو ابن حسان، ومحمد: هو ابن سيرين، وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 196 من طريق يحيى بن يمان، عن هشام، بن حسان، بهذا الإسناد . وأخرجه من طرق كثيرة عن أبي هريرة الحميدى 1045 ، وأحمد في المسند 2/257 و260 و391 و438 و485 و498 و525 و 539، وفي فضائل الصحابة 1518 و 1519 و 1673 ، والبخارى 3353 في الأنبياء : باب قوله تعالى: (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا) و 3374 باب (اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ) و 3383 باب قوله تعالى: (لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهِ اٰيَاتٌ لِلسَّائِلِيْنَ) و 3493 و 3496 في أول المناقب، و 3588 في المناقب أيضًا: باب علامات النبوة في الإسلام، و 4689 في التفسير : باب (لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهِ اٰيَاتٌ لِلسَّائِلِيْنَ) ، ومسلم 02378 و 2526 في الفضائل، و 2638 160 في البر والصلة، والطحاوى في مشكل الآثار 4/315، والنسائي في التفسير كما في التحفة 9/479 و10/303، والبغوى في شرح السنة 3844 و 3845 ، والقضاعي في مسند الشهاب 606 .

93- إسناده صحيح، إسماعيل بن عبيد بن أبي كريمة: ثقة. وباقي السند على شرط الصحيح. وأخرجه ابن ماجة 241 في المقدمة: باب ثواب معلم الناس الخير، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 9/248 عن إسماعيل بن عبيد بن أبي كريمة، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم 1631 والبخاري في الأدب المفرد 38 وأبي داوُد 2880 ، وأحمد 2/372، والنسائي 6/251، والطحاوى في المشكل 1/85، والترمذى 1376 ، والبيهقي 6/278.

بھی نفع حاصل کیا جا سکے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس نوع میں سے ایک سو احادیث باقی ہیں' جنہیں ہم نے اس کتاب کی مختلف انواع (یعنی ابواب) میں ذکر کیا ہے' کیونکہ وہ مقام (ان احادیث کے مضمون) سے زیادہ مناسبت رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِقَالَةِ زَلَّاتِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ

اہل علم اور دین دار افراد کی کوتاہیوں سے صرف نظر کرنے کا حکم ہونا

94 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَقِيْلُوْا ذَوِى الْهَيْنَاتِ زَلَّاتِهِمْ . (1:78)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نیک لوگوں کی کوتاہیوں سے درگزر کرو''۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْعُقُوْبَةِ فِى الْقِيَامَةِ عَلَى الْكَاتِمِ الْعِلْمَ الَّذِىْ يُحْتَاجُ اِلَيْهِ فِىْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں کو جس علم کی ضرورت درپیش ہوتی ہے' اسے چھپانے والے کے لئے قیامت کے دن سزا لازم ہونے کا تذکرہ

95 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا

94– وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 465 والطحاوي في مشكل الآثار 3/126، والبيهقي في السنن 8/334، من طرق عن أبي بكر بن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد 4375 في الحدود: باب في الحد يشفع فيه، من طريقين عن محمد بن إسماعيل بن أبي فديك، عن عبد الملك بن زيد، عن محمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/181، وأبو نعيم في الحلية 9/43، والطحاوي في مشكل الآثار 3/129، والبيهقي 8/267 و334،

95– إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه أحمد 2/263 و305 عن أبي كامل البغدادي مظفر بن مدرك و 344 عن عفان بن مسلم، و 353 عن حسن بن موسى الأشيب، وأبو داوٗد 3658 في العلم: باب كراهية منع العلم، عن موسى بن إسماعيل، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2534 ، وابن أبي شيبة 9/55، وأحمد 2/495، والترمذي 2649 في العلم: باب ما جاء في كتمان العلم، وابن ماجة 261 في المقدمة: باب من سئل عن علم فكتمه، من طريق عمارة بن زاذان، عن علي بن الحكم، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 9/55، وأحمد 2/499 و508، والطبراني في الصغير 1/60 و114 و162، والبغوي 140 من طرق عن عطاء بن أبي رباح، به وصححه الحاكم 1/101 ووافقه الذهبي. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو في الحديث الذي بعده.

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ كَتَمَ عِلْمًا تَلَجَّمَ بِلِجَامٍ مِّنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (2:109)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم کو چھپاتا ہے' قیامت کے دن اسے آگ سے بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صحت کی صراحت کرتی ہے

96 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ كَتَمَ عِلْمًا اَلْجَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ. (2:109)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم کو چھپاتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ سے بنی ہوئی لگام ڈالے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ كِتْمَانِ الْعَالِمِ بَعْضَ مَا يَعْلَمُ مِنَ الْعِلْمِ اِذَا عَلِمَ اَنَّ قُلُوْبَ الْمُسْتَمِعِيْنَ لَهُ لَا تَحْتَمِلُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عالم شخص اپنے کچھ علم کو چھپا سکتا ہے جب اسے اس بات کا علم ہو کہ سننے والوں کے ذہن اس کو سمجھ نہیں سکیں گے

97 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث):بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِيْنَةِ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَسِيبٍ اِذْ جَاءَ

96- إسناده حسن في الشواهد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، والخطيب في تاريخ بغداد 5/38، 39 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. ونسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 1/163، إلى الطبراني في الكبير و الأوسط وقال: ورجاله موثوقون.

97- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد وابنه عبد الله 1/410 عن عثمان بن أبي شيبة، ومسلم 2794 34 في صفات المنافقين: باب سؤال اليهود النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن الروح.

تُهُ الْيَهُوْدُ فَسَاَلَتْهُ عَنِ الرُّوحِ فَنَزَلَتْ (وَيَسْاَلونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّى وَمَا اُوتِيتُم مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا) الآية (الاسراء: 85)، (3:64)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک باغ میں ایک ٹہنی (تنے) کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کے بارے میں دریافت کیا: تو یہ آیت نازل ہوئی:

''لوگ تم سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرما دو! روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے اور تم لوگوں کو بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَعْمَشَ لَمْ يَكُنْ بِالْمُنْفَرِدِ فِيْ سَمَاعِ هٰذَا الْخَبَرِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ دُوْنَ غَيْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اعمش اس روایت کو عبداللہ بن مرہ سے نقل کرنے میں منفرد نہیں ہے

98 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمْشِىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَوْ سَاَلْتُمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْاَلُوهُ فَيُسْمِعَكُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقَالُوْا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْتَظِرُ الْوَحْيَ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ يُوْحٰى عَلَيْهِ فَتَاَخَّرْتُ عَنْهُ حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَرَاَ (وَيَسْاَلونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّى وَمَا اُوتِيتُم مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا) الآية

(الاسراء: 85)، (3:64)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت سے گزر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی ایک شاخ سے ٹیک لگا کر (چل رہے تھے)

98- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 2794 33 في صفات المنافقين: باب سؤال اليهود للنبي صلى الله عليه وآله وسلم عن الروح، عن إسحاق بن إبراهيم الحنظلي، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 7297 في الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، عن محمد بن عبيد بن ميمون، ومسلم 2794 33 ، والترمذي 3141 في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والنسائي في التفسير من الكبرى كما في التحفة 7/97، عن علي بن خشرم، كلاهما عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/444، 445، وأخرجه البخاري 125 في العلم: باب (وَمَا أُوتِيتُم مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) و 4721 في التفسير: باب (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ) و 7456 باب (وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ) و 7462 باب (إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ) ، ومسلم 2794 32 و 33 34 ، والطبري في التفسير 15/155، والواحدي في أسباب النزول ص197، والطبراني في الصغير 2/86، من طريق الأعمش، به.

کچھ یہودی وہاں سے گزرے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اگر تم ان سے کوئی سوال کرو (تو یہ مناسب ہوگا) تو ایک نے کہا: تم ان سے سوال نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں کوئی ایسا جواب بھی دے سکتے ہیں جو تمہیں پسند نہ آئے۔

پھر ان لوگوں نے کہا: اے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں روح کے بارے میں بتایئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تک کھڑے ہو کر وحی کا انتظار کرتے رہے۔

مجھے اندازہ ہو گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس لئے میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا۔ یہاں تک کہ جب وحی نازل ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''لوگ تم سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں: تم فرما دو! روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے اور تم لوگوں کو تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

99 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ بن عَبَّاسٍ قَالَ

(متن حدیث): قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلْيَهُوْدِ اَعْطُوْنَا شَيْئًا نَسْاَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالُوْا سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَسَاَلُوْهُ فَنَزَلَتْ (وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا) فَقَالُوْا: لَمْ نُؤْتَ مِنَ الْعِلْمِ نَحْنُ اِلَّا قَلِيْلًا وَقَدْ اُوْتِيْنَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ يُؤْتَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا فَنَزَلَتْ (قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّيْ) اَلْاٰيَةَ (الكهف: **109**)، (**3:64**)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریش نے یہودیوں سے کہا: تم ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاؤ جس کے بارے میں ہم ان صاحب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے دریافت کریں تو ان لوگوں نے کہا: تم ان سے روح کے بارے میں دریافت کرو قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''لوگ تم سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرما دو! روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے اور تم لوگوں کو تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔''

تو ان لوگوں نے کہا: کیا ہمیں تھوڑا سا علم دیا گیا ہے؟ جبکہ ہمیں تورات عطا کی گئی ہے اور جس شخص کو تورات دی گئی ہو اسے بہت زیادہ بھلائی عطا کر دی گئی تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

99- إسناده حسن، مسروق بن المرزبان: صدوق، له أوهام، وباقي رجاله على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 1/255، والترمذي 3140 في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والنسائي من الكبرى كما في التحفة 5/133، ثلاثتهم عن قتيبة بن سعيد.

"تم یہ فرما دو! اگر سمندر میرے پروردگار کے کلمات کے لئے سیاہی بن جائیں۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ سَرْدِ الْاَحَادِيْثِ حَذَرَ قِلَّةِ التَّعْظِيْمِ وَالتَّوْقِيْرِ لَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' احادیث کی تعظیم و توقیر میں کمی سے بچنے کے لئے آدمی مسلسل احادیث بیان کرنے کو ترک کرے

100 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الطاهر بن السرح قال حدثنا بن وهب قال أخبرني يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ

(متن حدیث):اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِيْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِيْ ذٰلِكَ وَكُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِيْ وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ. (2:109)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ: قَوْلُ عَائِشَةَ: لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اَرَادَتْ بِهِ سَرْدَ الْحَدِيْثِ لَا الْحَدِيْثَ نَفْسَهُ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کیا تم لوگوں کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر حیرت نہیں ہوتی ہے؟ وہ میرے حجرے کے ایک طرف آ کر بیٹھتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

وہ مجھے یہ بات سنا رہے ہوتے ہیں' حالانکہ میں اس وقت نوافل ادا کر رہی ہوتی ہوں اور میرے نوافل مکمل کرنے سے پہلے ہی وہ (احادیث بیان کر کے) اٹھ کے چلے بھی جاتے ہیں۔

اگر میری ان سے ملاقات ہوتی' تو میں انہیں ٹوکتی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تیزی کے ساتھ بات چیت نہیں کرتے ہیں۔ جس طرح تم لوگ تیزی سے بات چیت کرتے ہو"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ "میں انہیں ٹوکتی"۔ اس سے مراد ان کے تیزی سے روایت بیان کرنے پر ٹوکنا ہے' محض روایت بیان کرنے پر ٹوکنا مراد نہیں ہے۔

100- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2493 في الفضائل: باب من فضائل أبي هريرة، عن حرملة بن يحيى، وأبو داؤد 3655 في العلم: باب في سرد الحديث، عن سليمان بن داؤد المهري، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/118 عن علي بن إسحاق، عن عبد الله، و 6/157، عن عثمان بن عمر، كلاهما عن يونس بن يزيد به. وأخرجه أحمد 6/257، والترمذي 3639 في المناقب: باب في كلام النبي صلى الله عليه وآله وسلم، من طريق أسامة بن زيد، وأبو داؤد 3654 في العلم من طريق ابن عيينة، كلاهما عن الزهري، به . وقولها: لم يكن يسرد الحديث كسردكم أي لم يكن يتابع الحديث استعجالاً بعضه إثر بعض لئلا يلتبس على المستمع، وعلقه البخاري 3568 في المناقب: باب صفة النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال.

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ جَوَابِ الْمَرْءِ بِالْكِنَايَةِ عَمَّا يَسْاَلُ وَاِنْ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْحَالَةِ مَدْحُهُ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی کسی پوچھے گئے سوال کا کنایہ کے طور پر جواب دے سکتا ہے

اگر چہ ایسی حالت میں آدمی کی اپنی تعریف ہو رہی ہو

101 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اعْدِلْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا وَيْلِي لَقَدْ شَقِيتُ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ . (3:65)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''جعرانہ'' میں مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں گزارش کی: آپ عدل سے کام لیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہائے افسوس! اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا' تو پھر تو میں برے نصیب والا ہو جاؤں گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْعَالِمَ عَلَيْهِ تَرْكُ التَّصَلُّفِ بِعِلْمِهٖ وَلُزُوْمُ الْاِفْتِقَارِ اِلَى اللّٰهِ جل وعلا فى كل حاله

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عالم شخص پر یہ بات لازم ہے' وہ علم کی نسبت اپنی ذات کی طرف نہ کرے اور اسے ہر حالت میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا محتاج تصور کرنا چاہئے

102- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّهٗ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا اَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنِّيْ قَدْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسَى الَّذِيْ سَاَلَ مُوْسَى السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ؟ فَقَالَ مُوْسٰى: لَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ

101- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 3138 في فرض الخمس: باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين، عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/ 332 عن أبي عامر العقدي، عن قرة بن خالد، به. وأخرجه بأطول مما هنا أحمد 3/353 و354 و355، ومسلم 1063 في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، وابن ماجة 172 ، والطبراني في الكبير 1753 من طرق عن أبي الزبير، عن جابر.

فَسَـاَلَ مُوْسَى السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوتَ ايَةً وَقِيْلَ لَهُ اِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ تَلْقَاهُ فَسَارَ مُوْسٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسِيْرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ: اٰتِنَا غَدَاءَ نَا فَقَالَ لِمُوْسٰى حِيْنَ سَاَلَهُ الْغَدَاءَ : اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيْهِ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ وَقَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا وَكَانَ مِنْ شَانِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ . (3:4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ان کی اور حر بن قیس فزاری کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں ملاقات ہوگئی (یعنی جن سے ملنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام گئے تھے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا: وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ دونوں صاحبان کے پاس سے گزرے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور بولے: اے ابوطفیل! آپ ہمارے پاس تشریف لائے۔ میری اور میرے اس ساتھی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے والے ان صاحب کے بارے میں بحث ہوگئی ہے' جس کے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ ان سے ملاقات کا راستہ مل جائے' تو کیا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام' بنی اسرائیل کے ایک گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا:

کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں؟ جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی نہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی (ایسا نہیں ہے)

102- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2380 174 في الفضائل: باب من فضائل الخضر عليه السلام، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/116، والبخاري 78 في العلم: باب الخروج في طلب العلم، و 7478 في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة والطبري 15/282، من طريق الأوزاعي، عن الزهري، بهذا الإسناد.. وأخرجه البخاري 74 في العلم: باب ما ذكر في ذهاب موسى صلى الله عليه وآله وسلم في البحر إلى الخضر، و 3400 في أحاديث الأنبياء : باب حديث الخضر مع موسى عليهما السلام، من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، به. وأخرجه الحميدي 371 ، وأحمد 5/117، 118، والبخاري 122 في العلم: باب ما يستحب للعالم إذا سئل: أي الناس أعلم، و 3278 في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و 3401 في أحاديث الأنبياء ، و 4735 في التفسير : باب (وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ لا اَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا) ، و 4727 باب (قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ) ، و 6672 في الأيمان والنذور: باب إذا حنث ناسيًا في الإيمان، ومسلم 2380 في الفضائل، وأبو داؤد 4707 في السنة: باب في القدر، والترمذي 3149 في التفسير: باب ومن سورة الكهف، من طريق سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس . وأخرجه أحمد 5/119، 120، والبخاري 2267 في الإجارة: باب إذا استاجر أجيرًا على أن يقيم حائطًا يريد أن ينقض، و 4726 في التفسير : باب (فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا) من طريق ابن جريج، أخبرني يعلى بن مسلم وعمرو بن دينار، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس . وأخرجه مختصرًا أبو داؤد 4705 و 4706 في السنة: باب في القدر، من طريقين عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس.

بلکہ ہمارا بندہ خضر (تم سے زیادہ علم رکھتا ہے)

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کی دعا مانگی' تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو ان کے لئے نشانی قرار دیا' ان سے یہ کہا گیا: جب تم مچھلی کو گم کرو گے' تو تم واپسی کی طرف آ نا تمہاری اس سے ملاقات ہو جائے گی۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور جتنا اللہ کو منظور تھا وہ چلتے رہے۔ انہوں نے اپنے ساتھی سے کہا: ہمارا کھانا ہمارے پاس لے کر آ ؤ' تو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اس وقت جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کھانا طلب کیا تھا' کیا آپ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی؟ جب ہم چٹان کے سائے میں آئے تھے' تو میں مچھلی کو بھول گیا تھا۔

اور اس کا ذکر کرنا مجھے شیطان نے ہی بھلایا تھا۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ وہ جگہ ہے' جسے ہم تلاش کر رہے تھے' تو وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر چلتے ہوئے واپس آئے' تو ان دونوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پالیا'

پھر ان دونوں کا وہ واقعہ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اِجَابَةِ الْعَالِمِ السَّائِلَ بِالْاَجْوِبَةِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّشْبِيْهِ وَالْمُقَايَسَةِ دُوْنَ الْفَصْلِ فِي الْقِصَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عالم شخص کے لئے یہ بات مباح ہے' وہ سوال کرنے والے شخص کو تشبیہ اور قیاس (یعنی مثال کے ذریعے) کوئی جواب دے سوال کا تفصیلی جواب نہ دے

103 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصَمُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَرَاَيْتَ جَنَّةً عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ فَاَيْنَ النَّارُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ هٰذَا اللَّيْلَ قَدْ كَانَ ثُمَّ لَيْسَ شَيْءٌ اَيْنَ جُعِلَ؟ قَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ. (3:65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ یہ سمجھتے ہیں' جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے' تو پھر جہنم کہاں ہے؟۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس رات کے بارے میں غور کیا؟ پہلے یہ تھی' پھر یہ نہیں ہوتی۔ تو یہ کہاں سے آتی ہے؟

103- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه البزار 2196 ، والحاكم 1/36 وصححه، ووافقه الذهبي، من طريق محمد بن معمر، عن المغيرة بن سلمة المخزومي، بهذا الإسناد. قال الهيثمي في مجمع الزوائد 6/327: ورجاله رجال الصحيح .

اس نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کر لیتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اِعْفَاءِ الْمَسْؤُولِ عَنِ الْعِلْمِ عَنْ اِجَابَةِ السَّائِلِ عَلَى الْفَوْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: جس شخص سے سوال کیا گیا ہے اس کے لئے یہ بات مباح ہے وہ سوال کرنے والے شخص کو فوری جواب دینے کی بجائے ذرا دیر کے بعد جواب دے

104 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ وَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى اِذَا قَضٰى حَدِيْثَهُ قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: هَا اَنَا ذَا قَالَ: اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ: فَمَا اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: اِذَا اشْتَدَّ الْاَمْرُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ. (3:65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ ایک دیہاتی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟

نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات جاری رکھی۔ حاضرین میں سے بعض حضرات نے یہ سمجھا کہ اس دیہاتی نے جو کہا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سن لی ہے اور آپ نے اس کے سوال کو پسند نہیں کیا۔

جبکہ بعض نے یہ سمجھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی بات سنی ہی نہیں ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات مکمل کر لی تو آپ نے دریافت کیا: قیامت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟

اس نے عرض کی: میں یہاں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب امانت کو ضائع کیا جائے تو تم قیامت کا انتظار کرو۔

اس نے دریافت کیا: اس کو ضائع کرنے سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب معاملہ شدید ہو جائے تو تم قیامت کا انتظار کرو[1]

104- وأخرجه أحمد 4/361 عن يونس وسريج بن النعمان، والبخاري 059 في العلم: باب من سئل علمًا وهو مشتغل في حديثه، و 6496 في الرقاق: باب رفع الأمانة، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 4232 عن محمد بن سنان، وعن إبراهيم بن المنذر، عن محمد بن فليح، والبيهقي في السنن 10/118 من طريق سريج بن النعمان، أربعتهم عن فليح بن، بهذا الإسناد.

[1] (حاشیہ: روایت کے آخری الفاظ کا مفہوم واضح نہیں ہو جاتا' تاہم ابن حبان کے محقق نے یہ بات بیان کی ہے' صحیح بخاری میں یہی روایت ''کتاب العلم'' میں منقول ہے) جس کے یہ الفاظ ہیں: ''حکومت کا معاملہ نااہل فرد کے سپرد کر دیا جائے''۔

جبکہ صحیح بخاری میں دوسری جگہ یہ الفاظ ہیں۔

''جب معاملہ (یعنی حکومت) نااہل شخص کے حوالے کر دی جائے' تو تم قیامت کا انتظار کرو''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّيْءِ أَنْ يُغْضِيَ عَنِ الْإِجَابَةِ مُدَّةً ثُمَّ يُجِيبَ ابْتِدَاءً مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ عالم کے لئے یہ بات مباح ہے جب اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ کچھ دیر کے لئے اس کا جواب نہ دے اور پھر نئے سرے سے بات شروع کر کے جواب دے

105 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ سَاعَتِهِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ شَيْءٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ أَوْ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ عَمَلٍ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ أَوْ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

قَالَ أَنَسٌ: فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ مِثْلَ فَرَحِهِمْ بِهٰذَا. (3:65)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا۔ قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں (یہاں) ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟

اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے کوئی بڑی تیاری تو نہیں کی' نہ تو نماز کے حوالے سے اور نہ ہی روزے کے حوالے سے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے عرض کی: میں نے کسی بڑے عمل کے حوالے سے تیاری نہیں کی ہے' البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی قیامت کے دن اس شخص کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھتا ہے''۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

''تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کے بعد اور کسی بات پر اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں

105- إسناده صحيح. وتقدم تخريجه من جميع طرقه برقم 8.

دیکھا' جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اِلْقَاءِ الْعَالِمِ عَلٰى تَلَامِيذِهِ الْمَسَائِلَ الَّتِیْ يُرِيْدُ اَنْ يُّعَلِّمَهُمْ اِيَّاهَا اِبْتِدَاءً وَحَثِّهٖ اِيَّاهُمْ عَلٰى مِثْلِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عالم شخص اپنے شاگردوں کے سامنے کسی چیز کے بارے میں سوال رکھ سکتا ہے' جس کے بارے میں وہ یہ چاہتا ہو کہ انہیں اس حوالے سے تعلیم دے اور انہیں اس کی مثال کے ذریعے ترغیب دے

106–(سندحدیث): أَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَنِیْ عَنْ شَیْءٍ فَلْيَسْاَلْنِیْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِی قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ: سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ اَبِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ يَّقُوْلَ: سَلُوْنِیْ بَرَكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَ عَلَیَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِیْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ . (3:65)

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھل جانے کے بعد باہر تشریف لائے۔ آپ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ منبر پر کھڑے ہو گئے۔ آپ

106– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 2359 136 في الفضائل، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20786 ، ومن طريقه أحمد 3/162، والبخاري 7294 في الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، ومسلم 2359 في الفضائل، والبغوي في شرح السنة 3720 عن معمر عن الزهري، به . وأخرجه البخاري 93 في العلم: باب من برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، و 540 في مواقيت الصلاة: باب وقت الظهر عند الزوال، ومسلم 2359 كلاهما عن أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، به . وأخرجه البخاري 6362 في الدعوات: باب التعوذ من الفتن، و 7089 باب التعوذ من الفتن، من طريقين عن هشام، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه مختصرًا البخاري 749 في الأذان: باب رفع البصر إلى الإمام في الصلاة، و 6468 في الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل، من طريقين عن فليح، عن هلال بن علي، عن أنس.

نے قیامت کا تذکرہ کیا اور اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس سے پہلے کچھ بڑے حیرت انگیز (واقعات رونما ہوں گے)

آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ سے کسی بھی چیز کے بارے میں کچھ دریافت کرنا چاہتا ہو وہ مجھ سے اس بارے میں دریافت کرے۔ جب تک میں اس جگہ پر کھڑا ہوا ہوں۔ اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں دریافت کرو گے' میں تم لوگوں کو اس کے بارے میں بتا دوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سنی تو انہوں نے زیادہ رونا شروع کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت یہ کہنا شروع کیا: تم لوگ مجھ سے سوال کرو۔ تم لوگ مجھ سے سوال کرو' تو حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہ بات ارشاد فرماتے رہے کہ تم لوگ مجھ سے کچھ پوچھو' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہیں۔ (یعنی ان پر ایمان رکھتے ہیں)

راوی کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ ابھی میرے سامنے اس دیوار پر جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا' تو میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو (ایک ساتھ) کبھی نہیں دیکھا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَعْرِضُ لَهُ الْاَحْوَالُ فِيْ بَعْضِ الْاَحَايِينَ يُرِيْدُ بِهَا اِعْلَامَ اُمَّتِهِ الْحُكْمَ فِيْهَا لَوْ حَدَثَتْ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے

بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخصوص کیفیت درپیش ہوتی تھی اور اس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ اس صورتحال کے بارے میں اپنی اُمت کو تعلیم دے دیں تاکہ اگر وہ صورتحال آپ کے بعد درپیش ہو (تو انہیں کیا کرنا چاہئے؟)

107 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

107- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبدة: هو ابن سليمان الكلابي، وأبو معاوية: محمد بن خازم، وأخرجه مسلم 788 225 في صلاة المسافرين: باب فضائل القرآن وما يتعلق به، عن ابن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في فضائل القرآن 31 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن عبدة، به. وأخرجه أحمد 6/138، والبخاري 2655 في الشهادات: باب شهادة الأعمى، و 5037 و 5038 في فضائل القرآن: باب نسيان القرآن، و 5042 باب من لم ير بأسًا أن يقول سورة البقرة، و 6335 في الدعوات: باب قول الله تعالى: (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ)، ومسلم 788، وأبو داوُد 1331 في الصلاة: باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، و 3970 في الحروف والقراءات، من طريق عن هشام، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا . (5:17)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک شخص کی قرأت سن کر یہ فرماتے تھے:

''اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اس نے مجھے وہ آیت یاد کروادی ہے جو مجھے بھلادی گئی تھی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اِبَاحَةِ اعْتِرَاضِ الْمُتَعَلِّمِ عَلَى الْعَالِمِ فِيمَا يَعْلَمُهُ مِنَ الْعِلْمِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے شاگرد شخص عالم کے سامنے اعتراض یعنی سوال پیش کرسکتا ہے جو اس بارے میں ہو جس کی تعلیم اسے دی گئی ہے

108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الأوزاعى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعْمَلُ فِي شَيْءٍ نَأْتَنِفُهُ اَمْ فِي شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: بَلْ فِي شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: يَا عُمَرُ لَا يُدْرَكُ ذَاكَ اِلَّا بِالْعَمَلِ قَالَ: اِذًا نَجْتَهِدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. (3:30)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں کیا وہ پیدا ہوتا ہے؟ یا یہ کسی ایسی صورت میں ہے جو پہلے سے طے ہوچکی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسی صورت میں ہے جو پہلے سے طے ہوچکی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر عمل کرنے کی وجہ کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اس (نتیجے تک) صرف عمل کے ذریعے ہی پہنچا جاسکتا ہے۔

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر تو ہم اہتمام کے ساتھ عمل کریں گے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الشَّيْءِ وَهُوَ خَبِيرٌ بِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ ذَاكَ بِهٖ اسْتِهْزَاءً

آدمی کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کرے جس سے وہ واقف ہے بشرطیکہ اس کا مقصد مذاق اڑانا نہ ہو

109 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

108– رجاله ثقات رجال الشيخين غير هشام بن عمار، فإنه من رجال البخارى وحده، ورواه البزار 2137 عن صدقة بن الفضل العمى، عن أنس بن عياض، بهذا الإسناد. بنحوه.

ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلِيْ اَخٌ صَغِيْرٌ يُكَنّٰى اَبَا عُمَيْرٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: أبا عمير ما فعل النغير . (4:22)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابوعمیر تھی۔

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' تو آپ نے دریافت کیا: ''اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ التَّكَلُّفِ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ بِمَا تُنُكِّبَ عنه و أغضى عن إبدائه

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ کے دین میں تکلف کو ترک کرے' دین میں تکلف (یعنی پابندی لگوانے) کو ترک کرے' جس (مسئلے کے بارے میں) اس سے پہلوتہی کی گئی ہو' یا جس کے بارے میں پہلے ہی حکم دینے سے چشم پوشی کی گئی ہو

110 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

109– إسناده صحيح . وأخرجه أحمد 3/288، عن عفان، وأبو داؤد 4969 فى الأدب: باب ما جاء فى الرجل يتكنى وليس له ولد، والبخارى فى الأدب المفرد 847 عن موسى بن إسماعيل، كلاهما عن حماد، بهذا الإسناد .. وأخرجه أحمد 3/222، 223، والبخارى فى الأدب المفرد 384 من طريقين عن سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به. وأخرجه أبو الشيخ ص 33 من طريق عمارة بن زاذان، عن ثابت، به. وأخرجه من طرق عن أبى التياح، عن أنس: الطيالسى 2088 ، وأخرجه ابن أبى شيبة 9/14، وأحمد 3/119 و171 و190 و212، والبخارى 6129 فى الأدب: باب الانبساط إلى الناس، و 6203 باب الكنية للصبى. وفى الأدب المفرد 269 ، ومسلم 2150 فى الأدب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته، والترمذى 333 فى الصلاة: باب ما جاء فى الصلاة على البسط، و 1990 فى البر: باب ما جاء فى المزاح، وابن ماجة 3720 فى الأدب: باب ما جاء فى المزاح، والترمذى فى الشمائل 236، والنسائى فى اليوم والليلة كما فى التحفة 1/436، وأبو الشيخ فى أخلاق النبى صلى الله عليه وآله وسلم ص32و33، البيهقى فى دلائل النبوة 1/312–313، وفى السنن 5/203 و9/310، والبغوى فى شرح السنة 3377 .

110– إسناده صحيح على شرط البخارى، وأخرجه الشافعى 1/15، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 144 ، وأخرجه مسلم 2358 132 فى الفضائل: باب توقيره صلى الله عليه وآله وسلم، كلاهما عن إبراهيم بن سعد، عن الزهرى، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدى 67 ، وأحمد 1/179، ومسلم 2358 132 ، وأبو داؤد 4610 فى السنة: باب لزوم السنة من طريق سفيان بن عيينة عن الزهرى، به . وأخرجه أحمد 1/76، ومسلم 2358 132 ، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهرى، به. وأخرجه البخارى 7289 فى الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، من طريق عقيل، عن الزهرى، به. وأخرجه مسلم 2358 132 من طريق ابن وهب، عن يونس، عن الزهرى، به.

(متن حدیث):اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَالَ عَنْ مَّسْاَلَةٍ لَمْ تُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ أَجَلِ مَسْأَلَتِه . (3:66)

حدیث 110: عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمانوں میں سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہے' جو کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کرے جسے حرام قرار نہ دیا گیا ہو' اور پھر اس شخص کے دریافت کرنے کی وجہ سے' اسے مسلمانوں کے لئے حرام قرار دے دیا جائے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اِظْهَارِ الْمَرْءِ بَعْضَ مَا يُحْسِنُ مِنَ الْعِلْمِ اِذَا صَحَّتْ نِيَّتُهُ فِيْ اِظْهَارِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے' وہ علم میں جو مہارت رکھتا ہے' اس کا اظہار کرے' بشرطیکہ اس اظہار میں اس کی نیت درست ہو

111 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رسول اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ وَاِذَا النَّاسُ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِاَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ اَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّيْ فَلَاَعْبُرُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَبِّرْ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الَّذِيْ يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِيْنُهُ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ اَخَذْتَهُ فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو فَاَخْبِرْنِيْ يَا

111- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 2269 في الرؤيا، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 7046 في التعبير: باب من لم ير الرؤيا لأول عابر إذا لم يصب، والبيهقي في السنن 10/39، من طريقين عن يونس بن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 536 ، وابن أبي شيبة 11/59، 60، وأحمد 1/236، ومسلم 2269 في الرؤيا، وأبو داؤد في الرؤيا: باب في تأويل الرؤيا، وأبو داؤد 3267 و 3269 في الأيمان والنذور: باب في القسم هل يكون يمينًا، و 4633 في السنة: باب في الخلفاء، والترمذي 2294 في الرؤيا: باب ما جاء في رؤيا النبي، وابن ماجة 3918 في تعبير الرؤيا: باب تعبير الرؤيا، والدارمي 2/128-129، والنسائي في الرؤيا من الكبرى كما في التحفة 5/62، والبيهقي في السنن 10/38، من طرق عن الزهري، به . وأخرجه الترمذي 2293 في الرؤيا، وأبو داؤد 3268 في الأيمان والنذور، و 4632 في السنة، وابن ماجة 3918 ، والبغوي 3283 ، والبيهقي 10/38-39 من طريق عبد الرزاق،

رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّيْ بِالَّذِيْ اَخْطَاْتُ قَالَ: لَا تُقْسِمْ . (3:65)

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یہ بیان کیا کرتے تھے:

ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے گزشتہ رات ایک بادل دیکھا ہے، جس سے گھی اور شہد کی بارش ہو رہی تھی اور لوگ اسے اپنے ہاتھوں میں لے رہے تھے۔ کوئی شخص زیادہ لے رہا تھا' اور کوئی کم لے رہا تھا۔

پھر میں نے آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی ایک رسی دیکھی۔ پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور اوپر تشریف لے گئے۔

پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا' تو وہ رسی ٹوٹ گئی۔ پھر اس شخص کے لئے اسے ملا دیا گیا' تو وہ بھی اوپر چلا گیا۔

(راوی کہتے ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم تعبیر بیان کرو! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بادل سے مراد اسلام کا بادل ہے' اور اس سے ٹپکنے والے گھی اور شکر (سے مراد) قرآن ہے۔ اس کی حلاوت اور نرمی مراد ہے۔

جہاں تک لوگوں کا اسے ہاتھوں میں لینے کا تعلق ہے' تو کچھ لوگ قرآن کا زیادہ علم حاصل کرتے ہیں اور کچھ لوگ اس کا کم علم حاصل کرتے ہیں۔

جہاں تک آسمان سے نیچے لٹکنے والی رسی کا تعلق ہے' تو یہ وہ حق ہے' جس پر آپ گامزن ہیں۔ آپ نے اس کو اختیار کیا' تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سربلندی عطا کی۔

پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسے پکڑ لیا' تو اس نے اس کے ذریعے سربلندی حاصل کی۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑ لیا' تو اس نے اس کے ذریعے سربلندی حاصل کی۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑ لیا' تو رسی منقطع ہو گئی۔

پھر اس شخص کے لئے اسے ملا دیا گیا' تو اس نے بھی سربلندی حاصل کی۔

یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے۔ میرے والد آپ پر قربان ہوں کیا میں نے ٹھیک تعبیر بیان کی ہے یا غلط بیان کی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کچھ تعبیر غلط بیان کی ہے' اور کچھ ٹھیک بیان کی ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! مجھے بتایئے کہ میں نے کہاں غلطی کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم قسم نہ دو''۔

ذِكْرُ الْحُكْمِ فِيمَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى اَوْ ضَلَالَةٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهِ

اس شخص کے حکم کا تذکرہ' جو ہدایت یا گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے' اور اس کی پیروی کی جاتی ہے

112 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا. (3:12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے' تو اس شخص کو ان تمام لوگوں کے اجر جتنا اجر ملے گا' جو اس ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے' اس شخص کو ان تمام لوگوں جتنا گناہ ہوگا' جو اس گمراہی کی پیروی کرتے ہیں اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْعَالِمِ اَنْ لَا يُقَنِّطَ عِبَادَ اللّٰهِ عَنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عالم پر یہ بات لازم ہے' وہ لوگوں کو یعنی اللہ کے بندوں کو' اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے

113 – (سندحدیث): سَمِعْتُ اَبَا خَلِيفَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ فَقَالَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَكَ لِمَ تُقَنِّطُ عِبَادِيْ قَالَ: فَرَجَعَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا. (3:66)

112– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2674 في العلم: باب من سن سنة حسنة أو سيئة، وأبو داوٗد 4609 في السنة: باب لزوم السنة، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم 2674، والترمذي 2674 في العلم: باب ما جاء فيمن دعا إلى هدى، والدارمي 1/130، 131، والبغوي في شرح السنة 109 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. ورواه ابن ماجة 206

113– إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد: هو ابن زياد القرشي الجمحي مولاهم، أبو الحارث المدني. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 254 عن موسى بن إسماعيل، عن الربيع بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/467 عن عبد الرحمٰن بن مهدي. وسيعيده المؤلف برقم 358 في باب ما جاء في الطاعات وثوابها. وقوله: لو تعلمون ما أعلم ... لبكيتم كثيرًا أخرجه أحمد 2/477، والبيهقي في السنن 752 من طريق وكيع. وأخرجه أحمد 2/312، والبخاري 6637 في الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وآله وسلم، من طريقين عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَدِّدُوا يُرِيْدُ بِهٖ كُوْنُوْا مُسَدِّدِيْنَ وَالتَّسْدِيْدُ لُزُوْمُ طَرِيْقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتِّبَاعُ سُنَّتِهٖ وَقَوْلُهٗ: وَقَارِبُوا يُرِيْدُ بِهٖ لَا تَحْمِلُوْا عَلَى الْاَنْفُسِ مِنَ التَّشْدِيْدِ مَا لَا تُطِيْقُوْنَ وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّ لَكُمُ الْجَنَّةَ اِذَا لَزِمْتُمْ طَرِيْقَتِيْ فِي التَّسْدِيْدِ وَقَارَبْتُمْ فِي الْاَعْمَالِ.

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے کچھ اصحاب کے پاس سے گزرے، جو ہنس رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ آپ سے یہ فرما رہا ہے، آپ کیوں میرے بندوں کو مایوس کر رہے ہیں؟

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان صحابہ کے پاس واپس تشریف لائے، اور آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ٹھیک رہو۔ میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری حاصل کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ ''سددوا'' سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ تسدید اختیار کرنے والے بن جاؤ اور تسدید سے مراد نبی اکرم ﷺ کے طریقے کو لازم پکڑنا اور آپ کی سنت کی پیروی کرنا ہے۔

روایت کے الفاظ ''وقاربوا'' سے مراد یہ ہے: تم اپنے اوپر ایسی شدت لازم نہ کرو جس کی تم طاقت نہیں رکھتے۔

روایت کے الفاظ ''وابشروا'' سے مراد یہ ہے: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ جب تم میرے طریقے کو لازم پکڑ لو گے اور اعمال میں میانہ روی اختیار کرو گے تو تمہیں جنت ملے گی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَاْلِيْفِ الْعَالِمِ كُتُبَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ عالم شخص اللہ کی کتاب کی تالیف کرسکتا ہے (یعنی قرآن کو کتابی شکل میں جمع کرسکتا ہے)

114 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ. (4:1)

✿✿ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

114- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، غير عبد الرحمن بن شماسة، فهو من رجال مسلم وحده. وأخرجه الترمذي 3954 في المناقب: باب في فضل الشام واليمن، عن محمد بن بشار، والحاكم 2/611، ومن طريقه البيهقي في دلائل النبوة 7/147 وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/191-192، وأحمد 5/185، والطبراني في الكبير 4933، والحاكم 2/229 من طريق يحيى بن إسحاق، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.

''ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں مختلف ٹکڑوں سے قرآن جمع کیا کرتے تھے''۔

ذِكْرُ الْحَثِّ عَلٰى تَعْلِيْمِ كِتَابِ اللّٰهِ وَإِنْ لَّمْ يَتَعَلَّمِ الْإِنْسَانُ بِالتَّمَامِ

اللہ کی کتاب کی تعلیم دینے کی ترغیب کا تذکرہ اگرچہ آدمی اس کا مکمل طور پر علم حاصل نہ کرے

115 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ

(متنِ حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ كُلَّ يَوْمٍ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ يَاْخُذُهُمَا فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ ؟ قَالُوْا: كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ مِّنْ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِّنْ عِدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ . (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ اُضْمِرَ فِيْهِ كَلِمَةٌ وَهِيَ لَوْ تَصَدَّقَ بِهَا يُرِيْدُ بِقَوْلِهٖ فَيَتَعَلَّمَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٍ لَوْ تَصَدَّقَ بِهَا لِاَنَّ فَضْلَ تَعَلُّمِ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ فَضْلِ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٍ وَعِدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ لَوْ تَصَدَّقَ بِهَا اِذْ مُحَالٌ اَنْ تُشَبَّهَ مَنْ تَعَلَّمَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فِي الْاَجْرِ بِمَنْ نَالَ بَعْضَ حُطَامِ الدُّنْيَا فَصَحَّ بِمَا وصفت صحة ما ذكرت.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے ہم اس وقت صفہ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے' وہ بطحان یا عقیق جائے' اور روزانہ وہاں سے دوایسی اونٹنیاں لے آیا کرے' جن کی کوہان بلند ہو' اور ان کی رنگت چمکدار ہو۔

وہ کسی گناہ اور کسی قطع رحمی کے بغیر انہیں حاصل کرلے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک شخص اس بات کو پسند کرے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص مسجد جائے' اور اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرے۔ یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے' اور تین (آیات کا علم حاصل کرنا) تین اونٹنیاں حاصل کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور چار (آیات کا علم حاصل کرنا) ان کی تعداد کے جتنے اونٹ حاصل کرنے سے بہتر ہے''۔

115– إسناده صحيح على شرط مسلم، وحبان هو ابن موسى بن سوار السلمي المروزي، وعبد الله هو ابن المبارك، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/503، 504، ومسلم 803 في صلاة المسافرين: باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه، من طريق الفضل بن دكين، وأحمد 4/154 عن أبي عبد الرحمن المقرء، وأبو داؤد 1456 في الصلاة: باب في ثواب قراءة القرآن، من طريق ابن وهب، والطبراني في الكبير 17/ 799.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں ایک کلمہ پوشیدہ (یعنی محذوف) ہے اور وہ یہ ہے: "اگر وہ اسے صدقہ کردے"۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مراد یہ ہوگی: آدمی کا اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرنا اس کے لئے دو یا تین اونٹنیوں کو صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرنا دو یا تین اونٹنیوں یا ان جتنے اونٹوں کو صدقہ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرنے کے اجر کو دنیاوی ساز و سامان کے حصول سے تشبیہ دیں۔ اس لئے میں نے جو وضاحت کی ہے: وہ درست ہوگی۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے۔

116 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا لِاَصْحَابِهِ وَعَلَيْكُمْ بِالزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا وَعَلَيْكُمْ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ. (1:88)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قرآن کا علم حاصل کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرنے والا بن کے آئے گا اور تم لوگوں پر دو چمکدار چیزوں کو اختیار کرنا لازم ہے۔

سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن یوں آئیں گی جیسے دو بادل ہیں یا جیسے یہ دو سایہ دار چیزیں ہیں یا جیسے یہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں اور یہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں بحث کریں گی۔ (یعنی ان کی شفاعت کریں گی)

تم لوگوں پر سورہ بقرہ پڑھنا لازم ہے۔ اسے اختیار کرنا برکت ہے اور اسے ترک کردینا حسرت ہے۔

اور باطل لوگ (یعنی جادوگر) اس کی استطاعت نہیں رکھتے"۔

116– حديث صحيح رجاله ثقات، رجاله رجال مسلم. وأخرجه الطبراني 7542 عن علي بن عبد العزيز، عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد 5/249 و254–255 عن عفان، والطبراني 7543 من طريق موسى بن إسماعيل. وهو في المستدرك 1/564. وأخرجه مسلم 804 في صلاة المسافرين: باب فضل قراءة القرآن، والطبراني 7544، والبيهقي في السنن 2/395. وأخرجه أحمد 5/249 و257، والبغوي 1193. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 5991 أخرجه الطبراني 8118. وفي الباب عن عقبة بن عامر الجهني عند أحمد 4/154، وأبي داؤد 1456 وعن بريدة عند الحاكم 1/ 560 وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَعَلُّمِ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَاتِّبَاعِ مَا فِيهِ عِنْدَ وُقُوعِ الْفِتَنِ خَاصَّةً

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ بطور خاص فتنے کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرے اور اس میں موجود احکام کی پیروی کرے

117 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ مِنْ شَرٍّ نَحْذَرُهُ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَتَعَلَّمْهُ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ خَيْرًا لَكَ . (3:65)

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس وقت جس بھلائی پر گامزن ہیں کیا اس کے بعد کوئی ایسی برائی بھی آئے گی جس سے بچنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے حذیفہ! تم پر اللہ کی کتاب کو اختیار کرنا لازم ہے''۔

اس کا علم حاصل کرو اور اس میں تمہارے لیے جو بھلائی ہے اس کی پیروی کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگوں میں زیادہ بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے

118 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِيُّ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ .

117- إسناده صحيح على شرط الشيخين، سوى عبد الله بن الصامت؛ فإنه من رجال مسلم، وأخرجه أحمد 5/406 عن عبد الصمد، وأخرجه مطولًا أحمد 5/386، وأبو داؤد 4246 في الفتن والملاحم: باب ذكر الفتن ودلائلها، والنسائي في فضائل القرآن 57 من طرق. وأخرجه النسائي في فضائل القرآن 58 ، والحاكم 4/432، من طريق حميد بن هلال.

118- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه الطيالسي 73 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/58، والبخاري 5027 في فضائل القرآن: باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه، وأبو داؤد 1452 في الصلاة: باب ثواب قراءة القرآن، والترمذي 2907 في ثواب القرآن: باب ما جاء في تعليم القرآن، والدارمي 2/437 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق 5995 عن سفيان الثوري، عن علقمة بن مرثد، عن أبي عبد الرحمٰن السلمي، به. وأخرجه أحمد 1/57، والبخاري 5028، والترمذي 2908 ، وابن ماجة 212 ، من طرق عن سفيان الثوري بإسناد عبد الرزاق السالف.

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَهٰذَا الَّذِیْ اَقْعَدَنِیْ هٰذَا الْمَقْعَدَ. (1:2)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں زیادہ بہتر شخص وہ ہے' جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاقْتِنَاءِ الْقُرْآنِ مَعَ تَعْلِيْمِهٖ

قرآن کی تعلیم کے ہمراہ اسے محفوظ رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

119 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْتَنُوْهُ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْمَخَاضِ فِی الْعُقُلِ. (1:2)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کا علم حاصل کرو اور اسے سنبھال کے رکھو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ آدمی کے ذہن سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے کوئی اونٹنی رسی میں سے نکلتی ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ لَا يَسْتَغْنِیَ الْمَرْءُ بِمَا اُوْتِیَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعُلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کو اللہ کی کتاب کا جو علم دیا گیا ہے' آدمی اسے خوش الحانی سے نہ پڑھے

120 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَهِيْكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

119- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في المصنف 10/477 لابن أبي شيبة . وأخرجه أحمد 4/146، والدارمي 2/439، والنسائي في فضائل القرآن 59 ، والطبراني في الكبير /17 801 من طرق عن موسى بن علي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/150 و153، والنسائي في فضائل القرآن 60 و 74 ، والطبراني /17 801 و 802 من طرق عن قباث بن رزين، عن علي بن رباح، به. وقد نسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 7/169 لأحمد والطبراني، وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح . وفي الباب عن ابن مسعود سيرد عند المؤلف برقم 762 ، وعن أبي موسى عند ابن أبي شيبة 10/477، ومسلم 791 في صلاة المسافرين.

120- إسناده صحيح وأخرجه أبو داوُد 1469 في الصلاة: باب استحباب الترتيل في القراء ة، عن يزيد بن خالد بن موهب الرملي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/175، وأبو داوُد 1469 ، والدارمي 2/471، والطحاوي في مشكل الآثار 2/127-128 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 1/569 ووافقه الذهبي. وأخرجه الحميدي 76 ، وابن أبي شيبة 2/522 و10/464، وأحمد 1/179، وأبو داوُد 1470 في الصلاة، والدارمي 1/349، والطحاوي 2/127، والبيهقي 10/230، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن ابن أبي مليكة، به، ومن طريق الحميدي وصححه الحاكم 1/569 ووافقه الذهبي. وأخرجه الحميدي 77 ، عن سفيان بن عيينة، عن ابن جريج، عن ابن أبي مليكة، به . وأخرجه الطيالسي 201 ، وابن أبي شيبة 2/522، وأحمد 1/172 من طريق وكيع، كلاهما عن سعيد بن حسان، عن ابن أبي مليكة، به وفي الباب عن أبي هريرة عند البخاري 7527 في التوحيد، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 1218 . وعن ابن عباس عند الحاكم في المستدرك 1/570.

(متن حدیث):قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ . (2:61)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا ، فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ يُرِيْدُ بِهٖ لَيْسَ مِثْلَنَا فِيْ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ لِاَنَّا لَا نَفْعَلُهٗ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِثْلَنَا.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔ یہ اطلاع دینے کے حوالے سے ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص یہ عمل کرتا ہے' وہ ہماری مانند (عمل کرنے والا) نہیں ہے' کیونکہ ہم یہ عمل نہیں کرتے ہیں' اس لئے جو ایسا کرے گا وہ ہماری مانند نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَنْ اُعْطِيَ الْقُرْآنَ وَالْاِيْمَانَ اَوْ اُعْطِيَ اَحَدَهُمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ

جس شخص کو قرآن اور ایمان دیا گیا ہے' اور جس شخص کو ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز دی گئی ہے' اس کی مثال کا تذکرہ

121 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ قَسَامَةَ هُوَ بْنُ زُهَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَثَلُ مَنْ اُعْطِيَ الْقُرْآنَ وَالْاِيْمَانَ كَمَثَلِ اُتْرُجَّةٍ طَيِّبِ الطَّعْمِ طَيِّبِ الرِّيْحِ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يُعْطَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُعْطَ الْاِيْمَانَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ مُرَّةِ الطَّعْمِ لَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ مَنْ اُعْطِيَ الْاِيْمَانَ وَلَمْ يُعْطَ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَيِّبَةِ الطَّعْمِ وَلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ مَنْ اُعْطِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُعْطَ الْاِيْمَانَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ مُرَّةِ الطَّعْمِ طَيِّبَةِ الرِّيْحِ . (1:2)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو قرآن اور ایمان دیا جائے' اس شخص کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے' جس کا ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے' اور خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے' اور جس شخص کو قرآن بھی نہ دیا جائے' اور ایمان بھی نہ دیا جائے اس کی مثال حنظلہ نامی بوٹی کی طرح ہوتی ہے' جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے' اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی''۔

جس شخص کو ایمان دیا جائے' لیکن (قرآن کا علم) نہ دیا جائے' اس کی مثال کھجور کی طرح ہے' جس کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے' لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔

121- إسناده صحيح، وسيورده المؤلف في باب قراءة القرآن برقم 770 من طريق همام، و 771 من طريق سعيد بن أبي عروبة،

اور جس شخص کو (قرآن کا علم دیا جائے) اور اسے ایمان نہ دیا جائے اس کی مثال ریحانہ نامی بوٹی کی طرح ہوتی ہے' جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے' لیکن خوشبو اچھی ہوتی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الضَّلَالِ عَنِ الْاٰخِذِ بِالْقُرْآنِ

قرآن کا علم حاصل کرنے والے سے گمراہی کی نفی کا تذکرہ

122 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفُهُ بِاَيْدِيْكُمْ فَتَمَسَّكُوْا بِهٖ فَاِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا وَلَنْ تَهْلِكُوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا

❀❀ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خوشخبری قبول کرو۔ تم لوگ خوشخبری قبول کرو۔

کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک یہ قرآن ایک رسی کی طرح ہے' جس کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے' اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔

تم اسے مضبوطی سے تھام لو' تو اس کے بعد تم کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْهُدٰى لِمَنِ اتَّبَعَ الْقُرْآنَ وَالضَّلَالَةِ لِمَنْ تَرَكَهٗ

جو شخص قرآن کی پیروی کرے' اس کیلئے ہدایت اور جو قرآن کو ترک کرے اس کیلئے گمراہی کے اثبات کا تذکرہ

123 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ: لَقَدْ رَاَيْتَ خَيْرًا صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهٗ فَقَالَ: نَعَمْ وَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَقَالَ: اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ

122- إسناده حسن على شرط مسلم وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 10/481، ومن طريقه عبد بن حميد في المنتخب من السند 1/85. وأخرجه محمد بن نصر المروزي في قيام الليل كما في مختصره للمقريزي ص 78 من طريق أبي حاتم الرازي، عن يوسف بن عدي، عن أبي خالد الأحمر، به، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد 1/169: رواه الطبراني في الكبير ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه من حديث جبير بن مطعم البزار 120، والطبراني في الكبير 1539، و الصغير 2/98. قال الهيثمي في المجمع 1/169 فيه أبو عبادة الزرقي، وهو متروك الحديث.

كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ . (1:2)

حدیث 123: یزید بن حیان' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے ان سے گزارش کی آپ نے بھلائی کو دیکھا ہے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں۔

آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں۔

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کو چھوڑ کر جا رہا ہوں' یہ اللہ کی رسی ہے' جو شخص اس کی پیروی کرے گا' وہ ہدایت پر گامزن رہے گا اور جو شخص اسے چھوڑ دے گا' وہ گمراہی کے راستے پر ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقُرْآنَ مَنْ جَعَلَهُ اِمَامَهُ بِالْعَمَلِ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ بِتَرْكِ الْعَمَلِ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص عمل کے حوالے سے قرآن کو اپنا پیشوا بنا لے گا قرآن اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جو شخص عمل ترک کرنے کے حوالے سے قرآن کو پس پشت ڈال دے گا' یہ اسے جہنم کی طرف لے جائے گا

124 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْقُرْآنُ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ اِمَامَهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ . (1:2)

123- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في المصنف 10/505 لابن أبي شيبة، وأخرجه مسلم 2408 37 في فضائل الصحابة: باب من فضائل عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عن محمد بن بكار بن الريان، والطبراني 5026 من طريق كثير بن يحيى، كلاهما عن حسان بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/366، ومسلم 2408 ، والدارمي 2/431، والنسائي في المناقب كما في التحفة 2/203، وابن أبي عاصم في السنة 1551 ،والطحاوي في مشكل الآثار 4/368-369، والطبراني 5028 ، والبيهقي في السنن 10/114، من طرق عن يزيد بن حيان، به. وأخرجه الترمذي 3788 في المناقب: باب مناقب أهل بيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم، عن علي بن المنذر الكوفي، عن محمد بن فُضيل، عن الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن زيد بن أرقم. وفي الباب عن جابر بن عبد الله عند الترمذي 3786 ، وعن أبي سعيد عنده 3788 ، وعن ابن عباس عند البيهقي في السنن 10/114، وغيرهم.

124-- إسناده جيد، رجاله رجال الشيخين غير عبد الله بن الأجلح . وفي الباب عن ابن مسعود عند أبي نعيم في الحلية 4/108، والطبراني 10450 في المعجم الكبير ، وفي سنده الربيع بن بدر الملقب بعُلَيْلَةَ، وهو متروك، كما قال الحافظ في التقريب ، فلا يصلح شاهدًا. وانظر مجمع الزوائد .7/164 وأخرجه عبد الرزاق 6010 ، وابن أبي شيبة 1/497 -498، والبزار 121 من طريقين عن ابن مسعود موقوفًا عليه، قال الهيثمي في المجمع 1/171: رواه البزار هكذا موقوفًا على ابن مسعود.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا خَبَرٌ يُوْهِمُ لَفْظُهُ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ الْقُرْآنَ مَجْعُوْلٌ مَرْبُوْبٌ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ لٰكِنَّ لَفْظَهُ مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا اِنَّ الْعَرَبَ فِيْ لُغَتِهَا تُطْلِقُ اسْمَ الشَّيْءِ عَلٰى سَبَبِهٖ كَمَا تُطْلِقُ اسْمَ السَّبَبِ عَلَى الشَّيْءِ فَلَمَّا كَانَ الْعَمَلُ بِالْقُرْآنِ قَادَ صَاحِبَهٗ اِلَى الْجَنَّةِ اُطْلِقَ اسْمُ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الَّذِيْ هُوَ الْعَمَلُ بِالْقُرْآنِ عَلٰى سَبَبِهِ الَّذِيْ هُوَ الْقُرْآنُ لَا اَنَّ الْقُرْآنَ يَكُوْنُ مَخْلُوْقًا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن ایسا سفارشی ہے' جس کی سفارش قبول کی جائے گی اور ایسا جھگڑالو ہے (یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے پڑھنے والے کے لئے بحث کرے گا)' جس کی تصدیق کی جائے گی' جو شخص اسے اپنا پیشوا بنائے گا' یہ اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جو شخص اسے پس پُشت ڈال دے گا' یہ اسے جہنم کی طرف لے جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا' اس روایت کے الفاظ میں اسے اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ قرآن کو بنایا گیا ہے اور یہ مخلوق ہے' حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ان الفاظ سے مراد یہ ہے: جیسا کہ ہم نے اپنی کتابوں میں یہ بات تحریر کی ہے: عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات کسی چیز کے اسم کا اطلاق اس کے سبب پر کرتے ہیں' جس طرح وہ اس سبب کے اسم کا اطلاق اس چیز پر کر دیتے ہیں۔

تو جب قرآن پر عمل کرنا' کرنے والے شخص کو جنت کی طرف لے جائے گا تو اس چیز یعنی قرآن پر عمل کرنے کے اسم کا اطلاق اس کے سبب یعنی قرآن پر کیا گیا۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْحَسَدِ لِمَنْ اُوتِيَ كِتَابَ اللّٰهِ تعالى فقام به آناء الليل والنهار

جس شخص کو اللہ کی کتاب کا علم دیا گیا ہو' وہ دن رات اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو اس پر رشک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

125 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ حدثنا بن اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

125- إسناده صحيح على شرط مسلم والترمذي 1963 في البر: باب ما جاء في الحسد، عن ابن أبي عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 617، وابن أبي شيبة 10/557، والبخاري 7529 في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ، وفي كتابه خلق أفعال العباد ص 124، ومسلم 815 في صلاة المسافرين: باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، والنسائي في فضائل القرآن 97، وابن ماجة 4209 في الزهد، والبيهقي في السنن 4/188، والبغوي 3537 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد.. وأخرجه أحمد 2/36 و88 عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري 5025 في فضائل القرآن: باب اغتباط صاحب القرآن، من طريق شعيب، عن الزهري، به. وسيرد بعده من طريق يونس، عن الزهري، به، ويرد تخريجه في موضعه. وأخرجه أحمد 2/133، والطبراني 13162 و13351، والطحاوي 1/191 .

(متن حدیث):لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ . (1:2)

حدیث 125: سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے۔ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کے حوالے سے مصروف رہتا ہو اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ شخص دن رات اسے خرچ کرتا ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ اَرَادَ بِهِ فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ اس میں سے رات دن خرچ کرتا رہتا ہے''

اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے' وہ شخص اسے صدقہ کرتا ہے

126 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ هٰذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ . (1:2)

حدیث 126: سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشک صرف دو آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے۔ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ دن رات اسے صدقہ کرتا رہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِيْنَ وَالْكِبَارَ مِنَ الصَّحَابَةِ غَيْرُ جَائِزٍ أن يخفى عليهم بعض أحكام الوضوء والصَّلَاةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' خلفائے راشدین اور اکابر صحابہ کے بارے میں یہ بات ممکن نہیں ہے' وضو اور نماز کے بعض احکام ان سے مخفی رہ گئے ہوں

126- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 815 267 في صلاة المسافرين، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 1/190، 191 عن يونس بن عبد الأعلى عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/152، والطحاوي 1/191، عن عثمان بن عمر بن فارس.

127 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ اَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُنْزِلْ فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَسَاَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالُوْا: مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: وَحَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (3:57)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو صحبت کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز یعنی غسل لازم نہیں ہوگا۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

زید بن خالد کہتے ہیں: میں نے اس کے بعد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تو ان حضرات نے بھی اس کی مانند جواب دیا۔

ابوسلمہ نامی راوی کہتے ہیں: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند جواب دیا۔

---

127 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 1/63، ومسلم 347 في الحيض: باب إنما الماء من الماء إلا أنه لم يذكر قول علي ومن معه والطحاوي في مشكل الآثار 1/53، والبيهقي في السنن 1/164، طريق عبد الصمد، بهذا الإسناد.. وصححه ابن خزيمة برقم 224، ومن طريق ابن خزيمة عن عبد الصمد، به، سيورده المؤلف برقم 1172 في باب الغسل. وأخرجه البخاري 292 في الغسل: باب غسل ما يصيب من فرج المرأة، عن أبي معمر، والطحاوي في مشكل الآثار 1/54 من طريق موسى بن إسماعيل، كلاهما عن عبد الوارث، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/90، وأحمد 1/64، والبخاري 179 في الوضوء: باب من لم يرَ الوضوء إلا من المخرجين، والبيهقي في السنن 1/165 من طرق.

5- کِتَابُ الْاِیْمَان

(کتاب: ایمان کے بارے میں روایات)

۱- بَابُ الْفِطْرَةِ

(فطرت کا بیان)

128 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ . (3:35)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی' عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْاَلِفِ بَيْنَ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

جن تین اشیاء کا ہم نے ذکر کیا ہے' ان کے درمیان مناسبت کے اثبات کا تذکرہ

129 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ .

128- إسناده صحيح وأخرجه البخاري 1358 في الجنائز: باب إذا أسلم الصبي، من طريق شعيب، عن الزهري، عن أبي هريرة، من غير ذكر واسطة بينهما . وأخرجه أحمد 2/393، والبخاري 1359 في الجنائز، و 1385 باب ما قيل في أولاد المشركين، و 4775 في التفسير: باب لا تبديل لخلق الله، ومسلم 2658 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، والطحاوي 2/162، من طريقين عن الزهري، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، عن أبي هريرة وأخرجه أحمد 2/282 من طريق عمرو بن دينار، و 2/346 من طريق قيس كلاهما عن طاووس، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/410 من طريق الأعمش، عن ذكوان، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم 2658 25 من طريق الدراوردي، عن العلاء، عن أبيه، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف بعده من طرق متعددة عن أبي هريرة، ويأتي تخريج كل طريق في موضعه.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ اَرَادَ بِهٖ عَلَى الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا جَلَّ وَعَلَا يَوْمَ اَخْرَجَهُمْ مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ لِقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ).

يَقُوْلُ: لَا تَبْدِيْلَ لِتِلْكَ الْخِلْقَةِ الَّتِيْ خَلَقَهُمْ لَهَا اِمَّا لِجَنَّةٍ وَاِمَّا لِنَارٍ حَيْثُ اَخْرَجَهُمْ مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَهٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ اَلَا تَرٰى اَنَّ غُلَامَ الْخَضِرِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَبَعَهُ اللّٰهُ يَوْمَ طَبَعَهُ كَافِرًا وَهُوَ بَيْنَ اَبَوَيْنِ مُؤْمِنَيْنِ فَاَعْلَمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ عَبْدَهُ الْخَضِرَ وَلَمْ يُعْلِمْ ذٰلِكَ كَلِيْمَهُ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كُتُبِنَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیدا ہونیوالا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہر پیدا ہونیوالا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے''۔ اس سے مراد یہ ہے: وہ اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے جو فطرت اللہ تعالیٰ نے اس دن مقرر کی تھی' جب ان لوگوں کو حضرت آدم کی پشت سے نکالا تھا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اللہ کی (مقرر کردہ) وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے تو اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی''۔

وہ یہ فرماتا ہے: اس خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی' جس کے لئے اس نے ان لوگوں کو پیدا کیا ہے' خواہ وہ جنت کے لئے' خواہ جہنم کے لئے ہو' اس وقت جب اس نے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے باہر نکالا تھا' اور یہ فرمایا تھا: یہ لوگ جنت کے لئے ہیں اور یہ لوگ جہنم کے لئے ہیں۔

کیا آپ نے غور نہیں کیا: حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو قتل کر دیا تھا اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ نے اسے فطری طور پر کافر بنایا تھا''۔

حالانکہ وہ مؤمن ماں باپ کے درمیان تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت خضر علیہ السلام کو اس بارے میں علم دیا' حالانکہ اس نے اپنے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس بارے میں علم نہیں دیا۔ جیسا کہ ہم اپنی کتابوں میں دیگر مقامات پر اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔

129 – إسناده صحيح على شرط مسلم، والطحاوي في مشكل الآثار 2/162 من طريق عبد العزيز بن المختار. وأخرجه الطيالسي 2433، وأحمد 2/253 و481، ومسلم 2658 23 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، والترمذي 2138 في القدر: باب ما جاء كل مولود يولد على الفطرة، والآجري في الشريعة ص 194، والبغوي في شرح السنة برقم 85، وأبو نعيم في الحلية 9/26، من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، به. وانظر ما قبله. 1 أخرجه من حديث أبي بن كعب مسلمٌ 2380 172 في الفضائل: باب من فضائل الخضر، و 2661 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، وأبو داؤد 4705 و 4706 في السنة: باب في القدر، والترمذي 3150 في تفسير سورة الكهف.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں حمید بن عبدالرحمٰن نامی راوی منفرد ہے

130 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تَنْتِجُوْنَ اِبِلَكُمْ هٰذِهٖ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟

ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ) . (3:35)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا اِنَّ الْعَرَبَ تُضِيْفُ الْفِعْلَ اِلَى الْاٰمِرِ كَمَا تُضِيْفُهٗ اِلَى الْفَاعِلِ فَاَطْلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ التَّهَوُّدِ وَالتَّنَصُّرِ وَالتَّمَجُّسِ عَلٰى مَنْ اَمَرَ وَلَدَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْهَا بِلَفْظِ الْفِعْلِ لَا اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ هُمُ الَّذِيْنَ يُهَوِّدُوْنَ اَوْلَادَهُمْ اَوْ يُنَصِّرُوْنَهُمْ اَوْ يُمَجِّسُوْنَهُمْ دُوْنَ قَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ سَابِقِ عِلْمِهٖ فِيْ عبيده على حسب مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كُتُبِنَا وهذا كقول بن عُمَرَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّتِهٖ يُرِيْدُ بِهٖ اَنَّ الْحَالِقَ فَعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفْسَهٗ وَهٰذَا كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حِيْنَ يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَى الصَّلَاةِ فَخُطْوَتَاهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً يُرِيْدُ اَنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ لَا اَنَّ الْخُطْوَةَ تَحُطُّ الْخَطِيْئَةَ اَوْ تَرْفَعُ الدَّرَجَةَ وَهٰذَا كَقَوْلِ النَّاسِ الْاَمِيْرُ ضَرَبَ فُلَانًا اَلْفَ سَوْطٍ يُرِيْدُوْنَ اَنَّهٗ اَمَرَ بِذٰلِكَ لَا اَنَّهٗ فَعَلَ بِنَفْسِهٖ.

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' اس کے ماں باپ اسے یہودی' عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جس طرح تمہارے اونٹوں کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے' تو کیا تمہیں ان میں سے تمہیں کوئی ایسا نظر آتا ہے' جس کے کان کٹے ہوئے ہوں؟''

130– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مصنف عبد الرزاق 20087 ومن طريقه أخرجه أحمد 2/275، ومسلم 2658 في القدر. وأخرجه أحمد 2/233، ومسلم 2658 22 من طريق عبد الأعلى، عن معمر، به. وأخرجه مسلم أيضًا 2658 22 من طريق الزبيدي، عن الزهري، به. وأخرجه الخطيب في تاريخ بغداد 3/308 من طريق قتادة، عن سعيد بن المسيب، به. وأخرجه أحمد 2/315، والبخاري 6599 في القدر: باب الله أعلم بما كانوا عاملين، ومسلم 2658 22 والبغوي في شرح السنة 84 من طريق عبد الرزاق، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِيْ هريرة. وانظر الحديثين قبله

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم لوگ چاہو تو (اس حدیث کی تائید میں) یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو۔

''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''اس کے ماں باپ اسے یہودی عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''

یہ ان باتوں میں سے ایک ہے جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب بعض اوقات فعل کی نسبت حکم دینے والے کی طرف کرتے ہیں جس طرح وہ فعل کی نسبت فاعل کی طرف کرتے ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں یہودی بنانے یا عیسائی بنانے یا مجوسی بنانے کے لفظ کا اطلاق اس شخص پر کیا ہے جو اپنے بچے کو ان میں سے کسی ایک چیز کا حکم دیتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا استعمال فعل کے لفظ کے ذریعے کیا ہے۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ مشرکین اپنی اولاد کو یہودی بنا دیتے ہیں یا عیسائی بنا دیتے ہیں یا مجوسی بنا دیتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کے علاوہ ہوتا ہے جو اس کے اپنے بندوں کے بارے میں علم کے حوالے سے ہے۔

یہ اس کے مطابق ہوگا جس کا ذکر ہم اپنی کتابوں میں دوسری جگہ کر چکے ہیں۔

اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس بیان کے مطابق ہوگا۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر منڈوایا''۔

اس سے مراد یہ ہے: سر مونڈ نے والے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ فعل کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ نہیں کیا تھا۔

اس کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔

''جب کوئی شخص اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلتا ہے تو اس کے دونوں قدم ان میں سے ایک برائی کو مٹا دیتا ہے اور دوسرا درجے کو بلند کرتا ہے''۔

اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ قدم اس برائی کو مٹاتا ہے یا درجے کو بلند کرتا ہے۔

اور یہ لوگوں کے اس مقولے کی طرح ہوگا کہ امیر نے فلاں شخص کو ایک سو کوڑے مارے۔

اس سے مراد یہ ہے: امیر نے ایسا کرنے کا حکم دیا۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس نے خود ایسا کیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا قَبْلُ

اس روایات کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا ہے یہ اس روایت کے برخلاف ہے جو روایات ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

131 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا

يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ. (3:35)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے نابالغ فوت ہو جانے والے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' جو انہوں نے عمل کرنا تھا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِّخَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ روایت اس روایت کے برخلاف ہے' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

132 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى اَبُو الْهَيْثَمِ وَكَانَ عَاقِلًا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

(متنِ حدیث): عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ قَصَّ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ قَالَ: اَفْضَى بِهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى اَنْ قَتَلُوا الذُّرِّيَّةَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَوَلَيْسَ خِيَارُكُمْ اَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ حَتّٰى يُعْرِبَ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ. (3:35)

131– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد عبد الرزاق 20077، وأحمد 2/259 و268، والبخاري 1384 في الجنائز: باب ما قيل في أولاد المشركين، و 6600 في القدر: باب الله أعلم بما كانوا عاملين، ومسلم 2659 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، والنسائي 4/58 في الجنائز: باب أولاد المشركين، والآجري في الشريعة ص .194 وأخرجه أحمد 2/471 من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أبي هريرة. وفي الباب عن ابن عباس عند البخاري 1383 في الجنائز: باب ما قيل في أولاد المشركين، و 6597 في القدر: باب الله أعلم بما كانوا عاملين، ومسلم 2660 في القدر: وأبي داؤد 4711 في السنة: باب في القدر، والنسائي 4/59 في الجنائز: باب أولاد المشركين. وعن عائشة عند أبي داؤد 4712.

132– رجاله ثقات، وأخرجه الطبراني في الكبير 827 عن الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري التاريخ الكبير 1/445، و الصغير 1/89، عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وصرح عنده بسماعه من الأسود. وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 2/163 من طريق عمرو بن الربيع الهلالي، عن السري بن يحيى، به. وعنده التصريح بسماع الحسن. وأخرجه من طرق عن الحسن، عن الأسود: عبد الرزاق 20090 وابن أبي شيبة 12/386 وأحمد 3/435 و4/24، والدارمي 2/223، والنسائي في السير، كما في التحفة 1/70، والحازمي ص213، والطبراني 826 و 828 و 829 و 830 و 831 و 832 و 833 و 834 و 835، والحاكم في المستدرك 2/123، وصححه، ووافقه الذهبي، والبيهقي في السنن 9/77، 78، 130، وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 5/316، ونسبه إلى أحمد، والطبراني في الكبير و الأوسط، وقال: وبعض أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح. وقوله: حتى يعرب أي يفصح ويتكلم، وفي رواية ابن أبي شيبة: حتى يبلغ فيعبر عن نفسه، وفي رواية عبد الرزاق: حتى يعرب عنه لسانه، ووقع في المطبوع من موارد الظمآن ص399 حتى يعرف وهو خطأ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ خَبَرِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ هٰذَا: مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ اَرَادَ بِهِ الْفِطْرَةَ الَّتِيْ يَعْتَقِدُهَا اَهْلُ الْاِسْلَامِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ حَيْثُ اَخْرَجَ الْخَلْقَ مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ فَاِقْرَارُ الْمَرْءِ بِتِلْكَ الْفِطْرَةِ مِنَ الْاِسْلَامِ فَنَسَبَ الْفِطْرَةَ اِلَى الْاِسْلَامِ عِنْدَ الْاِعْتِقَادِ عَلٰى سَبِيْلِ الْمُجَاوَرَةِ.

حدیث **132**: حسن نامی راوی اسود بن سریع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں جو ایک شاعر تھے یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس مسجد میں وعظ کہنا شروع کیا تھا وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ صورتحال ایسی ہوگئی کہ (مشرکین کے) نابالغ بچوں کو قتل کرنا پڑ گیا۔ جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ جس بھی بچے نے پیدا ہونا ہوتا ہے وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بولنا شروع کرتا ہے تو اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ: ''جس بھی بچے نے پیدا ہونا ہوتا ہے وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے''۔ اس سے مراد وہ فطرت ہے جس کا اعتقاد اہلِ اسلام رکھتے ہیں جس کے بارے میں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق (بنی نوع انسان) کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے باہر نکالا تھا تو آدمی کا اس فطرت کا اقرار کرنا اسلام کا حصہ ہے تو اس فطرت کی نسبت اعتقاد کے وقت مجاورت کے طور پر اسلام کی طرف کی جائے گی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ، كَانَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''ان لوگوں نے جو عمل کرنے تھے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے''

یہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بعد ہے

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے''

133 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبَجَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ كَمَا تُنَاتَجُ الْاِبِلُ مِنْ بَهِيْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ صَغِيْرٌ قَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ . (3:35)

133- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في الموطأ 1/239 في الجنائز: باب جامع الجنائز . ومن طريق مالك أخرجه أبو داؤد 4714 في السنة: باب في ذراري المشركين، والآجري في الشريعة ص 194، والبيهقي في الاعتقاد والهداية ص 107، 108. وأخرجه الحميدي 1113 من طريق سفيان، عن أبي الزناد، به. وتقدم من طرق عن أبي هريرة بالأرقام 128 و 129 و 130 و 132 .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں' جس طرح اونٹنیاں صحیح وسالم بچے کو جنم دیتی ہیں۔ کیا تمہیں ان میں سے کوئی کان کٹا ہوا ملتا ہے''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے بچے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو کمسنی میں انتقال کر جائے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے' جو اس نے عمل کرنے تھے''۔

ذكر العلة مِنْ اَجْلِهَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَيْسَ خِيَارُكُمْ اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی ''کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟''

134 - سَمِعْتُ اَبَا خَلِيفَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ اَقْوَامٍ يُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ . (3:35)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبَ رَبُّنَا ، مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ الَّتِي لَا يَتَهَيَّاُ عِلْمُ الْمُخَاطَبِ بِمَا يُخَاطَبُ بِهِ فِي الْقَصْدِ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ الَّتِي اسْتَعْمَلَهَا النَّاسُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَالْقَصْدُ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ السَّبْيُ الَّذِيْ يَسْبِيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ مُكَتَّفِيْنَ فِي السَّلَاسِلِ يُقَادُوْنَ بِهَا اِلٰى دُوْرِ الْاِسْلَامِ حَتّٰى يُسْلِمُوْا فَيَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلِهٰذَا الْمَعْنَى اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ فِيْ خَبَرِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ اَوَلَيْسَ خِيَارَكُمْ اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ اُطْلِقَتْ اَيْضًا بِحَذْفِ مِنْ عَنْهَا يُرِيْدُ اَوَلَيْسَ مِنْ خِيَارِكُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہمارا پروردگار ان لوگوں پر حیران ہوتا ہے' جنہیں بیڑیوں میں جکڑ کر جنت میں لے جایا جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہمارا پروردگار ان لوگوں پر حیران ہوتا ہے''۔ یہ لوگوں کے محاورے کے مطابق ہے' کیونکہ جب کسی شخص کے ساتھ کلام کیا جاتا ہے تو وہی الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جو لوگوں کے درمیان

134- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/457، والبخاري 3010 في الجهاد: باب الأساري في السلاسل، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 2711 عن محمد بن بشار، كلاهما أحمد وبندار عن غندر، عن شعبة، عن محمد بن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/302 و406 عن عبد الرحمن بن مهدي وعفان، وأبو داؤد 2677 في الجهاد: باب في الأسير يوثق، عن موسى بن إسماعيل، وأخرجه البخاري 4557 في التفسير: باب (كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) من طريق محمد بن يوسف، والنسائي في التفسير كما في التحفة 10/91 من طريق أبي داؤد الحفري، كلاهما عن سفيان، عن ميسرة، عن أبي حازم، عن أبي هريرة.

رائج ہوتے ہیں اور اس روایت میں جکڑے جانے سے مراد یہ ہے: مسلمانوں نے ان لوگوں کو مشرکین کے علاقوں سے قیدی بنایا ہوگا' انہیں زنجیروں میں باندھا گیا ہوگا اور پھر اسلامی سلطنت کی طرف لایا گیا ہوگا' یہاں تک کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی یہی مراد ہے:

''کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں''۔

ان الفاظ سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے: یہاں لفظ ''من'' کو محذوف سمجھا جائے اور مراد یہ ہو: ''مشرکین کی اولاد میں سے کچھ لوگ تمہارے بہترین لوگوں میں سے نہیں ہیں''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْسِنْ طَلَبَ الْعِلْمِ مِنْ مَّظَانِّهِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو اچھے طریقے سے اس کے مآخذ سے حاصل نہیں کیا ہے

اور وہ اس غلط فہمی کا شکار ہے' یہ ان روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

135 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِىْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ (3:35)

۞۞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ کے دوران کسی عورت کو مقتول پایا' تو آپ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے جنگ کے دوران خواتین اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

135- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى فى شرح السنة 2694 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو فى الموطأ 2/6 فى الجهاد: باب النهى عن قتل النساء والولدان فى الغزو، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 2/103، وأحمد 2/34 و75، 76، وابن ماجة 2841 فى الجهاد: باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان والطحاوى فى شرح معانى الآثار 3/221، وأبو عوانة 4/94. وأخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف 12/381 من طريق أبى أسامة، عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، به، ومن طريقه وأخرجه مسلم 1744 25 فى الجهاد والسير: باب تحريم قتل النساء والصبيان، والطحاوى 3/220، والبيهقى فى السنن 9/77 وأخرجه من طرق عن نافع به: أحمد 2/100و115، وأخرجه البخارى 3014 فى الجهاد: باب قتل الصبيان فى الحرب، و 3015 باب قتل النساء فى الحرب، ومسلم 1744 24 فى الجهاد، وأبو داوُد 2668 فى الجهاد: باب فى قتل النساء، والترمذى 1569 فى السير: باب ما جاء فى النهى عن قتل النساء والصبيان، والدارمى 2/222، والنسائى فى السير كما فى التحفة 6/196، والطحاوى 3/221، والبيهقى 9/77، والطبرانى 13416، وأبو عوانة 4/94.

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

136 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَوْدًا وَبَدْءًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَاَهْدَيْتُ اِلَيْهِ لَحْمَ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَاَى الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِي قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ.

وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ:

136- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه بتمامه أحمد 4/37، 38 و71، والبيهقي 9/78، من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرج القسمين الأولين منه أحمد 4/37 من طريق سفيان، به. والقسم الأول منه أخرجه الشافعي 2/103، والحميدي 783، ومسلم 1194 52 في الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، وابن ماجة 3090 في المناسك: باب ما ينهى عنه المحرم من الصيد، والدارمي 2/39 في المناسك من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/325 في الحج: باب ما لايحل للمحرم أكله من الصيد، عن الزهري، بهذا الإسناد. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/25، وأحمد 4/38، والبخاري 1825 في جزاء الصيد: باب إذا أهدى للمحرم حمارًا وحشيًا حيًا لم يقبل، و 2573 في الهبة: باب في قبول الهدية، ومسلم 1193 50، والنسائي 5/183، 184 في الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد والبغوي في شرح السنة 1987، وابن الجارود في المنتقى 436، والطبراني 7430، والبيهقي 5/191. وأخرجه عبد الرزاق 8322 عن معمر، عن الزهري، به، ومن طريق عبد الرزاق وأخرجه أحمد 4/72، ومسلم 1193 51 في الحج، وابن الجارود 436، والطبراني 7429. وأخرجه من طرق عن الزهري به: أحمد 4/72، والبخاري 2596 في الهبة: باب من لم يقبل الهدية لعلة، ومسلم 1193 51، وابن ماجة 3090، والترمذي 849 في الحج: باب ما جاء في كراهية لحم الصيد، والطبراني 7431 و 7436، والبيهقي 5/192 وأخرجه أحمد 1/362، ومسلم 1194 53 والنسائي 5/185، من طرق عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، به والقسم الثاني أخرجه الشافعي 2/103، والحميدي 781، وابن أبي شيبة 12/388، وأحمد 4/37، 38 و71 و72 و73، والبخاري 3012 في الجهاد: باب أهل الدار يُبَيَّتُون فيصاب الولدان والذراري، ومسلم 1745 في الجهاد: باب جواز قتل النساء والصبيان في البيات من غير تعمد، وأبو داؤد 2672 في الجهاد: باب في قتل النساء، والترمذي 1570 في الجهاد: باب ما جاء في النهي عن قتل النساء والصبيان، وابن ماجة 2839 في الجهاد: باب الغارة والبيات، والبغوي في شرح السنة 2697، والبيهقي 9/78، والحازمي في الاعتبار ص 212، وأبو عوانة 4/96، والطبراني 7446 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 9385 ومن طريقه أحمد 4/38 و72، وأبو عوانة 4/95، 96، والطبراني 7445 عن معمر عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 4/72 و73، والطحاوي 3/222، وأبو عوانة 4/95، 96، 97، والطبراني 7447 و 7448 و 7450 و 7451 و 7452 و 7453 و 7454 من طرق عن الزهري، به. ثم نهى النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن قتل أولاد المشركين. انظر الحديث التالي. والقسم الثالث: أخرجه الحميدي 782، وأحمد 4/73، وابنه عبد الله في زياداته على المسند 4/71و73، والبخاري 3012 في الجهاد: باب أهل الدار يبيتون، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 19750 ومن طريقه أحمد 4/38، وابن الجارود 436، والطبراني 7419، والبيهقي في السنن 6/146، والبغوي في شرح السنة 2190 عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه الطيالسي 1230، وأحمد 4/71، وابنه عبد الله 4/71، والبخاري 2370 في المساقاة: باب لا حمى إلا لله ولرسوله، وأبو داؤد 3083 و 3084 في الخراج: باب في الأرض يحميها الإمام أو الرجل، والنسائي في السير كما في التحفة 4/186، والدارقطني 4/238، والطبراني 7419 7428، والبيهقي في السنن 4/186 من طرق عن الزهري، به.

هُمْ مِنْهُمْ.

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. (3:35)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' میں اس وقت ''ابواء'' یا شاید ''ودان'' کے مقام پر موجود تھا میں نے آپ کی خدمت میں حمار وحشی کا گوشت پیش کیا' تو آپ نے وہ مجھے واپس کر دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''ہم نے تمہیں یہ واپس نہیں کرنا تھا' لیکن ہم احرام (باندھے ہوئے ہیں)''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اس آبادی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جہاں رات کے وقت حملہ کیا جاتا ہے' اور اس حملے میں ان کی خواتین اور بچے مارے جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ لوگ ان کا حصہ ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے بھی سنا ہے۔

''چراگاہ' صرف اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ نَهْيَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَانَ بَعْدَ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ مِنْهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشرکین کے بچوں کو قتل کرنے سے منع کرنا' آپ کے اس فرمان کے بعد ہے: ''وہ بچے ان مشرکین کا حصہ ہیں''

137- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ بن عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ اَنَقْتُلُهُمْ مَعَهُمْ قَالَ: نَعَمْ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ ثُمَّ نَهَى عَنْ قَتْلِهِمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ. (3:35)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

137- إسناده حسن، قال الحافظ في الفتح 6/147: ويؤكد كون النهي في غزوة حنين ما سيأتي من حديث رباح بن الربيع فقال لأحدهم: إلحق خالدًا، فقل له: لا تقتل ذرية ولا عسيفًا . وخالد أول مشاهده مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم غزوة الفتح، وفي ذلك العام كانت غزوة حنين. والحديث أورده الهيثمي في مجمع الزوائد 5/315، وقال: رواه عبد الله بن أحمد والطبراني ... ورجال المسند رجال الصحيح.

یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا: کیا ہم ان لوگوں کو ان کے ساتھ قتل کر دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں! یہ ان لوگوں کا حصہ ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر انہیں قتل کرنے سے منع کر دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ اَوْهَمَ مَنْ اَغْضَى عَنْ عِلْمِ السُّنَنِ وَاشْتَغَلَ بِضِدِّهَا اَنَّهُ يُضَادُّ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا، جس نے سنت کے علم سے چشم پوشی کی اور اس کے متضاد میں مشغول ہوا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے، جنہیں ہم ذکر کر چکے ہیں

138 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ

(متن حدیث): تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰى لَهُ عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَا تَدْرِيْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهِ اَهْلًا وَلِهٰذِهِ اَهْلًا . (3:35)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ هٰذَا تَرْكَ التَّزْكِيَةِ لِاَحَدٍ مَاتَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَلِئَلَّا يُشْهَدَ بِالْجَنَّةِ لِاَحَدٍ وَاِنْ عُرِفَ مِنْهُ اِتْيَانُ الطَّاعَاتِ وَالِانْتِهَاءُ عَنِ الْمَزْجُوْرَاتِ لِيَكُوْنَ الْقَوْمُ اَحْرَصَ عَلَى الْخَيْرِ وَاَخْوَفَ مِنَ الرَّبِّ لَا اَنَّ الصَّبِيَّ الطِّفْلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُخَافُ عَلَيْهِ النَّارُ وَهٰذِهٖ مَسْاَلَةٌ طَوِيْلَةٌ قَدْ اَمْلَيْنَاهَا بِفُصُوْلِهَا وَالْجَمْعُ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ فِيْ كِتَابِ فُصُوْلِ السُّنَنِ وَسَنُمْلِيْهَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بَعْدَ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ كِتَابِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْاَخْبَارِ وَنَفْيِ التَّضَادِّ عَنِ الْآثَارِ اِنْ يَسَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ وَشَآءَ.

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک بچے کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا: یہ کتنا خوش نصیب ہے، جو جنت کی

138- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم 2662 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، عن زهير بن حرب، عن جرير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/41 و208، ومسلم 2662 ، وأبو داؤد 4713 في السنة: باب في ذراري المشركين، والنسائي 4/57 في الجنائز: باب الصلاة على الصبيان، وابن ماجة 82 في المقدمة، والآجري في الشريعة ص195-196 من طريقين عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بنت طلحة، به. وأخرجه الطيالسي 1574 من طريق يحيى بن إسحاق، عن عائشة بنت طلحة، به.

ایک چڑیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم یہ بات نہیں جانتی ہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے اور جہنم کو پیدا کیا ہے اور اس (جنت) نے اس کے لئے بھی اہل پیدا کر دیے ہیں اور اس (جہنم) کے لئے بھی اہل پیدا کر دیے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس فرمان کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے: اسلام کی حالت میں مرنے والے کسی بھی شخص کا تزکیہ نہ کیا جائے یعنی اسے باقاعدہ جنتی قرار نہ دیا جائے اگرچہ اس شخص کا نیکوکار ہونا اور برائیوں سے بچنا معروف ہو کیونکہ لوگ بھلائی کے بارے میں زیادہ حریص ہوتے ہیں اور اپنے پروردگار سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے: مسلمانوں کے فوت ہونے والے کم سن بچے کے جہنم میں جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ ایک طویل مسئلہ ہے جسے ہم نے اس سے متعلقہ فصول میں املاء کروایا ہے اور ان روایات کے درمیان تطبیق کتاب ''فصول السنن'' میں ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کتاب کے بعد ہم (اپنی دوسری) کتاب ''الجمع بین الاخبار ونفی التضاد عن الآثار'' میں اسے املاء کروائیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اسے (ہمارے لئے) آسان کیا۔

2- بَابُ التَّكْلِيفِ

باب 2: تکلیف (یعنی مکلّف کرنے کا بیان)

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ عَنْ نَفْيِ تَكْلِيفِ اللّٰهِ عِبَادَهُ مَا لَا يُطِيقُوْنَ

ان روایات کا تذکرہ جو اس بارے میں ہیں' اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ان احکام کا پابند نہیں کیا' جن کی وہ طاقت نہیں رکھتے

139- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَثَوْا عَلَى الرُّكَبِ وَقَالُوْا لَا نُطِيقُ لَا نَسْتَطِيْعُ كُلِّفْنَا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا نُطِيقُ وَلَا نَسْتَطِيْعُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ) إلى قوله: (غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا) قَالَ: نَعَمْ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ: نَعَمْ (رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ) قَالَ نَعَمْ. (3:64)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''آسمانوں میں جو کچھ ہے' اور زمین میں جو کچھ ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے' تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے۔ اگر تم

139- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 125 في الإيمان: باب بيان أن الله سبحانه لم يكلف إلا ما يطاق، وأبو عوانة 1/76، من طريق محمد بن المنهال الضرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/76 و77 من طرق عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/412 عن عفان، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، والطبرى 3/143، من طريق مصعب بن ثابت. كلاهما عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد. وزاد السيوطى نسبته فى الدر المنثور 1/374 إلى أبى داوٗد فى ناسخه، وابن المنذر، وابن أبى حاتم.

اسے ظاہر کردیتے ہو یا پوشیدہ رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں تم سے حساب لے گا اور پھر وہ جس شخص کی چاہے گا مغفرت کردے گا اور جس کو چاہے گا وہ عذاب دے گا اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ گھٹنوں کے بل جھک گئے اور انہوں نے عرض کی: ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

ہمیں ایک ایسی چیز کا پابند کردیا گیا ہے جس کی ہم طاقت بھی نہیں رکھتے اور استطاعت بھی نہیں رکھتے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''رسول اس چیز پر ایمان لایا ہے جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل کی گئی ہے اور اہل ایمان بھی ایمان لائے ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اور بے شک تیری ہی طرف لوٹنا ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم لوگ اس طرح نہ کہو جس طرح تم سے پہلے اہل کتاب نے کہا تھا ہم نے یہ بات سن لی ہے ہم اس کی نافرمانی کرتے ہیں بلکہ تم لوگ یہ کہو: ہم نے یہ بات سن لی ہے اور ہم اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! مغفرت تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے اور تیری طرف لوٹنا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کی استطاعت کے مطابق پابند کرتا ہے جو وہ کمائے گا وہ اسے مل جائے گا اور جو وہ خرابی کرے گا اس کا وبال اس کے ذمے ہوگا۔ اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا''۔

پروردگار نے فرمایا: جی ہاں!

(وہ لوگ یہ دعا کریں گے)

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس چیز کا پابند نہ کرنا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو اور تو ہم سے درگزر کرنا اور ہماری مغفرت کرنا اور ہم پر رحم کرنا تو ہمارا آقا ہے اور تو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد کرنا''۔

تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! (یعنی میں ایسا ہی کروں گا)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْحَالَةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ)

ان روایات کا تذکرہ جو ایسی حالت کے بارے میں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''دین میں زبردستی نہیں ہے''

140 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيّ

الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

(متن حدیث):عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ: (لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ) (البقرة: 256) قَالَ: كَانَتِ الْمَرْاَةُ مِنَ الْاَنْصَارِ لَا يَكَادُ يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَتَحْلِفُ لَئِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ لَتُهَوِّدَنَّهٗ فَلَمَّا اُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيْرِ اِذَا فِيْهِمْ نَاسٌ مِنْ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْنَاؤُنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ)

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: فَمَنْ شَاءَ لَحِقَ بِهِمْ وَمَنْ شَآءَ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ. (3:64)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ''دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے''۔ یہ بیان کرتے ہیں: (پہلے یہ رواج تھا) کہ اگر انصار کی کسی عورت کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا' تو وہ یہ قسم اٹھایا کرتی تھی: اگر اس کا بچہ زندہ رہ گیا' تو وہ اسے یہودی بنادے گی۔

جب بنونضیر کو جلاوطن کیا گیا' تو ان کے درمیان کچھ ایسے لوگ بھی تھے' جو انصار کی اولاد تھے۔

انصار نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے ان بچوں کا کیا بنے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے''۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں' جس بچے نے چاہا' وہ ان یہودیوں (کے ساتھ) مل گیا اور جس نے چاہا وہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَرْضَ الَّذِيْ جَعَلَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَفْلًا جَائِزٌ اَنْ يُّفْرَضَ ثَانِيًا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْفِعْلُ الَّذِيْ كَانَ فَرْضًا فِي الْبِدَايَةِ فَرْضًا ثَانِيًا فِي النِّهَايَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ فرض جسے اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہو' یہ ممکن ہے' اسے دوبارہ فرض قرار دے دیا جائے' تو وہ عمل جو پہلے آغاز میں فرض تھا' وہ اختتام میں دوسرا فرض بن جائے

141 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ بِمَنْبَجَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ حَفْصٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ قَرَاْنَا عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ وَرَاءَهٗ بِصَلَاتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُهُمْ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

140- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داوُد 2682 في الجهاد: باب في الأسير يكرهُ على الإسلام، عن الحسن بن على الحلواني، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السنن 9/186 من طريق إبراهيم بن مرزوق، عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد أيضًا 2682، والنسائي في التفسير من الكبرى كما في التحفة 4/401، وأبو جعفر النحاس في الناسخ والمنسوخ ص 82 والطبرى في تفسيره 3/14، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السنن 9/186 من طريق أبي عوانة، عن أبي بشر، به. مرسلًا وذكره السيوطي في الدر المنثور 1/329 وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مندة، وابن مردويه، والضياء في المختارة.

وَسَلَّمَ الثَّانِيَةَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَيْلَةَ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قُضِيَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا.

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِقَضَاءِ اَمْرٍ فِيْهِ يَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ. (5:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رمضان کے مہینے میں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر (یعنی مسجد میں) تشریف لائے۔ آپ نے نماز (تراویح) ادا کی کچھ لوگوں نے آپ کی نماز کی پیروی کرتے ہوئے آپ کے پیچھے نماز ادا کی۔

اگلے دن صبح لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی' تو (اگلے دن) لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے دن بھی تشریف لائے' تو لوگوں نے آپ کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی' تو تیسری رات مسجد میں بہت سے لوگ جمع ہوگئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب چوتھی رات آئی تو پوری مسجد بھر چکی تھی۔ اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تشریف نہیں لائے' آپ) فجر کی نماز ادا کرنے کے لیے لوگوں کے پاس تشریف لائے' جب فجر کی نماز مکمل ہو

141- إسناده حسن. وأخرجه مسلم 761 178 فى صلاة المسافرين: باب الترغيب فى قيام الليل، من طرق يونس بن يزيد، عن ابن شهاب الزهرى، بهذا الإسناد. عدا القسم الثانى منه. وأخرجه مالك 1/134 فى الصلاة: باب الترغيب فى الصلاة فى رمضان، عن ابن شهاب الزهرى، بهذا الإسناد. ومن طريق مالك وأخرجه البخارى 1129 فى التهجد: باب تحريض النبى صلى الله عليه وآله وسلم على صلاة الليل، ومسلم 761، وأبو داوُد 1373 فى رمضان: باب قيام شهر رمضان، والنسائى 3/202 فى قيام الليل: باب قيام شهر رمضان، والبغوى فى شرح السنة 989. وأخرجه بنحوه عبد الرزاق فى المصنف 7747، ومن طريقه ابن الجارود 402 عن معمر، وابن جريج، عن الزهرى، به. وأما القسم الثانى من الحديث وهو: وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغبهم فى قيام شهر رمضان ... من ذنبه فلم أقف عليه من حديث عائشة عند غير المصنف، وقد أشار إليه الترمذى بعد إيراده من حديث أبى هريرة، فقال وقد رُوى هذا الحديث عن الزهرى، عن عروة، عن عائشة. وأخرجه من حديث أبى هريرة: عبد الرزاق فى المصنف 7719، وابن أبى شيبة فى المصنف 2/395، وأحمد فى المسند 2/281 و408 و423 و473 و486 و529، ومالك فى الموطأ 1/135، 136، والبخارى 2008 و 2009 فى صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، ومسلم 759 0173 و 174 فى صلاة المسافرين: باب الترغيب فى قيام رمضان وهو التراويح، وأبو داوُد فى رمضان: باب قيام شهر رمضان، والترمذى 808 فى الصوم: باب الترغيب فى قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، والنسائى 3/201 و202 فى قيام رمضان: باب ثواب من قام رمضان إيمانًا واحتسابًا، والدارمى 2/26 فى الصوم: باب فضل قيام شهر رمضان، والبغوى فى شرح السنة برقم 988. وقوله: فخرج رسول الله ... إلى آخر الحديث هو من كلام ابن شهاب كما هو مصرح به عند مالك وفى إحدى روايات البخارى.

گئی' تو آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا۔ آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی۔

''امابعد! تمہارا یہاں ٹھہرنا مجھ سے مخفی نہیں تھا' لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ تم پر فرض ہو جائے گی اور تم اسے ادا نہیں کر پاؤ گے''۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رمضان کے مہینے میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب کرتے تھے' تاہم آپ انہیں اس بارے میں باقاعدہ کوئی حکم نہیں دیتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان میں نوافل ادا کرے گا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے' تو یہ معاملہ یوں ہی رہا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بھی یہ معاملہ یوں ہی رہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں بھی ایسے ہی رہا۔

(یعنی اس کے بعد لوگوں نے تراویح کی نماز باجماعت ادا کرنا شروع کی)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اِذَا عُدِمَتْ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ عَنِ النَّاسِ فِيْ كِتْبَةِ الشَّيْءِ عَلَيْهِمْ

ان روایات کا تذکرہ جو اس علت کے بارے میں ہیں (جن کی وجہ سے یہ حکم ہے) کہ جب وہ علت درپیش ہو تو لوگوں سے قلم اٹھالیا جاتا ہے' اور ان کا کوئی گناہ (نوٹ نہیں کیا جاتا)

142 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ. (3:18)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ سوئے ہوئے شخص سے' یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے' نابالغ بچے سے یہاں تک

142- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 6/100، 101، والدارمي 2/171 عن عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/144، وأبو داؤد 4398 في الحدود: باب في المجنون يسرق أو يصيب حدًا، من طريق يزيد بن هارون، عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه النسائي 6/156 في الطلاق: باب من لا يقع طلاقه من الأزواج، وابن ماجة 204 في الطلاق: باب طلاق المعتوه والنائم والصغير.

کہ وہ بالغ ہو جائے' اور مجنون سے' یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

ہم نے جو ذکر کیا ہے' اس کے صحیح ہونے کی صراحت کرنے والی دوسری روایت کا تذکرہ

143 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا يونس بن عبد الأعلى حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَرَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمَجْنُوْنَةِ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ زَنَتْ اَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا فَرَدَّهَا عَلِيٌّ وَقَالَ لِعُمَرَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتَرْجُمُ هٰذِهِ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَوَ مَا تَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ قَالَ صَدَقْتَ فَخَلّٰى عَنْهَا. (3:18)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر بنوفلاں سے تعلق رکھنے والی ایک پاگل عورت کے پاس سے ہوا' جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو واپس کر دیا' پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے امیر المومنین! کیا آپ اسے سنگسار کرنا چاہتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ ایسا پاگل شخص جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو۔ سویا ہوا شخص جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا اور (نابالغ بچہ) جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

143- رجاله ثقات رجال مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 1003 و 3048 . وأخرجه أبو داؤد 4401 في الحدود: باب في المجنون يسرق أو يصيب حدًا، والنسائي في الرجم من الكبرى كما في التحفة 7/413، والدارقطني 3/138-139، والبيهقي 8/264 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/258 و2/59، ووافقه الذهبي . وأخرجه أبو داؤد 4399 و 4400 ، والبيهقي 8/264، والحاكم 4/389 من طريقين عن الأعمش، به، ولم يصرح برفعه . وأخرجه أحمد 1/154و158، وأبو داؤد 4402 ، والنسائي في الرجم كما في التحفة 7/367، والطيالسي، والبيهقي 8/264-265 من طرق عن عطاء بن السائب، عن أبي ظبيان، عن علي مرفوعًا. وأخرجه النسائي من طريق إسرائيل، عن أبي حصين، عن أبي ظبيان، عن علي موقوفًا عليه. وأخرجه الترمذي 1423 ، والنسائي في الرجم كما في التحفة 7/360، وأحمد 1/116 و118، والبيهقي 8/265، من طريقين، عن الحسن البصري عن علي مرفوعًا. وأخرجه أبو داؤد 4403 ، والبيهقي 6/57 و7/359 من طريق خالد الحذاء ، عن أبي الضحى، عن علي رفعه، وأبو الضحى لم يدرك عليًا . وفي الباب عن عائشة في الحديث الذي قبله، وعن أبي هريرة وأبي قتادة، وغيرهم، انظر نصب الراية 4/161-165 للزيلعي.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا الْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا بِاَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْاَقْوَامِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَاهُمْ فِيْ كِتْبَةِ الشَّرِّ عَلَيْهِمْ دُوْنَ كِتْبَةِ الْخَيْرِ لَهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ہم نے سابقہ ذکر کردہ روایات کی جو تاویل بیان کی ہے' وہ صحیح ہے' اوران لوگوں سے قلم کو اٹھالیا گیا ہے' جن کا ذکر ہم نے کیا ہے' اور یہ قلم ان کی برائیاں لکھنے کے حوالے سے اٹھایا گیا ہے' ان کی نیکیاں لکھنے کے حوالے سے نہیں اٹھایا گیا

144 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَرَ مِنْ مَّكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ اسْتَقْبَلَهُ رَكْبٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا: الْمُسْلِمُوْنَ فَمَنْ اَنْتُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُمْ فَرَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا مِنْ مِحَفَّةٍ وَاَخَذَتْ بِعَضَلَتِهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ فَحَجَّ بِاَهْلِهِ اَجْمَعِيْنَ. (3:18)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے واپس تشریف لائے جب آپ ''روحاء'' کے مقام پر پہنچے' تو کچھ سوار آپ کے سامنے آئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا اور دریافت کیا: آپ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم مسلمان ہیں۔ آپ لوگ کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں) اللہ کا رسول ہوں' تو ان میں سے ایک عورت تیزی سے اٹھی اور اس نے اپنے پالان میں سے اپنے بچے کو بلند کیا' اس نے اس بچے کے بازو کو پکڑا ہوا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! (کیا اس بچے کا) حج ہوا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور تمہیں بھی (اس کا) اجر ملے گا۔

144- إسناده صحيح على شرط مسلم، وابن خزيمة 3049 عن عبد الجبار بن العلاء، بهذا الإسناد وأخرجه الشافعي في مسنده 1/289، والحميدي 504، والطيالسي 2707، وأحمد 1/219، ومسلم 1336 في الحج: باب صحة حج الصبي وأجر من حج به، وأبو داوُد 1736 في المناسك: باب في الصبي يحج، والنسائي 5/120-12 في الحج / باب الحج بالصغير، والبيهقي 5/155، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/256، وفي المشكل 3/229، وابن الجارود في المنتقى 411، والطبراني 12176، والبغوي 1852، من طرق، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/368، 369 في جامع الحج، عن إبراهيم بن عقبة، به، ومن طريق مالك أخرجه الطحاوي في المشكل 2/229، والبيهقي في السنن 5/155، والبغوي في شرح السنة 1853. وأخرجه الطحاوي في المعاني 2/256 من طريق الماجشون، وفي المشكل 2/229 من طريق يحيى بن معين وسفيان الثوري، ثلاثتهم عن إبراهيم بن عقبة، به. وأخرجه مسلم 1336 410، والنسائي 4/120، والطحاوي في المشكل 3/230، والطبراني 12183 من طرق عن محمد بن عقبة، عن كريب، به.

ابراہیم نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابن منکدر کو سنائی' تو انہوں نے اپنے تمام گھر والوں سمیت حج کیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا وَضَعَ اللّٰهُ مِنَ الْحَرَجِ عَنِ الْوَاجِدِ فِيْ نَفْسِهٖ مَا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّنْطِقَ بِهٖ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے گناہ کو معاف کر دیا ہے' جس کے ذہن میں ایسا خیال آتا ہے' جسے بیان کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہے

145 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا اَشْيَاءَ مَا نُحِبُّ اَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَا وَاِنَّ لَنَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ وَجَدْتُمْ ذٰلِكَ ؟ قالوا: نعم، قال: ذاك صريح الإيمان . (3:65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اپنے ذہن میں ایسے خیالات آتے ہیں کہ ہمیں انہیں بیان کرنا پسند نہیں ہے' اگرچہ اس کے عوض میں ہمیں ساری دنیا مل جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ صریح ایمان ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يَتَفَقَّهْ فِيْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ وَلَا اَمْعَنَ فِيْ مَعَانِي الْاَخْبَارِ اَنَّ وُجُوْدَ مَا ذَكَرْنَا هُوَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا اور احادیث کے مفہوم میں غور و فکر نہیں کرتا کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے' اس کا پایا جانا ''محض ایمان'' ہے

146 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا شَيْئًا لَاَنْ يَّكُوْنَ اَحَدُنَا حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: ذَاكَ مَحْضُ الْاِيْمَانَ . (3:65)

145– إسناده حسن وسيورده بعده برقم 146 من طريق عاصم بن بهدلة، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وبرقم 148 من طريق سهيل بن أبي صالح عن أبيه، عن أبي هريرة به. وبرقم 147 من حديث ابن عباس، وبرقم 149 من حديث ابن مسعود.

146– وأخرجه الطيالسي 2401، وأحمد 2/456، وابن منده في الإيمان 341 من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/397، وأبو عوانة 1/79، وابن منده 340 و 342 من طريقين، عن الأعمش، عن أبي صالح، به.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: اِذَا وَجَدَ الْمُسْلِمُ فِیْ قَلْبِهٖ اَوْ خَطَرَ بِبَالِهٖ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِیْ لَا يَحِلُّ لَهُ النُّطْقُ بِهَا مِنْ كَيْفِيَّةِ الْبَارِیْ جَلَّ وَعَلَا اَوْ مَا يُشْبِهُ هٰذِهٖ فَرَدَّ ذٰلِكَ عَلٰی قَلْبِهٖ بِالْاِيْمَانِ الصَّحِيْحِ وَتَرَكَ الْعَزْمَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْهَا كَانَ رَدُّهٗ اِيَّاهَا مِنَ الْاِيْمَانِ بَلْ هُوَ مِنْ صَرِيْحِ الْاِيْمَانِ لَا اَنَّ خَطَرَاتٍ مِّثْلَهَا مِنَ الْاِيْمَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اپنے ذہن میں ایسے خیالات آتے ہیں' ہم میں سے کسی ایک کارا کھ ہو جانا' یہ اس کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ وہ اس خیال کو بیان کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ محض ایمان ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب مسلمان اپنے دل میں ایسی چیز پائے یا اس کے ذہن میں ایسا خیال آئے جس کے بارے میں کلام کرنا اس کے لئے جائز نہ ہو' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی کیفیت ہو' یا اس کے ساتھ مشابہہ ہو' اور پھر وہ صحیح ایمان کے ہمراہ اپنے دل سے اسے مسترد کردے اور ان میں سے کسی بھی چیز پر پختہ ہونے کو ترک کردے تو اس کا اس وسوسے کو مسترد کرنا ایمان کا حصہ ہے' بلکہ یہ صریح ایمان ہے۔ (حدیث کے الفاظ سے) یہ مراد نہیں ہے: اس طرح کے خیالات کا آنا ایمان کا حصہ ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّعْرِضَ بِقَلْبِهٖ شَیْءٌ مِّنْ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ بَعْدَ اَنْ يَّرُدَّهَا مِنْ غَيْرِ اعْتِقَادِ الْقَلْبِ عَلٰی مَا وَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطَانُ

آدمی کیلئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ اس کے ذہن میں شیطانی وسوسے آئیں' اس کے بعد کہ جب اس کے ذہن میں شیطان وسوسہ ڈالے' تو وہ ان کے بارے میں قلبی اعتقاد نہ رکھتا ہو' اور وہ انہیں مسترد کردے

147 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰی ثَقِيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَنَا لَيَجِدُ فِیْ نَفْسِهِ الشَّیْءَ لَاَنْ يَّكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اَمْرَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ. **(4:30)**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی:

147– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه الطيالسي 2704 ، وأحمد 1/235 و340، وأبو داؤد 5112 في الأدب: باب رد الوسوسة، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 5/ 39، والطحاوي في المشكل 2/251و252، وابن منده في الإيمان 345 ، والبغوي 60 من طرق عن منصور، بهذا الإسناد.

ہم میں سے کسی ایک شخص کو اپنے ذہن میں سے کوئی چیز (یعنی کوئی وسوسہ) محسوس ہوتا ہے' تو اس کا راکھ ہو جانا' یہ اس کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ وہ آدمی اس وسوسے کو بیان کرے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ اکبر! ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے اس معاملے کو وسوسے کی طرف لوٹا دیا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْوَاجِدِ فِيْ نَفْسِهِ مَا وَصَفْنَا وَحُكْمَ الْمُحَدِّثِ اِيَّاهَا بِهِ سِيَّانَ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِهِ لِسَانُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو کیفیت ذکر کی ہے' اس کو اپنے ذہن میں محسوس کرنے والے شخص کا حکم اور اس بارے میں سوچنے والے شخص کا حکم برابر ہے

جبکہ وہ زبان کے ذریعے اس چیز کے بارے میں بات چیت نہ کرے

148 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَنَا لَيُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِالشَّيْءِ يَعْظُمُ عَلٰى اَحَدِنَا اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: اَوَقَدْ وَجَدْتُّمُوْهُ؟ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ. (3:65)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی ایک شخص کو ایسے خیالات آتے ہیں' جنہیں بیان کرنا اس کیلئے بہت بڑی بات ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم لوگوں کو یہ صورتحال پیش آتی ہے؟ یہ صریح ایمان ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

149 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُنْذِرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ بِمَكَّةَ وَعِدَّةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَثَّامٍ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اَتَيْتُ سُعَيْرَ بْنَ الْخِمْسِ اَسْاَلُهُ عَنْ حَدِيْثِ الْوَسْوَسَةِ فَلَمْ يُحَدِّثْنِيْ فَاَدْبَرْتُ اَبْكِيْ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ تَعَالَ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

148– إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه مسلم 132 في الإيمان: باب بيان الوسوسة في الإيمان، وما يقول من وجدها، وأبو داؤد 5111 في الأدب: باب رد الوسوسة، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 9/396، وأبو عوانة 1/78، وابن منده في الإيمان 344، من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد.

وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الشَّيْءَ لَوْ خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ قَالَ: ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ . (3:65)

حدیث **149**: علی بن عثام بیان کرتے ہیں: میں سعیر بن خمس کی خدمت میں آیا' تا کہ ان سے وسوسے کے بارے میں حدیث کے بارے میں دریافت کروں' تو انہوں نے مجھے وہ حدیث بیان نہیں کی' میں روتا ہوا واپس آ گیا' پھر میری ان سے ملاقات ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: آ گے آ ؤ۔

مغیرہ نے ابراہیم کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو ایسی چیز کو پاتا ہے یعنی وسوسہ یا منفی خیال پاتا ہے) کہ اگر وہ آسمان سے نیچے گر جائے' اور پرندے اسے اچک لیں تو یہ بات اس کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ اس (وسوسے کے بارے میں) کلام کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ صریح ایمان ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِالْاِقْرَارِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ عِنْدَ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ

آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرے جب شیطان اس کے ذہن میں وسوسہ ڈالتا ہے

150 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَسَّانَ السَّامِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

149- إسناده صحيح . محمد بن عبد الوهاب الفراء، ثقة، وباقي رجال السند على شرط مسلم، وأخرجه مسلم 133 في الإيمان، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 7/107، وأبو عوانة 1/79، وابن منده في الإيمان 347 ، والطحاوي في مشكل الآثار 2/251، والبغوي 59 من طرق عن علي بن عثّام، بهذا الإسناد.

150- إسناده صحيح. كثير بن عبيد المذحجي: ثقة، وباقي السند على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/257، والبزار 50 عن حميد بن مسعدة، كلاهما عن محمد بن إسماعيل بن اَبِيْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ هشام بن عروة، بهذا الإسناد . وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/33 وزاد نسبته إلى أبي يعلي، وقال: ورجاله ثقات . وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/331، والبخاري 6/240 في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، ومسلم 134 في الإيمان: باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، وأبي عوانة 1/81 و82، وأبي داوُد 4721 في السنة: باب في الجهمية. وعن أنس عند أبي عوانة 1/82. وعن خزيمة بن ثابت عند أحمد 5/214. وعن عبد الله بن عمرو ذكره الهيثمي في المجمع 1/34 ونسبه للطبراني في الأوسط والكبير .

(متن حدیث): لَنْ يَّدَعَ الشَّيْطَانُ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ؟ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: فَمَنْ خَلَقَكَ؟ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَاِذَا حَسَّ اَحَدُكُمْ بِذٰلِكَ فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ. (1:95)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"شیطان اس بات کو ترک نہیں کرے گا کہ وہ کسی شخص کے پاس آ کر یہ کہے: آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو آدمی جواب دے گا: اللہ تعالیٰ نے' وہ دریافت کرے گا: اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) جب کسی شخص کو اس صورتحال کا سامنا کرنا پڑے' تو وہ یہ کہے: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔

3- بَابُ فَضْلِ الْإِيْمَانِ

باب: ایمان کی فضیلت

151 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ قَعْنَبٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا رِيَاحُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ ذَكْوَانَ السَّمَّانِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نَادِ فِي النَّاسِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ: ارْجِعْ، فَاَبَيْتُ فَلَهَزَنِيْ لَهْزَةً فِيْ صَدْرِيْ اَلَمُهَا فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَجِدْ بُدًّا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثْتَ هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ: نَعَمْ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ طَمِعُوْا وَخَشُوْا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أقعد . (3:36)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

''لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جو شخص یہ اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

حضرت جابر صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکلے' راستے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی' تو انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیغام کے ہمراہ بھیجا ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم واپس جاؤ! میں نے ان کی یہ بات نہیں مانی' تو انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا' جس کی تکلیف میں نے محسوس کی۔

میں واپس آ گیا میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے اسے اس' اس ''پیغام'' کے ہمراہ بھیجا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ خوشخبری سن کر (لوگ) جنت کی امید رکھیں گے۔

اور وہ ڈریں گے (حاشیے میں وضاحت ہے' یہاں لفظ غلط نقل ہوا ہے۔ اصل لفظ یہ ہے' وہ لوگ خراب ہو جائیں گے)

151-وذكره السيوطي في الجامع الكبير ص 96 وزاد نسبته إلى ابن خزيمة، وسعيد بن منصور . وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم 31 في الإيمان: باب الدليل على من مات على التوحيد دخل الجنة، وعن معاذ بن جبل عنده أيضًا برقم 32 .

تو نبی اکرم ﷺ نے (حضرت جابر) سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ هُوَ الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا سب سے افضل عمل ہے

152 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حدثنا سفيان والدراوردى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحِ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ. (1:2)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَاوَ الَّذِيْ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ ذَرٍّ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ لَيْسَ بِوَاوِ وَصْلٍ وَاِنَّمَا هُوَ وَاوٌ بِمَعْنَى ثُمَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جس کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں اس میں مذکور "واؤ" وصل کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ واؤ "ثم" کے معنی میں ہے

153 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ بِعَسْقَلَانَ حَدَّثَنَا بن اَبِي السَّرِيِّ

152– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه عبد الرزاق 20299 ، والحميدى 131 ، واحمد 5 /150 و171، والبخارى 2518 فى العتق: باب أى الرقاب أفضل، ومسلم 84 فى الإيمان: باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، والدارمى 2/307، والنسائى فى العتق كما فى التحفة 9/195، وابن الجارود 969 والبغوى 2418 ، وابن منده فى الإيمان 232 ، والبيهقى فى السنن 6/273، و9/272، و10/373 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 20289 عن معمر، عن الزهرى، عن حبيب مولى عروة، والنسائى 6/19 فى الجهاد: باب ما يعدل الجهاد فى سبيل الله عزوجل، وفى العتق من الكبرى كما فى التحفة 9/159 من طريق شعيب، عن الليث، عن عبيد الله بن أبى جعفر، كلاهما عن عروة، بهذا الإسناد . ومن طريق عبد الرزاق وأخرجه أحمد 5/163، ومسلم 84 ، وابن منده فى الإيمان 233 ، والبيهقى فى السنن .6/81 وفى الباب عن أبى هريرة فى الحديث الذى بعده. وعن عبد الله بن حُبْشى الخثعمى عند النسائى 8/94 فى الإيمان وشرائعه، والبيهقى فى السنن 3/9 و4/180و 9/164.

153– وهو فى مصنف عبد الرزاق برقم 20296 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/268، ومسلم 83 فى الإيمان: باب بيان كون الإيمان بالله تعالى افضل الأعمال، والنسائى 5/113 فى المناسك: باب الحج المبرور، و 6/19 فى الجهاد، وابن منده فى الإيمان 227 ، والبيهقى فى السنن 5/262، وأبو عوانة 1/62. وأخرجه أحمد 2/264، والبخارى 26 فى الإيمان: باب من قال: الإيمان هو العمل، و 1519 فى الحج: باب فضل الحج المبرور، ومسلم 83 ، والنسائى 8/93 فى الإيمان وشرائعه: باب ذكر أفضل الأعمال، والدارمى 2/201 وأبو عوانة، والبيهقى فى السنن 9/157، والبغوى 1840 ، من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهرى، به.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ . (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا''۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''۔

اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: پھر ''مبرور حج''۔

4- بَابُ فَرْضِ الْاِيْمَانِ

(باب 4: فرض ایمان کا بیان)

154 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِيءٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ قال: فقلنا له: هذا الأبيض المتكيء ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْاَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ مَا بَدَا لَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ: نَشَدْتُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ اللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نعم قال: فأنشدك الله آلله أمرك أن نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نعم قال: فأنشدك الله آلله أمرك أن نصوم هذا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ: اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُو بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ . (3:65)

حدیث **154**: شریک بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اس نے مسجد میں اس اونٹ کو بٹھایا اور پھر اسے باندھ دیا۔ پھر اس نے لوگوں سے دریافت کیا: آپ میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے

154- إسناده صحيح؛ عيسى بن حماد: هو ابن مسلم التجيبي، وباقي السند من رجال الشيخين، وأخرجه أبو داوُد 486 في الصلاة: باب ما جاء في المشرك يدخل المسجد، والنسائي 4/122-123 في الصوم: باب وجوب الصوم، وابن ماجة 1402 في الإقامة: باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، كلهم عن عيسى بن حماد، بهذا الإسناد .'وأخرجه أحمد 3/168، والبخاري 63 في العلم: باب ما جاء في العلم، وابن منده 130 ، والبغوي في شرح السنة برقم 3 ، من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. وقدوم ضمام كان في سنة تسع بعد فتح مكة، جزم بذلك ابن إسحاق وأبو عبيد، وغيرهما كما في الفتح 1/152.'وأخرجه ابن أبي شيبة في الإيمان 4 ، وأحمد 1/264 من حديث ابن عباس.

درمیان ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اسے کہا: یہ سفید رنگت کے مالک' ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے صاحب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اے عبدالمطلب کے صاحبزادے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا: میں تمہیں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

اس نے دریافت کیا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ سے کچھ سوال کروں گا اور سوال کرتے ہوئے ذرا سختی کا اظہار کروں گا' تو آپ مجھ سے ناراض نہ ہوئیے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں' جو مناسب لگتا ہے تم پوچھو۔

اس نے کہا: میں آپ کو آپ کے پروردگار اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف بھیجا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ (جانتا ہے) جی ہاں۔

اس نے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے' ہم روزانہ پانچ نمازیں پڑھا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (جانتا ہے) جی ہاں۔

اس نے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے' ہم سال میں اس مہینے میں روزے رکھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (جانتا ہے) جی ہاں۔

اس نے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے' آپ ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کریں اور اسے ہمارے غریب لوگوں میں تقسیم کر دیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (جانتا ہے) جی ہاں!

اس شخص نے کہا: آپ جو کچھ لے کر آئے ہیں' میں اس پر ایمان لاتا ہوں' میں اپنے پیچھے (موجود) اپنی قوم کا نمائندہ ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے' جس کا تعلق بنو سعد بن بنو بکر سے ہے۔

155 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بِنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ الْبَلَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجُدِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ

155– إسناده صحيح . وأخرجه أبو عوانة في المسند 1/ 2 من طريقين عن عبد الملك بن إبراهيم الجدي، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 11/9، 10، وفي كتابه الإيمان 5 ، ومسلم 12 في الإيمان: باب السؤال عن أركان الإسلام، والترمذي 614 في الزكاة: باب ما جاء إذا أديت الزكاة، والنسائي 4/121، في الصوم، وابن منده 129 ، وأبو عوانة 1/ 2 و3، والحاكم في معرفة علوم الحديث ص 5 والبغوي في شرح السنة 4 و 5 ، من طرق عن سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد.

مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُهِينَا أَنْ نَسْأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَأْتِيَهُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْأَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَتَانَا رَسُوْلُكَ فَزَعَمَ أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَكَ قَالَ: صدق قَالَ فمن خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ: فَمَنْ جَعَلَ فِيهَا هٰذِهِ الْمَنَافِعَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ: فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا هٰذِهِ الْمَنَافِعَ اَللّٰهُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: زَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِيْ أَرْسَلَكَ اَللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: زَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَدَقَةً فِيْ أَمْوَالِنَا قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِيْ أَرْسَلَكَ اَللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: زَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِيْ سَنَتِنَا قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِيْ أَرْسَلَكَ اَللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: زَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِيْ أَرْسَلَكَ اَللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ شَيْئًا فَلَمَّا قَفَّى قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ صَدَقَ ليدخلن الجنة. (1:3)

توضیح مصنف: قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا النَّوْعُ مِثْلُ الْوُضُوْءِ وَالتَّيَمُّمِ وَالْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالصَّوْمِ الْفَرْضِ وَمَا أَشْبَهَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ الَّتِيْ هِيَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْأَحْوَالِ لَا الكل.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات سے منع کر دیا گیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کریں۔

تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ کوئی دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو اور آپ سے سوال کرے تو ہم اسے سن لیا کریں۔

ایک مرتبہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ آپ کا پیغام رساں ہمارے پاس آیا تھا۔

اس نے یہ بات بیان کی: آپ یہ کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔

اس شخص نے دریافت کیا: آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے' اس نے دریافت کیا: زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔

اس نے دریافت کیا: ان پہاڑوں کو کس نے قائم کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔

اس نے دریافت کیا: ان میں فائدے کس نے رکھے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔

اس نے کہا: پھر وہ ذات جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور پہاڑوں کو نصب کیا ہے اور ان میں منافع رکھے ہیں۔ اس کی قسم دے کر میں (آپ سے دریافت کرتا ہوں) کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس نے کہا: آپ کے مبلغ نے یہ بات بتائی ہے ہم پر (روزانہ) پانچ نمازیں پڑھنا لازم ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے اس نے دریافت کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ کے مبلغ نے یہ بات بتائی ہے ہمارے اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔ اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

اس نے کہا: آپ کے مبلغ نے یہ بات بھی بتائی ہے ہم پر پورے سال میں ایک مہینے کے روزے رکھنا فرض ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔ اس شخص نے کہا: آپ کو اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس نوعیت کے احکام جیسے وضو تیمم غسل جنابت پانچ نمازیں فرض روزہ اور اس جیسے دیگر احکام مخاطب افراد پر بعض حالتوں میں فرض ہوتے ہیں تمام حالتوں میں فرض نہیں ہوتے۔

156 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ

156– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخارى 1458 فى الزكاة: باب لا تؤخذ كرائم أموال الناس فى الصدقة، ومسلم 19 31 فى الإيمان: باب الدعاء إلى الشهادتين وشرائع الإسلام، وابن منده فى الإيمان 214، والطبرانى فى الكبير 12207. من طريق أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 7372 فى التوحيد: باب ما جاء فى دعاء النبى صلى الله عليه وآله وسلم إلى توحيد الله تبارك وتعالى، من طريق عبد الله بن أبى الأسود، عن الفضل بن العلاء، عن إسماعيل بن أمية، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 3/114، وأحمد 1/233، والبخارى 1395 فى الزكاة، باب وجوب الزكاة، و 1496 باب أخذ الصدقة من الأغنياء، و 2448 فى المظالم: باب الاتقاء والحذر من دعوة المظلوم، و 4347 فى المغازى: باب بعث أبى موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع، و 7371 فى التوحيد، ومسلم 19 فى الإيمان: باب الدعاء إلى الشهادتين وشرائع الإسلام، وأبو داؤد 1584 فى الزكاة: باب زكاة السائمة، والترمذى 625 فى الزكاة: باب ما جاء فى كراهية أخذ خيار المال فى الصدقة، والنسائى 5/2 فى الزكاة: باب وجوب الزكاة، وابن ماجة 1783 فى الزكاة: باب فرض الزكاة، والدارمى 1/379 و384 فى الزكاة، وابن منده 116 و 117 و 213، والبغوى فى شرح السنة 1557، والدارقطنى 2/136، والطبرانى 12408، من طرق عن زكريا بن إسحاق المكى، عن يحيى بن عبد الله بن صيفى، بهذا الإسناد.

عَبَّاسٍ

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ وَاِذَا فَعَلُوْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِذَا اَطَاعُوا بِهٰذَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أموال الناس . (1:4)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا النَّوْعُ مِثْلُ الْحَجِّ وَالزَّكَاةِ وَمَا اَشْبَهَهُمَا مِنَ الْفَرَائِضِ الَّتِيْ فُرِضَتْ عَلٰى بَعْضِ الْعَاقِلِيْنَ الْبَالِغِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی طرف جا رہے ہو' تم انہیں سب سے پہلے اللہ کی عبادت کی دعوت دینا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرلیں' تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ ایسا کرلیں' تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے' جو ان کے اموال میں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دی جائے گی' جب وہ اس حکم کی فرمانبرداری کریں' تو تم ان سے زکوٰۃ وصول کرلینا اور لوگوں کے عمدہ مال حاصل کرنے سے بچنا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ قسم جیسے حج اور زکوٰۃ اور ان جیسے دیگر فرائض (وہ ہیں) جو بعض عاقل و بالغ لوگوں پر بعض مخصوص حالتوں میں فرض قرار دیے گئے ہیں' یہ ہر حال میں فرض نہیں ہیں (یعنی زکوٰۃ اس پر فرض ہوگی جو صاحبِ نصاب ہو اور اس نصاب پر ایک سال گزر جائے اور حج اس پر فرض ہوگا جس کے لئے حج کے مخصوص ایام میں مکہ تک جانا ممکن ہو۔ یہ ہر مسلمان پر ہر حال میں فرض نہیں ہے۔)

157- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ

157- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو عبيد في الإيمان 1 ص58، 59، والبخارى 523 في مواقيت الصلاة: باب (مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ) ، ومسلم 17 في الإيمان: باب الأمر بالإيمان بالله تعالى، وأبو داوٗد 3692 في الأشربة: باب في الأوعية، والترمذى 2611 في الإيمان: باب ما جاء في إضافة الفرائض إلى الإيمان، والنسائى 8/120 في الإيمان: باب أداء الخمس، وابن مندة 22 و 153 من طريق عن عباد بن عباد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 16927 عن معمر، عن أبي جمرة، به مختصرًا، ومن طريق عبد الرزاق وأخرجه احمد 1/333، .334وسيورده المؤلف برقم 172 من طريق شعبة، عن أبي جمرة، به، ويأتي تخريجه في موضعه . وأخرجه من طرق أخرى عن أبي جمرة، به: البخارى 1398 في الزكاة، و 3095 في فرض الخمس، و 3510 في المناقب، و 4369 في المغازى، و 6176 في الأدب: باب قول الرجل مرحبًا، و 7556 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ) ، ومسلم 3/1579 17 39 في الأشربة: باب النهى عن الانتباذ في المزفت، والبيهقى في. دلائل النبوة 5/323-324، وابن منده 18 و 19 و 20 و 151 و 169 .

حدثنا أبو جمرة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث):قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَخْلُصُ اِلَيْكَ اِلَّا فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَعْمَلُ بِهٖ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا قَالَ: آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رسول الله وإقام الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَاَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ . (1:1)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ[1] وَاَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے۔

ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کفار رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ اس لئے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔

آپ ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم دیں جس پر ہم عمل کریں اور اپنے پیچھے لوگوں کو اس کی دعوت دیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مالِ غنیمت میں سے خمس کی ادائیگی کرنا اور تمہیں دُباء، حنتم، نقیر اور مقیر سے منع کرتا ہوں۔

یہ روایت قتادہ نے سعید بن میتب اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جبکہ ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِيْمَانَ وَالْاِسْلَامَ اسْمَانِ لِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایمان اور اسلام ایک ہی مفہوم کے دو نام ہیں

158 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ طَاوُسًا

---

[1] أخرجه أحمد 1/361 عن بهز وعفان، وابن منده في الإيمان 156 من طريق مسلم بن إبراهيم، ثلاثتهم عن أبان بن يزيد العطار، عن قتادة، بهذا الإسناد.

[2] وأخرجه أحمد 3/22، 23 عن يحيى بن سعيد، ومسلم 18 في الإيمان، من طريق ابن علية، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري.وأخرجه عبد الرزاق 16929 عن ابن جريج، عن أبي قزعة، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد.

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: اَلَا تَغْزُو؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَحَجِّ البيت . (1:1)

21/21

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَانِ خَبَرَانِ خَرَجَ خِطَابُهُمَا عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْاِيْمَانَ ثُمَّ عَدَّهُ اَرْبَعَ خِصَالٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْاِسْلَامَ وَعَدَّهُ خَمْسَ خِصَالٍ وَهٰذَا مَا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا بِاَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ الشَّيْءَ فِيْ لُغَتِهَا بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ وَلَا تُرِيْدُ بِذِكْرِهَا ذٰلِكَ الْعَدَدَ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ وَلَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا مَا عُدَّ فِيْ خبر بن عَبَّاسٍ لِاَنَّهُ ذَكَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ خَبَرٍ اَشْيَاءَ كَثِيْرَةً مِنَ الْاِيْمَانِ ليست فى خبر بن عمر ولا بن عباس اللذين ذكرناهما.

حنظلہ بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ بن خالد کو طاؤس کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ جہاد میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دو روایات جن میں الفاظ کا مخصوص پس منظر ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا ذکر کیا ہے اور پھر آپ نے اس کے لئے چار خصلتوں کا تذکرہ کیا ہے' پھر آپ نے اسلام کا تذکرہ کیا اور اس کے لئے پانچ خصلتوں کا تذکرہ کیا۔

یہ وہ صورت ہے' جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ عرب اپنے محاورے میں کسی متعین تعداد کے ہمراہ کسی چیز کا ذکر کرتے ہیں اور اس متعین تعداد کے تذکرے سے مراد یہ نہیں ہوتا کہ اس کے علاوہ تعداد کی نفی کر دی جائے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مراد نہیں لیا کہ ایمان سے مراد صرف وہی امور ہوں گے جن کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول

158– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه الترمذى 2609 فى الإيمان، عن أبى كريب، والآجرى فى الشريعة ص106 من طريق إسماعيل، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/143، والبخارى 8 فى الإيمان: باب دعاؤكم إيمانكم، ومسلم 16 22 فى الإيمان: باب بيان أركان الإسلام، والنسائى 8/107 فى الإيمان: باب على كم بنى الإسلام، وأبو عبيد فى الإيمان 4 ص59 وأبو نعيم فى أخبار أصبهان 1/146، والبيهقى فى السنن 1/358، وابن منده 40 و 148 والبغوى فى شرح السنة 6 ، من طرق عن حنظلة به، وصححه ابن خزيمة برقم 308 .ومن طرق عن ابن عمر أخرجه الحميدى 703 ، وأحمد 2/26 و93و120، ومسلم 16 فى الإيمان، والترمذى 2609 فى الإيمان، وأبو عبيد فى كتاب الإيمان ص 59، والآجرى فى الشريعة ص 106، وابن منده فى الإيمان 41 و 42 و 43 و 149 و 150 ، والطبرانى فى الكبير 13203 و 13518 ، وأبو نعيم فى حلية الأولياء 3/62، والبيهقى فى السنن 3/367، وصححه ابن خزيمة برقم 309 . وسيورده المؤلف أيضًا برقم 1446 فى أول كتاب الصلاة.

روایت میں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے دیگر روایات میں دیگر بہت سی اشیاء کا ایمان کا حصہ ہونے کا ذکر کیا ہے' جن کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ان دو روایات میں نہیں ہے' جنہیں ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِيمَانَ وَالْاِسْلَامَ اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

159- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِحْسَانُ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ فَمَتَى الساعة؟ قال: ما المسؤول عنها باَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُحَدِّثُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَرَاَيْتَ الْعُرَاةَ الْحُفَاةَ رؤوس النَّاسِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ) (لقمان: **34**) الْاٰيَةَ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالَ: ذَاكَ جِبْرِيْلُ جَاءَ ليعلم الناس دينهم. (**3:26**)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے پاس تشریف فرما تھے۔ اس دوران ایک شخص چلتا ہوا آپ کے پاس حاضر ہوا اس نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں، اس کی بارگاہ میں حاضری پر ایمان رکھو اور تم دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو'

اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسلام سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ' فرض نماز ادا کرو' تم فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔

159- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 4777 في التفسير: باب (إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ)، عن إسحاق بن إبراهيم وهو الحنظلي المعروف بابن راهويه، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/5، 6، والبخاري 50 في الإيمان: باب سؤال جبريل النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن الإيمان والإسلام، ومسلم 9 في الإيمان: باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، وابن ماجة 64 في المقدمة: باب في الإيمان، وابن منده في الإيمان 15 من طرق عن إسماعيل بن عُلية، عن أبي حيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 9 6 عن ابن نمير، عن محمد بن بشر، عن أبي حيان، به. وأخرجه مسلم 10 في الإيمان من طريق زهير بن حرب، وابن منده 16 و 159 من طريق إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن جرير، عن عمارة بن القعقاع، عن أبي زرعة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/101 في الإيمان: باب صفة الإيمان والإسلام، عن محمد بن قدامة، عن جرير، عن أبي فروة، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة وأبي ذر. وأخرجه دون ذكر السؤال عن الإيمان وما بعده أبو داوٗد 4698 في السنة: باب في القدر، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير بإسناد النسائي المذكور. وسيرد برقم 168 من حديث ابن عمر.

اس نے دریافت کیا: اے حضرت محمد ﷺ! احسان سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔

اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں جس شخص سے دریافت کیا گیا ہے وہ دریافت کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا' تاہم میں تمہیں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتادیتا ہوں۔

جب کنیز اپنے آقا کو جنم دے اور جب تم برہنہ جسم، برہنہ پاؤں (لوگوں) کو حکمران دیکھو (تو یہ قیامت کی نشانیاں ہوں گی)

پانچ چیزیں ایسی ہیں' جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

''بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔''

(اس کے بعد پوری آیت ہے)

پھر وہ شخص چلا گیا لوگوں نے اسے تلاش کیا' وہ انہیں نہیں ملا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ جبرائیل تھے' جو اس لئے آئے تھے تا کہ لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِسْلَامَ وَالْاِيْمَانَ اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ يَشْتَمِلُ ذٰلِكَ الْمَعْنَى عَلَى الأقوال و الأفعال معا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اسلام اور ایمان ایک ہی معنی کے دو نام ہیں اور وہ مفہوم اقوال اور افعال دونوں پر مشتمل ہے

160- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى' قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ' قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّـهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَتَيْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ عَدَدَ اَصَابِعِيْ هٰذِهِ اَنْ لَا اٰتِيَكَ فَمَا الَّذِيْ بَعَثَكَ بِهٖ؟ قَالَ: الْاِسْلَامُ، قَالَ: وَمَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: اَنْ تُسْلِمَ قَلْبَكَ لِلّٰهِ وَاَنْ تُوَجِّهَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ وَاَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ اَخَوَانِ نَصِيْرَانِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ عَبْدٍ تَوْبَةً اَشْرَكَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ. (**3:65**)

160- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 5/3 عن عفان، والطبراني/19 1036 من طريق أسد بن موسى، وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 20115، وأحمد 5/5، والنسائي 5/4 في الزكاة: باب وجوب الزكاة و5/82، 83: باب من سأل بوجه الله عزوجل، وابن المبارك في الزهد 987، والطبراني /19 969 من طريق بهز بن حكيم بن معاوية، عن أبيه حكيم، بهذا الإسناد. وله طريقان اخران عند الطبراني /19 1033 و 1073. وقسمه الأخير وهو: لا يقبل الله ... أخرجه ابن ماجة 2536 في الحدود: باب المرتد عن دينه، من طريق أبي أسامة، عن بهز بن حكيم، عن أبيه، به.

❁❁ حکیم بن معاویہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میں اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں' جب میں اپنی انگلیوں کی تعداد میں یہ قسم اٹھا چکا تھا کہ میں آپ کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

آپ کو کس چیز کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کے۔

انہوں نے دریافت کیا: اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے لئے جھکا دو اور تم اپنا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف کرلو۔

اور تم فرض نماز ادا کرو اور تم فرض زکوٰۃ ادا کرو۔

یہ دو بھائی ہیں' جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی بھی ایسے بندے کی توبہ قبول نہیں کرے گا' جو اسلام قبول کرنے کے بعد شرک کا ارتکاب کرے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِيمَانَ وَالْاِسْلَامَ اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

161 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْمُسْلِمُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سبعة أمعاء . (3:13)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے' اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْخِطَابَ مَخْرَجُهُ مَخْرَجُ الْعُمُوْمِ وَالْقَصْدُ فِيْهِ الْخُصُوْصُ اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ النَّاسِ لَا الْكُلَّ.

161– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 3/109 في الجامع: باب ما جاء في معي الكافر، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 5396 في الأطعمة: باب المؤمن يأكل في معي واحد، والطحاوي في مشكل الآثار 2/407. وأخرجه أحمد 2/257 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن إسحاق، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 19558 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/318، والبغوي 2879 وأخرجه أحمد 2/415 و455، والبخاري 5397 في الأطعمة، وابن ماجة 3256 في الأطعمة: باب المؤمن يأكل في معي واحد، والنسائي في الوليمة كما في التحفة 10/85–86 من طرق عن شعبة، عن عدي بن ثابت، عن أبي حازم، عن أبي هريرة . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/321 عن محمد بن كثير، وأحمد 2/435، والدارمي 2/99 في الأطعمة، عن يحيى بن سعيد، كلاهما عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة . وفي الباب عن ابن عمر عند أحمد 2/21، وابن ماجة 3257 ، وعن جابر عند أحمد 3/357 و392، وعن ميمونة بنت الحارث عند أحمد 6/335، وعن أبي بصرة الغفاري عند أحمد 6/397، وعن أبي موسى الأشعري عند ابن ماجة 3258 .

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ روایت کے الفاظ کا مخرج عموم ہے، لیکن مراد مخصوص ہے، اس سے مراد بعض لوگ ہیں، تمام لوگ مراد نہیں ہیں

162 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَ حِلَابَهَا حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهُ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَشْرَبُ فِىْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرَ يَشْرَبُ فِىْ سبعة أمعاء . (3:13)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک کافر شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان بنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا اس نے اس کا دودھ پی لیا، تو دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ اس نے اس کا دودھ بھی پی لیا یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔

پھر صبح کے وقت اس نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ اس نے اس کا دودھ پی لیا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا، تو وہ اسے ختم نہیں کر سکا۔ (تو اس موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک مومن ایک آنت میں پیتا ہے، اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْاِسْلَامَ وَالْاِيمَانَ بَيْنَهُمَا فُرْقَانٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اسلام اور ایمان کے مفہوم کے درمیان فرق ہے

163 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ:

162- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في الموطأ 3/109، 110 في الجامع: باب ما جاء في معى الكافر، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/375، ومسلم 2063 في الأشربة: باب المؤمن يأكل في معى واحد، والترمذي 1819 في الأطعمة: باب ما جاء أن المؤمن يأكل في معى واحد، والنسائي في الوليمة كما في التحفة 9/416 والبيهقي في دلائل النبوة 6/116-117، والطحاوي في مشكل الآثار 2/408 409، والبغوي 2880 .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ مُسْلِمٌ قَالَهَا ثَلَاثًا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: نَرٰى اَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ والإيمان العمل. (3:65)

عامر بن سعد بن وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو کچھ عطیات دیئے۔ آپ نے ان میں سے ایک شخص کو کچھ نہیں دیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے فلاں اور فلاں کو دے دیا ہے' لیکن فلاں شخص کو کچھ نہیں دیا۔ حالانکہ وہ مومن ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مومن ہے یا مسلمان ہے؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

زہری کہتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں: اسلام سے مراد زبانی طور پر کلمہ پڑھنا ہے' اور ایمان سے مراد عمل کرنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِيْنَ مِمَّنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَّظَانِّهٖ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ اللذين ذكرناهما

اس روایت کا تذکرہ جس نے احادیث کا سماع کرنے والے بعض ایسے افراد کو غلط فہمی کا شکار کیا' جنہوں نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (انہیں یہ غلط فہمی ہوئی کہ) یہ روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم ذکر کر چکے ہیں

164 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حدثني الليث بن سعد عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِيْ فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ وَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَفَاَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ قَطَعَ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ قَطَعَهَا اَفَاَقْتُلُهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قبل أن تقتله وأنت بمنزلة قبل أن يقول كلمته التي قال. (3:65)

163– حديث صحيح، رجاله رجال الشيخين غير ابن أبي السرى، فإنه كثير الأوهام، وقد توبع، وأخرجه الحميدى 69 ، وأحمد 1/167، وابن منده في الإيمان 161 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 68 ، وأبو داوٗد 4683 في السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، والنسائي 8/103 و104 في الإيمان: باب تأويل قوله تعالى: (قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا) ، وابن منده في الإيمان 161 من طرق عن معمر، بهذا الإسناد وأخرجه الحميدى 67 ، والطيالسي 198 ، وابن أبي شيبة 11/31، وأحمد 1/182، والبخارى 27 في الإيمان: باب إذا لم يكن الإسلام على الحقيقة، و 1478 في الزكاة: باب لا يسألون الناس إلحافاً، ومسلم 150 في الإيمان: باب تألف قلب من يخاف على إيمانه، وابن منده 162 ، من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنْ قتلته بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ يُرِيْدُ بِهٖ اَنَّكَ تُقْتَلُ قَوَدًا لِاَنَّهٗ كَانَ قَبْلَ اَنْ اَسْلَمَ حَلَالَ الدَّمِ وَاِذَا قَتَلْتَهٗ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ صِرْتَ بِحَالَةٍ تُقْتَلُ مِثْلَهٗ قَوَدًا بِهٖ لَا اَنَّ قَتْلَ الْمُسْلِمِ يُوجِبُ كُفْرًا يُخْرِجُ مِنَ الْمِلَّةِ اِذِ اللّٰهُ قَالَ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى) (البقرة: 178).

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت حال کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں کسی کافر کے مدمقابل آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ لڑائی کرتا ہے اور میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ دیتا ہے' پھر (میں اس پر غالب آتا ہوں) تو وہ مجھ سے بچنے کے لئے درخت کے پیچھے جاتا ہے' اور کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کے لئے اسلام قبول کرتا ہوں' تو اس شخص کے یہ کہنے کے بعد میں اسے قتل کر دوں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا تھا' اور اس نے اس ہاتھ کو کاٹنے کے بعد یہ بات کہی ہے۔ کیا میں اس کو قتل کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو' کیونکہ اگر تم اسے قتل کر دیتے ہو' تو وہ تمہاری اس جگہ پر آ جائے گا' جس جگہ تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے۔

اور تم اس کی اس جگہ پر چلے جاؤ گے' جو اس کے کہے ہوئے کلمے سے پہلے اس کا مقام تھا۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم اسے قتل نہ کرو' کیونکہ اگر تم اسے قتل کر دیتے ہو' تو وہ تمہاری اس جگہ پر آ جائے گا' جس جگہ تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے۔'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: تمہیں قصاص میں قتل کر دیا جائے گا کیونکہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اس کا خون بہانا جائز تھا' لیکن جب تم نے اس کے اسلام قبول کرنے کے بعد اسے قتل کیا تو تم ایسی حالت میں پہنچ جاؤ گے کہ تمہیں اس کے قصاص میں قتل کر دیا جائے گا۔

اس حدیث سے یہ مراد نہیں ہے: کسی مسلمان کو قتل کرنا ایسے کفر کو واجب کر دیتا ہے جو آدمی کو دین سے خارج کر دے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! مقتولین کے بارے میں تم پر قصاص پر لازم قرار دیا گیا ہے''۔

164–اسناده صحيح وأخرجه ابن أبي شيبة 10/126 و12/378، ومسلم 95 في الإيمان: باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال: لا إله إلا الله، وأبو داؤد 2644 في الجهاد: باب علام يُقاتل المشركون، والنسائي في السير كما في التحفة 8/503، وابن منده 57 و 58 ، والطحاوي في مشكل الآثار 1/704، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/5، ومسلم 95 156 من طريق عبد الرزاق، عن ابن جريج، عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق في مصنفه 18719 عن مُعمر، عن الزهري، به. ومن طريق أخرجه ابن منده 56 . وأخرجه أحمد 6/3، 4، والبخاري 4019 في المغازي، و 6765 في الديات: باب قوله تعالى: (وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ) ، وابن منده 55 و 58 و 60 ، والبيهقي 8/195 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْإِيمَانِ لِلْمُقِرِّ بِالشَّهَادَتَيْنِ مَعًا

دو شہادتوں کا ایک ساتھ اقرار کرنے والے کے لئے ایمان کے اثبات کا تذکرہ

165 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حدثنا بن اَبِىْ عَدِيّ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ لِىْ غُنَيْمَةٌ تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِىْ فِىْ قِبَلِ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ ذَهَبَ الذِّئْبُ مِنْهَا بِشَاةٍ وَاَنَا مِنْ بَنِىْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَىَّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اَفَلَا اُعْتِقُهَا؟ قَالَ: ائْتِنِىْ بِهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: اَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: فِى السَّمَاءِ قَالَ: مَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مؤمنة . (3:49)

❀❀ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری کچھ بکریاں تھیں جنہیں میری ایک کنیز "احد" اور "جوانیہ" کی طرف چرایا کرتی تھی۔ ایک دن میں وہاں پہنچا' تو پتہ چلا کہ ان میں سے ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے۔

میں بھی انسان ہوں' مجھے بھی اسی طرح غصہ آ گیا' جس طرح لوگوں کو غصہ آتا ہے' تو میں نے اسے مکا مارا۔

پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: کیا میں اسے آزاد نہ کردوں؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے میرے پاس لے کر آؤ۔

میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: آسمان میں۔

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے آزاد کردو۔ وہ مومن ہے۔

165– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن أبي شيبة 11/9 و20، وأحمد 5/447، 448، ومسلم 537 في المساجد: باب تحريم الكلام في الصلاة ونسخ ما كان من إباحة، وأبو داؤد 930 في الصلاة: باب تشميت العاطس في الصلاة، و 3282 في الأيمان والنذور: باب في الرقبة المؤمنة، والنسائي في السير كما في التحفة 8/427، وأبو عبيد في الإيمان 84 وابن الجارود 212، والطبراني في الكبير 19/ 938 من طريقين عن حجاج الصواف، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1105، وأحمد 5/448، ومسلم 537 في المساجد/ والنسائي 3/14 في السهو: باب الكلام في الصلاة، وابن خزيمة في التوحيد ص 121، وابن أبي عاصم 104، والبيهقي في السنن 10/57، وفي الأسماء والصفات ص 421، واللالكائي في السنة 652، والطبراني 19/ 927 و 939، من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه مالك 3/5، 6 في العتق والولاء: باب ما يجوز في العتق في الرقاب الواجبة، عن هلال بن أسامة، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عمر بن الحكم، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في الرسالة 242، والنسائي في النعوت والتفسير كما في التحفة 2/427، والبيهقي 10/57. وفي الباب عن الشريد بن سويد الثقفي سيورده المؤلف برقم 189 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِيمَانَ اَجْزَاءٌ وَشُعَبٌ لَهَا اَعْلٰى وَاَدْنٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایمان کے اجزاء ہوتے ہیں اور اس کے کچھ شعبے ہوتے ہیں جن میں سے کچھ اعلیٰ ہوتے ہیں اور کچھ ادنیٰ ہوتے ہیں

166 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْاِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً اَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَرْفَعُهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطريق والحياء شعبة من الإيمان . (1:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ اِلَى الشىء الذى هو فرض على المخاطبين فى جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ فَجَعَلَهُ اَعْلَى الْاِيمَانِ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الشَّيْءِ الَّذِىْ هُوَ نَفْلٌ لِلْمُخَاطَبِينَ فِىْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ فَجَعَلَهُ اَدْنَى الْاِيمَانِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ فِىْ كُلِّ الْاَحْوَالِ وَكُلَّ شَيْءٍ فَرْضٌ عَلٰى بَعْضِ الْمُخَاطَبِينَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وَكُلَّ شَيْءٍ هُوَ نَفْلٌ لِلْمُخَاطَبِينَ فِىْ كُلِّ الْاَحْوَالِ كُلُّهُ من الإيمان.

وَاَمَّا الشَّكُّ فِىْ اَحَدِ الْعَدَدَيْنِ فَهُوَ مِنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ فِى الْخَبَرِ كَذٰلِكَ قَالَهُ مَعْمَرٌ عَنْ سُهَيْلٍ وَقَدْ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ مَرْفُوعًا وَقَالَ: اَلْاِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَلَمْ يَشُكَّ وَاِنَّمَا تَنَكَّبْنَا خَبَرَ سُلَيْمَانَ بْنِ بَلَالٍ فِىْ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَاقْتَصَرْنَا عَلٰى خَبَرِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ لِنُبَيِّنَ اَنَّ الشَّكَّ فِى الْخَبَرِ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا هُوَ كَلَامُ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ كَمَا ذكرناه.

166– إسناده صحيح على مسلم . وأخرجه مسلم 35 58 فى الإيمان: باب بيان عدد شعب الإيمان، وابن ماجة 57 فى المقدمة: باب فى الإيمان، وابن منده فى الإيمان 147 ، والبغوى فى شرح السنة 17 ، والآجرى فى الشريعة 110 من طرق عن جرير هو ابن عبد الحميد ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/414 عن عفان، وأبو داوُد 4676 فى السنة: باب فى رد الإرجاء ، عن موسى بن إسماعيل، والبغوى فى شرح السنة 18 ، من طريق حجاج الأنماطى، كلهم عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صالح، بهذا الإسناد . وسيورده برقم 191 من طريق سفيان الثورى، عن سهيل بن أبى صالح، به، ويرد تخريجه هناك . وأخرجه ابن أبى شيبة 11/40، والنسائى 8/110 فى الإيمان: باب ذكر شعب الإيمان، وابن ماجة 57 . وسيورده بعده 167 و 190 من طريق سليمان بن بلال، عن ابن دينار، به. وبرقم 181 من طريق بن يزيد بن عبد اللّٰه بن الهاد، عن ابن دينار، به، ويرد تخريج كل طريق فى موضعه. وأخرجه الطيالسى 2402 من طريق وهيب، عن سهيل بن أبى صالح، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/379، من طريق قتيبة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایمان کے ساٹھ سے کچھ زیادہ شعبے ہیں''۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

''ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے بلند ترین ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھنا ہے' اور سب سے کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں اس چیز کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جو تمام مخاطب لوگوں پر تمام حالتوں میں فرض ہے' اور آپ نے اسے ایمان کا بلند تر درجہ قرار دیا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی طرف اشارہ کیا ہے' جو مخاطب لوگوں کے لئے تمام اوقات میں نفل ہے' اور آپ نے اسے ایمان کا سب سے نیچے کا درجہ قرار دیا ہے۔

یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہر وہ چیز جو مخاطب لوگوں پر تمام حالتوں میں فرض کی گئی ہے' اور ہر وہ چیز جو بعض مخاطب لوگوں پر بعض حالتوں میں فرض کی گئی ہے' اور ہر وہ چیز جو مخاطب لوگوں کے لئے ہر حالت میں نفل ہے یہ سب کی سب ایمان کا حصہ ہیں۔

جہاں تک دو عددوں میں سے ایک کے بارے میں شک کا تعلق ہے' تو یہ شک سہیل بن ابوصالح نامی راوی کو اس روایت میں ہوا ہے۔

یہ بات معمر نے سہیل کے حوالے سے اسی طرح بیان کی ہے' اور سلیمان بن بلال نے اسے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہیں''

انہوں نے کسی شک کے بغیر یہ بات ذکر کی ہے۔

ہم نے اس جگہ پر سلیمان بن بلال کی نقل کردہ روایت کو پرے کر دیا ہے' اور سہیل بن ابوصالح کی نقل کردہ روایت پر اکتفا کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے: تاکہ ہم یہ بات بیان کر دیں کہ روایت کے الفاظ میں شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا حصہ نہیں ہے بلکہ یہ سہیل بن ابوصالح کا کلام ہے جیسا کہ ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُهَيْلُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں سہیل بن ابوصالح نامی راوی منفرد ہے

167 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ

عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وستون شعبة والحياء شعبة من الإيمان . (1:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اخْتَصَرَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ هٰذَا الْخَبَرَ فَلَمْ يَذْكُرْ ذِكْرَ الْاَعْلٰى وَالْاَدْنٰى مِنَ الشُّعَبِ وَاقْتَصَرَ عَلٰى ذِكْرِ السِّتِّيْنَ دُوْنَ السَّبْعِيْنَ وَالْخَبَرُ فِيْ بِضْعٍ وَسَبْعِيْنَ خَبَرٌ مُتَقَصًّى صَحِيْحٌ لَا ارْتِيَابَ فِيْ ثُبُوْتِهٖ وَخَبَرُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ خَبَرٌ مُخْتَصَرٌ غَيْرُ مُتَقَصًّى وَاَمَّا الْبِضْعُ فَهُوَ اسْمٌ يَقَعُ عَلٰى اَحَدِ اَجْزَاءِ الْاَعْدَادِ لِاَنَّ الْحِسَابَ بِنَاؤُهٗ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ عَلَى الْاَعْدَادِ وَالْفُصُوْلِ وَالتَّرْكِيْبِ فَالْاَعْدَادُ مِنَ الْوَاحِدِ اِلَى التِّسْعَةِ وَالْفُصُوْلُ هِيَ الْعَشَرَاتُ وَالْمِئُوْنُ وَالْاُلُوْفُ وَالتَّرْكِيْبُ مَا عَدَا مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ تَتَبَّعْتُ مَعْنَى الْخَبَرِ مُدَّةً وَذٰلِكَ اَنَّ مَذْهَبَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَكَلَّمْ قَطُّ اِلَّا بِفَائِدَةٍ وَلَا مِنْ سُنَنِهٖ شَيْءٌ لَا يُعْلَمُ مَعْنَاهُ فَجَعَلْتُ اَعُدُّ الطَّاعَاتِ مِنَ الْاِيْمَانِ فَاِذَا هِيَ تَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا الْعَدَدِ شَيْئًا كَثِيْرًا فَرَجَعْتُ اِلَى السُّنَنِ فَعَدَدْتُ كُلَّ طَاعَةٍ عَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ فَاِذَا هِيَ تَنْقُصُ مِنَ الْبِضْعِ وَالسَّبْعِيْنَ فَرَجَعْتُ اِلٰى مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ مِنْ كَلَامِ رَبِّنَا وَتَلَوْتُهٗ اٰيَةً اٰيَةً بِالتَّدَبُّرِ وَعَدَدْتُ كُلَّ طَاعَةٍ عَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاِيْمَانِ فَاِذَا هِيَ تَنْقُصُ عَنِ الْبِضْعِ وَالسَّبْعِيْنَ فَضَمَمْتُ الْكِتَابَ اِلَى السُّنَنِ وَاَسْقَطْتُ الْمُعَادَ مِنْهَا فَاِذَا كُلُّ شَيْءٍ عَدَّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاِيْمَانِ فِيْ كِتَابِهٖ وَكُلُّ طَاعَةٍ جَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ فِيْ سُنَنِهٖ تِسْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهَا شَيْءٌ فَعَلِمْتُ اَنَّ مُرَادَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ الْاِيْمَانَ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ فَذَكَرْتُ هٰذِهِ المسألة بِكَمَالِهَا بِذِكْرِ شُعْبَةٍ فِيْ كِتَابِ وَصْفُ الْاِيْمَانِ وَشُعَبِهٖ بِمَا اَرْجُو اَنَّ فِيْهَا الْغُنْيَةَ لِلْمُتَاَمِّلِ اِذَا تَاَمَّلَهَا فَاَغْنٰى ذٰلِكَ عَنْ تِكْرَارِهَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ.

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْاِيْمَانَ اَجْزَاءٌ بِشُعَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ: اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَعْلَاهَا شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَذَكَرَ جُزْءًا مِنْ اَجْزَاءِ شُعَبِهٖ هِيَ كُلُّهَا فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانُ بِمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنْ اَجْزَاءِ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ وَاقْتَصَرَ عَلٰى ذِكْرِ جُزْءٍ وَاحِدٍ مِّنْهَا حَيْثُ قَالَ: اَعْلَاهَا شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّ سَائِرَ الْاَجْزَاءِ مِنْ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ كُلُّهَا مِنَ الْاِيْمَانِ ثُمَّ

167– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 35 في الإيمان: باب بيان عدد شعب الإيمان، عن عبيد الله بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 9 في الإيمان: باب أمور الإيمان، ومسلم 35، والنسائي 8/110 في الإيمان: باب ذكر شعب الإيمان، وابن منده في الإيمان 144، من طرق عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم 190 من طريق الفضل بن يعقوب الرخامي، عن أبي عامر العقدي، به.

عَطَفَ فَقَالَ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ فَذَكَرَ جُزْءً ا مِنْ اَجْزَاءِ شُعَبِهٖ هِيَ نَفْلٌ كُلُّهَا لِلْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ سَائِرَ الْاَجْزَاءِ الَّتِيْ هِيَ مِنْ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ وَكُلَّ جُزْءٍ مِّنْ اَجْزَاءِ الشُّعَبِ الَّتِيْ هِيَ مِنْ بَيْنِ الْجُزْاَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ اللذين هما من اَعْلَى الْاِيمَانِ وَاَدْنَاهُ كُلُّهُ مِنَ الْاِيمَانِ وَاَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيمَانِ فَهُوَ لَفْظَةٌ اُطْلِقَتْ عَلٰى شَيْءٍ بِكِنَايَةِ سَبَبِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّ الْحَيَاءَ جِبِلَّةٌ فِي الْاِنْسَانِ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُكْثِرُ فِيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقِلُّ ذٰلِكَ فِيْهِ وَهٰذَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى زِيَادَةِ الْاِيمَانِ وَنُقْصَانِهٖ لِاَنَّ النَّاسَ لَيْسُوْا كُلُّهُمْ عَلٰى مَرْتَبَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الْحَيَاءِ فَلَمَّا اسْتَحَالَ اسْتِوَاؤُهُمْ عَلٰى مَرْتَبَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْهِ صَحَّ اَنَّ مَنْ وُجِدَ فِيْهِ اَكْثَرُ كَانَ اِيمَانُهُ اَزْيَدَ وَمَنْ وُجِدَ فِيْهِ مِنْهُ اَقَلُّ كَانَ اِيمَانُهُ اَنْقَصَ وَالْحَيَاءُ فِيْ نَفْسِهٖ هُوَ الشَّيْءُ الْحَائِلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَبَيْنَ مَا يُبَاعِدُهُ مِنْ ربه عن الْمَحْظُوْرَاتِ فَكَاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ تَرْكَ الْمَحْظُوْرَاتِ شُعْبَةً مِنَ الْاِيمَانِ بِاِطْلَاقِ اسْمِ الحياء عليه على ما ذكرناه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایمان کے ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سلیمان بن بلال نے اس روایت کو مختصر کیا ہے انہوں نے سب سے بلند اور سب سے نیچے والے شعبے کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے ستر کی بجائے صرف ساٹھ کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے' جبکہ روایت میں ستر اور کچھ شعبے بھی منقول ہے۔

اور یہ ایسی روایت ہے' جو تفصیلی ہے' اور صحیح ہے اس کے ثبوت میں کوئی شک نہیں ہے۔

سلیمان بن بلال کی نقل کردہ روایت مختصر ہے' اور تفصیلی نہیں ہے جہاں تک لفظ ''بضع'' اور کچھ) کا تعلق ہے' تو یہ ایک ایسا اسم ہے' جو اعداد کے اجزاء میں سے کسی ایک پر واقع ہوتا ہے' کیونکہ حساب کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔ اعداد پر' فصول پر اور ترکیب پر۔

جہاں تک اعداد کا تعلق ہے' تو وہ ایک سے لے کر نو تک ہوتے ہیں جہاں تک فصول کا تعلق ہے' تو وہ دہائیاں' سینکڑے اور ہزار ہوتے ہیں۔

جہاں تک ترکیب کا تعلق ہے' تو وہ اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے (وہ ترکیب ہے)

میں ایک طویل عرصے تک اس روایت کے مفہوم کی تحقیق کرتا رہا اس کی وجہ یہ ہے: ہمارا مذہب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی بات کی ہے وہ کسی فائدے کی وجہ سے کی ہوگی۔

اور آپ کے طریقے میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جس کا مفہوم معلوم نہ ہو' تو میں نے ایمان میں سے نیکیوں کو گننا شروع کیا' تو وہ اس تعداد سے کہیں زیادہ تھیں پھر میں نے سنت کی طرف رجوع کیا اور میں نے ان تمام نیکیوں کو گننا شروع کیا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے حصے کے طور پر شمار کیا ہے' تو یہ ستر اور اس کی تعداد سے کچھ کم تھیں۔

پھر میں نے دو جلدوں کے درمیان پروردگار کے کلام کی طرف رجوع کیا میں نے ایک ایک آیت کو غور سے پڑھا اور ہر اس

نیکی کو شمار کیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ایمان کے حوالے سے کیا ہے تو وہ بھی ستر اور اس سے کچھ کم تھیں۔

پھر میں نے کتاب کو سنت کے ساتھ ملایا اور ان میں سے تکرار کے ساتھ آنے والی چیزوں کو ساقط کر دیا' تو ہر وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کا حصہ اپنی کتاب میں شمار کیا ہے۔

اور ہر وہ نیکی جسے نبی اکرم ﷺ نے ایمان کا حصہ اپنی سنت میں قرار دیا ہے وہ **79** شعبے تھے۔ نہ اس سے زیادہ تھے نہ اس سے کم تھے۔

تو مجھے پتہ چل گیا کہ نبی اکرم ﷺ کی اس روایت میں مراد یہ ہے: ایمان کے ستر اور کچھ شعبے کتاب وسنت میں منقول ہیں' تو میں نے یہ مسئلہ مکمل طور پر ایمان کے شعبوں کے تذکرے کے ہمراہ کتاب ایمان کی صفت اور اس کے شعبے میں ذکر کر دیا ہے۔

مجھے یہ امید ہے کہ اس میں غور وفکر کرنیوالے شخص کے لئے کفایت ہو جائے گی اور اب مجھے اس بحث کو یہاں دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس بات کی دلیل کہ ایمان کے شعبوں کے حوالے سے اجزاء ہوتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے' جو عبداللہ بن دینار کے حوالے سے منقول روایت میں ہے۔

"ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہوتے ہیں' جن میں سب سے بلند اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ایمان کے شعبوں کے اجزاء میں سے ایک جز کا ذکر کیا ہے' جو سارے کا سارا تمام مخاطب لوگوں پر تمام حالتوں میں فرض ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔

کہ میں اللہ کا رسول ہوں' یا فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر یا جنت پر یا جہنم پر اور اس جیسی دیگر چیزوں پر ایمان رکھنا اس شعبے کے اجزاء میں سے ایک ہے۔

بلکہ نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے صرف ایک جز پر اکتفا کیا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اس کا سب سے بلند تر شعبہ "اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"

یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ تمام اجزاء: اس شعبے سے تعلق رکھتے ہے یہ تمام کے تمام ایمان کا حصہ ہیں پھر آپ نے عطف کیا اور لفظ "واؤ" استعمال کیا اور فرمایا: اس میں سب سے کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے شعبوں میں سے ایک جز کا ذکر کیا ہے' جو نفل ہے' اور یہ تمام اوقات میں مخاطب لوگوں کے لئے نفل کی حیثیت رکھتا ہے' اور یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ تمام اجزاء' جو اس شعبے سے تعلق رکھتے ہیں' اور ان دو ذکر شدہ اجزاء کے درمیان موجود شعبوں کے تمام اجزاء میں سے ہر ایک جز۔ اس کا تذکرہ ان دو روایات میں ہے' جو ایمان کا بلند تر مرتبہ اور کمترین مرتبہ ہیں۔

یہ سب کے سب ایمان کا حصہ ہیں۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے۔

''حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

تو یہ ایسے الفاظ ہیں' جن کا اطلاق کسی چیز پر اس کے سبب کے کنائے کے ساتھ کیا گیا ہے۔

اس کی صورت یوں ہے کہ جیسا ایک جبلت ہے' جو انسان میں موجود ہوتی ہے' تو کچھ لوگ ایسے ہیں' جن میں یہ زیادہ ہوتی ہے' اور کچھ میں یہ کم ہوتی ہے' تو یہ اس چیز کی صحیح دلیل ہے کہ ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے' اور اس میں کمی بھی ہوتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: تمام لوگ حیا کے اعتبار سے ایک ہی مرتبے کے نہیں ہوتے ہیں' تو جب ایمان کے ایک مرتبے کے بارے میں ان لوگوں کا برابر ہونا ناممکن ہے' تو یہ بات درست ہوگی کہ جس میں یہ زیادہ پائی جائے گی اس کا ایمان زیادہ ہوگا' اور جس میں یہ کم پائی جائیگی اس کا ایمان کم ہوگا۔

تو اس کا ایمان ناقص ہوگا' اور حیا اپنے وجود کے اعتبار سے ایک ایسی چیز ہے' جو آدمی اور اس چیز کے درمیان رکاوٹ بن جاتی ہے' جو چیز آدمی کو اس کے پروردگار سے دور کرتی ہے' اور ممنوعہ چیزوں سے تعلق رکھتی ہے' تو گویا کہ اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے ممنوعہ چیزوں کو ترک کرنے کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا ہے' اور اس کے لئے آپ نے لفظ حیا استعمال کیا ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے یہ بات ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ بِذِكْرِ جَوَامِعِ شُعَبِهِمَا

اس روایت کا تذکرہ جس میں اسلام اور ایمان کی صفت بیان کی گئی ہے اور ان دونوں کے تمام شعبوں کے ہمراہ (بیان کی گئی ہے)

168 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ اَوْ مُعْتَمِرَيْنِ وَقُلْنَا لَعَلَّنَا لَقِيْنَا رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فنسأله عن القدر فلقينا بن عُمَرَ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَكِلُ الْكَلَامَ اِلَيَّ

168– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه ابن منده في الإيمان 7 من طريقين عن محمد بن المنهال، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا من طريق محمد بن عبد الله بن بزيع، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 8 في الإيمان: باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، وأبو داوُد 3695 في السنة: باب في القدر، والترمذي 2610 في الإيمان: باب ما جاء في وصف جبريل للنبي الإسلامَ والإيمان، والنسائي 8/97 في الإيمان، وابن ماجة 63 في المقدمة: باب في الإيمان، والبغوي في شرح السنة 2 من طرق عن كهمس، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي ص21، ومسلم 8 2 و 3 ، ابن منده 9 و 10 من طرق عن عبد الله بن بريدة، به . وأخرجه أبو داوُد 4697 من طريق الفريابي، بريدة، عن ابن يعمر، به. وأخرجه أحمد 1/52 و53 من طريقين، عن سفيان، عن علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بُريدة، عن ابن يعمر، عن ابن عمر، ولم يذكر فيه عمر. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/44–45 من طريق عطاء بن السائب.

فَقُلْنَا: یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ ظَهَرَ عِنْدَنَا اناس يقرؤون الْقُرْآنَ يَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ تَقَفُّرًا يَزْعُمُوْنَ اَنْ لَا قَدَرَ وَاَنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ قَالَ: فَاِنْ لَقِيْتَهُمْ فَاَعْلِمْهُمْ اَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِیءٌ وَهُمْ مِنِّيْ بُرَآءُ والذى يحلف به بن عُمَرَ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا ثُمَّ لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدَرِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا اِذْ جَاءَ شَدِيْدُ سَوَادِ اللِّحْيَةِ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ فَوَضَعَ رُكْبَتَهُ عَلٰى رُكْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ قَالَ: صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا مِنْ سُؤَالِهِ اِيَّاهُ وَتَصْدِيْقِهِ اِيَّاهُ قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَعَجِبْنَا مِنْ سُؤَالِهٖ اياه وَتَصْدِيْقِهٖ اِيَّاهُ قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ مَا الْاِحْسَانُ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ: مَا الْمَسْؤُوْلُ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ: فَمَا اَمَارَتُهَا؟ قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ: فَتَوَلّٰى وَذَهَبَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَالِثَةٍ فَقَالَ: يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يعلمكم دينكم . (3:38)

❁❁ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری حج کرنے کے لئے یا شاید عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ ہم نے یہ سوچا: ہوسکتا ہے ہماری ملاقات نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی شخص سے ہوجائے' تو ہم ان سے تقدیر کے بارے میں دریافت کرلیں گے۔

پھر ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ مجھے اندازہ ہوگیا کہ میرا ساتھی یہ چاہے گا کہ اس بات کا آغاز میں کروں ہم نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمارے ہاں کچھ لوگ پیدا ہوئے ہیں' جو قرآن پڑھتے ہیں اور علم حاصل کرتے ہیں' لیکن وہ یہ گمان رکھتے ہیں' تقدیر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

اور معاملہ (کسی گزشتہ تقدیر کے بغیر) نئے سرے سے شروع ہوتا ہے۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہاری ان لوگوں سے ملاقات ہو' تو انہیں بتادینا کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے' اور ان کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس ذات کی قسم! جس کا نام لے کر عبداللہ بن عمر قسم اٹھاتا ہے' اگر ان لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے اور وہ تقدیر پر ایمان نہ رکھتا ہو' تو اس کا یہ عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ اسی دوران ایک شخص وہاں آیا جس کی داڑھی انتہائی سیاہ تھی اور اس کے کپڑے انتہائی سفید تھے۔ اس نے اپنا گھٹنا نبی اکرم ﷺ کے گھٹنے کے ساتھ ملایا اور عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا،

رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

اس شخص نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں اس شخص کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے پر اور آپ کی بات کی تصدیق کرنے پر حیرت ہوئی۔

اس شخص نے کہا: آپ مجھے بتایئے کہ ایمان سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر پر ایمان رکھو خواہ وہ اچھی یا بری ہو، میٹھی ہو یا کڑوی ہو۔

اس شخص نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں اس شخص کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے پر اور آپ کے جواب کی تصدیق کرنے پر حیرت ہوئی۔ اس شخص نے کہا: آپ مجھے بتایئے احسان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس شخص نے کہا: آپ مجھے بتایئے قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں جس شخص سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

اس شخص نے دریافت کیا: اس کی نشانیاں کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی۔

یہ کہ تم برہنہ پاؤں برہنہ جسم یعنی ناکافی لباس والے بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے۔ وہ ایک دوسرے کے مقابل میں بلند عمارات تعمیر کریں گے۔

راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص مڑ کر چلا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تین دن بعد میری ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عمر! تم جانتے ہو وہ شخص کون تھا؟

میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ وہ تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْاِيمَانَ بِكَمَالِهِ هُوَ الْاِقْرَارُ بِاللِّسَانِ دُوْنَ اَنْ يَّقْرِنَهُ الْاَعْمَالُ بِالْاَعْضَاءِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کامل ایمان سے مراد (صرف) زبان کے ذریعے اقرار کرنا ہے اس کے ساتھ اعضاء کے ذریعے کئے گئے اعمال کو نہیں ملایا جائے گا

169 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَحَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ؟:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ: وَاِنْ زَنَى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ: وَاِنْ زَنَى وَاِنْ سرق . (3:26)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لا الٰه الا اللّٰه پڑھ لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو؟ اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو؟ اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ مِنْ اَئِمَّتِنَا اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ كَانَ بِمَكَّةَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْاَحْكَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے آئمہ میں سے ان صاحب کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں: یہ روایت مکہ سے تعلق رکھتی ہے اور احکام کے نازل ہونے سے پہلے ابتدائے اسلام کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے

169- إسناده صحيح . رجال السند ثقات . أبو داوٗد: هو سليمان بن داوٗد الطيالسي، والحديث في مسنده 444 ، ومن طريقه أخرجه الترمذي 2644 في الإيمان: باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، وابن منده في الإيمان 83 . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1122 من طريق بقية وأخرجه البخاري 3222 في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، من طريق ابن أبي عدي، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1120 من طريق يحيى بن أبي بكير ، كلاهما عن شعبة، عن حبيب بن أبي ثابت، به . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1119 من طريق غندر، عن شعبة، عن الأعمش، به . وأخرجه البخاري 2388 في الاستقراض : باب أداء الديون من طريق أبي شهاب، و 6268 في الاستئذان: باب من أجاب بلبيك، من طريق حفص بن غياث، و 6444 في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم: ما يسرني أن عندي مثل أحد ذهبًا ومن طريقه البغوي في شرح السنة 54 من طريق أبي الأحوص، وأحمد 5/152، ومسلم 94 في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة، وأخرجه ابن منده في الإيمان 84 من طريق أبي معاوية الضرير، أربعتهم عن الأعمش، به. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1118 ، وابن منده 85 من طريق حاتم بن أبي صغيرة، عن حبيب بن أبي ثابت، به . وأخرجه البخاري 6443 في الرقاق: باب المكثرون هم الأقلون، ومسلم 94 33 كلاهما عن قتيبة بن سعيد، عن جرير، عن عبد العزيز بن رفيع، به. وأخرجه أحمد 5/166، والبخاري 5827 في اللباس: باب الثياب البيض، ومسلم 94 154 في الإيمان: باب من مات لا يشرك بالله شيئًا دخل الجنة ، وأبو عوانة 1/19، وابن منده 87، والبغوي 51 من طريق حسين المعلم، عن ابن بريدة، عن يحيى بن يعمر، عن أبي الأسود عن أبي ذر وأخرجه أحمد 5/159 و161، والبخاري 1237 في الجنائز: باب من كان آخر كلامه لا إله إلا الله، و 7487 في التوحيد: باب كلام الرب مع جبريل، ومسلم 94 في الإيمان، وأبو عوانة 1/18، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1116 و 1117 من طرق عن واصل الأحدب، عن معرور بن سويد عن أبي ذر وأخرجه ابن منده 78 و 80 و 81 و 82 من طريق واصل الأحدب والأعمش، عن معرور بن سويد عن أبي ذر . وسيورده المؤلف بعده 170 مطولًا من طريق عيسى بن يونس، عن الأعمش، به. وبرقم 195 من طريق حماد بن أبي سليمان، عن زيد بن وهب، به. وبرقم 213 من طريق النضر بن شميل، عن شعبة، بهذا الإسناد.

170 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ يَقُوْلُ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا اُحُدٌ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ اُحُدًا لِيْ ذَهَبًا اُمْسِيْ وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا اَصْرِفُهُ لِدَيْنٍ، ثُمَّ مَشٰى وَمَشَيْتُ مَعَهُ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ: اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ؟ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَقُلْتُ اَنْطَلِقُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ فَلَبِثْتُ حَتّٰى جَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُدْرِكَكَ فَذَكَرْتُ قَوْلَكَ لِيْ فَقَالَ: ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زنى وإن سرق .

اسنادِدیگر: اَخْبَرْنَاه القطان في عقبه حدثنا هشام بن عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [1] (3:26)

✿✿ زید بن وہیب بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتا ہوا جارہا تھا۔ ہمارے سامنے "اُحد" پہاڑ آگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر شام کے وقت ان میں سے ایک بھی دینار میرے پاس باقی رہے۔

ماسوائے اس کے' جسے میں نے قرض کی ادائیگی کے لئے رکھا ہو۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے۔ آپ کے ہمراہ میں بھی چلتا رہا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت رکھنے والے لوگ قیامت کے دن (اجر وثواب کے اعتبار سے) قلت والے ہوں گے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم یہیں رہنا جب تک میں تمہارے پاس نہیں آجاتا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے' یہاں تک کہ نگاہوں سے اوجھل ہوگئے' پھر میں نے ایک آواز سنی میں نے سوچا میں آگے جاتا ہوں۔

170- إسناده صحيح على شرط البخاري، وتقدم تخريجه من طرقه في الرواية التي قبله.

[1] إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه أحمد 6/447 من طريق ابن نمير، والبخاري 6268 في الاستئذان من طريق حفص بن غياث، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1126 من طريق أبي معاوية، ثلاثتهم عن الأعمش، به. وانظر طرق هذا الحديث في عمل اليوم والليلة 597-608 و فتح الباري 11/267.

لیکن پھر مجھے نبی اکرم ﷺ کا فرمان یاد آ گیا' جو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا' تو میں وہاں ٹھہرا رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آواز سنی تھی۔ پہلے میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ کے پاس آتا ہوں' پھر مجھے آپ کا فرمان یاد آ گیا۔ جو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے' جو میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری اُمت کا جو بھی شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر چہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' اور اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر چہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' اگر چہ اس نے چوری کی ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْاِيْمَانَ هُوَ الْاِقْرَارُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ دُوْنَ اَنْ تَكُوْنَ الطَّاعَاتُ مِنْ شُعَبِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا: ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرنا ہے اعمال' ایمان کا شعبہ نہیں ہے

171 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِهٖ حرم ماله ودمه وحسابه على الله . (3:26)

❀❀ ابو مالک اشجعی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرے اور اس کے علاوہ جتنی چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے' ان کا انکار کرے' تو اس شخص کا مال اور اس کی جان قابل احترام ہوں گے اور اس شخص کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔''

171– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 10/123 و12/375 ومن طريقه مسلم 23 38 في الإيمان. وأخرجه أحمد 6/395، ومسلم 23 ، وابن منده 34 ، والطبراني 8193 من طريق مروان بن معاوية، عن أبي مالك الأشجعي، به. وأخرجه أحمد 3/472 و6/394، وابن منده 34 ، والطبراني 8194 من طريق يزيد بن هارون، عن أبي مالك الأشجعي، به. وأخرجه الطبراني 8190 و08191 و 8192 من ثلاثة طرق عن أبي مالك، به.

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَّدَ اللَّهَ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِهِ

نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی صفت کا تذکرہ ''وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرے اوراس کے علاوہ جس کسی کی بھی عبادت کی جاتی ہے اس کا انکار کرے''

172 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْاَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ: اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ الْوَفْدُ اَوْ مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا: رَبِيْعَةُ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَاِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ: فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ وَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ: وَالنَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ وَقَالَ: احْفَظُوْهُ وَاَخْبِرُوْهُ من وراء كم. (3:26)

ابوجمرہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتا تھا۔ (یعنی جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ گورنر تھے تو میں ان کا سیکرٹری تھا)

ایک مرتبہ ایک خاتون ان کے پاس آئی وہ ان سے مٹکے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کرنا چاہتی تھی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کہاں کا وفد ہے اور کون سی قوم ہے؟

انہوں نے جواب دیا: ربیعہ (قبیلے سے ہمارا تعلق ہے)۔

172– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 87 في العلم: باب تحريض النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفد عبد القيس على أن يحفظوا الإيمان، ومسلم 17 24 في الإيمان: باب الأمر بالإيمان بالله تعالى، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/6، وأحمد 1/228، عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه مسلم 17 24. وأخرجه الطيالسي 2747 ومن طريقه البيهقي في السنن 6/294، عن شعبة، به. وأخرجه البخاري 53 في الإيمان: باب أداء الخمس من الإيمان، و 7266 في أخبار الآحاد: باب وصاة النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفود العرب أن يبلغوا من وراء هم، وابن منده في الإيمان 21، والبغوي في شرح السنة 20 من طريق علي بن الجعد، عن شعبة، به. وأخرجه البخاري 7266 عن إسحاق بن راهويه، عن النضر بن شميل، عن شعبة، به. وتقدم برقم 157 من طريق عباد بن عباد، عن أبي جمرة، به. وورد تخريجه من طريقه هناك

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس قوم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس وفد کو خوش آمدید جو کسی رسوائی اور ندامت کے بغیر ہو۔

ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم دور دراز کے علاقے سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کفار کا قبیلہ حائل ہے۔ اس لئے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔

آپ ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم دیجئے، جسے ہم اپنے پیچھے والوں کو بتا دیں اور اس کی وجہ سے ہم لوگ جنت میں داخل ہو سکیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور انہیں چار چیزوں سے منع کیا۔

آپ نے انہیں ''صرف اللہ تعالیٰ پر'' ایمان رکھنے کا حکم دیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ ''صرف اللہ تعالیٰ پر'' ایمان رکھنے سے مراد کیا ہے؟ تو ان لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (مزید احکام یہ ہیں)

نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مالِ غنیمت میں سے خمس ادا کرو۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے انہیں دُباء، حنتم، مزفت اور نقیر (استعمال کرنے سے منع کیا)

یہاں شعبہ نامی راوی بعض اوقات لفظ نقیر نقل کرتے ہیں اور بعض اوقات لفظ مقیر نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان باتوں کو یاد کر لو اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ان کے بارے میں بتا دینا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِيمَانَ وَالْاِسْلَامَ شُعَبٌ وَاَجْزَاءٌ غير ما ذكرنا في خبر بن عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ بِحُكْمِ الْاَمِيْنَيْنِ مُحَمَّدٍ وَجِبْرِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایمان اور اسلام کے شعبے اور اجزاء ہوتے ہیں اور یہ بات دو امین افراد حضرت محمد ﷺ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حکم کے ذریعے ثابت ہے اور یہ اس روایت کے علاوہ ہے، جسے ہم اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں

173 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ وَاضِحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ:

173– إسناده صحيح، وأخرجه مسلم 8 4 في الإيمان، وابن منده 11 و 13 من طريقين عن يونس بن محمد المؤدب، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي لِابْنِ عُمَرَ اِنَّ اَقْوَامًا يَزْعُمُوْنَ اَنْ لَيْسَ قَدَرٌ قَالَ: هَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ اَحَدٌ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَاَبْلِغْهُمْ عَنِّي اِذَا لَقِيْتَهُمْ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ يَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ بُرَآءُ مِنْهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَحْنَاءُ سَفَرٍ وَلَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ يَتَخَطّٰى حَتّٰى وَرَكَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: الْإِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنْ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ وَتَعْتَمِرَ وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاَنْ تُتِمَّ الْوُضُوْءَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْمِيزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: الْإِحْسَانُ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنَّكَ اِنْ لَا تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ هٰذَا فَاَنَا مُحْسِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَمَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتَ نَبَّاْتُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا قَالَ: اَجَلْ قَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الْعَالَةَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبِنَاءِ وَكَانُوْا مُلُوكًا قَالَ: مَا الْعَالَةُ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ قَالَ: الْعُرَيْبُ قَالَ: وَاِذَا رَاَيْتَ الْاَمَةَ تَلِدُ رَبَّتَهَا فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ قَالَ: صَدَقْتَ ثُمَّ نَهَضَ فَوَلّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطَلَبْنَاهُ كُلَّ مَطْلَبٍ فلم نقدر عليه فقال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا؟ هٰذَا جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ دِيْنَكُمْ خُذُوْا عَنْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا شُبِّهَ عَلَيَّ مُنْذُ اَتَانِيْ قَبْلَ مَرَّتِيْ هٰذِهٖ وَمَا عَرَفْتُهٗ حَتّٰى وَلّٰى. (1:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: تَفَرَّدَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ بِقَوْلِهٖ: خُذُوْا عَنْهُ وَبِقَوْلِهٖ: تعتمر وتغتسل وتتم الوضوء.

یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! (یعنی انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا) کچھ لوگ ہیں' جو اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں' تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا ہمارے ہاں ان لوگوں میں سے کوئی شخص ہے؟

انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تمہاری ان لوگوں کے ساتھ ملاقات ہو' تو تم میری طرف سے انہیں یہ پیغام پہنچا دینا کہ عبداللہ بن عمر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم سے بری الذمہ ہونے کا اعتراف کرتا ہے۔ اور تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ بات بیان کی تھی۔

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس پر سفر کی کوئی علامت

نہیں تھی اور وہ شہر کا رہنے والا بھی نہیں تھا۔

وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے آ کر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے سامنے بیٹھ گیا۔

اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! اسلام سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے' تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ کے رسول ہیں' تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو' تم حج' عمرہ کرو' تم غسل جنابت کرو' وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔

اس نے دریافت کیا: جب میں ایسا کرلوں گا' تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں۔

اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

اس نے کہا: اے حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! ایمان سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو۔

تم جنت' جہنم اور میزان پر ایمان رکھو۔ تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو۔

تم تقدیر پر ایمان رکھو' خواہ وہ اچھی ہو' یا بری ہو۔

اس شخص نے دریافت کیا: جب میں یہ کرلوں گا' تو کیا میں مومن ہوں گا؟ تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

اس نے دریافت کیا: اے حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! احسان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: احسان یہ ہے' تم عمل کو اللہ تعالیٰ کے لئے اس طرح کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کرلوں گا' تو کیا میں احسان کرنے والا شمار ہوں گا؟

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

اس نے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سبحان اللہ! اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے' وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا' اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے' تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم غریب' ننگے پاؤں اور نامناسب لباس والے لوگوں کو دیکھو کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارتیں تعمیر کریں اور وہ بادشاہ بن جائیں' تو اس نے دریافت کیا: ننگے پاؤں اور نامناسب لباس والے لوگوں سے مراد کیا ہے؟''

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عریب (یعنی نچلے طبقے کے عرب)

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم کنیز کو دیکھو کہ وہ اپنے آقا کو جنم دے' تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہوگی' تو اس نے

کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔

پھر وہ واپس چلا گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آئے۔

(راوی کہتے ہیں) ہم نے اسے ہر جگہ تلاش کیا لیکن وہ ہمیں نہیں ملا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کون تھا؟ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے' جو تمہارے پاس اس لئے آئے تھے' تا کہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں' تو تم اس سے حاصل کرلو۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔

اس ایک مرتبہ سے پہلے کبھی مجھے اسے پہچاننے میں دقت نہیں ہوئی' لیکن اس مرتبہ میں نے اسے اس وقت پہچانا' جب وہ واپس چلا گیا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سلیمان تیمی نامی راوی روایت کے یہ الفاظ نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

''تم اس سے حاصل کرلو۔''

اور یہ الفاظ بھی

''اور یہ کہ تم عمرہ کرو اور تم غسل کرو اور تم وضو مکمل کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْإِيمَانَ بِكُلِّ مَا جَاءَ بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِيمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جو بھی تعلیمات لے کر آئے ہیں ان پر ایمان رکھنا' ایمان کا حصہ ہے

174 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

174- إسناده صحيح على شرط مسلم. وسيورده المؤلف برقم 220 من طريق أحمد بن عبدة الضبي، عن عبد العزيز الدراوردي، بهذا الإسناد. ويرد تخريجه هناك. وأخرجه مسلم 21 34 في الإيمان: باب الأمر بقتال النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ محمد رسول الله، وابن منده 196 و 402 ، والبيهقي 8/202، من طريق روح بن القاسم، وابن منده 403 ، والدارقطني 2/89، من طريق سعيد بن سلمة بن أبي الحسام، كلاهما عن العلاء ، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/122، و12/374، ومسلم 21 35 في الإيمان، وابو داوُد 2640 في الجهاد: باب علام يقاتل المشركون، والترمذي 2606 في الإيمان: باب ما جاء أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله، وابن ماجة 3927 في الفتن: باب الكف عمّن قال: لا إله إلا الله، وابن منده 26 و 28 ، والبيهقي /1 196 و3/92 و8/19و196 و9/182 من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي 2441 ، وابن أبي شيبة 10/124، وأحمد 2/314 و377 و423 و439 و475 و482 و502 و528، والنسائي 6/6، 7 في الجهاد، و 7/77، 78، 79 في تحريم الدم، والدارقطني 1/231 232و2/89، وابن منده 23 و 27 و 199 و 200 ، وابن الجارود 1032 ، والبغوي 31 و 32 من طرق عن أبي هريرة، به. وسيورده المصنف 218 من طريق الزهري، عن ابن المسيب، عن عبد الله، عن أبي هريرة، عن عمر، ويرد تخريج كل طريق في موضعه. 2 هذا وهم من ابن حبان، فقد تابعه عليه روح بن القاسم، وسعيد بن سلمة بن أبي الحسام كما تقدم تخريجه.

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا شَهِدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا شَهِدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَآمَنُوْا بِيْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ عَصَمُوا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.

تفرد به الدراوردی قاله الشيخ. (1:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں اس وقت تک ان کے ساتھ جنگ کرتا رہوں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان لے آئیں تو وہ اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے البتہ اسلام کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔''

اس روایت کو نقل کرنے میں دراوردی نامی راوی منفرد ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِيمَانَ بِكُلِّ مَا اَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيمَانِ مَعَ الْعَمَلِ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی لے کر آئے ہیں اس پر ایمان رکھنے کے ہمراہ اس پر عمل کرنا ایمان کا حصہ ہے۔

175 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حدثنا شعبة عن واقد بن محمد عن أبيه عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ. (1:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: تَفَرَّدَ بِهِ شُعْبَةُ وَفِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بيان واضح بأن الْاِيمَانَ اَجْزَاءٌ وَشُعَبٌ تَتَبَايَنُ اَحْوَالُ الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْهَا لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ حَتّٰى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ

175- إسناده صحيح، إبراهيم بن محمد بن عرعرة: ثقة، وباقي السند رجاله رجال الشيخين . وأخرجه الدارقطني 1/232 من طريقين، عن إبراهيم بن محمد بن عرعرة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 25 في الإيمان: باب (فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ) ، وابن منده في الإيمان 25 ، والبيهقي في السنن 3/367 و8/177، والبغوي في شرح السنة 33 من طريق عبد الله بن محمد المسندي، عن حَرَمي بن عُمارة، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 22 في الإيمان: باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله، والبيهقي في السنن 3/92 من طريق أبي المثنى العنبري، كلاهما عن أبي غسان مالك بن عبد الواحد المِسْمَعيّ، عن عبد الملك بن الصّباح، عن شعبة، بهذا الإسناد . وسيعيده المصنف برقم 219 بإسناده هنا.

رَسُوْلُ اللّٰهِ فَهٰذَا هُوَ الْإِشَارَةُ إِلَى الشُّعْبَةِ الَّتِيْ هِيَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ثُمَّ قَالَ: وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ فَذَكَرَ الشَّيْءَ الَّذِيْ هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ ثُمَّ قَالَ: وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَذَكَرَ الشَّيْءَ الَّذِيْ هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِّنَ الطَّاعَاتِ الَّتِيْ تُشْبِهُ الْاَشْيَاءَ الثَّلَاثَةَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ من الإيمان.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں' جب وہ ایسا کرلیں گے' تو اپنی جانوں اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اسلام کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرنے میں شعبہ نامی راوی منفرد ہے' اور اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ ایمان کے اجزاء اور شعبے ہوتے ہیں' جو اس بارے میں مخاطب لوگوں کے احوال کے حوالے سے مختلف ہوتے ہیں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔

''یہاں تک کہ وہ لوگ اس بات کی گواہی دیں گے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں''۔

تو اس میں اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے کہ یہ وہ شعبہ ہے' جو تمام مخاطب لوگوں پر تمام حالتوں میں فرض ہے۔

پھر آپ نے یہ فرمایا اور وہ نماز قائم کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کا تذکرہ کیا ہے' جو مخاطب لوگوں پر بعض حالتوں میں فرض ہوتی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا اور وہ زکوٰۃ ادا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کا تذکرہ کیا ہے' جو مخاطب لوگوں پر بعض حالتوں میں فرض ہوتی ہے۔

تو یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تمام نیکیوں' جو ان تین چیزوں کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے' جس کا آپ نے اس روایت میں ذکر کیا ہے یہ سب ایمان کا حصہ ہیں۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْاِيْمَانِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِبَعْضِ اَجْزَائِهٖ

ایسے شخص پر ''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اس کے بعض اجزاء پر عمل کرے

176 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ جَدِّهٖ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ: اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَاتُكَ وَسَاءَ

تِلْكَ سَيِّئَاتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْإِثْمُ؟ قَالَ: إِذَا حَاكَ فِي قَلْبِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ . (3:23)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری نیکیاں تمہیں اچھی لگیں اور تمہاری برائیاں تمہیں بری لگیں، تو تم مومن ہو۔

اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گناہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھٹکے تو تم اسے چھوڑ دو''۔

ذِكْرُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْإِيْمَانِ عَلٰى مَنْ أَتَى جُزْءًا مِنْ بَعْضِ أَجْزَائِهِ

ایسے شخص پر ''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اس کے بعض اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا ارتکاب کرے

177 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ السِّمْطِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَّ اسْتَكْتَمَنِيْ أَنْ أُحَدِّثَ بِهِ مَا عَاشَ مُعَاوِيَةُ فَذَكَرَ عَامِرٌ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَهُوَ قَاضِي الْمَدِيْنَةِ قَالَ: سمعت بن مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يقولون فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَا إِيْمَانَ بَعْدَهُ .

قَالَ عَطَاءٌ: فَحِيْنَ سَمِعْتُ الْحَدِيْثَ مِنْهُ انْطَلَقْتُ بِهِ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ بن مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ هٰذَا؟ كَالْمُدْخِلِ عَلَيْهِ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ عَطَاءٌ فَقُلْتُ هُوَ مَرِيْضٌ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَعُوْدَهُ قَالَ فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنْ شَكْوَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ عن الحديث قال فخرج بن عُمَرَ وَهُوَ يُقَلِّبُ كَفَّهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا كان ابن أُمِّ عَبْدٍ يَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (3:49)

عطاء بن یسار' جو مدینہ منورہ کے قاضی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

عنقریب میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے' جو وہ بات کہیں گے' جو وہ کرتے نہیں ہوں گے' اور وہ لوگ ایسے کام کریں گے

176- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 5/252، والقضاعي في مسند الشهاب 402 من طريق روح، والحاكم 1/141 من طريق مسلم بن إبراهيم، وابن منده 1088 من طريق أبي عامر العقدي، ثلاثتهم عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20104، ومن طريقه الحاكم 1/14، والقضاعي 401، والطبراني 7539 بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/251 من طريق رباح، وابن منده 1089 من طريق عبد الله بن المبارك.

177- إسناده جيد، رجاله رجال الصحيح غير عامر بن السمط، وهو ثقة، وأخرجه مسلم 50 في الإيمان: باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان، وأبو عوانة في مسنده 1/35 و36، والبيهقي في السنن 10/91، من طرق.

جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا ہوگا۔

تو جو شخص اپنے ہاتھ کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا اور جو اپنی زبان کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا اور جو شخص اپنی زبان کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا اور جو شخص اپنے دل کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا۔ اس کے بعد ایمان نہیں ہوگا۔

عطاء نامی راوی کہتے ہیں: جب میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی' تو میں یہ روایت لے کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے خود سنا ہے؟

عطاء کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ بیمار ہیں۔ کیا وجہ ہے' آپ ان کی عیادت کے لئے نہیں جاتے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمیں ان کے پاس لے جاؤ۔

جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے گئے' تو ان کے ساتھ میں بھی گیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی بیماری کے بارے میں دریافت کیا: پھر ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔

راوی کہتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے' تو وہ اپنی ہتھیلی پلٹ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: ابن اُم عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کر سکتے۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْاِيمَانِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِجُزْءٍ مِّنْ اَجْزَاءِ شُعَبِ الْاِقْرَارِ

ایسے شخص پر "ایمان" کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اقرار کے شعبوں میں سے کسی ایک جزء کا ارتکاب کرے

178- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ويؤمن بالبعث بعد الموت ويؤمن بالقدر . (3:49)

حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک وہ چار چیزوں پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں' اور وہ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ایمان رکھے اور وہ تقدیر پر ایمان رکھے۔"

178- إسناده صحيح على شرطهما وأخرجه الطيالسي 106 ومن طريقه الترمذي 2145 في القدر: باب ما جاء في الإيمان بالقدر خيره وشره، وأحمد 1/97 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن شعبة، وابن ماجة 81 في المقدمة: باب في القدر من طريق شريك، والحاكم 1/33 من طريق جرير بن عبد الحميد.

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْاِيمَانِ عَلٰى مَنْ اَتَى بِجُزْءٍ مِّنْ اَجْزَاءِ الشُّعْبَةِ الَّتِىْ هِىَ الْمَعْرِفَةُ

ایسے شخص پر''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اس شعبے کے اجزاء میں سے ایسے جزء کا ارتکاب کرے' جو شعبہ معرفت ہو

179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ ووالده والناس أجمعين . (3:49)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا' جب تک میں اس کے نزدیک' اس کی اولاد اس کے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوجاتا۔''

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْاِيمَانِ عَلٰى مَنْ اٰمَنَهُ النَّاسُ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَمْلَاكِهِمْ

ایسے شخص پر''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' کہ لوگ اپنی جانوں اور اموال کے حوالے سے اس سے محفوظ ہوں

180 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابن عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

179- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 3/177 و275، ومسلم 44 70 في الإيمان: باب وجوب محبة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، وابن ماجة 67 في المقدمة: باب في الإيمان، من طريق محمد بن جعفر، وأحمد 3/207 و278 عن روح، والبخارى 15 في الإيمان: باب ابن حبان الرسول من الإيمان، ومن طريقه البغوى في شرح السنة 22 عن آدم بن إياس، والنسائي 8/114، 115 من طريق بشر بن المفضل، والدارمي 2/307 عن يزيد بن هارون، وهاشم بن القاسم، وأبو عوانة 1/33 من طريق حجاج وأبي النضر، وابن منده في الإيمان 284 من طريق آدم ومحمد بن جعفر وبشر بن المفضل وأحمد بن مهدى، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 15 ، ومسلم 44 ، والنسائي 8/115، وابن منده 286 من طريق إسماعيل ابن علية، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه أيضًا مسلم 44 ، والنسائي 8/115، وابن منده 285 من طريق عبد الوارث بن سعيد، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس.

180- إسناده قوى. ابن عجلان واسمه محمد: صدوق. أخرج له مسلم في صحيحه متابعة، وباقي السند على شرط مسلم . وأخرجه الترمذى 2627 في الإيمان: باب ما جاء أن الْمُسْلِمَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، والنسائي 8/104، 105 في الإيمان: باب صفة المؤمن عن قتيبة بن سعيد، والحاكم 1/10 من طريق يحيى بن بكير ، كلاهما عن الليث، بهذا الإسناد قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح . وقال الحاكم: قد اتفقا على إخراج طرف حديث المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده ولم يخرجا هذه الزيادة، وهي صحيحة على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وفي الباب عن عبد الله بن عمرو سيرد برقم 196 ، وعن جابر سيرد برقم 197 ، وعن أنس بن مالك سيرد برقم 510 . وعن فضالة بن عبيد عند أحمد 6/21 و22، وابن ماجة 3934 في الفتن: باب حرمة دم المؤمن وماله، وابن منده في الإيمان 315 . قال البوصيري في الزوائد : إسناده صحيح. وصححه الحاكم 1/10، 11 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

(متنِ حدیث): اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أمنه الناس علی دمائهم وأموالهم . (3:49)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے کہ دوسرے اپنی جان اور مال کے حوالے سے اس سے امن میں رہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِيمَانَ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَلَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: ایمان ایک ہی حقیقت ہے' جس میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوتی

181 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّنْجِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حدثنا بن اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال:

(متنِ حدیث): اَلْاِيمَانُ سَبْعُوْنَ اَوِ اثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا اَرْفَعُهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهُ اِمَاطَةُ الْاَذَى عن الطريق والحياء شعبة من الإيمان . (1:1)

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِلاقْتِصَارُ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ علی هذا العدد المذكور فی خبر بن الْهَادِ مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا اِنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ الْعَدَدَ لِلشَّيْءِ وَلَا تُرِيْدُ بِذِكْرِهَا ذٰلِكَ الْعَدَدَ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ وَلِهٰذَا نَظَائِرُ نَوَّعْنَا لِهٰذَا اَنْوَاعًا سَنَذْكُرُهَا بِفُصُوْلِهَا فِيمَا بَعْدُ اِنْ شاء الله .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایمان کے **70** (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) **72** دروازے ہیں' جن میں سب سے بلند ''لا الہ الا اللہ'' ہے' اور سب سے کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس ذکر شدہ عدد پر' جو اکتفا کیا گیا ہے' جو ابن ہاد سے منقول روایت میں ہے' یہ ان صورتوں میں سے ہے' جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ بعض اوقات عرب کسی چیز کے لئے کوئی عدد ذکر کرتے ہیں' لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہوتا کہ اس عدد کے علاوہ کی نفی کر دی جائے۔

اس کی کئی مثالیں موجود ہیں' اور ہم نے اس کی کئی انواع بیان کی ہیں۔

181– إسناده صحيح على شرطهما . وتقدم برقم 166 من طريق سهيل بن أبي صالح، وبرقم 167 من طريق سليمان بن بلال، كلاهما عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. وسيرد أيضًا برقم 190 و 191 .

جن میں سے چند ایک کا ہم ان کی متعلقہ فصول میں بعد میں ذکر کریں گے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اِيمَانَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدٌ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ زِيَادَةٌ اَوْ نُقْصَانٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: تمام مسلمانوں کا ایمان ایک سی حیثیت رکھتا ہے اس میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوتی

182 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ بِرَحْمَتِهٖ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ (النَّارَ) ثُمَّ يَقُوْلُ اَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيمَانٍ فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ حَبَّةٌ فِيْ جَانِبِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَهَا صفراء ملتوية. (3:80)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کردے گا' وہ جسے چاہے گا اپنی رحمت کی وجہ سے داخل کرے گا۔

اور وہ اہل جہنم کو جہنم میں داخل کردے گا' پھر وہ یہ فرمائے گا: اس شخص کو جہنم سے نکال دو' جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان موجود ہے۔

تو ان لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا اور وہ کوئلہ بن چکے ہوں گے۔

پھر انہیں جنت کی نہر میں ڈالا جائے گا' تو وہ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں سے دانہ پھوٹتا ہے۔ کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے' وہ زرد ہوتا ہے' اور ادھر ادھر جھکتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيمَانٍ اَرَادَ بِهٖ بَعْدَ اِخْرَاجِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ قَدْرُ قِيرَاطٍ مِّنْ اِيمَانٍ

182– إسناده صحيح على شرط البخارى، وليس هو فى الموطأ برواية يحيى، وقد تابع معَنِ ابْنِ عيسى فى روايته عن مالك، عبدُ اللّٰه بن وهب، وإسماعيل بن أبى أويس، ومن طريق عبد اللّٰه بن وهب سيورده المصنف برقم 222 ، ويخرج هناك. ومن طريق إسماعيل بن أبى أويس عن مالك، به: أخرجه البخارى 22 فى الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان فى الأعمال، والبغوى فى شرح السنة 4357 ، وابن منده فى الإيمان 821 . وأخرجه أحمد 3/56، والبخارى 6560 فى الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم 184 305 فى الإيمان، وابن منده 822 من طرق عن وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، به.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا): ''اس شخص کو جہنم سے نکال دو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان موجود ہو''

نبی اکرم ﷺ کی اس سے مراد یہ ہے: ان لوگوں کو ان لوگوں کے بعد میں نکالا جائے گا' جن کے دلوں میں ایمان ایک قیراط کی مقدار جتنا تھا

183 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ رَجَاءِ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا مُيِّزَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ قَامَتِ الرُّسُلُ فَشَفَعُوا فَيُقَالُ اذْهَبُوا فَمَنْ عَرَفْتُمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ قِيْرَاطٍ مِّنْ اِيمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ بَشَرًا كَثِيْرًا ثُمَّ يُقَالُ اذْهَبُوا فَمَنْ عَرَفْتُمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُونَ بَشَرًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا اَنَا الْاٰنَ اُخْرِجُ بِنِعْمَتِيْ وَبِرَحْمَتِيْ فَيُخْرِجُ اَضْعَافَ مَا اَخْرَجُوا وَاَضْعَافَهُمْ قَدِ امْتَحَشُوْا وَصَارُوْا فَحْمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرٍ اَوْ فِيْ نَهْرٍ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَتَسْقُطُ مُحَاشُهُمْ عَلٰى حَافَةِ ذٰلِكَ النَّهْرِ فَيَعُوْدُوْنَ بِيضًا مِثْلَ الثَّعَارِيْرِ فَيُكْتَبُ فِيْ رِقَابِهِمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ وَيُسَمَّوْنَ فِيْهَا الْجَهَنَّمِيِّيْنَ . (3:80)

الثَّعَارِيْرُ: اَلْقِثَّاءُ الصِّغَارُ قَالَهُ الشَّيْخُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل جنت اور اہل جہنم کو ایک دوسرے سے نمایاں کر دیا جائے گا اور اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل جہنم' جہنم میں داخل ہو جائیں گے' تو رسول کھڑے ہوں گے اور وہ شفاعت کریں گے۔

تو یہ کہا جائے گا: تم لوگ جاؤ اور جس شخص کے بارے میں تمہیں پتہ لگتا ہے' اس کے دل میں ایک قیراط کے برابر ایمان ہے' تم اسے (جہنم سے نکال دو)

تو وہ لوگ بہت زیادہ لوگوں کو نکال دیں گے' پھر یہ کہا جائے گا: تم لوگ جاؤ اور جس کے بارے میں تمہیں یہ پتہ چلتا ہے' اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے' تو تم اسے بھی نکال دو' تو وہ لوگ بہت سے لوگوں کو نکال دیں گے۔

183–وأخرجه أحمد 3/325، 326 عن أبي النضر، عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 3/379 مختصرًا من طريق زيد بن الحباب، عن الحسين بن واقد، عن أبي الزبير، حدثني جابر. وهذا سند جيد. وأخرجه أبو عوانة 1/139 من طريقين عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر، بنحوه. وأخرجه مختصرًا مسلم 191 320 في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة، من طريق يزيد الفقير، عن جابر، بنحوه. وللبخاري 6558 في الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ومسلم 191 317، وابن أبي عاصم في السنة 842، والآجري في الشريعة 344، وابن خزيمة في التوحيد ص 277، من طرق عن حماد بن زيد، عن عمرو بن دينار، عن جابر مرفوعًا إن الله يخرج قومًا من النار بالشفاعة. وذكره السيوطي في الجامع الطبير 1/90، وزاد نسبته لابن منيع والبغوي في الجعديات. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري في الحديث التالي.

(پھر) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب میں اپنی نعمت اور رحمت کی وجہ سے (لوگوں کو جہنم سے) نکالوں گا۔

تو ان رسولوں نے جتنے لوگوں کو نکالا تھا' اللہ تعالیٰ اس سے کئی گنا زیادہ لوگوں کو جہنم سے نکالے گا۔

وہ لوگ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے' انہیں نہر میں ڈالا جائے گا۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جنت کی ایک نہر میں ڈالا جائے گا' تو ان کا جلا ہوا حصہ اس نہر کے کنارے پر گر پڑے گا اور وہ لوگ "ثعاریر" کی مانند سفید ہو جائیں گے' ان کی گردنوں پر یہ لکھا جائے گا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کئے ہوئے ہیں اور (جنت میں) ان کا نام جہنمی ہوگا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ثعاریر" ایک چھوٹی قسم کا پھول ہوتا ہے۔

یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّهُمْ يَعُوْدُوْنَ بِيضًا بَعْدَ اَنْ كَانُوْا فَحْمًا يَرُشُّ اَهْلُ الْجَنَّةِ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق وہ لوگ پہلے کوئلہ ہو جانے کے بعد دوبارہ سفید ہو جائیں گے اور اہل جنت ان پر پانی چھڑکیں گے

184 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ فِي الشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ قَالَ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: كَاَنَّهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالبادية. (3:80)

---

184 – إسناده صحيح رجاله رجال الشيخين غير أبي نضرة واسمه المنذر بن مالك فإنه من رجال مسلم . وأخرجه مسلم 185 في الإيمان: باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار، وابن ماجة 4309 في الزهد: باب ذكر الشفاعة، كلاهما عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في التوحيد ص 282 عن أحمد بن المقدام، وابن منده 831 من طريق مسدد، كلاهما عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه أحمد 3/11 عن إسماعيل بن علية، و3/78، 79 من طريق شعبة، والدارمي 2/331 من طريق خالد بن عبد الله، وابن خزيمة في التوحيد ص 274 من طريق شعبة، و 279 من طريق ابن علية، و 280 من طريق يزيد بن زريع، و 281 من طريق غسان بن مضر، وابن منده 829 من طريق إبراهيم بن طهمان، و 830 من طريق شعبة، و 832 من طريق ابن علية، وأبو عوانة 1/186 من طريق شعبة، كلهم عن أبي مسلمة، بهذا الإسناد . وتحرف مطبوع الدارمي إلى أبي سلمة . وأخرجه من طرق عن أبي نصرة، عن أبي سعيد: أحمد 3/5 و20 و25، وابن خزيمة في التوحيد ص 282و283، وأبو عوانة 1/186، وابن منده 824 و 825 و 827 و 828 و 833 و 834 و 835 ، وأخرجه من طرق عن أبي سعيد أحمد 3/90، وابن خزيمة في التوحيد ص 281، وابن منده 820 و 821 و 822 و 823 ، وأبو عوانة 1/185.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے تو وہ جہنم میں رہیں گے ان کو موت نہیں آئے گی اور وہ (ٹھیک طرح سے) زندہ نہیں ہوں گے"۔

لیکن کچھ لوگ ہوں گے جنہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے آگ (کا عذاب پہنچے گا)

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

ان کی خطاؤں کی وجہ سے ہوگا یہاں تک کہ جب وہ کوئلہ ہو جائیں گے تو پھر ان لوگوں کو گروہ در گروہ بلایا جائے گا۔

انہیں اہل جنت کے سامنے رکھا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: اے اہل جنت! تم ان پر پانی بہاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کے راستے میں سے دانہ پھوٹ پڑتا ہے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: یوں لگتا ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ویرانوں میں بھی رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِيمَانَ لَمْ يَزَلْ عَلٰى حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ غَيْرِ اَنْ يَّدْخُلُهٗ نَقْصٌ اَوْ كَمَالٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: ایمان ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہتا ہے اس میں کوئی کمی یا کمال شامل نہیں ہوتا

185 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

(متن حدیث): قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِعُمَرَ: لَوْ عَلِمْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ مَتَى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيدًا (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ) (المائدة: 3) وَلَوْ نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ لاتخذناه عيدا فقال عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي اُنْزِلَتْ فِيهِ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي اُنْزِلَتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ. (5:46)

185- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه النسائي 5/251، في الحج: باب ما ذكر في يوم عرفة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 3017 4 في التفسير، والطبري 11095 ، والآجري في الشريعة ص 105، والبيهقي في السنن 5/118، من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 31 ، وأحمد 1:28، والبخاري 45 في الإيمان: باب زيادة الإيمان ونقصانه، و 4407 في المغازي: باب حجة الوداع، و 4606 في التفسير: باب (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ)، و 7268 في الاعتصام، ومسلم 3017 في التفسير، والترمذي 3043 في التفسير: باب ومن سورة المائدة، والنسائي 8/114 في الإيمان، والآجري في الشريعة ص 105، والطبري 11094 و 11096 ، والبيهقي في السنن 5/118 من طرق عن قيس بن مسلم، به.

❀❀ طارق بن شہاب کہتے ہیں: ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہم یہودیوں کو یہ پتہ چل جائے کہ یہ آیت کب نازل ہوئی تھی؟ تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیں۔

''آج کے دن میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔''

اور اگر اب بھی ہمیں اس دن کا پتہ چل جائے کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی' تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیں گے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس دن کے بارے میں پتہ ہے' جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اس رات کے بارے میں بھی پتہ ہے' جس میں یہ نازل ہوئی تھی: یہ جمعہ کا دن تھا' اور ہم اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں موجود تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِطْلَاقِ لَفْظَةٍ مُرَادُهَا نَفْيُ الْاِسْمِ عَنِ الشَّيْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ لَا الْحُكْمُ عَلٰى ظَاهِرِهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس لفظ کے اطلاق کی صراحت کرتی ہے' جس کی مراد یہ ہے ایسی چیز سے اسم کی نفی کی جائے جو کامل ہونے کے حوالے سے ناقص ہو

ایسا نہیں ہے کہ اس کے ظاہر پر حکم دیا گیا ہے۔

186 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم قال:

(متنِ حدیث): لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ

186- إسناده صحيح على شرطهما لولا عنعنة الوليد بن مسلم، لكنه توبع . وأخرجه النسائي 8/313 في الأشربة: باب ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد وأخرجه أبو عوانة 1/19، 20 وابن منده 510 ، والبغوي في شرح السنة 46 من طريق العباس بن الوليد بن مزيد، عن أبيه، عن الأوزاعي، به. وأخرجه مسلم 57 102 في الإيمان: باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي، والدارمي 2/87، في الأضاحي، و2/115 في الأشربة، وابن منده 510 من طرق عن الأوزاعي، به. وأخرجه ابن منده في الإيمان 512 من طريق عبد الله بن المبارك، عن يونس، والبيهقي في السنن 10/186 من طريق الليث، عن عقيل، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه البخاري 5578 في الأشربة: باب (إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ) عن احمد بن صالح، ومسلم 57 ، وابن منده 512 عن حرملة بن يحيى، كلاهما عن ابن وهب، عن يونس، عن الزهري، عن ابي سلمة، وابن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري 2475 في المظالم: باب النهبى بغير إذن صاحبه، و 6772 في الحدود: باب ما يحذر من الحدود، ومسلم 57 101 في الإيمان، والنسائي 8/313، وابن ماجة 3936 في العتق: باب النهي عن النهبة، وابن منده 511 ، والبيهقي 10/186، من طرق عن الليث، عن عقيل، عن الزهري، عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن هشام، به وأخرجه ابن أبي شيبة 11/32 من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به.

حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ .

فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيْمُ . (2:65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا شخص چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شخص شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا، ڈاکہ ڈالنے والا شخص جو کسی کی قیمتی چیز پر ڈاکہ ڈالتا ہے' جب کہ مسلمان اس کی طرف دیکھ رہے ہوں' تو وہ ڈاکہ ڈالتے وقت مومن نہیں رہتا''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تبلیغ کرنا لازم تھا' اور ہم پر اسے تسلیم کرنا لازم ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِالْمَعْنَى الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صراحت کرتی ہے

187 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَابْنُ كَثِيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ بن عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَرْجِعُوا بَعْدِىْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بعض . (2:65)

واقد بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''میرے بعد دوبارہ زمانہ کفر کی طرح نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ فِىْ لُغَتِهَا تُضِيفُ الِاسْمَ اِلَى الشَّىْءِ لِلْقُرْبِ مِنَ التَّمَامِ وَتَنْفِي الِاسْمَ عَنِ الشَّىْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ

اس بات کا بیان کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات کسی اسم کی نسبت کسی چیز کی طرف کرتے ہیں' کیونکہ

187- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 6868 في الديات: باب قول الله تعالى: (وَمَنْ اَحْيَاهَا ...)، وأبو داؤد 4686 في السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن منده في الإيمان 658 من طريق أبي مسعود، وأبو عوانة 1/25، من طريق أبي قلابة، كلاهما عن أبي الوليد، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 15/30، وأحمد 2/85 و87 و104، والبخاري 6166 في الأدب: باب قول الرجل: ويلك، و 7077 في الفتن: باب لا ترجعوا بعدي كفارًا ، ومسلم 66 في الإيمان: باب معنى قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا ترجعوا بعدي كفارًا ، والنسائي 7/126 في تحريم الدم: باب تحريم القتل، وأبو عوانة 1/25، وابن منده 658 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 6785 في الحدود من طريق عاصم بن محمد، عن واقد بن محمد، عن أبيه، به . وأخرجه البخاري 4403 في المغازي: باب حجة الوداع، ومسلم 66 120 ، وابن ماجة 3943 في الفتن: باب لا ترجعوا بعدي كفارًا .

وہ مکمل ہونے کے قریب ہوتی ہے اور بعض اوقات کسی چیز سے کسی اسم کی نفی کر دیتے ہیں
کیونکہ وہ کامل ہونے کے حوالے سے ناقص ہوتی ہے

188- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ

(متن حدیث): قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِيْ اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فذلك مؤمن بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بالكواكب . (2:65)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اس سے پہلے رات کے وقت بارش ہو چکی تھی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ تمہارے پروردگار نے کیا بات ارشاد فرمائی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے)

''میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ بندے کافر ہیں' جو شخص یہ کہے: اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے' تو وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے' اور ستاروں کا انکار کرتا ہے' اور جو شخص یہ کہے: فلاں اور فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے' تو وہ شخص میرا انکار کرتا ہے' اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اٰخَرَ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ فِيْ لُغَتِهَا الشَّيْءَ الْوَاحِدَ الَّذِيْ هُوَ مِنْ اَجْزَاءِ شَيْءٍ بِاسْمِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ نَفْسِهٖ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات ایک چیز کا تذکرہ کرتے ہیں' جو کسی دوسری چیز کے اجزاء کا ایک حصہ ہوتی ہے' لیکن

188- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/192، في الاستسقاء : باب الاستمطار بالنجوم، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/117، والبخاري 846 في الأذان: باب يستقبل الناس الإمام إذا سلم، و 1038 في الاستسقاء : باب (وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ) ، ومسلم 71 في الإيمان: باب كفر من قال: مطرنا بنوء كذا، وأبو داؤد 3906 في الطب: باب في النجوم، وأبو عوانة 1/26، وابن منده 503 ، والبغوي 1169 . وأخرجه عبد الرزاق 21003 ، والحميدي 813 ، والبخاري 4147 في المغازي: باب غزوة الحديبية، و 7503 في التوحيد: باب (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ) ، والنسائي 3/165 في الاستسقاء : باب كراهية الاستمطار بالكواكب، وابن منده 504 و 505 و 506 ، والطبراني 5213 و 5214 و 5215 و 5216 ، وأبو عوانة 1/27 من طرق عن صالح بن كيسان، به.

اس کا تذکرہ دوسری چیز کے نام کے ذریعے کرتے ہیں

189 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي اَوْصَتْ اَنْ نُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً وَعِنْدِىْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ: ادْعُ بِهَا فَجَاءَتْ فَقَالَ: مَنْ رَبُّكِ؟ قَالَتِ: اَللّٰهُ قَالَ: مَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: رَسُوْلُ اللّٰهِ قال: أعتقها فإنها مؤمنة .(2:65)

حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ نے یہ وصیت کی تھی کہ ہم ان کی طرف سے ایک گردن آزاد کر دیں میرے پاس ایک سیاہ فام کنیز ہے۔کیا میں اسے آزاد کردوں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے بلاؤ! وہ کنیز آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا پروردگار کون ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے رسول۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے آزاد کردو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ مِنَ الْاَلْفَاظِ الَّتِىْ ذَكَرْنَا اَنَّ الْعَرَبَ اِذَا كَانَ الشَّيْءُ لَهُ اَجْزَاءٌ وَشُعَبٌ تُطْلِقُ اسْمَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ بِكُلِّيَّتِهٖ عَلٰى بَعْضِ اَجْزَائِهٖ وَشُعَبِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْجُزْءُ وَتِلْكَ الشُّعْبَةُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ بِكَمَالِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''بے شک یہ مومن ہے''

یہ ان الفاظ میں سے ایک ہے' جس کے بارے میں ہم یہ ذکر کر چکے ہیں' بعض اوقات کسی چیز کے اجزاء اور شعبے ہوتے ہیں' تو عرب اپنے محاورے میں اس چیز کا اسم مکمل طور پر اس کے بعض اجزاء یا بعض شعبوں کے لئے استعمال کر لیتے ہیں اگرچہ وہ جزء یا وہ شعبہ مکمل چیز نہیں ہوتا (بلکہ اس کا کچھ حصہ ہوتا ہے)

190 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ اِسْحَاقَ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

189- إسناده حسن، من أجل محمد بن عمرو . وأخرجه الطبراني 7257 من طريق أبي خليفة، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي 7م388-389 من طريق العباس بن محمد الدوري، عن أبي الوليد، به . وأخرجه أحمد 4/222 و 388 عن عبد الصمد، و 289 عن مهنًا بن عبد الحميد، وأبو داؤد 3283 في اليمان والنذور: باب الرقبة المؤمنة، عن موسى بن إسماعيل، والنسائي 6/252 في الوصايا: باب فضل الصدقة عن الميت، من طريق هشام بن عبد الملك، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وفي الباب عن معاوية بن الحكم السلمي، أورده المؤلف برقم 165 ، وتقدم تخريجه في موضعه.

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بابا والحياء من الإيمان . (2:65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں اور حیاء ایمان کا حصہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا ، اَرَادَ بِهِ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ایمان کے 70 اور کچھ دروازے ہیں''

اس سے مراد یہ ہے کہ 70 اور کچھ شعبے ہیں

191 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَعْلَاهَا شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وأدناها إماطة الأذى عن الطريق . (2:65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے ہیں' ان میں سب سے بلند (شعبہ) اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے' اور کمتر (شعبہ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔''

ذِكْرُ نَفْيِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَمَّنْ اَتَى بِبَعْضِ الْخِصَالِ الَّتِيْ تَنْقُصُ بِاِتْيَانِهِ اِيمَانَهُ

ایسے شخص کے ایمان کی نفی کا تذکرہ جو کسی ایسی حرکت کا مرتکب ہوتا ہے جس کے ارتکاب سے ایمان میں کمی آ جاتی ہے

190- إسناده صحيح على شرط البخاري، وقد أورده المؤلف برقم 167 من طريق أبي قدامة عبيد الله بن سعيد، عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك.

191- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن منده 170 من طريق أسيد بن عاصم، عن حسين بن حفص، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/445، والبخاري في الأدب المفرد 598 ، والترمذي 2614 في الإيمان: باب ما جاء في استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، والنسائي 8/110 في الإيمان وشرائعه: باب ذكر شعب الإيمان، وابن ماجة 57 في المقدمة: باب الإيمان، وابن منده في الإيمان 170 ، من طرق عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد.وتقدم برقم 166 من طريق جرير، عن سهيل بن أبي صالح، به، وذكرت هناك الطرق التي أوردها المؤلف.

192 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرِّفَاعِيُّ اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ليس الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللِّعَانِ وَلَا الْبَذِيءِ وَلَا الفاحش . (3:56)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن شخص طعنہ دینے والا ُلعنت کرنے والا ُبدزبانی کرنے والا اور فحش گفتگو کرنے والا نہیں ہوتا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا لِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ

اس روایت کا تذکرہ جوان روایات کے بارے میں ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

193 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ وَمَوْهَبُ بْنُ يزيد قالاحدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ .

قَالَ مَوْهَبٌ: قَالَ لِيَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اَيْشٍ كَتَبْتَ بِالشَّامِ؟ فَذَكَرْتُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ: لَوْ لَمْ تَسْمَعْ إلا هذا لم تذهب رحلتك. (3:56)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لغزش کے بغیر (کوئی) بردبار نہیں ہوتا اور تجربے کے بغیر (کوئی) دانش مند نہیں ہوتا''۔

موہب کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے مجھ سے کہا: کیا تم نے شام میں احادیث نوٹ کی ہیں؟ میں نے ان کے سامنے یہ

192- حديث صحيح، محمد بن زيد الرفاعي، لكنه توبع عليه، فقد أخرجه أحمد 1/416 عن الأسود بن عامر، والبخاري في الأدب المفرد 312 ، والطبراني في الكبير 10483 ، والحاكم 1/12، والبيهقي في السنن 10/193، من طريق أحمد بن عبد الله بن يونس، كلاهما عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد . وأخرجه البزار 101 من طريق عبد الرحمٰن بن مَغْراء ، عن الحسن بن عمرو، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 11/18، وأحمد 1/404، 405، والبخاري في الأدب المفرد 332 ، والترمذي 1977 في البر: باب ما جاء في اللعنة، والحاكم 1/12، والبغوي في شرح السنة 3555 ، والخطيب في تاريخه 5/339، وأبو نعيم في الحلية 4/235، و5/58، والبيهقي في السنن 10/243 .

193- إسناده ضعيف لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم: ومع ذلك فقد حسنه الترمذي، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 835 من طريق أبي عمرو عثمان بن محمد الأطروشي، عن قتيبة بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/293، والقضاعي 834 من طرق عن يزيد بن موهب الرملي، به الإسناد . وأخرجه أحمد 3/8، والبخاري في الأدب المفرد 565 ، والترمذي 2033 في البر: باب ما جاء في التجارب، وأبو نعيم في الحلية 8/324، من طريق قتيبة بن سعيد، وأحمد 3/69 عن هارون بن معروف، كلاهما عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 565 موقوفًا على أبي سعيد، وسنده أصح.

روایت ذکر کی تو وہ بولے: اگر تم نے صرف یہی روایت وہاں سے سنی ہوئی ہو تو تمہارا سفر بیکار نہیں گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْمُرَادَ بِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ نَفْيُ الْاَمْرِ عَنِ الشَّيْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان روایات سے مراد یہ ہے کسی چیز سے کسی معاملے کی نفی سے مراد کامل ہونے کی نفی ہے

194– (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي الْخُطْبَةِ: لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دين لمن لا عهد له. (3:50)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا جس شخص میں امانت نہیں ہوتی اور اس شخص کا دین نہیں ہوتا' جس شخص کا عہد نہیں ہوتا۔ (یعنی جو عہد کو پورا نہیں کرتا)''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَعَانِيَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ مَا قُلْنَا اِنَّ الْعَرَبَ تَنْفِي الْاِسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ وَتُضِيفُ الْاِسْمَ اِلَى الشَّيْءِ لِلْقُرْبِ مِنَ التَّمَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے نقل کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ ان روایات کا مفہوم وہ ہے' جو ہم بیان کر چکے ہیں بعض اوقات عرب کامل ہونے میں نقص کے حوالے سے کسی چیز سے اسم کی نفی کر دیتے ہیں اور اسی طرح کسی اسم کی نسبت کسی چیز کی طرف کر دیتے ہیں' کیونکہ وہ مکمل ہونے کے قریب ہوتی ہے

195– (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَانْطَلَقْتُ خَلْفَهُ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ

193– إسناده حسن في الشواهد. مؤمل بن إسماعيل: صدوق، سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن أبي شيبة في الإيمان 7، والمصنف 11/11، وأحمد 3/135 و154 و210، والبزار 100، والقضاعي في مسند الشهاب 849 و850، والبيهقي في السنن 6/288 و9/231 من طرق عن أبي هلال محمد بن سليم الراسبي عن قتادة، عن أنس، وحسنه والبغوي في شرح السنة 38. وأورده الهيثمي في المجمع 1/96، وزاد نسبته للطبراني في الأوسط، وقال: فيه أبو هلال، وثقه ابن معين وغيره، وضعفه النسائي وغيره. وأخرجه البيهقي في السنن 4/97 من طريق عمرو بن الحارث، عن ابن أبي حبيب، عن سنان بن سعد الكندي، عن أنس بن مالك، به. وأخرجه أحمد 3/251، والقضاعي 848 من طريق عفان، عن حماد، عن المغيرة بن زياد الثقفي، عن أنس، به.

فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ ثُمَّ سَعْدَيْكَ وَاَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ: الْمُكْثِرُوْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ قَالَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ عَرَضَ لَنَا اُحُدٌ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّهٗ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ ذَهَبًا يُمْسِيْ مَعَهُمْ دِيْنَارٌ اَوْ مِثْقَالٌ فَقُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ثُمَّ عَرَضَ لَنَا وَادٍ فَاسْتَبْطَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فِيْهِ وَجَلَسْتُ عَلٰى شَفِيْرِهٖ فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهٗ حَاجَةً فَاَبْطَاَ عَلَيَّ وَسَاءَ ظَنِّيْ فَسَمِعْتُ مُنَاجَاةً فَقَالَ: ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِيْ لِاُمَّتِيْ مَنْ شَهِدَ مِنْهُمْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ. (3:50)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''بقیع غرقد'' کی طرف تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں' میں آپ پر قربان جاؤں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت رکھنے والے لوگ قیامت کے دن (اجر وثواب کے اعتبار سے) قلت والے ہوں گے۔ ماسوائے اس شخص کے' جو اپنے مال کے بارے میں' اس طرح اور اس طرح کہتا ہے' اپنے دائیں طرف اور اپنے بائیں طرف (یعنی ہر طرف خرچ کرتا ہے)

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر ہمارے سامنے اُحد پہاڑ آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس سونا ہو' اور پھر شام کے وقت ان کے پاس ایک دینار یا ایک مثقال سونا بھی باقی رہ جائے''۔

میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

پھر ہمارے سامنے ایک وادی آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نشیبی حصے میں تشریف لے گئے۔ آپ نیچے اتر گئے میں اس کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

آپ کو واپس آنے میں تاخیر ہوگئی' تو مجھے برے خیال آنے لگے۔ پھر میں نے مناجات کی آواز سنی۔

(بعد میں' میں نے اس بارے میں دریافت کیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے' جو مجھے میری اُمت کے بارے میں یہ بتا رہے تھے کہ ان میں سے جو شخص بھی اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر چہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' یا اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چہ اسے زنا کا ارتکاب کیا ہو' یا اگر چہ اس نے چوری کی ہو''۔

195- إسناده صحيح على شرط مسلم . حماد بن أبي سليمان من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 803 عن معاذ بن فضالة، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1123 من طريق معاذ بن هشام، وتقدم برقم 169 و 170 من طريق الأعمش وغيره.

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْاِسْلَامِ لِمَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

ایسے شخص کیلئے اسلام کے اثبات کا تذکرہ کہ دوسرے مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں

196- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بِتُسْتَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَرَبِّ هٰذِهِ الْبَنِيَّةِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ. (1:2)

امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اس عمارت کے پروردگار کی قسم ہے۔

(انہوں نے خانہ کعبہ کے بارے میں یہ بات کہی)

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مہاجر وہ شخص ہوتا ہے' جو گناہوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ كَانَ مِنْ اَسْلَمِهِمْ اِسْلَامًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں' وہ ان سب کے مقابلے میں بہترین اسلام والا ہوتا ہے

197 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أبو عاصم عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

196- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البخاري تعليقًا بصيغة الجزم 10 في: باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده. وأخرجه بلفظ رواية البخاري: أحمد 2/163 و192 و205 و212، والبخاري 10 في الإيمان، و 6484 في الرقاق: باب الانتهاء عن المعاصي، وأبو داوُد 2481 في الجهاد: باب الهجرة هل انقطعت، والنسائي 8/105 في الإيمان: باب صفة المسلم، وفي السير من الكبرى كما في التحفة 6/346، والدارمي 2/300 في الرقاق: باب في حفظ اليد، والطبراني في الصغير 1/166، وابن منده 309 و 310 و 311 و 312، والقضاعي 166 و 179 و 180 و 181، والبيهقي في السنن 10/187، والبغوي في شرح السنة 12، وسيورده المؤلف برقم 230 في باب ما جاء في صفات المؤمنين، من طريق بيان بن بشر، عن الشعبي، به. وأخرجه أحمد 2/206 و215 عن زيد بن الحباب، عن موسى بن علي بن رباح، عن أبيه، عن عبد الله بن عمرو، به وسيورده المؤلف بنحوه في باب الإخلاص وأعمال السر برقم 400 من طريق يزيد بن أبي حبيب، عن أبي الخير عن عبد الله بن عمرو، ويأتي تخريجه هناك. وسيعيده المؤلف بالإسناد المذكور هنا برقم 399 في باب الإخلاص. وفي الباب عن أبي هريرة تقدم برقم 180، وعن جابر سيرد برقم 197، وعن أنس بن مالك سيرد برقم 510.

(متن حدیث): اَسْلَمُ الْمُسْلِمِيْنَ اِسْلَامًا مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ ويده . (1:2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اسلام کے اعتبار سے مسلمانوں میں سے سب سے بہتر اسلام اس شخص کا ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ مَّاتَ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَتَعَرَّى عَنِ الدَّيْنِ وَالْغُلُوْلِ

ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کے لئے لازم ہونے کا تذکرہ جو ایسی حالت میں مرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' اور وہ قرض اور خیانت سے محفوظ ہو

198 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرِ وَاُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَرِيْئًا مِنْ ثَلَاثٍ دخل الجنة الكبر والغلول والدين . (1:2)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ وہ تین چیزوں سے بری ہوگا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (وہ تین چیزیں یہ ہیں) تکبر، خیانت اور قرض''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ مَعَ تَحْرِيْمِ النَّارِ عَلَيْهِ بِهٖ

ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے اور اس وجہ سے اس شخص پر جہنم کے حرام ہونے کا تذکرہ

199 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرني حيوة قال حدثنا بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ قَالَ:

197– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 41 في الإيمان: باب بيان تفاضل الإسلام، عن حسن الحلواني، وعبد بن حميد، وابن منده في الإيمان 314 من طريق إسحاق بن سيار النصيبي، والبيهقي في السنن 10/187 .

198– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه النسائي في السير من الكبرى كما في التحفة 2/140، والدارمي 2/262 عن محمد بن عبد الله بن بزيع الرقاشي، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/281، والترمذي 1573 في السير: باب ما جاء في الغلول، وابن ماجة 2412 في الصدقات: باب في التشديد في الدين، والبيهقي في السنن 5/355 من طريق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. ورواية الترمذي الكنز بدل الكبر . وأخرجه أحمد 5/276 و277 و282، والبيهقي في السنن 9/101، 102 من طرق عن قتادة، به. وأخرجه الترمذي 1572 في السير: باب في الغلول.

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَحِقَهُ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ حَتّٰى إِذَا اجْتَمَعُوا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أنه مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ وَأَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ. (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ خَرَجَ خِطَابُهُ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ وَهُوَ مِنَ الضَّرْبِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ فِيْ كِتَابِ فُصُوْلُ السُّنَنِ أَنَّ الْخَبَرَ إِذَا كَانَ خِطَابُهُ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يُحْكَمَ بِهِ فِيْ كُلِّ الْأَحْوَالِ وَكُلُّ خِطَابٍ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ فَهُوَ عَلٰى ضَرْبَيْنِ أَحَدُهُمَا وُجُوْدُ حَالَةٍ مِنْ أَجْلِهَا ذَكَرَ مَا ذَكَرَ لَمْ تُذْكَرْ تِلْكَ الْحَالَةُ مَعَ ذٰلِكَ الْخَبَرِ وَالثَّانِيْ أَسْئِلَةٌ سُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَابَ عَنْهَا بِأَجْوِبَةٍ فَرُوِيَتْ عَنْهُ تِلْكَ الْأَجْوِبَةُ مِنْ غَيْرِ تِلْكَ الْأَسْئِلَةِ فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُحْكَمَ بِالْخَبَرِ إِذَا كَانَ هٰذَا نَعْتُهُ فِيْ كُلِّ الْأَحْوَالِ دُوْنَ أَنْ يُضَمَّ مجمله إلى مفسره ومختصره إلى متقصاه.

حضرت سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنوعبدالدار سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو آپ نے اپنے سے آگے والے لوگوں کو بٹھا دیا اور آپ سے پیچھے آنے والے لوگ آپ تک پہنچ گئے۔

جب لوگ اکٹھے ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دے گا اور اس کے لئے جنت کو واجب کر دے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب حالت کے مخصوص پس منظر کے حوالے سے ہے اور یہ اس قسم سے تعلق رکھتا ہے جس کو میں نے کتاب ”مغول السنن“ میں ذکر کیا ہے۔

کہ جب کسی روایت میں خطاب کا مخصوص پس منظر ہو تو اب یہ بات جائز نہیں ہے کہ تمام حالتوں میں اس کے مطابق فیصلہ دیا جائے اور ہر وہ خطاب جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص پس منظر کے ساتھ صادر ہوا ہو اس کی دو قسمیں ہوں گی ان میں سے ایک قسم یہ ہے: وہ کسی حالت کی موجودگی میں ہوگا اور اسی کی وجہ سے اس چیز کو ذکر کیا گیا ہو۔

اس حالت کو اس خبر کے ہمراہ ذکر نہیں کیا گیا ہوگا۔

دوسری صورت یہ ہے: کچھ سوالات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیے گئے ہوں گے آپ نے ان کے جوابات عنایت کیے ہوں گے تو ان جوابات کو روایت کر لیا گیا اور سوالات روایت نہیں ہو سکے تو اب یہ بات جائز نہیں ہے کہ کوئی شخص اس روایت کی بنا پر فیصلہ دے جو ہر حالت میں ہو۔

اس میں مجمل اور مفسر یا مختصر اور تفصیلی کا خیال نہ رکھا گیا ہو۔

199- رجاله ثقات رجال الصحيح غير سعد بن الصلت، فإنه لم يوثقه غير المؤلف. وأخرجه الطبراني في الكبير 6034 عن أحمد بن داوٗد المكي، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/467 عن هارون، عن ابن وهب، به. وأخرجه الطبراني 6033 من طرق عن ابن الهاد، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَنْ يَّقِيْنٍ مِّنْ قَلْبِهِ لَا اَنَّ الْاِقْرَارَ بِالشَّهَادَةِ يُوجِبُ الْجَنَّةَ لِلْمُقِرِّ بِهَا دُوْنَ اَنْ يُّقِرَّ بِهَا بِالْاِخْلَاصِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے لازم ہوجاتی ہے' جواللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہےاوروہ اپنے دل کے یقین کے ساتھ ایسا کرتا ہےاس سے یہ مرادنہیں ہے: محض شہادت کا اقرار کرنا' جنت کو واجب کرتا ہےاس شخص کے لئے جواس کا اقرار کرتا ہے' حالانکہ وہ خلوص کے ساتھ اس کا اقرارنہیں کرتا

200- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَسْكَرِيُّ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: اكْشِفُوا عَنِّيْ سِجْفَ الْقُبَّةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ الْجَنَّةَ، يُرِيْدُ بِهِ جَنَّةً دُوْنَ جَنَّةٍ لِاَنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ فَمَنْ اَتَى بِالْاِقْرَارِ الَّذِيْ هُوَ اَعْلٰى شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَلَمْ يُدْرِكِ الْعَمَلَ ثُمَّ مَاتَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ اَتَى بَعْدَ الْاِقْرَارِ مِنَ الْاَعْمَالِ قَلَّ اَوْ كَثُرَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ جَنَّةً فَوْقَ تِلْكَ الْجَنَّةِ لِاَنَّ مَنْ كَثُرَ عَمَلُهُ عَلَتْ دَرَجَاتُهُ وَارْتَفَعَتْ جَنَّتُهُ لَا اَنَّ الْكُلَّ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَدْخُلُوْنَ جَنَّةً وَاحِدَةً وَاِنْ تَفَاوَتَتْ اَعْمَالُهُمْ وَتَبَايَنَتْ لِاَنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ لا جنة واحدة.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا' تو انہوں نے فرمایا: خیمے کا پردہ ہٹاد ؤمیں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص خلوص دل کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اورکوئی معبودنہیں ہے' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس سے مراد یہ ہے: ایک جنت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے' کیونکہ جنت کی مختلف قسمیں ہیں' تو جو شخص وہ اقرار کرتا ہے' ایمان کا سب سے بلندتر شعبہ ہے' اوروہ عمل تک نہیں پہنچا اور پھر انتقال کرجاتا ہے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جو شخص اقرار کے بعد اعمال بھی بجالاتا ہے خواہ وہ کم ہوں' یازیادہ ہوں وہ بھی جنت میں جائے گا۔

200- إسناده صحيح، وأخرجه الحميدى 369 ، وأحمد 5/236، وابن منده 11 ، والطبرانى 20/ 63 من طريق سفيان بهذا الإسناد. وأخرجه ابن منده 112 و 113 ، والطبرانى 20/ 59 و 60 و 61 و 62 من طرق عن عمرو بن دينار، به. وسيرد من حديث جابر بن سمرة، عن معاذ برقم 203 ، ومسلم 32 في الإيمان، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 1134 .

لیکن یہ وہ پہلے والی جنت سے اوپر ہوگی۔

کیونکہ اس کے عمل زیادہ ہیں' تو اس کے درجات بلند ہوں گے اور اس کی جنت بلند ہوگی ایسا نہیں ہے کہ تمام مسلمان ایک ہی جنت میں داخل ہوں گے۔

اگر چہ ان کے اعمال کے درمیان تفاوت اور تباین پایا جاتا ہو' کیونکہ جنت کی مختلف قسمیں ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک ہی جنت ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ اَتَى بِمَا وَصَفْنَا عَنْ يَقِيْنٍ مِّنْ قَلْبِهٖ ثُمَّ مَاتَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے واجب ہوتی ہے' جو اپنے دل کے یقین کے ساتھ وہ کرتا ہے' جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور پھر وہ اسی کیفیت میں مرجاتا ہے

201 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دخل الجنة۔ (1:2)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص ایسی حالت میں میرے کہ وہ اس بات کا علم رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَقَرَنَ ذٰلِكَ بِالشَّهَادَةِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے حق میں واجب ہوتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہے اور اس کے ہمراہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہے

202 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ

201– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 26 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، عن محمد بن أبي بكر المقدمي، وأبو عوانة 1/6 من طريق علي بن عبد الله، وأبو عوانة أيضًا، وابن منده 33 من طريق مسدد، والقواريري، ثلاثتهم عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/65 و69، ومسلم 26 ، والنسائي في اليوم والليلة 1113 و 1114 ، وأبو عوانة 1/7وابن منده 32 من طرق عن خالد الحذاء ، به .وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1115 ، من طريق شعبة، عن بيان بن بشرن عن حمران، به. وسيرد برقم 204 من رواية عثمان بن عفان، عن عمر بن الخطاب، عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ بن مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ:

(متنِ حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي: مَهْ لِمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَاَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ اُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حرمه الله على النار . (1:2)

❀❀ صنابحی بیان کرتے ہیں: میں' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت وہ قریب المرگ تھے۔ میں رونے لگا' تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: رُک جاؤ تم کیوں رو رہے ہو؟

اللہ کی قسم! اگر مجھ سے گواہی طلب کی گئی' تو میں تمہارے بارے میں ضرور گواہی دوں گا اور اگر مجھے شفاعت کا موقع دیا گیا' تو میں تمہارے لئے شفاعت کروں گا اور اگر مجھ سے ہو سکا تو میں تمہیں فائدہ پہنچاؤں گا۔

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو بھی حدیث سنی' جس میں تمہارے لئے بہتری تھی' وہ حدیث میں نے تمہارے سامنے بیان کر دی۔

صرف ایک حدیث بیان نہیں کی اور وہ میں آج تمہارے سامنے بیان کروں گا' کیونکہ اب میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام قرار دیدے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَنْ يَّقِيْنٍ مِّنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بے شک جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے نبی علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دیتا ہے اور یقین کے ساتھ یہ گواہی دیتا ہے

202- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 5/318 عن يونس بن محمد، ومسلم 29 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، والترمذي 2638 في الإيمان: باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، ومن طريقه ابن منده 46 عن قتيبة بن سعيد، وأبو عوانة 1/15 من طريق شعيب بن الليث، وداوُد بن منصور، أربعتهم عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1128 . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1129 . وسيرد بنحوه برقم 207 من طريق جنادة بن أبي أمية، عن عبادة بن الصامت. ويرد تخريجه في موضعه.

203- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بن مسرهد عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِصَّانُ بْنُ كَاهِنٍ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ وَلَا اَعْرِفُهُ فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ تَمُوْتُ لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى قَلْبِ مُوْقِنٍ اِلَّا غُفِرَ لَهَا

قُلْتُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُعَاذٍ قَالَ فَعَنَّفَنِي الْقَوْمُ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهُ لم يسيء الْقَوْلَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاذٍ زَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (1:2)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین پر بسنے والا جو بھی شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اور وہ اس بات کی گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یہ بات یقین رکھنے والے دل کی طرف لوٹتی ہو تو اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

(راوی کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟

راوی کہتے ہیں تو حاضرین نے مجھے گھور کر دیکھا لیکن انہوں نے کہا: تم لوگ اسے چھوڑ دو اس نے غلط بات نہیں کی ہے۔

جی ہاں! میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی تھی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ شَهِدَ بِمَا وَصَفْنَا عَنْ يَقِيْنٍ مِنْهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ

اس بات کا بیان جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے جو یقین کے ساتھ اس چیز کی گواہی دیتا ہے جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں اور پھر اسی حالت میں مر جاتا ہے

204 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

203–وأخرجه أحمد في المسند 5/229، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1138 عن عمرو بن علي، كلاهما عن محمد بن أبي عدي، عن حجاج الصواف، بهذا الإسناد. وقد تابع حجاجًا حبيبُ بن الشهيد عند النسائي في عمل اليوم والليلة 1139. وسقط في المسند لفظ أبي من ابن أبي عدي، ووقع فيه هصان الكاهن، بإسقاط لفظ ابن. وأخرجه الحميدي 370، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1136 و 1137، وابن ماجة 3796 في الأدب: باب فضل لا إله إلا الله. وتقدم من حديث جابر عن معاذ برقم 200 وورد تخريجه عنده. وأخرجه أبو داوٗد 3116 في الجنائز: باب في التلقين.

(متن حدیث): إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ فَيَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. (1:2)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں ایک ایسے کلمے کے بارے میں جانتا ہوں' جو بھی بندہ سچے دل کے ساتھ اس کلمے کو پڑھ لے گا اور وہ اس پر مرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام قرار دے گا۔''

(وہ کلمہ یہ ہے) ''لا الٰہ الا اللّٰہ''

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا نُورَ الصَّحِيفَةِ مَنْ قَالَ عِنْدَ الْمَوْتِ مَا وَصَفْنَاهُ

جو شخص مرتے وقت وہی چیز کہتا ہے' جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کا اسے صحیفہ کے لیے نور عطا کرنے کا تذکرہ

205- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ سُعْدَى الْمُرِّيَّةِ قَالَتْ

(متن حدیث): مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِطَلْحَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَكَ مُكْتَئِبًا أَسَاءَتْكَ إِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا لِصَحِيفَتِهِ وَإِنَّ جَسَدَهُ وَرُوحَهُ لَيَجِدَانِ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ فَقُبِضَ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا الَّتِي أَرَادَ عَلَيْهَا عَمَّهُ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّ شيئا أنجى له منها لأمره. (1:2)

سعدی بن مریہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے' تو دریافت کیا: کیا وجہ ہے' آپ پریشان ہیں؟

کیا آپ کو اپنے چچازاد کی حکومت پسند نہیں ہے؟

تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میں ایک ایسے کلمے کے بارے میں جانتا ہوں کہ جو بھی بندہ مرتے وقت اس کلمے کو پڑھے گا' تو یہ کلمہ اس کے صحیفے میں' اس کے لئے نور کی

204- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 1/63، والحاكم 1/72، وأبو نعيم في الحلية 2/296 من طريق عبد الوهاب بن عطاء، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وتقدم برقم 201 من طريق الوليد

205- إسناده صحيح، محمد بن عبد الوهاب هو القناد السكري الكوفي، والشعبي: هو عامر بن شراحيل، وسُعدى المرية: لها صحبة، وهي امرأة طلحة بن عبيد الله التيمي أحد العشرة المبشرين بالجنة. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1101، وابن ماجة 3796 في الأدب: باب فضل لا إله إلا الله، عن هارون بن إسحاق الهمداني، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/161، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1100، والحاكم 1/350 350 من طرق عن مطرف. وأخرجه أحمد 1/28، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1098. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1099. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 2/324-325، ونسبه إلى أبي يعلى، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

حیثیت رکھے گا۔ اور اس شخص کا جسم اور اس شخص کی روح مرنے کے وقت اس کلمے کی وجہ سے راحت محسوس کریں گے''۔

(حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا' لیکن میں آپ سے اس کلمے کے بارے میں دریافت نہیں کرسکا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں یہ وہی کلمہ ہوگا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا (جناب ابوطالب) کو پڑھانا چاہتے تھے۔

اور اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوتا کہ کوئی اور کلمہ' اس کلمے سے زیادہ بہتر طور پر آپ کے چچا کے لئے نجات کا باعث بن سکتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں وہ کلمہ پڑھنے کا حکم دیتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُثَبِّتُ فِي الدَّارَيْنِ مَنْ اَتَى بِمَا وَصَفْنَا قَبْلُ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دونوں جہانوں میں ثابت رکھتا ہے جو اس چیز کو کرتا ہے' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

206 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ اِذَا شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَرَفَ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَبْرِهٖ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

(يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ) (ابراهيم: 27)، (1:2)

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مومن اپنی قبر میں جب اس بات کی گواہی دے دیتا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اللہ کے رسول

206- إسناده صحيح على شرط البخاري . حفص بن عمر الحوضي من رجال البخاري، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه البخاري 1369 في الجنائز: باب ما جاء في عذاب القبر، عن حفص بن عمر الحوضي، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد الطيالسي في مسنده 745 ، ومن طريقه الترمذي 3120 في التفسير: باب ومن سورة إبراهيم. وابن منده في الإيمان 1062 عن شعبة، به. وأخرجه البخاري 4699 في التفسير: باب قَوْلُهُ تَعَالَى: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) ، وابو داوُد 4750 في السنة: باب في المسألة في القبر، والطبري في التفسير 13/214، وابن منده في الإيمان 1062 ، والبغوي في شرح السنة 1520 من طريق أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، به. وأخرجه البخاري 1369 في الجنائز: باب ما جاء في عذاب القب، ومسلم 2871 في الجنة: باب عَرْض مقعد الميت في الجنة أو النار عليه، والنسائي 4/101، 102 في الجنائز: باب عذاب القبر، وابن ماجة 4269 في الزهد: باب ذكر القبر والبلى، كلهم عن محمد بن بشار، عن محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري 13/214 من طريق وهب بن جرير، عن شعبة، بنحوه . وأخرجه الطبري 13/213 من طريقين عن الأعمش، عن سعيد بن عبيدة، به. وأخرجه مسلم 2871 74 ، والنساء ى 4/101، وابن منده 1063 من طرق عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سفيان، عن أبيه، عن خيثمة، عن البراء .

حضرت محمد ﷺ کو پہچان لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''اللہ تعالیٰ' ایمان والوں کو ثابت قول پر ثابت قدم رکھے گا' دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ اَتَى بِمَا وَصَفْنَا وَقَرَنَ ذٰلِكَ بِالْاِقْرَارِ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَآمَنَ بِعِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو وہ کرتا ہے' جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں وہ اس کے ہمراہ جنت اور جہنم کے اقرار کو بھی ملا دیتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان رکھتا ہے

207 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ . (1:2)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے' اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں' جو اس نے سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا' اور اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں' جنت اور جہنم حق ہیں' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا کہ وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے' جس میں سے چاہے' جنت میں داخل ہو جائے۔''

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ شَهِدَ بِالرِّسَالَةِ لَهُ وَعَلٰى مَنْ اَبٰى ذٰلِكَ

نبی اکرم ﷺ کے اس شخص کو دعا دینے کا تذکرہ جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہے اور اس شخص کے خلاف دعائے ضرر کرنا' جو اس حوالے سے انکار کرتا ہے

208– إسناده صحيح، صفوان بن صالح: وثقه غير واحد، وأخرج له أصحاب السنن وباقي السند من رجال الشيخين، وأخرجه أحمد 5/314، والبخاري 3435 في أحاديث الأنبياء : باب قوله: (يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ) عن صدقة بن الفضل، ومسلم 28 في الإيمان: باب من مات على الإيمان دخل الجنة قطعًا . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1130 ، وأبو عوانة 1/6، وابن منده 45 و 404 من طرق عن ابن جابر، به. وأخرجه أحمد 5/313، والبخاري 3435 ومن طريقه البغوي في شرح السنة 55 عن صدقة بن الفضل، وأبو عوانة 1/6 .

208 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي هَانِيءٍ عَنْ اَبِي عَلِيِّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ مَنْ اٰمَنَ بِكَ وَشَهِدَ اَنِّي رَسُوْلُكَ فَحَبِّبْ اِلَيْهِ لِقَاءَ كَ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَ كَ وَاَقْلِلْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ اَنِّي رَسُوْلُكَ فَلَا تُحَبِّبْ اِلَيْهِ لِقَاءَ كَ وَلَا تُسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَ كَ وَاَكْثِرْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا. (5:12)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے' اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے لئے محبوب کر دے اور اپنے فیصلے (یعنی موت کو) اس کے لئے آسان کر دے اور دنیا کو اس کے لئے تھوڑا کر دے اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ لائے' اور اس بات کی گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اپنی بارگاہ میں حاضری کو اس کے نزدیک محبوب نہ کرنا اور تو اپنے فیصلے (یعنی اس شخص کی موت) کو اس کے لئے آسان نہ کرنا اور اس کے لئے (دنیا کی) پریشانیاں اور مشکلات کو زیادہ کر دینا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجِنَانِ لِمَنْ صَدَّقَ الْاَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ عِنْدَ شَهَادَتِهِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینے کے ہمراہ انبیاء و مرسلین کی تصدیق کرتا ہے' اس کے لئے جنتوں میں درجات کی صفت کا تذکرہ

209 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا وَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِاَنْطَاكِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

208- إسناده صحيح، يزيد وهو ابنُ خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب ثقة، وما فوقه من رجال الصحيح، وأبو هانء: هو حميد بن هانء، وأبو علي: هو عمرو بن مالك الهمداني الجنبي. وأخرجه الطبراني في الكبير 18/ 808 من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد.

209- إسناده حسن، رجاله ثقات خلا أيوب بن سُوَيد، وأخرجه الطبراني في الكبير 18/ 808 من طريق ياسين بن عبد الأحد المصري، عن أيوب بن سويد، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرًا أحمد 5/340، والبخاري 6555 في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم 2830 في الجنة وصفة نعيمها: باب ترائي أهل الجنة أهل الغرف. وأخرجه البخاري 3256 في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة، ومسلم 2831 من طرق عن مالك، عن صفوان بن سليم، عن عطاء بن يسار، عن أبي سعيد الخدري. قلت: وأخرجه الطبراني 5740 و 5762 و 5878 و 5940 و 5998 من طرق عن أبي حازم، عن سهل بن سعد. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/339، والترمذي 2556 في صفة الجنة: باب ما جاء في ترائي أهل الجنة في الغرف.

(متن حدیث): إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَرَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمَا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ: بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رجال اٰمنوا باللّٰه وصدقوا المرسلين ـ (1:2)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت بالا خانے میں (یعنی اپنے سے اوپر کے مرتبے میں رہنے والے لوگوں) کو یوں دیکھیں گے' جس طرح تم لوگ مشرق یا مغرب کے اُفق میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو' اس کی وجہ یہ ہے' ان دونوں درجات میں رہنے والے لوگوں کے درمیان اتنا فرق ہوگا''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ انبیاء کی مخصوص منازل ہوں گی؟ جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں' جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہوگی۔ (تو انہیں اس کا یہ اجر و ثواب ملے گا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْجَنَّةَ إِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ أَتَى بِمَا وَصَفْنَا مِنْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَرَنَ ذٰلِكَ بِسَائِرِ الْعِبَادَاتِ الَّتِيْ هِيَ أَعْمَالٌ بِالْأَبْدَانِ لَا أَنَّ مَنْ أَتَى بِالْإِقْرَارِ دُوْنَ الْعَمَلِ تَجِبُ الْجَنَّةُ لَهٗ فِيْ كُلِّ حَالٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو ان امور کو سرانجام دیتا ہے' ایمان کے جن شعبوں کا ہم نے ذکر کیا ہے اور اس کے ہمراہ ان تمام عبادات کو ملا دیتا ہے' جو جسم کے اعمال ہیں

ایسا نہیں ہے کہ جو شخص اقرار کر لیتا ہے' لیکن عمل نہیں کرتا' اس کے لئے بہرصورت جنت واجب ہو جائے

210- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ: أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ، قَالَ: فَمَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ: يَغْفِرُ لَهُمْ ولا يعذبهم ـ (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِأَنَّ الْأَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ كُلَّهَا مُخْتَصَرَةٌ غَيْرُ مُتَقَصَّاةٍ وَأَنَّ بَعْضَ شُعَبِ الْإِيْمَانِ إِذَا أَتَى الْمَرْءُ بِهٖ لَا تُوْجِبُ لَهُ الْجَنَّةَ فِيْ دَائِمِ الْأَوْقَاتِ أَلَا تَرَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَعِبَادَةُ اللّٰهِ

جَلَّ وَعَلَا اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ ثُمَّ الْمُسْلِمُوْنَ لَمَّا سَاَلُوهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَقِّهِمْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالُوْا فَمَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُوْلُوْا فَمَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ وَلَا اَنْكَرَ عَلَيْهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فَفِيمَا قُلْنَا اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ لَا تَجِبُ لِمَنْ اَتَى بِبَعْضِ شُعَبِ الْإِيمَانِ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ بَلْ يُسْتَعْمَلُ كُلُّ خَبَرٍ فِيْ عُمُومِ مَا وَرَدَ خِطَابُهُ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ فِيْهِ عَلٰى مَا ذكرناه قبل

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ لوگ ایسا کریں' تو پھر ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہوگا؟

لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ کہ) اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے اور ان کو عذاب نہ دے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ وہ روایات جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں وہ مختصر ہیں وہ تفصیلی نہیں ہیں' اور ایمان کے بعض شعبے ایسے ہیں کہ جب آدمی ان کا ارتکاب کرتا ہے' تو تمام اوقات میں اس کے لئے جنت واجب نہیں ہوتی۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بندوں پر اللہ حق قرار دیا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

210– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطيالسي 565 ، ومن طريقه أبو عوانة 1/16، وابن منده 107 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20546 ومن طريقه الطبراني في الكبير /20 254 والبغوي في شرح السنة 48 عن معمر، وأحمد 5/228 من طريق إسرائيل، والطيالسي 565 ، والبخاري 2856 في الجهاد: باب اسم الفرس والحمار، ومسلم 30 49 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، وأبو عوانة 1/61، وابن منده 108 ، والطبراني /20 256 من طريق أبي الأحوص سلاّم بن سليم، والترمذي 2643 في الإيمان: باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، وابن منده 106 من طريق سفيان، والنسائي في العلم من الكبرى كما في التحفة 8/411، 412 من طريق عمار بن زريق، خمستهم عن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/242، والبخاري 5967 في اللباس: باب إرداف الرجل خلف الرجل، و 6267 في الاستئذان: باب من أجاب بلبيك أو سعديك، و 6500 في الرقاق: باب من جاهد نفسه في طاعة الله، ومسلم 30 48 في الإيمان، وأبو عوانة 1/17، وابن منده في الإيمان 92 من طرق عن همام، عن قتادة، عن أنس بن مالك، عن معاذ. وأخرجه أحمد 5/229، 230، والبخاري 7373 في التوحيد: باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه وآله وسلم أمته إلى توحيد الله، ومسلم 30 50 و 51 في الإيما، وأبو عوانة 1/16، 17، وابن منده في الإيمان 106 و 109 و 110 من طرق عن أبي حصين والأشعث ابن سُليم، عن الأسود بن هلال، عن معاذ ... وأخرجه من طرق عن معاذ بن جبل: البخاريُّ في الأدب المفرد 943 ، وأحمد 5/230 و 234 و 236 و 238، وابن ماجة 4296 في الزهد: باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، وابن منده 92 و 102 و 105 ، والطبراني /10 81 و 83 و 84 و 85 و 86 و 87 و 88 و 140 و 245 و 273 و 274 و 275 و 276 و 317 و 318 و 319 و 320 و 372 .

اور اللہ کی عبادت زبان کے ذریعے اقرار دل کے ذریعے تصدیق اور اعضاء کے ذریعے عمل ہے۔

پھر مسلمانوں نے جب نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ پر اپنے حق کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے دریافت کیا ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہوگا جب وہ ایسا کریں۔

ان لوگوں نے یہ نہیں کہا: ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہوگا جب وہ یہ کہہ دے۔

اور نبی اکرم ﷺ نے ان الفاظ کا انکار بھی نہیں کیا۔

تو ہم نے جو یہ بات بیان کی ہے اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ جنت اس شخص کے لئے واجب نہیں ہوتی ہے جو ایمان کے کچھ شعبوں کو تمام حالتوں میں بجالاتا ہے بلکہ ہر روایت کا اپنا عموم ہوتا ہے اور اس کے حکم کا مخصوص پس منظر ہوتا ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الشَّفَاعَةِ لِمَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت میں سے جو شخص ایسی حالت میں مرجائے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اس کے لئے شفاعت واجب ہونے کا تذکرہ

211 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): عَرَّسَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَرَشَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهٖ قَالَ فَانْتَبَهْتُ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ فَاِذَا نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا اَحَدٌ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُ رسول لله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ فَقُلْتُ: اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَا: لَا نَدْرِيْ غَيْرَ اَنَّا سَمِعْنَا صَوْتًا بِاَعْلَى الْوَادِيْ فَاِذَا مِثْلُ هَدِيْرِ الرَّحٰى قَالَ: فَلَبِثْنَا

211– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير عبد الواحد بن غياث، وأخرجه أحمد 6/28، والترمذى 2441 فى صفة القيامة، والطبراني 18/ 134 من طرق، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 998 ، وأحمد 6/29، والترمذى 2441 في صفة القيامة، وابن خزيمة في التوحيد ص 264 و265، وابن منده في الإيمان 925 من طرق عن قتادة، به . وأخرجه الطبراني 18/ 133 من طريق أبي قلابة، عن أبي المليح، به. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 20865 ، وابن خزيمة في التوحيد ص 267، والطبراني في الكبير 18/ 136 و 137 و 138 من طرق. وأخرجه أحمد 6/23، وابن ماجة 4317 فى الزهد: باب ذكر الشفاعة، وابن خزيمة في التوحيد ص 263 و268، والطبراني 18/ 135 من طرق عن عوف بن مالك. وصححه الحاكم 1/67 من طريق خالد بن عبد الله الواسطي، عن حميد بن هلال، عن أبي بردة، عن عوف . واورده الهيثمي في المجمع 10/369–370 مطولًا، وقال: رواه الطبراني بأسانيد رجال بعضها ثقات. وفي الباب عن أبي موسى عند أحمد 4/404، 415، وابن خزيمة في التوحيد ص 267، وابن منده في الإيمان 2/870، وعن أبي موسى ومعاذ عند أحمد 5/232، وعن أبي هريرة عند ابن خزيمة في التوحيد ص 260.

يَسِيْرًا ثُمَّ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهُ اَتَانِيْ مِنْ ربي آت فيخبرني بِاَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَاِنِّيْ اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ وَالصُّحْبَةِ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ: فَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِيْ قَالَ: فَلَمَّا رَكِبُوا قَالَ: فَاِنِّيْ اُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ اَنَّ شَفَاعَتِيْ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شيئا من أمتي .

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت پڑاؤ کیا' ہم میں سے ہر شخص نے اپنی سواری کی بازو کو بچھالیا (یعنی آرام کرنے لگا)

راوی کہتے ہیں: رات کے کسی حصے میں' میں بیدار ہوا' میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے سامنے کوئی موجود نہیں ہے۔

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے نکلا تو مجھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کھڑے نظر آئے۔ میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟

ان دونوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں معلوم' البتہ ہم نے وادی کے بالائی حصے کی طرف سے ایک آواز سنی ہے۔

وہ چکی چلنے کی آواز کی مانند تھی۔

راوی کہتے ہیں: ہم کچھ دیر وہیں ٹھہرے رہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا:

میرے پروردگار کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے میری اُمت کے نصف حصے کے حساب اور شفاعت کے بغیر جنت میں داخل ہو جانے (یا مطلق طور پر مجھے) شفاعت کرنے کے بارے میں اختیار دیا' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر' اپنے ساتھ کا واسطہ دے کر یہ گزارش کرتے ہیں' آپ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرلیں' جو آپ کی شفاعت کے اہل ہوں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میری شفاعت کے اہل ہو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ لوگ سوار ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں یہاں موجود تمام لوگوں کو اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میری شفاعت میری اُمت کے ہر فرد کو نصیب ہو گی' جو ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ سمجھتا ہو''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ وَاِيجَابِهَا لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ ثُمَّ سَدَّدَ بَعْدَ ذٰلِكَ

جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے' اور اس کے بعد سیدھا راستہ اختیار کرے' اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے جنت کو نوٹ کر لینا اور اس کے لئے جنت کو واجب کر دینا

212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ رِفَاعَةُ بْنُ عَرَابَةَ الْجُهَنِيُّ قَالَ

(متن حدیث): صَدَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ فَجَعَلَ نَاسٌ يَسْتَاْذِنُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَاْذَنُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ شِقِّ الشَّجَرَةِ الَّتِيْ تَلِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغَضَ اِلَيْكُمْ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَ: فَلَمْ نَرَ مِنَ الْقَوْمِ اِلَّا بَاكِيًا قَالَ يَقُوْلُ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ الَّذِيْ يَسْتَاْذِنُكَ بَعْدَ هٰذَا لَسَفِيْهٌ فِيْ نَفْسِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَكَانَ اِذَا حَلَفَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ اِلَّا سُلِكَ بِهٖ فِي الْجَنَّةِ وَلَقَدْ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ اَنْ يُّدْخِلَ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا يَدْخُلُوْهَا حتى تتبوؤوا اَنْتُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَذَرَارِيْكُمْ مَسَاكِنَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ: اِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ لَا اَسْاَلُ عَنْ عِبَادِيْ غَيْرِيْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصبح . (3:66)

حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے واپس آ رہے تھے۔ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لینی شروع کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت عطا کرنا شروع کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا وجہ ہے اللہ کے رسول کی طرف والا درخت کا حصہ' تمہارے نزدیک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ناپسندیدہ ہے''۔

(یعنی تم لوگ میرے ساتھ نہیں چلنا چاہ رہے)

راوی کہتے ہیں: حاضرین میں سے ہر شخص مجھے روتا ہوا نظر آیا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کیا' میرے خیال میں اس کے بعد آپ سے جو شخص اجازت مانگے گا' وہ بے وقوف ہوگا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔

آپ جب بھی قسم اٹھاتے تھے' تو یہ کہتے تھے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے''۔

212- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه أحمد 4/16، وابنُ ماجة مختصرًا 4285 في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وآله وسلم، والطبراني 4556 من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1291 و01292، وأحمد 4/16، والبزار 3543 والطبراني 4559 من طرق عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، به. وأخرجه أحمد 4/16، والطبراني 4557 و 4557 و 4560 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. ونصفه الثاني وهو من قوله: إذا مضى شطر الليل .. إلخ أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 475، وابن ماجة 1367 في إقامة الصلاة: باب ما جاء في أي ساعات الليل أفضل، من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في المجمع 10/408، وقال: رواه الطبراني والبزار بأسانيد، ورجال بعضها عند الطبراني والبزار رجال الصحيح.

(آپ نے فرمایا): ''میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم میں سے جو شخص بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو اس کے بعد وہ ٹھیک رہے۔ (یعنی اسلامی احکام پر عمل کرتا رہے) تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

میرے پروردگار نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے' وہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد کو حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل کرے گا اور مجھے یہ اُمید ہے' وہ لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گے' جب تک تم لوگ اور تمہارے نیک بیوی بچے جنت میں اپنے ٹھکانوں پر پہنچ نہیں جاتے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جب نصف رات۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب رات ہو جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے:

میں اپنے بندوں سے اپنے علاوہ کسی اور کے بارے میں دریافت نہیں کرتا۔ کون شخص ہے' جو مجھ سے مانگتا ہے' تو میں اسے عطا کروں۔

کون شخص ہے' جو مجھ سے مغفرت طلب کرے' تو میں اس کی مغفرت کردوں۔

کون شخص ہے' جو مجھ سے دعا کرتا ہے' تو میں اس کی دعا قبول کروں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ حَلَّتِ الْمَنِيَّةُ بِهٖ وَهُوَ لَا يَجْعَلُ مَعَ اللّٰهِ ندا

ان روایات کا تذکرہ' جن کے مطابق جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے جو ایسی حالت میں فوت ہوتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو

213 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا محمد بن الحسن بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ وَسُلَيْمَانَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالُوْا سَمِعْنَا زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنَى وَاِنْ سَرَقَ.

قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقُلْتُ لِزَيْدٍ: اِنَّمَا يُرْوَى هٰذَا عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ. (3:42)

213- إسناده صحيح، خلاد بن أسلم: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1121 عن عبدة بن عبد الرحيم، عن النضر بن شميل، بهذا الإسناد. وقد أورده المؤلف برقم 169 من طريق أبي داوُد الطيالسي، عن شعبة، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك، مع ذكر طرقه في الكتاب 2. تقدم تخريجه من حديث أبي الدرداء عقب حديث 170.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُرِيْدُ بِهٖ اِلَّا اَنْ يرتكب شيئا أو عدته عَلَيْهِ دُخُوْلَ النَّارِ.

وَلَهُ مَعْنًى اٰخَرُ وَهُوَ اَنَّ مَنْ لَّمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَا مَحَالَةَ وَاِنْ عُذِّبَ قَبْلَ دخوله إياها مدة معلومة.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ میری اُمت کا جو بھی شخص ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگا' اگر چہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' اور اس نے چوری کی ہو''۔

سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے زید نامی راوی سے کہا: یہ روایت تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''میری امت کا جو شخص ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس سے مراد یہ ہے: اس نے کسی ایسی چیز کا ارتکاب نہ کیا ہو' جس کے حوالے سے میں نے جہنم میں داخل ہونے کی وعید سنائی ہو۔

اس کا دوسرا مطلب یہ ہوگا کہ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا اور وہ اس حالت میں مرجاتا ہے وہ لامحالہ طور پر جنت میں داخل ہوگا' اگر چہ اس کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے اسے ایک متعین مدت تک عذاب دیا جائے۔

214 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حدثنا علي بن الجعد قال أَخْبَرَنَا بن ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاذَ بن جبل عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ: حَدِّثْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: بَخٍ بَخٍ سَاَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ وَهُوَ يَسِيْرٌ لِمَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ بِهٖ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَلَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا . (1:11)

214- إسناده حسن. ابن ثوبان: صدوق يخطىء. وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الطبراني في الكبير 20/ 122 من طريق أحمد. وأخرجه من طرق عن عبد الرحمٰن بن غنم، عن معاذ: أحمد 5/245، والبزار 1653 و 1654، والطبراني 20/ 115 و 137 و 141. وأخرجه من طرق عن معاذ بن جبل: الطيالسي 560، وابن أبي شيبة 11/7-8، وعبد الرزاق 20303، وأحمد 5/231 و237، والترمذي 2616 في الإيمان: باب ما جاء في حرمة الصلاة، والنسائي في التفسير كما في التحفة 8/399، وابن ماجة 3973 في الفتن: باب كف اللسان في الفتنة، والطبراني 20/ 266 و 291 و 292 و 293 و 294 و 304 و 305، والبغوي في شرح السنة 11.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰه تعالى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا ، اَرَادَ بِهِ الْاَمْرَ بِتَرْكِ الشِّرْكِ.

ﷺ عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے کسی عمل کے بارے میں بتایئے' جو مجھے جنت میں داخل کردے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے بڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے اور یہ اس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ اسے آسان کردے۔

''تم فرض نمازیں ادا کرو' زکوٰۃ ادا کرو اور (کسی کو) اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ''

اس سے مراد شرک کو ترک کرنے کا حکم دینا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يَجْمَعُ فِي الْجَنَّةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَقَاتِلِهِ مِنَ الْكُفَّارِ اِذْ سَدَّدَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَسْلَمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ جنت میں مسلمان اور اس کے کافر قاتل کو جمع کردے گا' جبکہ وہ کافر شخص بعد میں سیدھا راستہ اختیار کرے اور اسلام قبول کرلے

215 – (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ وَكِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ. (3:67)

215– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى فى شرح السنة 2632 من طريق أبى مصعب احمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد. وهو فى الموطأ 2/460 فى الجهاد: باب الشهداء فى سبيل الله، ومن طريق مالك أخرجه البخارى 2826 فى الجهاد: باب الكافر يقتل المسلم، ثم يسلم، والنسائى 6/39 فى الجهاد: باب اجتماع القاتل والمقتول فى سبيل الله فى الجنة، وفى النعوت من الكبرى كما فى التحفة 10/194، والآجرى فى الشريعة ص 277، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 467–468، وفى السنن 9/165، وابن خزيمة فى التوحيد ص.234 وأخرجه مسلم 1890 فى الإمارة: باب بيان الرجلين يقاتل أحدهما الآخر يدخلان الجنة، وابن ماجة 191 فى المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن خزيمة فى التوحيد ص 234، والآجرى فى الشريعة ص 278، من طريق سفيان، عن أبى الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20280 ومن طريقه مسلم 1890 129 ، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 468وفى السنن 9/165، وابن خزيمة ص 234 و235، والآجرى ص 278، والبغوى 2633 عن معمر، وأخرجه الدارقطنى فى كتاب الصفات 31 ، وابن خزيمة فى التوحيد ص 234 من طريق أبى المغيرة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے دو آدمیوں پر مسکرا دیتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور وہ بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر لیتا ہے''۔

ذِكْرُ اَمْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا ہے جب تک وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آئیں

216 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أبو بكر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ: يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ ؟ قَالَ أبا بكر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ مِنْ حَقِّ الْمَالِ وَوَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أبي بكر لقتال عرفت أنه الحق . (3:7)

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے' تو عربوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے کفر کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حضرت ابوبکر! آپ لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں' جب تک وہ یہ اعتراف نہ کر لیں کہ اللہ

216– إسناده صحيح؛ عمرو بن عثمان بن سعيد: صدوق، وأبوه ثقة، وباقي السند على شرطهما وأخرجه النسائي 6/5 في الجهاد: باب وجوب الجهاد و7/78 في تحريم الدم، من طريق عثمان بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 1399 في الزكاة: باب وجوب الزكاة، و1456 في الزكاة: باب أخذ العناق في الصدقة، وابن منده في الإيمان 215 ، والبيهقي في السنن 4/104، من طريق أبي اليمان، والنسائي 6/5 من طريق بقية، كلاهما عن شعيب بن أبي حمزة، به. وأخرجه عبد الرزاق 18718 عن معمر، وأحمد 2/528 من طريق محمد بن أبي حفصة، و2/423، والنسائي 7/77 في تحريم الدم، من طريق سفيان بن حسين، والنسائي 6/5، وابن منده في الإيمان 216 من طريق محمد بن الوليد الزبيدي، أربعتهم عن الزهري، به. وسيورده المصنف في الرواية التالية من طريق عقيل عن الزهري، ويأتي تخريجها في موضعها.

تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو شخص یہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو وہ اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اس کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔"

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ جنگ کروں گا' جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔ بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی ایسا بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں' جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے' تو میں ان کے اس انکار کرنے پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اندازہ لگالیا کہ جنگ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا ہے' اور مجھے یہ پتہ چل گیا کہ یہی بات درست ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَيِّرَ الْفَاضِلَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنَ الْعِلْمِ بَعْضُ مَا يُدْرِكُهُ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اہل ایمان میں سے بہترین فضیلت والے شخص سے بھی' بعض اوقات علم کی کوئی بات مخفی رہ جاتی ہے' جس کا علم اس شخص کو ہوتا ہے' جو اس حوالے سے اس سے بلند مرتبے کا مالک ہو

217 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَبِيْ بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بحقه وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰه تعالى عَنْهُ: وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ.

قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ عرفت أنه الحق. (3:7)

217- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاری 7284 و 7285 باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ومسلم 20 فی الإيمان، وأبو داؤد 1556 فی الزكاة، والترمذی 2607 فی الإيمان: باب ما جاء أُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا إله إلا الله، والنسائی 5/14 فی الزكاة: باب مانع الزكاة، و 7/77 فی تحريم الدم، وابن منده فی الإيمان 24 ، والبيهقی فی السنن 7/4 و 4/104 و 8/176 و 9/182 كلهم من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری 6024 فی استتابة المرتدين: باب قتل من أبى قبول الفرائض، والبيهقی فی السنن 4/114 و 7/3 من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق شعيب بن أبی حمزة، عن الزهری، به، فانظر تخريجه ثمت.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بن گئے اور عربوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے کفر کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے؟ جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو شخص یہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے محفوظ کر لے گا' البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے۔ اور اس شخص کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو گا''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا' جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔

بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی ایسی رسی دینے سے انکار کر دیں' جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے' تو میں ان کے اس انکار کرنے پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اندازہ لگا لیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا ہے' اور مجھے یہ پتہ چل گیا کہ یہ موقف درست ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا يَعْصِمُ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ بِالْاِقْرَارِ لِلّٰهِ اِذَا قَرَنَهٗ بِالشَّهَادَةِ لِلْمُصْطَفٰى بِالرِّسَالَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنی جان اور مال اسی صورت میں محفوظ کر سکتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور اس گواہی کے ہمراہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بھی ملا دے (یعنی اس کا بھی اعتراف کرے)

218- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ

218- إسناده صحيح، عمرو بن عثمان: صدوق، وأبوه ثقة، وباقي السند على شرطهما، وأخرج نصفه الأول النسائي 6/7 في وجوب الجهاد، عن عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا 6/7 في وجوب الجهاد، و7/78 في تحريم الدم، عن أحمد بن محمد بن المغيرة، عن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا 7/78، 79من طريق الوليد بن مسلم، والبيهقي في السنن 9/49 من طريق أبي اليمان، كلاهما عن شعيب بن أبي حمزة، به . وأخرجه مسلم 21 33 في الإيمان، والنسائي 7/78 في تحريم الدم، وابن منده في الإيمان 23 ، والبيهقي في السنن 8/136 و9/182 من طريق ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الزهري، به. وتقدم قبله 216 من طريق شعيب، و 0217 من طريق عقيل، وبرقم 174 من طريق الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . وأخرجه بتمامه الطبري 26/104، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 106 كلاهما من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن أخيه عبد الحميد بن عبد الله، عن سليمان بن بلال، عن يحيى بن سعيد، عن الزهري، به. وأخرج نصفه الثاني، وهو من قوله: وأنزل الله ... البيهقي في الأسماء والصفات ص 105، 106 من طريق ابن إسحاق.

حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ.

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ فَذَكَرَ قَوْمًا اسْتَكْبَرُوْا فَقَالَ: (اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ) وَقَالَ: (اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى) (الفتح: 26) وَهِیَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ استكبر عنها المشركون يوم الحديبية. (3:7)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو شخص یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کر لے گا' البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور اس شخص کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا''۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آیت نازل کی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوم کا تذکرہ کیا جنہوں نے تکبر اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''بے شک یہ وہ لوگ ہیں' جب ان سے یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو یہ لوگ تکبر کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

(اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى) (الفتح: 26)

''جن لوگوں کے دلوں میں کفر تھا' جب انہوں نے وہ ہٹ دھرمی اختیار کی جو زمانہ جاہلیت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور اہلِ ایمان پر سکینت نازل کی اور انہیں تقویٰ کے کلمے پر لازم کر دیا''۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) یہاں تقویٰ کے کلمے سے مراد یہ کہنا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں۔

مشرکین نے حدیبیہ کے موقع پر اس بارے میں تکبر کا اظہار کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا يُحْقَنُ دَمُهٗ وَمَالُهٗ بِالْاِقْرَارِ بِالشَّهَادَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا اِذَا اَقَرَّ بِهِمَا بِاِقَامَةِ الْفَرَائِضِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنی جان اور مال کو ان دوشہادتوں کے اقرار کے ذریعے محفوظ کرتا ہے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب وہ فرائض کی انجام دہی کے ہمراہ ان کا اقرار کرتا ہے

219 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بحق الإسلام وحسابهم على الله ۔[1] (3:7)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کرلیں گے تو وہ اپنی جانیں اور مال مجھ سے محفوظ کرلیں گے البتہ اسلام کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا يُحْقَنُ دَمُهُ وَمَالُهُ اِذَا اٰمَنَ بِكُلِّ مَا جَاءَ بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَفَعَلَهَا دُوْنَ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الشَّهَادَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنی جان اور مال کو اس وقت محفوظ کرتا ہے جب وہ ہر اس چیز پر ایمان لے آتا ہے جسے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کے آئے ہیں

اور جو عمل بھی آپ نے کیا ہے

ایسا نہیں ہے وہ صرف ان دو گواہیوں پر اعتماد کرلے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

220 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَآمَنُوْا بِيْ وَبِمَا جئت به فإذا فعلوا

---

[1] إسناده صحيح، وقد تقدم تخريجه برقم 175 .

220- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 21 34 في الإيمان: باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله، وابن منده في الإيمان 197 من طريق أحمد بن عبدة الضبي، بهذا الإسناد . وتقدم برقم 174 من طريق القعنبي، عن الدراوردي، به، وتقدم عنده تخريجه.

عَصَمُوا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ . (3:7)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حق دیا گیا ہے' میں ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ یہ اعتراف نہیں کر لیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ لوگ مجھ پر اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان نہیں لے آتے' جب وہ ایسا کریں گے' تو وہ اپنی جانیں اور اپنے مال محفوظ کر لیں گے' البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو گا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مُسْتَمِعَهُ اَنَّ مَنْ لَقِىَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِالشَّهَادَةِ حَرُمَ عَلَيْهِ دُخُوْلُ النَّارِ فِىْ حَالَةٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے سننے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ جو شخص اس گواہی کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا' اس پر جہنم میں داخلہ ہر حالت میں حرام ہو جائے گا

221 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِى الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةٍ فَاَصَابَ النَّاسَ مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ فَاسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِىْ نَحْرِ بَعْضِ ظَهْرِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِنَا اِذَا لَقِيْنَا عَدُوَّنَا جِيَاعًا رَجَّالَةً وَلٰكِنْ اِنْ رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَدْعُوَ النَّاسَ بِبَقِيَّةِ اَزْوِدَتِهِمْ فَجَاؤُوا بِهِ يَجِىءُ الرَّجُلُ بِالْحِفْنَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ وَكَانَ اَعْلَاهُمُ الَّذِىْ جَاءَ بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ فَجَمَعَهُ عَلٰى نِطَعٍ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْعُوَ ثُمَّ دَعَا النَّاسَ بِاَوْعِيَتِهِمْ فَمَا بَقِىَ فِى الْجَيْشِ وِعَاءٌ اِلَّا مَمْلُوءٌ وَبَقِىَ مِثْلُهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنِّىْ رسول اللّٰهِ وَاَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ لَا يَلْقَاهُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهِمَا اِلَّا حَجَبَتَاهُ عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

221- المطلب بن حنطب: صدوق، وهو وإن كان موصوفًا بالتدليس قد صرح بالتحديث في رواية أحمد والطبراني والبيهقي، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 3/417، 418 عن علي بن إسحاق، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1140' بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في الكبير 575، من طريق محمد بن يوسف الفريابي، وعبد الله بن العلاء، والبيهقي في دلائل النبوة 6/121 من طريق عمرو بن أبي سلمة، ثلاثتهم عن الأوزاعي، به. وأخرجه الطبراني 575 من طريق عبد الله بن العلاء، عن الزهري، عن المطلب بن حنطب، به. وأورده الهيثمي في المجمع 1/20، وزاد نسبته إلى الأوسط وقال: رجاله ثقات. وأخرجه من حديث أبي هريرة: أحمد 2/421، ومسلم 27 44 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، وأبو عوانة 1/8 و9. وأخرجه مسلم أيضًا 27 45، وأبو عوانة 1/7 من حديث أبي هريرة أو أبي سعيد، شك الأعمش رواي الحديث.

اَبُوْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيُّ هٰذَا اسْمُهُ ثَعْلَبَةُ بن عمرو بن محصن. (3:41)

عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' لوگوں کو شدید بھوک لاحق ہوگئی۔انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنے سواری کے بعض جانور قربان کردیں۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم بھوک کے عالم میں پیادہ ہوکر دشمن کا سامنا کریں گے' تو پھر ہمارا کیا بنے گا۔

یارسول اللہ! اگر آپ مناسب سمجھیں' تو آپ لوگوں کو کہیں' ان کے پاس جو کچھ بھی کھانے پینے کی چیز بچی ہوئی ہے' وہ لے آئیں۔(نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دے دیا) تو لوگ وہ چیزیں لانے لگے' ایک شخص ایک مٹھی اناج یا اس سے زیادہ لے آیا۔ جو شخص سب سے زیادہ لے کر آیا تھا' وہ ایک صاع کھجور لے کر آیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سب کو ایک دسترخوان پر جمع کروایا' پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا' وہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی' پھر آپ نے لوگوں کو بلایا کہ وہ اپنے برتن لے آئیں اور آپ نے وہ اناج ان میں ڈالنا شروع کیا' تو لشکر میں موجود کوئی برتن ایسا باقی نہیں رہا' جو بھر نہ گیا ہو' اور وہ اناج پھر اتنا ہی باقی رہ گیا۔

تو نبی اکرم ﷺ مسکرادیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو مومن بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان دو باتوں کے ہمراہ حاضر ہوگا' تو یہ دونوں چیزیں اس شخص کے لئے قیامت کے دن جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی۔''

حضرت ابوعمرہ انصاری کا نام ثعلبہ بن عمرو بن محصن ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَجَبَتَاهُ عَنِ النَّارِ اَرَادَ بِهٖ اِلَّا اَنْ يَّرْتَكِبَ شَيْئًا يَسْتَوْجِبُ مِنْ اَجْلِهٖ دُخُوْلَ النَّارِ وَلَمْ يَتَفَضَّلِ الْمَوْلٰى جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ بِعَفْوِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

''یہ کہ وہ دونوں اسے جہنم سے بچالیں گے''

اس سے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے: وہ شخص کسی ایسے جرم کا ارتکاب نہ کرے' جس کی وجہ سے جہنم میں داخل ہونا اس کے لئے لازم ہوجائے اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنی معافی کا فضل نہ کرے

222 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا وَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِاَنْطَاكِيَةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سليمان المرادی حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيَدْخُلُ اَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا انْظُرُوْا مَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنَ الْإِيمَانِ فَاَخْرِجُوْهُ قَالَ فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا حمما بعد ما امْتَحَشُوا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ اِلٰى جَانِبِ السَّيْلِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ تروها كيف تخرج صفراء ملتوية. (3:41)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے' اہل جہنم' جہنم میں داخل ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم ان لوگوں کا جائزہ لو جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان تمہیں مل جائے اسے (جہنم میں سے) نکال دو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ لوگ جہنم سے یوں نکلیں گے کہ وہ جلنے کے بعد کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا' تو وہ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کے کنارے پر دانہ پھوٹ پڑتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے' وہ کس طرح زرد رنگ کا ہوتا ہے' اور ادھر ادھر لہرا رہا ہوتا ہے؟

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى النَّارِ مَنْ وَحَّدَهُ مُخْلِصًا فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ دُوْنَ الْبَعْضِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جہنم کو حرام کیا ہے' جو خلوص کے ساتھ اس کی وحدانیت کا اعتراف ایک حالت میں کرتا ہے اور دوسری حالت میں نہیں کرتا

223 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى حدثنا بن وهب أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(متن حدیث): اَنَّ مَحْمُوْدَ بْنَ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رسول اللّٰهِ اِنِّي اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاَنَا اُصَلِّي لِقَوْمِي وَاِذَا كَانَ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِيْ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّيَ لَهُمْ وَدِدْتُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ فَتُصَلِّي فِيْ بَيْتِيْ اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاَفْعَلُ قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ قَالَ: فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ

222- إسناده صحيح. الربيع بن سليمان: ثقة، ومن فوقه رجال الشيخين. وأخرجه مسلم 184 في الإيمان: باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار، وابن منده 821، كلاهما من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد. وتقدم من طريق مَعْن ابْن عيسى عن مالك برقم 182، وخرّج هناك من طريق إسماعيل بن أبي أويس عن مالك أيضًا، فانظره.

وَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ: فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ اَهْلِ الدَّارِ حَوْلَهُ حتى اجتمع في البيت رجال

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ اَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فصدقه بذلك. (3:9)

ذَوُو عَدَدٍ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَاكَ مُنَافِقٌ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُلْ لَهُ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ

223– أو ابنُ الدُّخَيْشِن، وهما رواية البخاري 425 ومسلم 33 264 في المساجد، ونقل الطبراني في المعجم الكبير /18 50 عن أحمد بن صالح أن الصواب: الدخشم بالميم، وهي رواية الطيالسي، ومسلم 33 في الإيمان، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1105 و 1108، والطبراني. 2 إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم 33 263 في المساجد: باب الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني /18 50 من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 5/450، والدارقطني 2/80 من طريق عثمان بن عمر، والطبراني /18 51 من طريق عنبسة بن خالد، كلاهما عن يونس بن يزيد، بهذا الإسناد مختصرًا. وأخرجه عبد الرزاق 1929 عن معمر، عن الزهري، به، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/144 و5/449، ومسلم 33 264 في المساجد، وابن خزيمة في التوحيد ص 329، وأبو عوانة في مسنده 1/12، وابن منده في الإيمان 50، والطبراني في الكبير /18 47. وأخرجه أحمد 4/44، والنسائي 2/105 في الإمامة: باب الجماعة للنافلة، من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، وابن سعد 5/330 عن محمد بن عمر، كلاهما عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 4/43، والبخاري 686 في الأذان: باب إذا زار الإمام قومًا فأمّهم، و 838 باب يسلم حين يسّلم الإمام، و 840 باب من لم يرد السلام على الإمام واكتفى بتسليم الصلاة، و 6423 في الرقاق: باب العمل الذي يبتغي فيه وجه الله، و 6938 في استتابة المرتدين: باب ما جاء في المتأولين، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1108، و3/64، 65 في السهو: باب تسليم المأموم حين يسّلم الإمام، وفي التفسير من الكبرى كما في التحفة 7/230، والبيهقي في السنن 2/181، 182، من طرق عن عبد الله بن المبارك، عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه الطيالسي 1241، والبخاري 424 في الصلاة: باب إذا دخل بيتًا يصلي حيث شاء، و 1186 في التهجد: باب صلاة النوافل جماعة، ولبن ماجة 754 في المساجد: باب المساجد في الدور، والبيهقي في السنن 3/53 و87 و88، وابن خزيمة في التوحيد ص 330 و333 و334، وأبو عوانة 1/11، والطبراني /18 48 من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به وأخرجه البخاري 425 في الصلاة و 4009 في المغازي: باب شهود الملائكة بدرًا، و 5401 في الأطعمة: باب الخزيرة، وابن خزيمة في التوحيد ص 335، وأبو عوانة 1/11، والطبراني /18 53، والبيهقي في السنن 3/88، من طريق عقيل، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 4/43، 44 من طريق سفيان بن حسين، ومسلم 33 265 في المساجد، والطبراني /18 55 من طريق الأوزاعي، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الطبراني /18 52 من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن أبيه، و /18 54 من طريق عبد الرحمٰن بن نمر، و /18 56 من طريق الزبيري، ثلاثتهم عن الزهري به. وسيرد برقم 1612 في كتاب المساجد، من طريق مالك، عن الزهري، به. ويرد تخريجه من طريقه هناك. وأخرجه أحمد 5/449، ومسلم 33 في الإيمانك باب الدليل على أن من مات على التوحد دخل الجنة قطعًا، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1107، وأبو عوانة 1/13، وابن منده 52، والطبراني /18 43 من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، عن أنس بن مالك، عن محمود بن الربيع، عن عتبان. وأخرجه مسلم 33 55، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1105 و 1106، وابن خزيمة في التوحيد ص 330 و331 و332، وابن منده 51 من طريق سليمان بن المغيرة، وحماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس، عن عتبان، ولم يذكر محمود بن الربيع، وله طرق أخرى عن أنس عند أحمد 4/44، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1103، والطبراني /18 44 و 45 و 46.

اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ يبتغي به وجه الله.

ﷺ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ' ان کا تعلق انصار سے ہے' اور انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بینائی کمزور ہوگئی ہے۔ میں اپنے محلے کے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں' جب بارش ہوتی ہے' تو نشیبی حصے میں میرے اور ان لوگوں کے درمیان پانی بہنے لگتا ہے' تو میں ان کی مسجد تک نہیں آسکتا کہ انہیں جاکر نماز پڑھاؤں اس لئے یارسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ (میرے ہاں) تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ آپ نماز ادا کریں' تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں عنقریب ایسا کروں گا۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دن چڑھنے کے بعد تشریف لائے۔

نبی اکرم ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے آپ کی خدمت میں اجازت پیش کی' نبی اکرم ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد پہلے تشریف فرما نہیں ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

تم اپنے گھر میں کہاں یہ پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز ادا کروں؟

راوی کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ وہاں کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کی۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی اور آپ نے سلام پھیر دیا۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے آپ کو خزیرہ (مخصوص قسم کا کھانا) کھانے کے لئے روک لیا' جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔

راوی کہتے ہیں' محلے کے کچھ لوگ بھی نبی اکرم ﷺ کے اردگرد اکٹھے ہوگئے۔ یہاں تک کہ گھر میں متعدد افراد اکٹھے ہوگئے۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: مالک بن دخشن کہاں ہے؟ تو کسی دوسرے نے کہا: وہ منافق ہے' وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تم اس کے بارے میں یہ بات نہ کہو' کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے' اس نے یہ کہا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے یہ کلمہ پڑھا ہے۔

لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

ہم نے تو یہ بات نوٹ کی ہے' اس کی توجہ اور اس کی خیرخواہی منافقین کے لئے ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جہنم کو حرام قرار دے دیا ہے' جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حصول کے لئے ''لا الـه الا اللّٰه'' پڑھتا ہے''۔

ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے حصین بن محمد انصاری سے سوال کیا: یہ بنو سالم سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ہیں' اور ان

کے اکابرین میں سے ہیں۔

ان سے میں نے حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے اس روایت کی تصدیق کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهٖ لَا يُدْخِلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنَى شُعْبَةٍ مِّنْ شُعَبِ الْاِيمَانِ عَلٰى سَبِيْلِ الْخُلُوْدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ایسے شخص کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل نہیں کرے گا' جس کے دل میں ایمان کے شعبوں میں سے سب سے کم تر شعبہ ہوگا

224 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ حَبَّةُ خَرْدَلٍ من إيمان . (3:79)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایسا کوئی شخص داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا تکبر ہوگا اور جہنم میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهٖ قَدْ يَغْفِرُ لِمَنْ اَحَبَّ مِنْ عِبَادِهٖ ذُنُوْبَهُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ فَضْلُ حَسَنَاتٍ يَرْجُو بِهَا تَكْفِيرَ خَطَايَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت' اپنے بندوں میں سے جس کے گناہوں کی چاہے گا' مغفرت کردے گا' کیونکہ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی (رسالت) کی گواہی دی ہوگی

224- عبد الغفار بن عبد الله: ذكره المؤلف في الثقات 8/421، وباقي رجال الإسناد ثقات على شرطهما وأخرجه مسلم 91 148 في الإيمان: باب تحريم الكبر وبيانه، وابن ماجة 4173 في الزهد: باب البراءة من الكبر، وابن منده في الإيمان 542 من طرق عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/89، وأحمد 1/412و 416، وأبو داوُد 4091 في اللباس: باب ما جاء في الكبر، والترمذي 1998 في البر والصلة: باب ما جاء في الكبر، والطبراني 10000 و 10001 ، وأبو عوانة في مسنده 1/17، وابن منده 542 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم 91 في الإيمان، والترمذي 1999 ، وابن خزيمة في التوحيد ص 384، وأبو عوانة 1/31، وابن منده 540 و 541 ، والبغوي في شرح السنة 3587 من طريق ابان بن تغلب، وأحمد 1/451 من طريق حجّاج، كلاهما عن فضيل بن عمرو الفقيمي، عن إبراهيم النخعي، بوأخرجه أحمد 1/399، والطبراني 10533 ، والحاكم 1/26 من طريق عبد العزيز القسملي. وأخرجه الطبراني 10066 من طريق قيس بن الربيع.

اگر چہ اس بندے کے پاس ایسی اضافی نیکیاں نہ ہوں' جن کی وجہ سے اس کے گناہوں کی معافی کی اُمید کی جاسکے

225- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ الْحُبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إن اللّٰه سيخلص رجل من أمتي على رؤوس الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدُّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ اَتُنْكِرُ شَيْئًا مِنْ هٰذَا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ: اَفَلَكَ عُذْرٌ اَوْ حَسَنَةٌ فَيُبْهَتُ الرَّجُلُ وَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ: بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرِجُ لَهٗ بِطَاقَةً فِيْهَا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ: احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ قَالَ: فَلَا يَثْقُلُ اسْمَ اللّٰهِ شيء. (3:74)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق میں سے الگ کرے گا' پھر اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھول دے گا۔ ان میں سے ہر ایک اتنا بڑا ہوگا جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے۔ پھر ارشاد فرمائے گا: کیا تم اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا نوٹ کرنے والے محافظ فرشتوں نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے؟

وہ جواب دے گا: جی نہیں۔ اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے پاس کوئی عذر ہے یا نیکی ہے؟ تو وہ شخص مبہوت ہو جائے گا اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! جی نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جی ہاں! تمہاری ایک نیکی ہمارے پاس ہے' اور آج کے دن تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

پھر اس شخص کے سامنے کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا' جس میں یہ تحریر ہوگا۔

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میزان کے پاس آجاؤ' وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! ان رجسٹروں کے مقابلے میں اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔

225- إسناده صحيح، عبد الوارث بن عبيد الله: صدوق، وباقي رجاله على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/213، والترمذي 2639 في الإيمان: باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، والبغوي 4321 من طرق عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 4300 في الزهد: باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، من طريق محمد بن يحيى، عن ابن أبي مريم، والحاكم 1/529 من طريق يحيى بن عبد الله بن بكير، كلاهما عن الليث، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/222 من طريق قتيبة، عن ابن لهيعة.

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ کاغذ کا ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا' تو رجسٹروں والا پلڑا اوپر چلا جائے گا اور کاغذ کے ٹکڑے والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (یا شاید نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی یا شاید کسی راوی کے یہ الفاظ ہیں)

''اللہ تعالیٰ کے اسم سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ يَغْفِرُ بِتَفَضُّلِهٖ لِمَنْ لَّمْ يُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا جَمِيْعَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس شخص کی مغفرت کر دے گا' جو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا' جو اللہ تعالیٰ کے اور اس بندے کے درمیان میں ہوں گے

226- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): قال اللّٰه تبارك وتعالى: يا بن آدم لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِمِثْلِ الْاَرْضِ خَطَايَا لَا تشرك بي شيئا لقيتك بملء الأرض مغفرة . (3:68)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! اگر تم زمین جتنی خطائیں لے کر میری بارگاہ میں حاضر ہو' لیکن تم کسی کو میرے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے ہو' تو میں زمین جتنی مغفرت کے ہمراہ تم سے ملاقات کروں گا''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ مَرَّتَيْنِ لِمَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

اللہ تعالیٰ کا اہل کتاب میں سے اسلام قبول کرنے والے شخص کو دو مرتبہ اجر دینے کا تذکرہ

227 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ اَتَاهُ فَقَالَ يَا اَبَا عَمْرٍو اِنَّ مَنْ قَبْلَنَا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُوْلُوْنَ

226- شريك: هو ابنُ عبد اللّٰه النخعي الكوفي، سيّء الحفظ، لكن تابعه أبو معاوية وباقي رجال الإسناد ثقات، فالحديث صحيح . وأخرجه أحمد 5/153، 169، ومسلم 2687 في الذكر والدعاء : باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى اللّٰه تعالى، من طريق أبي معاوية، ومسلم 2687 ، وابن ماجة 3821 في الأدب: باب فضل العمل، من طريق وكيع، والبغوي في شرح السنة 1253 . وأخرجه أحمد 5/147 و148 و155 و180 من طرق عن المعرور بن سويد، به. وأخرجه أحمد 5/154 و167 و172، والدارمي 2/322 في الرقاق.

إِذَا عَتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهِ ثُمَّ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عليه وحق الذى عليه لمولاه فله اَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهٗ اَمَةٌ فَغَذَّاهَا فَاَحْسَنَ غِذَاءَ هَا وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فله أجران .(1:2)

قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ: خُذْ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فيما هو دونه.

صالح ہمدانی' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے خراسان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ امام شعبی کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعمرو! ہماری طرف اہل خراسان اس بات کے قائل ہیں' جب کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کرے' تو اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو اپنے قربانی کے جانور پر سوار ہو جاتا ہے' تو امام شعبی نے بتایا: ابوبردہ نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جنہیں دگنا اجر عطا کیا جائے گا۔ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لائے' اور پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لے آئے اور آپ کی پیروی کرے' تو اسے دگنا اجر ملے گا۔

ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا اپنے ذمے حق ادا کرے اور اپنے ذمے اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے اسے بھی دگنا اجر ملے گا۔

227- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 154 في الإيمان: باب وجوب الإيمان برسالة محمد صلى الله عليه وآله وسلم إلى جميع الناس، والدارمي 2/154 _ 155، وسعيد بن منصور في سننه 913 ، والطحاوي في مشكل الآثار 2/394، والبيهقي 7/128، من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي 768 ، وأحمد 4/395، والبخاري 3011 في الجهاد: باب فضل من أسلم من أهل الكتابين، ومسلم 154 ، والترمذي 1116 في النكاح: باب ما جاء في الفضل في ذلك، وسعيد بن منصور 914 ، وأبو عوانة 1/103، والطحاوي 2/396، وابن منده 395 و 397 ، والحاكم في معرفة علوم الحديث ص 7، والبيهقي 7/128، من طريق سفيان بن عيينة، وسفيان الثوري، وابن المبارك، عن صالح، به. وأخرجه الطيالسي 502 ، وأحمد 4/402 و414، والبخاري 97 في العلم: باب تعليم الرجل أمته وأهله، 3446 في الأنبياء : باب (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ) ، و 5083 في النكاح: باب اتخاذ السراري، وفي الأدب المفرد 203 ، ومسلم 154 في الإيمان، والنسائي 6/115 في النكاح: باب عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها، وابنُ ماجة 1956 في النكاح: باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، والدارمي 2/155، وأبو عوانة 1/103، والطحاوي 2/395 و396، وابن منده 396 و 398 و 399 و 400 ، والبغوي 25 و 26 من طرق عن صالح، به. وأخرجه أحمد 4/405، والبخاري 2544 في العتق باب فضل من أدب جاريته وعلمها، وأبو داوُد 2053 في النكاح: باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، والترمذي 1116 في النكاح، والنسائي 6/115 في النكاح، وأبو عوانة 1/103، وابن منده في الإيمان 400 ، والطبراني في الصغير 1/44، والطحاوي في المشكل 2/395، 396، من طرق عن الشعبي، به.

اور ایک وہ شخص جس کی کوئی کنیز ہو وہ اسے اچھی خوراک فراہم کرے۔ اس کی اچھی تعلیم و تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کرے تو اس کو دگنا اجر ملے گا''۔

امام شعبی نے خراسان کے رہنے والے اس شخص سے کہا: تم کسی معاوضے کے بغیر اس حدیث کو حاصل کر لو ورنہ پہلے اس سے کم (مضمون والی) روایت کے لئے مدینہ منورہ تک سفر کر کے جانا پڑتا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا تَفَضَّلَ اللّٰهُ عَلَى الْمُحْسِنِ فِيْ اِسْلَامِهٖ بِتَضْعِيفِ الْحَسَنَاتِ لَهُ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اسلام میں اچھائی کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ یہ فضیلت دے گا کہ اس کی نیکیوں کو دگنا کر دے گا (یا کئی گنا کر دے گا)

228 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا يُكْتَبُ لَهُ مِثْلُهَا حتى يلقى الله جل وعلا . (3:66)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کا اسلام اچھا ہو جائے تو وہ جو بھی نیکی کرتا ہے اس کا اجر اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ملتا ہے اور ہر برائی جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے وہ ایک برائی کے طور پر نوٹ کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ہے''۔

228– إسناده صحيح على شرط مسلم، والعباس بن عبد العظيم، هو العنبرى، ثقة، حافظ، أخرج له مسلم، ومن فوقه على شرطهما، وأخرجه أحمد 2/317 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 42 فى الإيمان: باب حسن إسلام المرء ومن طريقه البغوى 4148 عن إسحاق بن منصور، ومسلم 129 فى الإيمان: باب إذا همّ العبد بحسنة كتبت، وإذا همّ بسيئة لم تكتب، عن محمد بن رافع، وابن منده فى الإيمان 373 من طريق حماد بن حماد الطهرانى، وأحمد بن يوسف السلمى، كلهم عن عبد الرزاق، به.

5- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

(باب 5 اہل ایمان کی صفات کے بارے میں جو کچھ منقول ہے)

229 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْ حُسْنِ إسلام المرء تركه ما لا يعنيه . (2:88)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ایک چیز لایعنی چیزوں کو ترک کرنا ہے۔''

230 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِّ الصِّلْحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هاجر ما نهى الله عنه . (3:49)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں' مہاجر وہ شخص ہے' جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَعُوْنَةِ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا فِي الْاَسْبَابِ الَّتِيْ تُقَرِّبُهُمْ اِلَى الْبَارِيْ جَلَّ وَعَلَا

وہ اُمور جن کے ذریعے مسلمان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرسکتے ہیں ان کے بارے میں مسلمانوں کو

229- حديث حسن لغيره، اسناده ضعيف لضعف قرة، وأخرجه ابن ماجة 3976 في الفتن: باب كف اللسان في الفتنة، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 192 من طريق الوليد بن مزيد، عن الأوزاعي، به . وأخرجه الترمذي 2317 في الزهد، عن أحمد بن نصر النيسابوري. وأخرجه مرسلًا مالك في الموطأ 3/96 في حسن الخلق: باب ما جاء في حسن الخلق.

230- إسناده صحيح على شرط البخاري، وعامر هو الشعبي . وتقدم برقم 196 من طريق داؤد بن أبي هند، عن الشعبي، به، وأوردت تخريجه هناك.

ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم ہونا

231 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يشد بعضه بعضا . (1:13)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک عمارت کی مانند ہے' جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔''

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْبُنْيَانِ الَّذِىْ يُمْسِكُ بَعْضُهُ بَعْضًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل ایمان کو ایسی عمارت کے ساتھ تشبیہ دینا' جس کا ایک حصہ دوسرے کو تھامے ہوئے ہوتا ہے

232 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ كَمَثَلِ الْبُنْيَانِ قال: وأدخل أصابع يده فى الأرض وقال: يمسك بعضها بعضا . (3:28)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل ایمان کی آپس میں مثال ایک عمارت کی مانند ہے۔''

راوی کہتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں زمین میں داخل کر دیں اور ارشاد فرمایا: ''اس کا ایک حصہ دوسرے کو تھام کے رکھتا ہے''۔

231- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخارى 2446 فى المظالم: باب نصر المظلوم، ومسلم 2585 فى البر والصلة: باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، والقضاعى فى طمسند الشهاب برقم 135 من طريق أبى كريب، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذى 1928 فى البر: باب ما جاء فى شفقة المسلم على المسلم من طريق الحسن بن على الخلال، والقضاعى 134 من طريق إبراهيم بن سعيد، كلاهما عن أبى أسامة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة 11/21 _ 22، وأحمد 4/405، والقضاعى 134 من طريق محمد بن إدريس، والطيالسى 503 من طريق ابن المبارك، كلاهما عن بُريد، به.

232- إسناده صحيح على شرط مسلم. أحمد بن عبدة الضبى: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الحميدى 772، وأحمد 4/404، 405 عن سفيان، عن بريد بن عبد الله بن أبى بردة، عن جده أبى بردة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 481 فى الصلاة: باب تشبيك الأصابع فى المسجد وغيره عن خلاد بن يحيى، و 6026 فى الأدب: باب تعاون المؤمنين بعضهم بعضًا، ومن طريقه البغوى 3461 عن محمد بن يوسف، والنسائى 5/79 فى الزكاة: باب الخازن إذا تصدق بإذن مولاه.

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنُوْا عَلَيْهِ مِنَ الشفقة والرأفة

نبی اکرم ﷺ کا اہل ایمان کی مثال بیان کرنا' جو اس حوالے سے ہے کہ ان پر جو شفقت اور مہربانی لازم ہے

233 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنُ قَحْطَبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ شَيْءٌ تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الجسد . (3:28)

✿✿ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مومن کی مثال جسم کی مانند ہے' جب اس کا ایک حصہ تکلیف کا شکار ہوتا ہے' تو پورا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْاِيْمَانِ عَمَّنْ لَا يُحِبُّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

جو شخص اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہیں کرتا' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے' اس سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

234 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ بِاللّٰهِ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ . (1:2)

233– إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح، وأخرجه أحمد 4/270، والبخاري 6011 في الأدب: باب رحمة الناس والبهائم، ومسلم 2586 في البر: باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، والبيهقي في السنن 3/353، والبغوي في شرح السنة 3459 من طرق وأخرجه أحمد 4/268 و276، ومسلم 2586 67 ، والقضاعي في مسند الشهاب 1367 ، والبغوي في شرح السنة 3460 ، من طرق عن الأعمش، عن الشعبي، به . وأخرجه الحميدي 919 ، والطيالسي 790 ، والرامهرمزي في الأمثال ص 84و85 من طرق عن الشعبي، به . وأخرجه أحمد 4/271 و276، ومسلم 2586 من طريق الأعمش، عن خيثمة، عن النعمان بن بشير . وأخرجه بنحوه أحمد 4/274، والطيالسي 793 من طريق سماك بن حرب، والرامهرمزي 84 85، والقضاعي 1366 و 1368 من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن النعمان بن بشير . ويورده المؤلف برقم 297 من طريق المغيرة، عن الشعبي، عن النعمان بن بشير.

234– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 3/176 و272، ومسلم 45 في الإيمان: باب الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه المسلم ما يحب لنفسه، وابن ماجة 66 في المقدمة: باب الإيمان، وابن منده في الإيمان 296 من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 13 في الإيمان، والترمذي 2515 في صفة القيامة، والنسائي 8/125 باب علامة المؤمن، والدارمي 2/307، وابن المبارك في الزهد 677 ، والقضاعي 889 ، وأبو عوانة 1/33، وابن منده 296 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد وأخرجه الطيالسي 2004 ، وأحمد 3/251 و289، وأبو عوانة 1/33، وابن منده 297 ، والبغوي 3474 من طرق عن همام، عن قتادة، به . وسيورده المصنف في الرواية التالية من طريق حسين المعلم عن قتادة، به.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ پر اس وقت تک (کامل ایمان رکھنے والا) شمار نہیں ہوسکتا' جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَفْيَ الْاِيمَانِ عَمَّنْ لَا يُحِبُّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ اِنَّمَا هُوَ نَفْيُ حَقِيْقَةِ الْاِيمَانِ لَا الْاِيمَانَ نَفْسَهُ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا يُحِبُّ لِاَخِيهِ اَرَادَ بِهِ الْخَيْرَ دُوْنَ الشَّرِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہیں کرتا' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے' تو ایسے شخص سے ایمان کی نفی سے مراد ایمان کی حقیقت کی نفی ہے نفس ایمان کی نفی مراد نہیں ہے

اور اس بات کا بیان کہ اپنے بھائی کے لئے پسند کرنے سے مراد بھلائی ہے برائی مراد نہیں ہے

235 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ سَمِيْنَةَ قال حدثنا ابن اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبْلُغُ عَبْدٌ حَقِيْقَةَ الْاِيمَانِ حَتّٰى يُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ لنفسه من الخير . (1:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند نہیں کرتا' جو بھلائی وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''

ذِكْرُ نَفْيِ الْاِيمَانِ عَمَّنْ لَا يَتَحَابُّ فِي اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

جو دو لوگ ایک دوسرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت نہیں رکھتے ان سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

(**236**) (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرَّمَّاحِ قَالَ

235– إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أحمد 3/206، والبخاري 13 في الإيمان: باب من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه، ومسلم 45 72 في الإيمان، والنسائي 8/115 في الإيمان: باب علامة الإيمان، وأخرجه ابن منده في الإيمان 294 و 295 .

236–وأخرجه ابن أبي شيبة 8/624، 625 ومن طريقه مسلم 54 في الإيمان: باب بيان لا يدخل الجنة إلا المؤمنون. وبن ماجة 68 في المقدمة: باب في الإيمان، و 3692 في الأدب: باب إفشاء السلام، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي 2688 في الاستئذان: باب ما جاء في إفشاء السلام، عن هناد، وأبو عوانة 1/30 من طريق أبي عمر الكوفي، وابن منده في الإيمان 331 من طريق زكريا بن عدي، وإسحاق بن إبراهيم، وعبد الله بن محمد العبسي، ومحمد بن العلاء ، ستتهم عن أبي معاوية، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/624، وأحمد 2/495، وابن ماجة 3692 ، وأبو عوانة 1/30، وابن منده 329 من طريق عبد الله بن نمير، وأحمد 2/442 و477، ومسلم 54 93 ، وابن ماجة 68 ، وأبو عوانة 1/30، وابن منده 328 و 332 ، والبغوي في شرح السنة 3300 من طريق وكيع، وأحمد 2/391 من طريق شريك، ومسلم 54 94 ، وابن منده 332 من طريق جرير بن عبد الحميد، وأبو داؤد 5193 في الأدب: باب في إفشاء السلام، وأبو عوانة 1/30، وابن منده 330 وأخرجه أحمد 2/512 من طريق أسود بن عامر، عن أبي بكر، عن عاصم، عن أبي صالحوأخرجه البخاري في الأدب المفرد 980 ، وابن منده 333

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَمْرٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بينكم . (1:2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے' جب تک تم مومن نہیں ہو جاتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے' جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے۔ کیا میں ایسی چیز کے بارے میں تمہاری رہنمائی نہ کروں کہ جب وہ تم کرلو گے' تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی' تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ وُجُوْدِ حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ لِمَنْ اَحَبَّ قَوْمًا لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

جو شخص اللہ کے لئے کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' اس کے لئے ایمان کی حلاوت کی موجودگی کے اثبات کا تذکرہ

237 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَالرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا فِي اللّٰهِ وَالرَّجُلُ اِنْ قُذِفَ فِي النَّارِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّرْجِعَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا . (1:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین چیزیں ایسی ہیں' جو کسی شخص میں ہوں گی' تو وہ ایمان کی حلاوت کو پالے گا۔ وہ شخص کہ اللہ اور اس کا رسول' اس کے نزدیک ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

ایک وہ شخص جو کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہو' اور وہ صرف اللہ کی رضا کے لئے ان لوگوں سے محبت رکھتا ہو۔

اور ایک وہ شخص جسے آگ میں ڈالا جانا' اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ دوبارہ یہودی یا عیسائی ہو جائے۔

237– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 3/174 و248 عن المؤمل بن إسماعيل وعفان بن مسلم، و3/230 عن يونس وحسن بن موسى، ومسلم 43 68 في الإيمان: باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، من طريق النضر بن شميل، وابن منده في الإيمان 283 من طريق حجاج بن منهال، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1959 ، وأحمد 3/172و 275، والبخارى 21 في الإيمان: باب من كره أن يعود في الكفر، و 6041 في الأدب: باب الحب في الله، ومسلم 43 68 في الإيمان، والنسائي 8/96 في الإيمان: باب حلاوة الإيمان، وابن ماجة 4033 في الفتن: باب الصبر على البلاء ، وابن المبارك في الزهد 827 ، وابن منده 282 ، والبغوى 21 من طريق 237–وأخرجه النسائي 8/94 في الإيمان وشرائعه: باب طعم الإيمان . وأخرجه أيضًا 8/97 عن على بن حجر، عن إسماعيل، عن حميد عن أنس، . وأخرجه الطبراني في الكبير 724 ؛ و الصغير 1/257 _ 258 .

238 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لا يحبه إلا الله وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُوْقَدَ لَهٗ نَارٌ فَيُقْذَفَ فِيْهَا . (1:93)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین خصوصیات جس شخص میں ہوں گی' وہ ایمان کی حلاوت کو پالے گا۔ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول' اس کے نزدیک ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

(دوسری) یہ کہ وہ کسی شخص کے ساتھ محبت رکھتا ہو' اور وہ صرف اللہ کے لئے اس سے محبت رکھتا ہو۔

اور (تیسری) یہ کہ وہ کفر کی طرف واپس جانے کو اسی طرح ناپسند کرے' جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ آگ جلا کر اسے اس آگ میں ڈال دیا جائے''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْقِيَامِ فِيْ اَدَاءِ حُقُوْقِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ ایک مسلمان پر اپنے مسلمان بھائی کے حقوق کی ادائیگی کو پورا کرنا واجب ہے

239 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ عَلَى الْمُسْلِمِ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَشُهُوْدُ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ . (3:32)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین باتیں ہر مسلمان پر لازم ہیں' بیمار کی عیادت کرنا، جنازے میں شریک ہونا اور چھینکنے والا شخص جب ''الحمدللہ'' کہے

238– إسناده صحيح على شرط الشيخين، عبد الوهاب هو ابن عبد المجيد الثقفي، ثقة تغير قبل موته بثلاث سنين، لكنه لم يحدث في زمن التغيير، إذ حجب الناس عنه، كما ذكره العقيلي في الضعفاء 3/75، ولم ينفرد به كما في الحديث السابق . وأخرجه البخاري 16 في الإيمان: باب حلاوة الإيمان، وابن منده في الإيمان 281 من طريق محمد بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/103، والبخاري 6941 في الإكراه: باب من اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر، ومسلم 43 في الإيمان: باب بيان خصالٍ من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، والترمذي 2624 في الإيمان، وابن منده 281 ، من طرق عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد.

239– إسناده حسن؛ عمر بن أبي سلمة: صدوق يخطىء، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الطيالسي 2342 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/356 عن يحيى بن إسحاق، و 357 عن إسحاق بن عيسى، و 388 عن عفان بن مسلم، والبخاري في الأدب المفرد 519 عن مالك بن إسماعيل، أربعتهم عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وسيورده برقم 241 من طريق ابن المسيب، عن أبي هريرة. وبرقم 242 من طريق العلاء ، عن أبيه، عن أبي هريرة. وفي الباب عن أبي مسعود في الحديث التالي.

تو اسے جواب دینا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُورِ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے اس مذکورہ عدد سے مراد یہ نہیں لیا کہ اس کے علاوہ کی نفی کر دی جائے

240 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ اَرْبَعُ خِلَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ ويجيبه إذا دعاه . (3:32)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حق ہیں۔ جب وہ بیمار ہو جائے' تو اس کی عیادت کرے' جب وہ فوت ہو جائے' تو اس کے جنازے میں شریک ہو' جب وہ چھینکے' تو وہ اسے چھینک کا جواب دے اور جب وہ اس کی دعوت کرے' تو وہ اس کی دعوت قبول کرے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ عدد جس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں کیا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے: اس کے علاوہ کی نفی کر دی جائے

241 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ

240–وأخرجه أحمد 5/273، والبخاری فی الأدب المفرد برقم 923 عن علی بن عبد الله، وابن ماجة 1434 فی الجنائز: باب ما جاء فی عيادة المريض؟

241– إسناده صحيح على شرط البخاری باب الأمر باتباع الجنائز، والنسائی فی عمل اليوم والليلة 221 ، والطحاوی فی مشكل الآثار 1/222، و4/150، والبيهقی فی السنن 3/386، من طريق عن الأوزاعی، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسی 2299 عن زمعة، ومسلم 2162 فی السلام: باب من حق المسلم للمسلم، ردّ السلام، من طريق يونس بن يزيدن كلاهما عن الزهری، به. وأخرجه عبد الرزاق 19679 .

الدعوة وتشميت العاطس . (3:32)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کا جواب دینا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِيْ خَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سعید بن مسیّب سے منقول روایت میں مذکور ''عدد'' سے مراد یہ نہیں ہے: اس کے علاوہ کی نفی کر دی جائے

242 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قَالُوْا: مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاهُ اَجَابَهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَ نَصَحَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ يُشَمِّتُهُ وَاِذَا مرض عاده وإذا مات صحبه . (3:32)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب وہ اس سے ملاقات کرے' تو اسے سلام کرے اور جب وہ اس کی دعوت کرے' تو وہ اسے قبول کرے اور جب وہ اس سے خیر خواہی کا طلب گار ہو' تو اس کی خیر خواہی کرے اور جب وہ چھینک کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' تو یہ اسے جواب دے' جب وہ بیمار ہو' تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ فوت ہو جائے' تو یہ اس کے جنازے کے ساتھ جائے''۔

242- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 991 من طريق مالك، عن العلاء بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد. وفيه خمس . وأخرجه أحمد 2/372، ومسلم 2162 5 في السلام، والبخاري في الأدب المفرد 925 ، والبيهقي في السنن 5/347 و10/108، والبغوي 1405 من طريق إسماعيل بن جعفر، وأحمد 2/412 من طريق عبد الرحمٰن بن إبراهيم القاص، كلاهما عن العلاء ، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي 2737 في الأدب: باب ما جاء في تشميت العاطس والنسائي 4/53 في الجنائز: باب النهي عن سب الأموات، كلاهما عن قتيبة بن سعيدن عن محمد بن موسى المخزومي المدني، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/321 من طريق أبي عبد الرحمٰن، عن سعيد، عن عبد الله بن الوليد، عن ابن حجيرة، عن أبيه، عن أبي هريرة. وفي الباب عن البراء عند البخاري 1239 في الجنائز، و 2445 في المظالم، و 5175 في النكاح، و 5635 في الأشربة، و 5650 في المرضى، و 5849 و 5863 في اللباس، و 6222 في الأدب، و 6235 في الاستئذان، وفي الأدب المفرد 924 ، ومسلم 2066 ، والبيهقي في السنن .10/108 وعن علي عند الترمذي 2736 ، وعن أبي أيوب الأنصاري عند البخاري في الأدب المفرد 922 ، والطحاوي في مشكل الآثار 1/223 و.4/149

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُشْبِهُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْاَشْجَارِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں مسلمانوں کو درخت سے تشبیہ دی گئی ہے

243- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ يُّخْبِرُنِيْ عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَمَنَعَنِيْ مَكَانُ اَبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ فَقَالَ: لَوْ قُلْتَهَا كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَحْسَبُهُ قَالَ: حمر النعم. (3:66)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کون شخص مجھے ایسے درخت کے بارے میں بتائے گا' جس کی مثال بندہ مومن کی طرح ہے' جس کی بنیاد مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ وہ ہر وقت اپنے پروردگار کے اذن کے تحت پھل دیتا ہے''۔

حضرت عبداللہ کہتے ہیں: میں نے یہ کہنے کا ارادہ کیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے' لیکن اپنے والد صاحب کی موجودگی کی وجہ سے میں ایسا نہیں کر سکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بعد میں) میں نے اپنے والد سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تم اس وقت یہ بات کہہ دیتے' تو میرے نزدیک اس چیز سے زیادہ محبوب تھا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں: سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُشْبِهُ الْمُسْلِمَ مِنَ الشَّجَرِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں مسلمان کی درخت سے تشبیہ کی صفت بیان کی گئی ہے

243- إسناده صحيح. أبو عمر الضرير ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/123، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/61، والبخاری 131 فی العلم: باب الحياء في العلم عن إسماعيل بن أبي أويس، والترمذی 2867 فی الأمثال: باب ما جاء فی مثل المؤمن القارء للقرآن من طريق معن، وابن منده 188 من طريق القعنبی، أربعتهم عن مالك، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. وأخرجه أحمد 2/61 أيضًا عن عبد الملك بن عمر، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به . وأخرجه الحميدی 677 ، وأحمد 2/157، من طريق سفيان، والبخاری 62 فی العلم: باب طرح الإمام المسألة على أصحابه. وسيورده المؤلف برقم 246 من طريق إسماعيل بن جعفر، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. وأخرجه أحمد 2/31، والبخاری 6122 فی الأدب: باب ما لا يستحيي من الحق للتفقه في الدين، وابن منده 190 من طريق شعبة، عن محارب بن دثار، عن ابن عمر. وأخرجه البخاری 4698 فی التفسير: باب (كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ ...) ، و 6144 في الأدب: باب إكرام الكبير، ومسلم 2811 . وسيورد بعده من طريقين عن مجاهد، عن ابن عمر.

244 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مجاهد عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ بَرَكَتُهَا كَالْمُسْلِمِ قَالَ: فَاُرِيتُ اَنَّهَا النَّخْلَةُ ثُمَّ نَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ فَاِذَا اَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ وَاَنَا اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ. (3:28)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ''جمار'' (کھجور کے درخت کا گوند) لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درخت ایسا ہے' جس کی برکت مسلمان کی مانند ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہوگا۔ پھر میں نے حاضرین کا جائزہ لیا' تو میں وہاں دس آدمیوں میں سے دسواں فرد تھا' اور میں وہاں سب سے کم سن تھا۔ اس لئے میں خاموش رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

245 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الخليل عن مجاهد عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِاَصْحَابِهِ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ قَالَ: فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَذَاكَرُوْنَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاُلْقِيَ فِيْ نَفْسِيْ اَوْ رَوْعِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ: فَجَعَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَ فَاَرٰى اَسْنَانًا مِنَ الْقَوْمِ فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمْ يَكْشِفُوا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: مجھے ایسے درخت کے بارے میں بتاؤ! جس کی مثال بندہ مومن کی طرح ہے۔

راوی کہتے ہیں: لوگ جنگلات کے مختلف درختوں کے بارے میں بات چیت کرنے لگے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ذہن میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہوسکتا ہے۔ پہلے میں یہ بات کہنے لگا' لیکن جب میں نے حاضرین کی عمر کا جائزہ لیا' تو

244- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 2/41 عن أبي معاوية، والبخاري 5444 في الأطعمة: باب أكل الجُمّار، من طريق حفص بن غياث، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه الحميدي 676، وأحمد 2/12و115، والبخاري 72 في العلم: باب الفهم في العلم، و 2209 في البيوع: باب بيع الجُمّار وأكله، و 5448 في الأطعمة: باب بركة النخلة، ومسلم 2811 في صفات المنافقين: باب مثل المؤمن مثل النخلة، والبزار 43.

245- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين، وأبو الخليل: هو صالح بن أبي مريم، وأخرجه مسلم 2811 64 في صفات المنافقين: باب مثل المؤمن مثل النخلة، وابن منده 189.

مجھے بات کرنے کی ہمت نہیں ہوئی' کوئی بھی شخص اس سوال کا جواب نہیں دے سکا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

246 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ ؟ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَقَالَ: لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَ هِيَ النَّخْلَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. (3:53)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے' جس کے پتے گرتے نہیں ہیں اور اس کی مثال مسلمان کی مانند ہے' تم لوگ مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟

لوگ جنگلات کے مختلف درختوں کے بارے میں غور و فکر کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ذہن میں یہ آیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے' لیکن مجھے شرم آ گئی۔

پھر لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بتائیے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

(راوی کہتے ہیں) بعد میں' میں نے اس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تم اس وقت یہ بات کہہ دیتے کہ یہ کھجور کا درخت ہے' تو یہ میرے نزدیک اس' اس چیز سے زیادہ محبوب ہوتی۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنَ بِالنَّحْلَةِ فِيْ اَكْلِ الطَّيِّبِ وَوَضْعِ الطَّيِّبِ

مصطفیٰ کریم ﷺ کا مومن کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دینا' جو پاکیزہ چیز کھاتی ہے اور پاکیزہ چیز نکالتی ہے

247 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ: قَالَ

246– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2811 63 عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 61 في العلم: باب قول المحدث: حدثنا أو أخبرنا، ومسلم 2811 63 في صفات المنافقين، والبغوي 143 من طريق قتيبة وعلي بن حجر، وتقدم برقم 243 فانظر تخريجه هناك.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ لَا تَأْكُلُ اِلَّا طَيِّبًا وَلَا تَضَعُ اِلَّا طَيِّبًا . (1:2)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: شُعْبَةُ وَاهِمٌ فِيْ قَوْلِهٖ: عُدُس اِنَّمَا هُوَ حُدُسٍ كما قاله حماد بن سلمة وأولئك.

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کی مثال کھجور کے درخت کی مانند ہے' جو صرف پاکیزہ چیز کھاتا ہے' اور جو صرف پاکیزہ چیز دیتا ہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نامی راوی کو روایت میں راوی کا نام ''عدس'' نقل کرنے میں وہم ہوا ہے۔ اصل لفظ ''حدس'' ہے جیسا کہ حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات نے یہ لفظ بیان کیا ہے۔

247- حديث حسن . مؤمل بن إسماعيل سيّء الحفظ، ووكيع بن عُدُس لم يوثقه غير المؤلف . وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير 7/248 من طريق حَرَميّ بن عمارة، والنسائي في التفسير، كما في التحفة 8/335، والطبراني في الكبير 19/ 460 من طريق محمد بن أبي عدي، والقضاعي 1353 و 1354 من طريق حجاج بن نصير، ثلاثتهم عن شعبة، به. ونسبه الهيثمي في المجمع 10/295 إلى الطبراني في الأوسط ، وأعلّه بحجاج بن نصير.

فَصْلٌ: ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اَكْفَرَ اِنْسَانًا فَهُوَ كَافِرٌ لَا مَحَالَةَ

(فصل: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کسی انسان کو کافر قرار دے تو وہ لازمی طور پر کافر ہو جاتا ہے)

248 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا سلمة بن الفضل عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا أَكْفَرَ رَجُلٌ قَطُّ اِلَّا بَاءَ اَحَدُهُمَا بِهَا اِنْ كَانَ كَافِرًا وَاِلَّا كَفَرَ بِتَكْفِيْرِهٖ . (**2:54**)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کافر قرار دے تو وہ کفر ان دونوں میں سے کسی ایک شخص کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اگر وہ (دوسرا شخص) کافر ہو (تو ٹھیک ہے) ورنہ (پہلا شخص) اسے کافر قرار دینے کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے''۔

249 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٌ قَالَ لِاَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا . (**2:54**)

248– سلمة بن الفضل _ وهو الأبرش الأنصارى _ كثير الخطأ إلا أنه أثبت الناس فى ابن إسحاق، وباقى رجال الإسناد ثقات، ويشهد له حديث ابن عمر التالي، وحديث أبى هريرة، عند البخارى 6103 فى الأدب: باب من أكفر أخاه بغير تاويل، فهو كما قال ، وحديث أبى ذر عند البخارى 6045 في الأدب، وأبو عوانة 1/23، وابن منده 593 ، والبغوى 3552 بنحوه.

249– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى في شرح السنة 3551 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 2/984 فى الكلام: باب ما يكره من الكلام، ومن طريق مالك اخرجه أحمد 2/113، والبخارى 6104 فى الأدب: باب من أكفر أخاه بغير تأويل، فهو كما قال ، والترمذى 2637 في الإيمان: باب ما جاء فيمن رمى أخاه بكفر، وأبو عوانة فى مسنده 1/22، والبيهقي في السنن 10/208. وأخرجه أحمد 2/18 و60 و112، وابن منده 595 من طريق سفيان، وأحمد 2/44و 47، وابن منده 521 والبغوى 3550 من طريق شعبة، وأبو عوانة 1/23، وابن منده 521 من طريق يزيد بن الهاد، ثلاثتهم عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، بهذا الإسناد. وسيورده بعده من طريق إسماعيل بن جعفر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به . ويخرج عنده. وأخرجه أحمد 2/23 و142، ومسلم 60 في الإيمان: باب بيان حال من قال لأخيه المسلم يا كافر، وأبو عوانة 1/22 و23، وأبو داوٗد 4687 في السنة، وابن منده 596 و 597 من طرق عن نافع، عن ابن عمر.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے' تو یہ (کفر) ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَاءَ بِهِ اَحَدُهُمَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی صفت کا تذکرہ

''وہ ان دونوں میں سے ایک کی طرف لوٹ آتا ہے''

250 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سمع بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِاَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهِ اَحَدُهُمَا اِنْ كَانَ كَمَا قال وإلا رجعت عليه . (2:54)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص اپنے بھائی کو کافر کہے' تو یہ کفر ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے اگر وہ شخص ویسا ہی ہو جیسا کہ اس شخص نے کہا ہے (تو ٹھیک ہے) ورنہ یہ (کفر) کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا''۔

250– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 60 في الإيمان، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم أيضًا 60 ، وابن منده 521 من طرق.

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ

باب 6: شرک اور نفاق کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ دُخُوْلِ النَّارِ لَا مَحَالَةَ مَنْ جَعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے تو وہ لازمی طور پر جہنم میں داخلے کا مستحق ہو جاتا ہے

251 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَلِمَتَانِ سَمِعْتُ اِحْدَاهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاُخْرٰى اَنَا اَقُوْلُهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَبْدٌ يُشْرِكُ بِهٖ اِلَّا اَدْخَلَهُ النَّارَ وَاَنَا اَقُوْلُ: لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَبْدٌ لَمْ يشرك به إلا أدخله الجنة. (2:109)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو کلمات ہیں جن میں سے ایک میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے اور دوسری بات میں کہتا ہوں۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی بندہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِسْلَامَ ضِدُّ الشِّرْكِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اسلام شرک کی ضد ہے

251- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 1/374، وابن منده 73 من طريق هشيم وأخرجه أحمد 374/1، وابن منده 73 من طريق هشيم عن سيار ومغيرة بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 256، وأحمد 1/382 و425 و443، والبخاري 1238 في الجنائز، و 4497 في التفسير: باب قوله تعالى: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا)، و 6683 في الأيمان والنذور، ومسلم 92 في الإيمان: باب من مات لا يشرك بالله شيئًا دخل الجنة، والنسائي في التفسير كما في التحفة 7/41، وابن منده 66 و 67 و 68 و 69 و 70 و 71 من طرق عن الأعمش، عن أبي وائل، به. وأخرجه الطبراني 10410 من طريق أبي أيوب الإفريقي، عن عاصم، عن أبي وائل، به. وأخرجه أبو عوانة 1/17 من طريق الأعمش.

252- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيَاْخُذَنَّ رَجُلٌ بِيَدِ اَبِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرِيْدُ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ فَيُنَادَى اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا مُشْرِكٌ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ مُشْرِكٍ فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَیْ رَبِّ اَبِیْ قَالَ فَيَتَحَوَّلُ فِیْ صُوْرَةٍ قَبِيْحَةٍ وَرِيحٍ مُنْتِنَةٍ فَيَتْرُكُهُ.

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَوْنَ اَنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ وَلَمْ يَزِدْهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلك. (3:78)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کرنا چاہے گا' تو پکار کر یہ کہا جائے گا: بے شک کوئی مشرک جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو ہر مشرک کے لئے حرام قرار دیا ہے' تو وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ میرا باپ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اس کا باپ انتہائی بدصورت اور انتہائی بدبودار ہو جائے گا' تو وہ شخص اسے چھوڑ دے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ سمجھتے تھے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ الفاظ استعمال نہیں کیے۔ (جو اس روایت میں پہلے ذکر کر دیئے گئے ہیں)

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الظُّلْمِ عَلَى الشِّرْكِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے پر لفظ ''ظلم'' کا اطلاق ہو سکتا ہے

253- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ فِيلٍ الْبَالِسِيُّ بِاَنْطَاكِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ حدثنا بن اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) (الانعام: 82) قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ قَالَ: فَنَزَلَتْ (اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ) (لقمان: 13)

252- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه البزار برقم 94. وأخرجه الحاكم 4/587، 588 من طريق عبيد بن عبيدة القرشي. وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ: حَدَّثَنِيهِ اَبِيْ عَنْ اَبَانَ بِنِ تَغْلِبَ عَنِ الْاَعْمَشِ ثم لقيت الأعمش فحدثني به. (3:64)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی،

''وہ لوگ جو ایمان لائے' اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو شامل نہیں کیا۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: ہم میں سے کون شخص ایسا ہے' جس نے اپنے اوپر ظلم نہ کیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''بے شک شرک' عظیم ظلم ہے۔''

ابن ادریس نامی راوی کہتے ہیں: یہ روایت میرے والد نے مجھے ابان بن تغلب کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے سنائی تھی۔ پھر میری ملاقات اعمش سے ہوئی' تو انہوں نے بھی مجھے یہ حدیث سنائی۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ النِّفَاقِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِجُزْءٍ مِّنْ اَجْزَائِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص نفاق کے اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا ارتکاب کرے اس پر نفاق کے لفظ کا اطلاق ہوسکتا ہے

(254) (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بن جنادة حدثنا بن نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

253– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 124 198 في الإيمان: باب صدق الإيمان وإخلاصه، والطبري 7/255 من طريق محمد بن العلاء بن كريب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 124 197، والبيهقي في السنن 10/185، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن عبد الله بن إدريس، به. وأخرجه الطيالسي 270، وأحمد 1/387 و424 و444، والبخاري 32 في الإيمان: باب ظلم دون ظلم، و 3428 و 3429 في أحاديث الأنبياء: باب (وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ)، و 4629 في التفسير: باب (اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ)، و 4776 باب: (لا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ)، و 6918 في استتابة المرتدين: باب إثم من أشرك بالله، و 6937 باب ما جاء في المتأولين، ومسلم 124 في الإيمان، والترمذي 3067 في التفسير: باب ومن سورة الأنعام، والطبري 7/255 و256، والنسائي في التفسير كما في التحفة 7/100، وابن منده 265 و 266 و 267، والبيهقي في السنن 10/185، من طرق عن الأعمش، به.

254– إسناده صحيح، سلم بن جنادة: ثقة، أخرج له الترمذي، وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/593، 594، ومن طريقه مسلم 58 في الإيمان: باب بيان خصال المنافق، وأبو داوٗد 4688 في السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، عن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضًا 58 عن محمد بن نمير، والترمذي 2632 في الإيمان: باب ما جاء في علامة المنافق، عن الحسن بن علي الخلال، وأبو عوانة في مسنده 1/20، وابن منده 522، والحاكم في معرفة علوم الحديث ص 11، والبيهقي في السنن 9/230 و 10/74 من طريق الحسن بن علي بن عفان العامري، ثلاثتهم عنعبد الله بن نمير، به. وأخرجه أحمد 2/189 و198، والبخاري 34 في الإيمان: باب علامة المنافق، و 2459 في المظالم: باب إذا خاصم فجر، ومسلم 58، والترمذي 2632، ووكيع في الزهد 473 والنسائي 8/116 في الإيمان: باب علامة الإيمان، وفي التفسير كما في التحفة 6/382، وأبو عوانة 1/20، وابن منده 523 و 524 و 526، والبغوي 37 من طريق سفيان الثوري، وشعبة، وأبي إسحاق الفزاري عن الأعمش، به. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهَا كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا وَعَدَ أخلف وإذا خاصم فجر . (3:49)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار عادات جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی خصلت موجود ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے ترک کر دے۔ (وہ عادات درج ذیل ہیں)

جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے اور عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ جب وہ وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن مرہ نامی راوی منفرد ہے

255- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فيه خصلة من النفاق . (3:49)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار خصلتیں جس شخص میں موجود ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا۔

وہ شخص جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ جب عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت موجود ہوگی اس میں نفاق کی خصلت موجود ہوگی''۔

256- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ فِي عَقِبِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمثله.

255- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري 3178 في الجزية والموادعة: باب إثم من عاهد ثم غدر، عن قتيبة بن سعيد، وابن منده 525 من طريق إسحاق بن إبراهيم .

256- إسناده صحيح على شرط مسلم، فإن البخاري أخرج لأبي سفيان _ وهو طلحة بن نافع القرشي _ مقرونًا بغيره.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خِطَابَ هٰذَا الْخَبَرِ وَرَدَ لِغَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کا خطاب غیر مسلموں کے لئے وارد ہوا ہے

257 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرِ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَبِيْبٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وإذا ائتمن خان . (3:49)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین خصلتیں جس شخص میں موجود ہوں' وہ منافق ہوگا' اگرچہ وہ روزہ رکھے' وہ نماز پڑھے' اور یہ دعویٰ کرے کہ وہ مسلمان ہے۔ وہ شخص کہ جب وہ بات کرے' تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے' تو اس کے خلاف کرے اور جب اس کے سپرد امانت کی جائے' تو خیانت کرے''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ النِّفَاقِ عَلٰى غَيْرِ الْمَعْدُوْدِ اِذَا تَخَلَّفَ عَنْ اِتْيَانِ الْجُمُعَةِ ثَلَاثًا

اس بات کا تذکرہ کہ جب کوئی شخص تین مرتبہ جمعے کی نماز میں شریک نہ ہو اس پر کسی حد بندی کے بغیر لفظ نفاق کا اطلاق ہو سکتا ہے

258– (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

257– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 59 110 في الإيمان: باب بيان خصال المنافق، وأبو عوانة 1/21 عن محمد بن هارون، والبيهقي في السنن 6/288 من طريق محمد بن بشر، ثلاثتهم عن أبي نصر التمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/397 و536، ومسلم 59 110 ، وأبو عوانة 1/21، وابن منده 530 ، والبيهقي في السنن 6/288، والبغوي 36 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/357، والبخاري 33 في الإيمان: باب علامة المنافق، و 2749 في الوصايا: باب (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا) ، و 2682 في الشهادات: باب من أمر بإنجاز الوعد، و 6095 في الأدب، ومسلم 59 في الإيمان، والترمذي 2631 في الإيمان: باب ما جاء علامة المنافق، والنسائي 8/117 في الإيمان: باب علامة الإيمان، وفي التفسير كما في التحفة 10/313، وأبو عوانة 1/20، 21، والبيهقي في السنن 6/288، وابن منده 527 ، والبغوي 35 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، عن نافع بن مالك، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم 59 109 في الإيمان، والترمذي 2631 في الإيمان، وأبو عوانة 1/21، وابن منده 528 و 529 من طرق.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غير عذر فهو منافق . (3:49)

حضرت ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر تین جمعہ ترک کردے وہ منافق ہے''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ النِّفَاقِ عَلَى الْمُؤَخِّرِ صَلَاةَ الْعَصْرِ اِلَى اَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ

جو شخص عصر کی نماز میں اتنی تاخیر کردے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جائے اس شخص پر نفاق کے لفظ کا اطلاق ہونے کا تذکرہ

259 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ اَصَلَّيْتُمَا الْعَصْرَ قَالَ: فَقُلْنَا لَا قَالَ: فَصَلِّيَا عِنْدَكُمَا فِي الْحُجْرَةِ فَفَرَغْنَا وَطَوَّلَ هُوَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَا كَلَّمَنَا بِهِ اَنْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ يُمْهِلُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا كانت الشمس عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يذكر اللّٰه فيها إلا قليلا . (3:49)

علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اور میرے ساتھ ایک اور صاحب تھے' ہم ظہر کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے فرمایا: تم دونوں حجرہ میں نماز ادا کرلو۔

ہم اس سے فارغ ہوگئے انہوں نے نماز طویل ادا کی جب وہ نماز پڑھ کر ہماری طرف متوجہ ہوئے' تو انہوں نے سب سے پہلے ہم سے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ منافقین کی نماز ہے' اُن میں سے کوئی شخص نماز کو مؤخر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگیں مارتا ہے' وہ نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر' بہت کم کرتا ہے''۔

258- إسناده حسن، يحيى بن داوُد: هو ابن ميمون الواسطي، ثقة، ومن فوقه على شرط الصحيح، إلا محمد بن عمرو ـ له أوهام، فحديثه من قبيل الحسن. وأخرجه ابن خزيمة برقم 1857 عن سلم بن جنادة، عن وكيع، بهذا الإسناد . وبهذا اللفظ. قلت: بلفظ: طبع اللّٰه على قلبه ، سيورده المؤلف في باب الجمعة.

259- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطيالسي 2130 عن ورقاء . وأخرجه أحمد 3/102، 103 عن محمد بن فضيل، عن محمد بن أبي إسحاق، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، به. وانظر سنن الدارقطني 1/254. وسيعيده المؤلف برقم 263 .وسيورده برقم 261 من طريق مالك، و 262 من طريق إسماعيل بن جعفر، كلاهما عن العلاء ، به. وبرقم 260 من طريق أسامة بن زيد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں علاء بن عبدالرحمٰن نامی راوی منفرد ہے

260 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بن معروف حدثنا بن وهب أَخْبَرَنَا أسامة بن زيد عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ حَفْصَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِيْنَ يَدَعُ الْعَصْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ كَنَقَرَاتِ الدِّيكِ لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِنَّ إلا قليلا . (3:49)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں منافقین کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ عصر کی نماز کو ادا نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان کے سینگ تک پہنچ جاتا ہے' تو وہ مرغ کی طرح ٹھونگے مارتا ہے۔ وہ اس نماز میں اللہ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اسْمِ الْمُنَافِقِ عَلَى الْمُؤَخِّرِ صَلَاةَ الْعَصْرِ اِلٰى اصْفِرَارِ الشَّمْسِ

عصر کی نماز کو سورج زرد ہونے تک مؤخر کرنے والے شخص پر لفظ ''منافق'' کے اثبات کا تذکرہ

261 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ذَكَرْنَا تَعْجِيلَ الصَّلَاةِ اَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَجْلِسُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قرني الشيطان أو على قرني الشيطان فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قليلا . (2:109)

260– إسناده حسن من أجل أسامة بن زيد وهو الليثي، وأخرجه أحمد 3/247 عن هارون بن معروف.

261– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داوٗد 413 في الصلاة: باب وقت العصر، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/444، عن القعنبي، بهذا الإسناد . وهو في الموطأ 1/221 في الصلاة: باب النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/149 و185، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/192، والبغوي في شرح السنة 368 . وسيرد بعده من طريق إسماعيل بن جعفر، عن العلاء ، به.

علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ظہر کے بعد حاضر ہوئے' تو وہ عصر کی نماز ادا کر رہے تھے' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو ہم نے یا شاید انہوں نے جلدی نماز ادا کرنے کا تذکرہ کیا' تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ منافقین کی نماز ہے یہ منافقین کی نماز ہے۔'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی:

''اُنمیں سے کوئی ایک شخص بیٹھا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے' اور وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان کے دو سینگوں پر پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے''۔

وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَاْخِيرَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ يَّقْرُبَ اصْفِرَارُ الشَّمْسِ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عصر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کرنا کہ سورج زرد ہو جائے' یہ منافقین کی نماز ہے

262- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا . (5:7)

علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر گئے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا جب وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے عصر کی نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کے آئے ہیں' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عصر کی نماز ادا کرلو! تو ہم نے عصر کی نماز ادا کر لی' جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

262- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 333 ، وأخرجه مسلم 622 في المساجد، والترمذي 160 في الصلاة: باب ما جاء في تعجيل العصر، والنسائي 1/254 في المواقيت: باب التشديد في تأخير العصر، ثلاثتهم عن علي بن حُجْر، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضًا 622 ، والبيهقي في السنن 1/443، 444 من طريق محمد بن الصباح.

"یہ منافقین کی نماز ہے (منافق شخص) بیٹھا ہوا سورج کو دیکھتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے۔ وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

263 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبٌ لِيْ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ: اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ قَالَ: فَقُلْنَا: لَا قَالَ: فَصَلِّيَا عِنْدَنَا فِي الْحُجْرَةِ فَفَرَغْنَا وَطَوَّلَ هُوَ وَانْصَرَفَ اِلَيْنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَا كَلَّمَنَا بِهِ اَنْ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ يَقْعُدُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ عَلٰى قَرْنِ الشَّيْطَانِ اَوْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيها إلا قليلا. (5:7)[1]

علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں اور میرا ایک ساتھی ظہر کی نماز کے بعد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے عصر کی نماز ادا کرلی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں۔

انہوں نے فرمایا: تم ہمارے ہاں حجرے میں نماز ادا کرلو' جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے طویل نماز ادا کی۔ نماز پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے' تو انہوں نے سب سے پہلی بات ہمارے ساتھ یہ کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"یہ منافقین کی نماز ہے۔ ان میں سے کوئی ایک شخص بیٹھا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے سینگ پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے' وہ ان رکعات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عِشْرَةِ الْمُنَافِقِ لِلْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو منافق کی مسلمانوں کے ساتھ طرزِ معاشرت کی صفت بیان کرتی ہے

264 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عبد الله اليحمدى حدثنا بن الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُصُّ بِمَكَّةَ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ

[1] هو مكرر الحديث 259 .

بْنُ صَفْوَانَ وَنَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ اِنْ مَّالَتْ اِلٰى هٰذَا الْجَانِبِ نُطِحَتْ وَاِنْ مَّالَتْ اِلٰى هٰذَا الْجَانِبِ نُطِحَتْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَيْسَ هٰكَذَا فَغَضِبَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَقَالَ: تَرُدُّ عَلَيَّ؟ قَالَ: اِنِّيْ لَمْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّيْ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ: فَكَيْفَ قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: بَيْنَ الرَّبِيْضَيْنِ قَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَيْنَ الرَّبِيْضَيْنِ وَبَيْنَ الْغَنَمَيْنِ سَوَاءٌ قَالَ: كَذَا سَمِعْتُ كَذَا سَمِعْتُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سَمِعَ شَيْئًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْدُهُ وَلَمْ يَقْصُرْ دُوْنَهُ. (3:28)

ابوجعفر نامی راوی بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر مکہ مکرمہ میں تقریر کر رہے تھے۔ ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام بھی موجود تھے عبید بن عمیر نے یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان والی بکری کی مانند ہے اگر وہ اس ریوڑ کی طرف جاتی ہے' تو اسے سینگ مارے جاتے ہیں' اگر وہ اس ریوڑ کی طرف جاتی ہے' تو اسے سینگ مارے جاتے ہیں۔''

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے۔ اس پر عبید بن عمیر غصے میں آ گئے اور بولے: آپ میری بات کو مسترد کر رہے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری بات کو مسترد نہیں کر رہا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات ارشاد فرمائی تھی اس وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ ارشاد فرمایا

اس پر عبداللہ بن صفوان نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا تھا؟

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریوڑ کے لئے) لفظ ''ربیضین'' استعمال کیا تھا (جب کہ تم نے لفظ ''غنمین'' استعمال کیا ہے)

تو عبید بن عمیر یا شاید عبداللہ بن صفوان بولے: اے ابوعبدالرحمٰن! ربیضین اور غنمین دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے' تو اسی طرح سنا ہے' میں نے' تو اسی طرح سنا ہے۔ میں نے' تو اسی طرح سنا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی لفظ سنتے' تو آپ رضی اللہ عنہ اس میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کرتے تھے۔

264- إسناده صحيح، عتبة بن عبد الله اليحمدي: صدوق، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه الحميدي 688، والدارمي 1/93 من طريق سفيان، وأحمد 2/82 من طريق مصعب بن سلام.

7- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّفَاتِ

باب 7: صفات کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

265 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يحيى الذهلي حدثنا المقرىء حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا) اِلٰى قَوْلِهٖ: (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا) (النساء: 58) رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ اِبْهَامَهُ عَلٰى اُذُنِهٖ وَاُصْبَعَهُ الدَّعَّاءَ عَلٰى عَيْنِهٖ. (3:37)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِهٖ اُصْبُعَهُ عَلٰى اُذُنِهٖ وَعَيْنِهٖ تَعْرِيفَ النَّاسِ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَا يسمع بالأذن التي لَهَا سِمَاخٌ وَالْتِوَاءٌ وَلَا يُبْصِرُ بِالْعَيْنِ الَّتِيْ لَهَا اَشْفَارٌ وَحَدَقٌ وَبَيَاضٌ جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى عَنْ اَنْ يُّشَبَّهَ بِخَلْقِهٖ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ بَلْ يَسْمَعُ وَيُبْصِرُ بِلَا اٰلَةٍ كَيْفَ يشاء.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے اس آیت کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو یہ حکم دیتا ہے تم امانتیں ان کے اہل لوگوں کو ادا کر دو۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا انگوٹھا اپنے کان پر رکھا اور اپنی انگلی جس کے ذریعے نماز کے دوران اشارہ کیا جاتا ہے اسے اپنی آنکھ پر رکھا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی انگلی کو اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں پر رکھنے کا مطلب یہ ہے: آپ لوگوں کے سامنے اس بات کو واضح کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کان کی وجہ سے نہیں سنتا جس میں سوراخ اور موڑ ہوتا ہے۔

265- إسناده صحيح على شرط الصحيح . وهو عند ابن خزيمة في التوحيد ص 42، 43. وأخرجه أبو داوُد 4728 في السنة: باب في الجهمية، ومن طريقه البيهقي في الأسماء والصفات ص179 .

اوراس آنکھ کی مدد سے نہیں دیکھتا ہے، جس میں پتلیاں اورڈیلا اورسفیدی ہوتی ہے۔

ہمارا پروردگار اس بات سے بلند و برتر ہے کہ اسے اس کی مخلوق میں سے کسی چیز کے ساتھ مشابہ قرار دیا جائے بلکہ وہ کسی آلے کے بغیر سنتا اور دیکھتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے۔

266 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِى لَهٗ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ وَعَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كُشِفَ طَبَقُهَا اَحْرَقَ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ كُلَّ شَىْءٍ اَدْرَكَهٗ بَصَرُهٗ وَاضِعٌ يَدَهٗ لِمُسِىءِ اللَّيْلِ لِيَتُوْبَ بِالنَّهَارِ وَلِمُسِىءِ النَّهَارِ لِيَتُوْبَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى تطلع الشمس من مغربها . (3:67)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے' اور یہ اس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے کہ وہ سو جائے' وہ پلڑے کو اوپر نیچے کرتا رہتا ہے۔ دن کے اعمال' رات ہونے سے پہلے اور رات کے اعمال دن ہونے سے پہلے اس کی بارگاہ میں پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کا حجاب نور ہے۔ اگر اس کے ایک پردے کو ہٹا دیا جائے' تو اس کی ذات کے انوار ہر اس چیز کو جلا دیں' جو اس کی بصارت کے دائرے میں ہیں۔ اس نے اپنا دست رحمت رات کے وقت گناہ کرنے والے شخص کے لئے پھیلایا ہوا ہے' تا کہ دن میں اس کی توبہ قبول کرے اور دن میں گناہ کرنے والے شخص کے لئے پھیلایا ہوا ہے' تا کہ رات میں اس کی توبہ قبول کرے''۔

(ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا) جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ كُلَّ صِفَةٍ اِذَا وُجِدَتْ فِى الْمَخْلُوْقِيْنَ كَانَ لَهُمْ بِهَا النَّقْصُ غَيْرُ جَائِزٍ اِضَافَةُ مِثْلِهَا اِلَى الْبَارِىْ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وہ صفت جو مخلوق میں پائی جائے گی' تو وہ ان کے لئے نقص سمجھی جائے

266– إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو في التوحيد لابن خزيمة ص .19 وأخرجه الطيالسي 491 ، وأحمد 4/395 و401 و405، ومسلم 179 في الإيمان: باب في قوله عليه السلام: إن الله لا ينام ، وابن ماجة 195 و 196 في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، والآجرّي في الشريعة ص304، وابن خزيمة في التوحيد ص 19 و20، وابن منده 775 و 776 و 777 و 779 ، والبيهقي في الأسماء والصفات ص180، 181، والبغوي في شرح السنة 91 من طرق عن عمرو بن مرة، بهذا الإسناد.

ایسی صفت کی نسبت باری تعالیٰ کی طرف کرنا جائز نہیں ہے

267 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى:

(متن حدیث): كَذَّبَنِىْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ اَنْ يُّكَذِّبَنِىْ وَيَشْتُمُنِىْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِى لَهٗ اَنْ يَّشْتُمَنِىْ فَاَمَّا تَكْذِيبُهٗ اِيَّاىَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيدَنِىْ كَمَا بَدَاَنِىْ اَوَ لَيْسَ اَوَّلُ خَلْقٍ بِاَهْوَنَ عَلَىَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّاىَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِىْ كفوا أحد .(3:68)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِىْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أوليس اَوَّلُ خَلْقٍ بِاَهْوَنَ عَلَىَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ فِيْهِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ اَنَّ الصِّفَاتِ الَّتِىْ تُوقِعُ النَّقْصَ عَلٰى مَنْ وُّجِدَتْ فِيْهِ غَيْرُ جَائِزٍ اِضَافَةُ مِثْلِهَا اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِذِ الْقِيَاسُ كَانَ يُوجِبُ اَنْ يُّطْلِقَ بَدَلَ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ بِاَهْوَنَ عَلَىَّ بِاَصْعَبَ عَلَىَّ فَتَنَكَّبَ لَفْظَةَ التَّصْعِيبِ اِذْ هِىَ مِنْ اَلْفَاظِ النَّقْصِ وَاُبْدِلَتْ بِلَفْظِ التهوين الذى لا يشوبه ذلك.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے جھوٹا قرار دیتا ہے۔ حالانکہ اسے اس بات کا حق نہیں ہے کہ مجھے جھوٹا قرار دے۔ ابن آدم مجھے برا کہتا ہے' حالانکہ اسے اس کا حق نہیں ہے کہ وہ مجھے برا کہے' جہاں تک اس کے میری تکذیب کرنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد اس کا یہ کہنا ہے' اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ پیدا نہیں کرے گا' جس طرح اس نے مجھے پہلے پیدا کیا ہے۔

تو کیا اسے دوبارہ پیدا کرنے کے مقابلے میں پہلی مرتبہ پیدا کرنا میرے لئے زیادہ آسان نہیں ہے؟

جہاں تک اس کے مجھے برا کہنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد اس کا یہ کہنا ہے' اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے' حالانکہ میں اللہ تعالیٰ ہوں' میں یکتا ہوں۔ میں بے نیاز ہوں۔ میں نے کسی کو جنم نہیں دیا ہے' اور مجھے جنم نہیں دیا گیا اور کوئی میرا ہمسر نہیں ہو سکتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''کیا پہلی مرتبہ پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے دوبارہ پیدا کرنے کے مقابلے میں زیادہ آسان نہیں تھا''۔

اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ وہ صفات' جو اس شخص میں نقص واقع کر دیں' جس میں وہ صفت پائی جاتی ہے' تو یہ بات جائز نہیں ہے کہ اس کی مثل کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے' کیونکہ قیاس اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ بات لازم ہو کہ ''میرے لیے زیادہ آسان'' کے بجائے ''میرے لیے زیادہ مشکل'' کے الفاظ ہونے چاہیے تھے۔

267– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/393، 394، والبخارى 3193 فى بدء الخلق، من طريق سفيان الثورى، و 4974 فى التفسير: باب سورة (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ، والنسائي فى النعوت كما فى التحفة 10/175، وابن منده 1073 ، من طريق شعيب بن أبى حمزة، والنسائى 4/112 فى الجنائز: باب أرواح المؤمنين .

لیکن مشکل ہونے کے لفظ کو اس لیے ترک کیا گیا' کیونکہ یہ نقص کے الفاظ میں سے ہے' اور اس کی جگہ آسان ہونے کے لفظ کو بدلے کے طور پر لایا گیا جس میں نقص کا پہلو نہیں پایا جاتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهٖ اَهْلُ الْبِدَعِ عَلٰى اَئِمَّتِنَا حَيْثُ حُرِمُوا التَّوْفِيقَ لِاِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی بنیاد پر اہل بدعت ہمارے آئمہ پر اعتراض کرتے ہیں' حالانکہ ان اہل بدعت کو اس کے مفہوم کے ادراک کی توفیق ہی نصیب نہیں ہوئی

268 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا قَدَمَهُ فِيْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ.(3:67)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هذا الخبر من الأحبار الَّتِيْ اُطْلِقَتْ بِتَمْثِيلِ الْمُجَاوَرَةِ وَذٰلِكَ اَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْقٰى فِي النَّارِ مِنَ الْاُمَمِ وَالْاَمْكِنَةِ الَّتِيْ عُصِيَ اللّٰهُ عَلَيْهَا فَلَا تَزَالُ تَسْتَزِيْدُ حَتّٰى يَضَعَ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا مَوْضِعًا مِنَ الكفار والأمكنة فى النار فتمتلىء فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ تُرِيْدُ حَسْبِيْ حَسْبِيْ لِاَنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ فِيْ لُغَتِهَا اسْمَ الْقَدَمِ عَلَى الْمَوْضِعِ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ) يُرِيْدُ مَوْضِعَ صِدْقٍ لَا اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَضَعُ قَدَمَهُ فِي النَّارِ جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَاَشْبَاهِهٖ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں لوگوں کو ڈالا جائے گا' تو جہنم کہے گی: کیا اور لوگ ہیں؟ یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم اس پر رکھ دے گا' تو وہ کہے گی: بس' بس''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ان روایات میں سے ایک ہے' جس میں مجاورت کی مثال کا اطلاق کیا گیا ہے' اور اس کی صورت یہ ہے: قیامت کے دن کچھ لوگوں اور جگہوں کو جہنم میں ڈال دیا جائیگا وہ جگہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی تھی جہنم مزید کے حصول کا تقاضا کرتی رہے گی' یہاں تک کہ پروردگار کفار اور جگہوں میں سے ایک جگہ جہنم میں ڈال دے گا' تو وہ بھر جائے گی۔

268- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى 4848 فى التفسير: باب (وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ)، و 7384 فى التوحيد: باب قوله تعالى: (وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ)، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 349، من طريقين عن حرمى بن عمارة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/134و141 و224، والبخارى فى الأيمان: باب الحلف بعزة الله، ومسلم 2848 فى الجنة: باب النار يدخلها الجبارون، والترمذى 3272 فى التفسير: باب ومن سورة (ق)، وابن خزيمة فى التوحيد ص 97 و98، والطبرى 26/106، من طرق عن قتادة، به. وفى الباب عن أبى هريرة عند البخارى 4849 و 4850 فى تفسير سورة (ق)، ومسلم 2846 فى الجنة، وابن خزيمة فى التوحيد ص 92 و93 و94 و95، وعن أبى سعيد الخدرى عند مسلم 2847، وابن خزيمة فى التوحيد ص 98.

تو جہنم کہے گی: بہت ہے بہت ہے اس سے مراد یہ ہے: یہ میرے لئے کافی ہے یہ میرے لیے کافی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: عرب بعض اوقات لفظ "قدم" کو اپنی لغت میں "جگہ" کے لئے استعمال کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ان کے لئے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں سچائی کا مقام ہوگا"

اس سے مراد سچائی کا مقام ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں جہنم میں رکھ دے گا۔

ہمارا پروردگار اس سے اور اس جیسی دیگر چیزوں سے بلند و برتر ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَلْفَاظَ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ اُطْلِقَتْ بِاَلْفَاظِ التَّمْثِيلِ وَالتَّشْبِيهِ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ فِيمَا بَيْنَهُمْ دُوْنَ الْحُكْمِ عَلٰى ظَوَاهِرِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اس نوعیت کے الفاظ جب مثال بیان کرنے اور تشبیہ کے طور پر ذکر کئے جائیں تو وہ لوگوں کے عام محاورے کے حساب سے ہوتے ہیں

ان کے ظاہر پر حکم نہیں لگایا جاتا

269 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْعَبْدِ يوم القيامة يا بن اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي وَيَقُوْلُ يَا بن اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يا بن اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا اسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. (3:67)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندے سے فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا لیکن تم نے میری عیادت نہیں کی بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کس طرح کر سکتا ہوں؟ جب کہ تو تمام جہانوں کا

269- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه مسلم 2569 في البر: باب فضل عيادة المريض، من طريق بهز، والبخاري في الأدب المفرد برقم 517 من طريق النضر بن شميل.

پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے: میرا فلاں بندہ بیمار رہوا ہے' اور تم نے اس کی عیادت نہیں کی؟

کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے: اگر تم اس کی عیادت کر لیتے' تو اس کا اجر و ثواب میرے پاس پا لیتے؟

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! میں نے تم سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو تم نے مجھے پانی نہیں دیا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پانی پلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے: اگر تم اس شخص کو پانی پلا دیتے۔ (تو اس کا اجر و ثواب) میرے پاس پا لیتے۔

اے آدم کے بیٹے! میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں' جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا' اگر تم اسے کھانے کے لئے دے دیتے' تو تم اس کا (اجر و ثواب) میرے پاس پا لیتے [1]

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ اُطْلِقَتْ بِاَلْفَاظِ التَّمْثِيلِ وَالتَّشْبِيهِ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ دُوْنَ كَيْفِيَّتِهَا اَوْ وُجُوْدِ حَقَائِقِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: یہ روایات جب تمثیل اور تشبیہ کے طور پر نقل کی جائیں' تو یہ لوگوں کے محاورے کے مطابق استعمال ہوں گی اس سے مراد ان کی حقیقت کی کیفیت یا ان کا حقیقی وجود مراد نہیں ہوگا

270 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بن عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِي الْحُبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا تَصَدَّقَ عَبْدٌ بِصَدَقَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا طَيِّبًا وَّلَا يَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ اِلَّا طَيِّبٌ اِلَّا كَاَنَّمَا يَضَعُهَا فِيْ يَدِ الرَّحْمٰنِ فَيُرَبِّيهَا لَهٗ كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ وَفَصِيلَهٗ حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ اَوِ التَّمْرَةَ لَتَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مثل الجبل العظيم. (3:67)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا كَاَنَّمَا يَضَعُهَا فِيْ يَدِ الرَّحْمٰنِ يُبَيِّنُ لَكَ اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ اُطْلِقَتْ بِاَلْفَاظِ التَّمْثِيلِ دُوْنَ وُجُوْدِ حَقَائِقِهَا اَوِ الْوُقُوفِ عَلٰى كَيْفِيَّتِهَا اِذْ لَمْ

[1] (نوٹ: یہاں شاید روایت کے متن میں کچھ الفاظ کی کمی ہے' موسستہ الرسالہ سے شائع ہونے والے نسخے میں یہ روایت انہیں الفاظ میں منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہونے چاہئیں تھے کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پینے کے لئے مانگا تھا اور تو نے اسے نہیں پلایا تھا- مترجم عفی عنہ)

يتهيأ معرفة المخاطب بهذه إلا بالألفاظ التي أطلقت بها.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب بھی کوئی بندہ حلال کمائی میں سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے، ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز کو ہی قبول کرتا ہے اور آسمان کی طرف صرف حلال چیز ہی بلند ہوتی ہے تو اس کے ساتھ یوں ہوتا ہے جیسے پروردگار اس صدقے کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور پھر اسے بڑھانا شروع کرتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے یہاں تک کہ وہ ایک لقمہ یا ایک کھجور قیامت کے دن جب آئیں گے تو وہ بڑے پہاڑ کی مانند ہوں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''بالکل اسی طرح جس طرح اس نے اس کو رحمٰن کے ہاتھ میں رکھ دیا ہے''۔

یہ بات آپ کے لئے اس بات کو بیان کرتی ہے کہ ان روایات میں مثال کے الفاظ کا استعمال ہوا ہے اس کی حقیقت کا موجود ہونا مراد نہیں ہے یا اس کی کیفیت پر وقوف کرنا مراد نہیں ہے کیونکہ مخاطب شخص کو ان چیزوں کی معرفت صرف ان الفاظ کے ذریعے ہو سکتی ہے جن پر اس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

270- إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار: حافظ، ومن فوقه على شرط مسلم . وأخرجه الحميدى 1154 ، والشافعى 1/221 222، والبغوى 1631 ، من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/418، وابن خزيمة فى التوحيد ص 61 عن بكر بن مضر، وأحمد 2/431، وابن خزيمة ص 60 من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن ابن عجلان، به . وأخرجه أحمد 2/331 عن أبى النضر، والحسن بن موسى كلاهما عن ورقاء ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عن سعيد بن يسار، به . وأخرجه أحمد 2/538، ومسلم 1014 فى الزكاة: باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها، والترمذى 661 فى الزكاة: باب ما جاء فى فضل الصدقة، والنسائى 5/57 فى الزكاة: باب الصدقة من غلول، وفى النعوت كما فى التحفة /10 75، وابن ماجة 1842 فى الزكاة: باب فى فضل الصدقة، وابن خزيمة ص 61، والآجرى فى الشريعة ص320 و 321، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 328، والبغوى 1632 ، من طرق عن الليث . وأخرجه ابن خزيمة فى التوحيد ص 61 و62 و63، وفى صحيحه 2425 ، والدارقطنى فى كتاب الصفات 56 ، وابن المبارك فى الزهد 648 ، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 10/75، والآجرى ص 321، والدارمى 1/395 من طرق. وأخرجه مالك فى الموطأ 2/995 فى الصدقة: باب الترغيب فى الصدقة، ومن طريقه ابن خزيمة ص 61 62 و63 عن يحيى بن سعيدن عن سعيد بن يسار، به. وأخرجه البخارى 1410 فى الزكاة: باب الصدقة من كسب طيب ـ وأخرجه احمد 2/381 و419، ومسلم 1014 64 فى الزكاة، من طريقين عن سهيل بن أبى صالح، عن أبيه، عن أبى هريرة . وأخرجه عبد الرزاق 20050 ، وابن أبى شيبة 3/111-112، وأحمد 2/268 و404 و471، والترمذى 662 ، والدارقطنى فى كتاب الصفات 55 ، وابن خزيمة ص 63، وفى صحيحه 2426 و 2427 ، والبغوى 1630 ، من طُرق عن القاسم بن محمد عن أبى هريرة.

6- كِتَابُ الْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ

(کتاب: نیکی اور بھلائی کے بارے میں روایات)

1- بَابُ الصِّدْقِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

(1 سچائی اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا)

271 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغُضُّوا أبصاركم وكفوا أيديكم. (1:57)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو' میں تمہیں' جنت کی ضمانت دوں گا' جب تم بات کرو' تو سچ بولو' جب تم وعدہ کرو' تو اسے پورا کرو' جب تمہارے سپرد امانت کی جائے' تو اسے ادا کرو۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو' اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھو' اور اپنے ہاتھوں کو تھام کے رکھو''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمَرْءَ عِنْدَهُ مِنَ الصِّدِّيقِينَ بِمُدَاوَمَتِهِ عَلَى الصِّدْقِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اگر دنیا میں باقاعدگی کے ساتھ سچ بولتا رہے' تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اسے ''صدیقین'' میں نوٹ کر لیتا ہے

271- حديث صحيح ورجاله ثقات إلا أن فيه انقطاعًا، المطلب لم يسمع من عبادة، وأخرجه أحمد 5/323 عن أبي الربيع الزهراني سليمان بن داوٗد، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم في المستدرك 4/358، 359 من طريق عاصم بن علي، والبيهقي في السنن 6/288 من طريق أبي عبيد، كلاهما عن إسماعيل بن جعفر، به.

272 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَلَا يَزَالُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كذابا . (1:2)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی سچ بولتا رہتا ہے' اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے سچا لکھ دیا جاتا ہے' اور کوئی شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے' اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے جھوٹا نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِلدَّوَامِ عَلَى الصِّدْقِ فِي الدُّنْيَا

دنیا میں سچ بولنے کی وجہ سے جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہونے کی اُمید ہونے کا تذکرہ

273 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ الصِّدْقَ لَيَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا . (1:2)

272– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 1/393 و439، 440 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني في الصغير 1/243 من طريق شبيب بن سعيد المكي، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 247 عن شعبة، عن منصور، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/590، 591، واحمد 1/384 و432، ومسلم 2607 105 في البر والصلة: باب قبح الكذب، وحسن الصدق وفضله، وأبو داؤد 4989 في الأدب، والترمذى 1972 في البر والصلة: باب ما جاء في الصدق والكذب، ووكيع في الزهد 397 ، والبخارى في الأدب المفرد 386 ، والبغوى في شرح السنة 3574 ، من طرق عن الأعمش. وأخرجه مسلم 2607 104 من طريق أبي الأحوص، عن منصور، عن أبي وائل، به. وسيورده المؤلف بعده من طريقين عن جرير، عن منصور، به وأخرجه أحمد 1/410، ومسلم 2606 في البر: باب تحريم النميمة، من طريق شعبة.

273– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البيهقي في السنن 10/243 من طريق أبي بكر الإسماعيلي، عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2607 103 عن زهير بن حرب أبي خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 6094 في الأدب: باب قوله تعالى: (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ) ، ومسلم 2607 103 ، والبيهقي 10/243، من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد . وأورده المؤلف بعده من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، به.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے سچا نوٹ کرلیا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ بے شک آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے جھوٹا نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَعَوُّدِ الصِّدْقِ وَمُجَانَبَةِ الْكَذِبِ فِيْ اَسْبَابِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے معاملات میں سچ بولنے کو عادت بنائے اور جھوٹ بولنے سے کنارہ کشی کرے

274 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ منصور عن أبي وائلعن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متنِ حدیث): عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا . (3:66)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم پر سچ کو اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے سچا نوٹ کرلیا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے جھوٹا نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَرِهَهُ النَّاسُ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ حق بات بیان کرے اگرچہ اسے لوگ پسند نہ کریں

275 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

274- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم 2607 في البر والصلة: باب قبح الكذب، وحسن الصدق وفضله، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

(متن حدیث):إِلا لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ مَخَافَةُ النَّاسِ اَنْ يَقُوْلَ بالحق إذا رآه . (2:16)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! لوگوں کا خوف کسی بھی شخص کو حق بات کہنے سے منع نہ کرے' جب کہ آدمی اسے دیکھ لے۔ کہ یہاں حق بات کہنا بنتا ہے)''۔

ذِكْرُ رِضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَمَّنِ الْتَمَسَ رِضَاهُ بِسَخَطِ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ کے اس شخص سے راضی ہونے کا تذکرہ' جو لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرتا ہے

276 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ الْعُمَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ الله تعالى عَنْهُ وَاَرْضَى النَّاسَ عَنْهُ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ سَخَطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَسْخَطَ عليه الناس . (1:2)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے' اور لوگوں کو اس سے راضی کر دیتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ساتھ' لوگوں کی رضامندی تلاش کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے' اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے''۔

275– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم، إلا ان الجريري قد اختلط قبل موته بثلاث سنين، وقد أخرج له الشيخان من رواية خالد بن عبد الله. وأخرجه أحمد 3/87 عن خلف بن الوليد، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/5 و53 من طريق سليمان بن طرخان التيمي، و3/44 من طريق أبي سلمة، و3/46، 47 عن طريق المستمر بن الريان، ثلاثتهم عن أبي نضرة، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الرزاق 20730 عن معمر، وأحمد 3/19 من طريق حماد بن سلمة، والترمذي 2191 في الفتن: باب ما جاء ما أخبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم بما هو كائن إلى يوم القيامة، وابن ماجة 4007 في الفتن: باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، من طريق حماد بن زيد، ثلاثتهم عن علي بن زيد بن جدعان، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد. وعلي بن زيد: حسن الحديث بالمتابعة، وهذا منها. وأخرجه أحمد 3/50 من طريق جعفر، عن المعلى القُردوسي، و71، من طريق حماد بن سلمة، عن علي بن زيد، كلاهما عن الحسن، عن أبي سعيد. وسيرد برقم 278 من طريق شعبة، عن قتادةن عن أبي نضرة، به.

276– إسناده حسن، عثمان بن واقد: صدوق ربما وهم. وباقي رجاله ثقات. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 499 و500، وابن عساكر 15/278/1 من طرق عن عبد الرحمن المحاربي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن المبارك في الزهد 199، ومن طريقه الترمذي 2414 في الزهد، والبغوي 4213 عن عبد الوهاب بن الورد.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ إِرْضَاءِ اللّٰهِ عِنْدَ سَخَطِ الْمَخْلُوقِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ

وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرے اگرچہ مخلوق ناراض ہوتی ہو

277 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُوْزَجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شعبة عن واقد بن محمد عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ اَرْضَى اللّٰهَ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَسْخَطَ اللّٰهَ بِرِضَا النَّاسِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إلى الناس . (3:69)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ السُّكُوتِ لِلْمَرْءِ عَنِ الْحَقِّ اِذَا رَاَى الْمُنْكَرَ اَوْ عَرَفَهُ مَا لَمْ يُلْقِ بِنَفْسِهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی جب کوئی منکر دیکھے یا اسے پہچان لے تو حق بات کہنے سے خاموش رہے جبکہ اس صورت میں اس کی اپنی جان جانے کا اندیشہ نہ ہو

278 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ مَخَافَةُ النَّاسِ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِحَقٍّ اِذَا رَآهُ اَوْ عَرَفَهُ .

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَمَا زَالَ بِنَا الْبَلَاءُ حَتّٰى قَصَّرْنَا وَاِنَّا لَنَبْلُغُ فِي الشر . (2:3)

277– رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن يعقوب، وهو ثقة . وهو في مسند الشهاب 501 من طريق إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني، بهذا الإسناد. لكن أخرجه أحمد في الزهد ص164 من طريق أبي داوُد، عن شعبة، بهذا الإسناد موقوفًا عليها.

278– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطيالسي 2151 عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/84 عن يزيد بن هارون، و92 عن محمد بن جعفر، وحجاج، والبيهقي في السنن 10/90 من طريق يحيى بن أبي بكير، ووهب بن جرير، وعبد الصمد، ستتهم عن شعبة به. والبيهقي في السنن 10/90 من طريق يحيى بن أبي بكير، عن شعبة، عن أبي مسلمة، أبي نضرة به . وتقدم برقم 275 من طريق الجُريري، عن أبي نضرة، به. وأوردت تخريجه من طريقه وغيرها هناك. وأخرجه ابن ماجة 4008 من طريقين عن الأعمش.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کا خوف کسی بھی شخص کو حق بات کہنے سے منع نہ کرے جب آدمی اسے دیکھے یا یہ بات جان لے کہ (یہاں حق بات کہنا بنتا ہے)''

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم پر مسلسل آزمائشیں وارد ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ ہم سے کوتاہی ہوئی۔ اب ہم بری صورتحال کا شکار ہو چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَرِدُ فِي الْقِيَامَةِ الْحَوْضَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقوله الحق عند الأئمة فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر آئے گا اور اس کی وجہ یہ ہوگی: اس نے دنیاوی حکمرانوں کے سامنے حق بات بیان کی ہوگی

279 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ: خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ: اسْمَعُوا اَوْ هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهُ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا منه وهو وارد على الحوض . (1:2)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نو افراد تھے، جن

279– إسناده صحيح. وأخرجه الترمذي 2259 في الفتن: باب تحريم إعانة الحاكم الظالم، والنسائي 7/160 في البيعة: باب من لم يعن أميرًا على الظلم، كلاهما عن هارون بن إسحاق الهمداني، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث صحيح، وصححه الحاكم 1/79، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني في الكبير 19/0296 و0297 من طرق عن مسعر بن كدامن به . وأخرجه الطبراني 19/ 295 من طريق قيس بن الربيع، والحاكم 1/78، 79 من طريق مالك بن مغول، كلاهما عن أبي حصين به . وسيورده المؤلف برقم 282 و 283 و 285 من طريق سفيان، عن أبي حصين، به، ويأتي تخريجه من طريقه هناك. وأخرجه الطبراني في الكبير 19/ 298 ، وفي الصغير 1/224 225، من طريق إبراهيم بن طهمان، عن عقيل رجل من بني جعدة، عن أبي إسحاق، عن عاصم العدوي، به. وأخرجه الطيالسي 1064 ، والطبراني 19/ 212 ، والبيهقي في السنن 8/165، من طرق عن كعب بن عجرة وأخرجه الترمذي 614 في الصلاة: باب ما ذكر في فضل الصلاة بأطول مما هنا، من طريق عبيد اللّٰه بن موسى، عن غالب أبي بشر، عن أيوب بن عائذ الطائي، عن قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب، عن كعب بن عجرة، وحسنه. وله شاهد بإسناد صحيح على شرط مسلم، من حديث جابر بن عبد اللّٰه أن النبي صلى اللّٰه عليه وآله وسلم قال: يا كعب بن عجرة ... سيورده المؤلف برقم 1723 ، يرد تخريجه مع متنه هناك. وفي الباب عن خباب، سيرد برقم 284 ، وعن أبي سعيد الخدري سيرد برقم 286 . وانظر مجمع الزوائد 5/247، 248.

میں سے پانچ ایک قسم کے تھے اور چار دوسری قسم کے تھے۔

ان دونوں میں سے ایک گروہ عربی تھا' اور دوسرے عجمی تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''تم لوگ غور سے سنو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

کیا تم لوگ سن رہے ہو؟ میرے بعد حکمران آئیں گے' جو شخص ان کے پاس جائے گا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ وہ میرے حوض پر نہیں آسکے گا۔ اور جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا' ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا' اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ میرے حوض پر میرے پاس آسکے گا''۔

ذِكْرُ رِجَاءِ تَمَكُّنِ الْمَرْءِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ بِقَوْلِهِ الْحَقَّ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی دنیا میں حکمرانوں کے سامنے جو حق بات کہے گا
اس کی وجہ سے قیامت کے دن' اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی اُمید ہوگی

280 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ

(متن حدیث): مَرَّ بِهٖ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَهُ شَرَفٌ وَهُوَ جَالِسٌ بِسُوقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ عَلْقَمَةُ يَا فُلَانُ اِنَّ لَكَ حُرْمَةً وَاِنَّ لَكَ حَقًّا وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءِ فَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ

280- إسناده حسن. محمد بن عمرو حسن الحديث. وباقي رجال الإسناد ثقات. وأخرجه الحميدي 911، وأحمد 3/469، والترمذي 2319 في الزهد: باب في قلة الكلام، وابن ماجة 3969 في الفتن: باب كف اللسان في الفتنة، والبيهقي 8/165، والنسائي في الرقائق كما في التحفة 2/103، 104، والطبراني 1129 و 1130 و 1131 و 1132، والبغوي 4124 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وصححه الحاكم 1/45 ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن المبارك في الزهد 1394، ومن طريقه النسائي في الرقاق، والطبراني 1136، والبيهقي في السنن 8/165، والبغوي 4125، من طريق موسى بن عقبة، عن علقمة، به. وأخرجه الطبراني 1135 من طريق حماد بن سلمة، عن محمد بن عمرو، عن محمد بن إبراهيم، عن علقمة، به. وأخرجه الطبراني في الصغير 1/235 من طريق معتمر بن سليمان، عن عبيد الله بن عمر، عن عمر بن عبد الله، عن بلال بن الحارث. وأخرجه مالك في الموطأ 2/985 في الكلام: باب ما يؤمر به من التحفظ في الكلام، ومن طريقه أخرجه النسائي في الرقائق كما في التحفة 2/103، والطبراني 1134، عن محمد بن عمرو، عن أبيه وسيعيده المؤلف برقم 281 من طريق عبدة بن سليمان، وبرقم 287 من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي هريرة عند البخاري 6477 و 6478 في الرقاق: باب حفظ اللسان، ومسلم 2988 في الزهد والرقاق: باب التكلم بالكلمة يهوي بها في النار، والبيهقي في السنن 8/164 و 165.

اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تبلغ ما بلغت فيكتب اللّٰه له بها رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تبلغ ما بلغت فيكتب اللّٰهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

قَالَ عَلْقَمَةُ: انْظُرْ وَيْحَكَ مَاذَا تَقُوْلُ وَمَاذَا تَكَلَّمُ بِهٖ فَرُبَّ كَلَامٌ قَدْ مَنَعَنِيْ مَا سمعته من بلال بن الحارث. (1:2)

علقمہ بن وقاص کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ایک مرتبہ ان کے پاس سے مدینہ منورہ کا رہنے والا ایک شخص گزرا' جو صاحب حیثیت تھا (یا کوئی سرکاری اہلکار تھا)

علقمہ اس وقت مدینہ منورہ کے بازار میں بیٹھے ہوئے تھے۔علقمہ نے کہا: اے فلاں! تمہارے کچھ حقوق بھی ہیں اور تمہارے کچھ فرائض بھی ہیں۔

میں نے دیکھا ہے' تم ان حکمرانوں کے پاس آتے جاتے رہتے ہو' ان کے ساتھ بات چیت کرتے رہتے ہو۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک تم میں سے کوئی ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق ایک بات کہتا ہے' اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی' تو اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس دن تک کے لئے اس سے رضامندی نوٹ کر لیتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اور ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے۔ اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ وہ بات کہاں تک جائے گی' لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے قیامت کے دن تک کے لئے اس شخص کے لئے ناراضگی نوٹ کر لیتا ہے۔''

علقمہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم اس بات کا جائزہ لیا کرو' تم کیا کہتے ہو' اور کس بارے میں کلام کر رہے ہو؟ کیونکہ جب سے میں نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی ہے' میں کئی باتیں بیان نہیں کرتا ہوں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

281 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ: سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ

281– إسناده حسن، وأخرجه الترمذي 2319 في الزهد: باب في قلة الكلام، عن هناد، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، به.

الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنَّهَا تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنَّهَا تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ بها سخطه إلى يوم يلقاه. (1:2)

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک تم میں سے کوئی ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق کوئی ایک بات کہتا ہے' اس شخص کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچ جائے گی' لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے' اس دن تک کے لئے' اس شخص کے بارے میں رضامندی کو نوٹ کر لیتا ہے' جس دن وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے: اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچ جائے گی؟ لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے' اس شخص کے بارے میں' اس دن تک کے لئے' اپنی ناراضگی تحریر کر دیتا ہے' جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ الْوُرُوْدِ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّنْ صَدَّقَ الْاُمَرَاءَ بِكَذِبِهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق وہ شخص قیامت کے دن حوضِ کوثر پر نہیں آسکے گا جو حکمرانوں کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا

282 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ وَبَيْنَنَا وِسَادَةٌ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ: سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ. (3:69)

اَبُوْ حَصِيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَهُ الشَّيْخُ.

282– حديث صحيح، محمد بن عصام بن يزيد، وأبوه، ترجمهما ابن أبي حاتم 8/53 و7/26، ولم يذكر فيهما جرحًا ولا تعديلًا، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 4/263، والترمذي 2259 في الفتن، والنسائي 7/160 باب ذكر الوعيد لمن أعان أميرًا على الظلم، وفي السير كما في التحفة 8/297، والطحاوي في مشكل الآثار 2/136، والطبراني /19 294، والبيهقي في السنن 8/165، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 279 من طريق مسعر، عن أبي حصين، به. وأوردت تخريجه من طريقه هناك.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' ہم اس وقت نو افراد تھے۔ ہمارے درمیان چمڑے کا بنا ہوا تکیہ موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد عنقریب کچھ حکمران آئیں گے' جو شخص ان کے پاس جائے گا' ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا' ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور وہ میرے حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔

اور جو شخص ان کے ہاں نہیں جائے گا' ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا۔ ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا۔ اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب میرے حوض پر میرے پاس آئے گا''۔

ابوحصین نامی راوی کا نام عثمان بن عاصم ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْوُرُودِ عَلٰى حَوْضِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ اَعَانَ الْاُمَرَاءَ عَلٰى ظُلْمِهِمْ اَوْ صَدَّقَهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ

اس بات کا تذکرہ کہ وہ شخص مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر نہیں آسکے گا' جو حکمرانوں کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' یا ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا

283 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

(متنِ حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ: سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ وَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ . (2:109)

الْمُلَائِيُّ هُوَ اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بن دكين.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت چمڑے کے بنے ہوئے تکیے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب میرے بعد کچھ حکمران آئیں گے' جو شخص ان کے ہاں جائے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور وہ میرے حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا' اور جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا۔ ان کے ظلم میں

283- إسناده صحيح. وأخرجه البيهقي في السنن 8/165 من طريق أبي حاتم الرازي وعمرو بن تميم، عن الملائي، بهذا الإسناد. وهو مكرر ما قبله.

ان کی مدد نہیں کرے گا۔ اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ میرے حوض پر میرے پاس آئے گا''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ملائی نامی راوی ابونعیم فضل بن دکین ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَصْدِيقِ الْأُمَرَاءِ بِكَذِبِهِمْ وَمَعُوْنَتِهِمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ اِذْ فَاعِلُ ذٰلِكَ لَا يَرِدُ الْحَوْضَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ

حکمرانوں کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرنے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

کیونکہ ایسا کرنے والا شخص مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر نہیں آسکے گا اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے

284 -- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِیْ صَغِيْرَةَ اَبُوْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِیُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا قُعُوْدًا عَلٰى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: اسْمَعُوا قُلْنَا: قَدْ سَمِعْنَا قَالَ: اسْمَعُوا قُلْنَا: قَدْ سَمِعْنَا قَالَ: اسْمَعُوا قُلْنَا: قَدْ سَمِعْنَا قَالَ: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ فَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَا تُعِيْنُوْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاِنَّهُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِم لم يرد علی الحوض . (2:3)

✿✿ عبداللہ بن خباب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: تم لوگ غور سے سنو! ہم نے عرض کی: ہم سننے کے تیار ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غور سے سنو! ہم نے عرض کی: ہم سننے کے لئے تیار ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غور سے سنو! ہم نے عرض کی: ہم سننے کے لئے تیار ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عنقریب میرے بعد کچھ حکمران آئیں گے' تو تم ان کی تصدیق نہ کرنا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرنا' کیونکہ جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' وہ میرے حوض تک نہیں آسکے گا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّصَدِّقَ الْمَرْءُ الْاُمَرَاءَ عَلٰى كَذِبِهِمْ اَوْ يُعِيْنَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی حکمرانوں کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے یا ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے

285 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ

284– إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، وأخرجه أحمد 6/395 عن روح، والطبراني في الكبير 3627 من طريق خالد بن الحارث، والحاكم 1/78، من طريق عبد الله بن بكر السهمي، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي، ونسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 5/248، إلى الطبراني، وقال: ورجاله رجال الصحيح، خلا عبد الله بن خباب، وهو ثقة.

بْنِ مُرَّةَ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ وَبَيْنَنَا وِسَادَةٌ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ: اِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ وَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ . (2:61)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم لوگ اس وقت نو افراد تھے ہمارے درمیان چمڑے کا بنا ہوا تکیہ موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب میرے بعد کچھ ایسے حکمران آئیں گے، جو شخص ان کے پاس جائے گا' ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا۔ ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا اس سے کچھ تعلق نہیں ہوگا' وہ شخص میرے حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔

اور جو شخص ان کے ہاں نہیں جائے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا۔ ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا۔ اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب میرے حوض پر میرے پاس آئے گا''۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ دَخَلَ عَلَى الْاُمَرَاءِ يُرِيْدُ تَصْدِيقَ كَذِبِهِمْ وَمَعُوْنَةَ ظُلْمِهِمْ

اس بات کی شدید مذمت کہ کوئی شخص اس لئے حکمرانوں کے پاس جائے' تا کہ ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے

286 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ يَغْشَاهُمْ غَوَاشٍ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ وَهُوَ مِنِّیْ بَرِیْءٌ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاَنَا مِنْهُ وهو منى . (3:51)

285- وهو مكرر الحديث 282 .

286- سليمان بن أبي سليمان، ذكره المؤلف في الثقات 4/315، وروى عنه قتادة والعوام بن حوشب، وأورده بن أبي حاتم 4/122 ولم يذكر فيه جرحًا، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 3/24 عن يحيى بن سعيد، و3/92 عن محمد بن جعفر وحجاج، ثلاثتهم عن شعبة، عن قتادة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 5/246، ونسبه غلى أحمد، وأبي يعلى بنحوهن وقال: فيه سليمان بن أبي سليمان القرشي، لم أعرفه، وبقية رجاله رجال الصحيح.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب میرے بعد کچھ حکمران آئیں گے جن کے ہاں لوگ آئیں جائیں گے تو جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا۔ میں اس سے بری الذمہ ہوں اور وہ مجھ سے لاتعلق ہے۔ اور جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا' میرا اس سے تعلق ہے' اور اس کا مجھ سے تعلق ہے''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ سَخَطِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلدَّاخِلِ عَلَى الْاُمَرَاءِ الْقَائِلِ عِنْدَهُمْ بِمَا لَا يَاْذَنُ بِهِ اللّٰهُ وَلَا رَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ایسے شخص کے لیے لازم ہو جاتی ہے' جو حکمرانوں کے پاس اس لئے جاتا ہے' تا کہ ان کے پاس ایسی بات کرے' جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دی ہے

287 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّاحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أبيه عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَهُ جُلُوسًا فِي السُّوقِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَهُ شَرَفٌ فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ اَخِي اِنَّ لَكَ حَقًّا وَاِنَّكَ لَتَدْخُلُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءِ وَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ وَلَا يَرَاهَا بَلَغَتْ حَيْثُ بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضَاهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَاهَا بَلَغَتْ حَيْثُ بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ

فَانْظُرْ يَا ابْنَ اَخِي مَا تَقُوْلُ وَمَا تَكَلَّمُ فَرُبَّ كَلَامٍ كَثِيْرٍ قَدْ مَنَعَنِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ . (2:109)

محمد بن عمرو بن علقمہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ان کے ساتھ بازار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے پاس سے مدینہ منورہ کا رہنے والا ایک صاحب حیثیت شخص گزرا' تو وہ علقمہ بن وقاص نے اس سے کہا: تمہارا ایک حق ہے (کہ میں تمہیں یہ بات بتاؤں)

تم ان حکمرانوں کے ہاں آتے جاتے ہو۔ ان سے بات چیت کرتے ہو۔ میں نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ کوئی بات کرتا ہے' اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟ اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے قیامت کے دن تک کے لئے اس بندے کے بارے میں رضامندی تحریر کر دیتا ہے۔

287- صحيح، وأخرجه الطبراني في الكبير 1129 عن إدريس بن جعفر، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 280

اور ایک بندہ کوئی بات کہتا ہے' اور اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟ لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک کے لئے اس شخص کے بارے میں ناراضگی نوٹ کر لیتا ہے"۔

تو اے میرے بھتیجے! تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا کہتے ہو؟ اور کیا بات کرتے ہو؟

میں نے جب سے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے' تب سے میں نے (غیر محتاط) باتیں کرنا ترک کر دی ہیں۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّأْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ وَمِثْلَهُ وَدُوْنَهُ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا اِذَا كَانَ قَصْدُهُ فِيْهِ النَّصِيحَةَ دُوْنَ التَّعْيِيرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے: وہ دین اور دنیا میں اپنے سے اوپر والے' اپنی مانند اور اپنے سے نیچے کے مرتبے کے شخص کو نیکی کا حکم دے' جبکہ اس کا ارادہ اس حوالے سے خیر خواہی کرنا ہو' کسی کو عار دلانا مقصود نہ ہو

288 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المتوكل وهو بن اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ:

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَمَّا اَرَادَ هُدَى زَيْدِ بْنِ سَعْنَةَ قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهَا فِيْ وَجْهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ اِلَّا اثْنَتَيْنِ لَمْ اَخْبُرْهُمَا مِنْهُ يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ اِلَّا حِلْمًا فَكُنْتُ اَتَلَطَّفُ لَهُ لِاَنْ اُخَالِطَهُ فَاَعْرِفَ حِلْمَهُ وَجَهْلَهُ

قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُجُرَاتِ وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَتِهِ كَالْبَدَوِيِّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَرْيَةُ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَسْلَمُوا وَدَخَلُوْا فِي الْاِسْلَامِ وَكُنْتُ اَخْبَرْتُهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ اَسْلَمُوا اَتَاهُمُ الرِّزْقُ رَغَدًا وَقَدْ اَصَابَهُمْ شِدَّةٌ وَقَحْطٌ مِنَ الْغَيْثِ وَاَنَا اَخْشٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَّخْرُجُوا مِنَ الْاِسْلَامِ طَمَعًا كَمَا دَخَلُوْا فِيْهِ طَمَعًا فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُرْسِلَ اِلَيْهِمْ مَنْ يُّغِيْثُهُمْ بِهِ فَعَلْتَ قَالَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ جَانِبَهُ اُرَاهُ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ فَدَنَوْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا مُحَمَّدُ هَلْ لَكَ اَنْ تَبِيْعَنِيْ تَمْرًا مَعْلُوْمًا مِنْ حَائِطِ بَنِيْ فُلَانٍ اِلٰى اَجَلِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: لَا يَا يَهُوْدِيُّ وَلٰكِنْ اَبِيْعُكَ تَمْرًا مَعْلُوْمًا اِلٰى اَجَلِ كَذَا وَكَذَا وَلَا اُسَمِّي حَائِطَ بَنِيْ فُلَانٍ قُلْتُ: نَعَمْ فَبَايَعَنِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

288- وأخرجه أبو نعيم الأصبهاني في دلائل النبوة برقم 48 ، والبيهقي في دلائل النبوة 6/278 – 280 من طريق الحسن بن سفيان، به. وأخرجه الحاكم 3/604، 605، والطبراني في الكبير 5147 من طريق أحمد بن علي الأبار، والبيهقي 6/278 – 280 من طريق خشنام بن بشر، وأبو الشيخ ص81 من طريق الحسن بن محمد، عن أبي زرعة، ثلاثتهم عن محمد بن المتوكل، به. وأخرجه الطبراني في الكبير 5147 .

وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ هِمْيَانِيْ فَاَعْطَيْتُهُ ثَمَانِيْنَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ تَمْرٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَاَعْطَاهَا الرَّجُلَ وَقَالَ: اعْجَلْ عَلَيْهِمْ وَاَغِثْهُمْ بِهَا

قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ مَحَلِّ الْاَجَلِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَنَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ دَنَا مِنْ جِدَارٍ فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَاَخَذْتُ بِمَجَامِعِ قَمِيْصِهٖ وَنَظَرْتُ اِلَيْهِ بِوَجْهٍ غَلِيْظٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلَا تَقْضِيْنِيْ يَا مُحَمَّدُ حَقِّيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُكُمْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِمَطْلٍ وَلَقَدْ كَانَ لِيْ بِمُخَالَطَتِكُمْ عِلْمٌ قَالَ وَنَظَرْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَيْنَاهُ تَدُوْرَانِ فِيْ وَجْهِهٖ كَالْفَلَكِ الْمُسْتَدِيْرِ ثُمَّ رَمَانِيْ بِبَصَرِهٖ وَقَالَ: اَيْ عَدُوَّ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْمَعُ وَتَفْعَلُ بِهٖ مَا اَرٰى؟ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَوْلَا مَا اُحَاذِرُ فَوْتَهُ لَضَرَبْتُ بِسَيْفِيْ هٰذَا عُنُقَكَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلٰى عُمَرَ فِيْ سُكُوْنٍ وَتُؤَدَةٍ ثُمَّ قَالَ: اِنَّا كُنَّا اَحْوَجَ اِلٰى غَيْرِ هٰذَا مِنْكَ يَا عُمَرُ اَنْ تَاْمُرَنِيْ بِحُسْنِ الْاَدَاءِ وَتَاْمُرَهُ بِحُسْنِ التِّبَاعَةِ اذْهَبْ بِهٖ يَا عُمَرُ فَاقْضِهٖ حَقَّهُ وَزِدْهُ عِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ غَيْرِهٖ مَكَانَ مَا رُعْتَهُ قَالَ زَيْدٌ: فَذَهَبَ بِيْ عُمَرُ فَقَضَانِيْ حَقِّيْ وَزَادَنِيْ عِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الزِّيَادَةُ قَالَ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَزِيْدَكَ مَكَانَ مَا رُعْتُكَ فَقُلْتُ:

اَتَعْرِفُنِيْ يَا عُمَرُ؟ قَالَ: لَا فَمَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: اَنَا زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ قَالَ: الْحَبْرُ قُلْتُ: نَعَمْ الْحَبْرُ قَالَ: فَمَا دَعَاكَ اَنْ تَقُوْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتَ وَتَفْعَلُ بِهٖ مَا فَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ كُلُّ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ قَدْ عَرَفْتُهَا فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ اِلَّا اثْنَتَيْنِ لَمْ اَخْتَبِرْهُمَا مِنْهُ: يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ اِلَّا حِلْمًا فَقَدِ اخْتَبَرْتُهُمَا فَاُشْهِدُكَ يَا عُمَرُ اَنِّيْ قَدْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَاُشْهِدُكَ اَنَّ شَطْرَ مَالِيْ - فَاِنِّيْ اَكْثَرُهَا مَالًا - صَدَقَةٌ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: اَوْ عَلٰى بَعْضِهِمْ فَاِنَّكَ لَا تَسَعُهُمْ كُلَّهُمْ قُلْتُ: اَوْ عَلٰى بَعْضِهِمْ فَرَجَعَ عُمَرُ وَزَيْدٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال زَيْدٌ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَصَدَّقَهُ وَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَاهِدَ كَثِيْرَةً ثُمَّ تُوُفِّيَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ رَحِمَ اللّٰهُ زَيْدًا قَالَ فَسَمِعْتُ الْوَلِيْدَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا كُلِّهٖ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ. (1:2)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے زید بن سعنہ کو ہدایت عطا کرنے کا ارادہ کیا' تو زید بن سعنہ نے کہا: نبوت کی جتنی بھی علامات باقی رہ گئی ہیں' وہ سب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں پہچان لی ہیں۔ جب میں نے آپ کی زیارت کی صرف دو باتیں باقی رہ گئی ہیں' وہ میں آپ کی شخصیت میں نہیں جان سکا۔

ایک یہ کہ آپ کے مزاج میں بردباری اور (برداشت) کا عنصر کتنا ہے؟ دوسرا یہ کہ جب آپ کے ساتھ بدتمیزی کا مظاہرہ کیا

جائے' تو آپ زیادہ بردباری کا مظاہرہ کرتے ہیں؟

تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤں' ان کے ساتھ ملتا رہوں' تا کہ مجھے آپ کی بردباری کا اندازہ ہو سکے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

ایک شخص جو دیکھنے میں دیہاتی لگ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں بستی کے لوگوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔

میں نے انہیں بتایا تھا کہ اگر انہوں نے اسلام قبول کرلیا' تو اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ رزق عطا کرے گا۔

اب انہیں قحط سالی لاحق ہوگئی ہے' بارش نہیں ہوئی، مجھے یہ اندیشہ ہے' یارسول اللہ! جس طرح وہ لالچ کی وجہ سے اسلام میں داخل ہوئے تھے' کہیں اسی طرح لالچ کی وجہ سے اسلام سے خارج نہ ہو جائیں، اگر آپ مناسب سمجھیں' تو ان کی طرف کوئی ایسی چیز بھیج دیں' جو ان کی امداد کر سکے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہلو میں موجود ایک شخص کی طرف دیکھا' میرا خیال ہے' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔

زید بن سعنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ بنوفلاں کے باغ کی متعین کھجوریں فلاں عرصے تک ادائیگی کی شرط پر مجھے فروخت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ اے یہودی میں تمہیں متعین کھجوریں فلاں' فلاں عرصے تک فروخت کر دوں گا' لیکن میں بنوفلاں کے باغ کا تعین نہیں کروں گا۔ میں نے جواب دیا: ٹھیک ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ سودا کرلیا۔ میں نے اپنے تھیلے کو کھولا اور اس میں سے **80** مثقال سونا نکال کر آپ کو دے دیا' جو کھجوروں کی متعین تعداد کے عوض میں تھا' جس کی ادائیگی فلاں' فلاں مدت تک تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا اس شخص کو دیا اور کہا: تم جلدی سے ان کے پاس جاؤ اور اس کے ذریعے ان کی مدد کرو۔

حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب متعین مدت پوری ہونے کا وقت قریب آیا' تو ابھی اس میں دو یا تین دن باقی تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی انصاری کے جنازے میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر کچھ صحابہ کرام بھی تھے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا کر لی' تو آپ ایک دیوار کے قریب ہو کر بیٹھ گئے۔ میں نے آپ کی قمیص کے دامن کو پکڑا اور سخت نظروں سے آپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ میرا حق مجھے ادا نہیں کریں گے؟ اللہ کی قسم!

آپ یعنی عبدالمطلب کی اولاد کی طرف سے مجھے ٹال مٹول کرنے کا علم نہیں ہے؟ کیونکہ میں آپ لوگوں کے لین دین کو جانتا ہوں۔
راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا' تو ان کی آنکھیں غصے سے اُبل رہی تھیں۔ انہوں نے میری طرف گھور کے دیکھا اور بولے: اے اللہ کے دشمن! کیا تم اللہ کے رسول کے ساتھ یہ بات کر رہے ہو؟ جو میں سن رہا ہوں اور یہ طریقہ اختیار کر رہے ہو' جو میں دیکھ رہا ہوں؟

اس ذات کی قسم! جس نے انہیں حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اگر ان کا احترام پیش نظر نہ ہوتا' تو میں اس تلوار کے ذریعے تمہاری گردن اڑا دیتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نرمی اور مہربانی کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا:

''اے عمر! تمہاری طرف سے اس سے مختلف ردعمل سامنے آنے کی زیادہ ضرورت تھی' تم مجھے اچھے طریقے سے ادائیگی کرنے کا کہتے اور اس کو اچھے طریقے سے تقاضا کرنے کا کہتے۔

اے عمر! اسے ساتھ لے جاؤ۔ اس کا حق اسے ادا کردو اور تم نے جو اسے ڈانٹا ہے' اس کے بدلے میں اسے بیس صاع کھجوریں زیادہ دینا۔

حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے ساتھ لے گئے' انہوں نے میرا حق ادا کر دیا اور مزید بیس صاع کھجوریں عطا کیں' تو میں نے دریافت کیا: یہ اضافی ادائیگی کس لئے ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں نے تمہیں' جو ڈانٹا ہے' اس کی جگہ میں تمہیں یہ اضافی ادائیگی کروں۔

میں نے دریافت کیا: اے عمر! تم مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں زید بن سعنہ ہوں۔

انہوں نے دریافت کیا: یہودیوں کا بڑا عالم؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ یہودیوں کا بڑا عالم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طریقے کے ساتھ بات چیت اور اس طرح کا طرزِ عمل کیوں کیا؟

میں نے جواب دیا: اے عمر! میں نے اللہ کے رسول کے چہرے میں تمام علامات نبوت دیکھ لی تھیں' جب میں نے آپ کی زیارت کی تھی' صرف دو چیزیں باقی رہ گئی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مجھے یہ پتہ نہیں چل سکا تھا۔ ایک یہ کہ آپ کے مزاج میں بردباری کتنی ہے؟ دوسرا یہ کہ جب آپ کے ساتھ بدتمیزی کا مظاہرہ کیا جائے' تو آپ بردباری اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ تو میں نے ان دونوں کا علم بھی حاصل کرلیا ہے۔

اے عمر! اب میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہوں۔ (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)

اور میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں: میرا نصف مال' حالانکہ یہودیوں میں سے' سب سے زیادہ مال میرے پاس ہے۔ یہ

حضرت محمد ﷺ کی اُمت کے لئے صدقہ ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ کہو کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے لئے ہے کیونکہ تم ان سب کو پورا نہیں کر سکتے تو میں نے کہا: ان میں سے بعض لوگوں کے لئے ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت زید نے عرض کی: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ پر ایمان لے آئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بہت سے غزوات میں شریک ہوئے اور پھر غزوہ تبوک کے دوران دشمن کا سامنا کرتے ہوئے انہوں نے انتقال کیا۔

اللہ تعالیٰ زید پر رحم کرے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے میں نے ولید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے مجھے یہ تمام روایت محمد بن حمزہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاٰمِرَ بِالْمَعْرُوْفِ ثَوَابَ الْعَامِلِ بِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نیکی کا حکم دینے والے کو اس پر عمل کرنے والے کا سا ثواب عطا کرے گا' حالانکہ اس عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی

289 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: مَا عِنْدِيْ مَا اُعْطِيكَ لَكِنِ ائْتِ فُلَانًا قَالَ: فَاَتَى الرَّجُلَ فَاَعْطَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اَوْ عامله. (1:2)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ سے مدد طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو میں تمہیں دوں' تم فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ۔

(راوی بیان کرتے ہیں) وہ اس شخص کے پاس آیا اس نے اسے عطیہ دے دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

289- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 1893 في الإمارة: باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله، عن بشر بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/273 من طريق وأخرجه الطيالسي 611 ومن طريقه الترمذي 2671 في العلم: باب الدالّ على الخير كفاعله، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20054 ، وأحمد 4/120، و5/272 و274، ومسلم 1893 ، وأبو داوُد 5129 في الأدب: باب الدال على الخير، والبخاري في الأدب المفرد 242 ، والطبراني 17/ 622 و623 و624 و625 و627 و628 و629 و630 و631 ، والبغوي 3608 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه الطبراني 17/ 632 من طريق الحرّ بن مالك.

''جو شخص بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرے' تو اس کو اس بھلائی کو کرنے والے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ اسْتِحْلَالِ النُّصْرَةِ عَلٰى اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ بِالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ اسلامی سلطنت میں نیکی کا حکم دے کر اور برائی سے منع کر کے' اللہ تعالیٰ کے کافر دشمنوں کے خلاف (اللہ تعالیٰ کی مدد کو اپنے لئے حلال کروالے)

290 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بن إبراهيم حدثنا بن اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ اَنْ قَدْ حَضَرَهُ شَيْءٌ فَتَوَضَّاَ وَمَا كَلَّمَ اَحَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَلَصِقْتُ بِالْحُجْرَةِ اَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لَكُمْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْنِيْ فَلَا اُجِيْبُكُمْ وَتَسْاَلُوْنِيْ فَلَا اُعْطِيكُمْ وَتَسْتَنْصِرُوْنِيْ فَلَا انصركم

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' تو آپ کے چہرے سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ آپ کا مزاج ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے وضو کیا آپ نے کسی کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔

پھر باہر تشریف لے گئے۔ میں حجرے کے (دروازے) کے پاس ہو گئی' تا کہ میں یہ سنوں کہ آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں: آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے' تم لوگ نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو۔ اس سے پہلے کہ تم لوگ مجھ سے دعا مانگو اور میں تمہاری دعا قبول نہ کروں' تم لوگ مجھ سے کچھ مانگو اور میں تمہیں عطا نہ کروں' تم لوگ مجھ سے مدد، مانگو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہی کلمات ارشاد فرمائے' اور پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ الْغَيْرَةِ عِنْدَ اسْتِحْلَالِ الْمَحْظُوْرَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے: جب ممنوعہ چیزوں کا ارتکاب کیا جانے لگے'

290- إسناده ضعيف؛ لجهالة عاصم بن عمر وأخرجه أحمد 6/159، وابن ماجة 4004 مختصرًا في الفتن: باب الأمر بالمعروف، والبزار أيضًا 3305 من طريقين عن هشام بن سعد، عن عمرو بن عثمان، به. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 7/266، ونسبه إلى أحمد، والبزار، وأعله بعاصم بن عمر.

اس وقت وہ غصے کا اظہار کرے

291 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ وَالْوَلِيْدُ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ:

(متن حدیث): اِنَّهُ لَا شَيْءَ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وعلا .(3:67)

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والی نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ غَيْرَةَ اللّٰهِ تَكُوْنُ اَشَدَّ مِنْ غَيْرَةِ اَوْلَادِ اٰدَمَ

اس روایت کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کا غصہ اولاد آدم کے غصے سے زیادہ شدید ہوتا ہے

292 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ أشد غيرة .(3:67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن غیرت والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ شدید غیرت والا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّيْءِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهِ يَكُوْنُ اللّٰه جل وعلا أشد غيرة

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس چیز کی صفت بیان کی گئی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غصہ کرتا ہے

293 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سلمةعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ فَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عليه .(3:67)

291- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه أحمد 6/352، عن أبي المغيرة، والطبراني 24/ 220 من طريق محمد القرقساني، كلاهما عن الأوزاعي، به. وأخرجه الطيالسي 1640 ، وأحمد 6/348، والبخاري 5222 في النكاح باب الغيرة، ومسلم 2762 في التوبة: باب غيرة الله تعالى، والطبراني 24/ 221 و 223 و 244 و 225 من طريق عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني أيضًا 24/ 222 من طريق شيبان بن عبد الرحمٰن، عن أبي سلمة، به.

292- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2761 38 في التوبة: باب غيرة الله تعالى، عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/235 عن ابن أبي عدي و 438 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/300، ومسلم 2761 38 من طريق محمد بن جعفر.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ غیرت والا ہے' اور مومن بھی غیرت والا ہوتا ہے۔' اللہ تعالیٰ کی غیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ مومن کسی ایسی چیز کا ارتکاب کرے' جو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صحت کی صراحت کرنے والی دوسری روایت کا تذکرہ

294 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الفواحش . (3:67)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنی تعریف سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔اس لئے اس نے اپنی تعریف خود کی ہے' اور کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے۔اس لئے اس نے فحش کاموں کو حرام قرار دیا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْغَيْرَةِ الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَالَّتِيْ يُبْغِضُهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس غیرت کے بارے میں ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے

295 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بن مسرهد قال حدثنا بن اَبِيْ عَدِيٍّ

293– إسناده صحيح على شرط البخارى . وأخرجه الطيالسى 2357 ، وأحمد 2/343 و519 و520 و536 و539، والبخارى 5223 فى النكاح: باب الغيرة، ومسلم 2761 فى التوبة: باب غيرة الله تعالى، والترمذى 11168 فى الرضاع: باب الغيرة، من طرق عن يحيى بن أبى كثير، به. وأخرجه أحمد 2/387 عن عفان بن مسلم.

294– إسناده صحيح على شرط الشيخين وأخرجه مسلم 2760 فى التوبة: باب غيرة الله تعالى، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2760 أيضًا عن عثمان بن أبى شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/381 و425، والبخارى 5220 فى النكاح: باب الغيرة، و 7403 فى التوحيد: باب قوله تعالى: (وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ) ، ومسلم 2760 33 ، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 7/41، 42، والدارمى 2/149 فى النكاح: باب فى الغيرة، والبغوى فى شرح السنة 2373

295–وأخرجه أحمد 5/445 من طريق إسماعيل، والطبرانى 1776 من طريق محمد بن بشر، كلاهما عن حجاج الصواف، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/446، وأبو داؤد 2659 فى الجهاد: باب الخيلاء فى الحرب، والطبرانى 1772 من طريق أبن بن يزيد، والنسائى 5/78 فى الزكاة: باباالاختيال فى الصدقة، والدارمى 2/149 فى النكاح: باب فى الغيرة، والطبرانى 1774 و 1775 من طريق الأوزاعى، والطبرانى 1773 من طريقق حرب بن شداد، و 1777 من طريق شيبان.

عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التيمى عَنِ ابْنِ عَتِيْكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم:

(متن حدیث):إن من الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي اللّٰهِ وَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ اللّٰهِ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يَتَخَيَّلَ الْعَبْدُ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاَنْ يَتَخَيَّلَ عِنْدَ الصَّدَاقَةِ وَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَالْخُيَلَاءُ لغير الدين .(3:66)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: (ابْنُ عَتِيْكٍ) هٰذَا هُوَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكِ بْنِ النعمان الأشهلى لأبيه صحبة.

ابن عتیک انصاری اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غیرت کی ایک قسم وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' اور ایک قسم وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' جہاں تک اس قسم کا تعلق ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' تو یہ وہ غیرت ہے' جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہے' اور وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو یہ وہ غیرت ہے' جو اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کے لئے ہو' تکبر کا اظہار کرنے والے لوگوں میں کچھ لوگ وہ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' اور کچھ لوگ وہ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جو تکبر کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو پسند کرتا ہے' تو اس سے مراد وہ بندہ ہے' جو جنگ کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور وہ شخص جو صدقہ کرتے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے۔

اور جہاں تکبر کرنے والے اس شخص کا تعلق ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو اس سے مراد وہ شخص ہے' جو کسی دینی معاملے کی بجائے (دنیاداری کے حوالے سے) تکبر کا اظہار کرتا ہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عتیک نامی راوی ابوسفیان بن جابر بن عتیک بن نعمان اشہلی ہیں۔ ان کے والد صحابی ہیں۔

ذِكْرُ رَجَاءِ الْاَمْنِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ لِمَنْ لَمْ يَغْضَبْ لِغَيْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

جو شخص اللہ کے غیر کے لئے غضبناک نہیں ہوتا' اس کے لئے' اللہ کے غضب سے' محفوظ ہونے کی اُمید کا تذکرہ

296- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عمر قَالَ:

296- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/175 عن الحسن بن موسى عن ابن لهيعة، عن دراج، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 8/69، ونسبه إلى أحمد، وقال: وفيه ابن لهيعة وهو لين الحديث، وبقية رجاله ثقات. وفي الباب عن جارية عند أحمد 3/484 و5/34 و370، وأبي يعلى 2/395، والطبراني 2093 و2097، وأحمد 2/362 و466، والترمذي 2020، وعن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم عند أحمد 5/373، وعن ابن عمر عند أبي يعلى، وعن أبي الدرداء عند الطبراني في الكبير و الأوسط.

(متن حدیث):قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَمْنَعُنِي من غضب الله؟ قال: لا تغضب . (1:2)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی چیز مجھے اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچاسکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کرو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدَاهِنِ فِيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جس میں اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے کی صفت بیان کی گئی ہے

297- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّغْتُ لَهُ سَمْعِيْ وَقَلْبِيْ وعرفت أني لأن اَسْمَعَ اَحَدًا عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدَاهِنُ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ كَمَثَلِ قَوْمٍ كَانُوْا فِيْ سَفِيْنَةٍ فَاقْتَرَعُوا مَنَازِلَهُمْ فَصَارَ مَهْرَاقُ الْمَاءِ وَمُخْتَلَفُ الْقَوْمِ لِرَجُلٍ فَضَجِرَ فَاَخَذَ الْقَدُومَ وَرُبَّمَا قَالَ الْفَاْسَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ لِلْاٰخَرِ اِنَّ هٰذَا يُرِيْدُ اَنْ يغرقنا ويخرق سفينتكم وقال الآخر فإنما يخرق مكانه

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صلح الْجَسَدُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ لَهَا الْجَسَدُ كُلُّهُ .

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْمُؤْمِنُوْنَ تَرَاحُمُهُمْ وَلُطْفُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ كَجَسَدِ رَجُلٍ وَاحِدٍ اِذَا اشْتَكٰى بَعْضُ جَسَدِهٖ اَلِمَ له سائر جسده . (3:28)

امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری سماعت اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا ہے۔ اور مجھے یہ بات پتہ ہے اب میں اس منبر پر کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے نہیں سن سکوں گا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات

297- إسناده صحيح على شرط الشيخين . واخرج القسمين الأول والثاني: أحمد 4/270 عن يحيى بن سعيد، عن زكريا عن الشعبي، به. وأخرج القسم الأول منه: أحمد 4/268 و270 و273، والبخاری 2493 فی الشركة: باب هل يقرع فی القسمة، و 2686 فی الشهادات: باب القرعة فی المشكلات، والترمذی 2173 فی الفتن، والرامهرمزی فی الأمثال ص 104، والبيهقی فی السنن 10/91 و288، والبغوی 4151، من طرق عن الشعبی، به. وأخرج القسم الثانی: الطيالسی 788، وأحمد 4/274، والبخاری 52 فی الإيمان: باب فضل من استبرأ لدينه، ومسلم 1599 فی المساقاة: باب أخذ الحلال وترك الشبهات، وابن ماجة 3984 فی الفتن: الوقوف عند الشبهات، والدارمی 2/245 فی البيوع: باب الحلال بيّن والحرام بيّن، من طرق عن الشعبی، به. والقسم الثالث تقدم برقم 233 فانظر تخريجه هناك.

ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے: (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں)

''اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والے شخص اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کی مثال اس طرح ہے جیسے کچھ لوگ ایک کشتی میں سوار ہوں وہ اپنی جگہوں کے بارے میں قرعہ اندازی کرلیں تو پانی حاصل کرنے کی جگہ اور لوگوں کے گزرنے کی جگہ ایک شخص کے حصے میں آئے تو وہ غصے میں آجائے اور پھاوڑہ پکڑے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو ان میں سے ایک شخص دوسرے سے یہ کہے: یہ شخص ہمیں ڈبونا چاہتا ہے اور کشتی کو توڑنا چاہتا ہے اور دوسرا شخص کہے: اسے کرنے دو یہ اپنی جگہ کو توڑ رہا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آپس میں ایک دوسرے پر رحمت اور لطف کے حوالے سے اہل ایمان کی مثال ایک شخص کے جسم کی مانند ہے جب جسم کا ایک حصہ بیمار ہو جائے تو پورا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے''۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبَ حُدُوْدَ اللّٰهِ وَالْمُدَاهِنَ فِيْهَا مَعَ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ بِاَصْحَابِ مَرْكَبٍ رَكِبُوا لُجَّ الْبَحْرِ

مصطفیٰ کریم ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے اور اس کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو سفینے میں سوار ایسے افراد سے تشبیہ دینا جو اتھاہ سمندر میں سفر کر رہے ہوں

298 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حدثنا جرير عن مطرف عن الشعبيعن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْمُدَاهِنُ فِىْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالرَّاكِبُ حُدُوْدَ اللّٰهِ وَالْاٰمِرُ بِهَا وَالنَّاهِى عَنْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا فِىْ سَفِيْنَةٍ مِّنْ سُفُنِ الْبَحْرِ فَاَصَابَ اَحَدُهُمْ مُؤَخَّرَ السَّفِيْنَةِ وَاَبْعَدَهَا مِنَ الْمِرْفَقِ وَكَانُوْا سُفَهَاءَ وَكَانُوْا اِذَا اَتَوْا عَلٰى رِجَالِ الْقَوْمِ اٰذَوْهُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ اَقْرَبُ اَهْلِ السَّفِيْنَةِ مِنَ الْمِرْفَقِ وَاَبْعَدُهُمْ مِنَ الْمَاءِ فَتَعَالَوْا نَخْرِقْ دَفَّ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَرُدُّهُ اِذَا اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ فَقَالَ مَنْ نَاوَاهُ مِنَ السُّفَهَاءِ افْعَلْ فَاَهْوٰى اِلٰى فَاْسٍ لِيَضْرِبَ بِهَا اَرْضَ السَّفِيْنَةِ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِ رَجُلٌ رُشَيْدٌ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ فَقَالَ نَحْنُ اَقْرَبُكُمْ مِنَ الْمِرْفَقِ وَاَبْعَدُكُمْ مِنْهُ اَخْرِقُ دَفَّ السَّفِيْنَةِ فَاِذَا اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ سَدَدْنَاهُ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّكَ اِنْ فعلت تهلك ونهلك . (3:66)

298– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وتقدم تخريجه في الذي قبله.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والا' اس کا حکم دینے والا اور اس سے منع کرنے والا۔ اس کی مثال ایسے لوگوں کی طرح ہے' جو سمندر کی کسی کشتی میں اپنی جگہ کے بارے میں قرعہ اندازی کر لیتے ہیں' تو ان میں سے ایک شخص کو کشتی کا پچھلا حصہ ملتا ہے۔ وہ شخص اپنے ساتھیوں سے دور ہوتا ہے' اور وہ لوگ بے وقوف ہوتے ہیں' جب بھی لوگ وہاں آتے ہیں' تو اسے اذیت دیتے ہیں' تو وہ لوگ یہ کہتے ہیں' ہم تمام کشتی والوں میں سہولت کے زیادہ قریب ہیں اور پانی سے زیادہ دور ہیں' تو تم لوگ آؤ ہم کشتی کے زیریں حصے کو توڑ دیتے ہیں' جب ہم اس سے بے نیاز ہو جائیں گے' تو ہم اسے واپس لگا دیں گے' تو ان میں سے جو بے وقوف شخص ہوتا ہے' وہ کہتا ہے تم ایسا کر لو پھر وہ کلہاڑی کی طرف بڑھتا ہے' تاکہ اسے کشتی کے فرش پر مارے' تو ایک سمجھدار شخص جھانک کر اس کی طرف دیکھتا ہے' اور دریافت کرتا ہے: تم کیا کر رہے ہو؟ وہ کہتا ہے ہم سہولت میں تمہارے زیادہ قریب ہیں اور اس سے تم سے زیادہ دور ہیں۔ میں کشتی کا تختہ توڑنے لگا ہوں۔ جب ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی' تو ہم اسے بند کر دیں گے' تو وہ سمجھدار شخص یہ کہتا ہے: تم ایسا نہ کرو' اگر تم ایسا کرو گے' تو تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے اور ہم بھی ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِمَنْ يَّأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ اِذَا تَعَرّٰى فِيْهِمَا عَنِ الْعِلَلِ

جو شخص نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے صدقے کو نوٹ کر لینے کا تذکرہ' جبکہ وہ ان دونوں کاموں میں کسی علت سے محفوظ رہتا ہے

299- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَلٰى كُلِّ مَنْسِمٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: وَمَنْ يُّطِيْقُ هٰذَا؟ قَالَ: اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَالْحَمْلُ عَلَى الضَّعِيْفِ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يخطوها أحدكم إلى الصلاة صدقة. (1:2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی آدم کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ دینا لازم ہوتا ہے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: کون اس کی

299-وأخرجه البزار 926، والطبراني 11791، من طريق الوليد بن أبي ثور، عن سماك، به. وتابع الوليد عليه حازم بن إبراهيم عند الطبراني 11792. وأورده الهيثمي في المجمع 3/104، وزاد نسبته إلى أبي يعلى، وقال: ورجال أبي يعلى رجال الصحيح.

طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، کمزور شخص کا وزن اٹھا دینا صدقہ ہے اور تم میں سے کوئی شخص جب نماز کی طرف چل کر جاتا ہے تو اس کا ہر قدم صدقہ ہے۔''

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ لَا يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ عَنْ قُدْرَةٍ مِّنْهُمْ عَلَيْهِ عُمُوْمَ الْعِقَابِ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

سا بات کا تذکرہ' جو لوگ نیکی کا حکم نہیں دیتے ہیں اور برائی سے منع نہیں کرتے ہیں' حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتے ہیں' وہ اس بات کے مستحق ہو جاتے ہیں کہ ان سب پر اللہ کا عذاب نازل ہو

300 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِمْ وَلَا يُغَيِّرُوْا اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا . (2:109)

۞۞ عبداللہ بن جریر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کسی قوم کے درمیان گناہوں کا ارتکاب ہونے لگے اور وہ لوگ انہیں روک سکتے ہوں اور پھر بھی نہ روکیں' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے مرنے سے پہلے ان سب پر عذاب نازل کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ لِعَوَامِّ النَّاسِ دُوْنَ الْاُمَرَاءِ الَّذِيْنَ لَا يَاْمَنُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْهُمْ اِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے لئے عام لوگوں میں سے اہلکار مقرر کرے' اگر ایسا کرنا ہو تو ان حکمرانوں میں سے اہلکار مقرر نہ کئے جائیں' جو خود ان برائیوں کے مرتکب ہوتے ہیں

300- إسناده حسن. وأخرجه الطبراني 2382 عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 2382 أيضًا عن معاذ بن المثنى، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد 4339 في الملاحم: باب الأمر والنهي، والطبراني 2382، من طريق مسدد، عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد 4/364 و366، وابن ماجة 4009 في الفتن: باب الأمر بالمعروف، والنهي عن المنكر، والطبراني 2380 و2381 و2383 و2384 و2385، والبيهقي في السنن 10/91، من طرق عن أبي إسحاق، به. وأخرجه أحمد 4/361 و363، والطبراني 2379، من طريق حجاج بن محمد، وفي الباب عن أبي بكر وسيأتي برقم 304.

301 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُدَاهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْاٰمِرِ بِهَا وَالنَّاهِي عَنْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً مِنْ سُفُنِ الْبَحْرِ فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ مُؤَخَّرِ السَّفِيْنَةِ وَاَبْعَدِهِمْ مِنَ الْمِرْفَقِ وَبَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَى السَّفِيْنَةِ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوا الْمَاءَ وَهُمْ فِيْ اٰخِرِ السَّفِيْنَةِ اٰذَوْا رِحَالَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَحْنُ اَقْرَبُ مِنَ الْمِرْفَقِ وَاَبْعَدُ مِنَ الْمَاءِ نَخْرِقُ دَفَّةَ السَّفِيْنَةِ وَنَسْتَقِي فَاِذَا اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ سَدَدْنَاهُ فَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنْهُمُ افْعَلُوْا قَالَ فَاَخَذَ الْفَاْسَ فَضَرَبَ عَرَضَ السَّفِيْنَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ رُشَيْدٌ مَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: نَحْنُ اَقْرَبُ مِنَ الْمِرْفَقِ وَاَبْعَدُ مِنَ الْمَاءِ نَكْسِرُ دَفَّ السَّفِيْنَةِ فَنَسْتَقِي فَاِذَا اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ سَدَدْنَاهُ فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ فَاِنَّكَ اِذًا تَهْلِكُ ونهلك . (3:55)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی کرنے اور اس پر (عمل کرنے کا) حکم دینے والا اور اس کی (خلاف ورزی) سے روکنے والے شخص کی مثال ایسے لوگوں کی مانند ہے' جو سمندر میں کسی کشتی کے بارے میں قرعہ اندازی کرتے ہیں' تو ان میں سے کچھ لوگوں کو کشتی کا پیچھے والا حصہ ملتا ہے۔

وہ لوگ سہولت سے دور ہوتے ہیں اور کچھ لوگ بالائی حصے میں چلے جاتے ہیں جب وہ لوگ پانی لینے کا ارادہ کرتے ہیں' تو وہ کشتی کے آخری حصے میں ہوتے ہیں' تو وہ سوار لوگوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں' تو ان میں سے ایک شخص یہ کہتا ہے ہم سہولت سے زیادہ قریب ہیں اور پانی سے زیادہ دور ہیں ہم کشتی کے ایک حصے کو توڑ دیتے ہیں اور پانی حاصل کر لیتے ہیں' جب ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی' تو ہم اسے بند کر دیں گے' تو ان میں سے بے وقوف لوگ یہ کہتے ہیں: تم لوگ ایسا کر لو۔

تو ان میں سے ایک شخص کلہاڑی پکڑتا ہے' اور کشتی کے فرش پر مارتا ہے' تو ان میں سے ایک سمجھدار شخص کہتا ہے: کیا کرنے لگے ہو؟ وہ کہتا ہے: ہم سہولت سے قریب ہیں اور پانی سے زیادہ دور ہیں' ہم کشتی کا فرش توڑنے لگے ہیں' تاکہ پانی حاصل کر لیں۔ جب ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی' تو ہم اسے بند کر دیں گے' تو وہ شخص کہتا ہے: تم ایسا نہ کرو' کیونکہ اس صورت میں تم بھی ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے اور ہم بھی ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے''۔

ذِكْرُ تَوَقُّعِ الْعِقَابِ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ قَدَرَ عَلٰى تَغْيِيْرِ الْمَعَاصِي وَلَمْ يُغَيِّرْهَا

ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہونے کے امکان کا تذکرہ' جو گناہوں کو ختم کرنے کی قدرت رکھتا ہو' لیکن وہ انہیں ختم نہ کرے

302 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ

301- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر 298 .

حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِي قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْا اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ قبل أن يموتوا. (2:109)

عبیداللہ بن جریر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کسی قوم میں گناہوں کا ارتکاب ہونے لگے اور وہ لوگ ان گناہوں کو روک سکتے ہوں' لیکن وہ انہیں نہ روکیں' تو اللہ تعالیٰ ان کے مرنے سے پہلے ان سب پر عذاب نازل کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ جَوَازِ زَجْرِ الْمَرْءِ الْمُنْكَرَ بِيَدِهٖ دُوْنَ لِسَانِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ تَعَدٍّ

اس بات کے جائز ہونے کا تذکرہ کہ آدمی منکر کو اپنے ہاتھ کے ذریعے روک سکتا ہے' اگرچہ وہ زبان کے ذریعے ایسا نہ کرے' جبکہ اس صورت میں کسی زیادتی کا امکان نہ ہو

303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ وَزَحْمَوَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): قَعَدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ بِقَضِيْبٍ كَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ غَفَلَ عَنْهُ فَاَلْقَى الرَّجُلُ خَاتَمَهٗ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيْنَ خَاتَمُكَ؟ قَالَ: اَلْقَيْتُهٗ قَالَ: اَظُنُّنَا قَدْ اَوْجَعْنَاكَ وَاَغْرَمْنَاكَ. (5:9)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: النُّعْمَانُ بن راشد ربما أخطأ على الزهري

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھا اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک میں موجود شاخ اس کے ہاتھ پر ماری (اور اسے انگوٹھی اتارنے کا اشارہ کیا) جب نبی اکرم ﷺ کی توجہ اس شخص سے ہٹی تو اس نے اپنی انگوٹھی اتار دی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو دریافت کیا: تمہاری انگوٹھی کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے وہ اتار دی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے' ہم نے تمہیں تکلیف پہنچائی' ہم نے تمہیں نقصان پہنچایا''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نعمان بن راشد نامی راوی بعض اوقات زہری کے حوالے سے حدیث روایت کرتے

302- إسناده حسن، وهو مكرر رقم 300.

303- إسناده ضعيف لضعف النعمان بن راشد. وأخرجه أحمد 4/195، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/261 عن ابن مرزوق، كلاهما عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/195، والنسائي 8/171 في الزينة: باب خاتم الذهب.

ہوئے غلطی کر جاتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُنْكَرَ وَالظُّلْمَ اِذَا ظَهَرَا كَانَ عَلٰى مَنْ عَلِمَ تَغْيِيرُهُمَا حَذَرَ عُمُومِ الْعُقُوبَةِ اِيَّاهُمْ بِهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ منکر اور ظلم جب غالب آجائیں تو جس شخص کو یہ علم ہو تو اس پر یہ بات لازم ہے: وہ انہیں ختم کرنے کی کوشش کرے تاکہ ان دونوں کی وجہ سے لوگوں پر نازل ہونے والے عذاب نازل سے بچا جا سکے

304 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (المائدة: 105) قَالَ: اِنَّ النَّاسَ يَضَعُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى غَيْرِ مَوْضِعِهَا اَلَا وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْ قَالَ المنكر فلم يغيروه عمهم الله بعقابه. (3:66)

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اے ایمان والو! تم پر اپنا خیال رکھنا لازم ہے۔ جب تم ہدایت حاصل کر لو تو گمراہ ہونے والا شخص تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگ اس آیت کا غلط مفہوم مراد لیتے ہیں۔ خبردار! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں گے اور اس کے ہاتھوں کو نہیں پکڑیں گے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب وہ کسی گناہ کو دیکھیں گے اور اسے روکیں گے نہیں تو اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں پر عذاب نازل کرے گا''۔

ذكر البيان بأن المتأول للآی قد يخطىء فِيْ تَاْوِيْلِهٖ لَهَا وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْفَضْلِ وَالْعِلْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آیات کی تاویل کرنے والا شخص اپنی تاویل میں بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے اگرچہ وہ اہل فضل اور اہل علم ہو

304– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه الحميدي 3، وأحمد 1/2 و5 و7، وأبو داؤد 4338 في الملاحم: باب الأمر والنهي، والترمذي 2168 في الفتن: باب ما جاء في نزول العذاب إذا لم يغيّر المنكر، و 3057 في التفسير: باب ومن سورة المائدة، وابن ماجة 4005 في الفتن: باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، والبيهقي في السنن 10/91 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد.

305 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عن أبى بكر الصديق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتَضَعُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ مَا وَضَعَهَا اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (المائدة: 105) اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يعمهم الله بعقاب. (3:66)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! تم لوگ یہ آیت تلاوت کرتے ہو اور اس کا اس سے مختلف مفہوم مراد لیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مراد ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے لوگو تم پر اپنا خیال رکھنا لازم ہے جب تم ہدایت حاصل کرلو تو گمراہ ہونے والا شخص تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) لوگ جب منکر (یعنی گناہ) کو دیکھیں گے اور اسے روکنے کی کوشش نہیں کریں گے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرے گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ اِذَا رَآهُ الْمَرْءُ اَوْ عَلِمَهُ

منکر سے روکنے کی صفت کا تذکرہ جب آدمی اسے دیکھے یا آدمی کو اس کا علم ہو

306 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْاَحْمَسِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): اَوَّلُ مَنْ بَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيْدِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالَ: تُرِكَ مَا هُنَاكَ اَبَا فُلَانٍ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى

305- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 1/9 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد . وتقدم قبله من طريق جرير . فانظر تخريجه ثمت.

306- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/54، ومسلم 49 في الإيمان: باب كون النهي عن المنكر من الإيمان، عن أبي بكر بن أبي شيبة، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/49، والترمذي 2172 في الفتن: باب ما جاء في تغيير المنكر باليد، والنسائي 8/111 في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان، عن محمد بن بشار، كلاهما عن عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، به . وأخرجه الطيالسي 2196 ، وأحمد 3/20، ومسلم 49 ، ثلاثتهم من طريق شعبة، والنسائي 8/112 في الإيمان وشرائعه: باب تفاضل أهل الإيمان . وسيورده المؤلف بعده من طريق الأعمش، عن أبي سعيد، ويرد تخريجه في موضعه.

مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاَى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَاِنْ لَّمْ يستطع فبقلبه و ذاك أضعف الإيمان . (1:37)

⊛⊛ طارق بن شہاب احمسی بیان کرتے ہیں: عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ دینے کا آغاز مروان بن حکم نے کیا' تو ایک شخص اس کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: خطبے سے پہلے نماز پڑھی جائے گی؟ اس نے بلند آواز میں یہ بات کہی' تو مروان نے کہا: اے ابوفلاں! یہاں یہ طریقہ ترک کر دیا گیا ہے۔

تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے اپنے ذمے لازم چیز کو ادا کر دیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کوئی منکر دیکھے' تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کرے' اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنی زبان کے ذریعے کرے' اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنے دل میں اسے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے زیادہ کمزور درجہ ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں طارق بن شہاب نامی راوی منفرد ہے

307 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ وَبَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ خالفت السنة اَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ وَلَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ وَبَدَاْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَاُ بِهَا فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ هٰذَا قَالُوْا: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ زَادَ اِسْحَاقُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَبِلِسَانِهِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ . (1:37)

307– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أبو داوُد 434 في الملاحم: باب الأمر والنهي، عن هنّاد بن السري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/10، ومسلم 49 79 في الإيمان: باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان، وأبو داوُد 1140 في الصلاة: باب الخطبة يوم العيد، و 4340 في الملاحم: باب الأمر والنهي، وابن ماجة 1275 في الإقامة: باب ما جاء في صلاة العيدين، و 4013 في الفتن: باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، عن أبي كريب محمد بن العلاء ، كلاهما أحمد وأبو كريب عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/52، والبيهقي في السنن 10/90؛ من طريق محمد بن عبيد، عن الأعمش، عن إسماعيل بن رجاء ، به.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مروان نے عید کے دن منبر نکلوایا اور اس نے نماز ادا کرنے سے پہلے خطبہ دیا' تو ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: اے مروان! تم سنت کے برخلاف کر رہے ہو' تم نے عید کے دن منبر نکالا ہے' حالانکہ عید کے دن اسے نہیں نکالا جاتا اور تم نماز سے پہلے خطبہ دے رہے ہو' حالانکہ اس سے آغاز نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ فلاں بن فلاں ہے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے اپنے ذمے لازم فرض کو ادا کر لیا ہے۔

یہاں اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:)

''تم میں سے جو شخص کوئی منکر دیکھے' تو وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کرے اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو' تو اپنی زبان کے ذریعے کرے اور اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنے دل کے اندر سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے زیادہ کمزور مرتبہ ہے۔''

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّاعَاتِ وَثَوَابِهَا

طاعات اوران کے ثواب کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ أَهْلَ كُلِّ طَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا يُدْعَوْنَ إِلَى الْجَنَّةِ مِنْ بَابِهَا

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق دنیا میں ہر قسم کی نیکی کرنے والے شخص کو جنت کی طرف اس نیکی کے مخصوص دروازے سے بلایا جائے گا

308 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ بن شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ، يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ،

دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلَى من دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: نعم، وأرجو أن تكون

309- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوي في شرح السنة 1635 من طريق أبي إسحاق الهاشمي، عن أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد، وهو في الموطأ 2/24، 25 في الجهاد: باب ما جاء في الخيل والمسابقة بينها والنفقة في الغزو، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 1897 في الصوم: باب الريان للصائمين، والترمذي 3674 في المناقب: باب مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، والنسائي 4/168، 169 في الصوم: باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصائم، و 6/47، 48 في الجهاد: باب فضل النفقة في سبيل الله تعالى. وأخرجه البخاري 3666 في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: لو كنت متخذًا خليلًا ، والنسائي 5/9 في الزكاة: باب وجوب الزكاة، والبيهقي في السنن 9/171، من طريق شعيب،

ومسلم 1027 في الزكاة: باب من جمع الصدقة وأعمال البر، والنسائي 6/22، 23 في الجهاد: باب فضل من أنفق زوجين في سبيل الله عز وجل، من طريق صالح بن كيسان، كلاهما عن الزهري، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/7 من طريق محمد بن إسحاق، عن الزهري، به، مختصرًا. وأخرجه أحمد 2/366 من طريق أبي إسحاق الفزاري، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف في باب فضل الصوم من طريق معمر، وفي مناقب الصحابة من طريق يونس، كلاهما عن الزهري، به، وفي باب

منهم . (3 : 78).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص (کسی بھی چیز کا جوڑا) اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے' تو جنت میں یہ اعلان کیا جاتا ہے: اے اللہ کے بندے! یہ چیز زیادہ بہتر ہے' (قیامت کے دن) جو لوگ اہل نماز ہوں گے' انہیں نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو لوگ اہل جہاد ہوں گے۔ انہیں جہاد والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو لوگ صدقہ کرنے والے ہوں گے۔ انہیں صدقے والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو لوگ روزہ رکھنے والے ہوں گے' انہیں باب ''ریان'' سے بلایا جائے گا''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص ایسا بھی ہوسکتا ہے' جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے' تو کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور مجھے امید ہے' تم ان لوگوں میں سے ایک ہو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِجَازَةِ اِطْلَاقِ اسْمِ الْقُنُوتِ على الطاعات

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق اطاعت کے لئے لفظ ''قنوت'' استعمال کرنا جائز ہے

309 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ حَرْفٍ فِي الْقُرْآنِ يُذْكَرُ فيه القنوت فهو الطاعة . (3 : 66)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن میں موجود ہر وہ حرف جس میں قنوت کا ذکر کیا گیا ہے' تو اس سے مراد فرمانبرداری ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَعَوُّدِ نَفْسِهِ اَعْمَالَ الْخَيْرِ فِيْ اَسْبَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے اسباب (یعنی روزمرہ کے معمولات) میں نیکی کے کام کرنے کی عادت بنائے

310 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنَا

309- إسناده ضعيف لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم، وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/325، وابن أبي حاتم فيما ذكره ابن كثير في تفسير قوله تعالى (وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُوْنَ) (البقرة: 116) ، من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/75 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دراج، به. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 6/320

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جُنَاحٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اَلْخَيْرُ عَادَةٌ، وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ، مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدين .

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بھلائی عادت ہے اور برائی لجاجت ہے جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقُوْمَ فِيْ اَدَاءِ الشُّكْرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِإِتْيَانِ الطَّاعَاتِ بِاَعْضَائِهِ دُوْنَ الذِّكْرِ بِاللِّسَانِ وَحْدَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی کوشش کرے، یوں کہ اپنے اعضاء کے ذریعے طاعات بجالائے، صرف یہ نہیں (محض) اپنی زبان کے ذریعے (شکر) کا تذکرہ کرے

311 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا . (5: 47)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے اور اتنا طویل قیام کرتے تھے: آپ کے دونوں پاؤں ورم آلود ہو جاتے تھے آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟

310- إسناده حسن، وأخرجه ابن ماجة 221 في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، والطبراني في الكبير 19/ 904 ، وابن عدي في الكامل 3/1005

311- إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار وهو الرمادي- أبو إسحاق البصري حافظ روى له أبو داؤد والنسائي، وهو متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه عبد الرزاق 4746 / والحميدي 759 ، وأحمد 4/251، عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/255 عن وكيع وعبد الرحمن، والبخاري 4836 في التفسير: باب قوله تعالى: (يَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) عن صدقة بن الفضل، ومسلم 2819 80 في صفات المنافقين وأحكامهم: باب إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة، والنسائي 3/219 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل، وابن ماجة 1419 في إقامة الصلاة: باب ما جاء في طول القيام في الصلوات، والبيهقي في السنن 3/16 وصححه ابن خزيمة برقم 1833 .وأخرجه أحمد 4/255، والبخاري 1130 في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم الليل، و 6471 في الرقاق: باب الصبر عن محارم الله، والبيهقي في السنن 7/39 ومسلم 2819 79 ، والترمذي 412 في الصلاة: باب ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، وفي الشمائل 258 ، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 931 من طريق أبي عوانة، كلاهما عن زياد بن علاقة، به، وصححه ابن خزيمة برقم 1182 . وفي الباب عن عائشة عند أحمد 6/115، والبخاري 4837 ، ومسلم 2820 ، والبيهقي في السنن 7/39

جبکہ آپ کے گزشتہ اور آئندہ (ذنب) کی مغفرت ہوچکی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَتْرُكُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالَ الصَّالِحَةَ بِحَضْرَةِ النَّاس

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی موجودگی میں (بعض) نیک اعمال ترک کردیتے تھے

312 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حدثني الليث، عن عقيل، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كانت تقول: ما كان رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ سُبْحَةَ الضُّحَى. وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُسَبِّحُهَا وَكَانَتْ تَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ كَثِيْرًا مِنَ الْعَمَلِ خَشْيَةَ اَنْ يستن به، فيفرض عليهم.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز باقاعدگی سے (ادا نہیں کرتے تھے) جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ نماز ادا کیا کرتی تھیں۔

وہ یہ فرماتی تھیں: نبی اکرم ﷺ بہت سے عمل اس لئے ترک کردیتے تھے: کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اس طریقے کی پیروی کرنا شروع کردیں اور یہ بات ان پر لازم ہوجائے۔"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَتْرُكُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الطَّاعَاتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے (بعض) نیک اعمال ترک کئے

313 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ الزهري بن شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ

312- إسناده صحيح، يزيد بن موهب وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب ثقة، روى له أبو داؤد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/223 عن حجاج، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/406، وأحمد 6/169، 170، وأبو عوانة 2/267 من طريق ابن جريج، وعبد الرزاق 4867 ،

313-إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوي في شرح السنة 1004 من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في الموطأ 1/166، 167 في صلاة الضحى، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/178، والبخاري 1128 في التهجد: باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل من غير إيجاب، ومسلم 717 في المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى، وأبو داؤد 1293 في الصلاة: باب صلاة الضحى، وأبو عوانة 2/267، والبيهقي في السنن 3/50. وتقدم قبله من طريق عُقَيل بن خالد الأيلي، عن الزهري، به، فانظره.

(متن حدیث):عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ليدع الْعَمَلَ، وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِ، خَشْيَةَ أن يعمل به الناس، فيفرض عليهم (5: 29)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کوئی عمل ترک کر دیتے تھے حالانکہ ان کو اس پر عمل کرنا پسند ہوتا تھا آپ اس اندیشے کے تحت ایسا کرتے تھے کہ لوگ بھی وہ عمل کرنا شروع کر دیں گے اور یہ ان پر لازم ہو جائے گا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الشُّكْرِ لِلّٰهِ، جَلَّ وَعَلَا، بِاَعْضَائِهِ عَلٰى نِعَمِهِ، وَلَا سِيَّمَا اِذَا كَانَتِ النِّعْمَةُ تَعْقِبُ بَلْوٰى تَعْتَرِيهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا لازم ہے

کہ آدمی اس کی نعمتوں پر اپنے اعضاء کے ذریعے (شکر کرے) بطور خاص (اس وقت) جب کوئی نعمت کسی آزمائش کا سامنا کرنے کے بعد آدمی کو ملے (تو اس وقت آدمی ضرور شکر کرے)

314 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ ثَلَاثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ: اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى، فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَاَتَى الْاَبْرَصَ، فقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وجلد حسن. قال: فأى المال أحب اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا.

قَالَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَافِلَةً قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا.

قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ قَالَ فَاُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا وَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الغنم.

قَالَ ثُمَّ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ بِيَ الْيَوْمَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ بِهِ فِيْ سَفَرِيْ فقَالَ

314– إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن فروخ، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما.

الْـحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ الْمَالَ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فقال إن كنت كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ.

قَالَ ثُمَّ أَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ.

وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وابن سب الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ ودع ما شئت فوالله لا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وسخط على صاحبيك.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ ایک پھلبہری کا مریض تھا ایک لنگڑا تھا' اور ایک اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمائش میں مبتلا کرنے کا ارادہ کیا' تو ان کی طرف ایک فرشتے کو بھیجا وہ پھلبہری کے مریض کے پاس آیا اور دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سی چیز زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس نے جواب دیا: صاف رنگ اور صاف جلد''۔

فرشتے نے دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سا مال زیادہ پسندیدہ ہوگا؟ اس نے جواب دیا: اونٹ۔

فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری ختم ہوگئی پھر اس شخص کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دی گئی فرشتے نے کہا: اللہ تمہارے لئے اس میں برکت عطا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا تمہیں کون سی چیز پسندیدہ ہے؟ اس نے جواب دیا: اچھے بال اور مجھ سے یہ برائی ختم ہوجائے' جس کی وجہ سے لوگ مجھے برا سمجھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری ختم ہوگئی اور اسے اچھے بال عطا کردیئے گئے۔

فرشتے نے دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سا مال زیادہ پسندیدہ ہے؟ اس نے جواب دیا: گائے' تو اسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی۔

فرشتے نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت پیدا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ فرشتہ نابینا شخص کے پاس آیا اور دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری بصارت واپس کردے تاکہ میں اس کے ذریعے لوگوں کو دیکھ سکوں فرشتے نے اس شخص پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔

فرشتے نے دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سا مال زیادہ پسندیدہ ہے؟ اس نے جواب دیا: بکریاں' تو اس شخص کو ایک حاملہ بکری دے دی گئی۔

ان تینوں کے ہاں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے' تو اس شخص کے پاس بہت سے اونٹ ہوگئے۔

اس شخص کے پاس بہت سی گائیں ہوگئیں اوراس کے پاس بہت سی بکریاں ہوگئیں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ فرشتہ اپنی مخصوص صورت میں اور ہیئت میں پھلبہری کے (سابقہ) مریض کے پاس آیا اور کہا میں ایک غریب اور مسافر شخص ہوں سفر کے دوران میرا زادِ سفر ختم ہوگیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور تمہارے علاوہ میرا کوئی آسرا نہیں ہے میں تم سے اس ذات کے وسیلے سے مانگتا ہوں جس نے تمہیں خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد اور مال عطا کیا ہے۔ تم مجھے ایک اونٹ دے دو تا کہ میں اس کے ذریعے اپنا سفر جاری رکھ سکوں۔ اس شخص نے کہا: میرے اور بہت سے اخراجات ہیں۔ (میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا)

فرشتے نے کہا: میں شاید تمہیں جانتا ہوں کیا تم پھلبہری کے مریض نہیں تھے؟ لوگ تمہیں برا سمجھتے تھے اور تم غریب بھی تھے' تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عطا کردیا' تو اس شخص نے کہا: مجھے یہ مال اپنے بڑوں کی طرف سے وراثت میں ملا ہے۔

تو فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹ بول رہے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی صورتحال کی طرف واپس کردے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ فرشتہ گنجے شخص کے پاس اسی شکل میں آیا اور اس سے بھی وہی بات کہی جو اس سے کہی تھی' تو اس نے بھی وہی جواب دیا جو اس نے دیا تھا' تو فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹ بول رہے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی صورتحال کا شکار کر دے۔

پھر وہ فرشتہ اسی صورت اور اسی ہیئت میں (سابقہ) نابینا شخص کے پاس آیا اور بولا: میں ایک غریب اور مسافر شخص ہوں میرا زادِ سفر ختم ہوگیا ہے' تو اس شخص نے کہا: میں پہلے نابینا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بصارت عطا کی اب تم جو چاہو حاصل کرلو اور جو چاہو چھوڑ دو اللہ کی قسم! آج تم اللہ کے نام پر جو کچھ بھی لوگے میں اس معاملے میں تمہارے ساتھ کوئی سختی نہیں کروں گا' تو فرشتے نے کہا: تم اپنا مال اپنے پاس رکھو اور تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے' تو تم پر رضامندی ہوگئی اور تمہارے دوساتھیوں پر ناراضگی ہوگئی۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِاِعْطَاءِ اَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ لِلْمُفْطِرِ اِذَا شَكَرَ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا

اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ وہ روزہ نہ رکھنے والے شخص کو، صبر کر کے روزہ رکھنے والے، کا سا اجر و ثواب عطا کرتا ہے، جب وہ شخص اپنے پروردگار کا شکر بجالاتا ہے

315 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الْعَابِدُ الطَّاحِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الطَّاعِمُ الشاكر بمنزلة الصائم الصابر

315– إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن فروخ، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما . وأخرجه مسلم 2964 10 في الزهد والرقائق، والبيهقي في السنن 7/219، عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 3464 في أحاديث الأنبياء : باب حديث أبرص وأعمى وأقرع في بني إسرائيل، و 6653 في الأيمان والنذور: باب لا يقول ما شاء الله وشئت .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ شُكْرُ الطَّاعِمِ الَّذِیْ يَقُومُ بِإِزَاءِ اَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ هُوَ اَنْ يَّطْعَمَ الْمُسْلِمُ ثُمَّ لَا يَعْصِی بَارِيَهُ يُقَوِّيهِ وَيُتِمُّ شُكْرَهُ بِإِتْيَانِ طَاعَاتِهِ بِجَوَارِحِهِ لِاَنَّ الصَّائِمَ قُرِنَ بِهِ الصَّبْرُ لِصَبْرِهٖ عَنِ الْمَحْظُورَاتِ وَكَذٰلِكَ قُرِنَ بِالطَّاعِمِ الشُّكْرُ فَيَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا الشُّكْرُ الَّذِیْ يَقُومُ بِإِزَاءِ ذٰلِكَ الصَّبْرِ يُقَارِبُهُ اَوْ يُشَاكِلُهُ وَهُوَ تَرْكُ الْمَحْظُورَاتِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کھا کر شکر ادا کرنے والا صبر کر کے روزہ رکھنے والے کی مانند ہے"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کھا کر شکر کرنے والے جس شخص کو صبر کر کے روزہ رکھنے والے کے اجر کے بالمقابل قرار دیا گیا ہے یہ وہ مسلمان شخص ہے جو کچھ کھاتا ہے اور پھر وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کرتا ہے وہ اپنی ذات کو قوت پہنچاتا ہے وہ شکر کو مکمل کرتا ہے کہ اپنے اعضاء کے ذریعے نیکیوں کا ارتکاب کرتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: روزہ دار اس کے ساتھ صبر کے حوالے سے مل جاتا ہے کیونکہ وہ ممنوعہ چیزوں سے صبر کرتا ہے۔

اسی طرح اسے صبر شکر کرنے والے کے ساتھ ملایا گیا ہے۔

تو اب یہ بات لازم ہے کہ یہ شکر جس سے اس صبر کے مقابلے میں رکھا گیا ہے۔ یہ وہ ہو جو اس کے قریب ہو یا اس کے ساتھ مناسبت رکھتا ہو اور یہ ممنوعہ چیزوں کا ترک کرنا ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْقِيَامِ فِیْ اَدَاءِ الْفَرَائِضِ مَعَ اِتْيَانِ النَّوَافِلِ ثُمَّ اِعْطَائِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ وَعِيَالِهٖ فِيمَا بَعْدُ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نوافل کی ادائیگی کے ہمراہ فرائض کی ادائیگی کی کوشش کرے اور اس کے بعد اپنی جان اور اپنے اہل خانہ کو ان کا حق دے

316 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ الْبَلَدِيُّ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَابِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَتِ امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْنَهَا سَيِّئَةَ الْهَيْئَةِ فَقُلْنَ مَا لَكِ مَا فِیْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ اَغْنٰى مِنْ بَعْلِكِ قَالَتْ مَا لَنَا مِنْهُ شَیْءٌ اَمَّا نَهَارُهُ فَصَائِمٌ وَاَمَّا لَيْلُهُ فَقَائِمٌ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَ ذٰلِكَ لَهُ فَلَقِيَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ اَمَا لَكَ فِیْ اُسْوَةٍ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ قَالَ اَمَّا اَنْتَ فَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ وَاِنَّ لِاَهْلِكَ

316- حسن لغيره، وأخرجه ابن سعد في الطبقات 3/394، 395 من طريقين عن أبي إسحاق، عن أبي بردة مرسلاً . وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 4/301، 302: وقال: رواه أبو يعلى والطبراني بأسانيد، وبعض أسانيد الطبراني رجالها ثقات. وفي الباب عن عائشة تقدم برقم 9

عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صَلِّ وَنَمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ قَالَ فَاَتَتْهُمُ الْمَرْاَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَطِرَةً كَاَنَّهَا عَرُوسٌ فَقُلْنَ لَهَا مَهْ قَالَتْ اَصَابَنَا مَا اَصَابَ النَّاسَ .

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو ان ازواج نے دیکھا کہ ان کی ظاہری حالت ٹھیک نہیں ہے' تو ازواج نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ قریش میں تمہارے شوہر سے زیادہ خوشحال اور کوئی شخص نہیں ہے' تو اس خاتون نے جواب دیا: ہمارا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

وہ دن کے وقت روزہ رکھ لیتے ہیں اور رات کے وقت نفل پڑھتے رہتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے' تو ازواج مطہرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو آپ نے فرمایا۔

اے عثمان! کیا تمہارے لئے میرے طریقے میں نمونہ نہیں ہے؟ انہوں نے دریافت کیا۔ کیا ہوا؟ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو' اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھ لیتے ہو؟ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تم (رات کے وقت) نفل نماز پڑھ بھی لیا کرو اور سو بھی جایا کرو اور دن کے وقت نفل روزہ رکھ بھی لیا کرو اور نہ بھی رکھا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد ان کی اہلیہ ازواج مطہرات کے پاس آئیں' تو انہوں نے عطر لگایا ہوا تھا یوں جیسے وہ دلہن ہوں۔

ازواج مطہرات نے ان سے کہا: کیا ہوا؟ تو انہوں نے بتایا: ہمیں بھی وہی چیز ملی ہے' جو لوگوں کو ملی ہے۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

ہم نے جو سنت ذکر کی ہے اس کی خلاف ورزی کرنے والے کی شدید مذمت کا تذکرہ

317 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ اَنَّهُ سَمِعَ أنس بن مالك يَقُوْلُ:

(متن حدیث): جاء ثلاث رَهْطٍ اِلٰى بُيُوتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوْا وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ اُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ

317– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في صحيح البخاري 5063 في النكاح: باب الترغيب في النكاح. وأورده المؤلف برقم 14 من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس، فانظر تخريجه ثمت.

وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ وَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال أنتمْ الذى قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّيْ اَصُومُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّي وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۔ (11:3)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے گھر آئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں جب انہیں اس بارے میں بتایا گیا' تو انہوں نے اسے کم سمجھا انہوں نے کہا: ہمارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا واسطہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے' تو گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت ہو چکی ہے۔

تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں ہمیشہ رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں گا۔

دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ نفلی روزے رکھتا رہوں گا کبھی روزہ افطار نہیں کروں گا۔

تیسرے نے کہا: میں خواتین سے علیحدگی اختیار کروں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ کو یہ باتیں بتائیں گئیں' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم لوگوں نے یہ بات کہی ہے؟ خدا کی قسم! میں تم سب کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور اس کا سب سے زیادہ تقویٰ رکھنے والا ہوں۔

لیکن میں نفلی روزے رکھ بھی لیتا ہوں اور ترک بھی کر دیتا ہوں میں نوافل ادا بھی کرتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں۔

اور میں نے خواتین کے ساتھ شادی بھی کی ہے۔

تو جو شخص میری سنت سے منہ موڑے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَقُومُ مَقَامَ الْجِهَادِ النَّفْلُ مِنَ الطَّاعَاتِ لِلْمَرْءِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کی کچھ نفلی نیکیاں جہاد کی قائم مقام بن جاتی ہیں

318 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ غَيْلَانَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ وَهُوَ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخ الشاعر المكى يَقُوْلُ: سمعت

318– إسناده صحيح على شرط البخارى . وأخرجه البيهقى فى شرح السنة 2638 وأخرجه الطيالسى 2254 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/188 عن محمد بن جعفر، و 2/193 و 197 و221 ،والبخارى 3004 فى الجهاد: باب الجهاد بإذن الأبوين، والبيهقى فى السنن 9/25 من طريق ادم بن أبى إياس، ومسلم 2549 فى البر والصلة: باب بر الوالدين، والبغوى فى شرح السنة 2638 أيضًا . وأخرجه البخارى 5972 فى الأدب: باب لا يجاهد إلا بإذن الأبوين، ومسلم 2549 أيضًا، والنسائى 6/10 فى الجهاد: باب الرخصة فى التخلف لمن له والدان، والترمذى 1671 فى الجهاد: باب فيمن خرج فى الغزو وترك أبويه . وسيورده المؤلف برقم 420 من طريق سفيان الثورى، عن حبيب، به، فانظره . وأخرجه الحميدى 585 ، وأحمد 2/165 و 193، ومسلم 2549 6 ، والبيهقى فى السنن 9/25 من طريق مسعر والأعمش، عن حبيب بن أبى ثابت، به.

عبد الله بن عمر يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فقَالَ: اَحَيٌّ والداك؟ قال نعم قال ففيهما فجاهد.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت مانگے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان دونوں کی اچھی طرح خدمت کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُبَاحٌ لَهُ اَنْ يُّظْهِرَ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ التَّوْفِيقِ لِلطَّاعَاتِ اِذَا قَصَدَ بِذٰلِكَ التَّاَسِّي فِيْهِ دُوْنَ اِعْطَاءِ النَّفْسِ شَهْوَتَهَا مِنَ الْمَدْحِ عَلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نیکیوں کی

جو توفیق عطا کی ہے، اس کا اظہار کرے جبکہ اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگ اس حوالے سے اس کی پیروی کریں گے اس کا مقصد یہ نہ ہو کہ لوگ اس کی تعریف کریں گے' تو اس کے نفس کی خواہش پوری ہوگی

319 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): وَجِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَثَرَ الْوَجَعِ عَلَيْكَ بَيِّنٌ قَالَ اِنِّيْ عَلٰى مَا تَرَوْنَ قَرَاْتُ البارحة السبع الطول. (5: 47)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اگلے دن صبح آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ پر تکلیف کے آثار واضح ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری وہ صورتحال ہے' جو تم دیکھ رہے ہو' (اس حالت میں) میں نے گزشتہ رات (نوافل میں) سات لمبی سورتوں کی تلاوت کی تھی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ مَعَ قِيَامِهِ فِي النَّوَافِلِ اِعْطَاءَ الْحَظِّ لِنَفْسِهِ وَعِيَالِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی جان اور اہل خانہ کے حقوق کی ادائیگی کے ہمراہ رات کے وقت نوافل ادا کرے

320 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا

320– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 1968 في الصوم: باب من أقسم على أخيه ليفطر في التطوع ولم ير عليه قضاء إذا كان أوفق له، و 6139 في الأدب: باب صنع الطعام والتكلف للضيف، والترمذي 2413 في الزهد، عن محمد بن بشار، والبيهقي في السنن 4/276 من طريق أحمد بن حازم، كلاهما عن جعفر بن عون، بهذا الإسناد.

اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُوْرُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فقَالَ مَا شَاْنُكِ قَالَتْ اِنَّ اَخَاكَ ليست له حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَلَمَّا جَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رحب به سليمان وقرب إليه الطعام فقَالَ لَهُ سَلْمَانُ اطْعَمْ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا طَعِمْتَ فَاِنِّیْ مَا اَنَا بِآكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ مَعَهُ وَبَاتَ عِنْدَهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ قَامَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَبَسَهُ سَلْمَانُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا اَعْطِ كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهُ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَائْتِ اَهْلَكَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ قُمِ الْاٰنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا ثُمَّ خَرَجَا اِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهِ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ سَلْمَانُ فقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا قَالَ سَلْمَانُ.

عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔

ایک دن حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے آئے' تو سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کو بکھرے ہوئے حلیے میں دیکھا تو دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کے بھائی کو دنیا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آئے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو انہوں نے خوش آمدید کہا اوران کے سامنے کھانا رکھ دیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کھائیے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم نے' تو روزہ رکھا ہوا ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ کھائیں' کیونکہ میں بھی اس وقت تک نہیں کھاؤں گا' جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھانا کھالیا پھر وہ رات کو ان کے پاس ہی ٹھہر گئے جب رات کا وقت ہوا' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اٹھ کر نوافل ادا کرنے لگے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا' انہوں نے فرمایا: اے ابودرداء! تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔

تم ہر حق دار کو اس کا حق دو تم نفلی روزہ رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو تم نوافل ادا کیا بھی کرو اور سو بھی جایا کرو اور تم اپنی بیوی کے پاس بھی جایا کرو۔

جب صبح صادق کا وقت قریب آیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ اٹھ جائیں پھر یہ دونوں حضرات اٹھ کھڑے ہوئے ان دونوں نے نوافل ادا کیے اور نماز ادا کرنے کے لئے چلے گئے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی بات کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے وہی بات کہی جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِتْيَانُ الْمُبَالَغَةِ فِي الطَّاعَاتِ وَكَذٰلِكَ اجْتِنَابُ الْمَحْظُورَاتِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیکیاں کرتے ہوئے ان میں اہتمام کرے اور ممنوعہ چیزوں سے بھرپور طریقے سے بچے

321 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَيْقَظَ اَهْلَهُ وَاَحْيَى اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ.

وَقَدْ ذَكَرَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِيهِ وَجَدَّ اَبُوْ يَعْفُورٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نسطاس. (5: 47)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (رمضان کا آخری) عشرہ آجاتا تو نبی اکرم ﷺ اپنی اہلیہ کو بھی بیدار رکھتے تھے اور رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے اور کمر ہمت باندھ لیتے تھے۔

سفیان نامی راوی نے ایک مرتبہ "لفظ کوشش کرتے تھے" استعمال کیا۔

ابویعفور نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن عبید نسطاس ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لُزُومُ الْمُدَاوَمَةِ عَلٰى اِتْيَانِ الطَّاعَاتِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیکیوں پر عمل پیرا ہونے میں باقاعدگی اختیار کرے

322 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:

321– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/40، 41 عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 2024 في فضل ليلة القدر: باب العمل في العشر الأواخر من رمضان، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 1829 عن علي بن عبد الله، ومسلم 1174 في الاعتكاف: باب الاجتهاد في العشر الأواخر، وأبو داؤد 1376 في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، والنسائي 3/217، 218 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل وابن ماجة 1768 في الصيام: باب في فضل العشر الأواخر والبيهقي في السنن 4/313 .

322– إسناده صحيح، محمود بن خداش وثقه ابن معين والمصنف وأبو الفتح الأزدي، روى له الترمذي وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه احمد في المسند 6/43، وفي الزهد ص 8، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 6466 في الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل، وأبو داؤد 1370 في الصلاة: باب ما يؤمر به من القصد في الصلاة، ومسلم 783 في صلاة المسافرين: باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، والنسائي في السنن الكبرى في الرقائق عن حسين بن حريث كما في تحفة الأشراف 12/245 . وأخرجه أحمد 6/55، والبخاري 1987 في الصوم: باب هل يخص شيئًا من الأيام، من طريق يحيى القطان، وأحمد 6/189، والترمذي في الشمائل 303 من طريق عبد الرحمن بن مهدي.

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: كَانَ عَمَلُهُ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم ديمة.

علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل باقاعدگی سے ہوا کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَحَبَّ الطَّاعَاتِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا وَاظَبَ عَلَيْهِ الْمَرْءُ وَاِنْ قَلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نیکی وہ ہے جسے کرنے والا شخص باقاعدگی سے اسے سرانجام دے اگرچہ وہ نیکی تھوڑی ہو

323 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يدوم عليه صاحبه.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے کرنے والا شخص اسے باقاعدگی کے ساتھ کرتا رہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ فِيْ اَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ فِيْ اَيَّامِ الْعَشْرِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

ذوالحج کے پہلے عشرے میں مختلف طرح کی نیکیوں میں اہتمام کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

324 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ ابْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ ثم لم يرجع من ذٰلِكَ

323- إسناده صحيح على شرط الشيخين، والحديث في الموطأ برواية يحيى الليثي المتداولة 1/187 في الصلاة: باب جامع الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/176، والبخاري 6462 في الرقاق: باب القصد والمداومة في العمل. وأخرجه عبد الرزاق 20566 ومن طريقه البغوي في شرح السنة 934 عن معمر، وأحمد 6/46 عن أبي معاوية، و 6/51، وفي الزهد ص 24، 25، والبخاري 43 في الإيمان: باب أحب الدين إلى الله أدومه، ومسلم 785 221 في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاته أو استعجم عليه القرآن أو الذكر بان يرقد او يقعد حتى يذهب عنه ذلك، والنسائي 8/123 في الإيمان وشرائعه: باب أحب الدين إلى الله عز وجل، والبيهقي في السنن 3/17، من طريق يحيى بن سعيد، ومسلم 785-221 أيضًا، وابن ماجة 4238 في الزهد: باب المداومة على العمل، من طريق أبي أسامة، والترمذي 2856 في الأدب، وفي الشمائل 304 ومن طريقه البغوي في شرح السنة 933 من طريق عبدة بن سليمان، والبيهقي 3/17 من طريق أنس بن عياض.

بِشَيْءٍ . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی ایام ایسے نہیں ہیں، جن میں کوئی نیک عمل کرنا اللہ کے نزدیک ان دس دنوں (میں عمل کرنے سے) زیادہ پسندیدہ ہو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں۔

البتہ جو شخص اپنی جان اور مال کو لے کر نکلے اور پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ آئے۔ (اس کا اجر و ثواب اس سے زیادہ ہے)''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ وَشَهْرَ رَمَضَانَ فِي الْفَضْلِ يَكُونَانِ سِيَّانَ

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق ذوالحج کا پہلا عشرہ اور رمضان کا مہینہ فضیلت کے اعتبار سے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں

325 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرحمٰن بن أبى بكرة عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وذو الحجة . (1: 1)

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

324- وأخرجه الترمذى 757 فى الصوم: باب ما جاء فى العمل فى أيام العشر، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 1125 ، عن هَنَّاد، وابن ماجة 1727 فى الصيام: باب صيام العشر، عن علي بن محمد، والبيهقى فى السُّنن 4/284من طريق أحمد بن عبد الجبار . وأخرجه الطيالسى فى مسنده 2631 ومن طريقه البيهقى فى السُّنن 4/284 عن شعبة. وأخرجه أحمد 1/338 عن محمد بن جعفر، والبخارى 969 فى العيدين: باب فضل العمل فى أيام التشريق عن محمد بن عرعرة، والدارمى 2/25عن سعيد بن الربيع، ثلاثتهم عن شعبة، وأبو داوُد 2438 فى الصوم: باب فى صوم العشر، من طريق وكيع. وأخرجه أبو داوُد 2438 أيضًا من طريق وكيع وفى الباب عن أبى هريرة عند الترمذى 757 ، وابن ماجة 1728 ، والبغوى فى شرح السنة 1226 . وعن عبد الله بن عمرو عند الطيالسى 2283 . وعن جابر سيورده المؤلف فى باب الوقوف بعرفة والمزدلفة والدفع منهما.

325- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية من رجاله، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه الطيالسى 863 عن حماد بن سلمة، وأحمد 5/38 عن إسماعيل، وأحمد 5/47، 48، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 2/58 من طريق شعبة، والبخارى 1912 فى الصوم: باب شهرا عيد لا ينقصان، ومسلم 1089 32 فى الصيام: باب معنى قوله صلى الله عليه وسلم: شهرا عيد لا ينقصان ، والبيهقى فى السنن 4/250، والبغوى فى شرح السُّنة 1717 من طريق معتمر بن سليمان، ومسلم 1089 31 ، وأبو داوُد 2332 فى الصوم: باب الشهر يكون تسعًا وعشرين، وابن ماجة 1659 فى الصيام: باب ما جاء فى شهرى العيد، من طريق يزيد بن زريع، ومن طريقه البغوى فى شرح السُّنة 1717 من طريق بشر بن المفضل، كلهم عن خالد الحذاء ، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 863 أيضًا، والطحاوى 2/58 من طريق سالم بن عبد الله بن سالم، وأحمد 5/51 من طريق على بن زيد، والبخارى 1912 أيضًا، ومسلم 1089 32 ، والبيهقى 4/250، والبغوى 1717 من طريق إسحاق بن سويد، ثلاثتهم عن عبد الرحمٰن بن أبى بكرة، به.

''عیدوالے دومہینے کم نہیں ہوتے ہیں رمضان اورذوالحج''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اسْتِعْمَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَهْلَ الطَّاعَةِ بِطَاعَتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق اللہ تعالیٰ اہل اطاعت سے اپنی اطاعت کا کام لیتا ہے

326- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوْفِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ زُرْعَةَ الْخَوْلَانِيَّ قال: سَمِعْتُ اَبَا عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيَّ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ صَلَّى لِلْقِبْلَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا وَاَكَلَ الدَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ اللّٰهُ يَغْرِسُ فِيْ هٰذَا الدين بغرس يستعملهم في طاعته .

حضرت ابوعنبہ خولانی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک ہیں' جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی ہوئی ہے۔ انہوں نے جاہلیت میں خون کھایا تھا۔

وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس دین میں مسلسل پودے لگاتا رہے گا اور وہ ان لوگوں کو اپنی فرمانبرداری کے لئے استعمال کرتا رہے گا''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلَى الصَّالِحِيْنَ فِيْ زَمَانِهٖ دُوْنَ السَّعْيِ فِيْمَا يَكِدُّوْنَ فِيْهِ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کے نیک لوگوں پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائے' اور خود نیکیوں کے حوالے سے کوشش نہ کرے

327- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يحيى قال حدثنا بن وهب قال اَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وسام فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاَصْبُعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيهَا

326- وأخرجه أحمد 4/200، والبخاري في التاريخ الكبير 9/ 61 عن الهيثم بن خارجة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجة 8 في المقدمة، وابن عدي في الضعفاء 2/583 من طريق هشام بن عمار، عن الجراح بن مليح، بهذا الإسناد . قال البوصيري في الزوائد : هذا إسناد صحيح، رجاله كلهم ثقات.

قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نعم إذا كثر الخبث . (3: 65)

سیدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان عنہما بیان کرتی ہیں: سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں تشریف لائے آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا' اور آپ یہ فرمارہے تھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ عربوں کے لئے اس برائی کی وجہ سے بربادی ہے' جو قریب آچکی ہے' آج ''یاجوج ماجوج'' کی دیوار کا اتنا حصہ کھول دیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کے ذریعے حلقہ بنا کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے؟ جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے گی' تو پھر سب لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ قَدْرَ شِبْرٍ اَوْ ذِرَاعٍ بِالطَّاعَةِ كَانَتِ الْوَسَائِلُ وَالْمَغْفِرَةُ اَقْرَبُ مِنْهُ بِبَاعٍ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق جو شخص ایک بالشت یا ایک ہاتھ (کے برابر) نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے' تو وسائل اور مغفرت دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ (جتنا) اس کے قریب ہو جاتے ہیں

328 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ اَخِي الْحَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

327- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 2880 2 في الفتن: باب اقتراب الفتن وفتح ردم يأجوج ومأجوج. وأخرجه عبد الرزاق 20749 عن معمر، والبخاري 3346 في الأنبياء : باب قصة يأجوج ومأجوج، ومسلم 2880 2 من طريق عقيل بن خالد، وأحمد 6/ 428، ومسلم 2880 2 من طريق صالح بن كيسان، وأحمد 6/ 429 من طريق ابن إسحاق، والبخاري 3598 في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و 7135 في الفتن: باب يأجوج ومأجوج، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 4201، من طريق شعيب، والبخاري 7059 في الفتن: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: ويل للعرب من شر قد اقترب، ومسلم 2880 1، والنسائي في السنن الكبرى من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري 7135 أيضًا ومن طريقه البغوي 4201، من طريق محمد بن أبي عتيق، كلهم عن الزهري، بهذا الإسناد، وسقط من إسناد عبد الرزاق عن أم حبيبة . وأخرجه أحمد 6/ 428، والحميدي 308، وابن أبي شيبة 19061 ومن طريقه مسلم 2880، وابن ماجة 3953 في الفتن: باب ما يكون في الفتن، وأخرجه الترمذي 2187 في الفتن: باب ما جاء في خروج يأجوج ومأجوج .

328- حديث صحيح إسناده قوي . والقسم الأول منه وهو قوله: الكبرياء ردائي ... إلى قذفته في النار أخرجه الطيالسي 2387، وأبو داؤد 4090 في اللباس: باب ما جاء في الكبر . وأخرجه الطيالسي 2387 عن سلام، وابن أبي شيبة 9/89 عن ابن فضيل، والحميدي 1149، وأحمد 2/248 و 376 عن سفيان، وأحمد 2/427 عن ابن علية، و 2/442 عن عمار بن محمد، وأبو داؤد 4090 أيضًا، وابن ماجة 4174 في الزهد: باب البراءة من الكبر والتواضع، والبغوي في شرح السُّنة 3592 .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث): اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ فِيْ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ وَمَنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنِ اقْتَرَبَ منى ذراعا اقتربت منه باعا ومن جائنى يَمْشِيْ جِئْتُهُ اُهَرْوِلُ وَمَنْ جَاءَنِيْ يُهَرْوِلُ جِئْتُهُ اَسْعَى وَمَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَمَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ ملأ أكثر منهم وأطيب . (3: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کبریائی میری چادر ہے عظمت میرا تہبند ہے' جو شخص ان دونوں میں سے ایک حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوگا میں ایک ذراع اس کے قریب ہوں گا اور جو شخص ایک ذراع میرے قریب ہوگا میں دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ جتنا اس کے قریب ہوں گا اور جو شخص چلتے ہوئے میری طرف آئے گا میں دوڑتے ہوئے اس کی طرف جاؤں گا اور جو شخص دوڑتے ہوئے میری طرف آئے گا میں اس سے زیادہ تیزی سے اس کی طرف جاؤں گا اور جو شخص دل میں مجھے یاد کرے گا' تو میں بھی تنہا اسے یاد کروں گا اور جو شخص محفل میں مجھے یاد کرے گا' تو میں اس سے زیادہ افراد اور زیادہ پاکیزہ لوگوں کی محفل میں اسے یاد کروں گا''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْخَيْرِ عَلَى الْاَفْعَالِ الصَّالِحَةِ اِذَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

جب غیر مسلم لوگ نیک اعمال سرانجام دیں' تو اس پر ''بھلائی'' کے لفظ کا اطلاق کرنا

329 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أرأيت اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ فَهَلْ فِيْهَا اَجْرٌ فقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمْتَ عَلٰى ما سلف لك من أجر . (3: 65)

329- إسناده صحيح ' وأخرجه عبد الرزاق 19685 ، وأحمد 3/402، والبخارى 1436 فى الزكاة: باب من تصدق فى الشرك ثم أسلم، ومسلم 123 195 فى الإيمان: باب بيان حكم عمل الكافر إذا أسلم بعده، والطبرانى فى الكبير 3086 ، والبيهقى فى السُّنن 9/123، و10/316، والبغوى شرح السُّنة 27 من طريق معمر، والبخارى 2220 فى البيوع: باب شراء المملوك من الحربى وهبته وعتقه، و 5992 فى الأدب: باب من وصل رحمه فى الشرك ثم أسلم، وأبو عوانة 1/73 من طريق شعيب، ومسلم 123 194 وأبو عوانة 1/72، والطبرانى 3087 من طريق يونس بن يزيد، ومسلم 123 195 ، وأبو عوانة 1/72، والطبرانى 3089 ، من طريق صالح بن كيسان، والطبرانى 3088 من طريق عبد الرحمٰن بن مسافر، كلهم عن الزهرى، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 554 ، وأحمد 3/434، والبخارى 2538 فى العتق: باب عتق المشرك، ومسلم 123 195 و 196 ، وأبو عوانة 1/73، والطبرانى 3076 و 3084 ، والبيهقى فى السُّنن 10/316 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه عروة، به.

✿✿ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان امور کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو میں نے زمانہ جاہلیت میں نیکی کے طور پر کئے تھے جن کا تعلق صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے اور صدقہ کرنے سے ہے کیا ان کا اجر ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے پہلے جو عمل کئے تھے۔ ان کے اجر کے طور پر ہی اسلام قبول کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَعْمَالَ الَّتِيْ يَعْمَلُهَا مَنْ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَتْ اَعْمَالًا صَالِحَةً لَا تَنْفَعُ فِي الْعُقْبٰى مَنْ عَمِلَهَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ اعمال جنہیں کوئی غیر مسلم شخص سرانجام دیتا ہے، اگرچہ وہ نیک اعمال ہوتے ہیں، لیکن اگر اس (غیر مسلم) نے دنیا میں یہ نیک اعمال کئے تھے' تو یہ آخرت میں اسے فائدہ نہیں دیں گے

330- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بن جُدْعَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَقْرِي الضَّيْفَ وَيُحْسِنُ الْجِوَارَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ فَهَلْ يَنْفَعُهُ ذٰلِكَ قَالَ لَا اِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا قَطُّ اللّٰهُمَّ اغفر لي خطيئتي يوم الدين . (3: 65)

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی:۔ ابن جدعان زمانہ جاہلیت میں مہمان نوازی کرتا پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا تھا۔ صلہ رحمی کرتا تھا' تو کیا اس کو (ان اچھائیوں کا) کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! کیونکہ اس نے کبھی بھی یہ نہیں کہا۔ اے اللہ! قیامت کے دن میرے گناہوں کی مغفرت کردے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْكَافِرَ وَاِنْ كَثُرَتْ اَعْمَالُ الْخَيْرِ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَنْفَعْهُ مِنْهَا شَيْءٌ فِي الْعُقْبٰى

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق اگر کافر شخص کے دنیا میں کئے گئے نیک اعمال زیادہ بھی ہوں' تو ان میں سے کوئی بھی چیز اسے آخرت میں فائدہ نہیں دے گی

331- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

330- إسناده صحيح، على شرط مسلم، القواريري: هو عبيد الله بن عمر . وأبو سفيان: هو طلحة بن نافع، احتج به مسلم، وروى له البخاري مقرونًا، وروى له الأعمش أحاديث مستقيمة، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه أبو عوانة 1/ 100 من طريق عفان بن مسلم، عن عبد الله الواحد ابن زياد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/ 93، ومسلم 214 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على الكفر لا ينفعه عمل، وأبو عوانة 1/100 . وأخرجه الحاكم 2/405 وقال: صحيح الإسناد، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): اَنَّهَا سَاَلَتْهُ عَنْ قَوْلِهِ: (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ) (ابراهيم: 48) فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ فقالَ: عَلَى الصِّرَاطِ، قَالَتْ قُلْتُ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ قَالَ لَا يَنْفَعُهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ يوم الدين. (3: 73)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''جب زمین کو دوسری زمین میں اور آسمانوں کو بھی تبدیل کر دیا جائے' تو یہ سب' ایک اور زبردست اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھک جائیں گے۔''

تو اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پل صراط پر ہوں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابن جدعان زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا تھا لوگوں کو کھانا کھلاتا تھا' تو کیا یہ چیز اسے فائدہ دے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسے فائدہ نہیں دے گی' کیونکہ اس نے کبھی بھی یہ نہیں کہا: اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کی مغفرت کر دینا۔

ذِكْرُ الْقَصْدِ الَّذِىْ كَانَ لِاَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ اسْتِعْمَالِهِمُ الْخَيْرَ فِيْ اَنْسَابِهِمْ

اس مقصد کا تذکرہ جس کی وجہ سے زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنے انساب میں نیکیاں کیا کرتے تھے

332- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرِّيَّ بْنَ قَطَرِيٍّ يُحَدِّثُ عن عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

(متن حدیث): قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ وَكَانَ يَفْعَلُ وَيَفْعَلُ قَالَ اِنَّ اَبَاكَ اَرَادَ اَمْرًا فَاَدْرَكَهُ يَعْنِي الذِّكْرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عَنْ طَعَامٍ لَا اَدَعُهُ اِلَّا تَحَرُّجًا قَالَ لَا تَدَعْ شَيْئًا

331- إسناده صحيح على شرط مسلم، داؤد بن أبي هند روى له مسلم، وعلّق له البخارى، وباقي السند ثقات على شرطهما . وأخرجه إلى قوله: على الصراط أحمد 6/35 عن ابن أبي عدى، و 6/134 من طريق وهيب، و 6/218 عن إسماعيل بن علية، ومسلم 2791 في صفات المنافقين: باب في البعث والنشور وصفة الأرض يوم القيامة، وابن ماجة 4279 في الزهد: باب ذكر البعث، من طريق على بن مسهر، والترمذى 3121 في التفسير: باب ومن سورة إبراهيم عليه السلام من طريق سفيان، والدرامى 2/328 من طريق خالد الحذاء ، والحاكم 2/352 .

332-وأخرجه بتمامه الطبراني في الكبير 17/ 247 و 250 و 251 عن محمد بن عبدوس بن كامل، عن على بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1033 و 1034 عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 4/258 عن محمد بن جعفر، و 4/377 عن يحيى بن سعيد، والبيهقي في السُّنن 7/279 من طريق روح بن عبادة، ثلاثتهم عن شعبة، به . وقسمه الأول إلى قوله: فادركه- يعني الذكر أخرجه أحمد 4/258 عن حسين، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد أيضًا 4/ 379 من طريق سفيان، عن سماك، به . وقوله لا تدع شيئًا ضارعت النصرانية فيه أخرجه الترمذى 1565 في السير: باب ما جاء في طعام المشركين، من طريق وهب بن جرير، عن شعبة، به.

ضَارَعَتَ النَّصْرَانِيَّةَ فِيهِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي فَيَأْخُذُ صَيْدًا وَلَا أَجِدُ مَا أَذْبَحُ بِهِ إِلَّا الْمَرْوَةَ أَوِ الْعَصَا قَالَ أَمِرَّ الدَّمَ بما شئت واذكر اسم الله . (3: 65) 31

﴿﴾ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد صلہ رحمی کرتے تھے وہ یہ عمل کیا کرتے تھے اور وہ عمل کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے والد ایک چیز کے طلب گار تھے وہ انہیں مل گئی (راوی کہتے ہیں) یعنی شہرت۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے ایسے کھانے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں جسے میں حرج کے طور پر ترک کر دیتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسی کسی چیز کو نہ چھوڑو جس میں نصرانیت نے شمولیت اختیار کی ہو۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں پھر وہ ایک شکار کو پکڑ لیتا ہے مجھے کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس کے ذریعے میں اسے ذبح کروں۔ صرف کانہ یا لاٹھی ملتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جس چیز کے ذریعے چاہو خون بہادو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے لو (اور پھر شکار کو کھالو)

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّشْمِيرِ فِي الطَّاعَاتِ وَإِنْ جَرَى قَبْلَهَا مِنْهُ مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ مِنَ الْمَحْظُورَاتِ

نیکیاں کرنے کے حوالے سے جو اہتمام کرنا آدمی پر لازم ہے اس کا تذکرہ اگرچہ اس سے پہلے آدمی کی طرف سے ایسے ممنوعہ امور کا ارتکاب ہو چکا ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے

333 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الرِّشْكُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

(متن حدیث): قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعُلِمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ فَمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل ميسر لما خلق . (30:3)

﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا اہل جہنم کے مقابلے میں اہل جنت

333- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 2649 في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي في بطن أمه، والبيهقي في الاعتقاد ص 94، من طريق يحيى بن يحيى، وأبو داؤد 4709 في السُّنة: باب في القدر، عن مسدد، والطبراني في الكبير 18/ 267 من طريق أبي عبد الرحمٰن المقرء، ثلاثتهم عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. بلفظ لما خلق له . وأخرجه أحمد 4/431، والبخاري 6596 في القدر: باب جف القلم على علم الله، وقوله: (وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلَى عِلْمٍ) ، و 7551 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) ، وفي كتابه خلق أفعال العباد ص 53، ومسلم 2649 أيضًا، وعبد الله بن أحمد في السُّنة 691 ، وأبو نعيم في الحلية 6/294، والآجري في الشريعة ص 174، والطبراني في الكبير 18/ 266 ، و 268 و 269 و 270 و 272 و 273 و 274 .

معلوم (یعنی طے) شدہ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

عرض کی گئی: پھر عمل کرنے والے لوگ عمل کیوں کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے لئے وہ چیز آسان کردی جاتی ہے' جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلَى قَضَاءِ اللّٰهِ دُوْنَ التَّشْمِيرِ فِيمَا يُقَرِّبُهُ اِلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب بنانے والے اعمال کو سرانجام دیئے بغیر اللہ تعالیٰ کے فیصلے (یعنی تقدیر کے لکھے) پر اکتفاء کرنے کو ترک کرے

334 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلَا نَتَّكِلُ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَاَ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى)

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازے میں شریک ہوئے آپ نے ایک شاخ لی اور اس کے ذریعے زمین کو کریدنے لگے پھر آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم میں سے ہر ایک شخص کا جہنم یا جنت میں مخصوص ٹھکانہ طے کردیا گیا ہے'' تو ایک صاحب نے عرض کی: کیا ہم (اسی پر) تکیہ نہ کرلیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرو' کیونکہ ہر شخص کے لئے (اس کا مخصوص عمل) آسان کردیا جاتا ہے۔''

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''پس جو شخص دے اور پرہیزگاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے' تو ہم اس کے لئے آسانی کو آسان کردیں گے اور جو شخص بخل کا مظاہرہ کرے بے نیازی اختیار کرے اور اچھائی کی تکذیب کرے' تو ہم اس کے لئے تنگی کو آسان کردیں گے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ

اس بات کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں سلیمان اعمش نامی راوی منفرد ہے

335– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):اَنَّهٗ كَانَ فِيْ جِنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ اَوْ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا كُلٌّ مُيَسَّرٌ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى).

قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ فَلَمْ انكره من حديث سليمان.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ایک مرتبہ آپ ایک جنازے میں شریک ہوئے۔آپ نے ایک شاخ لی اوراس کے ذریعے زمین کریدنے لگے۔آپ نے ارشادفرمایا:

''تم میں سے ہرایک کا جہنم میں یا جنت میں مخصوص ٹھکانہ طے کردیا گیا ہے''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کرلیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لئے آسانی کردی جاتی ہے۔(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''پس جو شخص دے اور پرہیزگاری اختیار کرے اوراچھائی کی تصدیق کرے تو ہم اس کے لئے آسانی کو آسان کردیں گے۔اور جو شخص بخل کا مظاہرہ کرے اور بے نیازی اختیار کرے اوراچھائی کی تکذیب کرے تو ہم اس کے لئے تنگی کو آسان کردیں گے''۔

شعبہ کہتے ہیں: منصور بن معتمر نے مجھے یہ حدیث سنائی لیکن میں نے سلمان سے منقول ہونے کے حوالے سے اس کا انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلَى الْقَضَاءِ النَّافِذِ دُوْنَ اِتْيَانِ الْمَاْمُوْرَاتِ وَالْاِنْزِجَارِ عَنِ الْمَحْظُوْرَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مامور چیزوں پر عمل پیرا ہونے اور ممنوعہ چیزوں سے پرہیز کرنے کو ترک کرکے نافذ ہونے والی قضاء (یعنی تقدیر کے فیصلے) پر تکیہ کرنے کو ترک کرے

336 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

(متن حدیث):عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَعْمَلُ لِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَمْ لِاَمْرٍ نَاْتَنِفُهٗ قَالَ لِاَمْرٍ قَدْ

336- إسناده على شرط مسلم، ويشهد له الحديث السابق. وأخرجه مسلم 2647 في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي في بطن أمه، عن أبي الطاهر، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ إِذًا فقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عامل ميسر لعمله . (3: 65)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم کسی ایسے معاملے کے حوالے سے عمل کرتے ہیں جو پہلے سے طے ہو چکا ہے یا کسی ایسے معاملے کے حوالے سے کرتے ہیں جو نئے سرے سے رونما ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ایسی صورت ہے' جو پہلے سے طے ہو چکا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر عمل کیوں کیا جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عمل کرنے والے کے لئے اس کا مخصوص عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الاغْتِرَارِ بِكَثْرَةِ إِتْيَانِهِ الْمَأْمُوْرَاتِ وَسَعْيِهِ فِيْ أَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ماموراحکام پر عمل پیرا ہونے اور مختلف طرح کی نیکیوں (پر عمل پیرا ہونے کی) کوشش کرنے کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو

337 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا بن عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ' عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): أَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا عَنْ أَمْرِنَا كَأَنَّا نَنْظُرُ إِلَيْهِ أَبِمَا جَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ أَوْ بِمَا يُسْتَأْنَفُ قَالَ لَا بَلْ بِمَا جَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ إِذًا قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ .

قَالَ سُرَاقَةُ فَلَا أَكُوْنُ أَبَدًا أَشَدَّ اجْتِهَادًا فِي الْعَمَلِ مِنِّي الْآنَ. (3: 38)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن جعشم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اس صورت حال کے بارے میں بتائیے جس کا ہم جائزہ لیتے ہیں۔ کیا اس کے بارے میں قلم جاری ہو چکے ہیں اور تقدیر طے ہو چکی ہے؟ یا یہ نئے سرے سے کوئی چیز ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ اس بارے میں قلم جاری ہو چکے ہیں اور تقدیر طے ہو چکی ہے۔ انہوں نے عرض کی: پھر عمل کیوں کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو' کیونکہ ہر شخص کے لئے آسانی کر دی جاتی ہے۔

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آج کے بعد میں ہمیشہ عمل کے بارے میں بھرپور کوشش کرتا رہوں گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَرَادَ بِهِ مُيَسَّرٌ لِمَا قُدِّرَ لَهُ فِيْ سَابِقِ عِلْمِهِ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ

337- إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 3/292، 293 عن يحيى بن آدم وأبي النضر، ومسلم 2648 في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي في بطن أمه، عن أحمد بن يونس، ويحيى بن يحيى، والبغوي في شرح السنة 74 . وأخرجه أحمد 3/304، ومن طريقه ابنه عبد الله في السُّنة 690 .

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "ہر کسی کے لئے آسانی کر دی جاتی ہے"

اس سے مراد یہ ہے: جو چیز آدمی کے نصیب میں لکھی ہوتی ہے وہ اس کے لئے آسان کر دی جاتی ہے، جو بھلائی یا برائی سے تعلق رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے ہے

338 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُعَدِّلُ بِالْفُسْطَاطِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ حدثنا ابن وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَتَادَةَ السُّلَمِيُّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متنِ حدیث): خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ ثُمَّ اَخَذَ الْخَلْقَ مِنْ ظَهْرِهٖ فقَالَ هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَهٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِي قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلٰى مَاذَا نَعْمَلُ قَالَ عَلٰى مَوَاقِعِ الْقَدَرِ .

حضرت عبدالرحمٰن بن قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر اس نے ان کی پشت میں سے مخلوق کو نکالا اور فرمایا: یہ جنت میں ہوں گے اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے اور یہ جہنم میں ہوں گے اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر ہم عمل کس بنیاد پر کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تقدیر کے فیصلے کی بنیاد پر"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلٰى مَا يَاْتِيْ مِنَ الطَّاعَاتِ دُوْنَ الْاِبْتِهَالِ اِلَى الْخَالِقِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ اِصْلَاحِ اَوَاخِرِ اَعْمَالِهٖ

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ جن نیکیوں پر عمل پیرا ہوتا ہے ان پر تکیہ کرنے کو ترک کر دے جبکہ اس نے (وہ نیکیاں کرتے ہوئے) خالق کی طرف اپنی توجہ مبذول نہ کی ہو، جو اس کے اعمال کے انجام میں بھلائی کے حوالے سے ہو

339 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابن جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ رَبِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

338- وأخرجه الحاكم 1/31 من طريق الربيع بن سليم، عن ابن وهب، بهذا الإسناد، ولفظه على موافقة القدر، وصححه، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/186 عن الحسن بن سوار. قال الهيثمي في المجمع 7/186: ورجاله ثقات.

339- إسناده حسن، وأخرجه ابن ماجة 4199 في الزهد: باب التوقي على العمل، وأخرجه ابن المبارك في الزهد 596 ومن طريقه أحمد 4/94، والطبراني في الكبير 19/ 866، والقضاعي في مسند الشهاب 1175 .

(متن حدیث): اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا كَالْوِعَاءِ اِذَا طَابَ اَعْلَاهُ طَابَ اَسْفَلُهُ وَاِذَا خبث أعلاه خبث أسفله .

❁❁ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اعمال کا دارومدار خاتمے کے اعتبار سے ہوتا ہے' جس طرح برتن ہوتا ہے' جس کا اوپر والا حصہ ٹھیک ہو' تو نیچے والا بھی صاف ہوگا' جب اوپر والا حصہ گندہ ہوگا' تو نیچے والا بھی گندہ ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ اَنْ يَعْتَمِدَ مِنْ عَمَلِهِ عَلٰى اٰخِرِهِ دُوْنَ اَوَائِلِهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے عمل کے آخری حصے پر اعتماد کرے نہ کہ پہلے حصے پر (اعتماد) کرے

340 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ . (3: 66)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعمال کا دارومدار خاتمے کے اعتبار سے ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ وُفِّقَ لِلْعَمَلِ الصَّالِحِ قَبْلَ مَوْتِهِ كَانَ مِمَّنْ اُرِيْدَ بِهِ الْخَيْرُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق جس شخص کو مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق دیدی گئی وہ ان لوگوں میں شامل (شمار) ہوگا جن کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلیا گیا

341 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا يَسْتَعْمِلُهُ قِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ .

340– نعيم بن حماد، سيّء الحفظ، لكن يشهد له حديث معاوية الذى قبله.

341– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الترمذى 2142 فى القدر: باب ما جاء أن الله كتب كتابًا لأهل الجنة وأهل النار، والبغوى فى شرح السُّنة 4098 من طريق على بن حجر، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 4/340 من طريق قتيبة بن سعيد، عن إسماعيل بن جعفر، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 3/106 و120 و230، والآجرى فى الشريعة ص 185، والحاكم 4/ 339، 340 من طرق عن حميد، به. ونسبه الهيثمى فى المجمع 7/215 إلى الطبرانى فى الأوسط .

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے' تو اس سے کام لیتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ اس سے کیسے کام لیتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسے مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق دیدیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ فَتْحَ اللّٰهِ عَلَى الْمُسْلِمِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ فِيْ اٰخِرِ عُمْرِهٖ مِنْ عَلَامَةِ اِرَادَتِهٖ جَلَّ وَعَلَا لَهُ الْخَيْرَ

اس روایت کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو اس کی عمر کے آخری حصے میں نیک عمل کرنے کی توفیق عطا کرتا ہے' تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلیا ہے

342 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إذا أراد الله بعبد خير عَسَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهٖ قِيْلَ وَمَا عَسَلُهُ قَبْلَ مَوْتِهٖ قَالَ يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَيْنَ يدى موته حتى يرضى عنه . (3: 66)

٭٭ حضرت عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے' تو اس کے مرنے سے پہلے اسے شہد کردیتا (یعنی اس کی پاکیزہ تعریف کرتا) ہے''۔

عرض کی گئی: اس کو مرنے سے پہلے شہد کردینے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے مرنے سے پہلے نیک عمل کو کھول دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص اس سے راضی ہوجاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ الَّذِيْ يُفْتَحُ لِلْمَرْءِ قَبْلَ مَوْتِهٖ مِنَ السَّبَبِ الَّذِيْ يُلْقِي اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مَحَبَّتَهٗ فِيْ قُلُوْبِ اَهْلِهٖ وَجِيْرَانِهٖ بِهٖ

اس بات کا بیان' جب کسی شخص کو مرنے سے پہلے نیک عمل کرنے کی توفیق عطا کردی جائے' تو اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اہل خانہ اور اس کے پڑوسیوں کے دل میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے

342– إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 5/224، والبزار 2155 عن بشر بن ادم، والحاكم 1/340 من طريق يحيى بن أبي طالب، ثلاثتهم عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد، ولفظ المسند : استعمله بدل عسله . قال الهيثمي في المجمع 7/214: ورجال أحمد والبزار رجال الصحيح. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وانظر ما قبله.

343 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):إذا أراد الله بعبد خير عَسَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ قِيْلَ وَمَا عَسَلُهُ قَالَ يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَيْنَ يَدَىْ مَوْتِهِ حتى يرضى عنه . (3: 66)

حضرت عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے' تو اس کو مرنے سے پہلے اسے شہد کر دیتا (یعنی اس کی پاکیزہ تعریف کرتا) ہے۔عرض کی گئی: اس کو شہد کرنے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے مرنے سے پہلے اس کے لئے نیک عمل کو کھول دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص اس سے راضی ہو جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الْقُنُوْطِ اِذَا وَرَدَتْ عَلَيْهِ حَالَةُ الْفُتُوْرِ فِي الطَّاعَاتِ فِيْ بَعْضِ الْاَحَايِيْنِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب اس پر بعض اوقات میں نیکیوں کے حوالے سے کمی کی کیفیت طاری ہو' تو آدمی (اس صورتحال میں) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

344- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

(متن حدیث):قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اِذَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْنَا مِنْ اَنْفُسِنَا مَا نُحِبُّ فَاِذَا رَجَعْنَا اِلٰى اَهَالِيْنَا فَخَالَطْنَاهُمْ اَنْكَرْنَا اَنْفُسَنَا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِىْ فِي الْحَالِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُظِلَّكُمْ بِاَجْنِحَتِهَا وَلٰكِنْ سَاعَةً وساعة . (3: 65)

343– إسناده صحيح، موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي، روى له النسائي والترمذي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح، وهو مكرر ما قبله.

344– إسناده صحيح، عبيد الله بن فضالة ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البزار 3234 عن زهير بن محمد الرازي، عن رجال الصحيح، غير زهير بن محمد الرازي، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 3/175 من طريق ثابت البناني، عن أنس . ويشهد له حديث حنظلة عند مسلم 2750 في التوبة: باب فضل دوام الذكر والفكر في أمور الآخرة . وحديث أبي هريرة عند ابن المبارك في الزهد 1075 ، والطيالسي 2583 .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ کہا کرتے تھے: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں' تو ہمیں اپنی باطنی کیفیات پسندیدہ محسوس ہوتی ہیں' لیکن جب ہم اپنے گھر والوں کے ساتھ جا کر ان کے ساتھ میل جول کرتے ہیں' تو ہماری کیفیات مختلف ہو جاتی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے پاس جس کیفیت میں ہوتے ہو اگر مستقل طور پر اس کیفیت میں رہو' تو فرشتے تمہارے ساتھ مصافحہ کریں اور تم پر اپنے پروں کے ذریعے سایہ کریں' لیکن وقت' وقت (کی کیفیت مختلف ہوتی ہے)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مِنْ تَرْكِ الْقُنُوْطِ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ تَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلٰى سَعَةِ رَحْمَتِهٖ وَاِنْ كَثُرَتْ اَعْمَالُهٗ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

اور یہ بھی لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت پر تکیہ نہ کرے اگرچہ اس کے اعمال زیادہ ہوں

345 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ فِي الْجَنَّةِ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدٌ. (3: 72)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مومن کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیسی سزا موجود ہے' تو کوئی شخص جنت کی امید نہ رکھے اور کافر کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کتنی ہے' تو کوئی شخص جنت سے مایوس نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ الرَّجَاءِ وَتَرْكِ الْقُنُوْطِ مَعَ لُزُوْمِهِ الْقُنُوْطَ وَتَرْكَ الرَّجَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے فضل) کی امید رکھے اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو

اس کے ہمراہ وہ مایوسی کو بھی لازم رکھے اور امید کو بھی ترک رکھے

346 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ اَخِي الْحَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا

345– إسناده جيد على شرط مسلم . وأخرجه الترمذي 3542 في الدعوات: باب خلق الله مئة رحمة، عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث حسن، لا نعرفه إلا من حديث العلاء ، عن ابيه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/334 و 484 من طريق زهير بن محمد التميمي، عن العلاء ، به . وأخرجه البخاري 6469 في الرقاق: باب الرجاء مع الخوف، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 4180 من طريق سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 656 من طريق إسماعيل بن جعفر، عن العلاء ، به، ويخرج هناك.

اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عائشة رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ الجنة. (3: 30)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات ایک شخص اہل جنت کا سا عمل کرتا رہتا ہے' حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے بعض اوقات ایک شخص ایسے جہنم کا سا عمل کرتا رہتا ہے' حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الثِّقَةِ بِاللّٰهِ فِيْ اَحْوَالِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ بِاِتْيَانِ الْمَاْمُوْرَاتِ وَانْزِعَاجِهِ عَنْ جَمِيْعِ الْمَزْجُوْرَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق یہ بات لازم ہے کہ وہ تمام احوال میں اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے

جب وہ مامور کاموں کو سرانجام دیتا ہے' اور جب وہ تمام ممنوعہ کاموں سے بچتا ہے

347 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم

(متن حدیث): أن اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَقُوْلُ مَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا فَاِنْ سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ اَعْطَيْتُهُ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِيْ اَعَذْتُهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يكره الموت وأكره مساء ته.

346–وأخرجه احمد 6/107 من طريق حماد بن زيد، و6/108 من طريق ابى الزناد.

347– ولكن للحديث طرق أخرى يدل مجموعها على أنه له أصلًا.. منها عن عائشة أخرجه أحمد في الزهد، والبيهقي في الزهد من طريق عبد الواحد بن ميمون، عن عروة، عنها، وذكر ابن حبان وابن عدي، أنه تفرد به، وقد قال البخاري: إنه منكر الحديث. لكن أخرجه الطبراني من طريق يعقوب بن مجاهد، عن عروة، وقال: لم يروه عن عروة إلا يعقوب وعبد الواحد. ومنها عن أبي أمامة، أخرجه الطبراني والبيهقي في الزهد بسند ضعيف. ومنها عن علي عند الإسماعيلي في مسند علي. وعن أنس أخرجه أبو يعلى، والبزار، والطبراني، وفي سنده ضعيف أيضًا. وعن حذيفة أخرجه الطبراني مختصرًا وسنده حسن غريب. وعن معاذ بن جبل أخرجه ابن ماجة 3989 وأبو نعيم في الحلية 1/5 مختصرًا وسنده ضعيف أيضًا. والحديث الذي أورده المؤلف أخرجه البخاري 6502 في الرقاق: باب التواضع، عن محمد بن عثمان بن كرامة، بهذا الإسناد.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَا يُعْرَفُ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا طَرِيْقَانِ اثْنَانِ هِشَامٌ الْكِنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَكِلَا الطَّرِيْقَيْنِ لَا يَصِحُّ وَاِنَّمَا الصَّحِيْحُ مَا ذَكَرْنَاهُ .

(3: 60)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے' جو شخص میرے ولی کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے وہ مجھے (جنگ کی) دعوت دیتا ہے اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ چیزیں وہ ہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے مسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے' یہاں تک میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں' تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ سنتا ہے۔ اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ چلتا ہے میرا بندہ جو مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں اور پھر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے' تو میں اسے پناہ دیتا ہوں اور مجھے کسی بھی کام کو کرنے میں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا مومن کی جان قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے' کیونکہ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور مجھے اس کا ناپسند کرنا' پسند نہیں ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت صرف انہی دو طریقوں سے معروف ہے یعنی ہشام کنعانی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جبکہ عبدالواحد بن میمون نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے' اور یہ دونوں سندیں مستند نہیں ہیں۔

صحیح روایت وہ ہے' جو ہم نے ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّشْدِيْدِ فِي الْاُمُوْرِ وَتَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلَى الطَّاعَاتِ

امور میں احتیاط کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ اور اس اطاعت پر تکیہ کرنے کو ترک کرنا

348 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يُنَجِّيهِ عَمَلُهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا . (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے کسی بھی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی نہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ہے' تو تم لوگ میانہ روی اختیار کرو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّسْدِيدِ وَالْمُقَارَبَةِ فِي الْأَعْمَالِ دُوْنَ الْإِمْعَانِ فِي الطَّاعَاتِ حَتّٰى يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے اعمال میں سیدھا رہے اور میانہ روی اختیار کرے

وہ اتنی زیادہ نیکیاں نہ کرے کہ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کیا جائے

349 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسماعيل عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَإِنْ كَانَ صَاحِبُهَا سَادًّا وَقَارِبًا فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تعدوه . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک ہر عمل کی ایک رغبت ہوتی ہے اور ہر رغبت کی ایک فترت ہوتی ہے جب عمل کرنے والا شخص ٹھیک رہے اور میانہ روی اختیار کرے تو تم اس کی امید رکھو اور اگر انگلی کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا جائے تو پھر تم اسے کسی گنتی میں شمار نہ کرو"۔

348– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/451 عن حجاج ويونس، ومسلم 2816 71 في صفات المنافين: باب لن يدخل أحد الجنة بعمله بل برحمة الله تعالى، عن قتيبة بن سعيد، ثلاثتهم عن ليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2816 71 أيضًا من طريق عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، به. وأخرجه الطيالسي 2322، وأحمد 2/514و 537، والبخاري 6463 في الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل، والبيهقي في السُّنن 3/18، والبغوي في شرح السُّنة 4192 من طريق ابن أبي ذئب، وأحمد في الزهد ص 475 من طريق أبي معشر، كلاهما عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. = وأخرجه أحمد 2/235و 326 و390و 509و 524، ومسلم 2816 72 و 73 من طريق عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/344و 466و 495، ومسلم 2816 74 و 76، وابن ماجة 4201 في الزهد: باب التوقي على العمل، وأبو نعيم في الحلية 7/129، والبغوي في شرح السُّنة 4194 والبزار 3448 من طرق عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/262، ومسلم 2816 75، من طريق إبراهيم بن سعد، والبخاري 5673 في المرضى: باب تمني المريض الموت، والبيهقي في السنن 3/377 من طريق شعيب. وأخرجه أحمد 2/386و 469 من طريق حماد، عن محمد بن زياد، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/256 من طريق زياد المخزومي، و 2/482 من طريق عبد الرحمن بن أبي عمرة، و2/488 من طريق أبي مصعب، و 2/509 من طريق أبي سلمة، 2/519 من طريق أبي الزياد الطحان، وأبو نعيم في الحلية 8/379 من طريق حماد، عن محمد بن زياد، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 660 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. فانظره.

349– إسناده قوي، وأخرجه الترمذي 2453 في صفة القيامة. وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 2/89. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو، تقدم برقم 11، فانظره مع شرح معناه هناك.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُقَارَبَةِ فِي الطَّاعَاتِ اِذِ الْفَوْزُ فِي الْعُقْبٰى يَكُوْنُ بِسَعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ لَا بِكَثْرَةِ الْاَعْمَالِ

اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ 'نیکیوں میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے' کیونکہ آخرت کی کامیابی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی وجہ سے ہوگی اعمال کی کثرت کی وجہ سے نہیں ہوگی

350- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَلَا يُنْجِي اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قُلْنَا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ منه برحمته . (1: 67)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیار کرو' کسی بھی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلوائے گا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی نہیں' البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ وَالدُّلْجَةِ فِي الطَّاعَاتِ عِنْدَ الْمُقَارَبَةِ فِيْهَا

صبح وشام اور رات کے ابتدائی حصے میں نیکیوں کا حکم ہونے کا تذکرہ' جبکہ ان میں میانہ روی اختیار کی جائے

351- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ سَعِيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهُ فسددوا وقاربوا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوَاحِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ . (1: 67)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ دین آسان ہے اور جو شخص اس میں سختی کرنے کی کوشش کرے گا' تو یہ دین اس پر غالب آجائے گا' تو تم لوگ ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری حاصل کرو اور تم لوگ صبح' شام اور رات کے کچھ حصے (میں عمل) کے ذریعے مدد

350- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي، ثقة، روى له النسائي، ومن فوقه على شرطهما . ومن حديث جابر أخرجه أحمد 3/337 من طريق محمد بن طلحة، ومسلم 2817 في صفات المنافقين . وأخرجه مسلم 2817 77 من طريق معقل، عن أبي الزبير، عن جابر. ومن حديث ابي هريرة تقدم برقم 348 .

351- إسناده صحيح على شرط البخاري، أحمد بن المقدام من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه البخاري 39 في العلم: باب الدين يسر، والنسائي 8/121، 122 في الإيمان وشرائعه: باب الدين يسر، عن أبي بكر بن نافع، والبيهقي في السُّنن 3/18 .

حاصل کرو"۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِاِتْيَانِ الطَّاعَاتِ عَلَى الرِّفْقِ مِنْ غَيْرِ تَرْكِ حَظِّ النَّفْسِ فِيْهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہے کہ وہ نرمی کے ساتھ نیکیاں سرانجام دے اور ان کے بارے میں اپنی ذات کے حصے کو ترک نہ کرے (یعنی اس کے حقوق کا خیال رکھے)

352 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

(متن حدیث): قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ لَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ وَلَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنت الذى تقول ذلك ؟

فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ صُمْ وَاَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَلَاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يُرِيْدُ بِالَكَ لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ ضَعْفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَمَّا وَطَّنَ نَفْسَهٗ عَلَيْهِ من الطاعات . (1: 95)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پتہ چلی کہ میں نے یہ کہا ہے: میں جب تک زندہ رہا' رات بھر نفل پڑھتا رہوں گا اور دن بھر روزہ رکھتا رہوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ بات کہی؟

352- إسناده صحيح على شرط مسلم؛ حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه مسلم 59 181 فى الصيام: باب النهى عن صوم الدهر . وأخرجه مسلم 1159 181 أيضًا عن أبى الطاهر، والنسائى 4/211 فى الصيام: باب صوم وإفطار يوم. وأخرجه عبد الرزاق 7862 ، ومن طريقه أحمد 2/187، 188، وأبو داوٗد 2427 فى الصوم: باب فى صوم الدهر تطوعًا، عن معمر والبخارى 1976 فى الصوم: باب صوم الدهر، و 3418 فى أحاديث الأنبياء : باب (وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُوْنَ السَّبْتِ) والطحاوى فى شرح معانى الآثار 2/86، والبغوى فى شرح السُّنة 1808 ، والطحاوى 2/85 من طريق محمد بن أبى حفصة، وسيو المؤلف فى آخر باب صوم التطوع من طريق شعيب، عن الزهرى، به . وأخرجه أحمد 2/201، والنسائى 4/212، والطحاوى 2/86، من محمد بن إبراهيم، وأحمد 2/200 .

ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے استطاعت نہیں رکھو گے' تم نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو (رات کے وقت) سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو' نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے' تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن روزہ نہ رکھا کرو۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے۔ میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے زیادہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تین دن روزہ رکھنے کی جو بات ارشاد فرمائی تھی' اگر میں اسے قبول کر لیتا' تو یہ میرے نزدیک اپنے اہل خانہ اور مال سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

''اس سے زیادہ فضیلت اور کسی چیز میں نہیں ہے''۔

نبی اکرم ﷺ کی اس سے مراد یہ ہے: تمہارے لیے ایسا نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس بات کا پتہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو جن نیکیوں کا پابند کر رہے ہیں وہ ان کے حوالے سے کمزور ہو جائیں گے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

353 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا

353- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم هو الدمشقي، الملقب برحيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد صرح الوليد بالسماع من الأوزاعي. وأخرجه الطبراني 29/50. وأخرجه أحمد 6/84، وابن خزيمة في صحيحه 1283. وأخرجه أحمد 6/189و 244، والبخاري 1970 في الصوم: باب صوم شعبان، ومسلم 2/811 782 في الصيام: باب صيام النبي، وأحمد 6/233 من طريق أبان بن يزيد، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/176 و180، والبخاري 6465 في الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل. وسيورده برقم 2571 من طريق سعيد المقبري، عن أبي سلمة، به، ويخرج هناك. وسيورده أيضًا برقم 359 و 2586 من طريقين عن الزهري، عن عروة، عن عائشة. فانظرهما. وتقدم برقم 323 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة. وسيعيده برقم 1578 بالإسناد المذكور هنا.

قَالَتْ وَكَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَامَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَامَ عَلَيْهَا.

قَالَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ) (المعارج:23).

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ الَّتِيْ لَا يَتَهَيَّأُ لِلْمُخَاطَبِ اَنْ يَعْرِفَ صِحَّةَ مَا خُوطِبَ بِهِ فِي الْقَصْدِ عَلَى الحقيقة إلا بهذه الألفاظ. (1: 95)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اتنا عمل اختیار کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس وقت تک تم سے منقطع نہیں ہوتا جب تک تم تھکاوٹ کا شکار نہیں ہو جاتے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا' جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی سے سرانجام دیں' اگرچہ وہ تھوڑا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی (نفل) نماز ادا کرتے تھے' تو آپ اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اور وہ لوگ اپنی نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''بے شک اللہ تعالیٰ تھکتا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ تم تھک جاتے ہو''۔

یہ لوگوں کے محاورے کے الفاظ میں سے ہیں' کیونکہ مخاطب شخص کو صرف اسی حوالے سے مفہوم منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اس سے مراد اس کا حقیقی مفہوم نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ قَبُوْلِ مَا رُخِّصَ لَهُ بِتَرْكِ التَّحَمُّلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيقُ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی کے لئے یہ بات لازم ہے کہ وہ اس رخصت کو قبول کرے جو اسے اپنی ذات پر بوجھ لادنے کو ترک کرنے کے حوالے سے دی گئی ہے' جو ان نیکیوں کے حوالے سے ہے' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

354 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِحْصَنٍ حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

32

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يحب أن تؤتى عزائمه . (3: 68)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی دی ہوئی رخصت کو قبول کیا جائے۔ جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی لازم کی ہوئی چیزوں پر عمل کیا جائے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ قَبُولَ رُخْصَةِ اللّٰهِ لَهُ فِيْ طَاعَتِهٖ دُوْنَ التَّحَمُّلِ عَلَى النَّفْسِ مَا يَشُقُّ عَلَيْهَا حَمْلُهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حوالے سے ملنے والی رخصت کو قبول کرے نہ کہ وہ اپنے اوپر ایسا بوجھ لاد دے جس کو اٹھانا اس کے لئے مشقت کا باعث ہو

355 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متن حدیث): رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيْ سَفَرٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ يَرُشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَقَالَ مَا بَالُ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ليس من البر الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رخص لكم فاقبلوها . (3: 68)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران ایک شخص کو دیکھا جو ایک درخت کے سائے میں موجود تھا' اور اس پر پانی چھڑکا جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے تم لوگوں پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ رخصت قبول کرو جو اس نے تمہیں عطا کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّرَفُّقُ بِالطَّاعَاتِ وَتَرْكُ الْحَمْلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيقُ

354- إسناده صحيح، الحسين بن محمد وثقه النسائي، وقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح .. وأخرجه الطبراني في الكبير 11880، وأبو نعيم في الحلية 8/276 .

355- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 2/62، من طريق الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 4/176 في الصيام: باب العلة التي من أجلها قيل ذلك، من طريق شعيب، عن الأوزاعي، به . وفي الباب عن ابن عمر، سيورده المؤلف في أول باب صوم المسافر. وعن أبي مالك كعب بن عاصم الأشعري عند أحمد 5/434، والنسائي 4/174-175، وابن ماجة 1664، والطحاوي 2/63، والبيهقي 4/242 وسنده صحيح.

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیکیوں میں نرمی اختیار کرے اور اپنے اوپر ایسا بوجھ لادے' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

356 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): مَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا اَنْ يكون رمضان . (5: 29)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد کبھی بھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف رمضان میں (پورا مہینہ) روزے رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْقَصْدِ فِي الطَّاعَاتِ دُوْنَ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيقُ

نیکیوں میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم ہونا' نہ یہ کہ آدمی اپنے اوپر ایسا بوجھ لادے' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

357 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يعلى الموصلي حدثنا أبو الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ جَارِيَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ قَائِمٍ يُصَلِّي عَلٰى صَخْرَةٍ فَاَتَى نَاحِيَةَ مَكَّةَ فَمَكَثَ مَلِيًّا ثُمَّ اَقْبَلَ فَوَجَدَ الرَّجُلَ عَلٰى حَالِهِ يُصَلِّي فَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حتى تملوا . (1: 63)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو ایک چٹان پر کھڑا نماز ادا کر رہا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے ایک کنارے (کسی کام کے سلسلے میں) تشریف لائے وہاں آپ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے۔ جب آپ واپس تشریف لائے' تو آپ نے اس شخص کو اسی حالت میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ ملائے اور یہ ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم پر میانہ روی اختیار کرنا لازم ہے تم پر میانہ روی اختیار کرنا لازم ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تھکاوٹ کا شکار

356- إسناده صحيح . وأخرجه مسلم 1156 174 في الصيام: باب صيام النبي صلى الله عليه وسلم في غير رمضان . وأخرجه مسلم 1156 174 أيضا، والنسائي 4/199 في الصيام: باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي . وأخرجه مسلم 1156 173 من طريق كهمس، عن عبد الله بن شقيق، به. وسيورده المصنف في أول باب صوم الدهر. وسيورده في باب صوم التطوع برقم 3651 من طريق مالك. وفي الباب عن ابن عباس عند البخاري 1971 في الصيام: باب ما يذكر من صوم النبي صلى الله عليه وسلم وإفطاره.

357- إسناده ضعيف وأخرجه ابن ماجة 4241 في الزهد: باب المداومة على العمل.

نہیں ہوتا ہے اور تم لوگ تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّسْدِيدِ فِي أَسْبَابِهِ مَعَ الِاسْتِبْشَارِ بِمَا يَأْتِي مِنْهَا

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے کاموں میں میانہ روی کو لازم پکڑے اور جو نیکیاں وہ کرتا ہے ان سے بشارت حاصل کرے

358- (سندحدیث): سَمِعْتُ الْفَضْلَ بْنَ الْحُبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

(متن حدیث):مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَضْحَكُوْنَ فقال لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قليلا ولبكيتم كثيرا فأتاه جبريل فقال إن اللّٰهَ قَالَ لَكَ لِمَ تُقَنِّطُ عِبَادِيْ قَالَ فرجع إليهم وقال سددوا وأبشروا . (3:20)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اپنے اصحاب کے کچھ افراد کے پاس سے ہوا جو ہنس رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم جان لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔

تو حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ ارشاد فرمایا ہے: آپ میرے بندوں کو کیوں مایوس کر رہے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس واپس تشریف لے گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ٹھیک رہو اور خوشخبری حاصل کرو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الرِّفْقِ فِي الطَّاعَاتِ وَتَرْكِ الْحَمْلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيقُ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نیکیاں کرتے ہوئے نرمی سے کام لے اور اپنے اوپر ایسا بوجھ نہ لادے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

359 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث):اَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ وَزَعَمُوا اَنَّهَا لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ فقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

358- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر 113 . وسيعيده المؤلف برقم 662 .

359- إسناده صحيح، عمرو بن عثمان ثقة، وكذا أبوه، روى لهما أصحاب السُّنن، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/247 عن أبي اليمان، عن شعيب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/247 أيضًا من طريق النعمان، عن الزهري، به . وسيورده المؤلف برقم 2586 من طريق يونس.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تَنَامُ بِاللَّيْلِ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يسأم الله حتى تسأموا .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْاَمُ اللّٰهُ حَتّٰى تَسْاَمُوْا مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ الَّتِىْ لَا يَتَهَيَّاُ لِلْمُخَاطَبِ اَنْ يَّعْرِفَ الْقَصْدَ فيما يخاطب به إلا بهذه الألفاظ. (3:65)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حولاء بنت تویت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزری' اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ کے پاس موجود تھے۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یہ حولاء بنت تویت ہے' یہ رات بھر سوتی نہیں ہیں بلکہ نفل پڑھتی رہتی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ رات بھر سوتی نہیں ہیں؟ تم لوگ اتنا عمل کیا کرو جس کی تم میں طاقت ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا فضل اس وقت تک تم سے منقطع نہیں ہوتا جب تک تم تھک نہیں جاتے ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''اللہ تعالیٰ تھکتا نہیں ہے' یہاں تک کہ تم تھک جاتے ہو''۔

یہ لوگوں کے محاورے کے الفاظ ہیں' جو مخاطب تک مفہوم منتقل کرنے کے لئے استعمال کیے گئے ہیں' اور وہ مفہوم انہی الفاظ کے ذریعے منتقل ہوسکتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الاِغْتِرَارِ بِالْفَضَائِلِ الَّتِىْ رُوِيَتْ لِلْمَرْءِ عَلَى الطَّاعَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کو نیکیوں کے حوالے سے' جو فضائل دکھائے جاتے ہیں ان کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار ہو

360 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمْرَانُ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ

(متن حدیث): رَاَيْتُ عُثْمَانَ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَقْعَدِىْ هٰذَا تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِىْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِىْ هٰذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَغْتَرُّوْا . (3:23)

حمران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مقاعد میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا پھر یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ پر دیکھا آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

360– إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمن الملقب بدحيم، ثقة حافظ متقن روى له البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه ابن ماجة 285 في الطهارة: باب ثواب الطهور . وأخرجه أحمد 1/66 عن أبي المغيرة، عن الأوزاعي، به . وسيورده المؤلف برقم 1041 وبرقم 1058 و 1060 .

نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''تم لوگ غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا''۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ حَظٌّ رَجَاءَ التَّخَلُّصِ فِي الْعُقْبٰى بِشَيْءٍ مِّنْهَا

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ اس کا ہر بھلائی میں کوئی حصہ ہو اس امید کے تحت کہ اس میں سے کسی ایک کی وجہ سے اسے آخرت میں نجات مل جائے

361- (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ وَابْنُ قُتَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِشَامِ بن يحيى بن يحيى الْغَسَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ

(متنِ حدیث): دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَحْدَهٗ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ لِلْمَسْجِدِ تَحِيَّةً وَاِنَّ تَحِيَّتَهٗ رَكْعَتَانِ فَقُمْ فَارْكَعْهُمَا قَالَ فَقُمْتُ فَرَكَعْتُهُمَا ثُمَّ عُدْتُ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَمَرْتَنِيْ بِالصَّلَاةِ فَمَا الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرُ مَوْضُوعٍ اسْتَكْثِرْ اَوِ اسْتَقِلَّ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْمَلُ اِيْمَانًا قَالَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ المؤمنين اَسْلَمُ قَالَ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهٖ ويده قال الصَّلَاةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فما الصيام قال فرض مجزىء وَعِنْدَ اللّٰهِ اَضْعَافٌ كَثِيْرَةٌ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِيْقَ دَمُهٗ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جَهْدُ الْمُقِلِّ يُسَرُّ اِلٰى فَقِيْرٍ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ مَعَ الْكُرْسِيِّ اِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ بِاَرْضِ فَلَاةٍ وَفَضْلُ الْعَرْشِ عَلَى الْكُرْسِيِّ كَفَضْلِ الْفَلَاةِ عَلَى الْحَلْقَةِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْاَنْبِيَاءُ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كَانَ اَوَّلُهُمْ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَبِيٌّ مُرْسَلٌ قَالَ نَعَمْ خَلَقَهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ

361- إسناده ضعيف جدًا، وأخرجه بطوله أبو نعيم في الحلية 1/166- 168 أخرجه الطبراني في الكبير 1651

فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَكَلَّمَهُ قِبَلًا ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَرْبَعَةٌ سُرْيَانِيُّونَ اٰدَمُ وَشِيثٌ وَاَخْنُوخُ وَهُوَ اِدْرِيسُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ خَطَّ بِالْقَلَمِ وَنُوحٌ وَاَرْبَعَةٌ مِنَ الْعَرَبِ هُودٌ وَشُعَيْبٌ وَصَالِحٌ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمْ كِتَابًا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ قَالَ مِائَةُ كِتَابٍ وَاَرْبَعَةُ كُتُبٍ اُنْزِلَ عَلٰى شِيثٍ خَمْسُونَ صَحِيفَةً وَاُنْزِلَ عَلٰى اَخْنُوخَ ثَلَاثُونَ صَحِيفَةً وَاُنْزِلَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ عَشْرُ صَحَائِفَ وَاُنْزِلَ عَلٰى مُوسٰى قَبْلَ التَّوْرَاةِ عَشْرُ صَحَائِفَ وَاُنْزِلَ التَّوْرَاةُ والإنجيل والزبور والقرآن

قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ صَحِيفَةُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَتْ اَمْثَالًا كُلُّهَا اَيُّهَا الْمَلِكُ الْمُسَلَّطُ الْمُبْتَلٰى الْمَغْرُورُ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْكَ لِتَجْمَعَ الدُّنْيَا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلٰكِنِّي بَعَثْتُكَ لِتَرُدَّ عَنِّي دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَاِنِّي لَا اَرُدُّهَا وَلَوْ كَانَتْ مِنْ كَافِرٍ وَعَلَى الْعَاقِلِ مَا لَمْ يَكُنْ مَغْلُوبًا عَلٰى عَقْلِهٖ اَنْ تَكُونَ لَهُ سَاعَاتٌ سَاعَةٌ يُنَاجِي فِيهَا رَبَّهُ وَسَاعَةٌ يُحَاسِبُ فِيهَا نَفْسَهُ وَسَاعَةٌ يَتَفَكَّرُ فِيهَا فِي صُنْعِ اللّٰهِ وَسَاعَةٌ يَخْلُو فِيهَا لِحَاجَتِهٖ مِنَ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ لَا يَكُونَ ظَاعِنًا اِلَّا لِثَلَاثٍ تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ اَوْ مَرَمَّةٍ مَعَاشٍ اَوْ لَذَّةٍ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ وَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ يَكُونَ بَصِيرًا بِزَمَانِهٖ مُقْبِلًا عَلٰى شَاْنِهٖ حَافِظًا لِلِسَانِهٖ وَمَنْ حَسَبَ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهٖ قَلَّ كَلَامُهُ اِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا كَانَتْ صُحُفُ مُوسٰى قَالَ كَانَتْ عِبَرًا كُلُّهَا عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالنَّارِ ثُمَّ هُوَ يَضْحَكُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ هُوَ يَنْصَبُ عَجِبْتُ لِمَنْ رَاَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَاَنَّ اِلَيْهَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا يَعْمَلُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْصِنِي قَالَ اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ رَاْسُ الْاَمْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ نُورٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ وَذُخْرٌ لك في السماء قلت: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَاِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّمْتِ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ عَنْكَ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِينِكَ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ اُمَّتِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ اَحِبَّ الْمَسَاكِينَ وَجَالِسْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ انْظُرْ اِلٰى مَنْ تَحْتَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى مَنْ فَوْقَكَ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَا تُزْدَرِي نِعْمَةَ اللّٰهِ عِنْدَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ لِيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْرِفُ مِنْ نَفْسِكَ وَلَا تَجِدْ عَلَيْهِمْ فِيمَا تَاْتِي وَكَفٰى بِكَ عَيْبًا اَنْ تَعْرِفَ مِنَ النَّاسِ مَا تَجْهَلُ مِنْ نَفْسِكَ اَوْ تَجِدَ عَلَيْهِمْ فِيمَا تَاْتِي ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أبو إدريس الخولاني هذا هو عائذ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وُلِدَ عَامَ حُنَيْنٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاتَ بِالشَّامِ سَنَةَ ثَمَانِينَ.

وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْغَسَّانِيُّ مِنْ كِنْدَةَ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الشَّامِ وَقُرَّائِهِمْ سَمِعَ اَبَا إدريس الخولاني وهو بن خمس عَشْرَةَ سَنَةً وَمَوْلِدُهُ يَوْمَ رَاهِطَ فِيْ اَيَّامِ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَزِيْدَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّيْنَ وَوَلَّاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَضَاءَ الْمَوْصِلِ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ وَاَهْلَ الْحِجَازِ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى الْقَضَاءِ بِهَا حَتّٰى وَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْخِلَافَةَ فَاَقَرَّهُ عَلَى الْحُكْمِ فَلَمْ يَزَلْ عَلَيْهَا اَيَّامَهُ وَعُمِّرَ حَتّٰى مَاتَ بدمشق سنة ثلاث وثلاثين ومئة. (1: 2)

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! مسجد کے لئے ایک نفلی (نماز) ہوتی ہے اور اس کی نفلی (نماز) دو رکعات ہے۔ تم اٹھ کر انہیں ادا کرلو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دو رکعات کو ادا کرلیا پھر میں واپس آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھے نماز کا حکم دیا نماز کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ (اب تمہاری مرضی ہے) کہ تم زیادہ حاصل کرتے ہو یا کم حاصل کرتے ہو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اہل ایمان میں سے ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل کون شخص ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اہل ایمان میں سے سب سے زیادہ سلامتی والا کون شخص ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامت ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گناہوں سے لاتعلق ہو جائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزہ کیا چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک فرض ہے' جو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں (اس کا اجر و ثواب) کئی گنا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں (گھوڑے کے) پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اس کا خون بہا دیا جائے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس پیسے کم ہوں اور جسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ غریب ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو کچھ بھی نازل کیا ہے۔ اس میں سب سے عظیم چیز کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آیت الکرسی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ کی) کرسی کے مقابلے میں سات آسمان اس طرح ہیں' جیسے کسی بے آب و گیاہ جگہ کے اوپر ایک چھلہ (انگوٹھی) ہو اور عرش کو کرسی پر وہی فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح اس آب و گیاہ جگہ کو اس چھلے (انگوٹھی) پر فضیلت حاصل ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! انبیاء کتنے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک لاکھ بیس ہزار میں نے عرض کی: اس میں سے رسول کتنے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین سو تیرہ کا گروہ ہے۔ میں نے عرض کی: ان میں سب سے پہلے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ رسول نبی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے

انہیں اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا اوران میں اپنی رُوح کو پھونکا اور سامنے آ کر ان سے کلام کیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! چار حضرات سریانی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام' حضرت شیث علیہ السلام' حضرت اخنوخ علیہ السلام یہ حضرت ادریس علیہ السلام اور یہ وہ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے قلم کے ذریعے لکھا تھا' اور حضرت نوح علیہ السلام چار حضرات کا تعلق عرب سے ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام' حضرت صالح علیہ السلام اور تمہارے نبی حضرت محمد ﷺ۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے کتنی کتابیں نازل کی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک سو چار کتابیں حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت اخنوخ علیہ السلام پر تیس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے دس صحیفے نازل ہوئے پھر تورات' انجیل' زبور اور قرآن نازل ہوئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صحیفہ کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ سارے کا سارا مثالوں والا تھا' لیکن اس میں یہ تحریر تھا۔

''اے بادشاہ! جسے اقتدار عطا کیا گیا ہے اور آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے اور غلط فہمی کا شکار کیا گیا میں نے تمہیں اس لئے نہیں بھیجا تاکہ تم ایک دوسرے کے مقابلے میں دنیا جمع کرو' میں نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے' تاکہ تم مظلوم کی بددعا کو مجھ تک نہ آنے دو' کیونکہ میں مظلوم کی دعا کو مسترد نہیں کرتا۔ خواہ وہ کوئی کافر ہی کیوں نہ ہو اور عقل مند شخص پر یہ بات لازم ہے کہ جب تک اس کی عقل مغلوب نہیں ہوتی وہ اپنے وقت کو مختلف حصوں میں تقسیم کرے کچھ وقت میں وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا رہے۔ کچھ وقت میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے کچھ وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر غور و فکر کرتا رہے اور کچھ وقت وہ اپنے کھانے پینے کی تیاری کے لئے مخصوص رکھے۔ عقلمند شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تین چیزوں کی تیاری رکھے۔ اپنے انجام (یعنی آخرت) کے لئے زادِراہ کی' اپنی زندگی گزارنے کے لئے ضروریات زندگی کی' یا پھر ایسی لذت کی جو حرام نہ ہو اور عقلمند شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کی بصیرت رکھتا ہوا اپنے حال کی طرف متوجہ رہے۔ اپنی زبان کی حفاظت کرے اور جو شخص اپنے عمل کے مقابلے میں اپنے کلام کا حساب رکھتا ہے اس کا کلام کم ہوتا ہے اور صرف وہی کلام ہوتا ہے' جو انتہائی ضروری ہو''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ساری کی ساری عبرت آمیز باتیں تھیں۔ (جن میں سے کچھ باتیں یہ ہیں)

''مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو موت پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ خوش رہتا ہے۔ مجھے اس شخص پر بھی حیرانگی ہوتی ہے' جو جہنم پر بھی یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ ہنستا ہے مجھے اس شخص پر بھی حیرانگی ہوتی ہے' جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ نصب کر لیتا ہے۔ مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو دنیا اور اہل دنیا کی حالات کی تبدیلی کو دیکھتا ہے اور پھر بھی وہ دنیا سے مطمئن ہوتا ہے۔ مجھے اس شخص پر بھی حیرانگی ہوتی ہے' جو حساب پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی عمل نہیں کرتا''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی نصیحت

کرتا ہوں' کیونکہ یہ تمام معاملے کی بنیاد ہے۔میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر قرآن کی تلاوت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا لازم ہے اور کیونکہ یہ زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا اور آخرت میں تمہارے لئے ذخیرہ ہوگا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ زیادہ ہنسنے سے بچو' کیونکہ یہ چیز دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کے نور کو رخصت کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر خاموشی اختیار کرنا لازم ہے' البتہ بھلائی کی بات کا حکم مختلف ہے' کیونکہ یہ چیز تم سے شیطان کو پرے کر دے گی اور تمہارے دین کے معاملے میں تمہارے لئے مددگار ہوگی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر جہاد کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ میری امت کی رہبانیت ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھو' کیونکہ اس طرح تم اپنے پاس موجود اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کمتر نہیں سمجھو گے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی ہو۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہونا یہ چاہئے کہ وہ چیز تمہیں لوگوں سے پرے کر دے' جسے تم اپنی ذات کے حوالے سے جانتے ہو اور جو کام تم خود کرتے ہو اس کی وجہ سے لوگوں کے خلاف جذبات نہ رکھو۔ اور تمہارے عیب دار ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ تم لوگوں کے حوالے سے اس چیز کی شناخت رکھو جس سے تم اپنے حوالے سے ناواقف ہو یا لوگوں کے خلاف اس حوالے سے جذبات رکھو جو تم خود کرتے ہو۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر ارشاد فرمایا:

''اے ابوذر! تدبیر کی مانند کوئی عقلمندی نہیں ہے اور رکنے کی مانند کوئی ورع (پرہیز) نہیں ہے اور اچھے اخلاق کی مانند کوئی حسب نہیں ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوادریس خولانی نامی یہ راوی عائذ اللہ بن عبداللہ ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں غزوہ حنین کے سال پیدا ہوئے تھے اور سن **80** ھ میں ان کا شام میں انتقال ہوا تھا۔

یحییٰ بن یحییٰ غسانی نامی راوی کا تعلق کندہ سے ہے' اور یہ دمشق کا رہنے والا ہے۔

یہ شام کے علم فقہ اور علم قرأت کے ماہرین میں سے ایک ہے انہوں نے ابوادریس خولانی سے احادیث کا سماع پندرہ سال کی عمر میں کیا تھا ان کی پیدائش رابط کے دن معاویہ بن یزید کے دور خلافت میں **64** ھ میں ہوئی تھی۔

سلیمان بن عبدالملک نے انہیں موصل کا قاضی مقرر کیا تھا۔ انہوں نے سعید بن مسیب اور اہل حجاز سے احادیث کا سماع کیا ہے یہ وہاں قاضی کے منصب پر اس وقت تک فائز رہے' جب تک عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نہیں بن گئے پھر حکم نے انہیں برقرار رکھا اور اس کے عہد خلافت میں یہ مسلسل اسی عہدے پر فائز رہے ان کی عمر طویل ہوئی تھی یہاں تک کہ ان کا انتقال **133** ھ میں دمشق میں ہوا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الْعِبَادَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ رَجَاءَ النَّجَاةِ فِي الْعُقْبٰى بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ خفیہ اور اعلانیہ طور پر عبادت کو لازم پکڑے اس امید کے تحت کہ آخرت میں اسے اس کی وجہ سے نجات مل جائے گی

362 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِىْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرِىْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حق العباد على الله إذا فعلوا ذلك أن لا يعذبهم. (**3: 53**)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سواری پر) سوار تھا میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی پچھلی لکڑی تھی۔ آپ نے فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

362- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى 5967 فى اللباس: باب إرداف الرجل خلف الرجل، و 6267 فى الاستئذان: باب من أجاب بلبيك وسعديك، و 6500 فى الرقاق: باب من جاهد نفسه فى طاعة الله، ومسلم 30 فى الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، والطبرانى فى الكبير /20 81 . وأخرجه أحمد 5/242 من طريق عفان، والبخارى 6267 عن همام بن يحيى، به. وأخرجه البخارى فى الإيمان 128 باب: من خص بالعلم قومًا دون قوم كراهية ألا يفهموا، ومسلم فى الإيمان 32 ، والبغوى فى شرح السُّنة 49 ، من طريق هشام بن أبى عبد الله الدستوائى، عن قتادة، به . وأخرجه أحمد 5/228، 236، والطبرانى فى الكبير /20 83 و 84 و 85 و 76 و 87 ، من طرق عن الأعمش، عن أبى سفيان، عن أنس، عن معاذ. وأخرجه عبد الرزاق 20546 ، وأحمد 5/228، والبخارى 2856 فى الجهاد: باب اسم الفرس والحمار، ومسلم 30 49 ، والطبرانى /20 254 و 255 و 256 و 257 ، والترمذى 2643 فى الإيمان: باب ما جاء فى افتراق هذه الأمة، والبغوى 48 ، من طرق عن أبى إسحاق، عن عمرو بن ميمون، عن معاذ بن جبل، ونسبه المزى فى تحفة الأشراف 8/411 إلى النسائى فى كتاب العلم من السُّنن الكبرى. وأخرجه أحمد 5/229، 230، والبخارى 7373 فى التوحيد: باب ما جاء فى دعاء النبى صلى الله عليه وسلم أمته إلى توحيد الله، ومسلم، 30 50 ، والطبرانى /20 317 و 318 و 319 و 320 من طرق عن أبى حصين والأشعث بن سليم، عن الاسود بن هلال، عن معاذ . وأخرجه أحمد 5/230، والطبرانى فى الكبير /20 273 من طريق شعبة، وابن ماجة 4296 فى الزهد: باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة.

فرمایا: یہ کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو جب بندے ایسا کر لیں تو پھر بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ جب وہ ایسا کر لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ اِصْلَاحِ اَحْوَالِهِ حَتّٰى يُؤَدِّيَهُ ذٰلِكَ اِلٰى مَحَبَّةِ لِقَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے احوال کی اصلاح کرے تاکہ یہ بات اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرنے تک لے جائے

363 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ عَبْدِيْ لِقَائِيْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ فإذا كره لقائي كرهت لقاءه. (3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میرا بندہ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاِسْتِدْلَالِ عَلٰى مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِتَعْظِيْمِ النَّاسِ عِنْدَهُ بِمَحَبَّةِ خَوَاصِّ اَهْلِ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ اِيَّاهُ

اہل عقل اور اہل دین میں سے خواص لوگ جب کسی شخص سے محبت کریں اور لوگ کسی شخص کی تعظیم کریں تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اس شخص سے محبت رکھنے پر استدلال کرنے کا تذکرہ

364 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

363– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البغوي في شرح السُّنة 1448 . وهو في الموطأ 1/240 في الجنائز: باب جامع الجنائز، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 7504 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ)، والنسائي 4/10 في الجنائز: باب فيمن أحب لقاء الله. وأخرجه أحمد 2/418. والنسائي 4/10 عن قتيبة بن سعيد، عن المغيرة بن عبد الرحمٰن القرشي، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/451 . وسيورده المؤلف برقم 3008 من حديث أبي هريرة أيضًا. وفي الباب عن عبادة بن الصامت، سيورده المؤلف برقم 3009 ، وعن عائشة سيورده برقم 3010 .

زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيْلَ اِنِّىْ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّه قال فيقول جِبْرِيْلُ لِاَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ رَبَّكُمْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِى الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا فَمِثْلُ ذلك . (1:2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو جبرائیل سے فرماتا ہے: میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو' تو حضرت جبرائیل اہل آسمان سے کہتے ہیں: بیشک تمہارا پروردگار فلاں بندے سے محبت کرتا ہے' تو تم لوگ بھی اس سے محبت کرو' تو آسمان والے اس شخص سے محبت کرنے لگتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' پھر اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے' تو پھر بھی اسی طرح ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مَحَبَّةِ اَهْلِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ الْعَبْدَ الَّذِىْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق اہل آسمان اور اہل زمین اس بندے سے محبت کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے

365- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

(متن حدیث): اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِىْ فِىْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِى الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ الْعَبْدَ قَالَ مَالِكٌ لَا اَحْسِبُهُ اِلَّا قَالَ فِى الْبُغْضِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ وَسَمِعَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ

364- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه البخاري 7485 في التوحيد: باب كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة

365- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البغوي في شرح السُّنة 3470 من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 3/128 باب ما جاء في المتحابين في الله، ومن طريق مالك أخرجه مسلم 2637 في البر والصلة، باب إذا أحب الله عبدًا حببه إلى عباده. وأخرجه الطيالسي 2436 ، عن وهيب، وعبد الرزاق 19673 ومن طريقه أحمد 2/267 عن معمر، وأحمد 2/341 من طريق ليث، و 2/413 من طريق أبي عوانة، و2/509، ومسلم 2637 158 من طريق عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة الماجشون، ومسلم 2637 ، والترمذي 3161 في التفسير: باب ومن سورة مريم

حَكِيمٍ عَنْ اَبِيهِ (3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو وہ جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت رکھو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔ پھر وہ آسمان والوں کے درمیان اعلان کرتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے' تو تم لوگ بھی اس سے محبت رکھو' تو آسمان والے بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں پھر اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

''اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے'' مالک نامی راوی نے یہ کہا ہے میرا گمان ہے کہ روایت میں ناپسند کرنے کے الفاظ ہیں۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت سہیل نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے اور انہوں نے یہ روایت کا قعقاع بن حکیم کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحَبَّةَ مَنْ وَصَفْنَا قَبْلُ لِلْمَرْءِ عَلَى الطَّاعَاتِ اِنَّمَا هُوَ تَعْجِيلُ بُشْرَاهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے پہلے جس محبت کا تذکرہ کیا ہے' جو نیکیوں کے حوالے سے آدمی کو ملتی ہے' تو یہ اسے دنیا میں پہلے ہی مل جانے والی خوشخبری ہے

366 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ يَعْمَلُ لِنَفْسِهِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ . (1: 2)

عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص اپنے لئے عمل کرتا ہے' لیکن لوگ اس سے محبت کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مومن کو جلدی مل جانے والی خوشخبری ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحْمَدَةَ النَّاسِ لِلْمَرْءِ وَثَنَاءَ هُمْ عَلَيْهِ اِنَّمَا هُوَ بُشْرَاهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں کا کسی شخص کی اچھائی بیان کرنا اور اس کی تعریف کرنا اسے دنیا میں مل جانے والی خوشخبری ہے

366- إسناده صحيح على شرط الصحيح، مسدد من رجال البخاري، وعبد الله بن الصامت من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه أحمد 5/157 و168 عن وكيع ومحمد بن جعفر، ومسلم 2642 في البر والصلة: باب إذا أثني على الصالح وابن ماجة 4225 في الزهد: باب الثناء الحسن: والبغوي في شرح السُّنة 4139 و 4140.

367 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ يَحْمَدُهُ النَّاسُ قَالَ ذٰلِكَ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ . (2:1)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو کوئی نیکی کا عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مومن کو ملنے والی خوشخبری ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُثْنِیْ عَلٰى مَنْ يُّحِبُّهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِاَضْعَافِ عَمَلِهٖ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو مسلمان اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تعریف یوں کرتا ہے کہ بھلائی یا برائی کے حوالے سے اس کے عمل کو دگنا کر دیتا ہے (یا کئی گنا کر دیتا ہے)

368 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْعَسْكَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَشِيْطٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ قال حدثنا المقرىء عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اَثْنٰى عَلَيْهِ بِسَبْعَةِ اَضْعَافٍ مِّنَ الْخَيْرِ لَمْ يَعْمَلْهَا وَاِذَا سَخِطَ عَلٰى عَبْدٍ اَثْنٰى عَلَيْهِ بِسَبْعَةِ اَضْعَافٍ مِّنَ الشَّرِّ لَمْ يَعْمَلْهَا . (2:1)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو ایسی سات ہزار بھلائیوں کے ہمراہ اس کی تعریف کرتا ہے جس کا اس بندے نے ارتکاب بھی نہیں کیا اور جب وہ کسی بندے پر ناراض ہوتا ہے تو ایسی سات ہزار برائیوں کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہے جس کا اس شخص نے ارتکاب نہیں کیا''۔

367- إسناده صحيح على شرط الصحيح، أحمد بن المقدام العجلي: خرج له البخاري فقط .وأخرجه أحمد 5/156 عن بهز، ومسلم 2642 في البر والصلة: باب إذا أثني على الصالح .

368- إسناده ضعيف . وأخرجه أحمد 3/38 عن أبي عبد الرحمن المقرىء، وأخرجه أحمد 3/40 عن أبي عاصم. وأخرجه أحمد 3/76 عن حسن بن موسى. قال الهيثمي في المجمع 10/272، 273 بعد أن زاد نسبته إلى أبي يعلى: ورجاله وثقوا على ضعف في بعضهم.

فَصْلٌ

(فصل)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِعْدَادِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِعِبَادِهِ الْمُطِيْعِيْنَ مَا لَا يَصِفُهُ حِسٌّ مِنْ حَوَاسِّهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے جس کی صفت ان کے حواس میں سے کوئی بھی حس بیان نہیں کر سکتی

369 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَمِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ: (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ) (السجدة: 17). (3: 78)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار رکھی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہے۔ کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں ہے۔ کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال تک نہیں آیا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:) اس کا مصداق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود (یہ آیت ہے)

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے جو ان کے کیے ہوئے عمل کا بدلہ ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا وَعَدَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْعُقْبٰى مِنَ الثَّوَابِ عَلٰى اَعْمَالِهِمْ فِي الدُّنْيَا

369– إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار: هو الرمادي أبو إسحاق البصري حافظ روى له أبو داوُد والترمذي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الحميدي 1133، ومن طريقه البخاري 3244 في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، وأخرجه البخاري 4779 في التفسير: باب (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ)، ومسلم 2824 في الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب ومن سورة السجدة. وأخرجه مسلم 2824 3. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/109، ومن طريقه مسلم 2824 4، وابن ماجة 4328 في الزهد: باب صفة الجنة. عن أبي معاوية، وأحمد 2/466 من طريق سفيان، و 2/495 عن ابن نمير، والبخاري 4780 ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 4371.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن بندوں کے ساتھ ان کے دنیا میں کئے گئے اعمال کے بدلے میں آخرت میں جس اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے

370– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ قَوْلِهٖ (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) (الفتح: 1، 2) قَالَ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاِنَّ اَصْحَابَهٗ قَدْ اَصَابَتْهُمُ الْكَآبَةُ وَالْحُزْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا فَتَلَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَا يَفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يَفْعَلُ بِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ بَعْدَهَا: (لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ) الآية (الفتح: 5)، (3: 64)

حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بیشک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کر دی ہے' تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو پریشانی اور غم کا سامنا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے' جو میرے نزدیک دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ان لوگوں کے سامنے تلاوت کی' تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ بات' تو بیان کر دی ہے کہ اس نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے' لیکن اس نے ہمارے ساتھ کیا کرنا ہے۔ (یہ بیان نہیں کیا)' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد والی یہ آیت نازل کر دی۔

''تا کہ وہ مومن مردوں اور مومن خواتین کو ایسی جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے

370– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/215 ومسلم 1786 في الجهاد والسير: باب صلح الحديبية، عن طريق خالد بن الحارث، ثلاثتهم عن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/122 و134 و 252، ومسلم 1786 ، والبغوي في شرح السُّنة 4019 من طريق همَّام، وأحمد 3/173، والبخاري 4172 في المغازي: باب غزوة الحديبية، و 4834 في التفسير: باب (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا) من طريق شعبة، وأحمد 3/197، والترمذي 3263 في التفسير: باب ومن سورة الفتح، من طريق معمر، ومسلم 1786 ، والبيهقي في السُّنن 5/217 من طريق شيبان، ومسلم 1786 .

371 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سعيد بن بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي جدى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قَوْلِهِ: (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا) اَنَّهَا نَزَلَتْ عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَصْحَابُهُ قَدْ خَالَطَهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ قَدْ حِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَسَاكِنِهِمْ وَنَحَرُوا الْبُدْنَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا فَقَرَاَهَا عَلَيْهِمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا يَفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يَفْعَلُ بِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ) إلى اٰخر الآية (3: 64)

حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بیشک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کی''۔

''یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حدیبیہ سے واپسی کے موقع پر نازل ہوئی تھی جبکہ آپ کے اصحاب کو غم اور تکلیف کا سامنا تھا' کیونکہ وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکے تھے اور انہوں نے حدیبیہ میں ہی اپنے قربانی کے جانور قربان کر دیئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی جو میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پوری آیت ان لوگوں کے سامنے تلاوت کی' تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے لئے مبارک باد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کر دیا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ کیا سلوک کرے گا' لیکن وہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تاکہ وہ مومن مردوں اور مومن خواتین کو ایسی جنتوں میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں''۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي اِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ كَانَ ضَامِنًا بِهَا عَلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

ان خصوصیات کا تذکرہ' جب کوئی بندہ ان پر عمل پیرا ہوتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں آجاتا ہے

372 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عمرو عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ

372- إسناده حسن . وأخرجه البيهقي في السُّنن 9/166، 167 من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، به . وهو في المعجم الأوسط للطبراني، كما في مجمع البحرين .507.وأخرجه أحمد 5/241، والطبراني في الكبير /20 55 ، والبزار 1649

غَدَا اِلَى مَسْجِدٍ اَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى اِمَامٍ يُعَزِّزُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ جَلَسَ فِيْ بَيْتِهٖ لَمْ يَغْتَبْ اِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ. (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے تو وہ اللہ کے ذمے ہوتا ہے اور جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے تو وہ بھی اللہ کے ذمے ہوتا ہے اور جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوتا ہے اور جو شخص حاکم وقت کے پاس جاتا ہے تا کہ اس کی مدد کرے وہ بھی اللہ کے ذمے ہوتا ہے اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے اور کسی انسان کی غیبت نہیں کرتا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوتا ہے۔ (یعنی اس کی امان میں ہوتا ہے)''۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ يَسْتَوْجِبُ الْمَرْءُ بِهَا الْجِنَانَ مِنْ بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا

ان خصوصیات کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی کیلئے اس کے پروردگار کی طرف سے جنت واجب ہو جاتی ہے

373 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مَعَ الْاِيْمَانِ عَمَلًا قَالَ يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللّٰهُ قُلْتُ وَاِنْ كَانَ مُعْدَمًا لَا شَيْءَ لَهٗ قَالَ يَقُوْلُ مَعْرُوْفًا بلسانه قال قلت وإن كَانَ عَيِيًّا لَا يُبْلِغُ عَنْهُ لِسَانُهٗ قَالَ فَيُعِيْنُ مَغْلُوْبًا قُلْتُ فَاِنْ كَانَ ضَعِيْفًا لَا قُدْرَةَ لَهٗ قَالَ فَلْيَصْنَعْ لِاَخْرَقَ قُلْتُ وَاِنْ كان أخرق قال فالتفت إلي وقال مَا تُرِيْدُ اَنْ تَدَعَ فِيْ صَاحِبِكَ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ فَلْيَدَعِ النَّاسَ مِنْ اَذَاهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ كَلِمَةُ تَيْسِيْرٍ فقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ عَبْدٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا يُرِيْدُ بِهَا مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا اَخَذَتْ بيده يوم القيامة حتّٰى تدخله الجنة.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُذَيْنَةَ مِنْ ثقات أهل اليمامة. (1: 2)

ابوکثیر سحیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے کہ بندہ جب اسے کر لے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ایمان کے ہمراہ کوئی عمل بھی ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے

373- وأخرجه الحاكم 1/63 وأخرجه الطبراني في الكبير 1650 قال الهيثمي في المجمع 3/135: ورجاله ثقات. وأخرجه البزار 941 عن أبي كريب، قال الهيثمي في المجمع 3/109: فيه العوام بن جويرية، وفيه ضعف.

بندے کو جو رزق دیا ہے وہ اس میں سے تھوڑا سا (اللہ کی راہ میں بھی) دے۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ کوئی ایسا شخص ہو جس کے پاس کوئی بھی چیز نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنی زبان کے ذریعے نیکی کی بات کہے میں نے عرض کی: اگر وہ ایسا معذور ہو کہ اپنی زبان کے ذریعے کچھ نہ پہنچا سکتا ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مغلوب شخص کی مدد کرے میں نے عرض کی: اگر وہ ایسا کمزور ہو کہ وہ اس کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ کسی معذور کے لئے کوئی کام کرے میں نے عرض کی: اگر وہ خود معذور ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا: اگر تم اس شخص کے بارے میں کوئی بھلائی باقی نہیں رہنے دینا چاہتے' تو پھر وہ شخص لوگوں کو اپنی اذیت سے محفوظ رکھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ کلمات آسانی فراہم کرنے کے لئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جو کوئی بندہ ان میں سے جو بھی کام کرے گا اور وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر وثواب کا ارادہ کرے گا تو یہ عمل قیامت کے دن اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کردے گا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوکثیر سحیمی کا نام یزید بن عبدالرحمٰن اذینہ ہے اور یہ یمامہ کے رہنے والے ''ثقہ'' راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ اِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ اَوْ بَعْضَهَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

ان خصائل کا تذکرہ جب کوئی بندہ ان پر عمل کرتا ہے یا ان میں سے بعض خصائل پر عمل کرتا ہے' تو وہ جنتی ہوتا ہے

374 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ فَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْاَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ اَوَلَيْسَتَا بِوَاحِدَةٍ قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعْطِيَ فِيْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْءُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْقَاطِعِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذَاكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ . (2:1)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم

374- إسناده صحيح . وأخرجه الطيالسي 739، وأحمد 4/299، والبيهقي في السنن 10/272، 273، والبغوي في شرح السنة 2419 من طرق عن عيسى بن عبد الرحمن، به. قال الهيثمي في المجمع 4/240: ورجاله يعني أحمد ثقات.

نے مختصر الفاظ استعمال کئے ہیں اور بڑی بات دریافت کی ہے' تم جان (یعنی غلام یا کنیز) کو آزاد کرواور گردن کو چھڑاؤ اس نے دریافت کیا: یہ دونوں ایک ہی چیز نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں جان کو آزاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ تم صرف اسے آزاد کرو اور گردن کو چھڑانے سے مراد یہ ہے کہ تم اس کی قیمت ادا کرو (اور دوسرے شخص کے غلام کو آزاد کردو) ایسا عطیہ دینا جو مسلسل جاری ہو اور رشتے داری کے حقوق کا خیال نہ رکھنے والے رشتے دار پر خرچ کرنا اور اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' تو تم بھوکے کو کھانا کھلا دو اور پیاسے کو کچھ پلا دو نیکی کا حکم دو برائی سے منع کردو اگر تم اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے' تو تم بھلائی کی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روک کے رکھو۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَجْرَ السِّرِّ وَاَجْرَ الْعَلَانِيَةِ لِمَنْ عَمِلَ لِلّٰهِ طَاعَةً فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ فَاطُّلِعَ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ وُجُوْدِ عِلَّةٍ فِيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ' جو شخص خفیہ اور اعلانیہ طور پر' اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نیکی کا کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر خفیہ طور پر یا اعلانیہ طور پر لکھتا ہے

اور پھر اس صورتحال میں اس میں موجود کسی علت کے بغیر اس پر مطلع ہوا جاتا ہے

375 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ اَبُوْ سِنَانٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ (متنِ حدیث):اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَيُسِرُّهُ فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ سَرَّهُ قَالَ له أجران أجر السر وأجر العلانية.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ اِنَّ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَيُسِرُّهُ فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ سَرَّهُ مَعْنَاهُ اَنَّهُ يَسُرُّهُ اَنَّ اللّٰهَ وَفَّقَهُ لِذٰلِكَ الْعَمَلِ فَعَسٰى يُسْتَنُّ بِهٖ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ كُتِبَ لَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا سَرَّهُ ذٰلِكَ لِتَعْظِيْمِ النَّاسِ اِيَّاهُ اَوْ مَيْلِهِمْ اِلَيْهِ كَانَ ذٰلِكَ ضَرْبًا مِنَ الرِّيَاءِ لَا يَكُوْنُ لَهُ اَجْرَانِ وَلَا اَجْرٌ واحد. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کوئی عمل کرتا ہے اور اسے پوشیدہ رکھتا ہے' لیکن جب اس کا عمل ظاہر ہو جاتا ہے' تو کیا یہ بات اسے اچھی لگنی چاہئے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے شخص کو دو اجر ملیں گے۔ ایک پوشیدہ رکھنے کا اجر اور ایک ظاہر ہونے کا اجر۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ:

375– حبيب بن أبي ثابت مدلس، ولم يصرح بالتحديث، وسعيد بن سنان وثقه أبو داؤد وأبو حاتم وغيرهما، وقال أحمد: ليس بالقوي في الحديث، وهو من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات. والحديث في مسند أبي داؤد الطيالسي 2430 من طريقه أخرجه الترمذي 2384 في الزهد: باب عمل السر، وابن ماجة 4226 في الزهد: باب الثناء الحسن.

''بے شک ایک شخص ایک عمل کرتا ہے اور وہ اسے پسند آتا ہے اور وہ جب اس پر مطلع ہوا جائے تو یہ چیز اسے اچھی لگتی ہے''۔

اس کا مطلب یہ ہے: آدمی اس بات پہ خوش ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس عمل کی توفیق دی ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس بارے میں اس کی پیروی کی جائے تو جب اس طرح کی صورتحال ہو تو اسے دوطرح کا اجر ملے گا اور جب آدمی کو یہ بات اس لیے اچھی لگے تا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں گے یا اس کی طرف مائل ہوں گے یہ ریا کی ایک قسم ہے ایسے شخص کو دگنا اجر نہیں ملے گا بلکہ اسے ایک اجر بھی نہیں ملے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ مَغْفِرَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا تَكُوْنُ اَقْرَبُ اِلَى الْمُطِيْعِ مِنْ تَقَرُّبِهٖ بِالطَّاعَةِ اِلَى الْبَارِئِ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت نیکی کرنے والے شخص کے زیادہ قریب ہوتی ہے

جتنا وہ شخص نیکی کرنے کی وجہ سے باری تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے

376 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَنْبَاَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِيْ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وإذا أتاني مشيا أتيته هرولة وإن هرولة سعيت إليه والله أوسع بالمغفرة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ذراع اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک ذراع میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک باع اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چلتا ہوا میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس جاتا ہوں اور اگر وہ دوڑتا ہوا آتا ہے تو میں زیادہ تیزی سے چل کر اس کی طرف جاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ وسیع مغفرت کرنے والا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يُجَازِى الْمُؤْمِنَ عَلٰى حَسَنَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا كَمَا يُجَازِى عَلٰى سَيِّئَاتِهٖ فِيْهَا

376– حديث صحيح، محمد بن المتوكل صدوق عارف، له أوهام كثيرة. وقد توبع عليه، وباقي رجال الإسناد ثقات، رجال الشيخين. وأخرجه مسلم 2675 20 في الذكر والدعاء: باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى. وعلقه البخاري 7537 في التوحيد: باب ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وروايته عن ربه. وتقدم برقم 811 و 812 من طريق الأعمش.

اس بات کے بیان کا تذکرہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی مومن بندے کو اس کی نیکیوں کا اجر دنیا میں ہی دے دیتا ہے جس طرح وہ کسی مومن کی برائی کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیتا ہے

377- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ الْمُؤْمِنَ حَسَنَةً يُثَابُ عَلَيْهَا الرِّزْقَ فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَاِذَا اَفْضَى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يعطى بها خيرا . (3: 66)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بیشک اللہ تعالیٰ کسی مومن پر نیکی کے حوالے سے ظلم نہیں کرتا وہ دنیا میں اسے رزق عطا کرتا ہے اور آخرت میں اس نیکی کا بدلہ عطا کرے گا جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو وہ دنیا میں اپنی نیکیوں کا پھل کھالیتا ہے اور جب وہ آخرت کی طرف جائے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کے عوض میں اسے کوئی بھلائی دی جائے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَةَ الْوَاحِدَةَ قَدْ يُرْجَى بِهَا لِلْمَرْءِ مَحْوُ جِنَايَاتٍ سَلَفَتْ منه

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات کسی ایک نیکی کے بارے میں امید رکھی جا سکتی ہے کہ وہ آدمی کے گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے

378- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بن قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ وَزِيرٍ الْغَزِّيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَعَبَّدَ عَابِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ فَعَبَدَ اللّٰهَ فِي صَوْمَعَتِهِ سِتِّينَ عَامًا فَاَمْطَرَتِ الْاَرْضُ فَاخْضَرَّتْ فَاَشْرَفَ الرَّاهِبُ مِنْ صَوْمَعَتِهِ فقَالَ لَوْ نَزَلْتُ فَذَكَرْتُ اللّٰهَ لَازْدَدْتُ خَيْرًا فَنَزَلَ وَمَعَهُ رَغِيفٌ اَوْ رَغِيفَانِ فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْاَرْضِ لَقِيَتْهُ امْرَاَةٌ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهَا وَتُكَلِّمُهُ حَتّٰى غَشِيَهَا ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ الْغَدِيرَ يَسْتَحِمُّ فَجَاءَهُ سَائِلٌ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَنْ يَاْخُذَ الرَّغِيفَيْنِ اَوِ الرَّغِيفَ ثُمَّ مات فوزنت عبادة ستين سنة بتلك الزينة فَرَجَحَتِ الزَّنْيَةُ بِحَسَنَاتِهِ ثُمَّ وُضِعَ الرَّغِيفُ اَوِ الرَّغِيفَانِ مَعَ حَسَنَاتِهِ فَرَجَحَتْ حَسَنَاتُهُ فَغُفِرَ لَهُ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ غَالِبُ بْنُ وَزِيرٍ عَنْ وَكِيعٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ

377- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/123، ومسلم 2808 56 في صفات المنافقين: باب جزاء المؤمن بحسناته في الدنيا والآخرة، من طريق يزيد بن هارون، وأحمد 3/123 و283، والبغوي في شرح السُّنة 4118 .
وأخرجه الطيالسي 2011 عن عمران، ومسلم 2808 57 من طريق سليمان بن طرخان.

378- إسناده ضعيف، وأورده السيوطي في الجامع الكبير ص 473 عن ابن حبان.

بِالْعِرَاقِ وَهٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ به أهل فلسطين عن وكيع. (3: 6)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا ایک عبادت گزار شخص عبادت کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنی عبادت گاہ میں ساٹھ برس تک عبادت کی ایک مرتبہ بارش ہوئی اور زمین سرسبز و شاداب ہوگئی۔ اس راہب نے اپنی عبادت گاہ سے باہر جھانک کر دیکھا' تو اس نے سوچا اگر میں نیچے جا کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں' تو میں زیادہ بھلائی حاصل کرلوں گا۔ پھر وہ وہاں سے نیچے اتر آیا اس کے ساتھ ایک یا شاید دو روٹیاں تھیں۔ ابھی وہ زمین میں پہنچا تھا کہ ایک عورت سے اس کی ملاقات ہوئی۔ وہ راہب اس عورت سے بات چیت کرنے لگا۔ وہ عورت اس شخص کے ساتھ بات چیت کرنے لگی' یہاں تک کہ اس شخص نے اس عورت کے ساتھ زنا کرلیا پھر اس پر مدہوشی طاری ہوئی' تو وہ غسل کرنے کے لئے کنویں میں اتر گیا۔ اسی دوران ایک مانگنے والا اس کے پاس آیا' تو اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا کہ ان دو روٹیوں' یا ایک روٹی کو لے لو' پھر وہ راہب فوت ہوگیا' تو اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا وزن اس ایک مرتبہ زنا کرنے کے ساتھ کیا گیا' تو وہ زنا کرنا اس کی نیکیوں سے زیادہ وزنی تھا پھر وہ ایک یا دو روٹیاں اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھی گئیں' تو اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا اور اس شخص کی مغفرت ہوگئی''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت غالب بن وزیر نامی راوی نے وکیع نامی راوی سے بیت المقدس میں سنی تھی۔ انہوں نے یہ روایت عراق میں بیان نہیں کی یہ ان روایات میں سے ایک ہے جنہیں اہل فلسطین' وکیع کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

ذكر تفضل الله حل وَعَلا عَلَى الْعَامِلِ حَسَنَةً بِكَتْبِهَا عَشْرًا وَالْعَامِلِ سيئة بواحدة

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے پر یہ فضل کرتا ہے کہ اس نیکی کا اجر دس گنا لکھتا ہے' اور برائی کرنے والے کا بدلہ کا ایک گنا لکھتا ہے

379 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلا قَالَ اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِيْ اَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ حَسَنَةً مَا لَمْ يعمل فإذا عملها فأنا أكتبى اَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ فَاِذَا عَمِلَهَا فَاَنَا اَكْتُبُهَا بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَا تَحَدَّثَ بِاَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَاَنَا اَغْفِرُهَا مَا لَمْ يَفْعَلْهَا فَاِذَا فَعَلَهَا فأنا

379- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 2/315، ومسلم 129 في الإيمان: باب إذا همّ العبد بحسنة، وابن منده في الإيمان برقم 376 ، والبغوي في شرح السُّنة 4148 . وسيورده المؤلف برقم 380 و 381 و 382 وبرقم 383 من طريق العلاء.

أكتبها مثلها .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔
''جب میرا بندہ یہ سوچتا ہے کہ وہ ایک نیکی کرے گا' تو میں اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہوں جب تک وہ اس پر عمل نہیں کرتا جب وہ اس پر عمل بھی کر لیتا ہے' تو میں اس کا دس گنا اجر نوٹ کر لیتا ہوں اور جب بندہ یہ سوچتا ہے کہ وہ کوئی گناہ کرے گا' تو جب تک وہ اس کا ارتکاب نہیں کرتا میں اس سے درگزر کرتا ہوں اور جب وہ اس کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو میں اسے ایک گناہ کے طور پر نوٹ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَارِكَ السَّيِّئَةِ اِذَا اهْتَمَّ بِهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِفَضْلِهٖ حَسَنَةً بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کوئی شخص برائی کا پختہ ارادہ کرے اور پھر اسے ترک کر دے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے

380 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَاِذَا عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تكتبوها بمثلها فإن تركها فاكتبوها حسنة . (3: 68)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔
''اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے' جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرے' تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کر لو اور جب وہ اس پر عمل کرے' تو تم اسے دس گنا کے طور پر نوٹ کر لو اور جب میرا بندہ برائی کا ارادہ کرے' تو تم اسے نوٹ نہ کرو اور اگر وہ اسے چھوڑ دے' تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرو''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتْبِهٖ حَسَنَةً وَاحِدَةً لِمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا وَكَتْبِهٖ سَيِّئَةً وَاحِدَةً اِذَا عَمِلَهَا مَعَ مَحْوِهَا عَنْهُ اِذَا تَابَ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس شخص کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے' جس نے برائی کا پختہ ارادہ کیا تھا پھر اس نے اس پر عمل نہیں کیا

اس کے لئے ایک برائی نوٹ کرتا ہے' جب بندہ اس پر عمل کر لیتا ہے' اور پھر اگر وہ اس سے توبہ کر لے' تو وہ برائی کو مٹا دیتا ہے

380– إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار روى له أبو داؤد والترمذي، وهو حافظ، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/242 عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 128 في الإيمان: باب إذا هم العبد .. والترمذي 3073 في التفسير: باب ومن سورة الأنعام. وأخرجه البخاري 7501 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ).

381 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الوقار حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ

(متن حدیث): اِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ سَيِّئَةً فَاِنْ تَابَ مِنْهَا فَامْحُوهَا عَنْهُ وَاِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا اِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضَعْفٍ . (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(اے فرشتو!) جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے اور وہ اس پر عمل نہ کرے' تو تم لوگ اسے نیکی کے طور پر نوٹ کرو اور اگر وہ اس پر عمل کر لے' تو تم اسے برائی کے طور پر نوٹ کرو اور اگر وہ اس سے توبہ کر لے' تو تم اس کی طرف سے برائی کو مٹا دو اور جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے' تو تم اسے نیکی کے طور پر نوٹ کرو اور اگر وہ اس پر عمل کر لے' تو تم اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا (اجر و ثواب) کے طور پر نوٹ کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَارِكَ السَّيِّئَةِ اِنَّمَا يُكْتَبُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً اِذَا تَرَكَهَا لِلّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' برائی کے ترک کرنے والے کو اس عمل کی وجہ سے ایک نیکی ملتی ہے' جبکہ اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے برائی کو ترک کیا ہو

382 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا اَرَادَ عَبْدِي اَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا مِثْلَهَا فَاِنْ تَرَكَهَا مِنْ اَجْلِي فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فاكتبوها له حسنة فَاِنْ تَرَكَهَا مِنْ اَجْلِي فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ عَشْرَةَ اَمْثَالِهَا اِلٰى سبع مائة ضعف . (3: 68)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: (اے فرشتو!) جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے' تو تم اسے اس وقت تک نوٹ نہ کرو جب تک وہ اس پر عمل نہیں کرتا اور اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو تم اسے ایک برائی کے طور پر نوٹ کرو اگر وہ میری وجہ سے اسے چھوڑ دیتا ہے' تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرو اگر وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے' تو تم اسے نیکی کے طور پر نوٹ

382– إسناده صحيح على شرط البخاري، الحسن بن محمد بن الصباح ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه على شرط الشيخين. وانظر 380 .

کرو اگر وہ اس نیکی پر عمل بھی کر لیتا ہے' تو تم اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا (اجر و ثواب) کے طور پر نوٹ کرو"۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ بِكَتْبِهَا لَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَعْمَلْهَا وَبِكَتْبِهٖ عَشْرَةَ اَمْثَالِهَا اِذَا عَمِلَهَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت (یہ بات عطا کی ہے)

جب کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کیلئے نیکی نوٹ کر لی جاتی ہے اگرچہ وہ اس نیکی پر عمل پیرا نہ ہوا ہو

اور جب وہ اس نیکی پر عمل کرے' تو اس کے لئے دس گنا (اجر و ثواب) نوٹ کیا جاتا ہے

383 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِالْحَسَنَةِ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَاِنْ هَمَّ عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ اَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا كتبتها واحدة .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهٗ جَلَّ وَعَلَا اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ اَرَادَ بِهٖ اِذَا عَزَمَ فَسَمَّى الْعَزْمَ هَمًّا لِاَنَّ الْعَزْمَ نِهَايَةُ الْهَمِّ وَالْعَرَبُ فِيْ لُغَتِهَا تُطْلِقُ اسْمَ الْبَدَاءَةِ عَلَى النِّهَايَةِ وَاسْمَ النِّهَايَةِ عَلَى الْبَدَاءَةِ لِاَنَّ الْهَمَّ لَا يُكْتَبُ عَلَى الْمَرْءِ لِاَنَّهٗ خَاطِرٌ لَا حُكْمَ لَهٗ وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ يَكْتُبُ لِمَنْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ الْحَسَنَةَ وَاِنْ لَّمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِ وَلَا عَمِلَهٗ لِفَضْلِ الْاِسْلَامِ فَتَوْفِيْقُ اللّٰهِ الْعَبْدَ لِلْاِسْلَامِ فَضْلٌ تَفَضَّلَ بِهٖ عَلَيْهِ وَكِتْبَتُهٗ مَا هَمَّ بِهٖ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَلَمَّا يَعْمَلْهَا فَضْلٌ وَكِتْبَتُهٗ مَا هَمَّ بِهٖ مِنَ السَّيِّئَاتِ وَلَمَّا يَعْمَلْهَا لَوْ كَتَبَهَا لَكَانَ عَدْلًا وَفَضْلُهٗ قَدْ سَبَقَ عَدْلَهٗ كَمَا اَنَّ رَحْمَتَهٗ سَبَقَتْ غَضَبَهٗ فَمِنْ فَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ مَا لَمْ يُكْتَبْ عَلٰى صِبْيَانِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا يَعْمَلُوْنَ مِنْ سَيِّئَةٍ قَبْلَ الْبُلُوْغِ وَكَتَبَ لَهُمْ مَا يَعْمَلُوْنَهٗ مِنْ حَسَنَةٍ كَذٰلِكَ هٰذَا ولا فرق. (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے' جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا' تو میں اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کر لیتا ہوں اور اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو میں اسے دس نیکیوں کے طور پر نوٹ کر لیتا ہوں اور اگر میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کر لیتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا' تو میں اسے نوٹ نہیں کرتا اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو میں اسے ایک (برائی) کے طور پر نوٹ کرتا ہوں"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

383- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 128 204 في الإيمان: باب إذا همَّ العبد .

''جب میرا بندہ ارادہ کرتا ہے''

اس سے مراد یہ ہے: جب وہ عزم کرتا ہے' تو یہاں عزم کے لئے لفظ ''ہم'' استعمال ہوا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: ''ہم'' کی انتہا عزم ہے' اور عرب اپنے محاورے میں کسی ابتداء والے اسم کا اطلاق انتہا پر کر دیتے ہیں' اور انتہا والے اسم کا اطلاق آغاز پر کر دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے: ارادہ کرنا آدمی کے نامہ اعمال میں نہیں لکھا جاتا' کیونکہ وہ صرف ایک خیال ہے اس کا کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اور اس میں اس بات کا احتمال بھی موجود ہے کہ' جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نیکی لکھ لیتا ہے' اگرچہ اس نے اس کا پختہ ارادہ نہ کیا ہو اور اس نے اس پر عمل نہ کیا ہو۔

اللہ تعالیٰ اسلام کی فضیلت کی وجہ سے ایسا کر دیتا ہو' تو اللہ تعالیٰ کا بندے کو اسلام کی توفیق دینا ایک فضل ہے' جو اس نے اپنے بندے پر کیا ہے' اور بندہ جس نیکی کا ارادہ کرتا ہے' اور اس پر عمل نہیں کرتا ہے اس کو نوٹ کر لینا بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا' اور بندہ جس برائی کا ارادہ کرتا ہے' اور اس پر عمل نہیں کرتا' تو اگر اللہ تعالیٰ اسے نوٹ کر لیتا ہے' تو یہ انصاف کے مطابق ہوگا۔

لیکن' کیونکہ اس کا فضل اس کے انصاف سے آگے نکل گیا ہے اس طرح اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے' تو اس کے فضل اور اس کی رحمت میں یہ بات شامل ہے کہ مسلمانوں کے کمسن بچے' جب تک بالغ نہیں ہو جاتے اس وقت تک ان کا کوئی گناہ نوٹ نہ کیا جائے' اور ان کی نیکیاں نوٹ کی جائیں۔

تو یہ اسی طرح ہوگا' اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يَكْتُبُ لِلْمَرْءِ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ اَكْثَرَ مِنْ عَشْرَةِ اَمْثَالِهَا اِذَا شَاءَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ جب چاہے' کسی بندے کی ایک نیکی کے عوض میں اسے دس گنا سے زیادہ اجر و ثواب نوٹ کر لیتا ہے

384- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ وَاِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ اَكْتُبْ عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا عَلَيْهِ سيئة واحدة. (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

384- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/ 234 و 411، ومسلم 130 في الإيمان: باب إذا هَمَّ العبد بحسنة كتبت.

"جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا' تو میں اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہوں اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو میں اس کے لئے دس گنا سے سات سو گنا تک نوٹ کر لیتا ہوں اگر وہ ایک برائی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا' تو میں اس کے خلاف کچھ نوٹ نہیں کرتا اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو میں اس کے خلاف ایک برائی نوٹ کرتا ہوں"۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْعَامِلَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَجْرَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل پیرا ہونے والے شخص کو اللہ تعالیٰ آخری زمانے میں پچاس آدمیوں کا سا اجر و ثواب عطا کرے گا' جنہوں نے پہلے زمانے میں اس کے عمل کا سا عمل کیا تھا

385 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حدثنا بن الْمُبَارَكِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ قَالَ 2

(متن حدیث): اَتَيْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ يَا اَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (المائدة: 105) ؟ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالَ وَزَادَنِيْ غَيْرُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ خمسين منكم .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يشبه أن يكون بن المبارك هو الذى قال وزادني غيره . (1: 2)

ابو امیہ شعبانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: اے ابو ثعلبہ! آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

"جب تم لوگ اطاعت کر لو' تو گمراہ ہونے والا شخص تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا"۔

تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے ایک ایسے شخص سے اس بارے میں دریافت کیا ہے' جو اس بارے میں جانتا ہے میں نے

385- وأخرجه أبو داؤد 4341 في الملاحم: باب الأمر والنهي، ومن طريقه البيهقي في السُّنن 10/92، وأخرجه أبو نعيم في الحلية 2/30 . وأخرجه الترمذي 3058 في التفسير: باب ومن سورة المائدة، عن سعيد بن يعقوب الطالقاني، والبغوي في شرح السُّنة 4156 . وأخرجه ابن ماجة 4014 في الفتن: باب قوله تعالى: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ) من طريق صدقة بن خالد، والبيهقي في السُّنن 10/91، 92.

نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم لوگ نیکی کا حکم دو اور ایک دوسرے کو برائی سے منع کرو' یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ کنجوسی کی پیروی کی جانے لگی ہے' خواہش نفس کے پیچھے چلنے لگ پڑے ہیں۔ دنیا کو ترجیح دی جانے لگی ہے۔ ہر سمجھدار شخص اپنی رائے کے بارے میں خود پسندی کا شکار ہو چکا ہے' تو اس وقت تم پر صرف اپنا خیال رکھنا لازم ہے تم لوگوں کے معاملے کو ترک کر دو' کیونکہ اس کے بعد ایسے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا انگارے کو مٹھی میں لینے کی مانند ہو گا۔ ان دنوں میں عمل کرنے والے شخص کو اس کے عمل جیسے پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب ملے گا۔

جبکہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان میں سے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے کہ ابن مبارک نے یہ الفاظ نقل کیے ہوں کہ دوسرے راوی نے مجھے مزید (الفاظ) بیان کیے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْكَبَائِرَ الْجَلِيْلَةَ قَدْ تُغْفَرُ بِالنَّوَافِلِ الْقَلِيْلَةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات تھوڑے نوافل کی وجہ سے بڑے کبیرہ گناہوں کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے

386 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِىْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لها . (3: 6)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک فاحشہ عورت نے ایک سخت گرم دن میں ایک کتے کو دیکھا جو ایک کنویں کے کنارے چکر لگا رہا تھا' اور وہ اپنی زبان پیاس کی شدت کی وجہ سے باہر نکال رہا تھا۔ اس عورت نے اسے پانی نکال کر دیا اور اسے پلایا' تو اس عورت کی مغفرت ہو گئی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَرْكَ الْمَرْءِ بَعْضَ الْمَحْظُوْرَاتِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ قُدْرَتِهٖ عَلَيْهِ قَدْ يُرْجَى لَهٗ بِهِ الْمَغْفِرَةُ لِلْحَوْبَاتِ الْمُتَقَدِّمَةِ

386- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو خالد، روى له البخاري متابعة، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه مسلم 2245 154 في السلام: باب فضل ساقي البهائم المحترمة وإطعامها . وأخرجه البخاري 3467 في أحاديث الأنبياء : باب 54، عن سعيد بن تليد، ومسلم 2245 155 ، والبيهقي في السُّنن 8/14، عن أبي الطاهر . وسيورد المؤلف برقم 544 من طريق مالك، عن سمي.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کسی گناہ پر قدرت رکھنے کے باوجود اسے ترک کر دے

تو اس عمل کی وجہ سے اس کے بارے میں یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی

387 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰه عن سعيد بن جبيرعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقُوْلُ كَانَ ذُو الْكِفْلِ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَهَوِيَ امْرَاَةً فَرَاوَدَهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا فَلَمَّا جَلَسَ مِنْهَا بَكَتْ وَاُرْعِدَتْ فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَمْ اَعْمَلْ هٰذَا الْعَمَلَ قَطُّ وَمَا عَمِلْتُهُ اِلَّا مِنْ حَاجَةٍ قَالَ فَنَدِمَ ذُو الْكِفْلِ وَقَامَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ مِنْهُ شَيْءٌ فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ مِنْ لَيْلَتِهِ فَلَمَّا اَصْبَحَ وَجَدُوا عَلٰى بَابِهِ مَكْتُوْبًا إن اللّٰه قد غفر لك. (3: 6)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس سے زیادہ مرتبہ یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''ذوالکفل'' کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا وہ کسی بھی گناہ سے بچتا نہیں تھا۔ ایک مرتبہ وہ ایک عورت کے پاس گیا۔ اس عورت نے اپنا آپ اس کے سامنے پیش کر دیا۔ ذوالکفل نے اسے ساٹھ دینار دیئے جب وہ اس عورت کے پاس آ کر بیٹھا' تو وہ عورت رونے لگی اور کپکپانے لگی۔ ذوالکفل نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں نے کبھی یہ عمل (گناہ کا کام) نہیں کیا اور میں صرف مجبوری کی وجہ سے یہ کرنے لگی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو ذوالکفل کو ندامت ہوئی اور وہ کچھ بھی کئے بغیر اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی رات اسے موت آ گئی۔ صبح کے وقت اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا۔

''بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے''۔

387- وأخرجه احمد 2/23، والترمذی 2496 فی صفة القيامة

بَابُ الْاِخْلَاصِ وَاَعْمَالِ السِّرِّ

باب [3] اخلاص اور پوشیدہ طور پر (عمل کرنے) کے بارے میں روایات

388 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمِ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الخطاب رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متنِ حدیث): اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هاجر إليه . (3: 24)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعمال (کی جزاء) کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا' جو اس نے نیت کی ہوگی۔ جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی۔ اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لئے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس کی طرف (نیت کرکے) اس نے ہجرت کی تھی''۔

388- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله بن هاشم الطوسي ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما . وأخرجه الخطيب في تاريخ بغداد 9/346 وأخرجه مالك في الموطأ برواية الإمام محمد بن الحسن برقم 983 عن يحيى بن سعيد الأنصاري، به، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 54 في الإيمان: باب ما جاء أن الأعمال بالنية والحسبة، و 5070 في النكاح: باب من هاجر أو عمل خيرًا لتزويج امرأة فله ما نوى، ومسلم 1907 في الإمارة: باب قوله صلى الله عليه وسلم: إنما الأعمال بالنية وانه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، والنسائي 1/58 في الطهارة: باب النية في الوضوء، و 6/158 في الطلاق: باب الكلام إذا قصد به فيما يحتمل معناه، والبيهقي في السُّنن 4/235 و 6/331، والبغوي في شرح السُّنة 1 . وأخرجه الحميدي 28، وأحمد 1/25، والبخاري 1 باب كيف بدء الوحي، و 2529 في العتق: باب الخطأ والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه، ومسلم 1907، وأبو داوُد 2301 في الطلاق: باب فيما عني به الطلاق والنيات، وابن الجارود في المنتقى 64، والبيهقي في السُّنن 1/41 و 7/341 . وأخرجه الطيالسي ص 9، والبخاري 3898 في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، و 6953 في الحيل: باب ترك الحيل، ومسلم 1907، والبيهقي في السُّنن 1/41 وفي معرفة السُّنن والآثار ص 189 من طريق حماد بن زيد، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، به . وأخرجه أحمد 1/43، ومسلم 1907، وابن ماجة 4227 في الزهد: باب النية، والبيهقي في السُّنن 1/298 و 2/14 و 4/112 و 5/39 و 7/341، وفي معرفة السُّنن والآثار ص 190، والدارقطني 1/50، والخطيب في تاريخ بغداد 4/244 .

389 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ . (3: 66)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعمال (کی جزاء) کا مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا' جو اس نے نیت کی ہے' جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگئی' تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی' جس طرف (نیت کر کے) اس نے ہجرت کی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ حِفْظِ الْقَلْبِ وَالتَّعَاهُدِ لِاَعْمَالِ السِّرِّ اِذِ الْاَسْرَارُ عِنْدَ اللّٰهِ غَيْرُ مَكْتُوْمَةٍ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم کہ وہ اپنے دل (کی کیفیت) کی حفاظت کرے اور اپنے عمل کو اہتمام کے ساتھ پوشیدہ رکھے' کیونکہ پوشیدہ عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پوشیدہ نہیں ہوتا

390 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِحِجَابِ الْكَعْبَةِ وَفِي الْمَسْجِدِ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيْفٍ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَقَالُوْا تَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ حَدِيْثَنَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِنَّهُ يَسْمَعُ اِذَا رَفَعْنَا فَقَالَ رَجُلٌ لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا رَفَعْنَا لَيَسْمَعَنَّ اِذَا اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ مَا اَرٰى اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ يسمع حديثنا قال ابن مَسْعُوْدٍ فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ) إلى آخر الآية (فصلت: 22)

390– إسناده صحيح. واخرجه الحميدى 87، ومن طريقه البخارى 4817 فى التفسير: باب (وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدَاكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ)، و 7521 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ)، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 177، واخرجه أحمد 1/443، 444، والبخارى 483 أيضًا من طريق يحيى القطان، ومسلم 2775 فى صفات المنافقين، والترمذى 3248 فى التفسير: باب ومن سورة حم السجدة.

۞۞ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں خانہ کعبہ کے پردے میں چھپا ہوا تھا۔ مسجد (یعنی خانہ کعبہ کے قریب) ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور اس کے دو داماد جن کا تعلق قریش سے تھا وہ وہاں موجود تھے۔ انہوں 34 نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ ہماری بات سن لیتا ہے' تو ان میں سے ایک نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں بات کریں گے' تو وہ سن لے گا۔ دوسرے نے کہا: اگر وہ بلند آواز میں بات کرنے پر سن لیتا ہے' تو پھر پست آواز والی بات کو بھی ضرور سننا چاہیے۔ تیسرے نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ہر بات سن لیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو ان لوگوں کے قول کے بارے میں بتایا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور جو کچھ تم چھپا کر رکھتے ہو' تو تمہاری سماعت اور بصارت تمہارے خلاف گواہی دیں گی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ سَمِعَهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى فَقَطْ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اعمش نامی راوی سے یہ روایت صرف ابوضحیٰ نامی راوی نے سنی ہے

391- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبٍ هُوَ بن ربيعة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): اِنِّي لَمُسْتَتِرٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ اِذْ جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيلٌ فِقْهُهُمْ فَتَحَدَّثُوا الْحَدِيثَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَى اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا قُلْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِذَا رَفَعْنَا سَمِعَ وَاِذَا خَفَضْنَا لَمْ يَسْمَعْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا رَفَعْنَا فَاِنَّهُ يَسْمَعُ اِذَا خَفَضْنَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ:

(وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ) الْآية (فصلت: 22). (3: 64)

۞۞ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں خانہ کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ اسی دوران تین آدمی وہاں آئے ایک ثقیف قبیلے سے تعلق رکھتا تھا' اور دو اس کے قریشی داماد تھے۔ ان کے پیٹ پر چربی زیادہ تھی اور عقل ان میں کم تھی۔ وہ آپس میں بات چیت کرنے لگے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ ہم جو کہتے ہیں: کیا وہ سن لیتا ہے؟ دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں بات کریں گے' تو وہ سن لے گا اگر پست آواز میں بات کریں' تو نہیں سنے گا۔

391- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن ربيعة، فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 1/408 عن عبد الرزاق و 1/443، 444، ومسلم 2775 في صفات المنافقين، من طريق يحيى القطان، وأحمد 1/442، والترمذي 3249 في التفسير: باب ومن سورة حم السجدة، وأخرجه أحمد 1/381 و426، والترمذي 3299 أيضًا من طريق أبي معاوية.

تیسرے نے کہا: اگر وہ بلند آواز میں بات سن لیتا ہے تو پھر وہ پست آواز میں بات بھی سن لے گا۔ (حضرت عبداللہ کہتے ہیں) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور جو کچھ بھی تم پوشیدہ رکھتے ہو' تو تمہاری سماعت اور تمہاری بصارت اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گی''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ اِصْلَاحِ النِّيَّةِ وإِخْلَاصِ الْعَمَلِ فِيْ كُلِّ مَا يَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى الْبَارِئِ جَلَّ وَعَلَا وَلَا سِيَّمَا فِيْ نِهَايَاتِهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے ہر اس عمل میں نیت کی اصلاح کرے اور عمل کو خالص رکھے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل ہوتا ہے

خاص طور پر اپنے اختتامی اعمال میں ایسا کرے

392 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ بِدِمَشْقَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ رَبٍّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِنَّمَا الْعَمَلُ كَالْوِعَاءِ اِذَا طَابَ اَعْلَاهُ طَابَ اَسْفَلُهٗ وإذا خبث أعلاه خبث أسفله . (3: 66)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عمل کی مثال برتن کی مانند ہے' جس کا بالائی حصہ صاف ہوگا' تو نیچے والا بھی صاف ہوگا اور اگر اوپر والا حصہ گندہ ہوگا' تو نیچے والا حصہ بھی گندہ ہوگا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّفَرُّغِ لِعُبَادَةِ الْمَوْلٰى جَلَّ وَعَلَا فِيْ اَسْبَابِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے روزمرہ کے معاملات میں سے اپنے پروردگار کی عبادت کے لئے خود کو فارغ کرے

393 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يقول يا بن اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا

392- إسناده حسن، وأخرجه أبو نعيم في الحلية 5/162 . وتقدم برقم 339 من طريق الوليد بن مسلم، عن ابن جابر، به، فانظره.

تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا ولم أسد فقرك . (3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تم میری عبادت کے لئے فارغ ہو جاؤ۔ میں تمہارے سینے کو خوشحالی سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو ختم کر دوں گا اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے' تو میں تمہارے دونوں ہاتھوں کو مصروفیات سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو ختم نہیں کروں گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ عَلَى الْمَرْءِ تَعَهُّدَ قَلْبِهِ وَعَمَلِهِ دُوْنَ تَعَهُّدِهِ نَفْسَهُ وَمَالَهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے دل اور عمل کے ساتھ' خود کو تیار کرے' (یہ نہیں کہ) صرف جان اور مال کے ساتھ خود کو تیار کرے

394 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰه لا ينظر إلى صوركم وأموالكم ولكن ينظر إلى قلوبكم وأعمالكم . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور اموال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مَنْ لَمْ يُخْلِصْ عَمَلَهُ لِمَعْبُوْدِهِ فِي الدُّنْيَا لَمْ يُثَبْ عَلَيْهِ فِي الْعُقْبَى

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق' جو شخص اپنے عمل کو اپنے معبود کے لئے دنیا میں خالص نہیں کرے گا' اسے آخرت میں اس کا ثواب نہیں ملے گا

395 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ خِيَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

393- إسناده حسن، زائدة بن نشيط: روى عنه اثنان، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه الترمذي 2466 في صفة القيامة . وأخرجه أحمد 2/358 عن محمد بن عبد الله، وابن ماجة 4107 في الزهد: باب الهم بالدنيا، من طريق عبد الله بن داوُد، والحاكم 2/443 من طريق أبي أحمد الزبيري.

394- إسناده صحيح، رجاله على شرط مسلم، غير عمرو بن هشام فقد روى له النسائي وهو ثقة . وأخرجه أحمد 2/539، وفي الزهد ص 59، ومسلم 2564 34 في البر والصلة: باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 4150 عن عمرو الناقد، وابن ماجة 4143 في الزهد: باب القناعة . وأخرجه م . 2564 33 من طريق أسامة بن زيد، عن أبي سعيد مولى عبد الله بن عامر بن كريز، عن أبي هريرة.

(متن حدیث):قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا خَيْرُ الشُّرَكَاءِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا فأشرك فيه غيرى فأنا منه بریء هو للذی أشرك به . (3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں تمام شراکت داروں سے زیادہ بہتر ہوں' جو شخص کوئی عمل کرتا ہے اور وہ اس میں میرے علاوہ دوسرے کو شریک کر لیتا ہے' تو میں اس عمل سے لاتعلق ہوں یہ عمل اس کے لئے ہوگا۔ جس کو اس شخص نے شریک کیا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ يَنْفَعُهُ إِخْلَاصُهُ حَتّٰى يُحْبِطَ مَا كَانَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ مِنَ السَّيِّئَةِ وَاَنَّ نِفَاقَهُ لَا تَنْفَعُهُ مَعَهُ الْاَعْمَالُ الصَّالِحَةُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق مسلمان شخص کا اخلاص اسے فائدہ دیتا ہے' یہاں تک کہ یہ اس کی اسلام سے پہلے کی برائیوں کو بھی ختم کر دیتا ہے' اور آدمی کے نفاق کے ہمراہ نیک اعمال اسے فائدہ نہیں دیں گے

396- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متن حدیث):قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُؤَاخِذُ اللّٰهُ اَحَدَنَا بِمَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ . (3: 65)

395- عبد الرحمٰن بن عثمان هو البكراوى أبو بحر، ضعفه غير واحد، وباقي رجاله ثقات . العلاء : هو ابن عبد الرحمٰن . فقد أخرجه أحمد في المسند 2/301، وفي الزهد ص 57 عن محمد بن جعفر، و 2/301 أيضًا عن روح، و 2/435 عن يحيي القطان، ثلاثتهم عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 2559 عن ورقاء، ومسلم 2985 في الزهد والرقائق: باب من أشرك في عمله غير الله، من طريق روح بن القاسم، وابن ماجة 4202 في الزهد: باب الرياء والسمعة، من طريق عبد العزيز بن أبي حازم، ثلاثتهم عن العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب، بهذا الإسناد، بلفظ أنا أغنى الشركاء ... . وأخرجه البغوى في شرح السُّنة 4136 من طريق سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة، و 4137 من طريق أبي سعيد المقبرى، عن أبي هريرة . وفي الباب عن أبي سعيد بن أبي فضالة الأنصارى سيرد برقم 404 . وعن شداد بن أوس عند الطيالسي 1120 . وعن محمود بن لبيد عند أحمد 5/428 و 429، والبغوى 4135 وسنده قوى.

396- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 1/409 عن عبد الرزاق، و 1/429 عن يحيي القطان، والبخارى 6921 في استتابة المرتدين: باب إثم من أشرك بالله، والبيهقي في السُّنن 9/123 . وأخرجه عبد الرزاق 19686 ومن طريقه البغوى في شرح السُّنة 28 عن معمر، وأحمد 1/379، 380، ومسلم 120 189 في الإيمان: باب هل يؤاخذ بأعمال الجاهلية، وأخرجه أحمد 1/429، والبخارى 6921 أيضًا، الدارمي 1/3 من طريق سفيان، وأحمد 1/431 و 462 من طريق شعبة، وأحمد 1/379 عن أبي معاوية، وأحمد 1/431، ومسلم 120 190 ، وابن ماجة 4242 في الزهد: باب ذكر الذنوب، والبيهقي في السُّنن 9/123 ومسلم 120 191 من طريق علي بن مسهر . وفي الباب عن جابر عند البزار 73 .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ ہم میں سے کسی ایک شخص کے ان اعمال کا بھی مواخذہ کرے گا' جو وہ زمانہ جاہلیت میں کیا کرتا تھا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام میں اچھائی کرے گا۔ اس نے زمانہ جاہلیت میں جو کچھ کیا اس پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور جو شخص اسلام میں برائی کرے گا' تو اس کے پہلے اور بعد والے (تمام اعمال) کا مواخذہ ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّعَاهُدِ لِسَرَائِرِهٖ وَتَرْكِ الْإِغْضَاءِ عَنِ الْمُحَقَّرَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے پوشیدہ معاملات کا خیال رکھے اور حقیر نظر آنے والی چیزوں سے صرف نظر کرنے کو ترک کرے

397 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نفير بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ . (3: 65)

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ چیز ہے' جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات بری لگے کہ لوگ اس سے واقف ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ قَدْ يَنَالُ بِحُسْنِ السَّرِيْرَةِ وَصَلَاحِ الْقَلْبِ مَا لَا يَنَالُ بِكَثْرَةِ الْكَدِّ فِي الطَّاعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات آدمی اپنے پوشیدہ معاملات کی اچھائی اور قلبی کیفیت کی بہتری کی وجہ سے اس مرتبے تک پہنچ جاتا ہے

جہاں وہ طاعت میں زیادہ کوشش کرنے سے نہیں پہنچتا

397- إسناده صحيح على شرط الصحيح .وأخرجه أحمد 4/182 . وأخرجه الترمذي 2389 في الزهد: باب ما جاء في البر والإثم، والبيهقي في السُّنن 10/192، والبغوي في شرح السُّنة 3494 . وأخرجه أحمد 4/182، ومسلم 2553 14 في البر والصلة: باب تفسير البر والإثم، والترمذي 3389 أيضًا، من طريق ابن مهدي، ومسلم 2553 15 من طريق عبدالله بن وهب، والبخاري في الأدب المفرد 295 و 302 . وأخرجه أحمد 4/182، والدارمي 2/322 .

398 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بن يحيى حدثنا ابن وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَيَذْكُرَنَّ اللّٰهُ قَوْمًا فِي الدُّنْيَا على الفرش الممهدة يدخلهم الدرجات العلى . (3: 9)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ دنیا میں ایک قوم کا ذکر ضرور کرے گا جو آراستہ بچھونوں پر ہوں گے اور وہ انہیں بلند درجات میں داخل ضرور کرے گا''۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْخِصَالِ الَّتِي يَسْتَوْجِبُ الْمَرْءُ بِهَا مَا وَصَفْنَاهُ دُوْنَ كَثْرَةِ النَّوَافِلِ وَالسَّعْيِ فِي الطَّاعَاتِ

بعض ایسے خصال کا تذکرہ' جس کی وجہ سے آدمی اس مرتبے تک پہنچ جاتا ہے' جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے' حالانکہ وہ نوافل اور نیکیوں میں زیادہ اہتمام کی وجہ سے وہاں تک نہیں پہنچتا

399 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ . (93/

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ فَعَلَ مَا وَصَفْنَا كان من خير المسلمين

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص وہ کچھ کرتا ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' تو وہ بہترین مسلمانوں میں سے ہے

400 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابن وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ

398– إسناده ضعيف، وأورده السيوطي في الجامع وزاد نسبته إلى أبي يعلى.

399– إسناده صحيح على شرط مسلم. وتقدم تخريجه برقم 196 ، وسيرد بعده من طريق أبي الخير.

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مسلمانوں میں سے کون شخص ... ؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔

ذِکْرُ الْإِخبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الرِّيَاضَةِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلٰى اَعْمَالِ السِّرِّ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے پوشیدہ اعمال میں ریاضت اوران پر باقاعدگی کولازم اختیار کرے

401 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ الجوزاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ كَانَتْ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ حَسْنَاءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَكَانَ اِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ شَاْنِهَا (وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ایک انتہائی خوب صورت عورت نماز ادا کیا کرتی تھی' تو حاضرین میں سے بعض لوگ پہلی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے تاکہ وہ اسے نہ دیکھ سکیں اور بعض حضرات پچھلی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے تاکہ جب رکوع میں جائیں' تو اپنی بغل کے نیچے سے اسے دیکھ لیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اور ہم تم میں سے آگے ہونے والوں کو بھی جانتے ہیں اور پیچھے ہونے والوں کو بھی جانتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ تحفظ مِنْ تَحَفُّظِ اَحْوَالِهِ فِيْ اَوْقَاتِ السِّرِّ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ پوشیدہ اوقات میں اپنے احوال کی

400- إسناده صحيح على شرط مسلم . . وأخرجه مسلم 40 في الإيمان: باب بيان تفاضل الإسلام . وأخرجه أحمد 2/187 عن حسن بن موسى . وأخرجه ابن أبي شيبة 9/64، 65 من طريق شعبة، وأحمد 2/191 من طريق المسعودى . وفي الباب عن أبي موسى الأشعرى عند البخارى 11 في الإيمان: باب أى الإسلام أفضل، ومسلم 42، وابن مندة 307، والبغوى في شرح السُّنة 13 وعن جابر عند ابن أبي شيبة 9/64، والطيالسي 1777، وأحمد 3/154و 372، ومسلم 41، والبغوى 15 . وعن فضالة بن عبيد عند أحمد 6/21، وابن مندة 315، والبغوى 14 . وعن عمير بن قتادة عند أبي نعيم في الحلية ,3/357

401- إسناده حسن، من أجل عمرو بن مالك -فإنه صدوق له أوهام، وباقي رجاله على شرط مسلم . وأخرجه الطيالسي 2712، ومن طريقه البيهقي في السُّنن 3/98 . وأخرجه أحمد 1/305 عن سريج، والترمذى 3122 في التفسير: باب ومن سورة الحجر، والنسائي 2/118 في الإمامة: باب المنفرد خلف الصف، وابن ماجة 1046 في الإقامة: باب الخشوع في الصلاة، والحاكم 2/353، والبيهقي 3/98 .

حفاظت کرے

402- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ يُكَفِّرُ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ فِي الْحَسَنَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ اَوِ الطُّهُوْرِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ وَالصَّلَاةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ' وَمَا مِنْ اَحَدٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا حَتّٰى يَاْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ مَعَ الْاِمَامِ ثُمَّ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ الَّتِيْ بَعْدَهَا اِلَّا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ.

فَاِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاعْدِلُوْا صُفُوفَكُمْ وَسُدُّوا الْفُرَجَ فَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِي وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. وَخَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ وَشَرُّ صُفُوفِ الرِّجَالِ الْمُؤَخَّرُ وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ وَشَرُّ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْمُقَدَّمُ.

يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فاحفظن أبصاركن من عورات الرجال

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ مَا يعنى بذلك قال ضيق الأزر. (3: 66)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی ایسی چیز کی طرف کروں؟ جو گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ لفظ وضو استعمال ہوا ہے یا طہارت استعمال ہوا ہے) اور اس مسجد کی طرف زیادہ چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جو بھی شخص اچھی طرح وضو کر کے اپنے گھر سے نکل کر مسجد تک آتا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ (راوی کو یہ شک ہے شاید) امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے اور پھر وہ اس سے بعد والی نماز کا انتظار کرتا ہے' تو فرشتے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے۔اے اللہ! تو اس پر رحم کر۔

جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو' تو اپنی صفوں کو سیدھا کر لو اور درمیان میں خالی جگہ کو پر کر دو جب امام تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو' کیونکہ میں تم لوگوں کو اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں جب امام سمع اللّٰه لمن حمده کہے' تو تم ربنا لك الحمد کہو۔

402– إسناده صحيح على شرط البخاري، محمد بن عبد الرحيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة 177 و 357، والحاكم 1/191، 192 . وأخرجه أحمد 3/3، وابن خزيمة 117 والبيهقي في السُّنن 2/16 .

مردوں کی سب سے زیادہ بہتر صف آگے والی ہے اور مردوں کی کم بہتر صف سب سے پیچھے والی ہے اور خواتین کی سب سے بہتر صف سب سے پیچھے والی ہے اور سب سے کم بہتر صف سب سے آگے والی ہے۔

اے خواتین کے گروہ! جب مرد سجدے میں جائیں' تو تم لوگ مردوں کی شرم گاہ کے حوالے سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابوبکر سے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ (یعنی اس حکم کی وجہ کیا ہے) 'تو انہوں نے فرمایا: کیونکہ ان کے تہبند چھوٹے ہوتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ ارْتِكَابِ الْمَرْءِ مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا مِنْهُ فِي الْخَلَاءِ كَمَا قَدْ لَا يَرْتَكِبُ مِثْلَهُ فِي الْمَلَاءِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی خلوت میں ایسے عمل کا ارتکاب کرے' جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بالکل اسی طرح جس طرح آدمی اس جیسا عمل لوگوں کی موجودگی میں نہیں کرسکتا

403 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتُرَ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَا كَرِهَ اللّٰهُ مِنْكَ شَيْئًا فَلَا تَفْعَلْهُ اِذَا خَلَوْتَ . (2:3)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کو تمہاری طرف سے جو بات پسند نہیں ہے تم اسے تنہائی میں بھی نہ کرو''۔

ذِكْرُ نَفْيِ وُجُوْدِ الثَّوَابِ عَلَى الْاَعْمَالِ فِي الْعُقْبٰى لِمَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ فِيْ عَمَلِهٖ

جو شخص اپنے عمل میں کسی اور کو اللہ کا شریک ٹھہرائے اس شخص کو آخرت میں اس کا ثواب ملنے کی نفی کا تذکرہ

404 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ فَضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلِهٖ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ أغنى الشركاء عن الشرك . (2:109)

403- إسناده ضعيف، مؤمل بن إسماعيل سيء الحفظ، وأورده السيوطي في"الجامع الكبير" : ونسبه إلى ابن حبان والباوردي، ورمز له بالضعيف.

حضرت ابوسعید بن فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ' جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پہلے والوں اور بعد والوں کو اکٹھا کرے گا یہ ایک ایسا دن ہوگا' جس میں کوئی شک نہیں ہے' تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا' جو شخص اپنے عمل میں کسی کو اللہ کا شریک قرار دیتا تھا' تو وہ اپنا ثواب اسی سے طلب کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ شریک سے' سب سے زیادہ بے نیاز ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ اِشْرَاكِ الْمَرْءِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي عَمَلِهِ

عمل میں کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانے کے طریقے کا تذکرہ

405 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدُّوْرِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): بَشِّرْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِالنَّصْرِ وَالسَّنَاءِ وَالتَّمْكِيْنِ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْاٰخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ نَصِيبٌ . (2: 109)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس اُمت کو مدد' چمک اور تمکین (یعنی دنیا میں اثر و رسوخ) کی خوشخبری دیدو' ان لوگوں میں سے جو بھی شخص آخرت کا عمل' دنیا کے لئے کرے گا اسے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ نَفْيِ الثَّوَابِ فِي الْعُقْبٰى عَنْ مَّنْ رَاءَ ى وَسَمَّعَ فِيْ اَعْمَالِهِ فِي الدُّنْيَا

ایسے شخص کے لیے آخرت میں ثواب کی نفی کے اثبات کا تذکرہ' جو دکھاوا کرتا ہے' اور دنیا میں اپنے اعمال کی نمود و نمائش کرتا ہے

406 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

404- إسناده حسن . وأخرجه أحمد 3/466 و4/215 عن محمد بن بكر البُرساني، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي 3154 في التفسير: باب ومن سورة الكهف، وابن ماجة 4203 في الزهد: باب الرياء والسمعة، والطبراني في الكبير 22/ 778

405- إسناده حسن. الربيع بن أنس هو البكري صدوق له أوهام. وباقي رجال السند ثقات . وأخرجه أحمد في المسند 5/134، وفي الزهد ص 41، 42 ، وابنه عبد الله في زيادات المسند 5/134، والبغوي في شرح السُّنة 4144 . وأخرجه أحمد وابنه عبد الله 5/134، والبغوي في شرح السُّنة 4145 . والحاكم 4/311 و318، وصححه الحاكم. ووافقه الذهبي.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا غَيْرَهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَوْتُ قَرِيبًا مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ سَمَّعَ يُسَمِّعُ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ راءى يرائى اللّٰه به . (2: 109)

سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے ان کے علاوہ اور کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس لئے میں حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گیا۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص شہرت کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کروا دے گا اور جو کوئی دکھاوے کے لئے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا دکھاوا ظاہر کر دے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ جُنْدُبٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں جندب نامی راوی منفرد ہے

407 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ اَبُو الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ سَمَّعَ يُسَمِّعُ اللّٰهُ بِهِ ومن راءى يرائى اللّٰه به .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شہرت کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کروا دے گا اور جو کوئی دکھاوے کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا دکھاوا ظاہر کر دے گا''۔

406- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 2987 في الزهد والرقائق: باب من أشرك في عمله غير الله، وأخرجه البخاري 6499 في الرقاق: باب الرياء والسمعة، ومن طريقه البغوي في شرح السّنة 4134 . وأخرجه أحمد 4/313 عن وكيع وعبد الرحمن بن مهدي، والبخاري 6499 أيضًا من طريق يحيى القطان، ومسلم 2987 48 من طريق وكيع، وابن ماجة 4207 في الزهد: باب الرياء والسمعة. وأخرجه الحميدي 7152 ، ومسلم 2987 . وأخرجه البخاري 7152 في الأحكام: باب من شاقّ شق اللّٰه عليه

407- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه برقم 2976 في الزهد والرقائق: باب من أشرك في عمله غير الله . وأخرجه أبو نعيم في الحلية [illegible] من طريق جعفر بن محمد الصائغ عن عمر بن حفص بهذا الإسناد. وفي الباب عن جندب بن عبد الله البجلي عند [illegible] 406 . وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند أحمد 2/162 و195 و 212 و223، 224، وأبي نعيم في الحلية 4/123، 124 و[illegible]/99 ، والبغوي في شرح السّنن 4138 . وعن أبي سعيد الخدري عند الترمذي 2381 . وعن أبي بكرة نفيع بن الحارث عند أحمد 5/45.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ رَاءَ ى فِيْ عَمَلِهٖ يَكُوْنُ فِي الْقِيَامَةِ مِنْ اَوَّلِ مَنْ يَّدْخُلُ النَّارَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص اپنے عمل کا دکھاوا کرے گا قیامت کے دن وہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

408 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا حيوة بن شريح قال حدثني الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيَّ حَدَّثَهٗ

(متن حدیث): اَنَّهٗ دَخَلَ مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهٗ اَنْشُدُكَ بِحَقِّي لَمَا حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عقلته وعلمته

فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عقلته وَعَلِمْتُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثَ قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فقَالَ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً اُخْرٰى فَمَكَثَ كَذٰلِكَ ثُمَّ اَفَاقَ فَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهٖ فقَالَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَهٗ اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهٗ ثُمَّ نَشَغَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهٖ وَاشْتَدَّ بِهٖ طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فقَالَ حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ

فَاَوَّلُ مَنْ يَدْعُوْ بِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى للقارىء اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ

408– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه برقم 2976 في الزهد والرقائق: باب من أشرك في عمله غير الله. وأخرجه أبو نعيم في الحلية 4/301 .بهذا الاسناد . وفي الباب عن جندب بن عبد الله البجلي تقدم قبله 406 . وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند أحمد 2/162 و195 و 212 و223، 224، وأبي نعيم في الحلية 4/123، 124 و5/99، والبغوي في شرح السُّنن 4138 . وعن أبي سعيد الخدري عند الترمذي 2381 . وعن أبي بكرة نفيع بن الحارث عند أحمد .5/45 إسناده صحيح . الوليد بن أبي الوليد، من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الترمذي 2382 في الزهد: باب ما جاء في الرياء والسمعة، في شرح السُّنة 4143 . وأخرجه مسلم 1905 في الإمارة: باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار، والنسائي 6/23 في الجهاد: باب من قاتل ليقال فلان جرىء، من طريق خالد بن الحارث، ومسلم 1905' والبيهقي في السُّنن 9/168 من طريق عبد الوهاب بن عطاء.

لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَ أن يقال فلان قارىء فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ.

وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا اٰتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بل إنما أردت أن يقال فُلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ.

وَيُؤْتَى بِالَّذِيْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُ فِيْ مَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُوْلُ اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ أردت أن يقال فلان جرىء فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتِيْ فقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تسعر بهم النار يوم القيامة.

قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ فَاَخْبَرَنِيْ عُقْبَةُ اَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِيْ دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْخَبَرِ.

قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ الْوَلِيْدُ وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ اَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَحَدَّثَهُ بِهٰذَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ فُعِلَ بِهٰؤُلَاءِ مِثْلُ هٰذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكٰى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيدًا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ هَالِكٌ وَقُلْنَا قَدْ جَاءَ نَا هٰذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ اَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ فقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ: (مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ) (هود: 15، 16).

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ اَلْفَاظُ الْوَعِيْدِ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ كُلُّهَا مَقْرُوْنَةٌ بِشَرْطٍ وَهُوَ اِلَّا اَنْ يَتَفَضَّلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مُرْتَكِبِ تِلْكَ الْخِصَالِ بِالْعَفْوِ وَغُفْرَانِ تِلْكَ الْخِصَالِ دُوْنَ الْعُقُوْبَةِ عَلَيْهَا وَكُلُّ مَا فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ مِنْ اَلْفَاظِ الْوَعْدِمَقْرُوْنَةٌ بِشَرْطٍ وَهُوَ اِلَّا اَنْ يَّرْتَكِبَ عَامِلُهَا مَا يَسْتَوْجِبُ بِهِ الْعُقُوْبَةَ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ حَتّٰى يُعَاقَبَ اِنْ لَمْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ ثُمَّ يُعْطٰى ذٰلِكَ الثَّوَابَ الَّذِيْ وُعِدَ بِهٖ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ. (2: 109)

عقبہ بن مسلم بیان کرتے ہیں: شفی اصبحی نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ کی مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں ایک صاحب موجود تھے جن کے اردگرد لوگ بھی موجود تھے۔ شفی نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں' تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ شفی کہتے ہیں: میں ان کے قریب ہو کر ان کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ وہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے جب وہ خاموش ہوئے اور تنہا رہ گئے' تو میں نے ان سے دریافت کیا: میں آپ کو اپنے حق کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو اور آپ نے اسے سمجھا ہو اور جان لیا ہو' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا کرتا ہوں میں تمہیں ایک ایسی حدیث بتاتا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائی تھی اور میں نے اسے سمجھا بھی تھا' اور جان بھی لیا تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک سسکی لی پھر تھوڑا وقت گزر گیا جب ان کی طبیعت سنبھلی' تو انہوں نے فرمایا میں

تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سنائی تھی اس وقت اس گھر میں میں اور نبی اکرم ﷺ موجود تھے۔ میرے اور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ ہمارے ساتھ اور کوئی موجود نہیں تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دوسری مرتبہ سسکی لی پھر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے جب ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے اپنے چہرے سے پسینہ صاف کیا اور بولے: میں ایسا کرتا ہوں میں ایک ایسی حدیث بیان کروں گا جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بیان کی تھی۔ اس وقت اس گھر میں میں اور نبی اکرم ﷺ تھے۔ میرے ساتھ کوئی موجود نہیں تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے زیادہ زور سے سسکی لی اور وہ اپنے چہرے کے بل گرنے کی طرح آگے کی طرف جھکے اس مرتبہ ان کی یہ کیفیت طویل ہوئی پھر جب ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی تھی:

''جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائے گا اور ہر اُمت گھٹنوں کے بل موجود ہوگی' تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بلائے گا' جس نے قرآن کو جمع کیا (یعنی اس کا علم حاصل کیا) اور ایک ایسے شخص کو جس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیا گیا ہو اور ایک ایسے شخص کو جس کے پاس مال بہت زیادہ تھا (انہیں بلایا جائے گا) اللہ تعالیٰ قرآن کے عالم سے کہے گا: میں نے اپنے رسول پر جو نازل کیا تھا کیا اس کا علم میں نے تمہیں نہیں دیا تھا؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں! میرے پروردگار اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے جو علم حاصل کیا ہے اس بارے میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا۔ میں رات دن اس کے ساتھ مصروف رہا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے جھوٹ کہا ہے۔ فرشتے بھی اس شخص سے کہیں گے کہ تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے: فلاں شخص قرآن کا عالم ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی۔

پھر مال دار شخص کو لایا جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا کیا میں نے تمہیں کشادگی عطا نہیں کی تھی' یہاں تک کہ میں نے تمہیں ایسی حالت میں رکھا تھا کہ تمہیں کسی کی بھی ضرورت نہ ہو؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں! میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جو کچھ تمہیں دیا تھا اس بارے میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا میں صلہ رحمی کرتا رہا اور خیرات کرتا رہا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے۔ فرشتے بھی اس سے یہ کہیں گے تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے: فلاں شخص سخی ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی۔

پھر اس شخص کو لایا جائے گا' جسے (دنیا میں) اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا تھا' تو اس سے یہ دریافت کیا جائے گا تمہیں کیوں قتل کیا گیا؟ وہ جواب دے گا مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا میں نے جنگ میں حصہ لیا' یہاں تک کہ مجھے قتل کر دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے فرشتے بھی اس سے کہیں گے تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص کتنا بہادر ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے میرے گھٹنوں پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا:

''اے ابوہریرہ! یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے پہلے تین لوگ ہوں گے جن کے ذریعے قیامت کے دن جہنم کو بھڑکایا جائے گا''۔ (یعنی انہیں سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا)

ولید بن ابوولید بیان کرتے ہیں عقبہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے''شفی'' نامی راوی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اورانہیں اس حدیث کے بارے میں بتایا۔

ابوعثمان ولید نے یہ بات بیان کی ہے۔علاء بن ابوحکیم نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جلاد تھے وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوااور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث ان کے سامنے بیان کی' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہاان لوگوں کے ساتھ اس طرح ہوگا' تو باقی لوگوں کے ساتھ کیا ہوگا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ انتہائی زیادہ روئے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ کہیں وہ ہلاکت کا شکار نہ ہو جائیں۔

ہم نے کہا: یہ شخص ایک برائی لے کر آیا ہے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوافاقہ ہوا' تو انہوں نے اپنے چہرے کو پونچھا اور کہا اللہ اوراس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔

''جو شخص دنیا کی زندگی اوراس کی زینت کاارادہ کرتا ہے' تو ہم دنیا میں اسے اس کے اعمال کاپورابدلہ دے دیں گے اور انہیں اس میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی' یہ وہ لوگ ہیں' جن کا آخرت میں حصہ صرف جہنم میں ہوگا' اورانہوں نے دنیا میں' جو کچھ کیاوہ ضائع ہو جائیگا' اور جو عمل وہ کرتے رہے وہ باطل ہوں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کتاب اورسنت میں وعید کے جتنے بھی الفاظ ہیں' وہ سب شرط کے ساتھ ملے ہوئے ہیں' اوروہ یہ ہے: اگر اللہ تعالیٰ چاہے' تو اپنے فضل کے ساتھ ان باتوں کے مرتکب شخص کو معاف کرسکتا ہے' اوران غلطیوں کی مغفرت کر سکتا ہے۔ان پر (آدمی کوسزا نہ دے)

اور کتاب وسنت میں وعدے کے جتنے بھی الفاظ ہیں' وہ اس شرط کے ساتھ ملے ہوئے ہیں کہ اس پر عمل کرنے والا شخص کسی ایسی چیز کا مرتکب نہیں ہوگا' جواس فعل کے ارتکاب پر سزا کو لازم کردے' یہاں تک کہ اسے سزا دی جائے اگراس پر معافی کا فضل نہیں کیا جاتا۔

پھراس شخص کواس چیز کا ثواب ملے گا' جو وعدہ اس فعل کے حوالے سے اس شخص کے ساتھ کیا گیا ہے۔

4- بَابُ حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

باب 4: والدین کے حق کے بارے میں روایات

409 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

(متن حدیث): صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَقِيَ عَتَبَةً قَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً اُخْرٰى فَقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً ثَالِثَةً فَقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْتُ اٰمِيْنَ قَالَ وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْتُ اٰمِيْنَ فَقَالَ وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ اٰمِيْنَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ قَدِ اسْتَحَبَّ لَهُ تَرْكُ الْاِنْتِظَارِ لِنَفْسِهِ وَلَا سِيَّمَا اِذَا كَانَ الْمَرْءُ مِمَّنْ يُتَاَسّٰى بِفِعْلِهِ وَذَاكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ بَادَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ قال آمِيْنَ وَكَذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهِ وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَدَخَلَ النَّارَ اَبْعَدَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا قَالَ لَهُ وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ فَلَمْ يُبَادِرْ اِلٰى قَوْلِهِ اٰمِيْنَ عِنْدَ وُجُوْدِ حَظِّ النَّفْسِ فِيْهِ حَتّٰى قَالَ جِبْرِيْلُ قُلْ اٰمِيْنَ قَالَ قُلْتُ اٰمِيْنَ اَرَادَ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاَسِّيَ بِهِ فِيْ تَرْكِ الْاِنْتِصَارِ لِلنَّفْسِ بِالنَّفْسِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا هُوَ نَاصِرُ اَوْلِيَائِهِ فِي الدَّارَيْنِ وَاِنْ كَرِهُوْا نُصْرَةَ الْاَنْفُسِ فِي الدُّنْيَا . (3: 20)

مالک بن حسن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت مالک بن حورث رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے جب آپ نے پہلے زینے پر قدم رکھا' تو آپ نے کہا: آمین اور جب آپ نے دوسرے زینے پر قدم رکھا' تو آپ نے کہا: آمین جب آپ نے تیسرے زینے پر قدم رکھا' تو آپ نے کہا: آمین پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کردے' تو میں نے کہا: آمین، جبرائیل نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پائے

409- حديث صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف، وأخرجه الطبراني في الكبير 19/291 من طريق عبيد العجلي، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/166 عن الطبراني. وأخرجه ابن عدي في الضعفاء 6/2378 .

اور پھر بھی جہنم میں داخل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کرے' تو میں نے کہا: آمین، جبرائیل نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کر دے' آپ آمین کہیں' تو میں نے آمین کہا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اپنی ذات کے لئے مدد حاصل کرنے کو ترک کر دے خصوصاً اس صورت میں جب آدمی ایسی شخصیت کا مالک ہو' جس کے فعل کی پیروی کی جاتی ہو اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ کہا

''جو شخص رمضان کا مہینہ پالے اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مغفرت سے دور کر دے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی سے یہ کہا: آمین۔

اسی طرح جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ کہا:

''جو شخص اپنے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پائے اور جہنم میں داخل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے''۔

(تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً آمین کہہ دیا)

لیکن جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے سامنے یہ کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے' اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے دور کر دے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً آمین نہیں کہا۔

کیونکہ اس جملے میں آپ کی ذات کا حصہ موجود تھا۔

یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے گزارش کی کہ آپ آمین کہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے آمین کہہ دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد یہ تھی: اس بارے میں آپ اسوہ قائم کریں کہ اپنی ذات کے لئے کسی دوسرے سے مدد حاصل نہیں کرنی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اپنے دوستوں کا مددگار ہے' اگرچہ وہ دنیا میں لوگوں کی مدد کو ناپسند کرتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ مَالَ الِابْنِ يَكُوْنُ لِلْاَبِ

وہ روایت جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے: بیٹے کا مال باپ کی ملکیت ہوتا ہے

410 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّاجِرُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَطَاءٍ عن عائشة رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُ اَبَاهُ فِيْ دَيْنٍ عَلَيْهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انت ومالك لأبيك.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ مَعْنَاهُ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنْ مُعَامَلَتِهِ اَبَاهُ بِمَا يُعَامِلُ بِهِ الْاَجْنَبِيِّيْنَ وَاَمَرَ بِبِرِّهِ وَالرِّفْقِ بِهِ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ مَعًا اِلٰى اَنْ يَّصِلَ اِلَيْهِ مَالُهُ فَقَالَ لَهُ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ لَا اَنَّ مَالَ الِابْنِ يَمْلِكُهُ الْاَبُ فِيْ حَيَاتِهِ عَنْ غَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِّنَ الِابْنِ به. (3: 42)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے اپنے والد کے ذمے لازم قرض کی وجہ سے اپنے والد کے ساتھ جھگڑا کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کی ملکیت ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اس چیز سے منع کیا ہے کہ وہ باپ کے ساتھ ایسا طرز عمل اختیار کرے جس طرح کا سلوک اجنبی لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے والد کے ساتھ بھلائی کرنے اور زبان اور فعل کے حوالے سے نرمی کرنے کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ آپ نے اس کے مال کو اس کے والد کے ساتھ ملا دیا ہے' اور آپ نے اس سے یہ فرمایا:

''تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کی ملکیت ہے''۔

لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ بیٹے کے مال کا مالک باپ بن جاتا ہے' جبکہ بیٹا زندہ ہو اور بیٹے کی یہ خواہش بھی نہ ہو کہ (اس کا باپ اس کی مرضی کے بغیر اس کے مال کو استعمال کرے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِيْ يَسُبُّ الْمَرْءُ وَالِدَيْهِ بِهِ

اس سبب سے ممانعت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے

(411) (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ

410- حديث صحيح، عبد الله بن كيسان، صدوق يخطء كثيرًا. وباقي رجاله ثقات. وله شاهد من حديث عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/179 و204 و214، وأبي داؤد 2291، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/158، وابن ماجة 2292، وابن الجارود 995، وسنده حسن. وآخر من حديث جابر عند ابن ماجة 2291، والطحاوي 4/158، وفي مشكل الآثار 2/230، وإسناده صحيح على شرط البخاري كما قال البوصيري في مصباح الزجاجة ورقة 141.

411- حديث صحيح، الحسين بن حسن لم أتبينه، ويحيى بن زكريا ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/164 عن وكيع. وأخرجه أحمد 2/216، والبخاري 5973 في الأدب: باب لا يسب الرجل والديه، وأبو داؤد 5141 في الأدب: باب في بر الوالدين، من طريق إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، وأحمد 2/214 من طريق حماد بن سلمة، وأحمد 2/164، ومسلم 90 في الإيمان: باب بيان الكبائر وأكبرها، والبخاري في الأدب المفرد 27 من طريق سفيان الثوري، ومسلم 90 أيضًا، والترمذي 1902 في البر والصلة: باب ما جاء في عقوق الوالدين، وأبو نعيم في الحلية 3/172 من طريق ابن الهاد.

اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متنِ حدیث):مِن الْكَبَائِرِ اَنْ يَّسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ وَكَيْفَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَتَعَرَّضُ لِلنَّاسِ فَيَسُبُّ والديه . (2: 109)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کبیرہ گناہوں میں سے ایک چیز یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو برا کہے عرض کی گئی: کوئی شخص اپنے ماں باپ کو کیسے برا کہہ سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لوگوں کے ماں باپ کے درپے ہوتا ہے اور وہ اس کے ماں باپ کو برا کہتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ وَهَمَ فِيْهِ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں مسعر بن کدام نامی راوی کو وہم ہوا ہے

412- (سندِ حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متنِ حدیث):اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ وَكَيْفَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فيسب أباه ويسب أمه فيسب أمه . (2: 109)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو برا کہے (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) نے عرض کی: کوئی شخص اپنے ماں باپ کو کیسے برا کہہ سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی دوسرے کے باپ کو برا کہتا ہے' تو وہ اس کے باپ کو برا کہتا ہے۔ وہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے' تو وہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّرْغَبَ الْمَرْءُ عَنْ اٰبَائِهٖ اِذِ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ ضَرْبٌ مِنَ الْكُفْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑے' کیونکہ ایسا کرنا کفر کی ایک قسم ہے

413- (سندِ حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ

412- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 90 في الإيمان: باب بيان الكبائر وأكبرها، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2269 ، ومن طريقه أبو عوانة 1/55 عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/195، وأبو عوانة 1/55، والبغوي في شرح السُّنة 3427

يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ انْقَلَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِلٰى مَنْزِلِهِ بِمِنًى فِي اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فقَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقُوْلُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا.

قَالَ عُمَرُ إِنِّيْ قَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ وَاُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّغْصِبُوْهُمْ اَمْرَهُمْ.

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَا تَفْعَلْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَ هُمْ وَاِنَّ اُولٰـئِكَ الَّذِيْنَ يَغْلِبُوْنَ عَلٰى مَجْلِسِكَ إِذَا اَقَمْتَ فِي النَّاسِ فَيَطِيرُوْا بِمَقَالَتِكَ وَلَا يَضَعُوْهَا مَوَاضِعَهَا اَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ فَتَخْلُصَ بِعُلَمَاءِ النَّاسِ وَاَشْرَافِهِمْ وَتَقُوْلُ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا وَيَعُوْنَ مَقَالَتَكَ وَيَضَعُوْنَهَا مَوَاضِعَهَا.

فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ قَدِمْتَ الْمَدِيْنَةَ سَالِمًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا تَكَلَّمَنَّ فِيْ اَوَّلِ مَقَامٍ اَقُوْمُهُ.

فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فِيْ عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْتُ الرَّوَاحَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَوَجَدْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ سَبَقَنِيْ فَجَلَسَ إِلٰى رُكْنِ الْمِنْبَرِ الْاَيْمَنِ وَجَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ تَمَسُّ رُكْبَتِيْ رُكْبَتَهٗ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ طَلَعَ عُمَرُ فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ اَمَا إِنَّهٗ سَيَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ قَالَ وَمَا عَسٰى اَنْ يَّقُوْلَ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ:

اَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قُدِّرَ لِيْ اَنْ اَقُوْلَهَا لَا اَدْرِيْ لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ اَجَلِيْ فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْهَا فَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّكْذِبَ عَلَيَّ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَاَ بِهَا وَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَاَخَافُ إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فِي كتاب اللّٰه فيضلوا بترك فريضة أنزله اللّٰهُ وَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ حَمْلٌ اَوِ اعْتِرَافٌ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهَا.

اَلَا وَإِنَّا كُنَّا نَقْرَاُ لَا تَرْغَبُوا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَإِنَّ كُفْرًا بِكُمْ اَنْ تَرْغَبُوا عَنْ اٰبَائِكُمْ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ ورسوله .

اَلَا وَإِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ فُلَانًا قَالَ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا فَمَنْ بَايَعَ امْرَاً مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنَّهٗ لَا بَيْعَةَ لَهٗ وَلَا لِلَّذِيْ بَايَعَهٗ فَلَا يَغْتَرَّنَّ اَحَدٌ فَيَقُوْلُ إِنَّ بَيْعَةَ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً اَلَا وَإِنَّهَا كَانَتْ فَلْتَةً إِلَّا اَنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا وَلَيْسَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَنْ تُقْطَعُ إِلَيْهِ الْاَعْنَاقُ مِثْلَ اَبِيْ بَكْرٍ اَلَا وَإِنَّهٗ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا يَوْمَ تَوَفَّى اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

إِنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ اجْتَمَعُوا إِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَتَخَلَّفَ عَنَّا الْاَنْصَارُ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ انْطَلِقْ

بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَنْظُرُ مَا صَنَعُوا فَخَرَجْنَا نَؤُمُّهُمْ فَلَقِيَنَا رَجُلَانِ صَالِحَانِ مِنْهُمْ فَقَالَا أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقُلْتُ نُرِيْدُ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فلا عليكم أن لا تأتوهم اقضوا أَمْرَكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا نَرْجِعُ حَتّٰى نَأْتِيَهُمْ فَجِئْنَاهُمْ فَإِذَا هُمْ مُجْتَمِعُوْنَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قُلْتُ مَا لَهُ قَالُوْا وَجِعٌ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَامَ خَطِيْبُهُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيْبَةُ الْإِسْلَامِ وَقَدْ دَفَّتْ إِلَيْنَا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْكُمْ دَافَّةٌ وَإِذَا هُمْ قَدْ أَرَادُوا أَنْ يَخْتَصُّوا بِالْأَمْرِ وَيُخْرِجُوْنَا مِنْ أَصْلِنَا.

قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَقَدْ كُنْتُ زَوَّرْتُ مَقَالَةً قَدْ أَعْجَبَتْنِيْ أُرِيْدُ أَنْ أَقُوْلَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَكُنْتُ أُدَارِيْ مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ وَكَانَ أَحْلَمَ مِنِّيْ وَأَوْقَرَ فَأَخَذَ بِيَدِيْ وَقَالَ اجْلِسْ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا تَرَكَ مِمَّا زَوَّرْتُهُ فِيْ مَقَالَتِيْ إِلَّا قَالَ مِثْلَهُ فِيْ بَدِيهَتِهِ أو أفضل، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا ذَكَرْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ أَهْلُهُ وَلَنْ يَعْرِفَ الْعَرَبُ هٰذَا الْأَمْرَ إِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَنَسَبًا وَقَدْ رَضِيْتُ لَكُمْ أَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ وَأَخَذَ بِيَدِيْ وَبِيَدِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا فَلَمْ أَكْرَهْ شَيْئًا مِنْ مَقَالَتِهِ غَيْرَهَا كَانَ وَاللّٰهِ لَأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِيْ فِيْ أَمْرٍ لَا يقربني ذلك إلى إثم أحب إلي من أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ فقال فَتَى الْأَنْصَارِ أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ مِنَّا أَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيْرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَخَشِيْتُ الْاِخْتِلَافَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَهَا فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدٍ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدًا فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدًا فَلَمْ نجد شيئا هُوَ أَفْضَلَ مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِيْ بَكْرٍ خَشِيْتُ إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ أَنْ يُحْدِثُوا بَعْدَنَا بَيْعَةً فَإِمَّا أَنْ نُبَايِعَهُمْ عَلٰى مَا لَا نَرْضٰى وَإِمَّا أَنْ نُخَالِفَهُمْ فَيَكُوْنُ فَسَادًا وَاخْتِلَافًا فَبَايَعْنَا أَبَا بَكْرٍ جَمِيْعًا وَرَضِيْنَا بِهِ.

قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ عُمَرَ: قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدًا يُرِيْدُ بِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جو آخری حج کیا تھا اس کے دوران حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اپنی منیٰ میں موجود رہائش گاہ سے واپس آئے اور بولے: فلاں شخص یہ کہہ رہا ہے اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو میں فلاں کی بیعت کرلوں گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج شام میں لوگوں کے درمیان کھڑا ہوں گا (یعنی ان سے خطاب کروں گا) اور انہیں ان لوگوں سے بچاؤں گا' جو ان کے معاملے کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ ایسا نہ کیجئے۔ امیر المومنین حج کے موقع پر ہر طرح کے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ جب

413- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه بطوله ابن أبي شيبة 14/563- 567 والبخاري 6830 في الحدود: باب رجم الحبلى من الزنا إذا أحصنت، عن عبد العزيز بن عبد الله، عن إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد. وسيرد بعده من طريق مالك، عن الزهري. وأخرجه مختصرًا ابن أبي شيبة 14/563، بهذا الإسناد.

آپ لوگوں کے درمیان (خطاب کرنے کے لئے) کھڑے ہوں گے' تو یہ لوگ آپ کی محفل میں غالب آجائیں گے اور آپ کی گفتگو کو آگے اپنے رنگ میں پیش کریں گے اور اسے درست طور پر بیان نہیں کریں گے۔ آپ ابھی ٹھہر جائیں۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئیں' تو وہ ہجرت کی جگہ ہے وہاں صرف لوگوں میں سے اہل علم اور معززین ہوں گے۔ وہاں آپ جو بھی کہیں پورے اطمینان سے کہیں گے۔ وہ لوگ آپ کی بات کو سمجھیں گے اور اسے صحیح جگہ استعمال کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں مدینہ منورہ پہنچ گیا' تو اللہ نے چاہا' تو میں اپنی سب سے پہلی گفتگو (یا خطاب) میں اسی بارے میں بات کروں گا۔

پھر ذوالحجہ کے آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آگئے جب جمعہ کا دن آیا' تو شدید گرمی کے دن کے باوجود میں جلدی مسجد چلا گیا' تو میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے وہاں پہنچ چکے تھے۔ وہ منبر کے دائیں کنارے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ میرا گھٹنا ان کے گھٹنے کے ساتھ مس ہو رہا تھا تھوڑی ہی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے' تو میں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی بات چیت اس منبر پر کرنی ہے' جو انہوں نے خلیفہ بننے کے بعد کبھی نہیں کی' تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا بات کریں گے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق ان کی حمد و ثناء بیان کی پھر انہوں نے یہ فرمایا:

''میں آپ لوگوں کے ساتھ ایسی بات کرنا چاہتا ہوں جسے کرنے کا مجھے موقع دیا گیا ہے مجھے نہیں معلوم ہو سکتا ہے میری موت کا وقت میرے قریب آچکا ہو اور جو شخص اس بات کو سمجھ لے اور اسے محفوظ رکھ لے وہ اس بات کو یہاں تک پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری جا سکتی ہے' جو شخص اس کو نہیں سمجھ پاتا' تو کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے۔ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا۔ اس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ اس نے جو چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی اس میں سنگسار کرنے کے حکم والی آیت بھی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تلاوت بھی کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا۔ بھی آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کروایا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے' جب طویل زمانہ گزر جائے گا' تو کوئی شخص یہ کہے گا ہمیں اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے سے حکم سے متعلق آیت نہیں ملتی' تو وہ لوگ ایک ایسے فریضے کو ترک کرنے کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے' جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا حالانکہ ہر ایسے شخص کو سنگسار کرنا لازم ہے' جو مرد ہو یا عورت ہو اور اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو جبکہ ثبوت کے ذریعے یہ بات ہو جائے یا (عورت) حاملہ ہو جائے یا (مرد یا عورت) اعتراف کر لیں' اگر اللہ کی قسم! اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ یہ کہیں گے کہ عمر نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اضافہ کر دیا ہے' تو میں اس چیز کو نوٹ کروا دیتا۔

خبردار! ہم پہلے یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے۔

''تم لوگ اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ موڑو' کیونکہ اپنے آباؤ اجداد سے تمہارا منہ موڑنا تمہارا کفر ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم مجھے اس طرح نہ بڑھا دینا' جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا دیا تھا۔ بیشک میں بندہ ہوں' تو تم لوگ

یہ کہنا: اللہ کے بندے اور اس کے رسول''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) خبردار! مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو میں فلاں کا بیعت کرلوں گا' جو بھی شخص مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی بھی امیر کی بیعت کرے گا' تو اس کی کوئی بیعت نہیں ہوگی اور نہ ہی اس شخص کی ہوگی' جس کی اس نے بیعت کی ہے۔ کوئی بھی شخص اس غلط فہمی کا شکار ہو کر یہ نہ کہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوگئی تھی۔ خبردار وہ اچانک ہوئی تھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی خرابی سے بچا کے رکھا اور آج تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جس کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح کی حیثیت حاصل ہو' خبردار! جس دن اللہ کے رسول کا انتقال ہوا تھا۔ اس وقت وہ ہم میں سب سے زیادہ بہتر تھے۔

بیشک مہاجرین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کی بیعت کرنے کے لئے) اکٹھے ہوئے تھے' لیکن انصار ہم سے الگ سقیفہ بنوساعدہ میں اکٹھے ہوئے میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمارے ساتھ انصار بھائیوں کے ساتھ چلیں تاکہ ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں' تو ہم لوگ روانہ ہوئے۔ ہمارا ارادہ ان کی طرف جانے کا تھا ہماری ملاقات ان میں سے دو نیک آدمیوں سے ہوئی' تو ان دونوں نے دریافت کیا: اے مہاجرین کے گروہ آپ لوگ کہاں جا رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: ہم اپنے انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں' تو ان صاحب نے کہا: آپ پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر آپ ان کے پاس نہ جائیں آپ اپنا معاملہ خود نمٹا لیں اے مہاجرین کے گروہ' تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے جب تک ہم ان لوگوں کے پاس چلے نہیں جاتے پھر ہم ان کے پاس آئے' تو وہ لوگ سقیفہ بنوساعدہ میں اکٹھے ہو چکے تھے وہاں ان کے درمیان ایک شخص چادر اوڑھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کون ہے؟ یہ تو لوگوں نے بتایا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں میں نے دریافت کیا: انہیں کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے بتایا انہیں تکلیف ہے' جب ہم بیٹھ گئے' تو ان کا خطیب کھڑا ہوا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر اس نے یہ کہا: اما بعد! ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار اور اسلام کا لشکر ہیں۔ اے مسلمانوں کے گروہ! اب ہمیں پیچھے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور وہ لوگ حکومت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں سرے سے ہی نکال دینا چاہتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ خاموش ہوا' تو میں نے کلام کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے اپنے ذہن میں مضمون سوچ لیا تھا جو مجھے بہت پسند آیا کہ اگر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بیان کو کروں گا' تو یہ بہت عمدہ ہوگا اور میں اس کی وجہ سے ان لوگوں کی ناراضگی کو کسی حد تک کم کر دوں گا' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ بردبار اور زیادہ پروقار تھے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: تم بیٹھے رہو۔ مجھے انہیں ناراض کرنا پسند نہیں آیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلام کرنا شروع کیا۔ اللہ کی قسم! جو بھی گفتگو میں نے سوچی ہوئی تھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فی البدیہہ اس کی مانند بلکہ اس سے بھی بہتر گفتگو کی اور کوئی پہلو نہیں چھوڑا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد یہ بات ارشاد فرمائی:

امابعد! تم نے جس بھلائی کا ذکر کیا ہے تم لوگ اس کے اہل ہو' لیکن اہل عرب حکومت کے معاملے میں صرف قریش قبیلے سے واقف ہیں' کیونکہ اپنی رہائش اور نسب کے اعتبار سے یہ عربوں میں سب سے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ میں تم لوگوں کے لئے ان

دو میں سے کسی ایک شخص سے راضی ہوں تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اس کی بیعت کر لو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صرف یہ بات اچھی نہیں لگی۔ اس وقت صورت حال یہ تھی کہ اللہ کی قسم! اگر مجھے آگے کر کے میری گردن اڑا دی جاتی جو بغیر کسی جرم کے ہوتی' تو یہ بات میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ تھی کہ مجھے کسی ایسی قوم کا امیر مقرر کیا جائے' جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوں۔ انصار کے ایک نوجوان نے کہا: میں ایک ایسی شاخ ہوں جس کے ساتھ خارش کی جاتی ہے (یعنی اُمور میں میری رائے اور مشورے پر عمل کیا جاتا ہے) اور ایک ایسی کھجور ہوں جسے بچایا جاتا ہے (یعنی میرے قبیلے کے لوگ میرے پس پشت نہ ہیں) ایک امیر ہم میں سے ہوا اے قریش کے گروہ! اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے ہو' اس پر آوازیں بلند ہوئیں' لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا' تو میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ آگے بڑھایئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ میں نے ان کی بیعت کر لی پھر مہاجرین اور انصار نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ ہم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بالکل نظر انداز کر دیا' تو کسی شخص نے کہا: تم لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے' تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے' تو ہمیں اس وقت کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے سے افضل ہو۔ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ اگر ہم ان لوگوں سے جدا ہو گئے' تو وہ کہیں ہمارے بعد نئے سرے سے بیعت نہ کر لیں' تو یا' تو ہمیں اس چیز پر بیعت کرنی پڑے گی' جس سے ہم راضی نہیں ہیں' یا' پھر مخالفت کرنی پڑے گی' تو فساد اور اختلاف ہو گا اس لئے ہم سب نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور اس سے راضی ہو گئے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: اللہ کی راہ میں ایسا ہوا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الرَّغْبَةِ عَنِ الْاٰبَاءِ اِذْ رَغْبَةُ الْمَرْءِ عَنْ اَبِيْهِ ضَرْبٌ مِنَ الْكُفْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑے' کیونکہ آدمی کا اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑنا کفر کی ایک قسم ہے

414 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِنَسَا وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ وَالْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ بِالْبَصْرَةِ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ بن اَخِي جُوَيْرِيَةَ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ يقرىء عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَلَمْ اَرَ رَجُلًا يَجِدُ مِنَ الْاَقْشَعْرِيْرَةِ مَا يَجِدُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَجِئْتُ اَلْتَمِسُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يَوْمًا فَلَمْ اَجِدْهُ فَانْتَظَرْتُهُ فِيْ بَيْتِهٖ حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لِيْ لَوْ رَاَيْتَ رَجُلًا اٰنِفًا قَالَ لِعُمَرَ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِمِنًى فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ فَذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى اِلٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَوْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا قَالَ عُمَرُ حِيْنَ بَلَغَهُ ذٰلِكَ اِنِّيْ لَقَائِمٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَغْتَصِبُوْنَ الْاُمَّةَ اَمْرَهُمْ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فقلت يا أمير المؤمنين لَا تَفْعَلْ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ وَاِنَّهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ يَغْلِبُوْنَ عَلٰى مَجْلِسِكَ فَاَخْشٰى اِنْ قُلْتَ فِيْهِمُ الْيَوْمَ مَقَالًا اَنْ يَّطِيْرُوْا بِهَا وَلَا يَعُوْهَا وَلَا يَضَعُوْهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا اَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِعُلَمَاءِ النَّاسِ وَاَشْرَافِهِمْ فَتَقُوْلُ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعُوْا مَقَالَتَكَ وَيَضَعُوْهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا.

قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ صَالِحًا لَاُكَلِّمَنَّ بِهَا النَّاسَ في أول مقام أقومه.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فِيْ عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ وَجَاءَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ هَجَّرْتُ صَكَّةَ الْاَعْمٰى لِمَا اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَوَجَدْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ سَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيْرِ فَجَلَسَ اِلٰى رُكْنِ جَانِبِ الْمِنْبَرِ الْاَيْمَنِ فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ تَمَسُّ رُكْبَتِيْ رُكْبَتَهٗ فَلَمْ يَنْشَبْ عُمَرُ اَنْ خَرَجَ فَاَقْبَلَ يَؤُمُّ الْمِنْبَرَ فَقُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَعُمَرُ مُقْبِلٌ وَاللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ الْيَوْمَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ مَا عَسٰى اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَمْ يَقُلْهُ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَلَمَّا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَلَمَّا اَنْ سَكَتَ قَامَ عُمَرُ فَتَشَهَّدَ وَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِيْ اَنْ اَقُوْلَهَا لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ اَجَلِيْ فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَمَنْ خَشِيَ اَنْ لَا يَعِيَهَا فَلَا اُحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّكْذِبَ عَلَيَّ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَاْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَاَخْشٰى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَتْرُكَ فَرِيْضَةً اَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَاِنَّ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ.

ثُمَّ اِنَّا قَدْ كُنَّا نَقْرَاُ اَنْ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّ كُفْرًا بِكُمْ اَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ.

ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لا تطروني كما أطري بْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ.

ثُمَّ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ فُلَانًا مِنْكُمْ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لقد بايعت فلانا فلا يغرن امرءًا أن يقول إن بيعة اَبِيْ بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً فَتَمَّتْ فَاِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا وَلَيْسَ فِيْكُمْ مَنْ تُقْطَعُ اِلَيْهِ الْاَعْنَاقُ مِثْلَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاِنَّهٗ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَمَنْ مَعَهُمَا تَخَلَّفُوْا عَنَّا وَتَخَلَّفَتِ الْاَنْصَارُ عَنَّا بِاَسْرِهَا وَاجْتَمَعُوْا فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ فِيْ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَجُلٌ يُنَادِيْ مِنْ وَرَاءِ الْجِدَارِ اخْرُجْ إلي يا

بنِ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّا مَشَاغِيْلُ عَنْكَ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ لَا بُدَّ مِنْكَ فِيْهِ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَدِ اجْتَمَعُوْا فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَاَدْرِكُوْهُمْ قَبْلَ اَنْ يُّحْدِثُوْا اَمْرًا فَيَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ فِيْهِ حَرْبٌ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اِخْوَانِنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نَؤُمُّهُمْ فَلَقِيَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَمَشٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا مِنْهُمْ لَقِيَنَا رجلان صالحان فذكرا الذى صنع القوم وقالا اَيْنَ تُرِيْدُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقُلْتُ نُرِيْدُ اِخْوَانَنَا مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارِ قَالَا لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَقْرَبُوْهُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ اقْضُوْا اَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَنَاْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَاهُمْ فَاِذَا هُمْ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَاِذَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ رَجُلٌ مُزَّمِّلٌ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قالوا سعد بن عبادة قُلْتُ فَمَا لَهُ قَالُوْا هُوَ وَجِعٌ فَلَمَّا جَلَسْنَا تَكَلَّمَ خَطِيْبُ الْاَنْصَارِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيْبَةُ الْاِسْلَامِ وَاَنْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَهْطٌ مِنَّا وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ قَالَ عُمَرُ وَاِذَا هُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْتَزِلُوْنَا مِنْ اَصْلِنَا وَيَحْظُوْا بِنَا 1 مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَضٰى مَقَالَتَهُ اَرَدْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ قَدْ زَوَّرْتُ مَقَالَةً اَعْجَبَتْنِيْ اُرِيْدُ اَنْ اَقُوْمَ بِهَا بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَكُنْتُ اُدَارِيْ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ بَعْضَ الْحِدَّةِ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى رِسْلِكَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ كَانَ اَحْلَمَ مِنِّيْ وَاَوْقَرَ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ اَعْجَبَتْنِيْ فِيْ تَزْوِيْرِيْ اِلَّا تَكَلَّمَ بِمِثْلِهَا اَوْ اَفْضَلَ فِيْ بَدِيْهَتِهٖ حَتّٰى سَكَتَ فَتَشَهَّدَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا الْاَنْصَارُ فَمَا ذَكَرْتُمْ فِيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَاَنْتُمْ اَهْلُهُ وَلَنْ تَعْرِفَ الْعَرَبُ هٰذَا الْاَمْرَ اِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِيْتُ لَكُمْ اَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوْا اَيَّهُمَا شِئْتُمْ فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَبِيَدِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَلَمْ اَكْرَهْ مِنْ مَقَالَتِهٖ غَيْرَهَا كَانَ وَاللّٰهِ اَنْ اُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِيْ لَا يُقَرِّبُنِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اِثْمٍ أحب إلي من أن اُؤَمَّرَ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اِلَّا اَنْ تَغَيَّرَ نَفْسِيْ عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَمَّا قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ مَقَالَتَهُ قَالَ قَائِلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَالَ عُمَرُ فكثر اللغط وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ حَتّٰى اَشْفَقْتُ الْاِخْتِلَافَ قُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَتَلْتُمْ سَعْدًا قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ وَاَنَا مُغْضَبٌ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدًا فَاِنَّهُ صَاحِبُ فِتْنَةٍ وَشَرٍّ وَاِنَّا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا فِيْمَا حَضَرَ مِنْ اَمْرِنَا اَمْرٌ اَقْوٰى مِنْ بَيْعَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَخَشِيْنَا اِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ بَيْعَةٌ اَنْ يُّحْدِثُوْا بَعْدَنَا بَيْعَةً فَاِمَّا اَنْ نُّبَايِعَهُمْ عَلٰى مَا لَا نَرْضٰى وَاِمَّا اَنْ نُّخَالِفَهُمْ فَيَكُوْنُ فَسَادًا فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ اَنْ يقول إن بيعة أبي بكر كانت فلتة فَتَمَّتْ فَقَدْ كَانَتْ فَلْتَةً وَلٰكِنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا اَلَا وَاِنَّهُ لَيْسَ فِيْكُمُ الْيَوْمَ مِثْلُ اَبِيْ بَكْرٍ.

قَالَ مَالِكٌ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ الرَّجُلَيْنِ الْاَنْصَارِيَّيْنِ اللَّذَيْنِ لَقِيَا الْمُهَاجِرِيْنَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ وَزَعَمَ مَالِكٌ اَنَّ الزُّهْرِيَّ سمع سعيد بن الْمُسَيِّبِ يَزْعُمُ اَنَّ الَّذِيْ قَالَ

يَوْمَئِذٍ اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ سَلِمَةَ يُقَالُ لَهُ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُ عُمَرَ اِنَّ بَيْعَةَ اَبِىْ بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً وَلٰكِنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا يُرِيْدُ اَنَّ بَيْعَةَ اَبِىْ بَكْرٍ كَانَ ابْتِدَاؤُهَا مِنْ غَيْرِ مَلَاٍ وَالشَّىْءُ الَّذِىْ يَكُوْنُ عَنْ غَيْرِ مَلَاٍ يُقَالُ لَهُ الْفَلْتَةُ وَقَدْ يُتَوَقَّعُ فِيْمَا لَا يَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْمَلَاُ الشَّرُّ فَقَالَ وَقَى اللّٰهُ شَرَّهَا يُرِيْدُ الشَّرَّ الْمُتَوَقَّعَ فِى الْفَلَتَاتِ لَا اَنَّ بَيْعَةَ اَبِىْ بَكْرٍ كَانَ فِيْهَا شر. (1/161)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی وہ حالت ہو جاتی ہو جو حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کی قرأت کرتے وقت ہوتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتا ہوا آیا۔ وہ مجھے نہیں ملے میں ان کے گھر میں ان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس آنے کا انتظار کرتا رہا۔ جب وہ واپس آ گئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کاش تم اس شخص کو بھی دیکھتے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہی ہے وہ ان دنوں منیٰ میں مقیم تھے۔ یہ اس آخری حج کی بات ہے جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے یہ بتایا کہ ایک شخص یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ کی قسم! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں کی بیعت کرلوں گا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا کہ آج شام میں لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے کھڑا ہوں گا اور انہیں اس طرح کے لوگوں سے بچنے کی تلقین کروں گا جو اس امت سے اس کے معاملے کو غصب کرنا چاہتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے کہا: اے امیرالمومنین آپ آج کے دن ایسا نہ کیجئے کیونکہ حج کے موقع پر ہر طرح کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ یہ لوگ آپ کی محفل میں غالب آ جائیں اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ آج ان کے درمیان آپ جو بات کہیں گے یہ اس کا فسانہ بنا دیں گے۔ یہ اسے محفوظ نہیں رکھیں گے اور غلط جگہ استعمال کر دیں گے۔ ابھی آپ ٹھہر جائیں جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائیں تو وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں لوگوں کے علماء اور اشراف کے سامنے آپ جو مناسب سمجھیں وہ بات آرام سے کرلیں وہ لوگ آپ کی بات کو محفوظ بھی رکھیں گے اور درست استعمال بھی کریں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں صحیح سلامت مدینہ منورہ پہنچ گیا تو میں لوگوں سے اپنے پہلے خطاب میں اسی موضوع پر بات کروں گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ذوالحجہ کے آخر میں ہم مدینہ منورہ آ گئے جب جمعہ کا دن آیا تو میں ایک نابینا شخص کی طرح (یعنی) وقت اور موسم کی پرواہ کئے بغیر جلدی (مسجد کی طرف) چلا گیا کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ مجھے اس بارے میں بتا چکے تھے وہاں مجھے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے آ چکے تھے وہ منبر کے دائیں طرف والے کنارے کے پاس بیٹھے

414- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو عند مالك مختصرًا في الموطأ 2/823 في الحدود: باب ما جاء في الرجم، ومن طريقه أخرجه أحمد بطوله 1/55 بنحو منه.

ہوئے تھے۔ میں ان کے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا' تو میرا گھٹنا ان کے گھٹنے کے ساتھ مس ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے وہ منبر کی طرف تشریف لائے' تو میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت آ رہے تھے۔ اللہ کی قسم! آج امیر المومنین اس منبر پر ایسی گفتگو کریں گے' جو انہوں نے اس سے پہلے کبھی نہیں کی' تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میری بات کو تسلیم نہیں کیا اور بولے: وہ آج ایسی کون سی بات کریں گے' جو اس سے پہلے انہوں نے کبھی نہیں کی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ گئے اور مؤذن نے اذان دی جب مؤذن خاموش ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' تو انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی ثناء بیان کی۔ پھر یہ بات ارشاد فرمائی:

''اما بعد آج میں آپ لوگوں کے ساتھ ایسی گفتگو کرنا چاہتا ہوں جسے کرنے کا مجھے موقع دیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ میرے مرنے سے پہلے (کی آخری بڑی اہم) گفتگو ہو' تو شخص اسے سمجھ لے وہ اسے محفوظ رکھے اور جہاں تک اس کی سواری جا سکتی ہو وہاں تک اسے پہنچا دے اور جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اس نے اسے محفوظ نہیں رکھا' تو میں اس کے لئے اس بات کو جائز قرار نہیں دوں گا کہ وہ میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا۔ اس نے ان پر کتاب نازل کی۔ اس نے ان پر جو چیز نازل کی تھی اس میں سنگسار کرنے والی آیت بھی تھی۔ ہم نے اس کی تلاوت کی اور اسے سمجھا اور اسے محفوظ رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا۔ آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کروایا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ جب طویل زمانہ گزر جائے گا' تو کوئی شخص یہ نہ کہے۔ اللہ کی قسم! ہمیں' تو اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے کی آیت نہیں ملتی ہے' تو وہ شخص ایک ایسے فریضے کو ترک کر دے گا' جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے کا حکم ایسے شخص کے بارے میں ہے' جس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو جبکہ وہ مرد ہو یا عورت ہو' لیکن محصن ہو جب ثبوت قائم ہو جائے یا (عورت) حاملہ ہو جائے یا اعتراف کر لے پھر ہم یہ بھی پڑھتے رہے ہیں۔

''تم لوگ اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ موڑو' کیونکہ تمہارا آباؤ اجداد سے منہ موڑنا تمہارا کفر کرنا ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم لوگ مجھے اس طرح نہ بڑھا دو' جس طرح ابن مریم کو بڑھا دیا گیا۔ میں بندہ ہوں' تو تم لوگ یہ کہو: اللہ کا بندہ اور اس کا رسول''۔

(پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ تم میں سے فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر عمر فوت ہو گیا' تو میں فلاں کی بیعت کر لوں گا۔ یہ بات کسی کو بھی دھوکے کا بھی شکار نہ کرے۔ کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہو گئی اور مکمل ہو گئی' وہ ہوئی اچانک ہی تھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے خرابی سے محفوظ رکھا تھا' اور تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسی نمایاں حیثیت حاصل ہو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا اس وقت وہ ہم میں سب سے بہتر تھے۔ بیشک علی' زبیر اور ان کے ساتھ کے دیگر افراد ہم سے پیچھے رہ گئے تھے اور انصار بھی ہم سے کچھ پیچھے رہے تھے۔ وہ لوگ بنو ساعدہ کی بیٹھک میں اکٹھے ہوئے مہاجرین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے تھے۔ ابھی ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ میں تھے کہ

دیوار کے پرے سے ایک شخص نے بلند آواز میں کہا: اے خطاب کے صاحب زادے! میرے پاس باہر تشریف لائیں میں نے کہا: تم مجھ سے دور رہو۔ میری تمہارے علاوہ اور بھی مصروفیات ہیں' تو وہ شخص بولا ایک ایسا معاملہ رونما ہو گیا ہے جہاں آپ کی موجودگی ضروری ہے۔ انصار بنو ساعدہ کی بیٹھک میں اکٹھے ہو چکے ہیں۔ آپ لوگ ان کے پاس پہنچ جائیں۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی نیا فیصلہ کر لیں اور بعد میں آپ کے اور ان کے درمیان جنگ ہو' تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ بھی ہمارے ساتھ ہمارے ان انصار بھائیوں کی طرف چلیں' تو ہم لوگ ان لوگوں کی طرف جانے کے ارادے سے روانہ ہوئے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی ہم سے ملاقات ہوئی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ میرے اور ان کے درمیان چلنے لگے' یہاں تک کہ ہم لوگ ان لوگوں کے قریب ہوئے' تو دو نیک آدمی ہم سے ملے ان دونوں نے اس بات کا تذکرہ کیا' جو ان کی قوم کے افراد کر رہے ہیں ان دونوں نے دریافت کیا۔ اے مہاجرین کے گروہ! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: ہم لوگ اپنے ان انصار بھائیوں کی طرف جا رہے ہیں۔ ان دونوں نے کہا: آپ کے لئے مناسب نہیں ہے کہ آپ ان کے قریب جائیں۔ اے مہاجرین کے گروہ! آپ لوگ اپنا فیصلہ خود کر لیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے۔ پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور ان لوگوں کے پاس آ گئے' تو وہ بنو ساعدہ کے سقیفے میں موجود تھے۔ ان کے درمیان ایک شخص چادر اوڑھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا یہ سعد بن عبادہ ہیں۔ میں نے کہا: انہیں کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے بتایا یہ بیمار ہیں۔ جب ہم بیٹھ گئے' تو انصار کے خطیب نے گفتگو شروع کی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی ثنا بیان کی پھر یہ بات کہی۔ اما بعد! ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے مددگار اور اسلام کا لشکر ہیں اور تم لوگ اے مہاجرین کے گروہ! ہمارا ایک گروہ ہو تمہیں تمہاری قوم نے پرے کر دیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ وہ ہمیں اصل سے دور کر دیں اور ہمیں ایک طرف کر دیں جب اس شخص نے اپنی گفتگو مکمل کر لی' تو میں نے بات چیت کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے اپنے ذہن میں ایک مضمون سوچ لیا تھا جو مجھے پسند بھی آیا۔ میں یہ چاہتا تھا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا ہو جاؤں اور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کچھ صورت حال کو بہتر کر سکوں۔ جب میں نے بات چیت کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ٹھہر جاؤ۔ مجھے انہیں ناراض کرنا اچھا نہ لگا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات چیت شروع کی وہ مجھ سے زیادہ بردبار اور زیادہ پروقار تھے۔ اللہ کی قسم! میں نے اپنے ذہن میں جو مضمون سوچا تھا' اور جو مجھے اچھا لگا تھا۔ انہوں نے اس میں سے کوئی بھی بات ترک نہیں کی۔ انہوں نے اس کی مانند یا اس سے زیادہ عمدہ انداز میں بات کی' یہاں تک کہ جب وہ خاموش ہو گئے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد یہ کہا۔

اما بعد! اے انصار! تم لوگوں نے اپنے اندر موجود جس بھلائی کا ذکر کیا ہے تم لوگ اس کے اہل ہو' لیکن عرب اس معاملے (یعنی حکومت) کے بارے میں صرف اسی قبیلے قریش سے واقف ہیں' کیونکہ یہ نسب اور رہائش کے اعتبار سے عربوں میں سب سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ میں تم لوگوں کے لئے ان دو میں سے کسی ایک فرد سے راضی ہوں تم جس کی چاہو بیعت کر لو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صرف یہی بات اچھی نہیں لگی۔

اللہ کی قسم! اگر مجھے آگے کر دیا جائے اور میری گردن اڑا دی جائے اور وہ کسی گناہ کی پاداش میں نہ ہو۔ یہ بات میرے نزدیک اسے زیادہ پسندیدہ ہے کہ مجھے کسی ایسی قوم کا امیر مقرر کیا جائے جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں البتہ اگر مرنے کے قریب میری صورتحال تبدیل ہو جائے تو اس کا معاملہ مختلف ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بات مکمل کر لی تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا: میں وہ شاخ ہوں جس کے ذریعے کھجایا جاتا ہے اور وہ کھجور ہوں جس کی حفاظت کی جاتی ہے (یعنی مشکل وقت میں مجھ سے مشورہ لیا جاتا ہے اور میری قوم میرے ساتھ ہوتی ہے) اے قریش کے گروہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک ایک امیر تم میں سے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس پر شور شرابا شروع ہو گیا اور آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ میں نے اس اختلاف کو چیرا اور میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ میں نے ان کی بیعت کر لی۔ مہاجرین اور انصار نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ ہم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا تو انصار میں سے ایک صاحب نے کہا: تم لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: میں اس وقت غصے میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سعد کو قتل کیا ہے کیونکہ یہ فتنہ اور شر پیدا کرنا چاہتا تھا۔ بے شک ہم لوگ اللہ کی قسم! ہم نے اپنے معاملے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ بہتر اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ اگر ہم لوگ ان لوگوں سے الگ ہو گئے اس سے پہلے کے بیعت ہو جائے تو کہیں ہمارے بعد وہ نئی بیعت نہ کر لیں تو پھر یا تو ہمیں ایسی بیعت کرنی پڑے گی جس سے ہم راضی نہیں ہوں گے یا ان کی مخالفت کرنی پڑے تو پھر فساد پیدا ہوگا تو کسی بھی شخص کا یہ کہنا ہرگز غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی اچانک ہو گئی تھی لیکن وہ مکمل ہو گئی تھی۔ وہ اچانک ہوئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی خرابی سے محفوظ رکھا تھا۔ خبردار! اب تمہارے درمیان ابوبکر جیسا اور کوئی شخص نہیں ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: زہری نے عروہ بن زبیر کی یہ بات نقل کی ہے کہ وہ دو انصاری افراد جن کی مہاجرین سے ملاقات ہوئی تھی وہ حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی تھے۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: زہری نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک دن انہوں نے یہ کہا روایت کے یہ الفاظ: "میں وہ شاخ ہوں جس کے ذریعے کھجایا جاتا ہے"۔ یہ بات کہنے والا شخص بنوسلمہ سے تعلق رکھتا تھا جس کا نام حباب بن المنذر تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو برائی سے محفوظ رکھا اس سے مراد یہ ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے آغاز میں سب لوگ شامل نہیں تھے اور وہ چیز جس میں سب لوگ شامل نہ ہوں اس کے لیے لفظ اچانک استعمال ہوتا ہے اور جس چیز میں سب لوگ شریک نہ ہوں اس کے بارے میں خرابی کا اندیشہ بھی ہوتا ہے اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس کو خرابی سے محفوظ رکھا۔

اس سے مراد وہ خرابی ہے جو اچانک ہو جانے والی چیزوں میں متوقع ہوتی ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں کوئی خرابی تھی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ عَمَّنِ ادَّعَى اَبًا غَيْرَ اَبِيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کی گئی ہے

جواپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے

415 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ لَقِيْتُ اَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتُمْ اِنِّيْ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ سَمِعَ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال من ادَّعَى اَبًا فِي الْاِسْلَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (3: 19)

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: جب زیاد کے بارے میں دعویٰ کیا گیا' تو میری ملاقات حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے کہا: یہ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میرے دونوں کانوں نے اس بات کو سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام میں کسی باپ کی طرف خود کو منسوب کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں ہے' تو ایسے شخص پر جنت حرام ہوگی''۔

تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

ذِكْرُ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ عَلَى الْمُنْتَمِيْ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ فِي الْاِسْلَامِ

ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے' جو اسلام میں اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے

416 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

415– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 5/46، ومسلم 63 114 في الإيمان: باب بيان حال إيمان من رغب عن أبيه، والبيهقي في السُّنن 7/403 من طريق عمرو بن عون . وأخرجه أحمد 1/169 عن هشام، وأبو عوانة 1/30 . وأخرجه الطيالسي 199 عن ثابت أبي زيد وسلام بن سليم، وأحمد 1/174 و179 و5/38، وأبو عوانة 2/30 من طريق إسماعيل بن علية، وأحمد 1/174، والبخاري 4326 و 4327 في المغازي: باب غزوة الطائف، وأبو عوانة 1/29، والدارمي 2/244 و343، والبغوي في شرح السُّنة 2376 ، من طريق شعبة، وأحمد 1/174، وأبو عوانة 1/28 من طريق سفيان، ومسلم 63 115 ، وابنُ ماجة 2610 في الحدود: باب من ادعى إلى غير أبيه أو تولى غير مواليه، وأبو عوانة 1/29 من طريق أبي معاوية ويحيى بن زكريا بن أبي زائدة، وأبو داوُد 5113 في الأدب: باب في الرجل ينتمي إلى غير مواليه.

(متن حدیث):مَنِ ادَّعَى اَبًا فِي الْاِسْلَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ وَاَنَا سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِی مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (2: 109)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دونوں کانوں کے ساتھ یہ بات سنی ہے اور میرے دل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر اسے محفوظ رکھا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام میں کسی باپ (کی اولاد ہونے) کا دعویٰ کرے اور وہ شخص یہ بات جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں ہے' تو ایسے شخص پر جنت حرام ہوگی''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے کہا: میں نے بھی اپنے دونوں کانوں کے ذریعے اس بات کو سنا تھا' اور میرے دل نے بھی اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر محفوظ رکھا ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ لَعْنَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَمَلَائِكَتِهِ عَلَى الْفَاعِلِ الْفِعْلَيْنِ اللَّذَيْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمَا

ہم نے اس سے پہلے جن دو افعال کا تذکرہ کیا ہے ان کے مرتکب شخص پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی لعنت واجب ہونے کا تذکرہ

417 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (2: 109)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی

416- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما، خالد الأول هو ابن عبد الله الواسطي الطحان، وخالد الثاني هو ابن مهران الحذاء . وأخرجه البخاري 6766، 6767 في الفرائض: باب من ادعى إلى غير أبيه، والبيهقي في السُّنن 7/403، من طريق مسدد، عن خالد الواسطي، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله . وفي الباب عن ابن عباس في الحديث التالي. وعن علي عند أحمد 1/181 و126، والبخاري 6755 ، ومسلم 1370 . وعن أبي ذر عند البخاري 3508 في المناقب، ومسلم 61 ، والبيهقي .7/403 وعن أنس بن مالك عند أبي داؤد 5115 وسنده صحيح. وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند الطيالسي 2274 ، وأحمد 2/171 و194، وابن ماجة 6211 ، أورده الهيثمي في المجمع 1/98، وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح. وعن أبي أمامة الباهلي عند الطيالسي 1127 ، وأحمد 5/267 وعن عمرو بن خارجة الخشني عند أحمد 4/187 و 238 و.239

417- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله بن عثمان بن خثيم من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه أحمد 1/328 عن عفان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 2609 في الحدود: باب من ادعى إلى غير أبيه . وأخرجه أحمد 1/318 عن أبي النضر.

طرف خود کو منسوب کرے تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو"۔

ذِكْرُ وَصْفِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ لِمَنْ تُوُفِّيَ اَبَوَاهُ فِيْ حَيَاتِهِ

جس شخص کی زندگی میں اس کے ماں باپ فوت ہو جائیں اس کے لئے ماں باپ سے حسن سلوک کرنے کے طریقے کا تذکرہ

418 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ

(متن حدیث): اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَوَيَّ قَدْ هَلَكَا فَهَلْ بَقِيَ لِيْ بَعْدَ مَوْتِهِمَا مِنْ بِرِّهِمَا شَيْءٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عُهُوْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا وَصِلَةُ رَحِمِهِمَا الَّتِيْ لَا رَحِمَ لَكَ اِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَ الرَّجُلُ مَا اَكْثَرَ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَطْيَبَهُ قَالَ فَاعْمَلْ بِهِ. (2:1)

حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ انتقال کر چکے ہیں۔ کیا ان کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ نیکی کرنے کی کوئی صورت ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تم ان کے لئے دعائے رحمت کرو ان کے لئے دعائے مغفرت کرو اور ان کے بعد ان کے کئے ہوئے عہد کو پورا کرو۔ ان کے دوستوں کی عزت افزائی کرو ان کے رشتے داروں کے حقوق کا خیال رکھو وہ رشتے دار جن کے ساتھ تمہارا رشتہ صرف انہی کے حوالے سے ہے۔

اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کتنی زبردست اور عمدہ بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر عمل کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِدْخَالَ الْمَرْءِ السُّرُوْرَ عَلٰى وَالِدَيْهِ فِيْ اَسْبَابِهٖ يَقُوْمُ مَقَامَ جِهَادِ النَّفْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کا اپنے والدین کو خوش کرنا اس کیلئے نفل جہاد میں حصہ لینے کے قائم مقام ہے

419 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ السَّرَّادُ بِتُسْتُرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

418– علي بن عبيد مجهول . وأخرجه أحمد 3/497، 498 وأبو داؤد 5142 في الأدب: باب في بر الوالدين، وابن ماجة 3664 في الأدب: باب صل من كان أبوك يصل، والبخاري في الأدب المفرد 35 عن أبي نعيم، والطبراني في المعجم الكبير 19/ 592 .

419– إسناده صحيح . وأخرجه الحميدي 584 ، وأحمد 2/198، وعبد الرزاق 9285 ومن طريقه أحمد 2/160، ثلاثتهم عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد 2528 في الجهاد: باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان، والبخاري في الأدب المفرد 19 ، والبيهقي في السنن 9/26 من طريق محمد بن كثير، والبخاري في الأدب المفرد 13 ، عن أبي نعيم، والحاكم 4/152 والبغوي في شرح السنة 2639 . وأخرجه أحمد 2/194 عن إسماعيل ابن علية، وأحمد 2/204، والحاكم 4/153 من طريق شعبة، والنسائي 7/143 في البيعة: باب البيعة على الهجرة من طريق حماد بن زيد، وابن ماجة 2782 في الجهاد: باب الرجل يغزو.

مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابن جُرَيْجٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُبَايِعَكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ فقَالَ ارجع إليهما فأضحكهما كما أبكيتهما . (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہجرت پر آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس واپس جاؤ اور جس طرح، تم نے انہیں رُلایا ہے اس طرح انہیں ہنساؤ۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّؤْثِرَ بِرَّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى الْجِهَادِ النَّفْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرنے کو اللہ کی راہ میں نفل جہاد کرنے پر ترجیح دے

420 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ وَهُوَ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُجَاهِدُ فقَالَ لَكَ اَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ ففيهما فجاهد . (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان دونوں کی بھرپور (خدمت کرو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُجَاهَدَةَ الْمَرْءِ فِيْ بِرِّ وَالِدَيْهِ هُوَ الْمُبَالَغَةُ فِيْ بِرِّهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک میں مجاہدہ کرنے سے مراد یہ ہے: وہ ان کے ساتھ اچھائی کرنے میں مبالغہ کرے

421 (سندحدیث): حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يعلى بن عطاء عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

420– إسناده صحيح. وأخرجه البخاري 5972 في الأدب: باب لا يجاهد إلا بإذن الأبوين، وأبو داؤد 2529 في الجهاد: باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان.وأخرجه عبد الرزاق 9284 عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ فِي الْجِهَادِ؟ قَالَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نعم قال اذهب فبرهما فذهب وهو يحمل الركاب. (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے جہاد کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو' تو وہ شخص چلا گیا حالانکہ وہ رکاب اٹھا کر آیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بِرَّ الْوَالِدَيْنِ اَفْضَلُ مِنْ جِهَادِ التَّطَوُّعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' والدین کے ساتھ حسن سلوک' نفل جہاد سے افضل ہے

422 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ حدثنا أبو الطاهر بن السرح حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ هَاجَرْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَجَرْتَ الشِّرْكَ وَلٰكِنَّهُ الْجِهَادُ هَلْ لَكَ اَحَدٌ بِالْيَمَنِ قَالَ اَبَوَايَ قَالَ اَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَاسْتَاْذِنْهُمَا فَاِنْ اَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَاِلَّا فَبِرَّهُمَا. (2:1)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ہجرت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے شرک سے لاتعلقی اختیار کی ہے' لیکن جہاد (کا معاملہ باقی ہے) کیا یمن میں تمہارا کوئی عزیز ہے؟ اس نے عرض کیا میرے ماں باپ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں نے تمہیں اجازت دی تھی؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور ان دونوں سے اجازت لو اگر وہ تمہیں اجازت دیدیں' تو تم جہاد میں حصہ لو ورنہ تم ان کی خدمت کرو''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى جِهَادِ التَّطَوُّعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کو نفلی جہاد پر ترجیح دے

423 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

421– إسناده حسن في الشواهد . وأخرجه أحمد 2/197 عن بهز، عن شعبة، بهذا الإسناد.

422– إسناده ضعيف لضعف دراج أبي السمح في روايته عن أبي الهيثم. وأخرجه أبو داوُد 2530 في الجهاد: باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان، عن سعيد بن منصور، والحاكم 2/103، 104 ومن طريقه البيهقي في السُّنن 9/26 . وأخرجه أحمد 3/75، 76 .

423– رجاله ثقات، إلا أن رواية مسعر عن عطاء بعد الاختلاط، لكن رواه شعبة وحماد بن زيد وغيرهما عنه، وهم سمعوا منه قبل الاختلاط فالحديث صحيح، انظر 419 .

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ وَقَدْ اَسْلَمَ وَقَالَ قَدْ تَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا وَاَبٰى اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهُ . (5: 28)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ اس نے اسلام قبول کیا' تو اس نے عرض کی: میں نے اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس واپس جاؤ اور جس طرح تم نے ان کو رلایا ہے اسی طرح ان دونوں کو ہنساؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ وہ آپ کے ساتھ (جہاد کے لئے) جائے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْمُبَالَغَةِ لِلْمَرْءِ فِيْ بِرِّ وَالِدِهٖ رَجَاءَ اللُّحُوقِ بِالْبَرَرَةِ فِيْهِ

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے مبالغہ کرے' یہ امید رکھتے ہوئے کہ وہ اس عمل کے ذریعے نیک لوگوں میں شامل ہو جائے گا

424 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَاَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فيشتريه فيعتقه . (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص اپنے باپ کو بدلا نہیں دے سکتا' ماسوائے اس صورت حال کے' کہ وہ اس (باپ) کو غلام کی حیثیت میں پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِلْمَرْءِ بِالْمُبَالَغَةِ فِيْ بِرِّ الْوَالِدِ

والد کے ساتھ حسن سلوک میں مبالغہ کرنے والے شخص کے لئے جنت میں داخلے کی امید ہونے کا تذکرہ

425 (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ لَمْ يَزَلْ بِيْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ وَاِنَّهُ الْاٰنَ يَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا

424– إسناده صحيح على شرط الصحيح . وأخرجه الطيالسي 2405 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/230 و376 و 445، ومسلم 1510 في العتق: باب فضل عتق الوالد، وأبو داؤد 5137 في الأدب: باب في بر الوالدين، والبخاري في الأدب المفرد 10 ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/109، والبيهقي في السُّنن 10/189 من طرق . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/539، ومن طريقه مسلم 1510 ، وابن ماجة 3659 في الأدب: باب بر الوالدين، والبغوي في شرح السُّنة 2425 ، وأخرجه الترمذي 1906 في البر: باب ما جاء في حق الوالدين، والبيهقي في السُّنن 10/189 .

قَالَ مَا اَنَا بِالَّذِیْ اٰمُرُكَ اَنْ تَعُقَّ وَالِدَكَ وَلَا اَنَا بِالَّذِیْ اٰمُرُكَ اَنْ تُطَلِّقَ امْرَاَتَكَ غَيْرَ اَنَّكَ اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَحَافِظْ عَلٰى ذٰلِكَ اِنْ شِئْتَ اَوْ دَعْ قَالَ فَاَحْسِبُ عَطَاءً قَالَ فَطَلَّقَهَا . (1: 2)

ابوعبدالرحمان سلمی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میرے والد نے بہت اصرار کر کے میری شادی کروائی اور اب وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں اس عورت کو طلاق دیدوں ۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس بات کی ہدایت نہیں کروں گا کہ تم اپنے باپ کی نافرمانی کرو اور میں تمہیں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دیدو' البتہ اگر تم چاہو' تو میں تمہیں وہ بات سنا دیتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے' اب اگر تم چاہو' تو اس کی حفاظت کرو اور اگر چاہو' تو چھوڑ دو''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' عطاء نامی راوی نے یہ بات بیان کی تھی: پھر اس شخص نے اس عورت کو طلاق دیدی تھی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ طَلَاقِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ بِاَمْرِ اَبِيْهِ اِذَا لَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ دِيْنَهُ وَلَا كَانَ فِيْهِ قَطِيْعَةُ رَحِمٍ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' اگر اس کا باپ اسے حکم دے' تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے جب کہ اس صورت میں اس کے دین کو نقصان نہ ہو اور قطع رحمی کی کوئی صورت نہ پائی جاتی ہو

426 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ وعمر بن علي عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): تَزَوَّجَ اَبِیْ امْرَاَةً وَكَرِهَهَا عُمَرُ فَاَمَرَهُ بِطَلَاقِهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطِعْ اَبَاكَ .

425– حديث صحيح . فقد أخرجه أحمد 5/196، وابن ماجة 2089 في الطلاق: باب الرجل يأمره أبوه بطلاق امرأته عن محمد بن بشار، والحاكم 4/152 . وأخرجه من غير قصة الطلاق: الطيالسي 981 ، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 3422 . وأخرجه الحميدي 395 ، ومن طريقه الحاكم 4/152، وأخرجه الترمذي 1900 في البر: باب ما جاء في الفضل في رضا الوالدين . وأخرجه أحمد 6/445، والطحاوي في مشكل الآثار 2/158 وأخرجه البغوي في شرح السُّنة 3421 . وأخرجه من غير قصة الطلاق ابن أبي شيبة 8/540 ، وأحمد 6/451، وابن ماجة 3663 في الأدب: باب بر الوالدين. وأخرجه أحمد 5/197، 198 عن حسين بن محمد، عن شريك، عن عطاء ، به.

426– إسناده صحيح . رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحارث بن عبد الرحمٰن، فقد روى له الأربعة . وأخرجه أحمد 2/20، وأبو داؤد 5138 في الأدب: باب في بر الوالدين، وابن ماجة 2088 في الطلاق: باب الرجل يأمره أبوه بطلاق امرأته. وأخرجه الطيالسي 1822 ، ومن طريقه البيهقي في السُّنن 7/322 . وأخرجه أحمد 2/42 و53 و157، والترمذي 1189 في الطلاق: باب ما جاء في الرجل يسأله أبوه أن يطلق زوجته، والحاكم 2/197 و4/152، 153 .

حمزہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ عورت اچھی نہیں لگی۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس عورت کو طلاق دیدیں۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی بات مان لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمر بن عُمَرَ بِطَلَاقِهَا طَاعَةً لِاَبِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کی اطاعت کرتے ہوئے اپنی اہلیہ کو طلاق دینے کا حکم دیا تھا

427 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوْفِيُّ حَدَّثَنَا علی بن الجعد أنبأنا بن اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث): كَانَتْ تَحْتِيَ امْرَاَةٌ وَكُنْتُ اُحِبُّهَا وَكَانَ اَبِيْ يَكْرَهُهَا فَاَمَرَنِيْ بِطَلَاقِهَا فَاَبَيْتُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ طَلِّقْهَا . (2 :1)

حمزہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا' لیکن میرے والد اسے پسند نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے اسے طلاق دینے کی ہدایت کی۔ میں نے ان کی بات تسلیم نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! تم اس عورت کو طلاق دیدو۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ بِرِّ الْمَرْءِ وَالِدَهٗ وَاِنْ كَانَ مُشْرِكًا فِيمَا لَا يَكُوْنُ فِيْهِ سَخَطُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے لئے اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ' اگرچہ وہ والد مشرک ہو اور یہ حسن سلوک ان چیزوں کے بارے میں ہوگا' جن میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو

428 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شَبِيْبُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أبی بن سَلُوْلَ وَهُوَ فِيْ ظِلِّ اَجَمَةٍ فَقَالَ قَدْ غبر عَلَيْنَا ابْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ فقَالَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ اَكْرَمَكَ وَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَئِنْ شِئْتَ لَآتِيَنَّكَ بِرَاْسِهٖ فقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنْ بِرَّ اَبَاكَ وَاَحْسِنْ صُحْبَتَهٗ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَبُوْ كَبْشَةَ هٰذَا وَالِدُ اُمِّ اُمِّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

427– إسناده صحيح، وهو في مسند ابن الجعد 2859 ، وهو مكرر ما قبله.

428–وأخرجه البزار 2708 عن محمد بن بشار وأبي موسى.

وَسَلَّمَ كَانَ قَدْ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَحْسَنَ دِيْنَ النَّصَارٰى فَرَجَعَ اِلٰى قُرَيْشٍ وَاَظْهَرَهُ فَعَاتَبَتْهُ قُرَيْشٌ حَيْثُ جَاءَ بِدِيْنٍ غَيْرِ دِيْنِهِمْ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَيِّرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَنْسِبُهُ اِلَيْهِ يَعْنُونَ بِهٖ اَنَّهٗ جَاءَ بِدِيْنٍ غَيْرِ دِيْنِهِمْ كَمَا جَاءَ اَبُوْ كَبْشَةَ بِدِيْنٍ غَيْرِ دِيْنِهِمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر عبداللہ بن اُبی کے پاس سے ہوا۔ وہ اس وقت ایک گنجان درخت کے سائے میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بولا ابن ابی کبشہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ہم پر غبار اڑایا ہے' تو اس کے بیٹے عبداللہ نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) عرض کی اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت عطا کی ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے۔ اگر آپ چاہیں' تو میں اس کا سر لے کر آپ کی خدمت میں آ جاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ تم اپنے باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اس کی خدمت کرو۔

ابوکبشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نانی کے والد تھے یہ شام تشریف لے گئے تھے۔ انہیں عیسائیوں کا دین اچھا لگا' جب یہ قریش کی طرف واپس تشریف لائے' تو انہوں نے عیسائیت کی تبلیغ شروع کی' تو قریش نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ ان لوگوں کے دین سے مختلف دین پیش کر رہے ہیں' یہی وجہ ہے کہ قریش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالے سے عار دلاتے تھے اور ان کی طرف منسوب کیا کرتے تھے' اس سے قریش کی مراد یہ ہوتی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے دین کے علاوہ نیا دین لے کے آئے ہیں۔ جس طرح جناب ابوکبشہ ان لوگوں کے دین سے مختلف دین لے کے آئے تھے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ تَمَكُّنِ الْمَرْءِ مِنْ رِضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِرِضَاءِ وَالِدِهٖ عَنْهُ

اس بات کی امید کا تذکرہ' آدمی والد کو اپنے سے راضی کر کے اللہ تعالیٰ کو اپنے سے راضی کر سکتا ہے

429 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): رِضَاءُ اللّٰهِ فِيْ رِضَاءِ الْوَالِدِ وَسَخَطُ اللّٰهِ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ. (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے''۔

429-وأخرجه البغوي في شرح السُّنَّة 3424 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي 1899 في البر والصلة: باب ما جاء من الفضل في رضا الوالدين، وأخرجه أبو الشيخ في الفوائد ورقة 81/2، وابن عساكر في تاريخه 4/76/1 . وأخرجه الترمذي 1899 أيضًا من طريق محمد بن جعفر، والبخاري في الأدب المفرد 2 من طريق آدم، والبغوي في شرح السُّنَّة 3423 من طريق النضر بن شميل

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّصِلَ اِخْوَانَ اَبِيْهِ بَعْدَهُ رَجَاءَ الْمُبَالَغَةِ فِيْ بِرِّهٖ بَعْدَ مَمَاتِهٖ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ وہ اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک میں مبالغہ کرتے ہوئے اُن کے بعد ان کے بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

430 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يصل الرجل أهل ود أبيه.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بیشک سب سے عمدہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ولید بن ابو ولید نامی راوی منفرد ہے

431 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ. (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک سب سے بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اس کے (دنیا سے) چلے

430– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الوليد بن أبي الوليد فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذي 1903 في البر والصلة: باب ما جاء في إكرام صديق الوالد، عن أحمد بن محمد، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/97، والبخاري في الأدب المفرد 41 عن عبد الله بن يزيد، عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2552 في البر والصلة: باب فضل صلة أصدقاء الأب والأم ونحوهما، عن طريق سعيد بن أيوب، عن الوليد بن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وسيرد بعده من طريق ابن الهاد، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. فانظره.

431– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/88، وأبو داؤد 5143 في الأدب: باب في بر الوالدين. وأخرجه أحمد 2/91 عن أبي نوح، و2/111 عن إسحاق بن عيسى، ومسلم 2552 13 في البر والصلة: باب فضل صلة أصدقاء الأب والأم ونحوهما، والبغوي في شرح السُّنَّة 3445.

جانے کے بعد اچھا سلوک کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بِرَّ الْمَرْءِ بِإِخْوَانِ اَبِيْهِ وَصِلَتَهُ اِيَّاهُمْ بَعْدَ مَوْتِهٖ مِنْ وَصْلِهٖ رَحِمَهُ فِيْ قَبْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے باپ کے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں صلہ رحمی کرنے کا حصہ ہے

432 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَزْمُ بْنُ اَبِىْ حَزْمٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ

(متن حدیث): قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَانِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ اَتَدْرِىْ لِمَ اَتَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصِلَ اَبَاهُ فِىْ قَبْرِهٖ فَلْيَصِلْ اِخْوَانَ اَبِيْهِ بَعْدَهُ وَاِنَّهُ كَانَ بَيْنَ اَبِىْ عُمَرَ وَبَيْنَ اَبِيْكَ اِخَاءٌ وَوُدٌّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَصِلَ ذَاكَ. (2:1)

ابوبردہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں اچھا سلوک کرے' اسے اپنے باپ کے بعد اپنے باپ کے بھائیوں سے اچھا سلوک کرنا چاہئے''۔

(حضرت ابن عمر نے بتایا) میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمہارے والد کے درمیان بھائی چارگی اور دوستی تھی' تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس حوالے سے (تمہارے ساتھ) اچھا سلوک کروں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِيْثَارِ الْمَرْءِ اُمَّهُ بِالْبِرِّ عَلٰى اَبِيْهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی حسن سلوک کے حوالے سے اپنی ماں کو اپنے باپ پر ترجیح دے گا

433 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ

الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوكَ .

قَالَ فَيَرَوْنَ اَنَّ لِلْاُمِّ ثلثى البر.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری والدہ' اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری والدہ۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا والد۔

راوی کہتے ہیں: علماء اس بات کے قائل ہیں: دو تہائی اچھا سلوک والدہ کے ساتھ کیا جائے گا۔

ذِكْرُ إِيثَارِ الْمَرْءِ الْمُبَالَغَةَ فِي بِرِّ وَالِدَتِهِ عَلَى بِرِّ وَالِدِهِ مَا لَمْ تُطَالِبْهُ بِإِثْمٍ

آدمی کا اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں مبالغہ کرتے ہوئے اسے اپنے والد پر ترجیح دینا' جبکہ وہ کسی گناہ کا مطالبہ نہ کرے

434 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صُحْبَتِيْ قَالَ اُمُّكَ فقَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے دریافت کیا: میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ' تو اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ' تو اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا والد۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ بِرِّ الْمَرْءِ خَالَتَهُ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ وَالِدَانِ

اگر آدمی کے ماں باپ نہ ہوں' تو اس کا اپنی خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرنا مستحب ہے

435 (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ بن عُمَرَ قَالَ

434– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 5971 في الأدب: باب من أحق الناس بحسن الصحبة، ومسلم 2548 في البر والصلة: باب بر الوالدين وأنهما أحق به.

435– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/13، 14، والترمذي 1905 في البر والصلة: باب ما جاء في بر الخالة . والحاكم 4/155 من طريق سهل بن عثمان العسكري. وأخرجه الترمذي 1906 من طريق سفيان بن عيينة .

(متن حدیث): اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا كَبِيرًا فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ خَالَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا إِذًا . (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے بہت زیادہ گناہ کیے ہیں۔ کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

5- بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَقَطْعِهَا

باب 5: صلہ رحمی اور قطع رحمی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ حَثِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اُمَّتَهٗ عَلٰى صِلَةِ الرَّحِمِ

نبی اکرم ﷺ کا اپنی بیماری کے دوران جس میں آپ کا وصال ہوا' اپنی امت کو صلہ رحمی کرنے کی ترغیب دینا

436 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال فی مرضه أرحامكم أرحامكم .(5: 48)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض (وفات) کے دوران فرمایا:

''اپنے رشتے داروں (کے حقوق کا خیال رکھنا) اپنے رشتے داروں (کے حقوق کا خیال رکھنا)''

ذِكْرُ اِيْجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِلْوَاصِلِ رَحِمَهٗ اِذَا قَرَنَهٗ بِسَائِرِ الْعِبَادَاتِ

صلہ رحمی کرنے والے شخص کے لئے جنت میں داخل کے جواب ہونے کا تذکرہ' جبکہ وہ ساری عبادات کے ہمراہ یہ عمل کرے

437 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِاَمْرٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُنْجِيْنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ فَنَظَرَ اِلٰى وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ وَكَفَّ عَنْ نَاقَتِهٖ وَقَالَ لَقَدْ وُفِّقَ اَوْ هُدِيَ لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ .(1: 2)

436- إسناده صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه.

437- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 5/417 عن يحيى القطان، والبخاري في الأدب المفرد 49، والبغوي في شرح السنّة 8، ومسلم 13 في الإيمان: باب الإيمان الذي يدخل به الجنة. وأخرجه مسلم 13 14 عن ابن أبي شيبة ويحيى بن يحيى التميمي.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ گیا۔ اس نے آپ کی اونٹنی کی لگام کو پکڑ لیا اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسے معاملے کے بارے میں بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے نجات دیدے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے چہروں کی طرف دیکھا اور اپنی اونٹنی کو روک لیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو توفیق دی گئی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ہدایت دی گئی' تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز ادا کرو' زکوٰۃ ادا کرو۔ صلہ رحمی کرو اور (اب) اونٹنی کو چھوڑ دو۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ طِيبِ الْعَيْشِ فِي الْاَمْنِ وَكَثْرَةِ الْبَرَكَةِ فِي الرِّزْقِ لِلْوَاصِلِ رَحِمَهُ

صلہ رحمی کرنے والے شخص کے لئے امن کی حالت میں زندگی بسر کرنے اور رزق میں برکت ہونے کے اثبات کا تذکرہ

438 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ بن شهاب اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): من أحب أن ينسأ لَهُ فِيْ اَجَلِهِ وَيُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ فليصل رحمه . (1: 2)

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی زندگی طویل ہو اور اس کے رزق میں کشادگی ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ طِيبَ الْعَيْشِ فِي الْاَمْنِ وَكَثْرَةِ الْبَرَكَةِ فِي الرِّزْقِ لِلْوَاصِلِ رَحِمَهُ اِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِذَا قَرَنَهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ

اس بات کا بیان کہ امن کی حالت میں زندگی کا پاکیزہ ہونا اور رزق میں برکت ہونا اس صلہ رحمی کرنے والے شخص کے لئے ہے' جبکہ اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے ہمراہ ملایا ہو

439 (سندحدیث): أَخْبَرَنَا بن ناجية بحران حدثنا هشام بن القاسم الحراني حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهُ فِيْ اَجَلِهٖ فليتق اللّٰه وليصل رحمه . (2:1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کی زندگی لمبی ہو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے اور صلہ رحمی کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا خَبَرَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول سابقہ نقل شدہ روایت کی' جو تاویل بیان کی ہے وہ درست ہے

440- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ مُسْلِمٍ الْجَرْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِنَّ اَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَابًا صِلَةُ الرَّحِمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْبَيْتِ لِيَكُوْنُوْا فَجَرَةً فَتَنْمُوْ اَمْوَالُهُمْ وَيَكْثُرُ عَدَدُهُمْ اِذَا تَوَاصَلُوْا وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَتَوَاصَلُوْنَ فَيَحْتَاجُوْنَ . (2:1)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک جس نیکی کا سب سے جلدی ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے۔ بیشک ایک گھرانے کے لوگ گناہ گار ہوتے ہیں' لیکن ان کے اموال زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ان کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے' جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں اور جس گھرانے کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہوں' ایسا نہیں ہوگا کہ وہ محتاج ہوں''۔

ذِكْرُ تَعَوُّذِ الرَّحِمِ بِالْبَارِىْ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ خَلْقِهٖ اِيَّاهَا مِنَ الْقَطِيْعَةِ وإِخْبَارِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهَا بِوَصْلِ مَنْ وَصَلَهَا وَقَطْعِ مَنْ قَطَعَهَا

اس بات کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ نے رحم کو پیدا کیا' تو اس نے قطع رحمی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اسے یہ بتا دیا تھا کہ جو شخص رحم کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا' اور جو شخص اسے قطع کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے قطع کر دیگا

441- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ اَبَا الْحُبَابِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحِمَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهٖ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِيْنَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَهُوَ لَكِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ

(فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ) (محمد: 23).(1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے رحم کو پیدا کیا' یہاں تک کہ جب وہ اس کی تخلیق سے فارغ ہو گیا' تو رحم کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یہ قطع رحمی سے پناہ مانگنے والوں کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جی ہاں! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جو تمہیں ملا کر رکھے گا۔ میں اسے ملاؤں گا اور جو تمہیں کاٹ دے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔ اس نے عرض کی: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ چیز تمہیں مل گئی''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو یہ آیت تلاوت کر لو۔

(فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ) (محمد: 23)

''(اے منافقین!) عنقریب یہ ہوگا کہ اگر تم واپس چلے گئے تو تم زمین میں فساد پیدا کرو گے اور رشتے داری کے حقوق کو پامال کرو گے' یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے' انہیں بہرہ کیا ہے اور ان کی بصارت کو اندھا کر دیا ہے''۔

ذِكْرُ تَشَكِّي الرَّحِمِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ قَطَعَهَا وَاَسَاءَ اِلَيْهَا

اس بات کا تذکرہ' رحم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس شخص کی شکایت کی تھی جو اس کو قطع کرے گا یا' جو اس کے ساتھ برا سلوک کرے گا

442 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنِّيْ قُطِعْتُ اِنِّيْ اُسِيْءَ اِلَيَّ فَيُجِيْبُهَا رَبُّهَا اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ وَاَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ . (1: 2)

441- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى 4832 فى التفسير سورة محمد: باب (وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ) ، و 5987 فى الأدب: باب من وصل وصله الله، عن بشر بن محمد، والبيهقى فى السُّنن 7/26 من طريق عبدان، كلاهما عن عبد اللّٰه - وهو ابن المبارك- بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/330، والبخارى 4831 فى تفسير سورة محمد، و 7502 فى التوحيد: باب قول اللّٰه تعالى (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلامَ اللّٰهِ) ، وفى الأدب المفرد 50 ، ومسلم 2554 فى البر والصلة: باب صلة الرحم،والبغوى فى شرح السُّنّة 3431 ، والحاكم 4/162 .

442- إسناده حسن، وهو حديث صحيح . وأخرجه ابن ابى شيبة 8/538، وأحمد 2/295 و 383 و 406 و 455 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لفظ رحم رحمان سے ماخوذ ہے۔ یہ عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! مجھے قطع کر دیا گیا۔ میرے ساتھ برائی کی گئی' تو اس کے پروردگار نے اسے فرمایا ہے: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جو تمہیں قطع کردے میں اسے قطع کردوں اور جو تمہیں ملا کر رکھے میں اسے ملاؤں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ اَرَادَ اَنَّهَا مُشْتَقَّةٌ مِنِ اسْمِ الرَّحْمٰنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''رحم' رحمٰن سے ماخوذ ہے'' اس سے مراد یہ ہے: یہ لفظ رحمٰن سے ماخوذ ہے

443 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَدَّادٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنِ اسْمِىْ فَمَنْ وصلها وصلته ومن قطعها بتته . (2 :1)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں رحمان ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور میں نے اپنے اسم سے اس کے نام کو مشتق کیا ہے' جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے قطع کرے گا میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَشَكِّى الرَّحِمِ الَّذِىْ وَصَفْنَا قَبْلُ اِنَّمَا يَكُوْنُ فِى الْقِيَامَةِ لَا فِى الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' رحم' جو شکایت کرے گا' جس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں یہ قیامت میں ہوگی' دنیا میں نہیں ہوگی

444 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا

443–وأخرجه عبد الرزاق 20234 ، ومن طريقه أحمد 1/194، وأبو داؤد 1695 في الزكاة: باب في صلة الرحم، والحاكم 157/4 عن معمر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/194، والبخاري في الأدب المفرد 53 ، والحاكم 4/158 من طرق عن الزهري، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/535، 536، والحميدي 65 ، وأحمد 1/194، وأبو داؤد 1694 في الزكاة: باب في صلة الرحم، والترمذي 1907 في البر والصلة: باب ما جاء في قطيعة الرحم، والحاكم 4/158، والبغوي في شرح السنّة 3432 من طريق سفيان بن عيينة، والحاكم 4/158 من طريق سفيان بن حسين،

عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ الْقُرَظِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متنِ حدیث): اِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اِنِّىْ ظُلِمْتُ اِنِّىْ اُسِيْءَ اِلَيَّ اِنِّىْ قُطِعْتُ قَالَ فَيُجِيْبُهَا رَبُّهَا اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ وَاَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ . (2:1)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک رحم' رحمان سے وابستہ ہے' جب قیامت کا دن آئے گا' تو رحم کہے گا: اے میرے پروردگار! میرے ساتھ ظلم کیا گیا۔ میرے ساتھ برائی کی گئی۔ مجھے قطع کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اس کا پروردگار جواب دے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو' جس نے تمہیں قطع کیا۔ میں اسے قطع کردوں اور جس نے تمہیں ملایا میں اسے ملاؤں''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْوَاصِلِ رَحِمَهُ الَّذِىْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْوَاصِلِ

صلہ رحمی کرنے والے کی صفت کا تذکرہ جس پر صلہ رحمی کرنے کا اطلاق ہوسکتا ہے

445 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): الرحم معلقة بالعرش وليس الواصل بالمكافىء وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِىْ اِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا . (2:1)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحم' عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور بدلے کے طور پر اچھائی کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا شمار نہیں ہوتا۔ صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ ہوتا ہے کہ جب اس کی رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا جائے' تو وہ پھر بھی صلہ رحمی کرے''۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ فِى الْاَخَوَاتِ وَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ

جو شخص اپنی بہنوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ

446 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ الأعشى عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوِ ابْنَتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فيهن دخل الجنة . (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں' یا تین بہنیں ہوں' یا دو بیٹیاں ہوں' یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِي بِصُحْبَتِهِ اِيَّاهُنَّ يُعْطَى هٰذَا الْاَجْرَ لَهُ بِهَا

اس مدت کا تذکرہ' جس کے دوران ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے شخص کو بھی اجر ملے گا

447- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَّافُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ عَالَ ابنتين اَوْ اُخْتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى يَبِنَّ اَوْ يَمُوتَ عَنْهُنَّ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كهاتين وأشار بأصبعه الوسطى والتي تليها .

وَالْحَدِيْثُ عَلٰى لَفْظِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَّافِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ اَرَادَ بِهِ فِي الدُّخُوْلِ وَالسَّبْقِ لَا اَنَّ مَرْتَبَةَ مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ اَوْ اُخْتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ كَمَرْتَبَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سواءٌ . (1: 2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دو بیٹیوں' یا تین بیٹیوں' یا دو بہنوں' یا تین بہنوں کی کفالت کرے' یہاں تک وہ شادی شدہ ہو جائیں' یا وہ شخص انہیں چھوڑ کر (ان کی کفالت کے دوران ہی) انتقال کر جائے' تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)''

روایت کے یہ الفاظ ابراہیم بن حسن علاف کے نقل کردہ ہیں۔

446- إسناده ضعيف لاضطرابه، وجهالة سعيد الأعشى وأخرجه الترمذي 1916 في البر والصلة: باب ما جاء في النفقة على البنات والأخوات.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''میں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''۔

اس سے مراد داخل ہونے اور سبقت لے جانے کے حوالے سے ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس مرتبے پر فائز ہوگا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِحْسَانَ اِلَى الْاَوْلَادِ قَدْ يُرْتَجَى بِهِ النَّجَاةُ مِنَ النَّارِ وَدُخُوْلُ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اولاد کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے جہنم سے نجات ملنے اور جنت میں داخل ہونے کی امید کی جا سکتی ہے

448 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مضر عَنِ ابْنِ الْهَادِ اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِيْ زِيَادٍ مَوْلٰى بن عَيَّاشٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْنِيْ مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ اِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَاْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتَاهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَاْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِيْ حَنَانُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِيْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا الْجَنَّةَ وأعتقها بها من النار.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک غریب عورت اپنی دو بیٹیوں کو اٹھا کر لائی میں نے اسے کھانے کے لئے تین کھجوریں دیں۔ اس نے دونوں بیٹیوں میں سے ہر ایک کو ایک کھجور دی اور ایک کھجور اپنے منہ کی طرف بڑھائی تاکہ اسے کھا لے' تو ان دونوں بچیوں نے وہ مانگ لی۔ اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی اور اسے ان دونوں میں تقسیم کر دیا۔ مجھے اس کی یہ مہربانی بہت اچھی لگی۔ میں نے اس کے اس طرز عمل کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا ہے اور اس وجہ سے اسے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

ذِكْرُ وَصِيَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنْ قُطِعَتْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صلہ رحمی کرنے کی تلقین کرنا' اگرچہ قطع رحمی کی گئی ہو

449 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْبَهَانِيُّ بِالْكَرْخِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَزِيْدَ

الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

(متن حدیث): عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ اَوْصَانِىْ خَلِيْلِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِصَالٍ مِّنَ الْخَيْرِ اَوْصَانِىْ بِاَنْ لَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِىْ وَاَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِىْ وَاَوْصَانِىْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَوْصَانِىْ اَنْ اَصِلَ رَحِمِىْ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَوْصَانِىْ اَنْ لَا اَخَافَ فِى اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَوْصَانِىْ اَنْ اَقُوْلَ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَاَوْصَانِىْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كنز من كنوز الجنة .

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھلائی کی کچھ باتوں کی تلقین کی تھی۔ آپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں اپنے سے اوپر والے شخص کی طرف نہ دیکھوں میں اپنے سے نیچے والے شخص کی طرف دیکھوں آپ نے مجھے مسکینوں کے ساتھ محبت رکھنے اوران کے قریب رہنے کی تلقین کی تھی اورآپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں صلہ رحمی کروں اگر چہ وہ مجھ سے منہ موڑے اورآپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہوں اورآپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں حق بات کہوں اگر چہ وہ کڑوا ہواورآپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں بکثرت لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہوں' کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

ذِكْرُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْوَاصِلَ رَحِمَهُ اِذَا قَطَعَتْهُ

جب کسی شخص کے ساتھ قطع رحمی کی جائے' اور پھر وہ صلہ رحمی کرے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہونے کا تذکرہ

450 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): اَتٰى رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِىْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِىْ وَيُسِيئُوْنَ اِلَىَّ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَىَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ فقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ مَا دُمْتَ عَلٰى ذلك .

اَلْمَلَّ: رماد يكون فيه الشطبة. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے کچھ رشتے دار ہیں' جن کے ساتھ میں اچھا سلوک کرتا ہوں اوروہ میرے ساتھ براسلوک کرتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھائی کرتا ہوں۔ وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

449- حديث صحيح، وأخرجه البيهقي 10/91 وأخرجه البزار 3309، والطبراني في الكبير 1648، وأبو نعيم في الحلية 1/159، 160 وأخرجه ابن أبي شيبة 13/232، والطبراني في الكبير 1649 من طريق محمد بن بشر

450- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه البغوي في شرح السنّة 3436 . وأخرجه أحمد 2/412 من طريق عبد الرحمٰن بن إبراهيم القاص، 2/484 من طريق زهير بن محمد التميمي، والبخاري في الأدب المفرد 52 من طريق ابن أبي حازم.

نے ارشاد فرمایا: اگر صورت حال اسی طرح ہے جس طرح تم بیان کر رہے ہو تو تم ان پر راکھ پھینکتے ہو جب تک تم اس طرح کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے ساتھ رہے گی۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''الملّ'' سے مراد ایسی راکھ ہے جس میں شطبہ (یعنی انگاروں کے ٹکڑے) ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ''دراوردی'' نامی راوی منفرد ہے

451- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظهير ما دمت على ذلك . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتے دار ہیں جن کے ساتھ میں صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر صورت حال ویسی ہی ہے جیسی تم بیان کر رہے ہو تو گویا کہ تم ان پر راکھ چھڑکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی مدد تمہاری شامل حال رہے گی۔ جب تک تم اس طرح کرتے رہو گے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ وَصْلَ رَحِمِهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِذَا طَمِعَ فِيْ اِسْلَامِهَا

عورت کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے مشرک رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے جبکہ عورت کے اسلام قبول کرنے کے بعد وہ لوگ اس کی توقع رکھتے ہوں

452 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

قَالَ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ تَقُوْلُ

(متنِ حدیث): قَدِمَتْ اُمِّی مِنْ مَّكَّةَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فِیْ هُدْنَةِ قُرَیْشٍ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّی اَتَتْ رَاغِبَةً اَفَاَصِلُهَا فقَالَ لَهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نعم صلیها . (4: 28)

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میری والدہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئی۔ یہ قریش کے ساتھ صلح کے زمانے کی بات ہے۔ وہ خاتون مشرک تھیں۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری والدہ میرے پاس اُمید لے کر آئی ہیں' تو کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جی ہاں! تم ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ صِلَةَ قَرَابَتِهٖ مِنَ اَهْلِ الشِّرْكِ اِذَا طَمِعَ فِیْ اِسْلَامِهِمْ

آدمی کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ مشرکین سے تعلق رکھنے والے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے اگر ان سے امید ہو کہ وہ مسلمان ہو جائیں گے

453 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ السَّلْمَسِیْنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ

(متنِ حدیث): اَنَّ اَسْمَاءَ سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُمٍّ لَهَا مُشْرِكَةٍ قَالَتْ جاء تنی راغبة راهبة أصلها قَالَ نَعَمْ . (4: 36)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کے بارے میں دریافت کیا: جو مشرک تھیں۔ انہوں نے عرض کی: وہ میرے پاس اُمید لے کر آئی ہیں' تو کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

ذِكْرُ نَفْیِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ عَنِ الْقَاطِعِ رَحِمَهٗ

قطع رحمی کرنے والے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کرنے کا تذکرہ

452- إسناده حسن، محمد بن وهب بن أبي كريمة: روى له النسائي، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم. وأخرجه الطيالسي 1643 وأحمد 6/347 من طريق عبد الله بن عقيل وابن نمير، والبخاري 2620 في الهبة: باب الهدية للمشركين، من طريق أبي أسامة، و 3183 في الجزية والموادعة: باب 18، ومسلم 1003 في الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الاقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين وأبو داوُد 1668 في الزكاة: باب الصدقة على أهل الذمة. وأخرجه أحمد 6/355 من طريق حماد بن سلمة. وأخرجه أحمد 6/344 عن حسن بن موسى.

453- مصعب بن ماهان سَيّء الحفظ، وباقي رجاله ثقات، وهو حسن لغيره، يتقوى بما قبله. وأخرجه الشافعي في مسنده ص 100، ومن طريقه البيهقي في السُّنن 4/191، والبغوي في شرح السُّنَّة 3425، وأخرجه أحمد 6/344، والحميدي 318 ومن طريقه البخاري 5978 في الأدب: باب صلة الوالد المشرك، والبيهقي 4/191.

454 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلَ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.

لَيْسَ هٰذَا فِي الْمُوَطَّأ. (2: 109)

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قطع رحمی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''مؤطا'' میں نہیں ہے۔

ذِكْرُ مَا يُتَوَقَّعُ مِنْ تَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ لِلْقَاطِعِ رَحِمَهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ قطع رحمی کرنے والے شخص کو دنیا میں اس کی سزا مل جاتی ہے

455 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ من البغي وقطيعة الرحم. (1: 2)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''زنا اور قطع رحمی سے زیادہ کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کرنے والے کو دنیا میں بھی سزا دے اور اس کے ساتھ آخرت میں بھی سزا تیار رکھے''۔

454- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 2556 19 في البر والصلة: باب صلة الرحم وتحريم قطعها. وأخرجه عبد الرزاق 20328 ومن طريقه أحمد 4/84، والبيهقي في السُّنن 7/27، والبغوي في شرح السُّنَّة 3437 عن معمر، وأحمد 4/80، ومسلم 2556، وأبو داؤد 1696 في الزكاة: باب في صلة الرحم، والترمذي 1909 في البر والصلة: باب ما جاء في صلة الرحم، والبيهقي 7/27 من طريق سفيان بن عيينة، وأحمد 4/83. وأخرجه البخاري 5984 في الأدب: باب إثم القاطع، وفي الأدب المفرد 64 .

455- إسناده صحيح. وأخرجه ابن ماجة 4211 في الزهد: باب البغي، والحاكم 2/356 من طريق عبدان، كلاهما. وأخرجه الطيالسي 880 عن عيينة بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/36 عن وكيع ويحيى بن القطان، وأحمد 5/38، وأبو داؤد 4902 في الأدب: باب في النهي عن البغي، والترمذي 2511 في صفة القيامة، وابن ماجة 4211 ، والحاكم 2/162 من طريق إسماعيل ابن علية، والبيهقي في السُّنن 10/234 من طريق وكيع.

ذِكْرُ تَعْجِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْعُقُوبَةَ لِلْقَاطِعِ رَحِمَهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ قطع رحمی کرنے والے شخص کو دنیا میں ہی جلدی سزا دے دیتا ہے

456 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَالْبَغْيِ . (2: 109)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قطع رحمی اور زنا سے زیادہ کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والے کو دنیا میں بھی سزا دے اور اس کے ہمراہ آخرت میں بھی اس کے لئے سزا تیار رکھے''۔

456- إسناده صحيح، وأخرجه البغوي في شرح السُّنّة 3438 من طريق أبي القاسم البغوي. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 67 والحاكم في المستدرك 4/163 .

6- بَابُ الرَّحْمَةِ

باب [6] رحمت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْحَمَ اَطْفَالَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجَاءَ رَحْمَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهُ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ مسلمانوں کے چھوٹے بچوں پر

اس امید پر رحم کرے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے گا

457 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ اِنَّ لِيْ عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس تمیمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لے رہے تھے۔ اس نے عرض کی: میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی ایک کا بھی کبھی بوسہ نہیں لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ تَوْقِيْرِ الْكَبِيْرِ اَوْ رَحْمَةِ الصِّغَارِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں میں سے بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر رحمت کرنے کو ترک کرنے کی ممانعت کرنے کا تذکرہ

458 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمِ الصَّغِيْرَ وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (2: 61)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

457-وأخرجه مسلم 2318 في الفضائل: باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه، وأبو داؤد 5218 في الأدب: باب في قبلة الرجل ولده، والترمذي 1911 في البر والصلة: باب ما جاء في رحمة الوالد، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 5997 في الأدب: باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، وفي الأدب المفرد 91 ، ومن طريقه البغوي في شرح السنّة 3446

''اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے' جو بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا' چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالُ التَّعَطُّفِ عَلٰى صِغَارِ اَوْلَادِ اٰدَمَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے: اولاد آدم کے کمسن افراد کے بارے میں مہربانی کا رویہ اختیار کرے

459 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُ الْاَنْصَارَ وَيُسَلِّمُ عَلٰى صِبْيَانِهِمْ ويمسح رؤوسهم.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار سے ملنے جایا کرتے تھے۔ آپ ان کے بچوں کو سلام کیا کرتے تھے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِلْمُتَكَفِّلِ الْاَيْتَامَ اِذَا عَدَلَ فِيْ اُمُوْرِهِمْ وَتَجَنَّبَ الْحَيْفَ

یتیموں کی کفایت کرنے والا شخص جب ان کے معاملات کے بارے میں انصاف سے کام لے اور زیادتی سے اجتناب کرے' تو اس کے جنت میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ

460 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بن معروف قال حدثنا بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكذا وأشار بالسبابة والوسطى.

459- إسناده صحيح، وأخرجه أبو نعيم في الحلية 6/291 . وأخرجه الترمذي 2696 في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم على الصبيان، والنسائي في عمل اليوم والليلة 329 ، وفي فضائل الصحابة 244 ، والبغوي في شرح السُّنّة 3306 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار 2007 عن محمد بن عبد الملك، عن جعفر بن سليمان، بهذا الإسناد . قال الهيثمي في المجمع 8/34: ورجاله رجال الصحيح . وأخرجه البخاري 6247 في الاستئذان: باب التسليم على الصبيان، ومسلم 2168 149 و 15 في السلام: باب استحباب السلام على الصبيان، والترمذي 2696 ، والنسائي في عمل اليوم والليلة 330 ، والدارمي 2/276، والبغوي في شرح السُّنّة 3305 ، من طريق سيار أبي الحكم، ومسلم 2482 في فضائل الصحابة: باب فضائل أنس، من طريق حماد بن سلمة، وأبوداؤد 5202 في الأدب: باب في السلام على الصبيان، والنسائي في عمل اليوم والليلة 331 .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اَرَادَ بِهِ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لَا اَنَّ كَافِلَ الْيَتِيْمِ تَكُوْنُ مَرْتَبَتُهُ مَعَ مَرْتَبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ وَاحِدَةٌ. (1:2)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس طرح''۔

اس سے مراد جنت میں داخل کرنے کے حوالے سے ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یتیم کی کفالت کرنے والا شخص اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں ایک ہی مرتبے میں ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَرْحَمُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے

461 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ (متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنَاتِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْسَلَتْ اِلَيْكَ ابْنَتُكَ اَنْ تَاْتِيَهَا فَاِنَّ صَبِيًّا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ ائْتِهَا فَقُلْ لَهَا اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ

460- إسناده صحيح على شرط الشيخين، ابن أبي حازم: هو عبد العزيز . وأخرجه البخاري 5304 في الطلاق: باب اللعان، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنَّة 3454 عن عمرو بن زرارة، و 6005 في الأدب: باب فضل من يعول يتيمًا، وفي الأدب المفرد 135 ، والبيهقي في السُّنن 6/283 من طريق عبد الله بن عبد الوهاب، وأبو داوُد 5150 في الأدب: باب فيمن ضم اليتيم، عن محمد بن الصباح، والترمذي 1918 في البر: باب ما جاء في رحمة اليتيم وكفالته، عن عبد الله بن عمران، كلهم عن ابن أبي حازم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/333 عن سعيد بن منصور. وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم 2983 في الزهد: باب إلى الأرملة، وابن ماجة 3679 في الأدب: باب حق اليتيم، والبخاري في الأدب المفرد 137 ، والبغوي في شرح السُّنَّة 3455 . وعن أبي أمامة عند أحمد 5/250 و265، والبغوي في شرح السُّنَّة 3456 ، أورده الهيثمي في مجمع الزوائد 8/160، وضعفه بعلي بن يزيد الألهاني.

461- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين، غير أبي بكر بن خلاد. وأخرجه أحمد 5/204 و206، والبخاري 1284 في الجنائز: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه ، و 5655 في المرضى: باب عيادة الصبيان، و 6602 في القدر: باب وكان أمر الله قدرًا مقدورًا، و 6655 في الأيمان والنذور: باب قول الله تعالى: (وَاَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ) ، و 7377 في التوحيد: باب قول الله تبارك وتعالى: (قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى) ن و 7448 في التوحيد: باب ما جاء في قول الله تعالى: (اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ) ، ومسلم 923 في الجنائز: باب البكاء على الميت، وأبو داوُد 3125 في الجنائز: باب الأمر بالاحتساب والصبر عند نزول المصيبة، وابن ماجة 1588 في الجنائز: باب ما جاء في البكاء على الميت، والبيهقي في السُّنن 4/68، والبغوي في شرح السّنة 1527 ، من طرق عن عاصم الأحول، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف من حديث ابن عباس برقم 2914 في الجنائز.

شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ قَالَ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تُقْسِمُ عَلَيْكَ اِلَّا جِئْتَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ رَهْطٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلْنَا فَرُفِعَ اِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فِيْ صَدْرِهِ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ .

⊛⊛ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی کی طرف سے ایک پیغام رساں آیا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی صاحب زادی نے آپ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ ان کے ہاں تشریف لے آئیں' کیونکہ ان کے صاحب زادے فوت ہونے والے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے پاس جا کر اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ جو چیز واپس لے وہ اس کی ملکیت ہے' جو چیز اسی نے دی ہو وہ چیز بھی اسی کی ملکیت ہے اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کی ایک متعین مدت ہے۔ اس لئے اسے صبر سے کام لینا چاہئے اور ثواب کی اُمید رکھنی چاہئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: کچھ دیر بعد وہ شخص واپس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! وہ آپ کو قسم دے رہی ہیں۔ آپ ان کے ہاں ضرور تشریف لے جائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ جو انصار کے کچھ افراد تھے ہم ان کے ہاں گئے اس بچے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا' تو اس کا سانس سینے میں اکھڑ کر آ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! یہ کس وجہ سے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ رحمت ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا فِي السُّعَدَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رحمت (کے جذبات) صرف خوش نصیب لوگوں میں ہوتے ہیں

462 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ مَنْصُوْرٌ وَقَرَاْتُهُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ اَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ فَقَالَ اَلَيْسَ اِذَا قَرَاْتُهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تنزع إلا من شقي . (1: 2)

---

1 إســناده حسن، أبو عثمان مولى المغيرة بن شعبة، وثقه ابن حبان، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داوُد 4942 في الأدب: باب في الرحمة. وأخرجه الطيالسي 2529 ، ومن طريقه الترمذي 1924 في البر والصلة: باب ما جاء في رحمة المسلمين. وأخرجه أحمد 2/301 عن محمد بن جعفر، و 2/461 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، والبخاري في الأدب المفرد 374 عن آدم، وأبو داوُد 4942 أيضًا عن حفص بن عمر، والبيهقي في السُّنن 8/161 من طريق يحيي القطان، والبغوي في شرح السُّنة 3450 من طريق مسلم بن إبراهيم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو صادق اور مصدوق ہیں' انہیں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''رحمت' صرف بدبخت سے الگ کی جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْحَمَ اَطْفَالَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجَاءَ رَحْمَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهُ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ مسلمانوں کے کمسن بچوں پر رحم کرے اس امید کے تحت کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوگی

463 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث):قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ اِنَّ لِيْ عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمُ.

(مضروب عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس تمیمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لے رہے ہیں' تو اس نے عرض کی: میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی ایک کا بھی کبھی بوسہ نہیں لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ تَوْقِيْرِ الْكَبِيْرِ اَوْ رَحْمَةِ الصَّغِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی بڑے مسلمان کی تعظیم اور چھوٹے پر رحمت کو ترک کرے

464 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أبي بشير عن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمِ الصَّغِيْرَ وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ المنكر .

(مضروب عليه)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد

463- تقدم برقم 457 .

464- سقط من إسناده ليث بن أبي سليم وهو ضعيف، وتقدم برقم 449 .

فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بڑے کی تعظیم نہیں کرتا، چھوٹے پر رحم نہیں کرتا نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَمَّنْ لَمْ يَرْحَمِ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نفی کا تذکرہ جو دنیا میں لوگوں پر رحم نہیں کرتا

465 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يرحمه الله . (2: 109)

حضرت جریر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لا تنزع إلا من الأشقياء

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف بدبخت لوگوں سے الگ ہوتی ہے

466 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شقي . (2: 109)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

465– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام فمن رجال البخاري. وأخرجه الطبراني في الكبير 2495 .وأخرجه الطبراني أيضًا 2491 و 2494 . وأخرجه البخاري 7376 في التوحيد: باب قول الله تبارك وتعالى: (قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ) ، ومسلم 2319 في الفضائل: باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه، والطبراني في الكبير 2492 و 2493 ، والبيهقي في السُّنن 8/161 . وأخرجه الطبراني 2497 من طريق أبي إسحاق، عن أبي ظبيان، به. وأخرجه أحمد 4/362، والبخاري 6013 في الأدب: باب رحمة الناس والبهائم، والطبراني 2297 و 2298 و 2299 و 2300 و 2301 ، والبغوي في شرح السُّنَّة 3449 . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/528، والحميدي 802 ، والطبراني 2238 و 2239 و 2240 و 2241 و 2242 و 2243 من طريق إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، عن جرير. وأخرجه الحميدي 803 ، ومسلم 2319 أيضًا، والطبراني 2504 ، والبيهقي في السُّنن 9/41، والقضاعي في مسند الشهاب 894 . وأخرجه الطيالسي 661 ، وأحمد 4/361، والطبراني 2489 من طريق شعبة، والطبراني 2488 .

466– إسناده حسن، رجاله رجال مسلم غير أبي عثمان. وتقدم برقم 462 من طريق شعبة، عن منصور، به، فانظره.

''رحمت' صرف بد بخت سے الگ کی جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْعُقْبٰى عَمَّنْ لَا يَرْحَمُ عِبَادَهُ فِي الدُّنْيَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ اللہ کی رحمت کی نفی اس شخص سے ہو گی جو دنیا میں اس کے بندوں پر رحم نہیں کرتا

467 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يرحمه الله .

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا''۔

467- إسناده حسن، محمد بن وهب صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم. وأخرجه الطيالسي 662 عن قيس، عن زياد بن علاقة به. وتقدم برقم 465 من طريق أبي ظبيان، عن جرير، به، فانظر تخريجه ثمت.

7- بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب [7] اچھے اخلاق کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُلَايَنَةِ لِلنَّاسِ فِي الْقَوْلِ مَعَ بَسْطِ الْوَجْهِ لَهُمْ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے نرمی کی جائے' اوران کے ساتھ کشادہ روئی سے ملا جائے

468 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قهزاد حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرِ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ تجد فلاين الناس ووجهك إليهم منبسط . (2:1)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو اگر تمہیں کچھ نہیں ملتا' تو لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور کشادہ روئی کے ساتھ ان سے ملو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا قَرِيبًا سَهْلًا قَدْ يُرْجَى لَهُ النَّجَاةُ مِنَ النَّارِ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی منکسر المزاج' نرم خو' گھلنے ملنے والا ہو اور آسان ہو' تو ان خصوصیات کی وجہ سے اس کو جہنم سے نجات ملنے کی امید کی جاسکتی ہے

469 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْدِيِّ عَنِ ابْنِ

468- حديث صحيح، أبو عامر الخزاز مع كونه من رجال مسلم مختلف فيه' وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 5/173 عن روح، والترمذي 1833 في الأطعمة: باب ما جاء في إكثار ماء المرقة.

469- وأخرجه الترمذي 2488 في صفة القيامة، والبغوي في شرح السنّة 3505، وأخرجه الطبراني 10562 . وأخرجه أحمد 1/415 . وللحديث شواهد يتقوى بها ويصح.

مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّمَا يُحَرَّمُ عَلَى النَّارِ كُلُّ هَيِّنٍ لين قريب سهل . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر آسان' نرم' قریب ہونے والے اور سہل شخص کو جہنم کے لئے حرام قرار دیدیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عبدہ بن سلیمان نامی راوی منفرد ہے

470 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ بِالصُّغْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تُحَرَّمُ عَلَيْهِ النَّارُ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰى كل هين لين قريب سهل . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جس پر جہنم کو حرام قرار دیا گیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آسان ''نرم'' قریب اور سہل شخص''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ الصَّدَقَةَ لِلْمُدَارِيْ اَهْلَ زَمَانِهٖ مِنْ غَيْرِ ارْتِكَابِ مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْهَا

اللہ تعالیٰ کے اس شخص کے لئے صدقے کا ثواب نوٹ کرنے کا تذکرہ' جو اپنے زمانے کے افراد کا خیال رکھتا ہے' اور اس بارے میں کسی ایسی چیز کا ارتکاب نہیں کرتا جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

471 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ ومحمد بن الحسن بن قيبة وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ فِيْ اٰخَرِيْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مداراة الناس صدقة .

470- صحيح بشواهده، وأخرجه الطبراني في الكبير 10562 .

471- إسناده ضعيف وأخرجه ابن عدي 4/2614، وابن السني في عمل اليوم والليلة 327 ، وأبو نعيم في الحلية 8/246، والقضاعي في مسند الشهاب 91 و 92

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ الْمُدَارَاةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ صَدَقَةً لِلْمُدَارِيْ هِيَ تَخَلُّقُ الْاِنْسَانِ الْاَشْيَاءَ الْمُسْتَحْسَنَةَ مَعَ مَنْ يُّدْفَعُ اِلٰی عِشْرَتِهٖ مَا لَمْ يَشُبْهَا بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَالْمُدَاهَنَةُ هِيَ اسْتِعْمَالُ الْمَرْءِ الْخِصَالَ الَّتِيْ تُسْتَحْسَنُ مِنْهُ فِي الْعِشْرَةِ وَقَدْ يَشُوْبُهَا مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ جل وعلا. (1: 2)

38 38

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا صدقہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ مدارات' جو مدارات کرنے والے شخص کے لئے صدقہ ہوتی ہیں اس سے مراد یہ ہے: آدمی مستحسن اشیاء کو اپنے اخلاق کا حصہ بنائے۔

نیز اس کے ہمراہ اپنی ذات سے اس چیز کو پرے رکھے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا امکان ہوسکتا ہے۔

جبکہ مداہنت سے مراد آدمی کا ان خصائل کو اختیار کرنا ہے' جو لوگوں کے ساتھ تعلق میں مستحسن سمجھے جاتے ہیں' اور ان میں ایسی چیز بھی شامل ہوتی ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمَرْءِ بِالْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ يُكَلِّمُ بِهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لئے صدقے (کے اجر و ثواب) نوٹ کرنے کا تذکرہ' جو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ بات کرتے ہوئے اسے پاکیزہ بات کہتا ہے

472 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قال حدثنا بن الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خطوة تخطوها إلى المسجد صدقة. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور مسجد کی طرف چل کر جانے والا ہر قدم صدقہ ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَلَامَ الطَّيِّبَ لِلْمُسْلِمِ يَقُوْمُ مَقَامَ الْبَذْلِ لِمَالِهٖ عِنْدَ عَدَمِهٖ

472– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 2/312 ، وابن خزيمة في صحيحه 1494 عن الحسين، والبيهقي في السُّنن 3/229 ، والقضاعي في مسند الشهاب 93 من طريق الحسن بن عيسى، وأحمد 2/374 . وأخرجه أحمد 2/316، والبخاري 2891 في الجهاد: باب فضل من حمل متاع صاحبه في السفر، و 2989 باب من أخذ بالركاب ونحوه، ومسلم 1009 في الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، والبيهقي في السُّنن 4/187، 188، والبغوي في شرح السُّنَّة 1645 . وأخرجه أحمد 2/350 من طريق ابن لهيعة وابن خزيمة 1493 من طريق عمرو بن الحارث، كلاهما عن أبي يونس سليم بن جبير مولى أبي هريرة، عن أبي هريرة. وسيورده المصنف ضمن حديث مطول، أوله: كل سلامي من الناس عليه صدقة كل يوم في باب ما يكون له حكم الصدقة، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، بهذا الإسناد.

اس بات کے بیان کا تذکرہ مسلمان سے پاکیزہ بات کہنا مال کی عدم موجودگی میں مال خرچ کرنے کے قائم مقام ہوتا ہے

473 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحِلِّ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا فبكلمة طيبة . (2:1)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آگ سے بچو خواہ وہ نصف کھجور کے ذریعے ہو اور اگر تمہیں یہ بھی نہیں ملتی تو پاکیزہ بات کے ذریعے (آگ سے بچنے کی کوشش کرو)''

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمُسْلِمِ بِتَبَسُّمِهِ فِيْ وَجْهِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کے لئے صدقے (کا اجر وثواب) نوٹ کر لیتا ہے جو اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملتا ہے

474 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

473– إسناده صحيح على شرط البخارى، وأخرجه الطبرانى فى الكبير /17 220 ، وابن السنى فى عمل اليوم والليلة 322 عن أبى خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى /17 220 أيضًا عن على بن عبد العزيز، عن حفص بن عمر الحوضى، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 1039 عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/256 عن ابن مهدى وابن جعفر، والنسائى 5/75 فى الزكاة: باب القليل من الصدقة، من طريق خالد الواسطى، ثلاثتهم عن شعبة، به . وأخرجه الطيالسى 1039 ، وابن أبى شيبة 3/110، وأحمد 4/258 و259 و377، والبخارى 1417 فى الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، ومسلم 1016 فى الزكاة: باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، والطبرانى فى الكبير /17 207 و 208 و 209 و 210 و 211 و 212 و 213 و 214 من طرق عن أبى إسحاق، عن عبد الله بن معقل، عن عدى. وأخرجه الطبرانى /17 215 من طريق عبد العزيز بن رفيع، عن عبد الله بن معقل، عن عدى. وأخرجه الطيالسى 1037 ، والطبرانى /17 239 من طريق أبى عوانة، عن عبد الله بن عمير، عن غير واحد حديه عن عدى. وأخرجه أحمد 4/378، 379، والطبرانى /17 237 من طريق شعبة، عن سماك بن حرب، عن عباد بن حبيش، عن عدى. وأورده الهيثمى فى المجمع 5/235 وقال: رجاله رجال الصحيح غير عباد بن حبيش، وهو ثقة، وكذا قال فى المجمع .6/208 وسيورده المؤلف برقم 666 و 2804 من طريق خيثمة، عن عدى، ويرد تخريجه برقم 2804 فانظره. وفى الباب عن أبى بكر عند البزار 933 ، وعن أنس عنده 944 ، وعن النعمان بن بشير عنده 935 ، وعن عائشة عنده 936 ، وعن أبى هريرة عنده 937 . وانظر مجمع الزوائد 3/105 و.106

474– واخرجه الترمذى مطولًا 1956 فى البر: باب ما جاء فى صنائع المعروف' عن عباس بن عبدالعظيم العنبر' عن النضر بن محمد' بهذا الاسناد . وقال: حديث حسن غريب . وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد 891 من طريق عبد الله بن رجاء ، عن عكرمة بن عمار، به، مطولًا . وللحديث طريق أخر عند أحمد 5/168 ينقوى، به .وسيورده المؤلف برقم 529 مطولًا من طريق أبى داوُد السنحى، عن النضر بن محمد، به.

الرُّوْمِيّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متنِ حدیث): تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيكَ صَدَقَةٌ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَبُوْ زُمَيْلٍ هٰذَا هُوَ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيُّ يَمَانِيٌّ ثِقَةٌ وَالنَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ مَرْوَزِيٌّ صَاحِبُ الرَّاْيِ وَكَانَا فِيْ زَمَنٍ واحد. (1: 2)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا بھی صدقہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوزمیل نامی یہ راوی سماک بن ولید حنفی یمانی ہے اور ثقہ ہے جبکہ نصر بن محمد نامی راوی جرشی یمانی ہے اور نضر بن محمد قریشی مروزی ہے جو صاحب رائے تھا اور یہ دونوں ایک ہی زمانے میں تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَشْبِيهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةَ الطَّيِّبَةَ بِالنَّخْلَةِ وَالْخَبِيثَةَ بِالْحَنْظَلِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکیزہ بات کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہوئی ہے اور بری بات کو حنظلہ سے تشبیہ دی ہے

475- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقِنَاعِ جَزْءٍ فَقَالَ: (مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا) فَقَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ (وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ) (ابراهيم: 26) قال هي الحنظلة.

قَالَ شُعَيْبٌ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ كُنَّا نَسْمَعُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰه تعالى عَنْهُ قَوْلُ اَنَسٍ اِنَّهُ اُتِيَ بِقِنَاعِ جَزْءٍ اَرَادَ بِهِ طَبَقَ رُطَبٍ لِاَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ يسمون الطبق القناع والرطب الجزء. (3: 66)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھال پیش کیا گیا تو آپ نے یہ آیت پڑھی:

475- إسناده حسن. غسان بن الربيع ذكره ابن حبان في الثقات 2/9، وقد تابعه عليه النضر بن شميل عند الطبراني في تفسيره 20678، وموسى بن إسماعيل عند ابن أبي حاتم كما في تفسير ابن كثير 4/413، وغيرهما.

''پاکیزہ کلمے کی مثال پاکیزہ درخت کی مانند ہے' جس کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں بلند ہوتی ہیں۔ وہ ہر موسم میں اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق پھل دیتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد کھجور کا درخت ہے (پھر آپ نے یہ آیت پڑھی)

''بری بات کی مثال بُرے درخت کی طرح ہے' جسے زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جاتا ہے اور اسے قرار نہیں ہوتا''۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد حنظلہ ہے۔

شعیب نامی کہتے ہیں: میں نے یہ بات ابوالعالیہ کو بتائی' تو انہوں نے فرمایا: ہم نے بھی اسی طرح سنی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ

''وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں قناع جزء لے کر آئے'' اس سے مراد کھجوروں کا تھال ہے' کیونکہ اہل مدینہ تھال کے لئے لفظ ''قناع'' استعمال کرتے ہیں' اور کھجوروں کے لئے لفظ جزء استعمال کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ التُّقٰى وَحُسْنَ الْخُلُقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' پرہیزگاری اور اچھے اخلاق زیادہ تعداد میں لوگوں کو جنت میں داخل کریں گے

476 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكَرْخِيُّ بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حدثنا بن اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ قِيْلَ فَمَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْاَجْوَفَانِ الفم والفرج.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بن اِدْرِيْسَ هٰذَا اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزَّعَافِرِيُّ الْاَوْدِيُّ مِنْ ثِقَاتِ الْكُوْفَةِ وَمُتْقِنِيْهِمْ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ عَصْرِهٖ بِالْكُوْفَةِ من لا يشرب غيره. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سی چیز ایسی ہے' جس کی وجہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق عرض کی گئی: کون سی چیز ایسی ہے' جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں داخل کرنے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوراخ والی دو چیزیں منہ اور شرم گاہ''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن ادریس نامی راوی عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن زعافری اودی ہے یہ کوفہ کے رہنے والے ثقہ اور متقن افراد میں سے ایک ہے اس کے زمانے میں کوفہ میں اس کے علاوہ اور کوئی شخص ایسا نہیں تھا' جو یہ

476- وأخرجه الترمذي 2004 في البر والصلة: باب ما جاء في حسن الخلق، والحاكم 4/324 من طريق سهل بن عثمان، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن ماجة 4246 في الزهد: باب ذكر الذنوب، من طريق هارون بن إسحاق وعبد الله بن سعيد، والبغوي في شرح السُّنَّة 3498 من طريق أحمد بن عبد الله بن حكيم . وأخرجه أحمد 2/291 و 392 من طريق المسعودي، و 2/442 عن محمد بن عبيد، والبغوي في شرح السُّنَّة 3497 من طريق أبي نعيم.

مشرب نہ رکھتا ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مَنْ كَانَ اَحْسَنَ خُلُقًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں میں بہترین وہ شخص ہے' جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو

477 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَاحِشًا وَكَانَ يَقُوْلُ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ أخلاقا . (2:1)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فحش گفتگو نہیں کرتے تھے۔ بدزبانی بھی نہیں کرتے تھے۔ آپ یہ فرمایا کرتے تھے۔

''تم لوگوں میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ مِنْ اَفْضَلِ مَا اُعْطِيَ الْمَرْءُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اچھے اخلاق دنیا میں کسی شخص کو دی گئی سب سے افضل چیز ہے

478 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا قَالَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ

(متن حدیث): عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَفْضَلُ مَا اُعْطِيَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ قال: حسن الخلق . (2:1)

477- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 271 ، والبغوي في شرح السنّة 3666 من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/514، وأحمد 2/161 و193، ومسلم 2321 في الفضائل: باب كثرة حيائه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبيهقي في السُّنن 10/192، من طريق أبي معاوية ووكيع، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/189، والطيالسي 2246 ، والبخاري 3559 في المناقب: باب صفة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، و 3759 باب مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، و 6029 في الأدب: باب لم يكن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاحشًا ولا متفحشًا، و 6035 في الأدب: باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، والترمذي 1975 في البر والصلة: باب ما جاء في الفحش والتفحش، وسيعيده المؤلف في آخر باب صفته صلى الله عليه وسلم.

478- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين، غير هناد فمن رجال مسلم . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/514 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في الكبير 470 من طريق ابن أبي شيبة، عن وكيع، عن الثوري، به. وأخرجه أيضًا 475 من طريق عبد الله بن إدريس، عن مسعر، به، و 468 من طريق مسدد، عن الثوري، به. وأخرجه الطيالسي 1233 ، وأحمد 4/278، والطبراني 463 و 464 و 466 و 469 و 475 و 479 و 480 و 481 و 482 من طرق عن زياد بن علاقة، بهذا الإسناد . قال الهيثمي في المجمع 8/24: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح. وسيورده المؤلف برقم 486 من طريق عثمان بن حكيم، عن زياد بن علاقة، به، فانظره.

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بندہ مسلم کو جو چیزیں دی گئی ہیں ان میں سب سے افضل چیز کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيمَانًا مَنْ كَانَ اَحْسَنَ خُلُقًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مومنین میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے' جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو

479 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ إبراهيم قال أَخْبَرَنَا بن اِدْرِيْسَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَكْمَلُ المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل ایمان میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھے ہوں''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ نَوَالِ الْمَرْءِ بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَةَ الْقَائِمِ لَيْلَهُ الصَّائِمِ نَهَارَهُ

اس بات کی امید کا تذکرہ' آدمی اچھے اخلاق کی وجہ سے رات (بھر) نوافل ادا کرنے اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھنے والے کے مرتبے تک پہنچ جاتا ہے

479- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ، فإنه صدوق له أوهام، وباقي رجاله على شرط الشيخين. وأخرجه الآجرى في الشريعة ص 115 عن الفريابى، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/250 عن عبد اللّٰه بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 8/515، وفي الإيمان 17 عن حفص بن غياث، وفي المصنف 11/27، وفي الإيمان 18 عن محمد بن بشر، وأحمد 2/472، ومن طريقه أبو داوٗد 4682 في السُّنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، عن يحيى بن سعيد، والترمذى 1162 في الرضاع: باب ما جاء في حق المرأة على زوجها، من طريق عبدة بن سليمان، والبغوى في شرح السُّنة 3495، وأبو نعيم في الحلية 9/ 248، من طريق يعلى بن عبيد، والحاكم في المستدرك 1/3 من طريق عبد الوهاب، والقضاعى في مسند الشهاب 1291 من طريق حفص بن غياث، كلهم عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 8/516 و11/27، 28، وفي الإيمان 20، وأحمد 2/527، والدارمي 2/323، والحاكم 1/3 من طريق أبى عبد الرحمٰن المقرء، عن سعيد بن أبى أيوب، عن محمد بن عجلان، عن القعقاع بن حكيم، عن أبى صالح، عن أبى هريرة. قال الحاكم: هذا حديث صحيح لم يخرج في الصحيحين وهو صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبى. وأخرجه البيهقى في السُّنن 10/192 من طريق سعيد بن أبى مريم، عن يحيى بن أيوب، عن ابن عجلان، بالإسناد السابق. وسيورده المؤلف في باب معاشرة الزوجين بزيادة: وخياركم خياركم لنسائهم. وفي الباب عن عائشة عند ابن أبى شيبة 8/515 و11/27، وأحمد 6/47 و99، والترمذى 2612 في الإيمان: باب ما جاء في استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، والحاكم في المستدرك 1/53، وقال: رواته ثقات على شرط الشيخين، قال الذهبي: فيه انقطاع. وعن جابر عند ابن أبى شيبة في الإيمان 8. وعن عمرو بن عبسة عند أحمد 4/385. وعن عبادة بن الصامت عند أحمد 5/318، 319.

480 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِخُلُقِهِ درجة الصائم القائم .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مومن اپنے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نوافل ادا کرنے والے شخص کا درجہ پالیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخُلُقَ الْحَسَنَ مِنْ اَثْقَلِ مَا يَجِدُ الْمَرْءُ فِيْ مِيْزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن اچھے اخلاق ان زیادہ بھاری چیزوں میں سے ہوں گے جنہیں آدمی اپنے نامہ اعمال میں پائے گا

481 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ وَشُعَيْبُ بْنُ مُحْرِزٍ وَالْحَوْضِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِيْ بَزَّةَ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَثْقَلُ شَيْءٍ فِي الْمِيْزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ .

480- حديث صحيح، خالد بن مخلد فيه ضعف، وقد توبع، وباقي رجاله على شرطهما، غير المطلب وهو صدوق، إلا أن في سماعه من عائشة خلافًا، قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فيما نقله عنه ابنه في المراسيل ص 128: وروايته عن عائشة مرسلة لم يدركها. وقال أبو زرعة: نرجو أن يكون سمع منها. وأخرجه أحمد 6/94 و90 من طريق عبد الله بن أسامة، و 6/133، وأبو داوٗد 4798 في الأدب: باب في حسن الخلق، والبغوى في شرح السنّة 3501 من طريق يعقوب بن عبد الرحمٰن الإسكندرى، واحمد 6/187 من طريق زهير، والحاكم 1م60، والبغوى 3500 من طريق ابن الهاد، كلهم عن عمرو بن أبي عمرو، بهذا الإسناد. وله شاهد حسن من حديث أبي هريرة عند البخارى في الأدب المفرد برقم 284، وصححه الحاكم 1/60 من طريق آخر عنه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وآخر من حديث عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/220 من طريق عبد الله بن المبارك، عن ابن لهيعة، عن الحارث بن يزيد، عن ابن حجيرة الأكبر، عن عبد الله بن عمرو، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن المسلم المسدد ليدرك درجة الصوام القوام بآيات الله عز وجل لكرم ضريبته، وحسن خلقه. وهذا سند صحيح، لأن عبد الله بن المبارك سماعه من ابن لهيعة قديم قبل أن يسوء حفظه. وهو في المسند 2/117، و مكارم الأخلاق ص: 9 و60 من طريق ابن الهيعة. وثالث من حديث أبي أمامة عند البغوى في شرح السّنة 3499 وفي سنده عفير بن معدان، وهو ضعيف، وباقي رجاله ثقات، فهو حسن في الشواهد.

481- إسناد محمد بن كثير صحيح على شرط الشيخين غير عطاء، وأخرجه أبو داوٗد 4799 في الأدب: باب في حسن الخلق، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/516 عن أبي أسامة، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/446 و448، والبخارى في الأدب المفرد 270 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه الترمذى 2003 في البر والصلة: باب ما جاء في حسن الخلق، عن مطرف، وأحمد 6/442 عن أبي عامر العقدى، وأخرجه عبد الرزاق 20157، وأحمد 6/451، والترمذى 2002، والبغوى في شرح السنّة 3496، والبزار 1975.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَطَاءٌ هٰذَا هُوَ عَطَاءُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَيْخَارَانَ مَوْضِعٌ بِالْيَمَنِ.

وَاُمُّ الدَّرْدَاءِ هِيَ الصُّغْرٰى وَاسْمُهَا هُجَيْمَةُ بِنْتُ حُيَيِّ الْاَوْصَابِيَّةُ وَالْكُبْرٰى خَيْرَةُ بِنْتُ اَبِي حَدْرَدٍ الْاَنْصَارِيَّةُ لَهَا صُحْبَةٌ. (1: 2)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میزان میں سب سے زیادہ وزنی چیز اچھے اخلاق ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عطاء نامی راوی عطاء بن عبداللہ ہے' اور کیخاران یمن میں ایک جگہ کا نام ہے۔

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کمسن ہیں ان کا نام ہجیمہ بنت حیی ہے' جبکہ بڑی والی سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا نام خیرہ بنت ابوحدرد انصاریہ ہے' اور وہ صحابیہ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَحَبِّ الْعِبَادِ اِلَى اللّٰهِ وَاَقْرَبِهِمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ كَانَ اَحْسَنَ خُلُقًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب بندے کون ہیں؟ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کا اخلاق (زیادہ) اچھے ہوں گے

482- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَى اللّٰهِ وأقربكم منى أحسانكم اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَى اللّٰهِ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّي الثرثارون المتفيهقون المتشدقون . (1: 2)

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور تم میں سے' میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ

482- رجاله ثقات على شرط مسلم، إلا أن مكحولًا لم يسمع من أبي ثعلبة . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/515 عن حفص بن غياث، وأحمد 4/193 عن محمد بن عدي، وأحمد 4/194، وأبو نعيم في حلية الأولياء 3/97 و5/188، والبغوي في شرح السنّة 3395 ، من طريق يزيد بن هارون، ثلاثتهم عن داوُد بن أبي هند، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 8/21: وقال: رواه أحمد، والطبراني، ورجاله رجال الصحيح، وكذا قال المنذري في الترغيب والترهيب .3/261 وله شاهد عن جابر عند الترمذي 2018 ، والخطيب في تاريخ بغداد 4/63 وسنده حسن، وآخر من حديث أبي هريرة عند الطبراني في معجمه الصغير ، وأبي نعيم في أخبار أصبهان وسنده حسن أيضًا، وثالث عن ابن مسعود عند الطبراني في الكبير 10423 فالحديث صحيح بهذه الشواهد.

ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور تم میں سے مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہیں جو زیادہ بولتے ہوں۔ باتیں بڑھا چڑھا کر کرتے ہوں اور چبا چبا کر بولتے ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ قَدْ يَنْتَفِعُ فِيْ دَارَيْهِ بِحُسْنِ خُلُقِهِ مَالَا يَنْتَفِعُ فِيْهِمَا بِحَسْبِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اچھے اخلاق کی وجہ سے دونوں جہانوں میں اتنا نفع حاصل کر لیتا ہے جتنا نفع وہ دونوں جہانوں میں اپنے حسب کی وجہ سے حاصل نہیں کرتا

483- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ الْمَرْوَزِيُّ بِمَرْوَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عبد اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): كَرَمُ الْمَرْءِ دِيْنُهُ وَمُرُوْءَ تُهُ عَقْلُهُ وحسبه خلقه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کی عزت اس کا دین ہے۔ اس کی مروت اس کی عقل ہے اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ تَحْسِيْنِ الْخُلُقِ عِنْدَ طُوْلِ عُمُرِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ طویل عمر ہونے کی صورت میں اپنے اخلاق کو آراستہ کرے

483- إسناده ضعيف، مسلم بن خالد الزنجي سيّء الحفظ . وأخرجه أحمد 2/365 عن حسين بن محمد، والحاكم 1/123، والبيهقي في السُّنن 7/136، من طريق القعنبي، و10/195 من طريق يونس بن محمد المؤدب، وأبو الشيخ في أخلاق النبي 1، والقضاعي في مسند الشهاب 190 من طريق عبد الله بن رجاء، كلهم عن مسلم الزنجي، بهذا الإسناد . قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، فتعقبه الذهبي بقوله: بل مسلم يعني الزنجي ضعيف، وما خرَّج له . وأخرجه البزار 3607 عن محمد بن بشار، عن معدى بن سليمان، عن ابن عجلان، عن أبيه، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: حسب المرء ماله، وكرمه تقواه أو قال: الحسب المال، والكرم التقوى . وأورده الهيثمي في المجمع 10/251، وقال: رواه أحمد والطبراني في الأوسط والبزار . ولم يتكلم الهيثمي عليه . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/520، والبيهقي في السُّنن 10/195، من قول عمر موقوفًا بلفظ حسب الرجل دينه، ومروء ته خلقه، وأصله عقله . وفي الباب عن سمرة بن جندب بلفظ الحسب المال، والكرم التقوى عند الترمذي 3271 في التفسير: باب ومن سورة الحجرات، وابن ماجة 4219 في الزهد، وأبي الشيخ في أخلاق النبي 4، والبيهقي 7/135، 136، والبغوي في شرح السنّة 3545 من طريق سلام بن أبي مطيع، عن قتادة عن الحسن، عن سمرة، ورجاله ثقات، إلا أن سلام بن أبي مطيع قالوا: في روايته ضعف، والحسن مدلس، وقد عنعن، لكن متن الحديث صحيح لشواهده، ولذا حَسَّنهُ الترمذي، وصححه الحاكم 2/163، وأقره الذهبي. وانظر الحديث الوارد برقم 699 و 700 .

484 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حدثني بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا .

(53 :3)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن کی عمر زیادہ طویل ہو اور جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ كَانَ فِي الْقِيَامَةِ مِمَّنْ قَرُبَ مَجْلِسُهُ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس شخص کے اخلاق اچھے ہوں وہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین بیٹھا ہوگا

485 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَجْلِسٍ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُهَا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا . (م3: 53)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک محفل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تم میں سے میرے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور قیامت کے دن میرے سب

484- رجاله ثقات رجال مسلم، إلا أن فيه عنعنة ابن إسحاق . وأخرجه ابن أبي شيبة 13/254، 255، والبزار 1971 من طريق جعفر بن عون، بهذا الإسناد . قال الهيثمي في المجمع 8/22: رواه البزار، وفيه ابن إسحاق، وهو مدلس . وأخرجه أحمد 2/235 و403 من طريقين عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف برقم 2981 من طريق عبد الأعلى، عن ابن إسحاق، به . وله شاهد من حديث جابر عند الحاكم 1/339 وصححه ووافقه الذهبي، وهو كما قالا، فالحديث صحيح.

485- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/217، 218 وأخرجه أحمد 2/185 عن يونس وأبي سلمة الخزاعي، والبخاري في الأدب المفرد 272 عن عبد اللّٰه بن صالح، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب 3/258 وقال: رواه أحمد وابن حبان في صحيحه ، وأورده الهيثمي في المجمع 8/21 وقال: رواه أحمد وإسناده جيد، وله في الصحيح : وإن من أحبكم إليّ أحسنكم خلقًا فقط . قلت: الرواية المختصرة التي ذكرها الهيثمي تقدمت هنا برقم 477 بلفظ: خياركم أحاسنكم أخلاقًا فانظر تخريجها ثمت.

سے زیادہ قریب بیٹھے ہوں گے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ فِي الدُّنْيَا كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس شخص کے اخلاق دنیا میں اچھے ہوں گے وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ترین فرد ہوگا

486- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ عَلٰى رُؤُوسِنَا الرَّخَمَ مَا يَتَكَلَّمُ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ اِذْ جَاءَهُ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا فِيْ كَذَا اَفْتِنَا فِيْ كَذَا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنْكُمُ الْحَرَجَ اِلَّا امْرَاً اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِيْهِ فَذَاكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ قَالُوْا اَفَنَتَدَاوٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ قَالُوْا وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْهَرَمُ قَالُوْا فَاَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: أحب الناس إلى اللّٰه أحسنهم خلقا .(3: 65)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے ہمارے سروں پر گھونسلے ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی شخص کلام نہیں کرتا تھا اسی دوران کچھ دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں اس مسئلے کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ آپ ہمیں اس مسئلے کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم سے حرج کو اٹھالیا ہے۔ ماسوائے اس شخص کے' جو اپنے بھائی کی عزت کو خراب کرنے کی کوشش کرے۔ یہ وہ شخص ہے' جو گناہ کا ارتکاب کرے گا اور ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم دوا استعمال کر سکتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کے لئے دوا بھی نازل کی ہے۔ صرف ایک بیماری کا معاملہ مختلف ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی؟ آپ نے فرمایا: بڑھاپا لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون شخص زیادہ محبوب ہے؟ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں زیادہ محبوب وہ شخص ہے' جس کے اخلاق اچھے ہوں گے۔

486- إسناده صحيح، على شرط مسلم غير صحابي أسامة بن شريك، وهو صحابي يعد من أهل الكوفة . وأخرجه الطبراني في الكبير 471 بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1232 ، وأحمد 4/278، وابن ماجة 3436 في الطب: باب ما أنزل الله داء إلا وأنزل له شفاء ، والبغوي في شرح السنة 3226 ، والطبراني في الكبير 463 و 464 و 465 و 466 و 467 و 469 و 472 و 479 و 480 و 482 و 483 و 484 ، وفي الصغير: 1/202 –203، والخطيب في تاريخ بغداد 9/197 من طرق عن زياد بن علاقة، بهذا الإسناد، ورواه الحاكم: 4/399 –400 .

8- بَابُ الْعَفْوِ

معاف کرنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنِ اسْتِعْمَالِ الْعَفْوِ وَتَرْكِ الْمُجَازَاةِ عَلَى الشَّرِّ بِالشَّرِّ

اس روایت کا تذکرہ جواس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ
معاف کرنے کو اختیار کرے اور برائی کا بدلہ برائی سے دینے کو ترک کرے

487 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ

(متن حدیث): حَدَّثَنِىْ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَسَبْعُوْنَ وَمِنْهُمْ سِتَّةٌ فِيْهِمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ) (النحل: 126) فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كفوا عن القوم غير أربعة. (3: 64)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے دن انصار کے 74 آدمی شہید ہوئے اور ان میں سے چھ آدمی شہید ہوئے جن میں سے ایک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ان (کافر) لوگوں نے ان کی لاشوں کی بے حرمتی کی تو انصار نے کہا: اگر کسی دن ہمیں ان پر غلبہ حاصل ہوا' تو ہم بھی انہیں پورا بدلہ دیں گے۔ جب فتح مکہ کا موقع آیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اگر تم سزا دینا چاہتے ہو' تو اس کی مانند سزا دو جو سلوک تمہارے ساتھ کیا گیا تھا' اور اگر تم صبر سے کام لو' تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے زیادہ بہتر ہے''۔

ایک شخص نے کہا: آج کے بعد قریش بالکل نہیں رہیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کے علاوہ اور کسی کو قتل نہ کرنا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يَنْتَقِمَ لِنَفْسِهٖ مِنْ اَحَدٍ اعْتَرَضَ عَلَيْهَا اَوْ اٰذَاهَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ کسی شخص سے اپنی ذات کے لئے انتقام نہ لے' جو شخص

487- إسناده حسن من أجل الربيع بن أنس . وأخرجه عبد الله بن أحمد 5/135 من طريق أبي تميلة، والبيهقي في دلائل النبوة 3/289 من طريق عبد الله بن عثمان، كلاهما عن عيسى بن عبيد، بهذا الإسناد.

اس کے درپے ہوتا ہے یا اسے تکلیف پہنچاتا ہے

488 –(سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ خَادِمًا قَطُّ وَلَا ضَرَبَ امْرَاَةً لَهُ قَطُّ وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُهُ مِنْ صَاحِبِهِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لِلّٰهِ فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ انْتَقَمَ لَهُ وَلَا عَرَضَ لَهُ اَمْرَانِ اِلَّا اَخَذَ بِالَّذِيْ هُوَ اَيْسَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ اِثْمًا فَاِذَا كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ الناس منه . (5: 47)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی خادم کو مارتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نہ ہی آپ نے کبھی اپنی کسی اہلیہ کو مارا' نہ ہی آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے کسی چیز کو کبھی مارا' البتہ آپ اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران (دشمنوں کو مارتے تھے) اور جب بھی آپ کے ساتھ کوئی زیادتی کی گئی' تو آپ نے اس زیادتی کرنے والے سے انتقام نہیں لیا' البتہ اگر اللہ تعالیٰ کے لئے (انتقام لینا ہو' تو وہ لیا ہے)' کیونکہ اگر کوئی معاملہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا تھا' تو آپ اس کا انتقام لیتے تھے اور جب بھی آپ کے سامنے دو قسم کی صورت حال پیش آئی' تو آپ نے ان میں سے اس صورت حال کو اختیار کیا جو زیادہ آسان تھی۔ بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو' کیونکہ اگر وہ گناہ ہوتی' تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے تھے''۔

488– إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو معاوية: هو محمد بن خازم، وأخرجه البيهقي في السُّنن 10/192 من طريق أحمد بن سلمة، عن هناد بن السري، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/229، ومسلم 2328 79 في الفضائل: باب مباعدته صلى الله عليه وسلم للآثام واختياره من المباح أسهله، والبيهقي في السُّنن 10/192، من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/31، 32 و281، ومسلم 2327 و 2328 ، والترمذي في الشمائل 341 ، والدارمي 2/147، من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 3/95، 96 في باب ما جاء في حسن الخلق، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/115، 116 و 181، 182، 262، والبخاري 3560 في المناقب: باب صفة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، و 6126 في الأدب: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: يسروا ولا تعسروا ، وفي كتابه الأدب المفرد 274 ، وأبو داوُد 4785 في الأدب: باب التجاوز في الأمر، والبيهقي في السُّنن 7/41، والبغوي في شرح السُّنَّة 3703 عن الزهري، عن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/114 و130 و 223 و232، والبخاري 6786 في الحدود: باب إقامة الحدود والانتقام لحرمات الله، و 6853 باب كم التعزير والأدب، وأبو داوُد 4786 في الأدب، والترمذي في الشمائل 342 من طرق عن الزهري، عن عروة، به.

9-بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ

باب 9: سلام کو پھیلانا اور کھانا کھلانا

489 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطعام تدخلوا الجنان .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ لَفْظَةٌ يَشْتَمِلُ اسْتِعْمَالُهَا عَلٰى شُعَبٍ كَثِيْرَةٍ بِاخْتِلَافِ اَحْوَالِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْهَا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِهٰذَا الْوَصْفِ فِيْمَا قَبْلُ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ لَفْظَةٌ اُطْلِقَتْ عَلَى الْعُمُوْمِ لَا يَجِبُ اسْتِعْمَالُهُ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ لِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ ضَاقَ بِهِ الْاَمْرُ وَخَرَجَ اِلٰى مَا لَيْسَ فِيْ وُسْعِهِ وَتَكَلَّفَ اِلْزَامَ الْفَرَائِضِ بِالرَّدِّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَاِذَا كَانَ الرَّدُّ هُوَ الْفَرْضُ صَارَ عَلَى الْكِفَايَةِ كَانَ ابْتِدَاءُ السَّلَامِ الَّذِيْ لَيْسَ لَهُ تَخْصِيْصٌ فَرْضٌ اَوْلٰى اَنْ يَكُوْنَ عَلَى الْكِفَايَةِ وَقَوْلُهُ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ اَمْرٌ نُدِبَ اِلٰى اسْتِعْمَالِهِ وَحُثَّ عَلَيْهِ قصدا لطلب الثواب. (7:1)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو (اپنے درمیان) سلام کو پھیلاؤ کھانا کھلاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: تم رحمٰن کی عبادت کرو یہ ایسے الفاظ ہیں' جو مخاطبین کے

489- حديث صحيح رجاله ثقات، إلا أن عطاء بن السائب اختلط بأخرة، والراوي عنه هنا- وهو جرير - وفي المصادر الآتية سمع منه بعد اختلاطه. وأخرجه الدارمي 2م109، وأبو نعيم في الحلية 2/287 من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 981 ، وابن أبي شيبة 8/624، ومن طريقه ابن ماجة 3694 في الأدب: باب إفشاء السلام، من طريق محمد بن فضيل، وأحمد 2/170 عن عبد الوارث وأبي عوانة، والترمذي 1855 في الأطعمة، عن أبي الأحوص، ثلاثتهم عن عطاء ، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم 508 . وعن أبي مالك الأشعري سيرد برقم 509 . وعن علي عند ابن أبي شيبة 8/625، وأحمد 1/156، والترمذي 1985 . وعن عبد الله بن سلام عند ابن أبي شيبة 8/624، وأحمد 5/415، وابن سعد في الطبقات 1/235، وابن نصر في قيام الليل ص 17، والترمذي 2485 في صفة القيامة، وابن ماجة 1334 في الإقامة: باب ما جاء في قيام الليل، و 3251 في الصيد: باب إطعام الطعام، والدارمي 1/340، والبغوي في شرح السنّة 926 .

اختلاف کے حوالے سے کئی شعبوں کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں' جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں' جو اس وصف کے ہمراہ ہے' اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

''تم لوگ سلام کو پھیلاؤ''

یہ ایسے الفاظ ہیں' جو عموم پر اطلاق کیے جاتے ہیں' لیکن تمام حالتوں میں ان کا استعمال واجب نہیں ہے۔

کیونکہ اگر آدمی ان کو تمام حالتوں میں استعمال کرے گا' اور ہر شخص کے لئے کرے گا' تو پھر معاملہ تنگی کا باعث بن جائے گا' اور یہ چیز آدمی کی گنجائش سے باہر نکل آئے گی اور اس صورت میں مسلمانوں پر یہ بات لازم کرنا آئے گا کہ وہ سلام کا جواب دیں' کیونکہ سلام کا جواب دینا فرض ہے۔

تو یہ چیز کفایت کر جائے گی' تو وہ سلام' جو آغاز میں کیا جاتا ہے' جس کے فرض ہونے کی تخصیص نہیں ہے مناسب ہے کہ وہ کفایت کر جائے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

''تم لوگ کھانا کھلاؤ''۔

یہ ایسا حکم ہے کہ اس پر عمل کرنا مستحب ہے' اور اس کا مقصود ثواب کے حصول کے لئے اس کی ترغیب دینا ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ كَلَامَهُ وَبَذَلَ سَلَامَهُ

ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ' جو اپنے کلام کو آراستہ کرتا ہے' اور سلام کو پھیلاتا ہے

490 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيْهِ شُرَيْحٍ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ يُوْجِبُ لِيَ الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بحسن الكلام وبذل السلام

❀❀ شریح اپنے والد ہانی کا بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جو میرے لئے جنت کو واجب کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمدہ کلام کرنا اور سلام کو پھیلانا تم پر لازم ہے''۔

490- إسناده قوي، وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 8/519، والبخاري في الأدب المفرد 811، وفي خلق أفعال العباد ص 49، والطبراني في الكبير 22/ 470، من طريق عن يزيد بن المقدام، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/23، ووافقه الذهبي، ولفظه عليك بحسن الكلام وبذل الطعام. وأخرجه الطيالسي في الكبير 22/ 467 و 468، وفي مكارم الأخلاق 158 من طريق قيس بن الربيع، عن المقدام بن شريح، به. وأخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق ص 23، والطبراني في الكبير 22/ 469، والقضاعي في مسند الشهاب 1140 من طريق أحمد بن حنبل. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 8/29 وعزاه للطبراني.

39

ذِكْرُ اِثْبَاتِ السَّلَامَةِ فِي اِفْشَاءِ السَّلَامِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں کے درمیان سلام پھیلانے کی صورت میں سلامتی کے اثبات کا تذکرہ

491 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ قِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّهْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال أفشوا السلام تسلموا . (2:1)

حضرت براء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سلام کو پھیلاؤ تم لوگ سلامت رہو گے''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْمُصَافَحَةِ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ السَّلَامِ

سلام کرتے وقت مسلمانوں کے ساتھ مصافحہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

492 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ

(متنِ حدیث): قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ عَلٰى عهد رسول اللّٰه قَالَ نَعَمْ .

قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ الْحَسَنُ يُصَافِحُ.

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مصافحہ ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

491– إسناده حسن، قنان بن عبد الله وثقه ابن ابن معين والمؤلف 7/344، وقال النسائي: ليس بالقوى، ونسبته النهمي إلى نهم: بطن من همدان، ضبطها السمعاني بكسر النون، وضبطها الحافظ ابن حجر بفتحها، وتحرفت في الثقات إلى التميمي، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 4/286، والبخارى في الأدب المفرد 787 ، وأبو يعلى 1687 ، وأبو نعيم في أخباب أصبهان 1/277من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد، بزيادة: والأشرة شر . وأخرجه البخارى في الأدب المفرد 979 عن مسدد، عن عبد الواحد، عن قنان، به . وأورده الهيثمي في المجمع 8/29، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورجاله ثقات، وقال البوصيرى: رواه ابن منيع بإسناد صحيح . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/624 عن علي بن مسهر، عن الشيباني، وأحمد 4/299 عن يحيى بن آدم، عن سفيان، كلاهما عن أشعث بن أبي الشعثاء المحاربي، عن معاوية بن سويد بن مقرن، عن البراء بن عازب قال: أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بإفشاء السلام.

492– إسناده صحيح على شرط الشيخين، همام هو ابن يحيى العوذى. وأخرجه البخارى 6263 في الاستئذان: باب المصافحة، ومن طريقه البغوى في شرح السُّنة 3325 عن عمرو بن عاصم، والترمذى 2729 في الاستئذان: باب ما جاء في المصافحة، من طريق ابن المبارك، والبيهقي في السُّنن 7/99 من طريق عبد الملك بن إبراهيم، ثلاثتهم عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/619 عن وكيع، عن شعبة، عن قتادة، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/619 عن أبي خالد الأحمر، عن حنظلة السدوسي، عن أنس قال: قلنا: يا رسول الله أيصافح بعضنا بعضا؟ قال: نعم .

قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن (بصری) مصافحہ کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ الْحَسَنَاتِ لِمَنْ سَلَّمَ عَلٰى اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِتَمَامِهٖ

ایسے شخص کے لئے نیکیاں لکھے جانے کا تذکرہ' جو اپنے بھائی کو مکمل سلام کرتا ہے

493 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حدثنا محمد بن جعفر يعني بن اَبِيْ كَثِيرٍ عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ زَيْدٍ التَّيْمِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسٍ فقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ اٰخَرَ فقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فقَالَ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً فَمَرَّ رَجُلٌ اٰخَرَ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فقَالَ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يُسَلِّمْ فقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبُكُمْ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک محفل میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کی: سلام علیکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس کو) دس نیکیاں ملیں پھر ایک اور شخص گزرا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمتہ اللہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیس نیکیاں پھر اور ایک شخص گزرا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیس نیکیاں' پھر حاضرین میں سے ایک شخص اٹھا اور اس نے سلام نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے تمہارا یہ ساتھی (سلام کرنا) بھولا نہ ہوگا' جو شخص کسی محفل میں آئے' تو سلام کرے اگر اسے مناسب لگے' تو وہاں بیٹھ جائے اور اگر اٹھ کر جانا چاہے' تو پھر سلام کرے' کیونکہ پہلا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق دار نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّلَامِ لِمَنْ اَتٰى نَادِيْ قَوْمٍ فَجَلَسَ اِلَيْهِمْ واسْتِعْمَالِ مِثْلِهٖ عِنْدَ الْقِيَامِ

سلام کا حکم ایسے شخص کے لئے ہونے کا تذکرہ' جو کچھ لوگوں کے پاس آ کر ان کے پاس بیٹھتا ہے اسی طرح وہاں سے اٹھتے وقت بھی یہی طریقہ اختیار کیا جائے

494 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا يزيد بن وهب الرملي حدثنا المفضل بن فضالة عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

493- إسناده صحيح، وهو عند البخاري في الأدب المفرد 986 . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 368 عن زكريا بن يحيى، عن أحمد بن حفص بن عبد الله، عن أبيه، عن إبراهيم بن طهمان، عن يعقوب بن زيد، به . وسيرد بعد 494 و 495 و 496 من ثلاث طرق عن ابن عجلان، عن المقبري، به، مختصرًا.

(متن حدیث): إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ فَإِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ. (1: 67)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے' تو اسے سلام کرنا چاہئے پھر اگر اسے وہاں بیٹھنا مناسب لگے' بیٹھ جائے اور جب کھڑا ہو' تو سلام کرنا چاہئے' کیونکہ پہلا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق دار نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالسَّلَامِ لِلْمَرْءِ عِنْدَ الْانْتِهَاءِ إِلَى نَادِيْ قَوْمٍ مَعَ اسْتِعْمَالِهِ مِثْلَهُ عِنْدَ رُجُوْعِهِ عَنْهُمْ

آدمی کو یہ حکم ہے کہ وہ اس وقت سلام کرے' جب کسی محفل کے کنارے پر پہنچ جائے' اور وہاں سے واپس جاتے ہوئے بھی وہیں پہنچ کر یہ عمل کرے

495 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ وَإِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فليست الأولى بأحق من الآخرة. (1: 78)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے' تو اسے سلام کرنا چاہئے اور جب وہ اٹھے' تو سلام کرنا چاہئے' کیونکہ پہلا دوسرے کے مقابلے زیادہ حقدار نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالسَّلَامِ لِمَنْ أَتَى نَادِيْ قَوْمٍ وَاسْتِعْمَالِ مِثْلِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ مِنْهُ بِالصَّلَاةِ

494- إسناده حسن، ففي ابن عجلان- واسمه محمد- كلام يسير لا ينزل عن رتبة الحسن، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الحميدي 1162 عن سفيان، وأحمد 2/287 عن قران بن تمام، و 2/439 عن يحيى بن سعيد، والترمذي 2706 في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم عند القيام وعند القعود، والنسائي في عمل اليوم والليلة 369 من طريق الليث بن سعد، والبخاري في الأدب المفرد 1007، والبغوي في شرح السنّة 3328 من طريق أبي عاصم، والبخاري في الأدب المفرد 1008 من طريق سيمان بن بلال، والطحاوي في مشكل الآثار 2/139 من طريق أبي عاصم وأبي غسان وابن جريج والوليد بن مسلم، والنسائي في عمل اليوم والليلة 369 أيضًا من طريق جريج، كلهم عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 1007 أيضًا من طريق صفوان بن عيسى، والنسائي في عمل اليوم والليلة 370 من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه أبو نعيم في أخبار أصبهان 1/131 من طريق شعبة، عن بكر بن وائل، عن سعيد المقبري، به، مختصرًا. وذكره السيوطي في الجامع الكبير والصغير، وزاد نسبته إلى الحاكم. وسيرد بعده 495 من طريق بشر بن المفضل، و 496 من طريق روح بن القاسم، كلاهما عن ابن عجلان، بهذا الإسناد.

495- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/230، ومن طريقه أبو داوُد 5208 في الأدب: باب في السلام إذا قام من المجلس، عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد 5208 أيضًا عن مسدد، عن بشر بن المفضل، به. وانظر ما قبله.

ایسے شخص کوسلام کا حکم ہونے کا تذکرہ جوکسی محفل میں آتا ہے اور وہاں سے اٹھتے وقت بھی وہ یہی عمل کرے گا

496 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ رُوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ من الآخرة .

قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَخْبَرَنَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ (1: 95)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص محفل میں آئے' تو اسے سلام کرنا چاہئے پھر اگر اسے بیٹھنا مناسب لگے' تو بیٹھ جائے' تو جب وہ کھڑا ہو' تو اسے پھر سلام کرنا چاہئے' کیونکہ پہلا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق دار نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِابْتِدَاءِ السَّلَامِ لِلْقَلِيْلِ عَلَى الْكَثِيْرِ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِيْ

تھوڑے آدمیوں کا زیادہ آدمیوں کو' پیدل چلنے والے کا بیٹھے ہوئے کو اور سوار شخص کا پیدل چلنے والے کو ابتداء میں سلام کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

497 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عيسى المصرى حدثنا بن وَهْبٍ

496- إسناده حسن، محمد بن عبد الرحيم هو المعروف بصاعقة، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 371 عن محمد بن عبد الرحيم، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 2/139 عن أحمد بن شعيب، عن محمد بن عبد الرحيم، به . وانظر 493 و 494 و 495 . في الأصل: حاتم، تحريف وتصويب من التقاسيم 1/598.

497- إسناده جيد، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 996 عن أصبغ، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/19، والبخاري في الأدب المفرد 998 ، والدارمي 2/276 عن أبي عبد الرحمٰن المقرء عن حيوة بن شريح، عن حميد بن هانىء، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/19، والترمذي 2705 في الاستئذان: باب ما جاء في تسليم الراكب على الماشي، والبخاري في الأدب المفرد 999 من طريق عبد الله بن المبارك، عن حيوة بن شريح، عن حميد بن هانىء، به. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 6/20 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي هانىء حميد، به. وفي الباب عن جابر في الحديث التاليز وعن أبي هريرة عند عبد الرزاق 19445 ، وأحمد 2/304، والبخاري 6231 في الاستئذان: باب تسليم القليل على الكثير، و 6232 باب تسليم الراكب على الماشي، و 6233 باب يسلم الماشي على القاعد، و 6234 باب يسلم الصغير على الكبير، وفي الأدب المفرد 993 و 995 ، ومسلم 2160 في السلام: باب يسلم الراكب على الماشي والقليل على الكثير، وأبو داؤد 6198 و 5199 في الأدب، والترمذي 2703 و 2704 في الاستئذان، وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/83 و 301، والبيهقي في السُّنن 9/203، والبغوي في شرح السُّنَّة 3303 . وعبد الرحمٰن بن شبل عند عبد الرزاق 19444 ، وأحمد 3/444، والبخاري في الأدب المفرد 992.

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَانِيْءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لِيُسَلِّمِ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ على الكثير . (1: 78)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سوار شخص کو پیدل چلنے والے کو سلام کرنا چاہئے اور پیدل چلنے والے شخص کو بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرنا چاہئے اور تھوڑے لوگوں کو زیادہ لوگوں کو سلام کرنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَاشِيَيْنِ اِذَا بَدَاَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِالسَّلَامِ كَانَ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ فضیلت والا ہوتا ہے

498 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ بن جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لِيُسَلِّمِ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى القاعد والماشيان أيهما بدأ فهو أفضل . (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سوار شخص کو پیدل چلنے والے کو' پیدل چلنے والے کو بیٹھے ہوئے شخص کو' سلام کرنا چاہئے اور دو پیدل چلنے والوں میں سے جو پہلے سلام کرے گا وہ زیادہ فضیلت والا ہوگا''۔

ذِكْرُ تَضَمُّنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا دُخُوْلَ الْجَنَّةِ لِلْمُسَلِّمِ عَلٰى اَهْلِهِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ عَلَيْهِمْ اِنْ مَّاتَ وَكِفَايَتَهُ وَرِزْقَهُ اِنْ عَاشَ

اللہ تعالیٰ کے ایسے شخص کے جنت میں داخلے کے ضامن ہونے کا تذکرہ' جو مسلمان اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اپنے اہل خانہ کو سلام کرتا ہے کہ اگر وہ مر گیا' تو جنت میں داخل ہوگا' اور اگر زندہ رہا' تو اس کی کفایت ہوگی اور اسے رزق دیا جائیگا

499- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيْبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ اِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ وَاِنْ مَّاتَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ

498- رجاله ثقات رجال مسلم، وأخرجه البزار 2006 عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد . قال الهيثمي في المجمع 8/36: ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 983 وانظر ما قبله.

ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمْ يَطْعَمْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافٰى ثَمَانِيَة عشر سَنَةً مِنْ طَيِّبَاتِ الدُّنْيَا شَيْئًا غَيْرَ الْحَسْوِ عند إفطاره. (1: 2)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کی ضمانت اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے کہ اگر وہ زندہ رہے' تو انہیں رزق دیا جائے گا اوران کی کفایت کی جائے گی اور اگر وہ فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ انہیں' جنت میں داخل کرے گا' جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جو شخص نکل کر مسجد کی طرف جائے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) نکلے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن معافی نے اٹھارہ سال تک دنیا کی پاکیزہ چیزوں میں سے کوئی چیز نہیں کھائی' وہ افطار کے وقت شوربا وغیرہ پی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ

اہل کتاب کو سلام میں پہل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

500 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَا تُبَادِرُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فِيْ طريق فاضطروهم إلى أضيقه. (2: 3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل کتاب کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو' جب تمہارا ان سے راستے میں سامنا ہو' تو انہیں زیادہ تنگ راستے پر جانے پر مجبور کرو''۔

499- وأخرجه أبو داؤد 2494 في الجهاد: باب فضل الغزو في البحر، عن عبد السلام بن عتيق، والحاكم في المستدرك 2/73، ومن طريقه البيهقي في السُّنن 9/166 من طريق سماك بن عبد الصمد.

500- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه عبد الرزاق 19457 ومن طريقه أحمد 2/266، والبغوي في شرح السُّنّة 3310 عن معمر، وأحمد 2/225و 444، ومسلم 2167 في السلام: باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، والبخاري في الأدب المفرد 111 ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/341، وأبو نعيم في حلية الأولياء 7/140، 142، والبيهقي في السُّنن 9/203، من طريق سفيان، وأحمد 2/263 من طريق زهير، ومسلم 2167 ، والترمذي 1602 في السير: باب ما جاء في التسليم على أهل الكتاب و 2700 في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم على أهل الذمة، من طريق عبد العزيز الدراوردي، والبخاري في الأدب المفرد 1103 من طريق وهيب، ومسلم 2167 ، والبيهقي في السُّنن 9/203، من طريق جرير بن عبد الحميد، والطحاوي في شرح الآثار 4/341 من طريق أبي بكر بن عياش وشريك ويحيى بن أيوب، كلهم عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد.

501 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْخَطِيبُ بِالْاَهْوَازِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا تَبْدَؤُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل کتاب کو سلام میں پہل نہ کرو جب تم انہیں کسی راستے میں دیکھو' تو انہیں زیادہ تنگ راستے پر جانے کے لئے مجبور کرو''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ رَدِّ السَّلَامِ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ

مسلمان کے لئے اہل ذمہ کو سلام کا جواب دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

502 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ أنه سمع بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ اِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ .(3:4)

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہودی جب تم لوگوں کو سلام کرتے ہیں' تو ان میں سے ایک شخص یہ کہتا ہے: السام علیک (یعنی تمہیں موت آئے) تو

501- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطيالسي 2424 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/436 و459، ومسلم 2167 في السلام: باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، وأبو داوُد 5205 في الأدب: باب في السلام على أهل الذمة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/341 من طرق عن شعبة، به. وتقدم قبله من طريق أبي عوانة، عن سهيل، به، فانظره.

502- إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن أيوب من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم 2164 في السلام: باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، عن يحيى بن أيوب المقابري، بهذا الإسناد.

وأخرجه مسلم 2164 أيضًا، والترمذي 1603 في السير: باب ما جاء في التسليم على أهل الكتاب، والنسائي في عمل اليوم والليلة 378 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/630، 631، وأحمد 2/19، والبخاري 6928 في المرتدين: باب إذا عرض الذمي أو غيره بسب النبي صلى الله عليه وسلم ولم يصرح، ومسلم 2164 9، والنسائي في عمل اليوم والليلة 379 و 380، والبهقي في السُّنن 9/203، والبغوي في شرح السنّة 3112، من طريق سفيان،

وأبو داوُد 5206 في الأدب: باب السلام على أهل الذمة، من طريق عبد العزيز بن مسلم القسملي، وأخرجه مالك 3/132 في باب ما جاء في السلام على اليهودي والنصراني، ومن طريقه البخاري 6257 في الاستئذان: باب كيف الرد على أهل الذمة بالسلام، و 6928 أيضًا، وفي الأدب المفرد 1106، والبيهقي 9/203، والبغوي 3311.

تم یہ کہو: وعلیک (تمہیں بھی آئے)

ذِكْرُ وَصَفِ رَدِّ السَّلَامِ لِلْمَرْءِ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْهِ

جب اہل کتاب کسی مسلمان کوسلام کریں' تو آدمی کے اسے جواب دینے کے طریقے کا تذکرہ

503 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ يَهُوْدِيًّا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا قَالَ قَالُوْا نَعَمْ سَلَّمَ عَلَيْنَا قَالَ لَا اِنَّمَا قَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ اَىْ تُسَامُوْنَ دِيْنَكُمْ فَاِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فقولوا وعليك . (1: 78)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کوسلام کرتے ہوئے السام علیک (آپ لوگوں کوموت آئے) کہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو اس نے کیا کہا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اس نے ہمیں سلام کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ اس نے یہ کہا ہے السام علیک یعنی تمہارا دین کمزور ہو' تو جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں (اس طرح سے) سلام کرے' تو تم یہ کہو وعلیک اور تم پر بھی ایسا ہی ہو''۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمَرْءِ بِطِيْبِ الْكَلَامِ وَاِطْعَامِ الطعام

پاکیزہ کلام اور کھانا کھلانے کی وجہ سے آدمی کے لئے جنت واجب ہوجانے کا تذکرہ

504- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ هَانِئٍ عَنِ ابْنِ هَانِئٍ

(متن حدیث): اَنَّ هَانِئًا لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ فَسَمِعَهُمْ يُكَنُّوْنَ هَانِئًا اَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰى اَبَا الْحَكَمِ

503- إسناده صحيح على شرط الشيخين، فإن يزيد بن زريع سمع من سعيد بن أبي عروبة قديمًا قبل الاختلاط. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/630، ومن طريقه ابن ماجة 3697 في الأدب: باب رد السلام على أهل الذمة، وأخرجه مسلم 2163 7 في السلام: باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، وأبو داوُد 5207 في الأدب: باب في السلام على أهل الذمة، من طريق شعبة، والترمذي 3301 في التفسير: باب ومن سورة المجادلة، من طريق شيبان، والبخاري في الأدب المفرد 1105 من طريق همام، ثلاثتهم عن قتادة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2069 ومن طريقه النسائي في عمل اليوم والليلة 385 ، وأخرجه البخاري 6926 في المرتدين: باب إذا عرض الذمي أو غيره بسب النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق ابن المبارك، والنسائي في عمل اليوم والليلة 386 من طريق عيسى، و 387 من طريق خالد، كلهم عن شعبة، عن هشام بن زيد بن أنس، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/99، والبخاري 6258 في الاستئذان: باب كيف الرد على أهل الذمة، عن عثمان بن أبي شيبة، ومسلم 2163 6 ، عن يحيى بن يحيى وإسماعيل بن سالم.

قَالَ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ رَضُوا بِي حَكَمًا فَاَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ لَحَسَنٌ فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ شُرَيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَمُسْلِمٌ قَالَ فَاَيُّهُمْ اَكْبَرُ قَالَ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ فَدَعَا لَهُ وَلِوَلَدِهٖ فَلَمَّا اَرَادَ الْقَوْمُ الرُّجُوْعَ إِلَى بِلَادِهِمْ اَعْطَى كُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَرْضًا حَيْثُ اَحَبَّ فِيْ بِلَادِهٖ قَالَ اَبُوْ شُرَيْحٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ يُوجِبُ لِيَ الْجَنَّةَ قَالَ طِيبُ الْكَلَامِ وَبَذْلُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ . (1: 2)

ابن ہانی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ہانی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ہمراہ وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قوم کے افراد کو سنا کہ وہ حضرت ہانی رضی اللہ عنہ کو ابوالحکم کی کنیت کے ساتھ بلا رہے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ہی ”حکم“ ہے اور ”حکم“ اسی کی طرف لوٹتا ہے تو پھر تمہاری کنیت ”ابوالحکم“ کیوں ہے؟ حضرت ہانی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جب میری قوم کے افراد کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں تو وہ میرے حکم (ثالث) ہونے سے راضی ہوتے ہیں تو میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو اچھی بات ہے اور یہ جو بچے ہیں شریح، عبداللہ اور مسلم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان میں کون بڑا ہے؟ انہوں نے عرض کی: شریح، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابوشریح ہو، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور ان کے بچوں کو بلایا جب ان کی قوم کے افراد اپنے علاقے میں واپس جانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک شخص کو وہ زمین عطا کی جو اسے اپنے علاقے میں پسند ہو تو حضرت ابوشریح نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جو میرے لئے جنت کو واجب کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکیزہ کلام کرنا سلام کو عام کرنا اور کھانا کھلانا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِطْعَامَ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءَ السَّلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کھانا کھلانا اور سلام کو پھیلانا اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے

505 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ . (0: 00)

504– إسناده جيد.

505– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو الخير: هو مَرْثد بن عبد الله اليزني . وأخرجه البخاري في صحيحه 12 في الإيمان: باب إطعام الطعام من الإسلام، و 28 : باب إفشاء السلام من الإسلام و 6236 في الاستئذان: باب السلام للمعرفة وغير المعرفة، وفي الأدب المفرد 1013 ، ومسلم 39 في الإيمان: باب بيان تفاضل الإسلام، والنسائي 8/107 في الإيمان: باب أي الإسلام خير، وأحمد 2/169، وأبو داؤد 5194 في الأدب: باب في إفشاء السلام، وابن ماجة 3253 في الأطعمة: باب إطعام الطعام، وأبو نعيم في الحلية 1/287، والخطيب في تاريخه 8/169، والبغوي في شرح السنّة 3302 ، من طرق عن الليث، بهذا الإسناد.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ کون سا اسلام زیادہ بہتر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور جسے تم جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے اسے سلام کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اِطْعَامَ الطَّعَامِ من الإيمان

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کھانا کھلانا ایمان کا حصہ ہے

506 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا محمد بن أحمد بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ مَّنْصُوْرِ بْنِ اَبِىْ مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِىْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فليقل خيرا أو ليسكت .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ وَاَبُوْ حُصَيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ وَاَبُوْ صَالِحٍ ذَكْوَانُ السَّمَّانُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بن عمرو الدوسى. (٥: ٥٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابواحوص نامی راوی کا نام سلام بن سلیم ہے' جبکہ ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم ہے' اور ابوصالح کا نام ذکوان بن سمان ہے۔

جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عمرو دوسی ہے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَفْشَى السَّلَامَ مَعَ عِبَادَةِ الرَّحْمٰنِ

506– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشخين غير المنصور بن أبي مزاحم فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/546، والبخارى 6018 فى الأدب: باب مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يؤذ جاره، ومسلم 47 75 فى الإيمان: باب الحث على إكرام الجار والضيف، وابن مندة في الإيمان 300 من طرق عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/463، والبخارى 6136 في الأدب: باب إكرام الضيف، وابن مندة 299 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 47 76 ، وابن مندة 301 من طريق الأعمش، عن أبي صالح، به. وأخرجه أحمد 2/433 عن يحيى، عن محمد بن عجلان، عن أبيه، عن أبي هريرة . وأخرجه ابن مندة 298 من طريق ميسرة، عن أبي حازم، عن أبي هريرة. وأخرجه البزار بأطول مما هنا 2031 من طريق محمد بن كثير الملائي، عن ليث بن أبي سليم، عن مجاهد، عن أبي هريرة، قال الهيثمي في المجمع 8/75: رواه البزار، وفيه محمد بن كثير، وهو ضعيف جدًا. وقال: هو في الصحيح، وفي هذا زيادة. وأخرجه ابن أبي الدنيا بن زباح، في مكارم الأخلاق 323 من طريق كثير بن زيد، عن الوليد بن رباح، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 516 من طريق الزهرى، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة.

ایسے شخص کے جنت میں داخلے کی امید ہونے کا تذکرہ جو پروردگار کی عبادت کے ہمراہ کھانا کھلاتا ہے اور سلام پھیلاتا ہے

507- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ تَدْخُلُوا الْجِنَانَ .[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو' سلام کو پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ اَفْشَى السَّلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَقَرَنَهُمَا بِسَائِرِ الْعِبَادَاتِ

ایسے شخص کے جنت میں داخلے کے واجب ہو جانے کا تذکرہ' سلام پھیلاتا ہے کھانا کھلاتا ہے اور ان دونوں کے ہمراہ دیگر تمام عبادات [illegible] ہے

508 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ [illegible] اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اِذَا [illegible] اَوْ [illegible] بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ اَفْشِ السَّلَامَ وَاَطْعِمِ الطَّعَامَ وَصِلِ الْاَرْحَامَ وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ [illegible] م . (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے کہ جب میں اس پر عمل کروں' تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سلام کو پھیلاؤ کھانا کھلاؤ صلہ رحمی کرو اور رات کے وقت نوافل ادا کرو جب لوگ سور ہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغُرَفِ الَّتِيْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَدَامَ عَلٰى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَاَفْشَى السَّلَامَ

ان بالا خانوں کی کیفیت کا تذکرہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے تیار کیا ہے جو کھانا کھلاتا ہے باقاعدگی کے ساتھ رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' اور سلام پھیلاتا ہے

---

[1] حديث صحيح بشاهده، وهو مكرر 489 .

508- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي ميمونة، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 2/295 عن يزيد بن هارون، و 2/323 و493 عن عفان وعبد الصمد، ثلاثتهم عن همام، بهذا الإسناد . ومن طريق يزيد بن هارون عن همام، به، أخرجه الحاكم 4/129 و160 وصححه ووافقه الذهبي. وأورده الهيثمي في المجمع 5/16 وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح، خلا أبا ميمونة، وهو ثقة.

509 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابن مُعَانِقٍ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وأفشى السلام وصلى بالليل والناس نيام .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ابن مُعَانِقٍ هٰذَا اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَانِقٍ الْاَشْعَرِيُّ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ان لوگوں کے لئے تیار کیے ہیں جو کھانا کھلاتا ہے، سلام کو پھیلاتا ہے اور رات کے وقت نماز ادا کرتا ہے' جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن معانق نامی راوی کا نام عبداللہ بن معانق اشعری ہے۔

509- إسناده قوي. وهو في مصنف عبد الرزاق 20883، ومن طريقه أخرجه أحمد 5/343، والطبراني في الكبير 3466، والبيهقي في السُّنن 4/300، 301، والبغوي في شرح السنّة 927 . قال الهيثمي في مجمع الزوائد 2/254 رواه الطبراني في الكبير، ورجاله ثقات . وروى أحمد 2/173 من طريق ابن لهيعة، والحاكم 1/321 من طريق ابن وهب.

10- بَابُ الْجَارِ

باب 10: پڑوسی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مُجَانَبَةَ الرَّجُلِ اَذَى جِيرَانِهٖ مِنَ الْاِيمَانِ

اس روایت کا تذکرہ 'جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کا اپنے پڑوسی کو تکلیف پہنچانے سے بچنا' ایمان کا حصہ ہے

510 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرِ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَحُمَيْدٍ وَذَكَرَ الصُّوْفِيُّ اٰخَرَ مَعَهُمَا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ السُّوْءَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عبد لا يأمن جاره بوائقه .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن وہ ہے' جس سے لوگ امن میں رہیں اور مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے' جو برائی سے لاتعلق ہو جائے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ ایسا بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ عَمَّا عَظَّمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ حَقِّ الْجِوَارِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پڑوسی کے حق کو عظیم قرار دیا ہے

511 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ

510- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 3/154، والحاكم في المستدرك 1/11، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم، وأقره الذهبي. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/288 و336 و372، 373، والبخاري 6016 في الأدب: باب إثم من لا يأمن جاره بوائقه، ومسلم 46 في الإيمان: باب بيان تحريم إيذاء الجار . وعن أبي شريح الكعبي عند البخاري 6016 أيضًا، وأحمد 4/31 و6/385. وعن ابن مسعود عند أحمد 1/387.

اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ اَبَا بَکْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ . (3 : 20)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اسے وارث قرار دیدیں گے''۔

ذِکْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ الْاِحْسَانَ اِلَی الْجِیْرَانِ رَجَاءَ دُخُوْلِ الْجِنَانِ بِهٖ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بھلائی کرے' یہ امید رکھتے ہوئے کہ اس کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوگا

512 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ غَیْلَانَ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ فَرَاهِیْجَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

511– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/238، وابن أبي شيبة 8/545 ومن طريقه مسلم 2624 في البر: باب الوصية بالجار والإحسان إليه، وابن ماجة 3673 في الأدب: باب حق الجوار، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السُّنن 7/27 من طريق الحسن بن مكرم، عن يزيد بن هارون، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/545 ومن طريقه مسلم 2624 ، وابن ماجة 3673 عن عبدة بن سليمان، والبخاري 6014 في الأدب: باب الوصاة بالجار، وفي الأدب المفرد 101 ، والبيهقي في السُّنن 6/275، من طريق مالك، ومسلم 2624 من طريق مالك والليث بن سعد، والترمذي 1942 في البر: باب ما جاء في حق الجوار، وابن ماجة 3673 أيضًا من طريق الليث بن سعد، وأبو داوُد 5151 في الأدب: باب في حق الجوار، من طريق حماد، والبخاري في الأدب المفرد 106 من طريق عبد الوهاب الثقفي، كلهم عن يحيى بن سعيد الأنصاري، به. وأخرجه أحمد 6/52 عن يحيى القطان، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن رجل، عن عمرة، به، والرجل هو أبو بكر بن محمد. وأخرجه ابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 321 من طريق سعيد بن أبي هلال، عن أبي بكر بن حزم، به . وأخرجه مسلم 2624 أيضًا من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/91 و125 و187، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 319 ، وأبو نعيم في حلية الأولياء 3/307 من طريق زبيد، عن مجاهد، عن عائشة.

512– إسناده حسن، وهو حديث صحيح . وأخرجه ابن عدي في الكامل 3/949 عن عمر بن إسماعيل بن أبي غيلان، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوي في شرح السنّة 3488 من طريق أبي القاسم البغوي، عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/546، 547، والبزار 1898 من طريق غندر محمد بن جعفر، وأحمد 2/514 عن روح، و2/259 عن عبد الواحد، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/ 305 من طريق أبي قطن، و2/445، وابن ماجة 3674 في الأدب: باب حق الجوار، من طريق وكيع، وأبو نعيم في حلية الأولياء 3/306 من طريق أبي نعيم.

''جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اسے وارث قرار دیدیں گے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِكْثَارِ الْمَاءِ فِيْ مَرَقَتِهٖ وَالْغَرْفِ لِجِيرَانِهٖ بَعْدَهٗ

آدمی کو شوربے میں پانی زیادہ ڈالنے کے حکم ہونے کا تذکرہ' تا کہ وہ بعد میں اپنے پڑوسیوں کو اس میں سے کچھ بھجوائے

513 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):إِذَا طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهَا فَاِنَّهٗ اَوْسَعُ لِلْاَهْلِ وَالْجِيْرَانِ . (1: 67)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم ہنڈیا پکاؤ' تو اس میں شوربا زیادہ کرلو' کیونکہ یہ اہل خانہ اور پڑوسیوں کے لئے زیادہ گنجائش والا ہو جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ غَرْفَ الْمَرْءِ مِنْ مَّرَقَتِهٖ لِجِيرَانِهٖ اِنَّمَا يَغْرِفُ لَهُمْ مِنْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَّلَا تَقْتِيرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے شوربے میں سے پڑوسیوں کو کچھ بھجوادینا ایسا ہوگا جو کسی اسراف اور کنجوسی کے بغیر ہو

514 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):إِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنْ جِيرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ .

(1: 67)

513- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه 5/156 عن بهز، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 139 ، وأحمد 5/149، والبخاري في الأدب المفرد 114 ، ومسلم 2625 142 في البر والصلة: باب الوصية بالجار، من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد العمي، عن أبي عمران الجوني، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في الحلية 7/357 من طريق سفيان الثوري، وسيرد بعده 514 من طريق شعبة، و 523 من طريق أبي عامر الخزاز. وفي الباب عن جابر عند البزار 1091 : أورده الهيثمي في مجمع الزوائد 8/165 .

514- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فهو من رجال مسلم . وأخرجه البيهقي في السُّنن 3/88 من طريق أحمد بن سلمة، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/161 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 450 عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/161 عن حجاج، والبخاري في الأدب المفرد 113 من طريق ابن المبارك، ومسلم 2625 143 في البر والصلة، من طريق ابن إدريس، والدارمي 2/108 من طريق أبي نعيم، والبغوي في شرح السُّنَّة 391 من طريق شبابة بن سوار، كلهم عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 5/171 عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن شعبة، عن قتادة، عن أبي عمران الجوني، به، ففي إسناده هذا زيادة قتادة بين شعبة والجوني. انظر 513 و 523 . وسيعيده المؤلف برقم 1718 وأوله: أوصاني خليلي بثلاث ... وبرقم 5944 من طريق شعبة، به.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم شوربا بناؤ' تو اس میں پانی زیادہ کرلو اور پھر اپنے پڑوسیوں کے گھر کا جائزہ لو اور اس میں سے مناسب طور پر کچھ انہیں بھی دیدو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَنْعِ الْمَرْءِ جَارَهُ اَنْ يَّضَعَ الْخَشَبَةَ عَلٰى حَائِطِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر شہتیر لگانے سے منع کرے

515 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدُكُمْ جاره أن يغرز خشبة على جداره.

قَالَ ابْنُ رُمْحٍ سَمِعْتُ اللَّيْثَ يَقُوْلُ هٰذَا اَوَّلُ مَا لِمَالِكٍ عِنْدَنَا وَآخِرُهُ.

(متن حدیث):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ قَوْلِ اللَّيْثِ هٰذَا اَوَّلُ مَا لِمَالِكٍ عِنْدَنَا وَآخِرُهُ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْخَبَرَ الذى رواه قراد عن الليث عن مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قِصَّةُ الْمَمَالِيْكِ خَبَرٌ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ. (2: 3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں شہتیر لگانے سے ہرگز منع نہ کرے''۔

ابن رمح کہتے ہیں: میں نے لیث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ امام مالک کے حوالے سے منقول ہمارے پاس یہ پہلی اور

515- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن رمح فمن رجال مسلم. وأخرجه البيهقي في السُّنن 6/157، من طريق يونس بن المؤدب، وأبو نعيم في الحلية 3/378 من طريق شعيب بن يحيى، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وهو عند مالك في الموطأ 2/745 في الأقضية: باب القضاء في المرفق، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/463، والبخاري 2463 في المظالم: باب لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبة في الجدار، وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/269، والبيهقي في السُّنن 6/68 و157، والبغوي في شرح السُّنَّة 2174 . وأخرجه أحمد 2/396 من طريق أبي أويس، والشافعي 2/193، والحميدي 1076 ، وأحمد 2/240، ومسلم 1609 ، وأبو داوُد 3634 في الأقضية: باب أبواب من القضاء ، والترمذي 1353 في الأحكام: باب ما جاء في الرجل يضع على حائط جاره خشبة، وابن ماجة 2335 في الأحكام: باب الرجل يضع خشبة على جدار جاره، والبيهقي في السُّنن 6/68 من طريق سفيان بن عيينة، وعبد الرزاق ومن طريقه البيهقي 6/68 عن معمر ، ثلاثتهم عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/396 من طريق عبد الله بن الفضل وأبي الزناد، والبيهقي في السُّنن 6/68 من طريق صالح بن كيسان، ثلاثتهم عن الأعرج، به. وأخرجه الحميدي 1077 ، وأحمد 2/ 230 و327، والبخاري 5627 في الأشربة: باب الشرب من فم السقاء ، والبيهقي في السُّنن 6/69 من طريق أيوب، والبيهقي 6/68 من طريق خالد الحذاء ، كلاهما عن عكرمة، عن أبي هريرة . وأخرجه أبو نعيم في الحلية 3/378 من طريقين عن الزهري، عن سعيد بن المسيب وحميد بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/447 عن وكيع، عن منصور بن دينار ، عن أبي عكرمة المخزومي، عن أبي هريرة. وأداة الكنية في أبي عكرمة وهم فيما قاله الحافظ في تعجيل المنفعة ص 507. وفي الباب عن ابن عباس عند أحمد 1/255 و317، والبيهقي في السُّنن 6/69. وعن مجمع بن جارية ورجال من الأنصار عند أحمد 3/479، 480، وابن ماجة 2336 ، والطبراني في الكبير 19/ 1087 ، والبيهقي 6/69 و157.

آخری روایت ہے۔

40 (امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لیث کا یہ کہنا کہ امام مالک کے حوالے سے منقول ہمارے پاس یہ پہلی اور آخری روایت ہے اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ وہ روایت جسے قراد نے لیث کے حوالے سے امام مالک کے حوالے سے زہری عروہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے زہری کیا ہے جس میں غلاموں کا حصہ ہے وہ ایک جھوٹی روایت ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَذَى الْجِيرَانِ اِذْ تَرْكُهُ مِنْ فَعَالِ الْمُؤْمِنِينَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی پڑوسی کو ایذاء پہنچائے کیونکہ اس چیز کو ترک کرنا اہل ایمان کے مخصوص افعال میں سے ایک ہے

516 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خيرا أو ليصمت. (2: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ اَجْرَ مَوْؤُودَةٍ لَوِ اسْتَحْيَاهَا فِي قَبْرِهَا

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس کو یہ اجر عطا کرنے کا تذکرہ جو کسی زندہ گاڑھ دی گئی بچی کو اس کی قبر میں سے بچانے کا ہوتا ہے

517 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَشِيطٍ الوعلانى عن كعب بن علقمة عَنْ دُخَيْنٍ اَبِي الْهَيْثَمِ كَاتِبِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

516- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 2/267، وأبو داؤد 5154 في الأدب: باب في حق الجوار، والترمذي 2500 في صفة القيامة، من طريقين عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2347 ، وأحمد 2/267، 269 و463، والبخاري 6475 في الرقاق: باب حفظ اللسان، ومسلم 47 74 في الإيمان: باب الحث على إكرام الجار والضيف، والبيهقي في السُّنن 8/164، والبغوي في شرح السُّنَّة 4121 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 506 من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة. فانظر تخريجه ثمت.

(متن حدیث): قُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِنَّ لَنَا جِيرَانًا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَأَنَا دَاعٍ الشُّرَطَ لِيَأْخُذُوهُمْ فَقَالَ عُقْبَةُ وَيْحَكَ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ عِظْهُمْ وَهَدِّدْهُمْ قَالَ إِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا وَإِنِّي دَاعٍ الشُّرَطَ لِيَأْخُذُوهُمْ فَقَالَ عُقْبَةُ وَيْحَكَ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مؤمن فكأنما استحيى موؤودة في قبرها . (2:1)

ابو ہیثم دخین، یہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے دست رات تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے کچھ پڑوسی شراب پیتے ہیں۔ میں کوتوال کو بلانا چاہتا ہوں تاکہ وہ انہیں پکڑ لے' تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم ایسا نہ کرو' تم انہیں واضح نصیحت کرو' تم انہیں ڈراؤ' اس نے کہا: میں نے انہیں منع کیا ہے' لیکن وہ باز نہیں آئے۔ اب میں کوتوال کو بلاؤں گا تاکہ وہ انہیں پکڑ لے' تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو' تم ایسا نہ کرو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے:

''جو شخص کسی مومن کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو اس کی مثال اسی طرح ہے' جیسے وہ زندہ گاڑ دی جانے والی بچی کو اس کی قبر میں سے بچا لیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ خَيْرَ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ كَانَ خَيْرًا لِجَارِهِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پڑوسیوں میں سب سے بہتر وہ ہے' جو دنیا میں اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو

518 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

517– ورواه البخاري في الأدب المفرد 758 ، والطيالسي 1005 ، وأبو داوٗد 4891 ، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 7/307، والبيهقي في السُّنن 8/331، كلهم من طريق إبراهيم بن نشيط، عن كعب بن علقمة، عن أبي الهيثم مولى عقبة، عن عقبة، ورواه الحاكم: 4/384 . ورواه أحمد 4/153، وأبو داوٗد 4892

518– إسناده صحيح رجاله رجال صحيح غير شراحبيل بن شريك، فقد روى له أبو داوٗد والترمذي وهو ثقة. وأخرجه الترمذي 1944 في البر والصلة: باب ما جاء في حق الجوار، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 329 عن ابن حميل، والحاكم في المستدرك 1/164 من طريق عبدان، وأخرجه أحمد 2/167، و168، والبخاري في الأدب المفرد 115 ، والدارمي 2/215' وأخرجه أحمد 2/167، 168، والدارمي 2/215 أيضًا من طريق ابن لهيعة، عن شرحبيل بن شريك، به. وسيرد بعده من طريق هاشم بن القاسم، عن ابن المبارك، به.

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سب سے زیادہ بہتر شخص وہ ہے' جو اپنے ساتھی کے حق میں بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پڑوسیوں میں سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے' جو اپنے پڑوسی کے حق میں زیادہ بہتر ہو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خَيْرِ الْاَصْحَابِ وَخَيْرِ الْجِيرَانِ

اس روایت کا تذکرہ' جو بہترین ساتھیوں اور بہترین پڑوسیوں کے بارے میں ہے

519 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا هاشم بن القاسم حدثنا بن الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عند الله خيرهم لجاره.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے' جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پڑوسیوں میں زیادہ بہتر وہ شخص ہے' جو اپنے پڑوسی کے حق میں زیادہ بہتر ہو''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّصَبُّرِ عِنْدَ اَذَى الْجِيرَانِ اِيَّاهُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ پڑوسیوں کی طرف سے ملنے والی تکلیف پر صبر سے کام لے

520 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الأحمر عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ جَارًا لَهُ فقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اصْبِرْ ثُمَّ قَالَ لَهُ فِي الرَّابِعَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ اطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيْقِ فَفَعَلَ قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ بِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ مَا لَكَ فَيَقُوْلُ اٰذَاهُ جَارُهُ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَجَاءَهُ جَارُهُ فقَالَ رُدَّ مَتَاعَكَ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْذِيْكَ اَبَدًا. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ کی خدمت

519- إسناده صحيح.

520- إسناده قوي وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 124 عن علي بن المديني، والحاكم 4/165 وله شاهد من حديث أبي جحيفة عند البخاري في الأدب المفرد 125، والبزار 1903، وفي إسناده سيّء الحفظ ومجهول ومع ذلك فقد صححه الحاكم 4/166، ووافقه الذهبي. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 8/170.

میں اپنے پڑوسی کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی ''تم صبر سے کام لو'' پھر آپ نے چوتھی مرتبہ یا شاید تیسری مرتبہ یہ فرمایا: تم اپنا سامان راستے میں ڈال دو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ اس کے پاس سے گزرتے وقت دریافت کرتے: تمہیں کیا ہوا ہے' تو وہ یہ کہتا تھا کہ اس کے پڑوسی نے اسے تکلیف پہنچائی ہے' تو لوگ یہ کہتے تھے: اللہ کی لعنت ہو' تو اس کا پڑوسی آیا اور بولا: تم اپنا سامان واپس لے جاؤ۔ اللہ کی قسم! آئندہ میں کبھی تمہیں اذیت نہیں پہنچاؤں گا۔

11- فَصْلٌ مِنَ الْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ

باب 11: فعل نیکی اور بھلائی کے بارے میں روایات

521 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّاحِيُّ الْعَابِدُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ مُوْسَى الْهُجَيْمِيِّ

(متن حدیث): (عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جَابِرٍ الْهُجَيْمِی) قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٌ فِیْ بُرْدَةٍ لَهُ وَاِنَّ هُدْبَهَا لَعَلٰى قَدَمَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ قَالَ عَلَيْكَ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ اِنَاءِ الْمُسْتَقِی وَتُكَلِّمَ اَخَاكَ وَوَجْهُكَ اِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَلَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَاِنِ امْرُؤٌ عَيَّرَكَ بِشَیْءٍ يَعْلَمُهُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِشَیْءٍ تَعْلَمُهُ مِنْهُ دَعْهُ يَكُوْنُ وَبَالُهُ عَلَيْهِ وَاَجْرُهُ لَكَ وَلَا تَسُبَّنَّ شَيْئًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ دَابَّةً وَلَا اِنْسَانًا .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ اَمْرٌ فُرِضَ عَلَى الْمُخَاطِبِيْنَ كُلِّهِمْ اَنْ يَّتَّقُوْا اللّٰهَ فِیْ كُلِّ الْاَحْوَالِ وَاِفْرَاغُ الْمَرْءِ الدَّلْوَ فِیْ اِنَاءِ الْمُسْتَسْقِی مِنْ اِنَائِهٖ وَبَسْطُهُ وَجْهَهُ عِنْدَ مُكَالَمَةِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِعْلَانِ قُصِدَ بِالْاَمْرِ بِهِمَا النَّدْبُ وَالْاِرْشَادُ قَصْدًا لِطَلَبِ الثَّوَابِ. (9:1)

❀❀ حضرت سلیم بن جابر ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی چادر کو احتباء کے طور پر لپیٹ کر بیٹھے ہوئے تھے اور اس کا پلو آپ کے پاؤں پر تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو (خواہ وہ نیکی یہ ہو) کہ تم اپنے ڈول میں سے پانی مانگنے والے کے برتن میں انڈیل دو یا اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لو اور تم تہبند لٹکانے سے بچو' کیونکہ یہ تکبر کی علامات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی شخص تمہیں کسی ایسی خامی کے حوالے سے عار دلائے جس کے بارے میں اسے یہ علم ہو کہ یہ خامی تمہارے اندر موجود ہے' تو تم اسے کسی ایسی چیز کے حوالے سے عار نہ دلاؤ جس کے بارے

521– حديث صحيح وأخرجه الطيالسي 1208 ، والبخاري في الأدب المفرد 1182 من طريق وهب بن جرير، كلاهما عن قرة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/64 عن عفان، وأورده البخاري في التاريخ الكبير 2/206 من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد . وآخرجه ابو داوُد 4084 في اللباس: باب ما جاء في إسبال الإزار، عن مسدد . وأخرجه أحمد 5/63 عن هشيم. وأخرجه أحمد 5/64 عن عفان، عن وهيب وسيرد الحديث بعده من طريق سلام بن مسكين، عن عقيل بن طلحة، عن جابر بن سليم، فانظره.

میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ چیز اس میں ہے' تو وہ جو کرتا ہے تم اسے کرنے دو' اس کا وبال اس کے ذمے ہوگا اور تمہیں تمہارا اجر مل جائے گا اور تم کسی کو برا ہرگز نہ کہنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی جانور یا انسان کو برا نہیں کہا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم پر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا لازم ہے''۔

یہ ایک ایسا حکم ہے' جو تمام مخاطب لوگوں پر فرض ہے کہ وہ تمام حالتوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں' جبکہ اپنے ڈول میں سے پانی مانگنے والے شخص کے ڈول میں پانی انڈیل دینا یا اپنے مسلمان بھائی سے بات چیت کرتے وقت اسے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا ایسے فعل ہیں' جن کا حکم دینے کا مقصد استحباب ہے' اور مقصد ثواب کا حصول ہے۔

522 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلِّمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ الْمُسْتَسْقِيْ وَلَوْ اَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَوَجْهُكَ اِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهٗ مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَلَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تَشْتُمْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّ اَجْرَهٗ لَكَ وَوَبَالَهٗ عَلٰى مَنْ قَالَهٗ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ الْاَمْرُ بِتَرْكِ اسْتِحْقَارِ الْمَعْرُوْفِ اَمْرٌ قُصِدَ بِهِ الْاِرْشَادُ وَالزَّجْرُ عَنْ اِسْبَالِ الْاِزَارِ زَجْرُ حَتْمٍ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ وَهِيَ الْخُيَلَاءُ فَمَتٰى عُدِمَتِ الْخُيَلَاءُ لَمْ يَكُنْ بِاِسْبَالِ الْاِزَارِ بَاْسٌ وَالزَّجْرُ عَنِ الشَّتِيْمَةِ اِذَا شُوْتِمَ الْمَرْءُ زَجْرٌ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَقَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ وَاِنْ لَّمْ يُشْتَمْ. (2 :2)

حضرت ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں دیہات کا رہنے والا شخص ہوں۔ آپ ہمیں ایسی چیز کی تعلیم دیجئے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر ہرگز نہ سمجھنا' خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے ڈول میں سے پانی مانگنے والے کے برتن میں پانی انڈیل دو۔ خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لو اور تم تہبند کو لٹکانے سے بچنا' کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی شخص کسی ایسی چیز کے حوالے سے تمہیں برا کہے' جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہے کہ یہ خامی

522- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عقيل بن طلحة فمن رجال أبي داؤد والنسائي وابن ماجة، وأخرجه أحمد 5/63 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/63 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، والبغوي في شرح السنة 3504 من طريق علي بن الجعد، والبخاري في التاريخ الكبير 2/206 من طريق موسى بن إسماعيل . وتقدم قبله من طريق قرة بن موسى الهجيمي، عن جابر بن سليم أبي جري، به. فانظره.

تمہارے اندر ہے تو تم ایسی چیز کے حوالے سے اس کو برا نہ کہنا جس کے بارے میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ خامی اس کے اندر ہے۔ تمہارا اجر تمہیں مل جائے گا اور اس کا وبال اس شخص پر ہوگا' جس نے وہ بات کہی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نیکی کو حقیر نہ سمجھنے کا حکم ہونا یہ ایک ایسا امر ہے' جس کے ذریعے رہنمائی کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے' اور تہبند کو لٹکانے سے ممانعت کا حکم ایک لازمی حکم ہے' جو ایک متعین علت کی وجہ سے ہے' اور وہ تکبر کرنا ہے' تو جب تکبر کرنے کی علت معدوم ہو' تو تہبند کو لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اور جب آدمی کو برا کہا جائے' تو اس وقت برا کہنے سے ممانعت کا حکم ایسا ہے' جو اس وقت کے لئے بھی ہے اس سے پہلے کے لئے بھی ہے' اور اس کے بعد کے لئے بھی ہے' اگرچہ آدمی کو برا نہ کہا گیا ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ طَلَاقَةَ وَجْهِ الْمَرْءِ لِلْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَعْرُوفِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا مسلمانوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی کا حصہ ہے

523 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْخَطِيبُ بِالْاَهْوَازِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَوْذَةَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ فَاِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَاغْرِفْ لِجِيرَانِكَ مِنْهَا . (1: 2)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا' خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو اور جب تم شوربا بناؤ' تو اس میں پانی زیادہ ڈال دو اور اس میں سے اپنے پڑوسیوں کو بھی (شوربا بھجوا دو)''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ تَعْقِيبَ الْاِسَاءَةِ بِالْاِحْسَانِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ فِي اَسْبَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ برائی کا بدلہ بھلائی کے ساتھ دے جو بھی بھلائی اس کے لئے ممکن ہو

524 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حدثنا بن

523- حديث صحيح، وأخرجه مسلم 2626 في البر والصلة: باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء ، عن أبي غسان المسمعي، وابن ماجة 3362 في الأطعمة: باب من طبخ فليكثر ماء ه، عن محمد بن بشار، والبغوي في شرح السنّة 1689 من طريق يزيد بن سنان، ثلاثتهم عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي 1833 في الأطعمة: باب ما جاء في إكثار ماء المرقة قلت: ومن طريق شعبة تقدم برقم 514 ، وتقدم برقم 315 من طريق حماد بن سلمة، عن أبي عمران الجوني، به. وورد تخريج كل في موضعه. وانظر أيضًا 468 .

وَهْبٍ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيِّ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیَّ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ . عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

(متنِ حدیث): اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَرَادَ سَفَرًا فَقَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ قَالَ اعْبُدِ اللّٰهَ لَا تُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ زِدْنِیْ قَالَ اِذَا اَسَاْتَ فَاَحْسِنْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِیْ قَالَ اسْتَقِمْ وليحسن خلقك .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے سفر پر جانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم برائی کرو تو اچھائی بھی کرلو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم استقامت اختیار کرو اور تمہارے اخلاق اچھے ہونے چاہئیں۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِیْ يَسْتَدِلُّ الْمَرْءُ بِهَا عَلٰی اِحْسَانِهٖ

اس علامت کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی کی اچھائی پر استدلال کیا جاسکتا ہے

525 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متنِ حدیث): قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی اَكُوْنُ مُحْسِنًا قَالَ اِذَا قَالَ جِيْرَانُكَ اَنْتَ مُحْسِنٌ فَاَنْتَ مُحْسِنٌ وَاِذَا قَالُوْا إنك مسيء فأنت مسيء . (3: 66)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اچھائی کرنے والا کب شمار ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارا پڑوسی یہ کہے کہ تم اچھے ہو' تو تم اچھے ہو گے اور لوگ یہ کہیں گے کہ تم برے ہو' تو تم برے ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَسْتَدِلُّ بِهِ الْمَرْءُ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَمَسَاوِئِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ جس کی وجہ سے آدمی کی اچھائی اور برائی پر استدلال کیا جاسکتا ہے

524– وأخرجه الحاكم 1/54 و4/244، والطبراني في الكبير 20/58، وفي الأوسط ورقة 233، والدولابي في الكنى والأسماء 1/202

525– إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عبد الله بن فضالة، وهو ثقة . وأخرجه أحمد 1/402، وابن ماجة 4223 في الزهد: باب الثناء الحسن، والطبراني في الكبير 10433 ، والبيهقي في السُّنن 10/125، وأبو نعيم في الحلية 5/43، والبغوي في شرح السُّنّة 3490 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وصححه البوصيري في الزوائد ورقة 268. واقتصر الهيثمي في المجمع 10/217 على نسبته إلى الطبراني، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

526 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَاْتُ قَالَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ أسأت . (3: 65)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ بات کیسے جان سکتا ہوں کہ میں نے اچھائی کی ہے یا میں نے برائی کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے پڑوسی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھائی کی ہے تو اس کا مطلب ہے تم نے اچھائی کی ہے اور جب تم ان لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے برائی کی ہے تو اس کا مطلب ہے تم نے برائی کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ مَنْ رُجِيَ خَيْرُهٗ وَاُمِنَ شَرُّهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ لوگوں میں بہتر شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید رکھی جائے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جائے

527 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يؤمن شره . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

''کیا میں تم لوگوں کو تمہارے بروں کے مقابلے میں تمہارے اچھے لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں زیادہ بہتر لوگ وہ ہیں جن سے بھلائی کی امید کی جاتی ہے اور جن کی برائی سے محفوظ رہا جاتا ہے اور تمہارے برے لوگ وہ ہیں جن سے بھلائی کی اُمید نہیں کی جاتی اور جن کی

526- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى فمن رجال مسلم، وهو مكرر ما قبله.

525- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 1247 من طريق الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/378، والترمذي 2263 في الفتن، عن قتيبة بن سعيد، والقضاعي في مسند الشهاب 1246 من طريق ضرار بن صرد، كلاهما عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد، قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وضرار بن صرد ضعيف لكنه متابع بقتيبة. وأخرجه أحمد 2/368 من طريق هيثم بن خارجة، عن حفص بن ميسرة الصنعاني، عن العلاء، به، وهذا إسناد صحيح. وأورده الهيثمي في المجمع 8/183 مع أنه ليس من شرطه، وقال: رواه أحمد بإسنادين، ورجال أحدهما رجال الصحيح. وفي الباب عن جابر عند القضاعي في مسند الشهاب 1248.

برائی سے محفوظ نہیں رہا جاتا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّهِمْ لِنَفْسِهِ وَلِغَيْرِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو بہترین لوگوں کے بارے میں اور برے لوگوں کے بارے میں ہے جو اپنے حق میں اور دوسروں کے حق میں (اچھے یا برے) ہوتے ہیں

528 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يرجى خيره ولا يؤمن شره . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس رُکے اور ارشاد فرمایا: میں تمہیں تمہارے اچھے یا برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ کچھ دیر خاموش رہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی' تو ایک صاحب نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! آپ ہمیں ہمارے بُروں اور اچھوں کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں' جن سے بھلائی کی امید کی جاتی ہے اور جن کی برائی سے محفوظ رہا جاتا ہے اور تم میں سے برے لوگ وہ ہیں' جن سے بھلائی کی امید نہیں کی جاتی اور جن کی برائی سے محفوظ نہیں رہا جاتا۔

ذِكْرُ بَيَانِ الصَّدَقَةِ لِلْمَرْءِ بِاِرْشَادِ الضَّالِّ وَهِدَايَةِ غَيْرِ الْبَصِيرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا گمشدہ شخص کی رہنمائی کرنا اور نابینا شخص کو راستہ دکھانا صدقہ ہے

529- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ نَوْفَلٍ بِمَرْوَ بِقَرْيَةِ سِنْجَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّنْجِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيكَ صَدَقَةٌ لَكَ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالَةِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ أخيك لك صدقة .

528- هو مكرر ما قبله.

529- حديث صحيح، وقد تقدم برقم 474 من طريق عبد الله الرومي،

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا تمہارے لئے صدقہ ہے۔ تمہارا نیکی کا حکم دینا تمہارا برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ تمہارا کسی شخص کی گم شدہ زمین پر رہنمائی کرنا تمہارے لئے صدقہ ہے یا جس شخص کی نگاہ کمزور ہو تمہارا اسے راستہ دکھا دینا، تمہارے لئے صدقہ ہے اور تمہارا راستے سے کانٹے یا پتھر یا ہڈی کو ہٹا دینا تمہارے لئے صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں (پانی ڈال دینا تمہارے لئے صدقہ ہے)''

ذِكْرُ اِجَازَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الصِّرَاطِ مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ اِلٰى ذِىْ سُلْطَانٍ فِىْ تَفْرِيجِ كُرْبَةٍ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پل صراط سے گزار دے گا' جو اپنے مسلمان بھائی کی کسی پریشانی کو دور کرنے کے لئے اسے حاکم وقت یا متعلقہ اہلکار (کے پاس لے جائے گا)

530 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِشَامِ الْغَسَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمِ اللَّخْمِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ اِلٰى ذِىْ سُلْطَانٍ فِىْ مَبْلَغِ بِرٍّ اَوْ تَيْسِيْرِ عُسْرٍ اَجَازَهُ اللّٰهُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ دَحْضِ الْاَقْدَامِ .

لَفْظُ الْخَبَرِ لِابْنِ قُتَيْبَةَ قاله الشيخ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص کسی حاکم کے سامنے' اپنے کسی مسلمان بھائی تک بھلائی پہنچانے یا تنگی کو آسان کرنے' کا ذریعہ بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے پل صراط سے پار کروا دے گا' جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے''۔

روایت کے یہ الفاظ ابن قتیبہ کے نقل کردہ ہیں۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

530– إسناده ضعيف جدًا . وأخرجه الطبراني في الصغير 1ج161 عن داؤد بن السرح الرملي، والقضاعي في مسند الشهاب 530 من طريق محمد بن الفيض الغساني، و 531 من طريق أحمد بن إبراهيم بن هشام، و 532 من طريق جعفر الفريابي، كلهم عن إبراهيم بن هشام الغساني، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في المجمع 8/191، وقال: رواه الطبراني في الصغير و الأوسط ، وفيه إبراهيم بن هشام الغساني، وثقه ابن حبان وغيره، وضعفه أبو حاتم وغيره . وأورده السيوطي في الجامع الكبير ص 824 . وفي الباب عن ابن عمر عند ابن حبان في الثقات 8/409، 410، والبيهقي في السُّنن 8/167 .

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِالتَّشَفُّعِ اِلٰى مَنْ بِيَدِهِ الْحَلُّ وَالْعَقْدُ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ

آدمی کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جو لوگ متعلقہ اہلکار ہیں ان کے سامنے لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کے حوالے سے سفارش کرے

531 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ اَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ ابى بردة عن ابيه عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنِّىْ اُوتٰى فَاُسْاَلُ وَيُطْلَبُ اِلَىَّ الْحَاجَةُ وَاَنْتُمْ عِنْدِىْ فَاشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِى اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا اَحَبَّ او ما شاء .

قَالَ الشَّيْخُ بْنُ اَبِىْ بُرْدَةَ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ اَرَادَ بِهٖ بِنِ بن اَبِىْ بُرْدَةَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ وَهُوَ بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِىْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ. (1: 67)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بیشک مجھے (مال ودولت) عطا کیا گیا ہے اس لئے مجھ سے مانگا جاتا ہے اور مجھ سے حاجت طلب کی جاتی ہے اور تم لوگ میرے پاس ہوتے ہو تم لوگ سفارش کیا کرو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے زبانی جو چیز پسند کرتا ہے اور جو چاہتا ہے فیصلہ سنا دیتا ہے"۔

شیخ کہتے ہیں: ابن ابوبردہ نامی راوی جو اس روایت میں مذکور ہیں اس سے مراد ابن ابوبردہ کے صاحبزادے ہیں۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں یہ برید بن عبداللہ بن ابوبردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں۔

531– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبدة الضبي فمن رجال مسلم. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 620 . وأخرجه أبو داوُد 5131 في الأدب: باب في الشفاعة، عن مسدد، عن سفيان الثورى، بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 4/400 عن وكيع، و4/413 عن محمد بن عبيد، كلاهما عن ابن أبي بردة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/409، والبخارى 6027 في الأدب: باب تعاون المؤمنين بعضهم بعضًا، وأبو داوُد 5133 ، والنسائي 5/77، 78 في الزكاة: باب الشفاعة في الصدقة . وأخرجه البخارى 1432 في الزكاة: باب التحريض على الصدقة والشفاعة فيها، ومن طريقه القضاعي في مسند الشهاب 619 من طريق عبد الواحد بن زياد، والبخارى 6028 في الأدب: باب قول اللّٰه تعالى: (مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهُ نَصِيْبٌ مِّنْهَا) ، و 7476 في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، والترمذى 2672 في العلم: باب ما جاء الدال على الخير كفاعله، والبيهقي في السُّنن 8/167، والقضاعي 621 من طريق أبي أسامة، ومسلم 2627 في البر والصلة: باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام، من طريق ابن مسهر وابن غياث، كلهم عن بريد، عن جده أبي بردة، عن أبي موسى.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ بَذْلِ الْمَجْهُوْدِ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ مسلمانوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے بھرپور کوشش کرے

532 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أبو عاصم عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

(متن حدیث): لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْقِيهِ فقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ . (3: 65)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم میں سے ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک صاحب نے عرض کی: میں اسے دم کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو جو نفع پہنچا سکتا ہو' اسے وہ کر لینا چاہئے''۔

ذِكْرُ قَضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا حَوَائِجَ مَنْ كَانَ يَقْضِيْ حَوَائِجَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص کی ضروریات پوری کرتا ہے جو دنیا میں مسلمانوں کی ضروریات پوری کرتا ہے

533 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ' قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ' قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ' عَنْ عُقَيْلٍ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ' قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ' مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ' كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ' وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً' فَرَّجَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ' وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا' سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

532- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم، وأخرج له البخاري مقرونًا. وأخرجه أحمد 3/283، ومسلم 2199 في السلام: باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة، والبيهقي في السُّنن 9/348 من طريق روح بن عبادة، عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وهو في مكارم الأخلاق للخرائطي ص 90. وأخرجه أحمد 3/334 من طريق الليث بن سعد، و3/393 من طريق ابن الهيعة، كلاهما عن أبي الزبير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/302، ومسلم 2199 62 و63 من طريق وكيع وجرير وأبي مُعَاوِيَةَ،

533- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 2580 في البر والصلة: باب تحريم الظلم، وأبو داؤد 4893 في الأدب: باب المؤاخاة، والترمذي 1426 في الحدود: باب ما جاء في الستر على المسلم، والبغوي في شرح السُّنّة 3518، من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/91 عن حجاج، والبخاري 2442 في المظالم: باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، و6951 في الإكراه: باب يمين الرجل لصاحبه أنه أخوه إذا خاف عليه القتل أو نحوه، والبيهقي في السُّنن 6/94 و8/330 من طريق يحيى بن بكير، كلاهما عن ليث بن سعد، بهذا الإسناد.

الْقِيَامَةِ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے' جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں کو دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

ذِكْرُ تَفْرِيجِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْكُرَبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّنْ كَانَ يُفَرِّجُ الْكُرَبَ فِي الدُّنْيَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی پریشانیوں کو دور کرے گا جو شخص دنیا میں مسلمانوں سے پریشانیاں دور کرتا ہے

534- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ وَاَبِيْ سُوْرَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ سَتَرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كان العبد في عون أخيه . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان سے پریشانی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں کو دور کرے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں مشغول رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے''۔

534- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/252، ومسلم 2699 في الذكر والدعاء: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، وأبو داؤد 4946 في الأدب: باب في المعونة للمسلم، وابن ماجة 225 في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، والبغوي في شرح السنّة 127، من طريق أبي معاوية وجرير وابن نمير، والترمذي 1425 في الحدود: باب ما جاء في الستر على المسلم، وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/17 من طريق أبي عوانة، ومسلم 2699 أيضًا، والترمذي 2945 في القراء ات، من طريق أبي أسامة، وأبو نعيم في الحلية 8/119 من طريق فضيل بن عياض، كلهم عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد 4946 أيضًا، والترمذي 1425 في الحدود، و 1930 في البر والصلة: باب ما جاء في الستر على المسلم. وأخرجه أحمد 2/500 من طريق حزم، عن محمد بن واسع، عن بعض أصحابه، عن أبي صالح، به. وأخرجه أحمد 2/514 من طريق هشام، عن محمد بن المنكدر، عن أبي صالح، به.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْإِقْبَالُ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَالْقِيَامُ بِأُمُورِهِمْ وَإِنْ كَانَ اسْتِعْمَالُ مِثْلِهِ مَوْجُودًا مِنْهُ فِيْ غَيْرِهِمْ

اس بات کا تذکرہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ کمزور افراد کے پاس جائے ان کے معاملات کی دیکھ بھال کرے اگرچہ وہ دوسرے افراد کے ساتھ بھی یہ اچھائی کرتا ہو

535- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قالت

(متن حدیث): انـزلـت: (عَبَسَ وَتَوَلّٰى) في بن اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى قَالَتْ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَـجَعَلَ يَقُوْلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرْشِدْنِيْ قَالَتْ وَعِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْاٰخَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ اَتَرٰى بِمَا اَقُوْلُ بأسا فيقول لا فنزلت: (عَبَسَ وَتَوَلّٰى). (5: 4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت ''اس نے ماتھے پر بل ڈال لیا اور منہ پھیر لیا'' یہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا کے بارے میں نازل ہوئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: اے اللہ کے نبی! آپ میری رہنمائی کیجئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کے بڑوں میں سے ایک فرد بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے منہ پھیرتے رہے اور اس کی طرف متوجہ رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں جو بات کہہ رہا ہوں اس میں کوئی حرج ہے' تو وہ جواب دیتا: جی نہیں' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ''اس نے ماتھے پر بل ڈال لئے اور منہ پھیر لیا)

ذِكْرُ رَجَاءِ الْغُفْرَانِ لِمَنْ نَحَّى الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ

ایسے شخص کے لئے مغفرت کی امید ہونے کا تذکرہ' جو تکلیف دہ چیز کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹاتا ہے

536- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

535- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عمر الجعفي فهو من رجال مسلم. وأخرجه الترمذي 3331 في التفسير: باب ومن سورة عبس، والحاكم 2/514 من طريق سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي، عن أبيه، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. قال الترمذي: حديث غريب، وقال: وروى بعضهم هذا الحديث عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: أنزل على ابن أم مكتوم، ولم يذكر فيه عن عائشة. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه، فقد أرسله جماعة عن هشام بن عروة. قلت: رواه مرسلًا مالك في الموطأ 1/207، وصوب الإمام الذهبي كونه مرسلًا. وانظر الدر المنثور 6/314.

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَاَخَذَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اَجَلُّ مِنْ اَنْ يشكر عبيده اِذْ هُوَ الْبَادِىءُ بِالْإِحْسَانِ اِلَيْهِمْ وَالْمُتَفَضِّلُ بِإِتْمَامِهَا عَلَيْهِمْ وَلٰكِنَّ رِضَا اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِعَمَلِ الْعَبْدِ عَنْهُ يَكُوْنُ شُكْرًا مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى ذٰلِكَ الفعل. (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص ایک مرتبہ ایک راستے میں جا رہا تھا اسے راستے میں کانٹوں کی ایک شاخ نظر آئی اس نے اسے لیا (اور ایک طرف کر دیا)' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی ذات اس بات سے بلند و برتر ہے کہ وہ اپنے بندے کا شکر ادا کرے' کیونکہ وہ اپنے بندوں کے ساتھ بھلائی کر کے ان کے ساتھ آغاز کرتا ہے' اور پھر اسے ان پر مکمل کر کے ان پر فضل کرتا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کے عمل سے راضی ہو جانا' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شکر شمار ہوگا' جو بندے کے اس فعل پر ہوگا۔

ذِكْرُ رَجَاءِ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ نَحَّى الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ

ایسے شخص کے لیے مغفرت کی امید ہونے کا تذکرہ' جو مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے

537 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ (3: 6)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایک شخص ایک راستے سے جا رہا تھا اسے راستے میں کانٹوں کی ٹہنی ملی۔ اس نے اسے پرے کر دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی''۔

536- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو عند مالك في الموطأ 1/131 باب ما جاء في العتمة والصبح، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/533، والبخاري 652 في الأذان: باب فضل التهجير إلى الظهر، و 2472 في المظالم: باب من أخذ الغصن وما يؤذى الناس في الطريق فرمى به، ومسلم 1914 في الإمارة: باب بيان الشهداء، و 1914 4/2021 أيضًا في البر والصلة: باب ما جاء في إماطة الأذى عن الطريق. وعندهم فأخره بدل فأخذه وهو الوارد في الروايات التالية. وأخرجه ابن ماجة 3682 في الأدب: باب إماطة الأذى عن الطريق، من طريق ابن نمير، عن الأعمش، عن أبي صالح، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 1134، وأحمد 2/286 و 341 و 404 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/485 عن عبد الرحمٰن بن مهدى وأبي عامر العقدى، عن زهير، عن العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب الجهني، عن أبيه، عن أبي هريرة. وسيورده برقم 540 من طريق زيد بن أسلم، عن أبي صالح، به، وبرقم 538 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن أبي هريرة، وبرقم 539 من طريق عبد الرحمٰن بن حجيرة، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِیْ نَحَّى غُصْنَ الشَّوْكِ عَنِ الطَّرِيْقِ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا غَيْرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ شخص جس نے راستے سے ٹہنی کو ہٹایا تھا
اس شخص نے اس کے علاوہ کوئی نیکی نہیں کی تھی

538 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الْكَتَّانِيُّ بِالْاُبُلَّةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ اِلَّا غُصْنُ شَوْكٍ كَانَ عَلَى الطَّرِيْقِ كَانَ يُؤْذِى النَّاسَ فَعَزَلَهُ فَغُفِرَ له . (3: 6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب کیا گیا' تو اس کے نامہ اعمال میں کانٹوں کی ٹہنی کے علاوہ اور کوئی بھلائی نہیں ملی۔ وہ ٹہنی ایک راستے میں پڑی ہوئی تھی' تو لوگوں کو اذیت دیتی تھی' اس شخص نے اسے پرے کر دیا تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہوگئی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ لِذٰلِكَ الْفِعْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس شخص کے اس فعل کی وجہ سے اس کے گزشتہ اور
آئندہ تمام گناہوں کی مغفرت ہوگئی تھی

539 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا بحر بن نصر أَخْبَرَنَا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ دَرَّاجًا اَبَا السمح حدثه عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): غُفِرَ لِرَجُلٍ اَخَذَ غُصْنَ شَوْكٍ عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ ذَنْبُهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ . (3: 6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک ایسے شخص کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کی مغفرت ہوگئی' جس نے لوگوں کے راستے میں سے کانٹوں کی ٹہنی لی تھی (اور ایک طرف کر دی تھی)''۔

538- إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن محمد بن الصباح، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 2/286 عن حماد بن أسامة، و2/439 عن ابن نمير . وتقدم قبله من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة، به. فانظر تخريجه ثمت.

539- إسناده حسن، وانظر ما قبله.

ذِكْرُ رَجَاءِ الْغُفْرَانِ لِمَنْ اَمَاطَ الْاَذٰى عَنِ الْاَشْجَارِ وَالْحِيطَانِ اِذَا تَاَذّٰى الْمُسْلِمُوْنَ بِهٖ

ایسے شخص کے لئے مغفرت کی امید کا تذکرہ' جو درختوں اور باغات سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے جبکہ وہ چیز مسلمانوں کو اذیت پہنچاتی ہو

540 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابن عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيْقِ اِمَّا كَانَ فِىْ شَجَرَةٍ فَقَطَعَهٗ فَاَلْقَاهُ وَاِمَّا كَانَ مَوْضُوْعًا فَاَمَاطَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ مَعْنَى قَوْلِهٖ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ يُرِيْدُ بِهٖ سِوَى الإسلام. (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص نے راستے سے کانٹوں کی شاخ ایک طرف کر دی۔ اس شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا' یا تو شاخ درخت میں لگی ہوئی تھی اور اس نے اسے کاٹ کر ایک طرف رکھ دیا تھا یا پھر راستے میں رکھی ہوئی تھی' تو اس نے اسے پرے کر دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''اس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا'' اس سے مراد یہ ہے' کہ اس نے مسلمان ہونے کے علاوہ اور کوئی نیک کام نہیں کیا تھا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْمَرْءِ اَنْ يُّمِيطَ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ اِذْ هُوَ مِنَ الْاِيْمَانِ

آدمی کیلئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹائے کیونکہ یہ عمل ایمان کا حصہ ہے

541 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ عَنْ اَبِى الْوَازِعِ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ قَالَ

540- إسناده حسن على شرط مسلم، غير ابن عجلان . وأخرجه أبو داؤد 5245 في الأدب: باب في إماطة الأذى عن الطريق، عن عيسى بن حماد، بهذا الإسناد . وتقدم برقم 537 و 537 من طريق أبي صالح، وبرقم 538 من طريق عروة، وبرقم 539 من طريق ابن حجيرة، ثلاثتهم عن أبي هريرة.

541- أبان بن صمعة ثقة، إلا أنه اختلط لَمَّا كبر، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم . وهو في مصنف ابن أبي شيبة 9/28، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة 3681 في الأدب: باب إماطة الأذى عن الطريق . وأخرجه ابن ماجة 3681 أيضًا عن علي بن محمد، عن وكيع، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2618 131 في البر والصلة: باب فضل إزالة الأذى عن الطريق،

(متن حدیث):قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عمل اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ نَحِّ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ المسلمين .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ هٰذَا وَالِدُ عُتْبَةَ الْغُلَامِ وَاَبُو الْوَازِعِ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو وأبو برزة اسمه نضلة بن عبيد. (1: 2)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے جس کے ذریعے میں نفع حاصل کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو پرے کر دو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابان بن صمعہ نامی راوی عتبہ غلام کے والد ہیں' اور ابووازع راوی کا نام جابر بن عمرو ہے' اور ابوبرزہ کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ لِمَنْ سقى كل ذات كبد حرى

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کو اجر عطا کرنے کا تذکرہ' جو کسی بھی جاندار چیز کو پانی پلاتا ہے

542- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابن وهب قال أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ

(متن حدیث):اَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الضَّالَّةُ ترد عَلٰى حَوْضِي فَهَلْ فِيْهَا اَجْرٌ اِنْ سَقَيْتُهَا قَالَ اسْقِهَا فَاِنَّ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حرى أجر . (1: 2)

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی گم شدہ اونٹ میرے حوض پر آ جاتا ہے' تو اگر میں اسے پانی پلا دیتا ہوں' تو کیا اس کا اجر ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اسے پانی پلا دو' کیونکہ ہر جاندار کے ساتھ اچھائی کرنے میں اجر ہوتا ہے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِمَنْ سَقٰى ذَوَاتَ الْاَرْبَعِ اِذَا كَانَتْ عَطْشٰى

ایسے شخص کے جنت میں داخلے کی امید کا تذکرہ' جو چار پاؤں والے جانور کو پانی پلاتا ہے' جبکہ وہ پیاسا ہو

543 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الليث عَنِ ابْنِ عجلان عن القعقاع بن حكيم وزيد عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى

542- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 4/175، وابن ماجة 3686 في الأدب: باب فضل صدقة الماء وأخرجه الطبراني في الكبير 6598 من طريق الزهري، عن عبد الرحمٰن بن كعب بن مالك بن جعشم، عن عمه سراقة . وأخرجه الطبراني 6600 ، والحاكم 3/619 من طريق يونس بن يزيد، وأخرجه عبد الرزاق 19692 ، ومن طريقه أحمد 4/175، والطبراني 6587 ، والبيهقي في السُّنن 4/186 عن معمر ، عن الزهري، عن عروة بن الزبير، عن سراقة . وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 112 من طريق سفيان . وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم 544 . وعن عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/222، والقضاعي في مسند الشهاب 114 ، وذكره الهيثمي في المجمع 3/131، وقال: رواه أحمد ورجاله ثقات.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):دَنَا رَجُلٌ اِلٰى بِئْرٍ فَنَزَلَ فَشَرِبَ مِنْهَا وَعَلَى الْبِئْرِ كَلْبٌ يَلْهَثُ فَرَحِمَهُ فَنَزَعَ اِحْدٰى خُفَّيْهِ فَغَرَفَ لَهٗ فَسَقَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فأدخله الجنة . (2 :1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص ایک کنویں کے پاس ہوا' وہ اس کے اندر اترا' اس نے اس میں سے پانی پی لیا۔ اس کنویں کے کنارے پر ایک کتا ہانپ رہا تھا۔ اس شخص کو اس پر رحم آیا۔ اس نے اپنے ایک موزے کو اتارا اور اس میں پانی بھر کر اس کتے کو پلا دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِحْسَانَ اِلٰى ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ قَدْ يُرْجٰى بِهٖ تَكْفِيرُ الْخَطَايَا فِي الْعُقْبٰى

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پہ دلالت کرتی ہے کہ چوپائے کے ساتھ بھلائی کرنے کی صورت میں بھی' آخرت میں گناہ کی معافی کی امید کی جا سکتی ہے

544- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ بِمنبج وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال

(متن حدیث):بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَا خُفَّهٗ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهٗ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

543- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ابن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة، وهو صدوق . وأخرجه البخاري 173 في الوضوء : باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، من طريق عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، بهذا الإسناد . وسيرد بعده من طريق مالك، عن سمي، عن أبي صالح، به.

544- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السُّنَّة من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو عند مالك في الموطأ 2/929-930 باب جامع ما جاء في الطعام والشراب، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/375 و517، والبخاري 2363 في المساقاة: باب فضل سقي الماء، و 2466 في المظالم: باب الآبار التي على الطريق، و 6009 في الأدب: باب رحمة الناس والبهائم، وفي الأدب المفرد 378 ، ومسلم 2244 في السلام: باب فضل ساقي البهائم المحترمة وإطعامها، وأبو داؤد 2550 في الجهاد: باب ما يؤمر به من القيام على الدواب البهائم، والبيهقي في السُّنن 4/185 و8/14، والقضاعي في مسند الشهاب 113 .

"ایک مرتبہ ایک شخص کسی راستے پر جارہا تھا اسے شدید پیاس محسوس ہوئی۔ اسے ایک کنواں ملا وہ اس کے اندر اتر گیا۔ اس نے اس میں سے پانی پیا اور جب وہ باہر نکلا' تو وہاں ایک کتا ہانپ رہا تھا۔ وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے زمین چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا اس کتے کو بھی اس طرح پیاس لگی ہوگی' جس طرح مجھے لگی تھی۔ وہ کنویں کے اندر اترا اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا پھر اس نے منہ کے ذریعے اس موزے کو پکڑا اور اوپر چڑھ آیا پھر اس نے کتے کو پانی پلایا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جانوروں (کے ساتھ اچھا سلوک کرنے) پر ہمیں اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار کے ساتھ (اچھا سلوک کرنے پر) اجر ملتا ہے"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ تَعَاهُدِ الْمَرْءِ ذَوَاتَ الْاَرْبَعِ بِالْإِحْسَانِ اِلَيْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی چوپایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو ترک کرے

545- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ الْحَنْظَلِيَّةِ الْاَنْصَارِيَّ

(متن حدیث): اَنَّ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعَ سَاَلَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَاَمَرَ مُعَاوِيَةَ اَنْ يَّكْتُبَ بِهِ لَهُمَا فَفَعَلَ وَخَتَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهُ بِدَفْعِهِ اِلَيْهِمَا فَاَمَّا عُيَيْنَةُ فقَالَ مَا فِيْهِ فقَالَ فِيْهِ مَا اُمِرْتُ بِهِ فَقَبَّلَهُ وَعَقَدَهُ فِيْ عِمَامَتِهِ وَاَمَّا الْاَقْرَعُ فقَالَ اَحْمِلُ صَحِيفَةً لَا اَدْرِيْ مَا فِيْهَا كَصَحِيفَةِ الْمُتَلَمِّسِ فَاَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِمَا فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في حاجته فمر ببعير مناخ على الباب الْمَسْجِدِ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ مَرَّ بِهِ مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ وَهُوَ عَلٰى حَالِهِ فقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَابْتُغِيَ فَلَمْ يُوجَدْ فقال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوْا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ ارْكَبُوْهَا صِحَاحًا وَكُلُوْهَا سِمَانًا كَالْمُتَسَخِّطِ اٰنِفًا اِنَّهُ مَنْ سَاَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ اَرَادَ بِهِ عَلٰى دَائِمِ الْاَوْقَاتِ وَفِيْ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبُوْهَا صِحَاحًا كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّاقَةَ الْعَجْفَاءَ الضَّعِيفَةَ يَجِبُ أن ينتكب رُكُوبُهَا اِلٰى اَنْ تَصِحَّ وَفِيْ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُوْهَا سِمَانًا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ النَّاقَةَ

545- إسناده صحيح على شرط البخاري غير صحابيه، فقد روى له أبو داؤد والنسائي. وأخرجه أحمد 4/180، 181 عن علي بن المديني، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد 1629 في الزكاة: باب من يعطي من الصدقة، وأخرجه الطبراني في الكبير 5620. وسيعيده المؤلف برقم 3385.

الْمَهْزُولَةَ الَّتِيْ لَا نِقْيَ لَهَا يستحب ترك نحرها إلى أن تسمن. (2: 49)

حضرت سہل بن حنظلیہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عیینہ اور اقرع نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ ان کے لئے وہ چیز لکھ دیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مہر لگا دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان دونوں کے سپرد کر دیں عیینہ نے دریافت کیا۔ اس میں کیا ہے؟ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ اس میں وہ کچھ تحریر ہے جو مجھے حکم دیا گیا تھا۔ عیینہ نے اسے قبول کر لیا اور اسے اپنے عمامے میں باندھ لیا' لیکن اقرع نے کہا: میں ایک ایسا صحیفہ اٹھا کہ لے جاؤں جس کے بارے میں مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ اس میں کیا تحریر ہے یہ تو دھوکے کے صحیفے کی مانند ہوگا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کے قول کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی کام کے سلسلے میں باہر تشریف لائے آپ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جو مسجد کے دروازے کے پاس بندھا ہوا تھا۔ یہ دن کے ابتدائی حصے کی بات ہے' جب آپ دن کے آخری حصے میں وہاں سے گزرے' تو وہ اونٹ اسی حالت میں موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اسے تلاش کیا گیا۔ وہ نہیں ملا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ان پر ایسی حالت میں سواری کرو جب یہ تندرست ہوں اور انہیں اس وقت کھاؤ جب یہ موٹے تازے ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی چیز مانگے اور اس کے پاس وہ چیز موجود ہو' جو اسے بے نیاز کر دے' تو وہ جہنم کے انگارے زیادہ کرتا ہے اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! جو چیز اسے بے نیاز کر دے اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا صبح اور شام کا کھانا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''اس کا صبح اور شام کا کھانا'' اس سے مراد یہ ہے: ہمیشہ ایسا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم صحیح ہونے کی حالت میں ان پر سواری کرو''۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیمار اور کمزور اونٹنی کے حوالے سے یہ بات لازم ہے: جب تک وہ تندرست نہیں ہو جاتی اس پر سواری کرنے سے گریز کیا جائے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم انہیں اس وقت کھاؤ جب یہ موٹے تازے ہو جائیں''۔

اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' ایسی کمزور اونٹنی جس کے اندر گودا ہی نہیں ہو' اس کے حوالے سے یہ بات مستحب ہے کہ اس کو اس وقت تک قربان نہ کیا جائے' جب تک وہ موٹی تازی نہیں ہو جاتی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِحْسَانِ إِلٰى ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ رَجَاءَ النَّجَاةِ فِي الْعُقْبٰى بِهِ

آخرت میں اس حوالے سے نجات کی امید رکھتے ہوئے چوپائیوں کے ساتھ اچھائی کے مستحب ہونے کا تذکرہ

546 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متنِ حدیث): عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ .

اسنادِدیگر: اَخْبَرَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ فِيْ عَقِبِهِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عن سعيد المقبرى عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمثله ۱(2:1)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اس نے باندھ دیا تھا' اور وہ اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی زمین میں سے کچھ کھا لیتی''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

546- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخارى 3318 فى بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب فى شراب أحدكم فليغمسه، ومسلم 2242 فى السلام: باب تحريم قتل الهرة، و 4/2022 فى البر والصلة: باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذى لا يؤذى، كلاهما عن نصر بن على الجهضمي، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 2336 فى المساقاة: باب فضل سقى الماء ، وفى الأدب المفرد 379 ، ومسلم 2242 أيضًا، والدارمى 2/330، 331، والبيهقى فى السُّنن 5/214 و8/13 من طريق مالك، والبخارى 3482 فى أحاديث الأنبياء : باب 54، ومسلم 2242 فى السلام، و 4/2022 فى البر والصلة، من طريق جويرية بن أسماء ، كلاهما عن نافع، بهذا الإسناد.

۱ إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخارى 3318 فى بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب فى إناء أحدكم، ومسلم 2242 فى السلام: باب تحريم قتل الهرة، و 4/2044 فى البر والصلة: باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذى لا يؤذى، كلاهما عن نصر بن على الجهضمي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/261 من طريق أبى سلمة، و 2/457و 467 و 479 من طريق محمد بن زياد، و 2/501 من طريق موسى بن سيار، والأعرج و 2/507 من طريق ابن سيرين، و 2/269، ومسلم 2619 4/2110 فى التوبة: باب سعة رحمة الله تعالى، وابن ماجة 4256 فى الزهد: باب ذكر التوبة، والبغوى فى شرح السنّة 4184 ، من طريق حميد بن عبد الرحمٰن بن عوف، وأحمد 2/317، ومسلم 2619 فى البر والصلة: باب تحريم تعذيب الهرة وغيرها من الحيوان الذى لا يؤذى، والبيهقى فى السُّنن 8/14 من طريق همام بن منبه، والبغوى 1670 من طريق عروة، كلهم عن أبى هريرة، به.

12- بَابُ الرِّفْقِ

باب 12: نرمی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الرِّفْقِ لِلْمَرْءِ فِي الْأُمُوْرِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يُحِبُّهُ

تمام امور میں آدمی کے لئے نرمی کے مستحب ہونے کا تذکرہ' کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے

547 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يحب الرفق فى الأمر كله .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا رَوَى مَالِكٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثُ وَرَوَى الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ مَالِكٍ اَرْبَعَةَ أحاديث. (1: 2)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے''۔

547- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن المنذر الحزامى فمن رجال البخارى . وأخرجه الطبرانى فى الصغير 1/154، والقضاعى فى مسند الشهاب 1063 من طريق سلمة بن العيار، وأبى مصعب، وعبد الأعلى بن مسهر، عن مالك، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/85، وابن ماجة 3689 فى الأدب: باب فى الرفق، من طريق محمد بن مصعب والوليد بن مسلم، والدارمى 2/323 عن محمد بن يوسف، كلاهما عن الأوزاعى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 19460 ومن طريقه أحمد 6/199، ومسلم 2165 فى السلام: باب النهى عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 383 ، والبغوى فى شرح السُّنّة 3314 عن معمر، وأخرجه البخارى 6024 فى الأدب: باب الرفق فى الأمر كله، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 382 من طريق صالح بن كيسان، والبخارى 6256 فى الاستئذان: باب كيف الرد على أهل الذمة بالسلام، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 384 من طريق شعيب، والبخارى 6395 فى الدعوات: باب الدعاء على المشركين، من طريق معمر، و 6927 فى استتابة المرتدين: باب إذا عَرَّض الذمى أو غيره بسب النبى صلى الله عليه وسلم ولم يصرح، ومسلم 2165 أيضًا، والترمذى 2710 فى الاستئذان: باب ما جاء فى التسليم على أهل الذمة، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 381 ، والقضاعى فى مسند الشهاب 1065 من طريق ابن عيينة، كلهم عن الزهرى، بهذا الإسناد. وانظر التعليق على الحديث المتقدم برقم 502.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک نے امام اوزاعی کے حوالے سے صرف یہی روایت نقل کی ہے' جبکہ اوزاعی نے امام مالک کے حوالے سے چار روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الِاسْتِدْلَالِ عَلٰى حِرْمَانِ الْخَيْرِ فِيمَنْ عَدِمَ الرِّفْقَ فِي أُمُوْرِهِ

جو شخص معاملات میں نرمی سے محروم رہے اس کے بھلائی سے محروم ہونے پر استدلال کرنے کا تذکرہ

548 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هلال عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متنِ حدیث): مَنْ يحرم الرفق يحرم الخير . (1: 2)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُعِينُ عَلَى الرِّفْقِ بِاَنْ يُّعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نرمی کے ساتھ پیش آنے پر مدد کرتا ہے اور نرمی کرنے پر وہ کچھ عطا کرتا ہے' جو سختی کرنے پر عطا نہیں کرتا

549 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بعسكر مكرم قال حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصٍ الْاُبُلِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متنِ حدیث): اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يعطي على العنف . (1: 2)

548- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 4/362 عن يحى القطان بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2592 74 في البر والصلة: باب فضل الرفق، عن محمد بن المثني، عن يحيى القطان، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/510، وأحمد 4/366. والبخاري في الأدب المفرد 463 ، ومسلم 2592 75 ، وأبو داوُد 4809 في الأدب : باب في الرفق، وابن ماجة 3687 في الأدب: باب الرفق، والطبراني في الكبير 2449 و 2450 2451 و 2452 و 2453 ، من طرق عن الأعمش، عن تميم بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/511، و511، 512، ومسلم 2592 76 ، والطبراني في الكبير 2454 و 2455 من طرق عن محمد بن أبي إسماعيل، عن عبد الرحمن بن هلال، بهذا الإسناد.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ نرم ہے وہ نرمی کو پسند کرتا ہے اور وہ نرمی پر وہ چیز عطا کرتا ہے' جو سختی پر عطا نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرِّفْقَ مِمَّا يُزَيِّنُ الْاَشْيَاءَ وَضِدَّهُ يُشِينُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نرمی ان چیزوں میں سے ایک ہے' جو اشیاء کو سنوار دیتی ہیں اور اس کی ضد (یعنی سختی) چیزوں کو بگاڑ دیتی ہے

550 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو اِلٰى هٰذِهِ التِّلَاعِ وَقَالَ لِىْ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِىْ شَىْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ ولا نزع من شيء إلا شانه . (1: 2)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس اونچی (یا نیچی) زمین کے پاس تشریف لائے آپ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! تم مجھ سے نرمی سے کام لو' کیونکہ نرمی جس چیز میں ہوگی' اسے سنوار دے گی اور جس چیز سے الگ ہوگی' یہ اسے رسوا کر دے گی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِلُزُوْمِ الرِّفْقِ فِى الْاَشْيَاءِ اِذْ دَوَامُهٗ عَلَيْهِ زِيْنَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

معاملات میں نرمی کے لازم ہونے کے حکم کا تذکرہ' کیونکہ اس پر باقاعدگی اختیار کرنا

549- حديث صحيح، وأخرجه ابن ماجة 3688 في الأدب: باب في الرفق، عن إسماعيل بن حفص الأيلي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء 8/306 من طريق الحسين بن علي الأيلي، عن الأعمش، به. وأخرجه البزار 1964 عن أحمد بن منصور بن سيار. قلت: يتقوى الحديث بطريقيه، ويشهد له حديث عائشة 547 المتقدم، والآتي برقم 552. وحديثُ عبد الله بن مغفل عند ابن أبي شيبة 8/512، وأحمد 4/78، والبخاري في الأدب المفرد 472، وأبي داوُد 4807 في الأدب: باب في الرفق، والدارمي 2/323. وحديث علي بن أبي طالب عند أحمد 1/112، والبخاري في التاريخ الكبير 1/308، والبزار 1960، وأبي نعيم في أخبار أصبهان 1/336. قال الهيثمي في المجمع 8/18: رواه أحمد أبو يعلي والبزار، وأبو خليفة لم يضعفه أحد، وبقية رجاله ثقات. وحديث أنس عند الطبراني في الصغير 1/81، 82، والبزار 1961 و 1962. قال الهيثمي في المجمع 8/18: وأحد إسنادي البزار ثقات. وحديث ابن عباس في أخبار أصبهان 2/254. وحديث خالد بن معدان عند ابن أبي شيبة 8/512، أورده الهيثمي في المجمع 8/18، 19، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح. وحديث جرير بن عبد الله عند الطبراني في الكبير 2273. قال الهيثمي في المجمع 8/18: ورجاله ثقات.

550- حديث صحيح، وأخرجه أبو داوُد 2478 في الجهاد: باب ما جاء في الهجرة وسكنى البدو، و 4808 في الأدب: باب في الرفق، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/510، ومن طريقه أبو داوُد 2478 و 4808 أيضًا، وأخرجه أحمد 6/85 و 206 و 222، من طرق عن شريك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/112 من طريق إسماعيل، و 6/125 و 171 ومسلم 2594 78 و 79 في البر والصلة: باب فضل الرفق، والبخاري في الأدب المفرد 469 و 475، والبغوي في شرح السُّنَّة 3493، من طريق شعبة، والبزار 1966

دنیااور آخرت میں زینت کا باعث ہے

551- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْبَذَشِيُّ الْقُومِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ قط إلا شانه (1: 89)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"نرمی جس چیز میں بھی ہوگی' یہ اسے آراستہ کردے گی اور فحش (یعنی سختی) جس چیز میں بھی ہوگی' اسے بگاڑ دے گی"۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الرفق في جميع أسبابه

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر اپنے تمام معاملات میں نرمی کو لازم پکڑنا واجب ہے

552- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرني حيوة عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يحب الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلٰى مَا سواه. (3: 68)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بیشک اللہ تعالیٰ نرم ہے اور وہ نرمی پر وہ چیز عطا کرتا ہے' جو سختی پر عطا نہیں کرتا اور جو نرمی کے علاوہ اور کسی چیز پر عطا نہیں کرتا"۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَفَقَ بِالْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اُمُوْرِهِمْ مَعَ دُعَائِهِ عَلٰى مَنِ اسْتَعْمَلَ ضِدَّهُ فِيْهِمْ

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے شخص کے لئے دعا کرنے کا تذکرہ' جو مسلمانوں کے ساتھ ان کے معاملات میں نرمی

551- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، فقد روى له أبو داوٗد والنسائي، وهو ثقة. وأخرجه عبد الرزاق 20145، ومن طريقه البخاري في الأدب المفرد 601، والترمذي 1974 في البر والصلة: باب ما جاء في الفحش والتفحش، وابن ماجة 4185 في الزهد: باب الحياء، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 77، البغوي في شرح السنّة 3596. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 466 عن أحمد بن عبيد الله الغداني، عن كثير بن أبي كثير، عن ثابت، عن أنس. وأخرجه البزار 1963. قال الهيثمي في المجمع 8/18: فيه كثير بن حبيب، ولقه ابن أبي حاتم، وفيه لين: وبقية رجاله ثقات.

552- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 2593 في البر والصلة: باب فضل الرفق، ومن طريقه البغوي في شرح السنّة 3492، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي هريرة تقدم برقم 549، فانظره، وذكرت أحاديث الباب ثمت.

کرتا ہے' اور نبی اکرم صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ایسے شخص کے لئے دعائے ضرر کرنا' جو ان امور میں اس کے برخلاف طریقے (یعنی سختی) سے پیش آتا ہے

553 - (سندحدیث): اَخْبَـرَنَـا مُـحَـمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بن يحيى قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ عَائِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِـيْ هٰـذَا اَللّٰهُـمَّ مَـنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ به . (5: 12)

عبدالرحمان بن شماسہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رَضِیَ اللَّہُ عَنْہَا کی خدمت میں کوئی چیز مانگنے کے لئے حاضر ہوا' تو سیّدہ عائشہ رَضِیَ اللَّہُ عَنْہَا نے بتایا: میں نے نبی اکرم صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو اس گھر میں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! جو شخص میری اُمت کے کسی بھی معاملے کا نگران بنے اور وہ ان لوگوں پر سختی سے کام لے' تو اس پر سختی کرنا اور جو شخص میری اُمت کے کسی معاملے کا نگران بنے اور وہ ان کے ساتھ نرمی سے کام لے' تو اس پر نرمی کرنا''۔

553- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 6/93 عن هارون بن معروف، ومسلم 1828 في الإمارة: باب فضيلة الإمام العادل وعقوبة الجائر والحث على الرفق بالرعية، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 2471 عن هارون بن سعيد الأيلي، وأخرجه البيهقي في السُّنن 10/136 من طريق هارون بن سعيد الأيلي، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/257 و258، ومسلم 1828 أيضًا، والبيهقي في السُّنن 9/43 من طريق جرير بن حازم، عن حرملة بن عمران، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/62 عن وكيع، وأخرجه أحمد 6/260 عن محمد بن ربيعة، عن جعفر بن برقان، عن عبد الله المديني، وغيره، عن عائشة.

13- بَابُ الصُّحْبَةِ وَالْمُجَالَسَةِ

باب 13: ساتھ رہنے اور ہم نشینی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يَصْحَبَ اِلَّا الصَّالِحِيْنَ وَلَا يُنْفِقَ اِلَّا عَلَيْهِمْ

آدمی کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ صرف نیک لوگوں کے ساتھ رہے اور صرف ان پر خرچ کرے

554 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يأكل طعامك إلا تقى . (1: 63)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم صرف مومن کی مصاحبت اختیار کرنا اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار لوگ کھائیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّصْحَبَ الْمَرْءُ اِلَّا الصَّالِحِيْنَ وَيُؤْكِلَ طَعَامَهُ اِلَّا اِيَّاهُمْ

اس بات کا تذکرہ آدمی صرف نیک لوگوں کے ساتھ رہے اور اپنا کھانا صرف ان لوگوں کو کھلائے

555 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا تَصْحَبْ اِلَّا مؤمنا ولا يأكل طعامك إلا تقى . (2: 23)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

554- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 3/38، وأبو داؤد 4832 في الأدب: باب مَنْ يؤمر أن يجالس، والترمذي 2395 في الزهد: باب ما جاء في صحبة المؤمن، والبغوي في شرح السنّة 3484 من طرق عن ابن المبارك، به. وأخرجه الدارمي 2/103، والحاكم في المستدرك 4/128 من طريق أبي عبد الرحمٰن المقرىء، عن حيوة ابن شريح. بهذا الإسناد. وسيعيده المؤلف برقم 555 و 560 .

555- إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله.

"تم صرف مومن کی مصاحبت اختیار کرنا اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار لوگ کھائیں"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحَبَّةَ الْمَرْءِ الصَّالِحِيْنَ وَاِنْ كَانَ مُقَصِّرًا فِي اللُّحُوقِ بِاَعْمَالِهِمْ يَبْلُغُهُ فِي الْجَنَّةِ اَنْ يَكُوْنَ مَعَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نیک لوگوں کے ساتھ محبت رکھنا آدمی کو جنت تک پہنچا دیتا ہے' اور وہ جنت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوگا اگرچہ وہ نیک لوگوں کے اعمال کے حوالے سے ان کے ساتھ نہ مل سکتا ہو

556- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ اِنَّكَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ من اَحْبَبْتَ. (3: 65)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' لیکن وہ ان کے عمل کی طرح عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم اس کے ساتھ ہوگے' جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تم جس سے محبت رکھتے ہو' تم اس کے ساتھ ہوگے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خِطَابَ هٰذَا الْخَبَرَ قُصِدَ بِهِ التَّخْصِيصُ دُوْنَ الْعُمُوْمِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت میں مذکور خطاب کے ذریعے مخصوص افراد مراد لیے گئے ہیں اس کا مفہوم عمومی نہیں ہے

557- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ

(متن حدیث): اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ. (3: 65)

556- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 5/156 و166، وأبو داوُد 5126 في الأدب: باب إخبار الرجل بمحبته إياه، والدارمي 2/321، 322، والبخاري في الأدب المفرد 351 من طريق سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أنس تقدم برقم 8، وسيرد برقم 563 و 564 و 565. وعن أبي موسى سيرد برقم 557. وعن صفوان بن عسال سيرد برقم 562. وعن ابن مسعود عند الطيالسي 53، وأحمد 4/405، والبخاري 6168 و 6169 في الأدب: باب علامة الحب في الله، ومسلم 2640 في البر والصلة: باب المرء مع أحب. وعن علي عند البزار 3596، أورده الهيثمي في المجمع 10/280، ونسبه إلى البزار.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہو پاتا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّبَرُّكُ بِالصَّالِحِيْنَ وَاَشْبَاهِهِمْ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیک لوگوں سے اوران جیسوں سے برکت حاصل کرے

558 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِيْ يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ لَقَدْ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنَ الْبُشْرٰى قَالَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاَقْبَلَا اَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا اَوْ نُحُوْرِكُمَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا فِىْ اِنَائِكُمَا فَاَفْضَلَا لها منه طائفة . (5: 9)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا۔ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان ''جعرانہ'' کے مقام پر نیچے کی طرف اتر رہے تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک دیہاتی شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے آیا اس نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ آپ نے جو میرے ساتھ وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم خوشخبری قبول کرو دیہاتی نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ پہلے ہی مجھے بہت ساری خوشخبریاں دے چکے

557– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 4/405 عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2641 في البر والصلة: باب المرء مع من أحب، عن أبي بكر بن أبي شيبة وأبي كريب، كلاهما عن أبي معاوية، به. وأخرجه أحمد 4/395 و405 من طريق سفيان الثوري، و4/398، والبخاري 6170 في الأدب: باب علامة الحب في الله، من طريق ابن عيينة، وأحمد 4/392، ومسلم 2641، والبغوي في شرح السنّة 3478 من طريق محمد بن عبيد، ثلاثتهم عن الأعمش، بهذا الإسناد.

558– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو كريب هو محمد بن العلاء، وأبو أسامة هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاري 4328 في المغازي: باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ومسلم 2497 في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي موسى الأشعري، وأخرجه البخاري مختصرًا برقم 196 في الوضوء: باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة.

ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرف غصے کے عالم میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس شخص نے خوشخبری کو مسترد کر دیا ہے تو تم دونوں اسے قبول کر لو تو ان دونوں صاحبان نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اسے قبول کرتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی موجود تھا۔ پھر آپ نے ان دونوں سے فرمایا: تم دونو ں اس میں سے پی لو اور اسے اپنے سینے اور چہرے کے اوپر بھی انڈیل لو ان دونوں حضرات نے پیالہ لیا اور ایسا ہی کیا، جس طرح نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تھی۔ پردے کے پیچھے سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں پکار کر کہا: اپنے برتن میں سے اپنی والدہ کے لئے بھی کچھ بچا لینا' تو ان دونوں نے اس میں سے تھوڑا سا (پانی) ان کے لئے بھی بچا لیا''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ التَّبَرُّكِ لِلْمَرْءِ بِعِشْرَةِ مَشَايِخِ اَهْلِ الدِّيْنِ وَالْعَقْلِ

اہل دین اور اہل فضل مشائخ کے ساتھ رہتے ہوئے آدمی کے برکت حاصل کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

559 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن الْمُبَارَكِ بِدَرْبِ الرُّوْمِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قال البركة مع أكابركم .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لم يحدث بْنِ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِخُرَاسَانَ اِنَّمَا حَدَّثَ بِهِ بِدَرْبِ الرُّوْمِ فَسَمِعَ مِنْهُ اَهْلُ الشَّامِ وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْ كُتُبِ ابْنِ الْمُبَارَكِ مَرْفُوْعًا. (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن مبارک نے یہ حدیث خراسان میں بیان نہیں کی تھی۔ یہ حدیث انہوں نے درب (روم) میں بیان کی تو اہل شام نے ان سے اس حدیث کو سن لیا اور یہ حدیث ابن مبارک کی کتابوں میں مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّؤْثِرَ بِطَعَامِهٖ وَصُحْبَتِهِ الْاَتْقِيَاءَ وَاَهْلَ الْفَضْلِ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ وہ اپنے کھانے اور ساتھ میں پرہیزگار لوگوں

559- إسناده صحيح . وأخرجه الخطيب في تاريخه 11/165، والقضاعي في مسند الشهاب 36 من طريق عيسى بن عبد الله بن سليمان، والقضاعي 37 من طريق الخطاب بن عثمان . وأخرجه الحاكم 1/62، وأبو نعيم في الحلية 8/171، 172 من طريق عبيد الله بن موسى، وصححه الحاكم وأقره الذهبي . وفي الباب عن أبي أمامة عند الطبراني 7895 ولفظه: اشرب فإن البركة في أكابرنا فمن لم يرحم صغيرنا، ويجل كبيرنا، فليس منا .

اور اہل فضیلت لوگوں کو ترجیح دے

560 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَيْوَةَ بْنَ شُرَيْحٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيْبِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يأكل طعامك إلا تقى . (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''تم صرف مومن کی مصاحبت اختیار کرنا اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار شخص کھائے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ وَاَهْلِ الدِّيْنِ دُوْنَ اَضْدَادِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' نیک لوگوں اور دیندار لوگوں کی ہم نشینی اختیار کی جائے' نہ کہ ان کی ضد (یعنی گناہگار) مسلمانوں کے ساتھ رہا جائے

561 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَمَثَلُ جَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ المقايسات فِي الدِّيْنِ (1: 89)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال اسی طرح ہے' جیسے کسی نے مشک اٹھایا ہوا ہو اور کوئی بھٹی جھونکتا ہو' تو مشک

560– إسناده حسن، وقد تقدم برقم 554 و 555 .

561– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 5534 في الذبائح: باب المسك، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 3483 ، والقضاعي في مسند الشهاب 1380 ، وأخرجه مسلم 2628 في البر والصلة: باب استحباب مجالسة الصالحين، كلاهما عن أبي كريب محمد بن العلاء ، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 2101 في البيوع: باب في العطار وبيع المسك، من طريق عبد الواحد بن زياد، عن بريد، بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف برقم 579 من طريق سفيان بن عيينة، عن بريد، به، ويريد تخريجه هناك. وأخرجه الطيالسي 515 عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس، عن أبي موسى موقوفًا لم يرفعه . وأخرجه أحمد 4/408 من طريق عاصم الأحول، عن أبي كبشة، عن أبي موسى. وفي الباب عن أنس عند أبي داؤد 4829 في الأدب: باب يؤمر أن يجالس، والقضاعي في مسند الشهاب 1381 ، وهو ضمن حديث طويل أوله: مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن.. سيرد برقم 770 و 771

اٹھانے والے شخص سے یا تو تم اسے خرید لو گے یا پھر تم اس سے خوشبو حاصل کرلو گے اور بھٹی جھونکنے والا شخص یا تو تمہارے کپڑے کو جلا دے گا یا پھر تمہیں اس سے بدبو آئے گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ دینی معاملات میں قیاس کرنا مباح ہے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِلْمَرْءِ مَعَ مَنْ كَانَ يُحِبُّهُ فِي الدُّنْيَا

آدمی دنیا میں جس شخص سے محبت رکھتا ہو قیامت میں اسکے ساتھ جنت میں داخل ہونے کی امید ہونے کا تذکرہ

562 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ، فَقُلْنَا: وَيْلَكَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ، فَاِنَّكَ قَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى اُسْمِعَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ: " هَاؤُمُ "، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا اَحَبَّ قَوْمًا، وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ ؟ قَالَ: " ذٰلِكَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ "

توضیح مصنف: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَاؤُمُ " اَرَادَ بِهِ رَفْعَ الصَّوْتِ فَوْقَ صَوْتِ الْاَعْرَابِيِّ، لِئَلَّا يَاْثَمَ الْاَعْرَابِيُّ بِرَفْعِ صَوْتِهِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَهُ الشَّيْخُ.

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بلند آواز میں آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو۔ تم اپنی آواز کو پست رکھو' کیونکہ تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے: وہ بولا: نہیں۔ اللہ کی قسم! جب تک میں انہیں سنا نہیں لیتا (میں اپنی آواز نیچی نہیں کروں گا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے اشارہ کیا کہ آگے آجاؤ۔ اس شخص نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہو پاتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''هاؤم'' اس سے مراد یہ ہے کہ دیہاتی کی آواز سے زیادہ بلند آواز میں یہ لفظ کہا تاکہ وہ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند کرنے کے حوالے سے گنہگار نہ ہو۔ یہ بات شیخ سے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا السَّائِلَ اِنَّمَا اَخْبَرَ عَنْ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَرَسُوْلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سوال کرنے والے شخص نے اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے رسول سے محبت کے بارے میں بتایا تھا

563 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟، قَالَ: اِنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ: فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلا الْمُسْلِمَ نِيَّتَهُ فِي مَحَبَّتِهِ الْقَوْمَ اِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ بندہ مسلم کو قوم کے ساتھ محبت رکھنے میں اس کی نیت کا بدلہ عطا کرتا ہے اگر وہ اچھی ہوگی تو اچھا بدلہ ہوگا اور اگر وہ بری ہوگی تو وہ برا بدلہ ہوگا

564 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا قَائِمَةٌ فَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟، قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيْرَ عَمَلٍ اِلا اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تو قائم ہو ہی جانا ہے۔ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے زیادہ عمل کی تیاری نہیں کی ہے البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جس سے محبت رکھتے ہو تم اس کے ساتھ ہو گے اور تم نے جس ثواب کی امید رکھی ہے وہ تمہیں مل جائے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعَطِّلَةِ عَلٰى اَهْلِ الْحَدِيْثِ حَيْثُ حُرِمُوْا تَوْفِيْقَ الْاِصَابَةِ لِمَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے "معطلہ" فرقے سے تعلق رکھنے والے بعض لوگ محدثین پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ یہ لوگ اس کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رہے ہیں

565 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا، قَالَ:

(متن حدیث): يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟ وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: هَا اَنَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّهَا قَائِمَةٌ فَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟،

قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ عَمَلٍ غَيْرَ اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ، قَالَ: وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ، فَقَالَ: اِنْ يَعِشْ هٰذَا، فَلا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ زَادَ هُدْبَةُ: قَالَ اَنَسٌ: فَنَحْنُ نُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْاَلْفَاظِ الَّتِي اُطْلِقَتْ بِتَعْيِيْنِ خِطَابٍ مُرَادُهُ التَّحْذِيْرُ، وَذَاكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ تَحْذِيْرَ النَّاسِ عَنِ الرُّكُوْنِ اِلٰى هٰذِهِ الدُّنْيَا، بِتَعْرِيفِهِمُ الشَّيْءَ الَّذِيْ يَكُوْنُ بِخَلَدِهِمْ تَقَبُّلُ حَقِيْقَتِهِ مِنْ قُرْبِ السَّاعَةِ عَلَيْهِمْ، دُوْنَ اعْتِمَادِهِمْ عَلٰى مَا يَسْمَعُوْنَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ اسی دوران نماز کھڑی ہوگئی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی' تو آپ نے دریافت کیا: قیامت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہاں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تو قائم ہو ہی جانا ہے' تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے زیادہ عمل کی صورت میں تیاری نہیں کی ہے' البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ساتھ ہوگے' جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کا ایک شخص موجود تھا جس کا نام محمد تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ زندہ رہ گیا' تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔

یہاں ہدبہ نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): یہ روایت ان الفاظ سے تعلق رکھتی ہے' جس میں خطاب کی تعین مطلق رکھی گئی ہے' اور اس سے مراد منع کرنا ہے وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس چیز سے منع کرنا مراد لیا ہے کہ وہ اس دنیا کی طرف راغب ہوں اور ان کے سامنے ایسی چیز کی تعریف بیان کی ہے' جو ان کے ہمیشہ رہنے کے حوالے سے ہے کہ اس کی حقیقت اس بات کو قبول کرتی ہے کہ ان لوگوں کے لئے قیامت کا وقت قریب ہے' اور انہیں اس چیز پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے' جو وہ سن رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ كَانَ اَحَبَّ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَانَ اَفْضَلَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ محبت رکھتا ہے وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے

566 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيدَ الْفَرَّاءُ اَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا تَحَابَّ اثْنَانِ فِي اللّٰهِ، اِلا كَانَ اَفْضَلَهُمَا اَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی دو لوگ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' تو ان دونوں میں سے افضل وہ شخص ہوتا ہے' جو اپنے

ساتھی سے زیادہ شدید محبت رکھتا ہو"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَمْكُرَ الْمَرْءُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ اَوْ يُخَادِعَهٗ فِيْ اَسْبَابِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ مکر کرے' یا اس کے معاملات میں اسے دھوکہ دے

567 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَالْمَكْرُ، وَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ہمیں دھوکا دے' اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے' مکر اور دھوکا جہنم میں ہوں گے"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُفْسِدَ الْمَرْءُ امْرَاَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ اَوْ يُخَبِّبَ عَبِيْدَهٗ عَلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیوی کو خراب کرے یا اس کے غلام کو خراب کرے

568 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ خَبَّبَ عَبْدًا عَلٰى اَهْلِهِ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ اَفْسَدَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا، فَلَيْسَ مِنَّا .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی بیوی کے حوالے سے دھوکا دے' وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے حوالے خلاف کر دے' وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُعْلِمَ اَخَاهُ مَحَبَّتَهٗ اِيَّاهُ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے بھائی کو یہ بات بتا دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے محبت رکھتا ہے

569 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ اَبُو الْجَهْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ وَلّٰى عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ، قَالَ: فَهَلْ اَعْلَمْتَهٗ ذَاكَ ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاَعْلِمْ ذَاكَ اَخَاكَ ، قَالَ:

فَاتَّبَعْتُهُ فَاَدْرَكْتُهُ فَاَخَذْتُ بِمَنْكِبِهٖ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ، قَالَ هُوَ: وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ قُلْتُ: لَوْلَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَنِیْ اَنْ اُعْلِمَكَ لَمْ اَفْعَلْ

توضیح مصنف: تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِیٍّ، قَالَهُ الشَّيْخُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ کو سلام کیا پھر وہ وہاں سے چلا گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی خاطر اس شخص سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے یہ بات بتائی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ بات اپنے بھائی کو بتا دو۔ راوی کہتے ہیں: میں اس شخص کے پیچھے گیا۔ میں اس تک پہنچ گیا۔ میں نے اسے کندھے سے پکڑا۔ میں نے اسے سلام کیا اور میں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ کی خاطر آپ سے محبت رکھتا ہوں' تو انہوں نے بھی یہ کہا: اللہ کی قسم! میں بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ میں نے بتایا: اگر اللہ کے نبی! نے مجھے اس بات کا حکم نہ دیا ہوتا کہ میں آپ کو یہ بات بتا دوں' تو میں ایسا نہ کرتا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ازرق بن علی نامی راوی منفرد ہے اور یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا اَحَبَّ اَخَاهُ فِی اللّٰهِ اَنْ يُعْلِمَهٗ ذٰلِكَ

آدمی کے لئے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ' وہ جب اپنے بھائی کے ساتھ اللہ کے لئے محبت رکھتا ہو تو اسے اس بارے میں بتا دے

570 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُوْلٌ، بِبَيْرُوْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی كَرِبَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ، فَلْيُعْلِمْهُ.

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہو' تو وہ اسے بتا دے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَا اَصْلَ لَهٗ اَصْلًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کی کوئی حقیقت نہیں ہے

571 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِیُّ، كِتَابَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ مَرَّ رَجُلٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا الرَّجُلَ، قَالَ: هَلْ أَعْلَمْتَهُ ذَاكَ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: قُمْ أَعْلِمْهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا هٰذَا، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، قَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص وہاں سے گزرا حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: یارسول اللہ! میں اس شخص سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے یہ بات بتائی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اٹھو اور اسے یہ بتاؤ' تو وہ شخص اٹھ کر اس کے پاس گیا اور بولا: اے صاحب! اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں' تو ان صاحب نے جواب دیا: جس ذات کی خاطر آپ مجھ سے محبت رکھتے ہیں وہ ذات آپ سے بھی محبت رکھے۔

ذِكْرُ إِثْبَاتِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کی محبت کے ایسے افراد کے لئے اثبات کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں

572 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، قَالَ: فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ، إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو متعین کیا۔ جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس پہنچا' تو فرشتے نے دریافت کیا۔ تم کہاں جا رہے ہو' تو اس نے بتایا میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے اس سے کہا: کیا اس نے تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کی تھی جس کا تم بدلہ دینا چاہتے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں۔ میں اللہ کی خاطر اس شخص سے محبت رکھتا ہوں' تو فرشتے نے کہا: میں اللہ کی طرف سے پیغام رساں کے طور پر تمہاری طرف آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے' جس طرح تم اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اس شخص سے محبت رکھتے ہو''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ فِي الْقِيَامَةِ عِنْدَ حُزْنِ النَّاسِ وَخَوْفِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے افراد کی اس صفت کا تذکرہ' وہ قیامت کے دن (امن کی کیفیت میں ہوں گے)' جبکہ لوگ اس دن غمگین ہوں گے اور خوف کے عالم میں ہوں گے

573 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عِبَادًا لَيْسُوا بِاَنْبِيَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ، قِيلَ: مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِنُوْرِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ اَرْحَامٍ وَلَا انْتِسَابٍ، وُجُوهُهُمْ نُوْرٌ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ، ثُمَّ قَرَاَ:

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ سورة یونس اٰیة 62.

حضرت ابوہریرہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بیشک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے بھی ہیں' جو نبی نہیں ہیں' لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کرتے ہیں۔ دریافت کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ (ہمیں بھی اس بارے میں بتایا جائے) تاکہ ہم ان سے محبت رکھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو کسی رشتے داری یا کسی اور نسبت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کے چہرے نور والے ہوں گے اور یہ نور کے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے جب لوگ خوف زدہ ہوں گے اس وقت انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا' جب لوگ غمگین ہوں گے اس وقت انہیں کوئی غم نہیں ہوگا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

"خبردار بیشک اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ لوگ غمگین ہوں گے"۔

ذِكْرُ ظِلَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُتَحَابِّيْنَ فِيْهِ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِمَنِّهِ وَفَضْلِهِ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کو اپنے سائے میں رکھنا' اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے تحت ہمیں بھی ان میں شامل کرے

574 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي الْحُبَابِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي؟ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي، يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا

ظِلِّي .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنا سایہ رحمت عطا کروں گا۔ ایک ایسے دن میں' جب میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہے''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلا لِلْمُتَجَالِسِيْنَ فِيْهِ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہوجاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں' اور ایک دوسرے سے ملتے ہیں

575 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ،، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا، وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ، اِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ، اَسْنَدُوهُ اِلَيْهِ، وَصَدَرُوا عَنْ رَاْيِهِ، فَسَاَلْتُ عَنْهُ، فَقِيلَ: هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيرِ، وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ، فَقَالَ: اللّٰهُ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ، فَاَخَذَ بِحَبْوَةِ رِدَائِي فَجَذَبَنِي اِلَيْهِ وَقَالَ: اَبْشِرْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، كَانَ سَيِّدَ قُرَّاءِ اَهْلِ الشَّامِ فِي زَمَانِهِ، وَهُوَ الَّذِي اَنْكَرَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ مُحَارَبَتَهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ حِيْنَ، قَالَ لَهُ: مَنْ اَنْتَ حَتّٰى تُقَاتِلَ عَلِيًّا، وَتُنَازِعُهُ الْخِلَافَةَ، وَلَسْتَ اَنْتَ مِثْلَهُ، لَسْتَ زَوْجَ فَاطِمَةَ وَلَا بِاَبِي الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَلَا بِابْنِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشْفَقَ مُعَاوِيَةُ اَنْ يُفْسِدَ قُلُوبَ قُرَّاءِ الشَّامِ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّمَا اَطْلُبُ دَمَ عُثْمَانَ، قَالَ: فَلَيْسَ عَلِيٌّ قَاتِلَهُ، قَالَ: لٰكِنَّهُ يَمْنَعُ قَاتِلَهُ عَنْ اَنْ يُقْتَصَّ مِنْهُ، قَالَ: اصْبِرْ حَتّٰى اٰتِيَهُ، فَاَسْتَخْبِرُهُ الْحَالَ، فَاَتٰى عَلِيًّا وَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ، قَالَ لَهُ: مَنْ قَتَلَ عُثْمَانَ؟ قَالَ: اللّٰهُ قَتَلَهُ وَاَنَا مَعَهُ، عَنِّي: وَاَنَا مَعَهُ مَقْتُولٌ، وَقِيلَ: اَرَادَ اللّٰهُ قَتْلَهُ، وَاَنَا حَارَبْتُهُ، فَجَمَعَ جَمَاعَةَ قُرَّاءِ الشَّامِ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْقِتَالِ .

ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں مسجد دمشق میں داخل ہوا' تو وہاں ایک نوجوان موجود تھا جس کے سامنے کے دانت انتہائی چمک دار تھے۔ اس کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے جب ان لوگوں کے درمیان کسی چیز؟ کے بارے میں اختلاف ہوتا تھا' تو وہ لوگ اس کی طرف رجوع کرتے تھے اور اس کی رائے پر عمل کرتے تھے میں نے اس نوجوان کے بارے میں دریافت کیا' تو بتایا گیا

کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگلے دن میں جلدی آ گیا' تو میں نے دیکھا کہ وہ نوجوان مجھ سے پہلے وہاں پہنچ چکا تھا۔ میں نے اسے نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ ابوادریس کہتے ہیں: میں ان صاحب کا انتظار کرتا رہا' یہاں تک کہ انہوں نے نماز مکمل کر لی' تو میں سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا۔ میں نے انہیں سلام کیا اور میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں اللہ کی خاطر آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ کی خاطر؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کی خاطر' انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچا اور بولے: تم یہ خوشخبری حاصل کر لو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے لازم ہوگئی ہے' جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ میری خاطر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھتے ہیں اور میری خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابوادریس خولانی نامی راوی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔ یہ اپنے زمانے میں شام سے تعلق رکھنے والے علم قرأت کے ماہرین کے سردار ہیں۔

یہ وہ صاحب ہیں' جنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیخلاف جنگ کرنے کا انکار کیا تھا۔

جب انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: آپ کون ہوتے ہیں' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کریں اور خلافت کے حوالے سے ان کے ساتھ جھگڑا کریں۔ آپ ان کی مانند نہیں ہیں۔

آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (جیسی خاتون کے) شوہر نہیں ہیں۔ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جیسے حضرات) کے والد نہیں ہیں۔

آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد نہیں ہیں' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس بات سے ڈر گئے کہ کہیں وہ شام کے قاریوں کے ذہن خراب نہ کر دیں' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے بدلے کا طلبگار رہوں' تو انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو انہیں قتل نہیں کیا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا' لیکن وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل سے قصاص لینے میں رکاوٹ بن رہے ہیں' تو انہوں نے کہا آپ صبر سے کام لیں میں ان کے پاس جاتا ہوں اور حقیقت حال جاننے کی کوشش کرتا ہوں۔ پھر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا اور پھر ان سے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل کیا ہے' اور میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی: ان کے ساتھ میں بھی مقتول ہوں۔

اور ایک قول یہ ہے: ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور میں نے اس بارے میں بچنے کی کوشش کی۔

(لیکن) ابوادریس خولانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ کا مفہوم نہیں سمجھ سکے اور انہوں نے شام کی ایک جماعت کو اکٹھا کیا اور انہیں (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے کی ترغیب دی)۔

ذِكْرُ اِيجَابِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الزَّائِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کی محبت ایسے شخص کے لئے واجب ہو جانے کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے

576 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ صَالِحِ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرَى، فَاَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا اَتَى عَلَيْهِ، قَالَ: اَيْنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ: اَزُورُ اَخًا لِي فِيْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ، فَقَالَ: هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا ؟ قَالَ: لا، اِلا اَنِّيْ اُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو تعینات کر دیا۔ جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس آیا' تو اس فرشتے نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا: کیا اس نے تمہارے ساتھ کوئی اچھائی کی تھی جس کا تم بدلہ دے رہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! میں اللہ تعالیٰ کی خاطر اس سے محبت رکھتا ہوں' تو فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام رساں کے طور پر تمہارے پاس آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے' جس طرح تم اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اس شخص سے محبت رکھتے ہو''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ لِلْمُتَنَاصِحِيْنَ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کی محبت ایسے لوگوں کے لئے واجب ہو جانے کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے خیر خواہی رکھتے ہیں' اور ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں

577 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ اَبِيْ زُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلانِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لاُحِبُّكَ لِغَيْرِ دُنْيَا اَرْجُو اَنْ اُصِيبَهَا مِنْكَ، وَلا قَرَابَةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ، قَالَ: فَلاَيِّ شَيْءٍ ؟ قُلْتُ: لِلّٰهِ، قَالَ: فَجَذَبَ حُبْوَتِي، ثُمَّ قَالَ: اَبْشِرْ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْمُتَحَابُّونَ فِي اللّٰهِ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لا ظِلَّ اِلا ظِلُّهُ، يَغْبِطُهُمْ بِمَكَانِهِمِ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ ثُمَّ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَاَتَيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِ مُعَاذٍ .

فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: حُقَّتْ

مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَنَاصِحِينَ فِيَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ، وَهُمْ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالصِّدِّيقُونَ بِمَكَانِهِمْ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَبُوْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثُوَبٍ، يَمَانِيٌّ، تَابِعِيٌّ، مِنْ اَفَاضِلِهِمْ وَاَخْيَارِهِمْ، وَهُوَ الَّذِيْ قَالَ لَهُ الْعَنْسِيُّ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرَ بِنَارٍ عَظِيمَةٍ، فَأُجِّجَتْ وَخَوَّفَهُ اَنْ يَقْذِفَهُ فِيْهَا اِنْ لَمْ يُوَاتِهِ عَلٰى مُرَادِهِ، فَاَبٰى عَلَيْهِ، فَقَذَفَهُ فِيْهَا، فَلَمْ تَضُرَّهُ فَاسْتَعْظَمَ ذٰلِكَ، وَاَمَرَ بِاِخْرَاجِهِ مِنَ الْيَمَنِ، فَاُخْرِجَ فَقَصَدَ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَاَلَهُ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلَ؟ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا فَعَلَ الْفَتَى الَّذِيْ اُحْرِقَ؟ فَقَالَ: لَمْ يَحْتَرِقْ، فَتَفَرَّسَ فِيْهِ عُمَرُ اَنَّهُ هُوَ، فَقَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِاللّٰهِ، اَنْتَ اَبُوْ مُسْلِمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَخَذَ بِيَدِهِ عُمَرُ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَسُرَّا بِذٰلِكَ، وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَرَانَا فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَنْ اُحْرِقَ فَلَمْ يَحْتَرِقْ، مِثْلَ اِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَ: اِنَّهُ كَانَ لَهُ امْرَاَةٌ صَبِيحَةُ الْوَجْهِ، فَاَفْسَدَتْهَا عَلَيْهِ جَارَةٌ لَهُ، فَدَعَا عَلَيْهَا، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَعْمِ مَنْ اَفْسَدَ عَلَيَّ امْرَاَتِي فَبَيْنَمَا الْمَرْاَةُ تَتَعَشّٰى مَعَ زَوْجِهَا اِذْ قَالَتْ: انْطَفَاَ السِّرَاجُ؟ قَالَ زَوْجُهَا: لَا، فَقَالَتْ: فَقَدْ عَمِيتُ، لَا اُبْصِرُ شَيْئًا، فَاُخْبِرَتْ بِدَعْوَةِ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَلَيْهَا، فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ: اَنَا قَدْ فَعَلْتُ بِامْرَاَتِكَ ذٰلِكَ، وَاَنَا قَدْ غَرَّرْتُهَا وَقَدْ تُبْتُ، فَادْعُ اللّٰهَ يَرُدُّ بَصَرِي اِلَيَّ، فَدَعَا اللّٰهَ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ رُدَّ بَصَرَهَا، فَرَدَّهُ اِلَيْهَا.

۞۞ ابومسلم خولانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں' لیکن کسی دنیاوی وجہ سے نہیں رکھتا کہ جس کے بارے میں مجھے یہ اُمید ہو کہ مجھے آپ کی طرف سے وہ مل جائے گی اور نہ ہی میرے اور آپ کے درمیان کوئی قرابت ہے' جس کی وجہ سے میں یہ محبت رکھتا ہوں۔ حضرت معاذ نے دریافت کیا: تو پھر کس وجہ سے رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے راوی کہتے ہیں: انہوں نے میری چادر کا کنارہ کھینچا اور پھر ارشاد فرمایا: اگر تم سچ کہہ رہے ہو' تو تم یہ خوشخبری حاصل کرلو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ اس دن عرش کے سائے میں ہوں گے۔ جس دن عرش کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا اور ان لوگوں کے مقام پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے نکلا اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے انہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث سنائی' تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) میری محبت' میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ میری محبت' میری خاطر ایک دوسرے کی خیرخواہی رکھنے والے لوگوں کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ میری محبت' میری خاطر

ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والوں کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ میری محبت' میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ یہ لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے اور ان کے مقام پر انبیاء اور صدیقین رشک کریں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابو مسلم خولانی نامی راوی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔ یہ یمانی ہیں' اور تابعی ہیں۔ یہ تابعین میں سے فضیلت رکھنے والے اور بہتر لوگوں میں سے ایک ہیں۔ یہ وہ ہیں' جن سے عنسی نے یہ کہا تھا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے جواب دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

عنسی کے حکم کے تحت ڈھیر ساری آگ جلائی گئی' تو انہیں ڈرایا دھمکایا گیا کہ انہیں اس میں ڈال دیا جائیگا' اگر وہ اس کی مراد میں اس کا ساتھ نہیں دیں گے' لیکن انہوں نے اسے تسلیم نہیں کیا۔

تو اس نے انہیں آگ میں ڈال دیا' لیکن انہیں آگ کا کوئی نقصان نہیں ہوا' تو عنسی نے اس بات کو بہت بڑا شمار کیا۔ اس کے حکم کے تحت انہیں یمن بھجوا دیا۔ انہیں وہاں سے نکالا گیا' تو یہ مدینہ منورہ آ گئے وہاں ان کی ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے ان سے دریافت کیا: اس سے آئے ہو؟ انہوں نے اس بارے میں بتایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اس نوجوان کا کیا بنا جس کو جلایا گیا تھا' تو انہوں نے بتایا: وہ جلا نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندازہ لگا لیا کہ یہی وہ صاحب ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دیتا ہوں تم ابو مسلم ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کا ہاتھ تھام کر انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے اور انہوں نے انہیں پورا واقعہ سنایا' تو وہ دونوں حضرات اس پر بہت خوش ہوئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمیں اس امت میں ایسا شخص دکھایا ہے' جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح جلایا گیا' لیکن وہ جلا نہیں''۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: ان کی اہلیہ بہت خوبصورت تھیں۔ ان کی ایک پڑوسن نے اس خاتون کو خراب کرنے کی کوشش کی' تو انہوں نے اس کو بددعا دی: اے اللہ! جو میری بیوی کو خراب کرنا چاہتا ہے' تو اسے اندھا کر دے' تو وہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھی رات کا کھانا کھا رہی تھی۔ اسی دوران اس نے دریافت کیا: کیا تم نے چراغ بجھا دیا ہے؟ اس کے شوہر نے جواب دیا: جی نہیں' تو اس نے کہا میں اندھی ہو گئی ہوں۔ مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا۔

پھر اس عورت کو ابو مسلم کی اسے دی گئی بددعا کے بارے میں بتایا گیا' تو وہ عورت ان کے پاس آئی اور بولی: میں نے آپ کی بیوی کے بارے میں اس طرح کرنے کی کوشش کی تھی۔

میں نے اسے دھوکہ بھی دیا اب میں توبہ کرتی ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میری بینائی کو واپس کر دے۔ انہوں نے اللہ سے دعا کی اور یہ کہا: اے اللہ! اس عورت کی بینائی کو واپس کر دے تو اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بینائی کو واپس کر دیا۔

ذِكْرُ الاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اسْتِمَالَةَ قَلْبِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِمَا لا يَحْظُرُهُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی اس حوالے سے دلجوئی کرے جو کتاب وسنت کی رو سے ممنوع نہ ہو

578 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَامَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيْنَ اَبِيْ ؟ قَالَ: فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفّٰى دَعَاهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ فِي النَّارِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے دریافت کیا: میرے والد کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جہنم میں، جب وہ مڑ کر واپس گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور ارشاد فرمایا: میرا باپ اور تمہارا باپ جہنم میں ہیں۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَلِيسَ الصَّالِحَ بِالْعَطَّارِ الَّذِيْ مَنْ جَالَسَهُ عَلِقَ بِهٖ رِيحُهُ وَاِنْ لَّمْ يَنَلْ مِنْهُ

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نیک ہم نشین کو عطار کے ساتھ تشبیہ دینا، جس کے ساتھ آدمی بیٹھتا ہے تو اس کی خوشبو اس تک پہنچتی ہے اگرچہ وہ اس سے خوشبو خریدتا نہیں ہے

579 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ، اِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ، اَصَابَكَ رِيحُهُ، وَمَثَلُ الْجَلِيسِ السُّوْءِ مَثَلُ الْقَيْنِ، اِنْ لَمْ يُحْرِقْكَ بِشَرَرِهٖ، عَلِقَ بِكَ مِنْ رِيحِهٖ .

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نیک ہم نشین کی مثال عطار کی مانند ہے اگر تم اس سے کچھ خریدتے نہیں ہو تو بھی اس کی خوشبو تم تک پہنچ جائے گی اور برے ہم نشین کی مثال لوہار کی طرح ہے اگر وہ اپنے شرارے کے ذریعے تمہیں جلاتا نہیں ہے تو بھی اس کی بدبو تم تک پہنچے گی''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَنَاجِي الْمُسْلِمَيْنِ بِحَضْرَةِ ثَالِثٍ مَعَهُمَا

اس بات کی ممانعت کہ دومسلمان تیسرے کی موجودگی میں آپس میں سرگوشی میں بات کریں

580 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ ثَالِثٍ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''دوآدمی تیسرے کو چھوڑ کرآپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَنَاجِي الْمُسْلِمَيْنِ وَبِحَضْرَتِهِمَا اِنْسَانٌ ثَالِثٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' دومسلمان سرگوشی میں بات کریں' جبکہ ان کے ساتھ تیسرا فرد بھی موجود ہو

581 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ حُبَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، اَنَا وَرَجُلٌ اٰخَرُ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُكَلِّمُهُ، فَقَالَ لَهُمَا: اسْتَرْخِيَا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ .

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میرے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ ایک اور شخص آیا اوران کے ساتھ بات چیت کرنے لگا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں صاحبان سے کہا آپ دونوں پرے ہوجائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے:

''دوآدمی تیسرے کو چھوڑ کرآپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَنَاجِي الْمُسْلِمَيْنِ بِحَضْرَةِ اثْنَيْنِ جَائِزٌ

اس روایت کا تذکرہ' جواس بات پر دلالت کرتی ہے' مزید دوآدمیوں کی موجودگی میں دومسلمانوں کا سرگوشی میں بات کرنا جائز ہے

582 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِي بِالسُّوقِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ، وَلَيْسَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ الرَّجُلِ الَّذِي يُرِيدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ، فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا، حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً، فَقَالَ لِي وَلِلرَّجُلِ الَّذِي دَعَا، اسْتَرْخِيَا، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ .

❀❀ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' خالد بن عتبہ کے بازار میں موجود گھر کے پاس موجود تھے۔ وہاں ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کرنا چاہی۔ اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ میرے علاوہ اور اس شخص کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا جو ان کے ساتھ سرگوشی میں بات کرنا چاہتا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اور شخص کو بلوایا' یہاں تک کہ ہم چار افراد ہو گئے' تو انہوں نے مجھے اور جس شخص کو انہوں نے بلوایا تھا اسے یہ کہا کہ تم دونوں پرے ہو جاؤ۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو آدمی ایک کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ' جو ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

583 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَلا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا حَتّٰى يَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم لوگ تین آدمی ہو' تو دو آدمی اپنے ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں' یہاں تک کہ جب وہ لوگوں میں گھل مل جائیں (تو آپس میں سرگوشی میں بات کر سکتے ہیں)' کیونکہ یہ چیز اسے غمگین کر دے گی''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

584 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَاَرْبَعَةٌ؟ قَالَ: لا يَضُرُّكَ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمی اپنے (تیسرے) ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں' کیونکہ یہ چیز اسے غمگین کر دے گی''۔

ابو صالح نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اگر چار آدمی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَجَالِسِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جس میں مسلمانوں کے درمیان بیٹھنے کی صفت کے بارے میں بتایا گیا ہے

585 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَلْمَجَالِسُ ثَلَاثَةٌ: سَالِمٌ، وَغَانِمٌ، وَشَاجِبٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجالس کی تین قسمیں ہیں۔ (یعنی محفل میں تین طرح کے لوگ شریک ہوتے ہیں) سلامتی والا (یعنی جو خاموش رہتا ہے) اور غنیمت حاصل کرنے والا (یعنی جو بھلائی کا حکم دیتا ہے) اور غمگین ہونے والا (جو غلط بات کرتا ہے)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَجَالِسَ اِذَا تَضَايَقَتْ كَانَ عَلَيْهِمُ التَّوَسُّعُ وَالتَّفَسُّحُ دُوْنَ اَنْ يُّقِيْمَ اَحَدُهُمْ اٰخَرَ عَنْ مَّجْلِسِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب محفل کے افراد تنگ ہوں تو ان پر یہ بات لازم ہے وہ کشادگی اور فراخی اختیار کریں جبکہ ان میں کوئی شخص ان میں سے کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھائے نہیں

586 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَرَادِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ الرَّسْعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدَ فِيْهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ایک شخص دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے بلکہ تم کشادگی اور وسعت اختیار کرو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُقِيْمَ الْمَرْءُ اَحَدًا مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَقْعُدُ فِيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے

587 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهٖ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے ہرگز نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اَحَقُّ بِمَوْضِعِهٖ اِذَا قَامَ مِنْهُ بَعْدَ رُجُوْعِهٖ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس میں یہ بات بتائی گئی ہے' جب آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے' تو وہاں واپس آنے کے بعد وہ اس جگہ کا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوتا ہے

588 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص کسی محفل سے اٹھ کر جائے اور پھر وہاں واپس آجائے' تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حق دار ہے''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اتِّكَاءِ الْمَرْءِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا جَلَسَ

آدمی جب بیٹھا ہوا ہو' تو اپنے بائیں طرف ٹیک لگانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

589 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ کو بائیں طرف موجود تکیے پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَفَرُّقَ الْقَوْمِ عَنِ الْمَجْلِسِ عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ يَكُوْنُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کچھ لوگ اپنی محفل میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے بغیر اٹھ کر چلے جاتے ہیں' تو یہ بات قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی

590 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَارَةَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَارَةَ الْحَافِظُ، بِالْكَرْجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ

اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ مَجْلِسٍ، فَتَفَرَّقُوا مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کچھ لوگ کسی محفل میں اکٹھے ہوتے ہیں' پھر اس محفل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے بغیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے بغیر جدا ہو جاتے ہیں' تو یہ چیز قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَسْرَةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا تَلْزَمُ مَنْ ذَكَرْنَاهُ وَاِنْ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ حسرت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ اس شخص کو لازم ہوگی' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اگرچہ اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا جائے

591 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَّا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنْ اُدْخِلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کچھ لوگ کسی جگہ پر اکٹھے بیٹھتے ہیں اور وہ وہاں اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے' تو یہ چیز قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی' اگرچہ انہیں ثواب کے لئے جنت میں داخل کر دیا جائے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ افْتِرَاقِ الْقَوْمِ عَنْ مَجْلِسِهِمْ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' لوگ اپنی محفل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اٹھ کر چلے جائیں

592 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ الْفَرْغَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَّا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ کسی جگہ پر بیٹھتے ہیں اور وہ وہاں اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے' تو یہ چیز قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی' اگرچہ وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنْ مَجْلِسِهِ خُتِمَ لَهُ بِهِ إِذَا كَانَ مَجْلِسَ خَيْرٍ، وَكَفَّارَةٌ لَهُ إِذَا كَانَ مَجْلِسَ لَغْوٍ

ان الفاظ کا تذکرہ' جب کوئی شخص محفل سے اٹھتے وقت ان الفاظ کو پڑھ لے گا' تو ان پر مہر لگا دی جاتی ہے' جبکہ وہ محفل بھلائی کی ہو اور اگر وہ لغو محفل ہو' تو یہ کلمات اس کے لئے کفارہ بن جاتے ہیں

593 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِي هِلَالٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ اَحَدٌ فِي مَجْلِسِ لَغْوٍ اَوْ مَجْلِسِ بَاطِلٍ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا كَفَّرَتْهُنَّ عَنْهُ، وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ، اِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ،

قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنِي بِنَحْوِ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ کلمات ایسے ہیں' جو بھی شخص کسی لغو محفل میں' یا باطل محفل میں موجود رہا ہو اور وہاں اٹھتے وقت ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھ لے' تو یہ کلمات اس کا کفارہ بن جائیں گے اور جو شخص کسی بھی بھلائی کی محفل میں' یا ذکر کی محفل میں ان کلمات کو پڑھ لے گا' تو ان کلمات پر اس کے نام کی مہر لگ جائے گی۔ جس طرح کسی صحیفے پر مہر لگائی جاتی ہے۔ (وہ کلمات یہ ہیں)

''تو پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: اسی طرح کی روایت عبدالرحمان بن ابوعمرو نے مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل ہونے کے طور پر مجھے سنائی تھی۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلا لِقَائِلِ مَا وَصَفْنَا مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مِنْ لَّغْوٍ

اس بات کا تذکرہ ٗہم نے ٗجو کلمات ذکر کیے ہیں ان کے پڑھنے والے شخص کی ٗاللہ تعالیٰ ان چیزوں کی مغفرت کر دیتا ہے ٗجو اس محفل میں اس سے لغو حرکت ہوئی تھی

594 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجَنَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ كَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ، اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ٗنبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کسی ایسی محفل میں شریک ہو ٗجہاں فضول گفتگو زیادہ ہو اور وہ وہاں سے اٹھنے سے پہلے یہ پڑھ لے۔

”تو پاک ہے ٗاے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں“۔

تو اس شخص نے اس محفل میں جو بھی غلطی کی ہوگی اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

14 - بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الطَّرِيْقِ

باب: راستے میں بیٹھنا

595 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجْلِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلا الْمَجْلِسَ، فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ، قَالُوْا: مَا حَقُّ الطَّرِيْقِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكُفُّ الْاَذَى، وَرَدُّ السَّلامِ، وَالامْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لئے اس طرح بیٹھے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ ہم اس طرح بیٹھ کر آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بیٹھنے پر اصرار کر رہے ہو' تو راستے کو اس کا حق دو۔ لوگوں نے دریافت کیا: راستے کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگاہ کو جھکا کر رکھنا' تکلیف دہ چیز کو روک کر رکھنا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

596 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَنْ تَجْلِسُوا بِاَفْنِيَةِ الصُّعُدَاتِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لا نَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ وَلا نُطِيقُهُ، قَالَ: اِمَّا لا فَاَدُّوا حَقَّهَا قَالُوْا: وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: رَدُّ التَّحِيَّةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَغَضُّ الْبَصَرِ، وَاِرْشَادُ السَّبِيلِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تم لوگ گھروں کے تھڑوں پر بیٹھو۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے (یعنی ہم ایسا کرنے پر

مجبور ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا ہے' تو پھر تم اس کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے دریافت کیا۔ اس کا حق کیا ہے؟ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سلام کا جواب دینا' چھینکنے والا جب اللہ کی حمد بیان کرے' تو اسے جواب دینا، نگاہ کو جھکا کر رکھنا اور راستے کی طرف رہنمائی کرنا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْخِصَالِ الَّتِي يَحْتَاجُ اَنْ يَّسْتَعْمِلَهَا مَنْ جَلَسَ عَلٰى طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ

ان آداب کو اختیار کرنے کا حکم ہونا کہ راستے میں بیٹھنے والے شخص کے لئے جن پر عمل کرنا ضروری ہے

597 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اِنْ اَبَيْتُمْ اِلَّا اَنْ تَجْلِسُوا، فَاهْدُوا السَّبِيْلَ، وَرُدُّوا السَّلَامَ، وَاَغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ انصار کی ایک محفل کے پاس سے گزرے' تو ارشاد فرمایا:
''اگر تم بیٹھنے پر اصرار کرتے ہو' تو راستے کی طرف رہنمائی کرو اور سلام کا جواب دو اور ضرورت مند کی مدد کرو''۔

ذِكْرُ مَا يُقَالُ لِلْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ عِنْدَ عُطَاسِهِ

اس بات کا تذکرہ' جب چھینکنے والا شخص چھینکنے کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے' تو اسے کیا کہا جائے؟

598 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ، فَلْيَرُدَّ مَا اسْتَطَاعَ، وَلَا يَقُلْ: هَاهْ، فَاِنَّهُ اِذَا قَالَ: هَاهْ، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى مَنْ سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

توضیح مصنف: لَمْ اَسْمَعْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ فَحَقٌّ، قَالَهُ الشَّيْخُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے' جبکہ کسی شخص کو جمائی آئے' تو وہ جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے اور ''ہاؤ'' نہ کہے' کیونکہ جب وہ ''ہاؤ'' کہتا ہے' تو شیطان اس پر ہنستا ہے اور جب کسی شخص کو چھینک آئے' تو وہ الحمدللہ کہے اور جو اس کو حمد کہتے ہوئے سنے اس پر لازم ہے وہ یرحمک اللہ کہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسحاق نامی راوی کی زبانی (روایت کے الفاظ میں) لفظ ''فحق'' (تو یہ بات

لازم ہے) نہیں سنا ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُجِيبُ بِهِ الْعَاطِسُ مَنْ يُشَمِّتُهُ بِمَا وَصَفْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ جب چھینکنے والے کو کوئی شخص اس طریقے کے مطابق جواب دے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو چھینکنے والے پر اسے کیا جواب دینا لازم ہوتا ہے؟

599 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فِيْ غَزَاةٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ سَالِمٌ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ فِيْ نَفْسِهِ، فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ: كَاَنَّكَ وَجَدْتَ فِيْ نَفْسِكَ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ تَذْكُرَ اُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ، فَقَالَ سَالِمٌ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ، اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَوْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلْيَقُلْ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ.

ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: میں سالم بن عبید کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوا۔ حاضرین میں ایک صاحب کو چھینک آ گئی تو انہوں نے کہا: السلام علیکم تو سالم نے کہا: تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری والدہ پر بھی سلام ہو اس آدمی کو یہ بہت برا لگا۔ سالم نے اس سے کہا تمہیں شاید یہ بات بری لگی ہے۔ وہ بولا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میری والدہ کا تذکرہ کیا جائے۔ خواہ بھلائی کے ساتھ کیا جائے یا برائی کے ساتھ کیا جائے تو سالم نے کہا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے۔ ایک صاحب کو چھینک آ گئی تو انہوں نے کہا: السلام علیکم کہا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری والدہ پر بھی ہو؟ جب کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے الحمد لله على كل حال کہنا چاہئے یا الحمد لله رب العلمين کہنا چاہئے اور دوسرا شخص اس کے جواب میں یرحمك الله کہے اور وہ شخص اسے یہ کہے يغفر الله لكم (اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے)

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْكِ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ اِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا

چھینکنے والا شخص جب اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتا تو اسے جواب دینے کو ترک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

600 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ اَوْ فَسَمَّتَ اَحَدَهُمَا، وَتَرَكَ الْاٰخَرَ، قَالَ: اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمیوں کو چھینک آئی' تو آپ نے ان میں سے ایک کو چھینک کا جواب دیا: اور دوسرے کو نہیں دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ تَرْكُ التَّشْمِيتِ لِلْعَاطِسِ اِذَا لَمْ يَحْمِدِ اللّٰهَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم نہیں ہے' جب چھینکنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتا تو وہ اسے جواب دینے کو ترک کرے

601 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا اَوْ قَالَ: فَسَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ، فَقِيلَ لَهُ: رَجُلَانِ عَطَسَا، فَشَمَّتَّ اَحَدَهُمَا وَتَرَكْتَ الْاٰخَرَ ؟ قَالَ: اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدْهُ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا: (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور آپ نے دوسرے شخص کو جواب نہیں دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: دو آدمیوں کو چھینک آئی تھی۔ آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا ہے اور دوسرے کو نہیں دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی اور اس نے اس کی حمد بیان نہیں کی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان دو آدمیوں کا تذکرہ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چھینک آئی تھی

602 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا اَشْرَفُ مِنَ الْاٰخَرِ، فَعَطَسَ الشَّرِيفُ، فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ، وَعَطَسَ الْاٰخَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ، فَشَمَّتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِي، وَعَطَسَ هٰذَا فَشَمَّتَّهُ ؟، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا ذَكَرَ اللّٰهَ، فَذَكَرْتُهُ، وَاَنْتَ نَسِيتَ فَنَسِيتُكَ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے سے معزز حیثیت کا مالک تھا۔ معزز آدمی کو چھینک آئی' تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی۔ دوسرے شخص کو چھینک آئی'

تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھینک کا جواب دیا۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے چھینک آئی تھی' تو آپ نے مجھے' تو جواب نہیں دیا۔ اس شخص کو چھینک آئی ہے' تو آپ نے اسے جواب دیدیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تھا' تو میں نے اس کا ذکر کیا اور تم بھول گئے تھے تو میں بھی تمہیں بھول گیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَزْكُوْمَ يَجِبُ اَنْ يُشَمَّتَ عِنْدَ اَوَّلِ عَطْسَتِهِ ثُمَّ يُعْفٰى عَنْهُ فِيمَا بَعْدَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس شخص کو زکام ہوا اس کے حوالے سے یہ بات لازم ہے' جب وہ پہلی مرتبہ چھینکے' تو اسے جواب دے دیا جائے' اس کے بعد اسے چھوڑ دیا جائے

603 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرَى، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ.

ایاس بن سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں: مجھے میرے والد نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص کو چھینک آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے'' پھر اسے دوسری مرتبہ چھینک آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کو زکام ہے''۔

16- بَابُ الْعُزْلَةِ

باب 16: گوشہ نشینی اختیار کرنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْعُزْلَةَ عَنِ النَّاسِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ بَعْدَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ لوگوں کو چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے بعد سب سے افضل عمل ہے

604 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ الْقَارِظِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مَجْلِسٍ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا؟ فَقُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: رَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى عُقِرَتْ أَوْ يُقْتَلَ، أَفَأُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ؟ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: امْرُؤٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْتَزِلُ شُرُورَ النَّاسِ، أَفَأُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: الَّذِي يُسْأَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کے سر پکڑ کر (جہاد کے لئے جائے) یہاں تک کہ اس (گھوڑے) کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا وہ شخص قتل کر دیا جائے کیا میں تمہیں اس سے بعد والے شخص کے بارے میں بتاؤں۔ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہتا ہو نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور لوگوں کے شر سے لاتعلق رکھتا ہو کیا میں تمہیں سب سے زیادہ برے شخص کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس سے اللہ کے نام سے مانگا جائے اور وہ نہ دے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الاعْتِزَالَ فِي الْعِبَادَةِ يَلِي الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِي الْفَضْلِ

اس بات کا تذکرہ عبادت کیلئے الگ تھلگ رہنا' فضیلت کے اعتبار سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے بعد ہے

605 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَلا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ اِنَّ خَيْرَ النَّاسِ رَجُلٌ يُمْسِكُ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ؟ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ غَنَمِهٖ، يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا، وَاُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ، رَجُلٌ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تمہیں سب سے بہتر شخص کے بارے میں بتاؤں؟ سب سے بہتر شخص وہ ہے' جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر (جہاد کے لئے جاتا ہے) میں تمہیں اس کے بعد والے شخص کے بارے میں بتاتا ہوں یہ وہ شخص ہے' جو الگ تھلگ اپنی بکریوں میں رہتا ہے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا کرتا ہے اور میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں بتاتا ہوں۔ یہ وہ شخص ہے' جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہیں دیتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الاعْتِزَالَ لِمَنْ تَفَرَّدَ بِغَنَمِهٖ مَعَ عِبَادَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا يَسْتَحِقُّ الثَّوَابَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اِذَا لَمْ يَكُنْ يُؤْذِي النَّاسَ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ علیحدگی اختیار کرنا اس شخص کے لئے' جو اللہ کی عبادت کے ہمراہ اپنی بکریوں کے ساتھ الگ ہو جاتا ہے ایسا شخص اس ثواب کا مستحق بنتا ہے

جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' جبکہ وہ اپنی زبان اور ہاتھوں کے ذریعے لوگوں کو اذیت نہ پہنچائے

606 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبِ الْبَلْخِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ: رَجُلٌ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرے اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

7- كِتَابُ الرَّقَائِقِ

کتاب 7: (دلوں کو) نرم کرنے والی روایات

1- بَابُ الْحَيَاءِ

باب 1: حیا کے بارے میں روایات

607 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُولٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

مَا سَمِعَ الْقَعْنَبِيُّ مِنْ شُعْبَةَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَهُ الشَّيْخُ.

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں نے پہلی نبوت (یعنی سابقہ انبیاء علیہم السلام) کے کلام میں سے جو چیز پائی ہے اس میں سے ایک بات یہ ہے:

''جب تمہیں شرم نہ آئے' تو پھر جو چاہے کرو''۔

قعنبی نامی راوی نے شعبہ سے صرف یہی حدیث سنی ہے' یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الْحَيَاءِ عِنْدَ تَزْيِينِ الشَّيْطَانِ لَهُ ارْتِكَابَ مَا زُجِرَ عَنْهُ

607- إسناده صحيح، على شرط الشيخين. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند 5/273، والطبراني 17/651، والقضاعي 1156. عن أبي خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد 4797 في الأدب: باب في الحياء، والطبراني 17/651، والقضاعي 1153 من طرق عن القعنبي عبد الله بن مسلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 621، وأحمد 4/121 و122، البخاري 3484 في أحاديث الأنبياء، وفي الأدب المفرد 1316، وأبو نعيم في الحلية 4/370، والبيهقي في السّنن 10/192، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 83 من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/121 و122 و5/273، وأبو نعيم في الحلية 4/370 من طريق سفيان الثوري، والبخاري 3483 في أحاديث الأنبياء، وفي الأدب المفرد 597 ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 3597 من طريق زهير، وابن ماجة 4183 في الزهد: باب الحياء من طريق جرير، وأبو نعيم في الحلية 8/124 من طريق فضيل بن عياض، كلهم عن منصور، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20149 عن معمر، عن الأعمش، عن أبي الضحى، عن مسروق، عن أبي مسعود. وفي الباب عن حذيفة عند أحمد 5/383 و405، وأبي نعيم في الحلية 4/371، وفي أخبار أصبهان 2/78، والخطيب في تاريخ بغداد 12/135، 136، وإسناده صحيح على شرط مسلم.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اس وقت حیا کو اختیار کرے' جب شیطان اس کے سامنے اس چیز کو آراستہ کرتا ہے' جس کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہے

608 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حیا' ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا اور فحش گوئی' جفاء کا حصہ ہے اور جفاء' جہنم میں ہوگی''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

609 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بن زيد قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا اور فحش گوئی' جفاء کا حصہ ہے اور جفاء جہنم میں ہوگی''۔

608– إسناده حسن، محمد بن عمرو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة في الإيمان ص 13، وأحمد 2/501، والترمذي 2009 في البر والصلة: باب ما جاء في الحياء، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 75، وابن وهب في الجامع 73، والحاكم في المستدرك 1/52، 53 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. قال الترمذي: حسن صحيح. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن ابن عمر في الحديث برقم 610. وعن أبي بكرة عند البخاري في الأدب المفرد 1314، وابن ماجة 4184 في الزهد: باب الحياء، والطبراني في الصغير 2/115، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 72، وأبي نعيم في الحلية 3/60، والطحاوي في مشكل الآثار 4/237، 238، وصححه الحاكم 1/52 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وعن عمران بن الحصين عند الطبراني في الصغير 2/11، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 76، وأبي نعيم في الحلية 3/59، 60. وعن أبي أمامة عند الحاكم في المستدرك 1/52، وصححه ووافقه الذهبي.

609– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سليمان بن داوُد، فمن رجال مسلم. وتقدم قبله من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَيَاءَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ الْإِيمَانِ اِذِ الْإِيمَانُ شُعَبٌ لِاَجْزَاءٍ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس بات کا بیان کا تذکرہ حیا ایمان کے اجزاء میں سے ایک جز ہے کیونکہ ایمان کے اجزاء کے مختلف شعبے ہیں جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

610 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا بن اَبِى السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فإن الحياء من الإيمان .

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ دَعْهُ لَفْظَةُ زَجْرٍ يُرَادُ بها ابتداء أمر مستأنف.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں تلقین کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے رہنے دو' کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ: ''تم اسے چھوڑ دو''۔

اس سے مراد ایسی ممانعت ہے' جو معاملے کے آغاز میں نئے سرے سے ہو۔

610– حديث صحيح، ابن أبى السرى:صدوق إلا أن له أوهاما كثيرة، وقد توبع عليه كما يأتى. وباقى رجاله ثقات على شرط الشيخين. وهو عند عبد الرزاق فى المصنف 20146 ، ومن طريقه أخرجه مسلم 36 فى الإيمان: باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها، وابن منده فى الإيمان 175 . وأخرجه مالك 3/98 فى باب ما جاء فى الحياء، ومن طريقه أحمد 2/56، والبخارى 24 فى الإيمان: باب الحياء من الإيمان، وفى الأدب المفرد 602 ، وأبو داوُد 4795 فى الأدب: باب فى الحياء ، والنسائى 8/121 فى الإيمان: باب الحياء ، وابن منده فى الإيمان 176 عن الزهرى، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 625 ، وأحمد 2/9، ومسلم 36 أيضًا، والترمذى 2615 فى الإيمان: باب ما جاء أن الحياء من الإيمان، وابن ماجة 58 فى المقدمة، وابن منده 174 ، من طريق سفيان بن عيينة، والبخارى 6118 فى الأدب: باب الحياء ، وفى الأدب المفرد 602 ، وابن أبى الدنيا فى مكارم الأخلاق 73 ، والبغوى فى شرح السُّنة 3594 ، وابن منده 176 من طريق عبد العزيز الماجشون، وابن منده 176 من طريق شعيب بن أبى حمزة، والطبرانى فى الصغير 1/263 من طريق قرة بن عبد الرحمٰن، أربعتهم عن الزهرى، به.

2- بَابُ التَّوْبَةِ

باب 2: توبہ کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّدَمَ تَوْبَةٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: ندامت توبہ ہے

611- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ وَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فدل على رجل فقال إنه قتل مائة فَهَلْ لَهٗ تَوْبَةٌ قَالَ نَعَمْ مَنْ يَّحُولُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ائْتِ اَرْضَ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا نَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُ مَلَكٌ فِىْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ اَيُّهُمَا كَانَ اَقْرَبَ فَهِيَ لَهٗ فَقَاسُوْهُ فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ أراد فقبضته بها ملائكة الرحمة . (0: 00)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے لوگوں کو قتل کیا تھا۔ اس نے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا' تو اس کی رہنمائی ایک راہب کی طرف کی گئی۔ وہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ اس نے ننانوے لوگوں کو قتل کیا ہے۔ کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے۔ راہب نے جواب دیا: جی نہیں' تو اس شخص نے اس

611- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 2766 46 في التوبة: باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله. وأخرجه أحمد 3/20 و72، وابن ماجة 2622 في الديات: باب هل لقاتل مؤمن توبة. وسيرد برقم 615 من طريق شعبة، عن قتادة، به. ويخرج هناك.

راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو کی تعداد کو مکمل کر لیا پھر اس نے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا' تو اس کی رہنمائی ایک شخص کی طرف کی گئی۔ اس نے بتایا: اس نے ایک سو لوگوں کو قتل کیا ہے۔ کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! تمہارے اور توبہ کے درمیان کون سی چیز رکاوٹ بن سکتی ہے؟ تم فلاں سرزمین میں چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی اللہ تعالیٰ کی (وہاں رہ کر) عبادت کرنا اور واپس اپنی سرزمین کی طرف نہ آنا' کیونکہ یہ برائی کی جگہ ہے۔ وہ شخص روانہ ہوا' یہاں تک کہ جب وہ نصف راستے میں پہنچا' تو اسے موت نے آلیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اختلاف ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ شخص توبہ کرتے ہوئے خلوصِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف آتے ہوئے' ہمارے پاس آیا ہے۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی پھر ایک فرشتہ ایک انسان کی شکل میں ان کے پاس آیا۔ ان لوگوں نے اسے اپنے درمیان ثالث تسلیم کیا' تو فرشتے نے کہا: دونوں طرف کی زمین کو ناپ لو۔ ان میں سے جس کے زیادہ قریب ہو گا یہ اس کا حصہ شمار ہو گا۔ ان فرشتوں نے اس زمین کو ناپا انہوں نے اس شخص کو اس زمین کے زیادہ قریب پایا جہاں وہ جا رہا تھا' تو رحمت کے فرشتوں نے اسے قبضے میں لے لیا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا اَسْنَدَ لِلنَّاسِ خَبَرَ أَبِيْ سَعِيْدِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ وہ روایت صحیح ہے' جس کی سند لوگوں کے سامنے بیان کی گئی ہے' جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

612 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بن نَاجِيَةَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْتَامٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بن مغول عن منصور عن خيثمة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): قِيْلَ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّدَمُ توبة قال نعم. (1: 2)

612– رجاله على انقطاعه رجال الصحيح . وسيورده المؤلف برقم 614، بهذا الإسناد. وله طريق اخر موصول يصح به أخرجه ابن ابى شيبة 9/361 و362، والحميدى 105 ، وأحمد 3568 و 4124 ، وابن ماجة 4252 فى الزهد: باب ذكر التوبة، والبغوى فى شرح السُّنة 1307 ، والقضاعي في مسند الشهاب 13 و 14 ، والفسوى فى المعرفة والتاريخ 3/135 و136 و362،

والحاكم فى المستدرك 4/243، والبيهقى فى السنن 10/154 وعن عائشة عند أحمد 6/264 ولفظه فإن التوبة من الذنب الندم والاستغفار وإسناده صحيح. وعن وائل بن حجر عند الطبرانى 22/41 وفى سنده إسماعيل بن عطّاء البجلى. وعن ابى سعد الأنصارى عند الطبرانى أيضًا 22/306، وأبى نعيم 10/398، وابن مندة فى المعرفة 2/145/1،

قال الهيثمى فى المجمع 10/199: وفيه من لم أعرفه. وعن أبى هريرة عند الطبرانى فى الصغير 1/69، وانظر مجمع الزوائد 10/198–199.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے دریافت کیا گیا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ندامت توبہ ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے۔

613 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحِ السهمي حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا الطَّوِيلَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ آقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَدَمِ تَوْبَةٌ ؟ قَالَ نَعَمْ. (1: 2)

حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ ''ندامت' توبہ ہوتی ہے'' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

614 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ اَخْبَرَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مغول عن منصور عن خيثمة

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

(متن حدیث): اَلنَّدَمِ تَوْبَةٌ . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ندامت توبہ ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ النَّدَمِ وَالتَّاَسُّفِ عَلٰى مَا فَرَطَ مِنْهُ رَجَاءَ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوْبَهُ بِهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی کوتاہیوں پر ندامت اور افسوس کے اظہار کو لازم کرلے' یہ امید کرتے ہوئے کہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا

615 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حدثنا بن اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ' عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

614– إسناده ضعيف لضعف محفوظ ابن أبي توبة، وباقي رجاله رجال الصحيح وأخرجه الحاكم 4/243 . وأخرجه البزار 3239 عن عمرو بن مالك . قال الهيثمي في المجمع 10/199: رواه البزار عن شيخه عمرو بن مالك الرواسي، وضعفه غير واحد، ووثقه ابن حبان. وهذا الحديث على ضعفه شاهد لحديث ابن مسعود المتقدم . وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/251 من طريق المسيب بن واضح، بهذا الإسناد. وأخرجه الخطيب في تاريخ بغداد 9/405 من طريق حسام بن مصك، عن منصور، به. وتقدم برقم 612 من طريق مخلد بن يزيد الحراني.

(متن حدیث): كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَمَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ تَقَرَّبِي وَإِلَى هٰذِهِ تباعدي أقرب إلى هذه بشبر فغفرله.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے میں انسانوں کو قتل کیا تھا پھر وہ شخص روانہ ہوا تا کہ اس بارے میں دریافت کرے وہ ایک راہب کے پاس آیا۔ راہب سے دریافت کیا: کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے' تو اس نے جواب دیا: جی نہیں' تو اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا پھر وہ دریافت کرتا رہا' تو ایک شخص نے اس سے کہا تم فلاں بستی میں چلے جاؤ پھر اس شخص کو موت آ گئی اور وہ فوت ہو گیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اختلاف ہو گیا' تو اللہ تعالیٰ نے زمین کے اس (حصے) کی طرف وحی کی کہ تم قریب ہو جاؤ۔ دوسرے حصے کی طرف وحی کی کہ تم دور ہو جاؤ' تو اس شخص کو ایک بالشت اس حصے (یعنی جہاں وہ جا رہا تھا) کے قریب پایا گیا تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ عِنْدَ السَّهْوِ وَالْخَطَأِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سہو اور خطا کے صدور کے وقت' توبہ اور اللہ کی بارگاہ میں رجوع کو لازم کر لے

616 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي آخِيَّتِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِيَّتِهِ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُو ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيمَانِ فَأَطْعِمُوا طعامكم الأتقياء وولوا معروفكم المؤمنين. (3: 28)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

615- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 3470 في أحاديث الأنبياء، ومسلم 2766 48 في التوبة: باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2766 47 عن عبيد اللّٰه بن معاذ العنبري، عن أبيه، عن شعبة، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم 611 من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، به، فانظره.

616- إسناده ضعيف، وأخرجه أبو يعلى 1106 و 1332 من طريقين عن أبي عبد الرحمٰن المقرء عبد اللّٰه بن يزيد، عن سعيد بن أبي أيوب، بهذا الإسناد. وقد تحرف أبو سليمان الليثي في 1332 إلى التيمي.

''مومن اور ایمان کی مثال ایک ایسے گھوڑے کی مانند ہے' تو اپنی کھونٹی میں ہوتا ہے وہ گھوم پھر کر پھر اسی جگہ آ جاتا ہے۔ مومن گھول جاتا ہے' تو پھر وہ واپس ایمان کی طرف آ جاتا ہے۔لوگو! اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھلاؤ اور اپنی اچھائیوں کا رُخ اہل ایمان کی طرف کرو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّوْبَةِ فِي اَوْقَاتِهِ وَاَسْبَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے اوقات اور اسباب میں توبہ کو لازم کرلے

617 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متنِ حدیث): اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ يَسْتَيْقِظُ عَلٰى بَعِيْرِهِ أضله بأرض فلاة .(3: 67)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے' جو بیدار ہو کر اس اونٹ کو پالیتا ہے' جسے وہ بے آب و گیاہ زمین میں گم کر چکا تھا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْبَعِيْرِ الضَّالِّ الَّذِيْ تُمَثَّلُ هٰذِهِ الْقِصَّةُ بِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس گمشدہ اونٹ کے بارے میں ہے' جس کی مثال اس واقعے میں بیان کی گئی ہے

618 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

617- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 6309 في الدعوات: باب التوبة، ومسلم 2747 8 في التوبة: باب في الحيض على التوبة، كلاهما عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 6309 أيضًا عن إسحاق، ومسلم 2747 عن أحمد الدارمي، كلاهما عن حبان بن هلال، عن همام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/312 من طريق عمر بن إبراهيم، عن قتادة، به . 1303 من طريق إسحاق بن أبي طلحة، عن أنس. وفي الباب عن ابن مسعود في الحديث التالي. وعن أبي هريرة سيرد برقم 621 . وعن النعمان بن بشير عند مسلم 2745 . وعن البراء بن عازب عند مسلم 2746 .

618- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 1/383 عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري 6308 في الدعوات: باب التوبة، عن أبي معاوية، به. وعن شعبة وأبي مسلم، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في الحلية 4/129 من طريق أبي عوانة، عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 6308 ، ومسلم 2744 3 و 4 في التوبة: باب في الحض على التوبة والفرح بها، والترمذي 2498 في صفة القيامة، وأبو نعيم في الحلية 4/129، والبغوي في شرح السُّنة 1301 و 1302 من طرق عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الحارث بن سويد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/383، والبخاري 6308 تعليقًا .

(متن حدیث): اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلَكَةٍ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِي طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِي فَاَمُوتُ فِيهِ فَرَجَعَ اِلٰى مَكَانِهِ الَّذِي اَضَلَّهَا فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ غَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَاْسِهِ عَلَيْهَا زَادُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَاللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ من هٰذَا الرَّجُل . (3: 67)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کے توبہ کرنے پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے' جو کسی ویران سنسان' ہلاکت کا شکار کر دینے والی جگہ پر موجود ہو۔ اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو' جس پر اس کا زادِراہ اس کا کھانا اور اس کی ضروریات کی چیزیں موجود ہوں اور پھر وہ شخص اس سواری کو گم کر دے' پھر وہ اس کی تلاش میں نکلے' یہاں تک کہ اسے موت آ جائے' تو وہ یہ سوچے کہ میں اپنی جگہ پر واپس چلا جاتا ہوں اور وہاں فوت ہو جاؤں گا' تو وہ شخص واپس اس جگہ چلا جائے جہاں اس نے اپنی سواری کو گم کیا تھا' تو اسی حالت کے دوران اس کی آنکھ لگ جائے پھر جب وہ بیدار ہوا اس کی سواری اس کے سر کے پاس موجود ہو' جس پر اس کا زادِراہ اور چیزیں موجود ہوں' تو اللہ تعالیٰ تم میں کسی ایک کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّوْبَةِ فِي جَمِيعِ اَسْبَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے تمام معاملات میں توبہ کو لازم کر لے

619 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ عَدِيٍّ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ

(متن حدیث): يَا عِبَادِي اِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَّالَمُوا يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا الَّذِي اَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَلَا اُبَالِي

فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ وَقَالَ فِي اٰخِرِهِ وَكَانَ اَبُو اِدْرِيسَ اِذَا حَدَّثَ بهذا الحديث حتّٰى على ركبتيه. (3: 68)

619- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 2577 في البر والصلة، والبخاري في الأدب المفرد 490، وأبو نعيم في الحلية 5/125، 126، والحاكم في المستدرك 4/241، من طرق عن أبي مسهر، بهذا الإسناد. وليس هو من شرط الحاكم، لذا قال الذهبي: هو في مسلم. وأخرجه مسلم 2577 أيضًا من طريق مروان بن محمد الدمشقي، عن سعيد بن عبد العزيز، به. وأخرجه الطيالسي 463، وأحمد 5/160، ومسلم 2577 أيضًا من طريق همام، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عن أبي ذر. وأخرجه عبد الرزاق 20272. وأخرجه الترمذي 2495 في صفة القيامة، وابن ماجة 4257 في الزهد: باب ذكر التوبة

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات کے لئے ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے' تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو' اے میرے بندو! بیشک تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں وہ ہوں جو گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہوں اور میں اس کی پرواہ نہیں کرتا''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس کے آخر میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ ابوادریس نامی راوی جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے' تو وہ گھٹنوں کے بل جھک جایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ عَلَيْهِ اِذَا تَخَلّٰى لُزُومُ الْبُكَاءِ عَلٰى مَا ارْتَكَبَ مِنَ الْحَوْبَاتِ وَاِنْ كَانَ بَائِنًا عَنْهَا مُجِدًّا فِيْ اِتْيَانِ ضِدِّهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ تنہا ہو' تو اپنے سے صادر ہونے والے گناہوں پر رونے کو لازم کر لے اگرچہ وہ ان سے جدا ہو

ان (گناہوں کی' ضد کی انجام دہی' یعنی توبہ کر کے بزرگی حاصل کرے

620 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ النَّخَعِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ

(متنِ حدیث): عَنْ عَطَاءٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ لِعُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَدْ اٰنَ لَكَ اَنْ تَزُوْرَنَا فَقَالَ اَقُوْلُ يَا اُمَّهْ كَمَا قَالَ الْاَوَّلُ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا قَالَ فَقَالَتْ دَعُوْنَا مِنْ رَطَانَتِكُمْ هٰذِهِ قَالَ بن عُمَيْرٍ اَخْبِرِيْنَا بِاَعْجَبِ شَيْءٍ رَاَيْتِهِ مِنْ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَالَتْ لَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِيْ قَالَ يَا عَائِشَةُ ذَرِيْنِيْ اَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّيْ قُلْتُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ قُرْبَكَ وَاُحِبُّ مَا سَرَّكَ قَالَتْ فَقَامَ فَتَطَهَّرَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتّٰى بَلَّ حِجْرَهُ قَالَتْ ثُمَّ بَكٰى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتّٰى بَلَّ لِحْيَتَهُ قَالَتْ ثُمَّ بَكٰى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتّٰى بَلَّ الْاَرْضَ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا رَاٰهُ يَبْكِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ تَبْكِيْ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ اٰيَةٌ وَيْلٌ لِمَنْ قَرَاَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا: (اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ) الْآية كلها (آل عمران: 190).

عطا بیان کرتے ہیں میں اور عبید بن عمیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں داخل ہوئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے فرمایا: تمہیں اب ہمارے ہاں آنے کا موقع ملا ہے' تو انہوں نے عرض کی: امی جان میں یہ کہوں گا' جیسے پہلے لوگوں میں

620- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو الشيخ في أخلاق النبي ص 186 عن الفريابي، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وله طريق أخرى عن عطاء عند أبي الشيخ ص 190، 191 .

سے کسی نے کہا ہے: وقفے کے ساتھ ملا کرو محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس طرح کی چکنی چپڑی باتیں ہمارے ساتھ نہ کرو۔ ابن عمیر نے عرض کی: آپ ہمیں اس چیز کے بارے میں بتائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سب سے حیرت انگیز چیز دیکھی ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں پھر انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم مجھے موقع دو تا کہ میں آج رات اپنے پروردگار کی عبادت کروں میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں آپ کے ساتھ کو پسند کرتی ہوں اور میں اس چیز کو بھی پسند کرتی ہوں جو آپ کو اچھی لگے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے اچھی طرح وضو کیا پھر آپ کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے لگے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے' یہاں تک کہ آپ کی آنکھ کا سوراخ گیلا ہو گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر آپ رونے لگے اور مسلسل روتے رہے' یہاں تک کہ آپ کی داڑھی بھیگ گئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر آپ روتے رہے' پھر اتنی دیر تک روتے رہے کہ زمین بھیگ گئی۔ پھر بلال آئے اور آپ کو (فجر کی) نماز کے لئے بلایا جب انہوں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا' تو عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ (ذنب) کی مغفرت کر دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے۔ اس شخص کے لئے بربادی ہے' جو اس کی تلاوت کرے اور اس میں غور و فکر نہ کرے۔ (وہ آیت یہ ہے) "آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں" یہ مکمل آیت ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَقَعُ بِمَرْضَاةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ تَوْبَةِ عَبْدِهِ عَمَّا قَارَفَ مِنَ الْمَآثِمِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اس شخص کے لئے ہوتی ہے جو توبہ کرتا ہے' اگرچہ وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہو

621 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حدثنا بن اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عَجْلَانَ مَوْلَى الْمُشْمَعِلِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): ذَكَرُوا الْفَرَحَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا الضَّالَّةَ يَجِدُهَا الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الضَّالَّةِ يَجِدُهَا الرَّجُلُ بِاَرْضِ الْفَلَاةِ . (3: 28)

621- إسناده جيد، وأخرجه عبد الرزاق 20587 ومن طريقه أحمد 2م316، ومسلم 2675 في التوبة: باب في الحض على التوبة، والبغوي في شرح السُّنة 1300 عن معمر بن منبه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/500 من طريق موسى بن يسار، و 2/500 و534، ومسلم 2675 1 من طريق أبي صالح، ومسلم 2675 2 ، والترمذي 3538 في الدعوات: باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، وابن ماجة 4247 في الزهد: باب ذكر التوبة من طريق الأعرج، ثلاثتهم عن أبي هريرة. وفي الباب عن أنس تقدم برقم 618 . وعن ابن مسعود تقدم برقم 619 .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خوشی کا ذکر کیا پھر انہوں نے ایسی گمشدہ چیز کا ذکر کیا جسے کوئی شخص پالیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جتنا کوئی شخص بے آب وگیاہ جگہ پر اپنی گمشدہ چیز کو پا کر ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَوْبَةَ الْمَرْءِ بَعْدَ مُوَاقَعَتِهِ الذَّنْبَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ تُخْرِجُهُ عَنْ حَدِّ الْاِصْرَارِ عَلَى الذَّنْبِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کا گناہ کے ارتکاب کے بعد کسی بھی وقت پر توبہ کر لینا اسے گناہ کرنے پر اصرار کرنے کی حد سے نکال دیتا ہے

622 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ اَىْ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اَوْ قَالَ عَمِلْتُ عَمَلًا فَاغْفِرْ لِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ عَمِلَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا اٰخَرَ اَوْ قَالَ عَمِلَ ذَنْبًا اٰخَرَ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ عَمِلْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ عَمِلَ ذَنْبًا اٰخَرَ اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا اٰخَرَ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ عَمِلْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِيْ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَعْمَلْ مَا شَآءَ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص نے گناہ کا ارتکاب کیا پھر وہ بولا: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے ایک عمل کیا ہے تو میری مغفرت کر دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا وہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہوں کی مغفرت کر سکتا ہے اور اس پر گرفت بھی کر سکتا ہے تو میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی پھر اس شخص نے دوسرے گناہ کا ارتکاب کیا۔ (راوی کو شک ہے

622- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجالُه ثِقاتٌ رجال الشيخين غيرَ الحسن بن محمد بن الصباح فمن رجال البخاري . وأخرجه أحمد 2/296 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 4/242 على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/405و 492 عن عفان، والبخاري 7507 في التوحيد: باب قول الله تعالي: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلامَ اللّٰهِ) من طريق عمرو بن عاصم، ومسلم 2758 30 في التوبة: باب قبول التوبة من الذنوب، والبيهقي في السُّنن 10/188 من طريق أبي الوليد الطيالسي، ثلاثتهم عن همام، بهذا الإسناد. وسيرد برقم 625 من طريق حماد بن سلمة، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، به.

کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے دوسرا گناہ کیا' تو اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے' تو میری مغفرت کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے' جو گناہوں کی مغفرت کر سکتا ہے اور اس پر گرفت بھی کر سکتا ہے' تو میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی پھر اس شخص نے دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کیا۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی اور گناہ کا ارتکاب کیا پھر اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے' تو میری مغفرت کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے' جو گناہوں کی مغفرت بھی کر سکتا ہے اور اس پر گرفت بھی کر سکتا ہے۔ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے اب وہ جو چاہے عمل کرے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلتَّائِبِ الْمُسْتَغْفِرِ لِذَنْبِهِ اِذَا عَقِبَ اسْتِغْفَارَهُ صَلَاةٌ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی مغفرت کرنا' جو توبہ کرتا ہے' اور اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہے جبکہ وہ مغفرت طلب کرنے کے بعد نماز بھی پڑھے

623- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَنْفَعَنِي حَتّٰى حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ اِذَا حَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَاِنْ حَلَفَ صَدَّقْتُهُ وَاِنَّهُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَتَوَضَّاُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذٰلِكَ الذَّنْبِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ. (00: 00)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنتا تھا' تو اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوتا تھا وہ اس کے ذریعے مجھے نفع عطا کر دیتا تھا' یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے

623- إسناده حسن من أجل أسماء بن الحكم الفزاري، وباقي رجاله ثقات على شرط البخاري . وأخرجه أبو داوُد 1521 في الصلاة: باب في الاستغفار، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 2 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/10 عن أبي كامل، والترمذي 406 في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة عند التوبة و 3006 في التفسير: باب ومن سورة آل عمران، عن قتيبة بن سعيد، والمروزي في مسند أبي بكر 11 من طريق عبد الواحد بن غياث، والبغوي في شرح السُّنة 1015 من طريق عفان بن مسلم، كلهم عن أبي عوانة، به. وأخرجه الحميدي 1 عن سفيان بن عيينة، عن مسعر بن كدام، عن عثمان بن المغيرة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1 ، وأحمد 1/8، 9، والمروزي في مسند أبي بكر 10 ، والطبري 7853 في الإقامة: باب ما جاء في أن الصلاة كفارة، والمروزي في مسند أبي بكر 9 ، والطبري 7854 من طريق سفيان الثوري ومسعر بن كدام، ثلاثتهم عن عثمان بن المغيرة، به. وأخرجه الحميدي 5 ، والطبري 7855 من طريق سعد بن سعيد بن أبي سعيد المقبري.

کوئی شخص جب بھی نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث میرے سامنے بیان کرتا تھا' تو میں اس سے حلف لیا کرتا تھا اگر وہ حلف اٹھالیتا' تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو بھی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر وہ وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر لے اور پھر اس گناہ کی مغفرت اللہ تعالیٰ سے طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کو مغفرت عطا کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوْبَ التَّائِبِ الْمُسْتَغْفِرِ وَاِنْ لَّمْ يَتَقَدَّمِ اسْتِغْفَارَهُ صَلَاةٌ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے اور مغفرت طلب کرنے والے کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے اگرچہ اس کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے نماز نہ ہو

624 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ بِطَرَسُوْسَ فِيْ اٰخَرِيْنَ قَالَا حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَوْ سَعِيْدٍ اَوْ كِلَاهُمَا شَكَّ حَامِدٌ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَذْنَبَ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ.

توضیح مصنف: مَا رَوٰى وَائِلٌ عَنِ ابْنِهِ اِلَّا ثلاثة أحاديث قاله الشيخ. (00: 00)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا تھا' تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور توبہ کرو' کیونکہ بندہ جب گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔

وائل نے اپنے صاحبزادے کے حوالے سے صرف تین روایات ذکر کی ہیں۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى التَّائِبِ الْمُعَاوِدِ لِذَنْبِهِ بِمَغْفِرَةٍ كُلَّمَا تَابَ وَعَادَ يَغْفِرُ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ دوبارہ توبہ کر کے گناہ کرنے والے شخص پر یہ فضل کرتا ہے کہ اس کی مغفرت کر دیتا ہے' جب بھی وہ دوبارہ گناہ کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ مغفرت کر دیتا ہے

625 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأعلى بن حماد عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

624- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/264 من طريق سفيان بن عيينة . وهو جزء من حديث الافك المطول سيورده المؤلف في مناقب الصحابة برقم 7068 تحت عنوان: ذِكْرُ اِنْزَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاٰيَ فِيْ براء ة عائشة رضي الله عنها قذفت به. ويرد تخريجه هناك.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث): اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَقَالَ اَيْ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَقَالَ اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَيَاْخُذُ بِالذُّنُوبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَقَالَ اَذْنَبَ عَبْدِي وَعَلِمَ اَنَّ رَبَّهُ يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ قَوْلُهُ اعْمَلْ مَا شِئْتَ لَفْظَةُ تَهْدِيدٍ اُعْقِبَتْ بِوَعْدٍ يُرِيْدُ بِقَوْلِهِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ اَيْ لَا تَعْصِ وَقَوْلُهُ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ يُرِيْدُ إِذَا تُبْتَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ان کے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے' پھر وہ یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا اور وہ یہ بات جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کی مغفرت بھی کرسکتا ہے اور گناہوں پر گرفت بھی کرسکتا ہے۔ پھر وہ بندہ دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے اور وہ یہ بات جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کی مغفرت بھی کرسکتا ہے اور گناہوں پہ گرفت بھی کرسکتا ہے۔ (اے میرے بندے!) تم جو چاہو عمل کرو' میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ: ''تم جو چاہو عمل کرو''۔

یہ تہدید کے الفاظ ہیں جس کے عقب میں وعدہ ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے مراد: ''تم جو چاہو عمل کرو''۔

اس سے مراد یہ ہے: تم نافرمانی نہ کرو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ''میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے'' اس سے مراد یہ ہے' جب تم توبہ کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَغْفِرُ ذُنُوبَ التَّائِبِ كُلَّمَا اَنَابَ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ بِالْإِشْرَاكِ بِهِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے شخص کے گناہوں کی مغفرت کردیتا ہے' جب بھی (توبہ کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتا ہے

625- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم 2758 في التوبة: باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة، عن عبد الأعلى بن حماد بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/492 عن بهز، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 622 .

جبکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان شرک کرنے کے حوالے سے حجاب نہ آ جائے ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

626 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قِيلَ وَمَا يَقَعُ الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ. (2:1)

✿✿ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مغفرت کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہیں ہوتا دریافت کیا گیا: حجاب واقع ہونے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ آدمی ایسی حالت میں مرے کہ وہ مشرک ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَكْحُولًا سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ اُسَامَةَ كَمَا سَمِعَهُ مِنْ اُسَامَةَ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مکحول نامی راوی نے یہ روایت عمر بن نعیم سے سنی ہے، جو اسامہ سے منقول ہے بالکل اسی طرح جس طرح انہوں نے یہ روایت اسامہ سے بھی سنی ہے

627 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا وُقُوْعُ الْحِجَابِ قَالَ أَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ. (2:1)

✿✿ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مغفرت اس وقت تک کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہیں ہوتا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حجاب کے واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ مشرک ہو''۔

626- إسناده ضعيف . ورواه البخاري في التاريخ الكبير 2/21 . وانظر الإسناد الآخر في الرواية التالية.

627- إسناده ضعيف لجهالة عمر بن نعيم وشيخه أسامة بن سلمان، ومع هذا صححه الحاكم 4/257، ووافقه الذهبي . وأخرجه علي بن الجعد في مسنده 3527 ، وأحمد 5/174، والبزار 3242 من طرق عن عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/174 من طريق عصام بن خالد، والبزار 3241 من طريق أبي داوُد . وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 10/198، وذكره السيوطي في الجامع الكبير 1/186، وزاد نسبته إلى الضياء المقدسي.

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى التَّائِبِ بِقَبُولِ تَوْبَتِهِ كُلَّمَا اَنَابَ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ حَالَةَ الْمَنِيَّةِ بِهِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے شخص پر یہ فضل کرتا ہے کہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے جب بھی وہ رجوع کرتا ہے جبکہ اس پر موت کے قریب نزع کا عالم طاری نہ ہوا ہو

628 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بِنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يقبل توبة العبد ما لم يغرغر .(00:00)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بیشک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَوْبَةَ التَّائِبِ اِنَّمَا تُقْبَلُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا لَا بَعْدَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ توبہ کرنے والے شخص کی توبہ قبول ہوتی ہے جب بھی وہ اس کی طرف سے آتی ہے لیکن یہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے تک ہے اس کے بعد نہیں ہوگا

629 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ .(00:00)

628- إسناده حسن من أجل ابن ثوبان، وباقي رجاله ثقات. وهو في مسند علي بن الجعد 3529 ، ومن طريقه أخرجه البغوي في شرح السُّنة 1306 . وأخرجه أحمد 2/132، وأبو نعيم في الحلية 5/190 من طريق علي بن عياش وعصام بن خالد، وأحمد 2/153 عن أبي داوُد الطيالسي، والترمذي 3537 في الدعوات: باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، وابن ماجة 4253 في الزهد: باب ذكر التوبة من طريق الوليد بن مسلم، والحاكم 4/257 وحسنه الترمذي، وصححه الحاكم والذهبي . وفي الباب عن عبادة بن الصامت عند الطبري 8858 ، والقضاعي في مسند الشهاب 1085 وإسناده منقطع. وعن رجل من الصحابة عند أحمد 3/425، وسنده ضعيف.

629- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن رجاء ' فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 2/427 و 495 و 506 و 507، ومسلم 2703 في الذكر: باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه، والبغوي في شرح السُّنة 1299 من طرق عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/275، والطبري 14220 من طريق عبد الرزاق، عن مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ . وأخرجه أحمد 2/395 من طريق هوذة، عن عوف، عن ابن سيرين، به . وله طرق أخرى عن أبي هريرة عند الطبري 14203 و 14209 و 14210 و 14212 و 14219 و 14225 . وفي الباب عن صفوان بن عسال المرادي عند الطبري 14206 و 14207 و 14208 و 14216 و 14218 وأحمد 4/240 وأبي داوُد الطيالسي 160 وابن ماجة 4070 والترمذي 3536 .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کی طرف سے سورج نکلنے سے پہلے توبہ کرلے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِ التَّائِبِ اِذَا خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا بِهِمَا بِإِدْخَالِ النَّارِ فِي الْقِيَامَةِ مَكَانَهُ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے والے مسلمان پر یہ فضل کیا ہے کہ جب وہ دنیا سے ان دونوں چیزوں (یعنی توبہ اور اسلام) کے ہمراہ نکلتا ہے

تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی جگہ کسی یہودی یا عیسائی کو جہنم میں داخل کردے گا

630 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ عَوْنَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدَ بْنَ اَبِىْ بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا

قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِىْ سَعِيْدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَوْنٍ قَوْلَهُ . (1: 2)

عون بن عبداللہ اور سعید بن ابوبردہ بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے ابوبردہ کو عمر بن عبدالعزیز کو اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان فوت ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی یہودی یا عیسائی کو جہنم میں داخل کردیتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ان سے اس اللہ کے نام کی قسم لی جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ انہوں نے تین مرتبہ ان سے یہ قسم لی کہ ان کے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی تھی' تو انہوں نے یہ قسم اٹھالی۔

سعید نامی راوی نے مجھے یہ حدیث بیان نہیں کی ہے کہ انہوں نے ان سے قسم لی تھی' تاہم انہوں نے عون کے بیان کا انکار بھی نہیں کیا۔

630- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عون بن عبد الله فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 2767 50 في التوبة: باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتلهن عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. ومن طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، عن همام، به. وأخرجه الطيالسي 499 عن همام، عن سعيد بن أبي بردة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2767 49 عن ابن أبي شيبة. وأخرجه مسلم 2767 51 من طريق غيلان بن جرير.

3- بَابُ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

باب 3: اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنا

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسْنَ الظَّنِّ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا' مسلمان شخص کے اچھی طرح عبادت کرنے کا حصہ ہے

631 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ نَهَارٍ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ العبادة. (00: 00)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(اللہ تعالیٰ کے بارے میں) ''اچھا گمان رکھنا اچھی عبادت کا حصہ ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِالْمَعْبُوْدِ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يَنْفَعُ فِي الْاٰخِرَةِ لِمَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اپنے معبود کے بارے میں اچھا گمان رکھنا آخرت میں بھی فائدہ دے گا یہ اس کے لئے ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کرلیا ہو

632 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

631- وأخرجه أحمد 2/297 و304 و407 و491، وأبو داؤد 4993 في الأدب: باب في حسن الظن، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/359، والترمذي 3604 في الدعوات، من طريق صدقة بن موسى، عن محمد بن واسع، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 4/241 على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وهو وهم منهما.

632- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 192 في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، وابن مندة في الإيمان 860، وأبو نعيم في الحلية 2/315 و6/253، والبغوي في شرح السُّنة 4362. وفي الباب عن أبي هريرة عند الترمذي 2599 في صفة جهنم، والبغوي في شرح السُّنة 4363 من طريق ابن المبارك.

(متن حدیث): يَخْرُجُ رَجُلَانِ مِنَ النَّارِ فَيُعْرَضَانِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمَا إِلى النار فليلتفت اَحَدُهُمَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا كَانَ هٰذَا رَجَائِي قَالَ وَمَا كَانَ رَجَاؤُكَ قَالَ كَانَ رَجَائِي إِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا اَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فيرحمه الله فيدخله الجنة .(00: 00)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمی جہنم سے نکلیں گے انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر انہیں جہنم کی طرف جانے کا حکم ہوگا' تو ان میں سے ایک مڑ آئے گا اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس بات کی امید نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تمہیں کس بات کی امید تھی؟ وہ عرض کرے گا مجھے اس بات کی امید تھی کہ جب' تو نے مجھے اس (جہنم) سے نکال دیا ہے' تو اب' تو مجھے دوبارہ اس میں داخل نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے گا اور اسے جنت میں داخل کردے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الثِّقَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِحُسْنِ الظَّنِّ فِيْ اَحْوَالِهِ بِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں اطلاع ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور اپنے احوال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھے

633 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ حَدَّثَنَا حَيَّانُ اَبُو النَّضْرِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ فليظن بي ما شاء .(3: 68)

حضرت واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ اب اس کی مرضی ہے وہ میرے بارے میں جو چاہے گمان کرے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ سُوْءِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ كَثُرَتْ حَيَاتُهُ فِي الدُّنْيَا

633- إسناده صحيح وأخرجه ابن المبارك في الزهد 909 ومن طريقه الدارمي 2/305، والطبراني في الكبير /22 210، والدولابي في الكنى 2/137، 138، وأخرجه أحمد 3/491 عن الوليد بن مسلم، و 4/106، والطبراني /22 210 من طريق أبي المغيرة . وأخرجه أحمد 3/491، والطبراني /22 211 من طريق الوليد بن مسلم. وسيرد بعده من طريق صدقة بن خالد، وبرقم 641 من طريق يزيد بن عبيدة، عن حيان أبي النضر، به . وفي الباب عن جابر سيرد برقم 636 و 637 و 638 . وعن أبي هريرة سيرد برقم 639 . وعن أنس عند أحمد 3/210 و277، وأورده الهيثمي في المجمع 2/319، وقال: رواه أحمد وفيه ابن لهيعة، وفيه كلام.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں برے گمان سے لاتعلق رہے اگرچہ دنیا میں اس کی زندگی زیادہ ہو جائے

634 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَيَّانُ اَبُو النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث): اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ فَلْيَظُنَّ بِيْ مَا شاء . (3: 68)

❁❁ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ اب وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان کر لے''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ مَا اَمَّلَ وَرَجَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ مسلمان بندے کو وہی کچھ عطا کرتا ہے' جو وہ بندہ (اللہ تعالیٰ سے خواہش اور امید رکھتا ہے)

635- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الدِّمَشْقِيُّ بِجُرْجَانَ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بن الغاز قال حدثنا حيان بن أبو النضر قال سمعت واثلة بن الأسقع يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث): اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ فَلْيَظُنَّ بِيْ مَا شَاءَ . (00: 00)

❁❁ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ اب وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان کر لے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُسْلِمِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِمَعْبُوْدِهٖ مَعَ قِلَّةِ التَّقْصِيرِ فِي الطَّاعَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمان کو یہ حکم ہے کہ وہ نیکیوں میں اپنی کوتاہیوں کے ہمراہ اپنے پروردگار کے بارے میں حسن ظن رکھے

634- حديث صحيح، وهو مكرر ما قبله.

635- حديث صحيح، وهو مكرر ما قبله.

636 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ

(متن حدیث): لَا يَمُوتَنَّ أحدكم إلا وهو يحسن بالله الظن . (1: 94)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"تم میں سے کوئی بھی شخص ہرگز فوت نہ ہو، مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو"۔ (یعنی تم میں سے ہر ایک شخص کو مرتے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہئے)۔

ذِكْرُ الْحَثِّ عَلٰى حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنے کی ترغیب دینے کا تذکرہ

637 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ

(متن حدیث): مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَمُوتَ اِلَّا وظنه بالله حسن فليفعل .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"تم میں سے جو شخص یہ کر سکے کہ وہ مرتے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھ سکے، تو اسے ایسا کرنا چاہئے"۔

ذِكْرُ حَثِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُسْنِ الظَّنِّ بِمَعْبُوْدِهِمْ جَلَّ وَعَلَا

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے معبود کے بارے میں حسن ظن رکھنے کی ترغیب دینے کا تذکرہ

638 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ

636- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 3/293 عن يحيى بن ادم، و2/330 عن عبد الرزاق، كلاهما عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1779 ، ومسلم 2877 81 في الجنة وصفة نعيمها: باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، وأبو داؤد 3113 في الجنائز: باب ما يستحب من حسن الظن بالله تعالى عند الموت، وابن ماجة 4167 في الزهد: باب التوكل واليقين، وأبو نعيم في الحلية 5/78، والبيهقي في السُّنن 3/378، والبغوي في شرح السُّنة 1455 من طرق عن الأعمش، به . وأخرجه أحمد 3/325 و334 و390، ومسلم 2877 82 ، والبيهقي في السُّنن 3/378 من طريق أبي الزبير، عن جابر. وانظر 637 و 638 .

637- إسناده حسن، جعفر بن مهران السباك، ذكره المؤلف في الثقات 8/160، 161، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/121 من طريق سعد بن زنبور، عن الفضيل بن عياض، بهذا الإسناد. وانظر 636 و 638 .

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثٍ

(متن حدیث): لَا يَمُوتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وهو يحسن الظن بالله جل وعلا. (4:5)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''کوئی بھی شخص ہرگز فوت نہ ہو مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔ (یعنی تم میں سے ہر شخص کو مرتے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہئے)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُعْطِي مَنْ ظَنَّ مَا ظَنَّ اِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ گمان کرنے والے شخص کو اس کے گمان کے مطابق عطا کرتا ہے اگر (بھلائی کا گمان ہوتا ہے' تو بھلائی اور اگر برائی کا گمان ہوتا ہے' تو برائی ملتی ہے)

639 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَذَكَرَ بن سَلْمٍ اٰخَرَ مَعَهٗ اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ اِنْ ظَنَّ خَيْرًا فَلَهٗ وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهٗ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اَبُوْ يُوْنُسَ هٰذَا اسْمُهٗ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ تَابِعِيٌّ. (9:88)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اگر وہ بھلائی کا گمان رکھتا ہے' تو وہ اسے مل جائے گی اور اگر وہ برائی کا گمان رکھتا ہے' تو وہ اسے مل جائے گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو یونس نامی راوی کا نام سلیم بن جبیر ہے' اور یہ تابعی ہے۔

638- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 2877 في الجنة وصفة نعيمها: باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد.

639- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/391 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/445 و539، ومسلم 2675 19 في الذكر والدعاء: باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله، والترمذي 2388 في الزهد: باب ما جاء في حسن الظن بالله تعالى، من طريق جعفر بن برقان، عن يزيد الأصم، عن أبي هريرة، بلفظ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَاَنَا مَعَهٗ إذا دعاني. وأخرجه أحمد 2/315، والبغوي في شرح السُّنة 1252 من طريق همام، والبخاري 7505 في التوحيد: باب (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ) من طريق الأعرج، كلاهما عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 811 و 812 من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة، به، فانظره.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسْنَ الظَّنِّ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ مَقْرُوْنًا بِالْخَوْفِ مِنْهُ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ حسن ظن جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے' لازم یہ ہے

وہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے ساتھ ملا ہونا چاہئے

640 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِىْ عَنْ رَبِّهٖ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث): وَعِزَّتِىْ لَا اَجْمَعُ عَلٰى عَبْدِىْ خَوْفَيْنِ وَاَمْنَيْنِ اِذَا خَافَنِىْ فِى الدُّنْيَا اَمَّنْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِذَا اَمِنَنِىْ فِى الدُّنْيَا اَخَفْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اپنی عزت کی قسم ہے میں اپنے کسی بندے پر دوطرح کا خوف اور دوطرح کا امن اکٹھا نہیں کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے خوف رکھے گا' تو میں قیامت میں اسے امن عطا کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے مامون رہے گا' تو میں قیامت میں اسے خوف میں مبتلا کروں گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اَحْسَنَ بِالْمَعْبُوْدِ كَانَ لَهٗ عِنْدَ ظَنِّهٖ وَمَنْ اَسَاءَ بِهِ الظَّنَّ كَانَ لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ'' جو شخص معبود کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے' تو وہ اس کے گمان کے مطابق ہوتا ہے' اور جو شخص برا گمان رکھتا ہے' تو وہ اس کے مطابق ہوتا ہے

641 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ حَيَّانَ اَبِى النَّضْرِ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجْتُ عَائِدًا لِيَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ فَلَقِيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ وَهُوَ يُرِيْدُ عِيَادَتَهٗ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى وَاثِلَةَ بَسَطَ يَدَهٗ وَجَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَاثِلَةُ حَتّٰى جَلَسَ فَاَخَذَ يَزِيْدُ بِكَفَّىْ وَاثِلَةَ فَجَعَلَهُمَا عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ لَهٗ وَاثِلَةُ كَيْفَ ظَنُّكَ بِاللّٰهِ قَالَ ظَنِّىْ بِاللّٰهِ وَاللّٰهِ حَسَنٌ قَالَ فَاَبْشِرْ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

640- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات، وله شاهد مرسل بسند صحيح عند ابن المبارك في الزهد برقم 157 .

641- إسناده صحيح، وأخرجه الطبراني في الكبير 22/ 209 من طريق أبي توبة الربيع بن نافع، عن محمد بن مهاجر، بهذا الإسناد . دون ذكر قصة عيادة يزيد بن الأسود. وأخرجه الطبراني في الكبير 22/ 215، وفي الأوسط 104 كما في مجمع البحرين، من طريق عمرو بن واقد، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ واثلة بن الأسقع. وتقدم برقم 633 و 634 و 635

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي اِنْ ظَنَّ خَيْرًا وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا. (1: 95)

حیان ابونضر بیان کرتے ہیں: میں یزید بن اسود کی عیادت کرنے کے لئے روانہ ہوا' تو میری ملاقات حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ہوئی وہ بھی ان کی عیادت کے لئے جا رہے تھے ہم یزید کے پاس پہنچے جب انہوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا' تو اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور ان کی طرف اشارہ کرنے لگے۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ آگے ہوئے اور تشریف فرما ہوئے' تو یزید نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور ان دونوں کو اپنے چہرے پر رکھا۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہارا گمان کیا ہے؟ یزید نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے بارے میں میرا گمان اچھا ہے' تو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خوشخبری قبول کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ خواہ وہ بھلائی کا گمان رکھے خواہ وہ برائی کا گمان رکھے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِاَنْوَاعِ النِّعَمِ عَلٰى مَنْ يَّسْتَوْجِبُ مِنْهُ اَنْوَاعَ النِّقَمِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت ان لوگوں کو مختلف طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں' جن لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ ان پر مختلف طرح کا عذاب ہو

642 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ يَجْعَلُوْنَ لَهُ نِدًّا وَيَجْعَلُوْنَ لَهُ وَلَدًا وهو في ذلك يرزقهم ويعافيهم ويعطيهم. (3: 66)

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص کسی بھی تکلیف دہ بات کو سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر نہیں کرتا' لوگ اس کا شریک بناتے ہیں۔ لوگ اس کی اولاد قرار دیتے ہیں اور وہ اس کے باوجود ان لوگوں کو رزق دیتا ہے۔ ان کو عافیت دیتا ہے ان کو (مختلف طرح کی نعمتیں) عطا کرتا ہے''۔

642- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه البخاري 6099 في الأدب: باب الصبر في الأذى، عن مسدد بن مُسَرْهَد، والنسائي في النعوت في الكبرى كما في تحفة الأشراف 6/424 عن عمرو بن علي، كلاهما عن يحيى القطان، عن سفيان الثوري، عن الأعمش، به، بزيادة سفيان بين القطان والأعمش. وأخرجه أحمد 4/395 و401 و405، والبخاري 7378

4- بَابُ الْخَوْفِ وَالتَّقْوَى

باب 4: خوف اور تقویٰ کے بارے میں روایات

643 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ .

(متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ لَمَّا قُبِرَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ طِبْتَ اَبَا السَّائِبِ فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ فَقَالَتْ اَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ: وَمَا يُدْرِيْكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ مَا رَاَيْنَاهُ اِلَّا خَيْرًا وَهَا اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا يُصْنَعُ بِيْ .

قَالَ عَمْرٌو: وَسَمِعَهُ اَبُو النَّضْرِ مِنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ .

ابونضر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو جب دفن کر دیا گیا' تو ام العلاء نے کہا: اے ابوسائب! آپ نے جنت میں ٹھکانہ بنالیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی یہ بات سنی' تو ارشاد فرمایا: یہ کون عورت ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری مراد کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں عثمان بن مظعون' ہمیں اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے' لیکن میں اللہ کا رسول ہوں' لیکن اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

عمرو کہتے ہیں ابونضر نامی راوی نے یہ روایت خارجہ بن زید کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سنی ہے۔

644 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

643- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/436 عن يونس بن محمد، وأخرجه عبد الرزاق 20422 ومن طريقه أحمد 6/436، والطبراني في الكبير 25/ 337 عن معمر، وأخرجه أحمد 6/436، والبخاري 3929 في مناقب الأنصار: باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة، والطبراني 25/ 338 من طريق إبراهيم بن سعد، والبخاري 1243 في الجنائز: باب الدخول على الميت بعد الموت، و 7003 في التعبير: باب رؤيا النساء، من طريق عقيل، و 2687 في النساء، من طريق شعيب، و 7018 في التعبير: باب العين الجارية في المنام، وابن سعد في الطبقات 3/398 من طريق معمر، والطبراني 25/ 339 .

(متن حدیث): اَنْذِرُكُمُ النَّارَ اَنْذِرُكُمُ النَّارَ اُنْذِرُكُمُ النَّارَ حَتّٰى لَوْ كَانَ فِي مَقَامِي هٰذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوقِ حَتّٰى وَقَعَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلٰى عاتقه على رجليه. (3: 79)

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہیں جہنم سے ڈرار ہاہوں میں تمہیں جہنم سے ڈرار ہاہوں میں تمہیں جہنم سے ڈرار ہاہوں''۔

(حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری اس جگہ پر ہوتے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ اس وقت کوفہ میں تھے' تو بازار کے لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن لیتے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر موجود چادر گر کر آپ کے پاؤں میں آ گئی تھی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْاِنْتِسَابَ اِلَى الْاَنْبِيَاءِ لَا يَنْفَعُ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يَنْتَفِعُ الْمُنْتَسِبُ اِلَيْهِمْ اِلَّا بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' انبیاء کی طرف نسبت کرنا آخرت میں فائدہ نہیں دے گا ان کی طرف نسبت صرف اسی شخص کو فائدہ دے گی' جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ رکھتا ہو اور نیک عمل کرتا ہو

645 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): يَاْخُذُ رَجُلٌ بِيَدِ اَبِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرِيْدُ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ فَيُنَادَى اَلَا اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا مُشْرِكٌ قَالَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَبِيْ قَالَ فَيُحَوَّلُ فِيْ صُوْرَةٍ قَبِيْحَةٍ وَرِيْحٍ مُنْتِنَةٍ فَيَتْرُكُهُ.

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ وَلَمْ يَزِدْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کا ہاتھ پکڑے گا وہ اسے جنت میں لے جانا چاہے گا' تو پکار کر کہا جائے گا۔ خبردار! جنت میں کوئی مشرک داخل نہیں ہوگا' تو وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ میرا باپ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اس کے باپ کو انتہائی بدصورت اور بدبودار کر دیا جائے گا' تو وہ شخص اسے چھوڑ دے گا''۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگ یہ کہا کرتے تھے: اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام (اور ان کے والد) کا معاملہ ہے'

644- إسناده حسن من أجل سماك- وأخرجه أحمد في المسند 4/268 و272، والدارمي 2/330 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في الزهد ص 29 من طريق أبي الأحوص، عن سماك، به. وسيعيده المؤلف برقم 667 .

645- إسناده صحيح على شرط البخاري. أحمد بن المقدام من شرط البخاري، ومن فوقه على شرطهما. وقد أورده المؤلف برقم 252

تاہم نبی اکرم ﷺ نے اس کے علاوہ مزید کچھ ارشاد نہیں فرمایا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَوْلَادَ فَاطِمَةَ لَا يَضُرُّهُمْ ارْتِكَابُ الْحَوْبَاتِ فِي الدنيا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعَنْ بَعْلِهَا وَعَنْ وَلَدِهَا وَقَدْ فَعَلَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کو دنیا میں کیے جانے والے کسی بھی گناہ کے ارتکاب کا نقصان نہیں ہوگا

اللہ تعالیٰ ان سے' ان کے شوہر (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے اور ان کی اولاد سے راضی ہو اور اللہ تعالیٰ ایسا کر چکا ہے (یعنی ان سے وہ راضی ہے)

646 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متنِ حدیث): قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) (الشعراء: 214) جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلِبَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إلا أن لك رحما سأبلها ببلالها .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ هٰذَا مَنْسُوْخٌ اِنَّ فِيْهِ اَنَّهُ لَا يَشْفَعُ لِاَحَدٍ واخْتِيَارُ الشَّفَاعَةِ كَانَتْ بالمدينة بعده. (5: 45)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے قریش کو اکٹھا کیا آپ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' کیونکہ میں تمہارے حوالے سے کسی نقصان یا نفع کا مالک نہیں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے عبد مناف کی اولاد سے بھی یہی بات کہی۔ عبدالمطلب کی اولاد سے بھی یہی بات کہی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے محمد کی صاحبزادی فاطمہ! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' کیونکہ میں تمہیں کوئی نقصان یا نفع پہنچانے کا مالک نہیں ہوں' البتہ میری تمہارے ساتھ رشتے داری ہے۔ اس کا فائدہ میں تمہیں پہنچاؤں گا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منسوخ ہے' کیونکہ اس میں' تو یہ مذکور ہے کہ کوئی شخص کسی کے لئے شفاعت نہیں

646- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير حكيم بن سيف الرقي، وأخرجه الترمذي 3185 في التفسير: باب ومن سورة الشعراء . وأخرجه أحمد 2/333 من طريق مسعر، و360 من طريق زائدة، و361 من طريق شيبان، و519 من طريق أبي عوانة، ومسلم 204 في الإيمان: باب في قوله تعالى: (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) ، والنسائي 6/248 في الوصايا: باب إذا أوصى لعشيرته الأقربين.

کرے گا، لیکن (نبی اکرم ﷺ کو) بعد میں مدینہ منورہ میں شفاعت کا اختیار مل گیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَوْلِيَاءَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الْمُتَّقُونَ دُوْنَ اَقْرِبَائِهٖ اِذَا كَانُوْا فَجَرَةً

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھی پرہیزگار لوگ ہوں گے آپ کے قریبی رشتے دار مراد نہیں ہیں، جبکہ وہ گناہگار ہوں

647 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَشِيطٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ رُهَيْمٍ بَغْدَادِيٌّ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُوْنِيِّ

(متنِ حدیث): عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْصِيْهِ مُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا لَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ وَقَبْرِيْ فَبَكٰى مُعَاذٌ خَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: اِنَّ اَهْلَ بَيْتِيْ هٰؤُلَاءِ يَرَوْنَ اَنَّهُمْ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ وَاِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا حَيْثُ كَانُوْا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اُحِلُّ لَهُمْ فَسَادَ مَا اَصْلَحْتَ وَايْمُ اللّٰهِ لَيَكْفَؤُوْنَ اُمَّتِيْ عَنْ دِيْنِهَا كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ فِي الْبَطْحَاءِ .(3: 66)

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن بھیجا، تو نبی اکرم ﷺ انہیں تلقین کرنے کے لئے ان کے ساتھ نکلے۔ حضرت معاذ اس وقت سوار تھے جب کہ نبی اکرم ﷺ ان کی سواری کے نیچے (پیدل) چل رہے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے معاذ! ہوسکتا ہے اس سال کے بعد تمہاری مجھ سے ملاقات نہ ہو۔ ہوسکتا ہے، اب کی بار تمہارا گزر میری قبر اور میری مسجد کے پاس سے ہو، تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی جدائی کے خوف سے رونے لگے پھر نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا: میرے اہل بیت یہ سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ باقی سب لوگوں کے مقابلے میں میرے زیادہ قریب ہیں، حالانکہ میرے سب سے زیادہ قریب پرہیزگار لوگ ہیں، خواہ وہ جو کوئی بھی ہوں اور خواہ وہ جہاں کہیں بھی رہتے ہوں۔ اے اللہ! میں ان کے لئے ایسی کسی چیز کے فساد کو حلال قرار نہیں دیتا جسے، تو نے صالح

647– إسناده قوی، وأخرجه أحمد 5/235، والطبراني في الكبير /20 241 عن أحمد بن عبد الوهاب بن نجدة الحوطي، كلاهما عن أبي المغيرة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/235، والطبراني في الكبير /20 242 ، والبيهقي في السُّنن 10/86 من طريق أبي اليمان، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في المجمع 9/22، وقال: رواه أحمد بإسنادين، ورجال الإسنادين. وأورده الهيثمي أيضًا 10/231، 232، واقتصر في نسبته على الطبراني، وقال: إسناده جيد. وأخرج البخاري 5990 في الأدب؛ ومسلم 215 في الإيمان، وأحمد 4/203

قرار دیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ میری امت کے دین کے حوالے سے اسی طرح اوندھے ہوں گے، جس طرح میدان میں برتن کو الٹا دیا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ مِمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِ كَانَ هُوَ الْكَرِيْمُ دُوْنَ النَّسِيْبِ الَّذِىْ يُقَارِفُ مَا حُظِرَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس چیز کے حوالے سے ڈرتا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دی ہے، تو وہ کسی صاحب نسب شخص کے مقابلے میں زیادہ معزز ہے

جو صاحب نسب ممنوعہ چیزوں کا مرتکب ہوتا ہے

648 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ

(متن حدیث): عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ: اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَسْنَا عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ: فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِىْ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ فِى الْاِسْلَامِ إذا فقهوا . (3: 65)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو، لوگوں نے عرض کی: ہم اس کے بارے میں آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم عربوں کے بڑوں کے بارے میں دریافت کر رہے ہو؟ تم میں سے جو لوگ زیادہ بہتر (شمار ہوتے ہیں) وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ (دینی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔

ذِكْرُ رَجَاءِ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ غَلَبَتْ عَلَيْهِ حَالَةُ خَوْفِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى حَالَةِ الرَّجَاءِ

ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی امید ہونے کا تذکرہ، جس پر اللہ تعالیٰ کے خوف کی کیفیت، امید کی کیفیت پر غالب ہو

648- إسناده صحيح على شرط البخارى، فإن محمد بن سنان- من رجال البخارى، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه البخارى 3374 فى أحاديث الأنبياء : باب (اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ) من طريق المعتمر بن سليمان، و 3383 باب قول الله تعالى: (لَقَدْ كَانَ فِىْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيَاتٌ لِلسَّائِلِيْنَ) ، و 4689 فى التفسير: باب (لَقَدْ كَانَ فِىْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيَاتٌ لِلسَّائِلِيْنَ) من طريق أبى اسامة وعبيدة بن سليمان، ثلاثتهم عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 3353 فى الأنبياء : باب (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا) عن على بن عبد الله المدينى، و 3490 فى المناقب: باب قول الله تعالى: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَاُنْثٰى ..) وتقدم الحديث برقم 92 من طريق محمد بن سيرين، عن أبى هريرة. فانظره.

649- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَانَ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ النَّاسِ رَجُلٌ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ جَمَعَ بَنِيْهِ فَقَالَ اَيَّ اَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوْا خَيْرَ اَبٍ فقال اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا ابْتَارَ عِنْدَ اللّٰهِ خير قَطُّ وَاِنَّ رَبَّهُ يُعَذِّبُهُ فَاِذَا اَنَا مِتُّ فأحرقوني ثم اسحقوني ثُمَّ اذْرُوْنِيْ فِيْ رِيح عَاصِفٍ قَالَ اللّٰهُ كُنْ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنْ يَّلْقَاهُ غَيْرَ اَنْ غُفِرَ لَهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ایک شخص تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد میں وسعت عطا کی تھی جب اس کی موت کا وقت قریب آیا' تو اس نے اپنے بچوں کو جمع کیا اور دریافت کیا: میں تمہارے لئے کیسا باپ تھا' تو انہوں نے جواب دیا۔ بہترین باپ تھے' تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے لئے کوئی بھلائی ذخیرہ نہیں کی ہے' تو اب اس کا پروردگار اسے عذاب دے گا' تو جب میں مرجاؤں' تو تم مجھے جلا دینا اور پھر مجھے پیس کر تیز چلتی ہوئی ہوا میں اڑا دینا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم کھڑے ہو جاؤ' تو وہ شخص کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: تیرے خوف کی وجہ سے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کردی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ خَوْفَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِذَا غَلَبَ عَلَى الْمَرْءِ قَدْ يُرْجَى لَهُ النَّجَاةُ فِي الْقِيَامَةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف جب بندے پر غالب آجاتا ہے' تو قیامت کے دن اس شخص کی نجات کی امید کی جاسکتی ہے

650 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

649- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 3478 في الأنبياء: باب 54، ومسلم 2757 28 في التوبة: باب في سعة رحمة الله تعالى. وعلقه البخاري عقب 3478 و 6481 عن معاذ.

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لِبَنِيهِ عِنْدَ الْمَوْتِ يَا بَنِيَّ اَىَّ اَبٍ كنت لكم قالوا خير أب قال فَاِذَا اَنَا مِتُّ فَاحْرَقُونِیْ واسْحَقُونِیْ فَاِذَا كَانَ فِیْ يَوْمٍ رِيح عَاصِفٍ فَذَرُّوْنِیْ قَالَ فَمَاتَ فَفُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ فقَالَ لَهُ كُنْ فكَانَ كَاَسْرَعِ مِنْ طَرْفَةِ الْعَيْنِ فقَالَ اللّٰهُ يَا عَبْدِیْ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ فقَالَ مَخَافَتُكَ اَىْ رَبِّ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ غُفِرَ لَهٗ .

قَالَ الْمُعْتَمِرُ قَالَ اَبِیْ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِیَّ قَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ وَزَادَ فِيْهِ وَذُرُّوْنِیْ فِی الْبَحْرِ . (6:3)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے لئے کوئی بھلائی ذخیرہ نہیں کی تھی۔ اس نے مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا: اے میرے بیٹو! میں تمہارے لئے کیسا باپ تھا؟ انہوں نے جواب دیا: بہترین باپ تھے۔ اس شخص نے کہا: جب میں مرجاؤں' تو تم مجھے جلا کر مجھے پیس دینا اور جب تیز ہوا چل رہی ہو' تو مجھے اڑا دینا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ شخص فوت ہوگیا۔ اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: ہو جاؤ' تو وہ پلک جھپکنے سے بھی پہلے (انسان بن کر کھڑا ہوگیا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیرے خوف کی وجہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اسے یہ بدلہ دیا کہ اس کی مغفرت کردی گئی''۔

معتمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے میں نے یہ روایت ابوعثمان نہدی کو سنائی' تو انہوں نے کہا: سلیمان نے یہ حدیث مجھے اسی طرح سنائی تھی تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کئے تھے:

''تم لوگ مجھے دریا میں ڈال دینا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ كَانَ يَنْبُشُ الْقُبُوْرَ فِی الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ شخص (جس کا ذکر سابقہ حدیث میں ہے) دنیا میں قبریں کھود کر مردوں کی بے حرمتی کیا کرتا تھا

650- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطحاوى فى مشكل الآثار 559 من طريق صالح بن حاتم، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 6481 فى الرقاق: باب الخوف من الله، و 7508 فى التوحيد: باب (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلامَ اللّٰهِ) ، ومسلم 2757 28 فى التوبة: باب فى سعة رحمة اللّٰه تعالى وأنها سبقت غضبه، من طرق عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق أبى عوانة، عن قتادة، به، فانظره . وفى الباب عن حذيفة فى الحديث التالى. وعن أبى هريرة عند مالك فى الموطأ 1/240 فى الجنائز : باب جامع الجنائز، والبخارى 3481 فى أحاديث الأنبياء ، و 7506 فى التوحيد: باب قول اللّٰه تعالى: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلامَ اللّٰهِ) ، ومسلم 2757 فى التوبة: باب فى سعة رحمة اللّٰه تعالى، والبغوى فى شرح السُّنة 4183 و 4184 . وعن معاوية بن حيدة القشيرى عند الدارمى 2/330.

651 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ رَجُلٌ كَانَ نَبَّاشًا فقَالَ لِوَلَدِهِ احرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي فَذَرُّونِي فِي الرِّيحِ فَسُئِلَ مَا صَنَعْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ يَا رب قال فغفر له. (3: 6)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک کفن چور کا انتقال ہو گیا۔ اس نے اپنے بیٹے سے کہا تم مجھے جلا دینا پھر مجھے پیس کر مجھے ہوا میں اڑا دینا۔ اس سے دریافت کیا گیا تم نے ایسا کیوں کیا' تو اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تیرے خوف کی وجہ سے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ الْغَفْلَةِ وَلُزُومِ الِانْتِبَاهِ لِوِرْدِ هَوْلِ الْمَطْلَعِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم' ہے کہ وہ غفلت سے لاتعلق رہے' اور ہمیشہ (اپنی حالت کا نگراں رہے' کیونکہ ہولناک چیز (یعنی قیامت آ جانی ہے)

652 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): (إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ) (مريم: 39)

قال: في الدنيا. (3: 6)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''جب معاملے کا فیصلہ ہو جائے گا اور وہ لوگ غفلت میں ہوں گے''۔

651- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 3479 في أحاديث الأنبياء، عن مسدد بن مسرهد وموسى بن إسماعيل، عن أبي عوانة، عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 6480 في الرقاق: باب الخوف من الله، والنسائي 4/113 في الجنائز: باب أرواح المؤمنين، من طريق جرير، وأبو نعيم في الحلية 8/124 من طريق فضيل بن عياض، كلاهما عن منصور، عن ربعي بن حراش، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من حديث أبي سعيد الخدري.

652- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/9، ومسلم 2849 في الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، والطبري في التفسير 16/87 من طريق أبي معاوية ومحمد بن خازم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/9 عن محمد بن عبيد، والبخاري 4730 في التفسير: باب (وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ) ومن طريقه البغوي في شرح السنة 4366 من طريق حفص بن غياث، والترمذي 3156 في التفسير: باب ومن سورة مريم، من طريق أبي المغيرة، والطبري 16/88 من طريق أسباط بن محمد، كلهم عن الأعمش، بهذا الإسناد.

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں یہ دنیا کے بارے میں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْخِصَالِ الَّتِيْ يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ تَفَقُّدُهَا مِنْ نَفْسِهِ حَذَرَ اِيجَابِ النَّارِ لَهُ بِارْتِكَابِ بَعْضِهَا

اس روایت کا تذکرہ جوان خصال کے بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اپنے آپ کو ان سے بچانے کی کوشش کرے

تاکہ ان میں سے کسی ایک کے ارتکاب کی صورت میں اپنے لیے جہنم کو واجب کرنے سے بچ سکے

653 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ اَخُو مُطَرِّفٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي رَجُلَانِ اٰخَرَانِ اَنَّ مُطَرِّفًا حَدَّثَهُمْ

(متن حدیث): اَنَّ عِيَاضَ بْنَ حِمَارٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِي هٰذَا اِنَّ كُلَّ مَا اَنْحَلْتُهُ عَبْدِيْ حَلَالٌ وَاِنِّيْ خلقت عبادى حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ فَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوا بِيْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سلطان وَاِنَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ غَيْرَ بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاُنْزِلَ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ يَقْظَانَ وَنَائِمًا وَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَمَرَنِيْ اَنْ اُخْبِرَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ اِذًا يَثْلَغُوا رأسى فيتركوه خبزة قال فَاسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ يَسْتَغْزُوكَ وَاَنْفِقْ يُنْفَقْ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً اَمْثَالَهُمْ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ وَقَالَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ اِمَامٌ مُقْسِطٌ مُصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رقيق القلب لكل ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَرَجُلٌ عَفِيفٌ فَقِيرٌ مُتَصَدِّقٌ وقال اَصْحَابُ النَّارِ خَمْسَةٌ رَجُلٌ جَائِرٌ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ وَرَجُلٌ لَا يُمْسِيْ وَلَا يُصْبِحُ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَالضَّعِيفُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُونَ اَهْلًا وَلَا مَالًا فقال لَهُ

653- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير العلاء بن زياد، فقد روى له النسائي وابن ماجة، وهو ثقة. وأخرجه الطبراني في الكبير 17/ 992 عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 17/ 992 أيضًا. وأخرجه أحمد 4/266، والطبراني 17/ 993 من طريقين عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 1088، والطيالسي 1079، وأحمد 4/162 و266، ومسلم 2865 63 و64 في الجنة وصفة نعيمها: باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، والطبراني في الكبير 17/ 987 و994، والبيهقي في السُّنن 9/60 من طرق عن قتادة، عن مطرف بن عبد الله بن الشخير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 17/ 995 من طريق أبي قلابة، عن أبي العلاء مطرف، عن عياض، به. وأخرجه أيضًا 17/ 997 من طريق ثور بن يزيد، عن يحيى بن جابر، عن عبد الرحمٰن بن عائذ الأزدي، عن عياض، به. وسيرد بعده من طريق الحسن، عن مطرف، به. فانظره.

رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَمِنَ الْمَوَالِيْ هُوَ اَوْ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ: هُوَ التَّابِعَةُ يَكُوْنُ للرجل فيصيب من حرمته سِفَاحًا غَيْرَ نِكَاحٍ وَالشِّنْظِيرُ الْفَاحِشُ وَذَكَرَ الْبُخْلَ والكذب. (3: 68)

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ اس نے مجھے جن چیزوں کا علم دیا ہے اور تم ان سے ناواقف ہو۔ آج میں اس جگہ تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دیدوں''۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ہر وہ چیز جو میں نے اپنے بندے کو عطیے کے طور پر دی ہے وہ حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو مسلمان پیدا کیا ہے۔ پھر شیاطین ان کے پاس آتے ہیں اور ان کے دین کے حوالے سے انہیں گمراہ کر دیتے ہیں اور ان کے لئے ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں جو میں نے ان کے لئے حلال قرار دی ہیں اور انہیں اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ وہ کسی کو میرا شریک بنا دیں حالانکہ میں نے اس بارے میں کوئی مضبوط دلیل نازل نہیں کی ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اہل زمین کی طرف جھانک کر تمام اہل عرب اور عجمیوں پر ناراضگی کا اعلان کرتا ہے۔) صرف اہل کتاب میں سے باقی رہ جانے والے لوگوں کو ناراضگی کا اظہار نہیں کرتا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! میں نے تمہیں اس لئے مبعوث کیا ہے' تاکہ میں تمہیں آزمائش میں مبتلا کروں اور تمہاری وجہ سے لوگوں کو آزماؤں اور میں نے تم پر ایک کتاب نازل کی ہے' جسے پانی دھو نہیں سکے گا۔ (یعنی وہ بالکل ختم نہیں ہوگی) بیدار شخص اور سویا ہوا شخص اس کی تلاوت کریں گے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ میں قریش کو یہ بات بتا دوں میں نے عرض کی: اس صورت میں وہ لوگ میرا سر کچل دیں گے اور وہ لوگ اسے پیس دیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم بھی انہیں نکلنے پر مجبور کرو جس طرح انہوں نے تم کو نکلنے پر مجبور کیا تھا' اور تم ان کے ساتھ جنگ کرو جس طرح انہوں نے تمہارے ساتھ جنگ کی تھی اور تم خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا اور تم ایک لشکر کو بھیجو ہم اس کے جتنے پانچ گنا بھیج دیں گے اور جو شخص تمہاری فرمانبرداری کرتا ہے اس کے ساتھ مل کر اس شخص کے ساتھ جنگ کرو جو تمہاری نافرمانی کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت تین قسم کے ہیں۔ ایسا امام جو عادل ہو تصدیق کرنے والا ہو اور اسے توفیق دی گئی ہو' ایک وہ شخص جو مہربان ہو رقیق القلب ہو' ہر قریبی رشتہ دار ہر مسلمان کے لئے (نرم دل ہو) ایک وہ شخص جو پاک دامن ہو' غریب ہو اور تصدیق کرنے والا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم پانچ قسم کے ہیں۔

''ایسا ظالم شخص جس کا لالچ پوشیدہ نہ ہو اگرچہ وہ بہت ہی باریک ہو ایسا شخص جو صبح شام تمہارے ساتھ تمہاری بیوی اور مال کے بارے میں دھوکا دیتا ہو ایسا کمزور شخص جو تمہارے تابع ہیں وہ لوگ اہل یا مال طلب نہیں کرتے ہیں''۔

ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! کیا یہ لوگ موالی میں سے ہوں گے یا عربوں میں سے ہوں گے' تو انہوں نے جواب دیا: یہ پیروکاروں میں سے ہوں گے۔ یہ اس شخص کے لئے ہوگا' تو یہ اس کی حرمت میں سے گناہ کے طور پر (زنا کا

ارتکاب کرے گا) نکاح نہیں کرے گا اور شنظیر کا مطلب فحاشی کرنے والے کو کہتے ہیں: پھر راوی نے بخل اور جھوٹ کا بھی تذکرہ کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ 46

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے

654- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ الْاَثْرَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا وَاِنَّهٗ قَالَ لِيْ اِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّ كُلَّ مَا اَنْحَلْتُ عِبَادِيْ فَهُوَ لَهُمْ حَلَالٌ وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ اَتَتْهُمْ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمُ الَّذِيْ اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَتٰى اَهْلَ الْاَرْضِ قَبْلَ اَنْ يَّبْعَثَنِيْ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَاِنَّهٗ قَالَ لِيْ قَدْ اَنْزَلْتُ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ فَاقْرَاْهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُخْبِرَ قُرَيْشًا وَاِنِّيْ قُلْتُ اَيْ رَبِّ إذا يثغلوا رَاْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً وَاِنَّهٗ قَالَ لِيْ اسْتَخْرِجْهُمْ كما استخرجوك واغزهم يستغزونك وأنفق عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً اَمْثَالِهٖ وَقَاتِلْ بمن أطاعك من عصاك. (3: 68)

❁❁ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے کہ میں آج تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دوں جو علم مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ فرمایا ہے: میں نے اپنے تمام بندوں کو مسلمان پیدا کیا ہے اور میں نے اپنے بندوں کو جو چیز بھی عطا کی ہے۔ وہ ان کے لئے حلال ہے۔ شیاطین لوگوں کے پاس آتے ہیں اور انہیں دین کے حوالے سے گمراہ کر دیتے ہیں وہ ان کے لئے ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں جو میں نے ان کے لئے حلال قرار دی ہیں اور وہ ان لوگوں کو یہ حکم دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ شریک کریں جس کے بارے میں میں نے کوئی حکم نازل نہیں کیا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کرنے سے پہلے زمین کی طرف توجہ کی اور تمام اہل عرب اور تمام عجمیوں پر ناراضگی کا اظہار کیا' البتہ اہل کتاب میں سے باقی رہ جانے والوں کا معاملہ مختلف ہے۔ اللہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے ایک کتاب نازل کی ہے' جسے پانی دھو نہیں سکے گا تم سونے اور بیداری کی حالت میں اس کی تلاوت کرو۔ اللہ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں قریش کو یہ بات بتا دوں میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس صورت میں

654- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 4/266، والطبراني في الكبير 17/ 996 من طرق عن عوف بن أبي جميلة الأعرابي، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عياض، به. فانظره.

46

وہ میرے سر کو کچل کر اسے پیس کے رکھ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم انہیں نکلنے پر مجبور کرو جس طرح انہوں نے تم کو نکالا تھا' اور تم ان سے جنگ کرو جس طرح انہوں نے تمہارے ساتھ جنگ کی تھی اور تم خرچ کرو ہم تم پر خرچ کریں گے اور تم لشکر کو بھیجو ہم اس جیسے پانچ بھیجیں گے اور جو شخص تمہاری اطاعت کرتا ہے اس شخص کے ساتھ مل کر اس شخص کے ساتھ جنگ کرو جو تمہاری نافرمانی کرتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ اَفْعَالٍ يُتَوَقَّعُ لِمُرْتَكِبِهَا الْعُقُوبَةُ فِي الْعُقْبٰى بِهَا

اس روایت کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ ایسے افعال سے لاتعلق رہے' جس کے مرتکب کے بارے میں آخرت میں سزا ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے

655 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَقُوْلُ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ وَاِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: اِنَّهُ اَتَانِى اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِىْ وَاِنَّهُمَا قَالَا لِىْ انْطَلِقْ وَاِنِّىْ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَاِذَا هُوَ يَهْوِىْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهِ فَيَثْلَغُ بِهَا رَاْسَهُ فَتَدَهْدَهَهُ الصَّخْرَةُ هَا هُنَا فَيَقُوْمُ اِلَى الْحَجَرِ فَيَاْخُذُهُ فما يرجع إليه أحسبه قال حَتّٰى يَصِحَّ رَاْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَانِ قَالَا لِىْ انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَاِذَا اٰخَرُ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِيْدٍ فَاِذَا هُوَ يَاْتِىْ اَحَدَ شِقَّىْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ اِلٰى قَفَاهُ وَمِنْخَرَهُ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ الْجَانِبُ الْاَوَّلُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ما هذان قالا انطلق انطلق فانطلقت معها

فَاَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ قَالَ عَوْفٌ أحسب أنه قال فإذا فيه لغط وَاَصْوَاتٌ فَاطَّلَعْنَا فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَاِذَا بِنَهَرِ لَهِيْبٍ مِّنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ تَضَوْضَوْا قَالَ قُلْتُ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لِىْ انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا عَلٰى نَهَرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ اَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ وَاِذَا فِى النَّهَرِ رَجُلٌ يَسْبَحُ وَاِذَا عِنْدَ شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيْرَةً وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَاْتِىْ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِىْ جَمَعَ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا قَالَ قُلْتُ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لِىْ انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ

فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْآةِ كَاَكْرَهِ مَا اَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً فَاِذَا هُوَ عِنْدَ نَارٍ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا قَالَا لِىْ انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَىِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ قَائِمٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهُ طولا فى السماء ورائى حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ

رَاَيْتُهُمْ قَطُّ وَاَحْسَنَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لِيْ انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا وَاَتَيْنَا دَوْحَةً عَظِيْمَةً لَمْ اَرَ دَوْحَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ قَالَا لِيْ ارْقَ فِيْهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فيها فانتهينا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَيْنَا باب المدينة فاستفتحنا ففتح لنا فقلنا ما منها رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمْ اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهَرِ فَاِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَقَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ وَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ قَالَا لِيْ هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا فَاِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ قَالَا لِيْ هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا ذَرَانِيْ اَدْخُلْهُ قَالَ قَالَا لِيْ اَمَّا الْاٰنَ فَلَا وَاَنْتَ دَاخِلُهٗ قَالَ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْتُ قَالَ قَالَا لِيْ اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ.

اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفُضُهٗ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخَرُهٗ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ فَتَبْلُغُ الْاٰفَاقَ.

وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَيَلْتَقِمُ الْحِجَارَةَ فَاِنَّهٗ اٰكِلُ الرِّبَا.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْاٰةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا فَاِنَّهٗ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ. قَالَ فقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ.

وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صالحا وآخر سيئا فتجاوز اللّٰه عنهم. (3 :3)

655- إسناده صحيح، عيسى بن أحمد روى له الترمذى والنسائى، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 5/8، 9 عن محمد بن جعفر، والبخارى 7047 فى التعبير: باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح. من طريق إسماعيل ابن علية، والطبرانى فى الكبير 6984 من طريق هوذة بن خليفة، و 6985 من طريق شعبة، أربعتهم عن عوف بن أبى جميلة الأعرابى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/14، والبخارى 1386 فى الجنائز، والطبرانى فى الكبير 6986 و 6990، والبغوى فى شرح السُّنة 2053 من طرق عن أبى رجاء العطاردى، به. وأخرجه مختصرًا البخارى 1143 فى التهجد، و 2085 فى البيوع، و 2791 فى الجهاد، و 3236 فى بدء الخلق، و 3354 فى الأنبياء، و 4674 فى التفسير، و 6096 فى الأدب، ومسلم 2275 فى الرؤيا، والترمذى 2295 فى الرؤيا، والطبرانى 6987 و 6988 و 6989، والبيهقى فى السُّنن 2/187، و 5/275 من طريق أبى رجاء العطاردى، به.

حضرت سمرہ بن جندب فزاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دریافت کیا کرتے تھے کیا کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے' پھر جو اللہ کو منظور ہوتا تھا وہ شخص اپنا خواب آپ کے سامنے بیان کر دیتا تھا۔

ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: گزشتہ رات دو فرشتے میرے پاس آئے وہ میرے پاس بھیجے گئے تھے۔ان دونوں نے مجھ سے کہا آپ چلئے میں ان دونوں کے ساتھ چل پڑا ہمارا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو لیٹا ہوا تھا' اور دوسرا شخص اس کے سرہانے پتھر لے کے کھڑا ہوا تھا۔ وہ اپنا پتھر اس شخص کے سر پر مار کر اس پتھر کے ذریعے اس کے سر کو کچل دیتا تھا پتھر لڑھکتا ہوا دور چلا جاتا تھا وہ شخص اس پتھر کو لینے کے لئے جاتا تھا۔ اسے پکڑ کر واپس اس شخص کے پاس آتا تھا (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں' یہاں تک کہ وہ شخص پہلے کی طرح ٹھیک ہو جاتا تھا پھر وہ دوبارہ اس کے ساتھ وہی عمل کرتا تھا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا: سبحان اللہ ان دونوں کا معاملہ کیا ہے۔ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔آپ چلتے رہئے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ میں ان دونوں کے ساتھ چلتا رہا' یہاں تک کہ ہم ایک شخص کے پاس آئے جو گردن کے بل چت لیٹا ہوا تھا' اور دوسرے شخص کے پاس لوہے کا بنا ہوا آنکڑا تھا۔ وہ اس کے منہ کے ایک کنارے کی طرف آتا تھا' اور اس کے منہ کو گدی تک چیر دیتا تھا' اور پھر اس کے ناک کے نتھنے کو پیچھے گردن تک چیر دیتا تھا' اور اس کی آنکھ کو پیچھے گردن تک چیر دیتا تھا پھر وہ دوسری طرف آتا تھا' اور اس کے ساتھ اسی طرح کرتا تھا جس طرح پہلی طرف کیا تھا پھر جب وہ دوسری طرف سے فارغ ہوتا تھا' تو پہلی والی طرف پہلے کی طرح ٹھیک ہو چکی ہوتی تھی پھر وہ دوبارہ اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا تھا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے کہا: سبحان اللہ ان دونوں کا کیا معاملہ ہے۔ان دونوں فرشتوں نے کہا: آپ چلتے رہئے۔آپ چلتے رہئے۔ میں ان دونوں فرشتوں کے ساتھ چلتا رہا پھر ہم تندور جیسی عمارت کے پاس آئے عوف نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس میں سے چیخ و پکار اور آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ہم نے اس میں جھانک کے دیکھا' تو اس میں کچھ برہنہ مرد اور خواتین تھے اور اس تندور کے نیچے آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ جب کوئی شعلہ ان لوگوں کے پاس آتا تھا' تو وہ چیخ و پکار کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں' تو ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔آپ چلتے رہئے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ہم ایک نہر کے پاس آئے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے۔روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں جس کا پانی خون کی طرح سرخ تھا اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا' اور اس نہر کے کنارے پر ایک اور شخص موجود تھا جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ وہ تیرنے والا شخص جب اس شخص کے پاس آتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے' تو وہ اپنا منہ اس شخص کے سامنے کھولتا تھا' تو وہ دوسرا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں۔ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔آپ چلتے رہئے۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ہم چلتے رہے پھر ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جس کی شکل انتہائی بدصورت تھی تم نے زندگی میں جو بھی بدصورت ترین شخص دیکھا ہوگا وہ اس کی مانند تھا وہ شخص ایک آگ کے پاس تھا وہ اسے جلانے کی کوشش کرتا تھا' اور اس کے گرد دوڑتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں سے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے۔ان دونوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔آپ چلتے رہئے پھر ہم روانہ ہوئے'

یہاں تک کہ ہم ایک باغ میں آئے جس میں ہر طرف بہار آئی ہوئی تھی۔ اور اس باغ کے درمیان میں ایک طویل شخص کھڑا ہوا تھا وہ اتنا اونچا تھا کہ مجھے اس کا سر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ میں نے اس شخص کے اردگرد اس کے ڈھیر سارے بچے دیکھے' لیکن میں نے ان میں سے کوئی بھی شخص اس سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں سے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہیئے۔ آپ چلتے رہیئے۔ پھر ہم لوگ چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک بڑے پھیلے ہوئے درخت کے پاس آ گئے۔ میں نے اس سے بڑا اور اس سے خوبصورت درخت کبھی نہیں دیکھا۔ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ اس پر چڑھ جائیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ہم اس پر چڑھ گئے' تو ہم ایک شہر میں پہنچ گئے جس کی عمارتیں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی۔ ہم اس شہر کے دروازے پر آئے۔ ہم نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا دروازہ کھول دیا گیا' تو ہم نے کہا: یہاں جتنے بھی لوگ ہیں ان میں سے نصف ایسے ہوں گے' جو تم نے سب سے زیادہ خوبصورت لوگ دیکھے ہوں اور نصف ایسے ہیں جو تم نے سب سے زیادہ بدصورت دیکھے ہوں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ان دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا تم لوگ جاؤ اور اس نہر میں داخل ہو جاؤ۔ وہ نہر چوڑی تھی اور بہہ رہی تھی۔ اس کا پانی سفیدی کے اعتبار سے خالص دودھ کی طرح تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں داخل ہو گئے۔ پھر جب وہ لوگ واپس آئے' تو ان کی خرابی ختم ہو چکی تھی اور ان کی شکلیں انتہائی خوبصورت ہو چکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا ٹھکانہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے نگاہ اٹھا کر بلندی کی طرف دیکھا' تو وہاں ایک محل تھا جو سفید بادل کی مانند تھا۔ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ آپ کی رہائش گاہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں سے کہا اللہ تعالیٰ تم کو برکت نصیب کرے۔ مجھے موقع دو کہ میں اس کے اندر چلا جاؤں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ان دونوں نے مجھ سے کہا ابھی نہیں' آپ اس میں داخل ہو جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے گزشتہ رات جو حیران کن چیزیں دیکھی ہیں' تو جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کی حقیقت کیا ہے' تو ان فرشتوں نے مجھ سے کہا ہم آپ کو اس کی حقیقت بتاتے ہیں۔

جہاں تک اس پہلے شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے جس کے سر کو پتھر کے ذریعے کچلا جا رہا تھا' تو یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر اسے پرے کر دیا اور یہ فرض نماز کے وقت سویا رہ جاتا تھا۔ جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے جس کی باچھوں کو گدی تک اور اس کی آنکھوں کو گدی تک اور اس کے نتھنوں کو گدی تک چیرا جا رہا تھا' تو یہ وہ شخص تھا جو اپنے گھر سے نکلتا تھا' اور ایک جھوٹ بولتا تھا' اور اس کا جھوٹ دنیا میں پھیل جاتا تھا۔

جہاں تک ان برہنہ مردوں اور خواتین کا تعلق ہے' جو تنور نما عمارت کے اندر موجود تھے' تو یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں تھیں۔

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جو نہر میں تھا' اور پتھر منہ میں لے رہا تھا' تو یہ سود کھانے والا شخص تھا۔

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جو انتہائی بدصورت تھا' اور جو آگ کے پاس تھا' اور اسے دہکاتا تھا' تو یہ ''مالک'' تھا جو جہنم کا داروغہ ہے۔

جہاں تک اس طویل شخص کا تعلق ہے' جو باغ میں تھا' تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔
جہاں تک ان کے اردگرد موجود بچوں کا تعلق ہے' تو ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! مشرکین کی اولاد کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکین کی اولاد بھی (فطرت پر پیدا ہوتی ہے)
جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن میں سے آدھے لوگ خوبصورت تھے اور آدھے لوگ بدصورت تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے نیکیوں کے ساتھ برے اعمال بھی کیے۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے درگزر کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْمُسْلِمِ اَنْ يَّجْعَلَ لِنَفْسِهٖ مَحَجَّتَيْنِ يَرْكَبُهُمَا اِحْدَاهُمَا الرَّجَاءُ وَالْاُخْرَى الْخَوْفُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمان پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی ذات کے لیے دو طرح کی کیفیات مخصوص رکھے جن پر وہ عمل پیرا ہوتا رہے' ان میں سے ایک امید کی ہو اور دوسری خوف کی ہو

656 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ . (3: 9)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اگر بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موجود سزا کا پتہ چل جائے' تو کوئی بھی شخص جنت کی امید نہ رکھے اور اگر کافر شخص کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پتہ چل جائے' تو کوئی بھی شخص جنت سے ناامید نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلَى الطَّاعَاتِ وَاِنْ كَانَ الْمَرْءُ مُجْتَهِدًا فِيْ اِتْيَانِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کو اپنی نیکیوں پر تکیہ کرنے کو ترک کرنا چاہئے اگرچہ آدمی اہتمام کے ساتھ ان نیکیوں کو بجالاتا ہو

657 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

656- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم 2755 في التوبة: باب في سعة رحمة الله، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم 2755 أيضًا. وتقدم برقم 345 من طريق عبد العزيز بن محمد، عن العلاء، به. فانظره.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَوْ يُؤَاخِذُنِي اللّٰهُ وَابْنَ مَرْيَمَ بِمَا جَنَتْ هَاتَانِ يَعْنِي الْإِبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيهَا لَعَذَّبَنَا ثُمَّ لَمْ يَظْلِمْنَا شَيْئًا . (3: 10)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ میرا اور ابن مریم کا' ان دونوں (انگلیوں) کے قصور کی وجہ سے مواخذہ کرے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ کر کے یہ فرمایا) اور وہ ہمیں عذاب دے' تو وہ ہمارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کرے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الْاَمْنِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ نَعُوْذُ بِهِ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ مُشَمِّرًا فِيْ اَسْبَابِ الطَّاعَاتِ جَهْدَهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ کے عذاب سے خود کو محفوظ سمجھنے میں کمی کرے' اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سے بچا کر رکھے اگرچہ وہ شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہونے میں بھرپور محنت کرتا ہو

658 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ

(متن حدیث):كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ اَوْ غَيْمٍ عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ ذٰلِكَ عَنْهُ فَسُئِلَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ خَشِيتُ اَنْ يَكُوْنَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلٰى اُمَّتِيْ . (3: 65)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہوا والے دن یا بارش والے دن پریشان ہو جایا کرتے تھے۔ آپ ادھر اُدھر آیا جایا کرتے تھے جب بارش شروع ہو جاتی تھی' تو آپ خوش ہو جایا کرتے تھے اور آپ کی پریشانی ختم ہو جاتی

657– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/132 . وسيعيده المؤلف برقم 659 من طريق موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي.

658– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 899 في الاستسقاء : باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر، والبيهقي في السُّنن 3/361 من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 3206 في بدء الخلق: باب ما جاء في قوله تعالى: (وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ) ومسلم 899 15 ، والترمذي 3257 في التفسير: باب ومن سورة الأحقاف، وابن ماجة 3891 من طريق ابن جريج، عن عطاء بن أبي رباح، به . وأخرجه أحمد 6/66، والبخاري 4829 في التفسير: باب (فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ) ، ومسلم 899 16 ، وأبو داؤد 5098 في الأدب: باب ما يقول إذا هاجت الريح. وفي الباب عن أنس سيرد برقم 664 .

تھی آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا:
''مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں یہ عذاب نہ ہو' جو میری امت پر مسلط کر دیا گیا ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَلَى الْمَرْءِ الرُّجُوْعَ بِاللَّوْمِ عَلٰى نَفْسِهٖ فِيْمَا قَصَّرَ فِي الطَّاعَاتِ وَاِنْ كَانَ سَعْيُهٗ فِيْهَا كَثِيْرًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کی ملامت کے ہمراہ رجوع کرے

اس چیز کے حوالے سے' جو اس نے نیکیوں میں کوتاہی کی ہے اگرچہ اس نے نیکیوں کے حوالے سے زیادہ کوشش کی ہو

659 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عياض عن هشام بن حسان عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ اَنَّ اللّٰهَ يُؤَاخِذُنِيْ وَعِيْسٰى بِذُنُوْبِنَا لَعَذَّبَنَا وَلَا يَظْلِمُنَا شيئا قال وأشار بالسبابة والتي تليه ا (3: 66)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اگر اللہ تعالیٰ میرا اور عیسیٰ کا ہمارے ذنوب کی وجہ سے مواخذہ کرے اور ہمیں عذاب دے' تو وہ ہمارے ساتھ کوئی زیادتی کرنے والا نہیں ہوگا''۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت والی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی:

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلٰى مَوْجُوْدِ الطَّاعَاتِ دُوْنَ التَّسَلُّقِ بِالْاضْطِرَارِ اِلَيْهِ فِي الْاَحْوَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی موجود نیکیوں پر تکیہ کرنے کو ترک کرے اور یہ نہ کرے کہ مختلف حالتوں میں مجبوری کے عالم میں ان کی طرف رجوع کرے

660 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

659- إسناده صحيح .

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ وَلٰكِنْ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: وَلَا اَنَا اِلَّا أن يتغمدني بمغفرة وفضل . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کسی بھی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا تاہم تم لوگ میانہ روی اختیار کرو اور انتہا پسندی سے گریز کرو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی نہیں' البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور فضل کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ اسْتِحْقَارِهِ الْيَسِيْرَ مِنَ الطَّاعَاتِ وَالْقَلِيْلَ مِنَ الْجِنَايَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تھوڑی نیکی کو کمتر سمجھنے کو ترک کرے' یا تھوڑے گناہ کو کمتر سمجھنے کو ترک کرے

661 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ والنار مثل ذلك .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت تم میں سے کسی ایک شخص کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور جہنم بھی اسی کی مانند ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ النَّظَرِ فِي الْعَوَاقِبِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ دُوْنَ الاعتماد على يومه

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تمام امور میں عواقب کا جائزہ لیتا رہے' اور صرف اسی دن پر اعتماد کرنے سے بچے

660- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مصنف عبد الرزاق 20562 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/319، والبغوي في شرح السُّنة 4193 . وأورده المؤلف برقم 348 من طريق بسر بن سعيد، عن ابي هريرة، فانظر تخريجه هناك.

661- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه احمد 1/442 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/387 عن ابن نمير، و1/442، والبخاري 6488 في الرقاق: باب اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، والبغوي في شرح السُّنة 4174 وأخرجه أحمد 1/413 و442، والبخاري 6488 أيضاً، [illegible] 3/268

662- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا. (3: 66)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں' تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ عِنْدَمَا جَرَى مِنْهُ مِنْ مُقَارَفَةِ الْمَآثِمِ حِيْنَ يُزَيِّنُ الشَّيْطَانُ لَهُ ارْتِكَابَ مِثْلِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے

جب کہ شیطان نے اس گناہ کو اس کے سامنے آراستہ کیا ہو' تو اس کے ارتکاب کے بعد آدمی کو کیا کرنا چاہیے؟

663- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافٰى بْنِ اَبِيْ حَنْظَلَةَ الْعَابِدُ بِصَيْدَاءَ فِي اٰخَرِيْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

662- إسناده صحيح، يزيد بن موهب روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 2/453 عن حجاج بن محمد، والبخاري 6485 في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلًا ولبكيتم كثيرًا عن يحيى بن بكير، كلاهما عن الليث بن سعد، عن عقيل، عن الزهري، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 113 و 358 من طريق الربيع بن مسلم، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة، وورد تخريجه من طرقه برقم 113 . وفي الباب عن أنس سيورده المؤلف برقم 5773 في باب المزاح والضحك . وعن عائشة عند أحمد 6/81 و164، والبخاري 6631 في الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم. وعن أبي ذر عند أحمد 5/173، وابن ماجة 4190 في الزهد: باب الحزن والبكاء، والترمذي 2313 في الزهد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلًا ... والبيهقي 7/52، والبغوي في شرح السُّنة 4172 . وعن أبي الدرداء موقوفًا عند ابن أبي شيبة 13/312.

663- إسناده صحيح، هشام بن خالد الأزرق: صدوق، روى له أبو داوٗد وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه أبو الشيخ في الأمثال 9، وأبو نعيم في الحلية 6/127 من طريقين عن هشام بن خالد الأزرق، بهذا الإسناد، بلفظ لا يلسع وأخرجه أحمد 2/379، والبخاري 6133 في الأدب، ومسلم 2998 في الزهد والرقائق، كلاهما في باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، وأبو داوٗد 4862 في الأدب: باب في الحذر من الناس، والبيهقي في السُّنن 10/129، وفي الآداب 582، والبغوي في شرح السُّنة 3507 عن قتيبة بن سعيد، وابن ماجة 3982 في الفتن: باب العزلة عن محمد بن الحارث المصري، والدارمي 2/319 عن عبد الله بن صالح، ثلاثتهم عن الليث بن سعد، عن عقيل، عن الزهري، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي في السُّنن 6/320 من طريق الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وفي الباب عن ابن عمر الطيالسي 1813 .

اَنَّ هِشَامَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ اَدّٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ سَبْعَةَ آلَافِ دِيْنَارٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِلزُّهْرِيِّ لَا تَعُوْدَنَّ تَدَّانُ

فَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَدْ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

لَفْظُ الْخَبَرِ لِعُمَرَ بن سعيد سنان.

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ہشام بن عبدالملک نے زہری کی طرف سے سات ہزار دینار ادا کر دیئے جو ان کے ذمے قرض تھے۔ انہوں نے کہا: اب آپ دوبارہ قرض نہ لیجئے گا' تو زہری نے کہا: اے امیرالمؤمنین! اب کیسے ہو سکتا ہے' جبکہ سعید بن مسیّب نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا''

روایت کے یہ الفاظ عمر بن سعید سنان کے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هُبُوْبِ الرِّيَاحِ قَبْلَ الْمَطَرِ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر بارش سے پہلے تیز ہوا چلنے سے کیا کیفیت نمودار ہوتی تھی؟

664 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا هَبَّتِ الرِّيْحُ عرف ذلك في وجهه. (5: 12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تیز ہوا چلتی تھی' تو اس کی وجہ سے پریشانی کا اثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر پتہ چل جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ وَخَلَا بِالطَّاعَاتِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ حَالَةُ الْخَوْفِ عَلَيْهِ غَالِبَةً لِئَلَّا يُعْجَبَ بِهَا وَاِنْ كَانَ فَاضِلًا فِيْ نَفْسِهِ تَقِيًّا فِيْ دِيْنِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی جب رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرے اور نیکی کرنے کے لئے تنہا ہو' تو یہ بات لازم ہے کہ اس پر خوف کی کیفیت غالب ہونی چاہیے

664- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم . وأخرجه البخاري 1034 في الاستسقاء : باب إذا هبت الريح، والبيهقي في السُّنن 3/360 من طريق سعيد بن أبي مريم، عن محمد بن جعفر، عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وفي الباب عن عائشة تقدم برقم 658.

تاکہ آدمی اس حوالے سے خود پسندی کا شکار نہ ہو اگر چہ وہ شخص اپنی ذات کے اعتبار سے فضیلت والا ہو اور اپنے دین کے اعتبار سے پرہیز گار ہو

665 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ الْعَدَوِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي وبصدره أزيز كأزيز المرجل. (5: 47)

مطرف بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے اور آپ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی جس طرح ہنڈیا ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا تَوَاجَدَ عِنْدَ وَعْظٍ كَانَ لَهُ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب آدمی نصیحت کے وقت ''تواجد'' کی کیفیت محسوس کرے تو اس کو اس بات کا حق حاصل ہے

666 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ: اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وأشاح حتّٰى رأيْنَا اَنَّهُ يَرَاهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور چہرے کو بچانے کی کوشش کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور چہرے کو بچانے کی کوشش کی، یہاں تک ہمیں یوں محسوس ہوا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں پھر آپ نے

665- إسناده صحيح، حوثرة بن أشرس: روى عنه أبو حاتم وأبو زرعة. وذكره المؤلف في الثقات 8/215، وقد تابعه غير واحد من الثقات كما يأتي، وباقي رجاله ثقات على شرط الصحيح . وأخرجه أحمد 4 /25 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، و 4/26 عن عفان، و 4/25، وأبو داوُد 904 في الصلاة: باب البكاء في الصلاة، والحاكم 1م264، والبيهقي في السُّنن 2/251 من طريق يزيد بن هارون، والنسائي 3/13 في السهو: باب البكاء في الصلاة، والترمذي في الشمائل 315 ، والبيهقي في السُّنن 2/251، والبغوي في شرح السُّنة 729 من طريق ابن المبارك، وابن خزيمة في صحيحه 900 من طريق عبد الصمد، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف برقم 753 من طريق يزيد بن هارون، عن حماد، بهذا الإسناد.

666- وسيورده المؤلف مع عنوانه في باب صلاة الجمعة برقم 2804 ، وأورد تخريجه هناك، فانظره . 667- إسناده حسن، وهو مكرر 644.

ارشاد فرمایا:

''جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' خواہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا کرو اور اگر تمہیں یہ بھی نہیں ملتی' تو پاکیزہ بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرو)''۔

667 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُنْذِرُكُمُ النَّارَ اُنْذِرُكُمُ النَّارَ اُنْذِرُكُمُ النَّارَ حَتّٰى لَوْ كَانَ فِیْ مَقَامِی هٰذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوقِ حَتّٰى وَقَعَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ على عاتقه على رجليه.

حضرت نعمان بن بشیر' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں''۔

(حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میری جگہ پر کھڑے ہوئے ہوتے۔ حضرت نعمان اس وقت کوفہ میں تھے' تو بازار کے رہنے والے لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سن لیتے' یہاں تک کہ (جوش زیادہ ہونے کی وجہ سے) آپ کے کندھے پر موجود چادر آپ کے پاؤں میں گر گئی تھی۔

5- بَابُ الْفَقْرِ وَالزُّهْدِ وَالْقَنَاعَةِ

باب 5: فقر زُہد اور قناعت کے بارے میں روایات

668 - (سندحدیث): اَخْبَـرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ

(متن حدیث): نَـزَلْتُ عَلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَهُوَ مَطْعُوْنٌ فَاَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوْدُهُ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَـالَ مُعَـاوِيَةُ مَا يُبْكِيكَ اَيْ خَالِ اَوَجَعٌ اَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا فَقَالَ عَلٰى كُلٍّ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ تَبِعْتُهُ قَالَ اِنَّكَ لَعَلَّكَ اَنْ تُدْرِكَ اَمْوَالًا تُقَسَّمُ بَيْنَ اَقْوَامٍ وَاِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سبيل الله فأدركت وجمعت . (1: 63)

سمرہ بن سہم بیان کرتے ہیں: میں ابوہاشم بن عتبہ کے ہاں گیا جو طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ان کی عیادت کے لئے آئے، تو ابوہاشم رونے لگے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ماموں! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو کوئی تکلیف ہو رہی ہے؟ یا آپ دنیا (چھوڑنے کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں) اس کی صفائی، تو رخصت ہو چکی ہے، تو ابوہاشم نے کہا: دونوں صورتیں نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا میری یہ خواہش تھی کہ میں اس کی پیروی کر لیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ہوسکتا ہے تمہیں ایسے اموال ملیں جو لوگوں کے درمیان تقسیم کئے جائیں، تو اس میں سے تمہارے لئے ایک خادم اور اللہ کی راہ میں جانے کے لئے ایک سواری کافی ہے"۔

(ابوہاشم نے فرمایا) مجھے وہ چیز ملی بھی اور میں نے انہیں جمع بھی کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِذَا اَحَبَّ عَبْدَهُ حَمَاهُ الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت رکھتا ہے، تو اسے دنیا سے بچا لیتا ہے

669 - (سندحدیث): حَـدَّثَـنَـا مُـحَـمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الزُّرَقِيُّ بِطَرَسُوسَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ

668-إسناده ضعيف' وأخرجه النسائي 8/218، 219 في الزينة: باب اتخاذ الخادم والمركب، عن محمد بن قدامة، وابن ماجة 4103 في الزهد: باب الزهد في الدنيا' بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/443 عن أبي معاوية، و3/444، والترمذي 2327 في الزهد.

مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يحمي سقيمه الماء . (3: 55)

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے' تو اسے دنیا سے یوں بچاتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مَّنْ صَارَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اس زائل ہونے والی دنیا میں کون لوگ کامیاب ہوتے ہیں؟

670 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَمَةَ الْجُمَحِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فصبر عليه . (3: 66)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اسلام قبول کر لے اور اس کا رزق اس کے لئے کافی ہو اور وہ اس پر صبر سے کام لے' تو وہ کامیاب ہو گیا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّنْ طَيَّبَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَيْشَهُ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس شخص کے بارے میں ہے' جس کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں پاکیزہ کر دیا ہے

671 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ وَابْنُ سَلْمٍ وَابْنُ قُتَيْبَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَبْلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

669- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه عبد الله بن أحمد في الزهد ص 17 عن أبي موسى محمد بن المثنى، والحاكم 4/207 وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وأخرجه الترمذي 2036 في الطب: باب ما جاء في الحمية .وأخرجه أحمد في الزهد ص 17

670- حديث صحيح .وأخرجه أحمد في المسند 2/168و 172، وفي الزهد ص 14، ومسلم 1054 في الزكاة: باب في الكفاف والقناعة، والترمذي 2348 في الزهد: باب ما جاء في الكفاف والصبر عليه، والبيهقي في السُّنن 4/196، والبغوي في شرح السُّنة 4043 من طريق شرحبيل بن شريك، وأحمد 2/173، وابن ماجة 4138 في الزهد: باب القناعة.وفي الباب عن فضالة بن عبيد سيرد برقم 705 .

671- سنده ضعيف

(متن حدیث): مَنْ اَصْبَحَ مُعَافًى فِيْ بَدَنِهٖ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ عِنْدَهٗ قُوتُ يومه فكأنما حيزت له الدنيا . (3: 66)

سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ اس کے جسم میں عافیت ہو' اپنی رہائش میں امن کے ساتھ ہو' اس کے پاس اس دن کی خوراک ہو' تو گویا اس کے لئے دنیا کو سمیٹ دیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَرْكِ الْاَشْيَاءِ مِنَ الْفُضُولِ الَّتِيْ تُذَكِّرُ الدُّنْيَا وَتُرَغِّبُ النَّاسَ فِيْهَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' آدمی ان فضول چیزوں کو ترک کر دے' جو دنیا کی یاد دلاتی ہیں اور لوگوں کو دنیا کی طرف راغب کرتی ہیں

672 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَزْرَةَ هو بن سَعْدٍ الْاَعْوَرُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامٌ فِيْهِ تَمَاثِيلُ فَعَلَّقْتُ عَلٰى بَابِيْ فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فقَالَ: انْزِعِيهِ فَاِنَّهٗ يُذَكِّرُنِي الدُّنْيَا . (1: 95)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے پاس ایک پردہ تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں وہ میں نے دروازے پر لٹکا دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا' تو ارشاد فرمایا:

''اسے اتارلو' کیونکہ یہ مجھے دنیا کی یاد دلاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمُسْلِمِ مِنْ مُجَانَبَةِ الْفُضُولِ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ مسلمان کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس فانی اور زائل ہونے والی دنیا میں سے فضول چیزوں سے لاتعلقی اختیار کرے

673 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يزيد بن موهب قال حدثنا بن

672- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الترمذي 2468 في صفة القيامة، عن هناد، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2107 88 في اللباس والزينة: باب تحريم تصوير صورة الحيوان،

673- إسناده صحيح .وأخرجه أبو داوُد 4141 في اللباس: باب في الفرش، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2084 في اللباس: باب كراهية ما زاد على الحاجة من الفراش واللباس، عن أبي الطاهر بن السرح، والنسائي 6/135 في النكاح: باب الفرش، عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/293 و324 عن أبي عبد الرحمٰن المقرء، عن حيوة بن شريح، عن أبي هانء، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن المبارك في الزهد 762 ، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 3127 عن حيوة .

وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ هَانِىْءٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِىَّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهِ وَالثَّالِثُ للضيف والرابع للشيطان . (3: 52)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک بستر مرد کے لئے ہو اور ایک اس کی بیوی کے لئے ہو اور تیسرا مہمان کے لئے ہو اور چوتھا شیطان کے لئے ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْفُضُولِ فِىْ قُوَّتِهٖ رَجَاءَ النَّجَاةِ فِى الْعُقْبٰى مِمَّا يُعَاقِبُ عَلَيْهِ اَكَلَةُ السُّحْتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کے بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی خوراک میں سے اضافی چیزوں کو ترک کر دے

تا کہ آخرت میں نجات کی امید رکھے' اس چیز کے حوالے سے' جو حرام کھانے کے حوالے سے اسے سزا ملے گی

674 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى قال حدثنا ابن وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِىْ كَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): ما من وعاء ملأ بن اٰدم وعاء شرا من بطن حسب بن اٰدَمَ اَكَلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ .

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدم کا بیٹا پیٹ سے زیادہ برے اور کسی برتن کو نہیں بھرتا ہے۔ آدم کے بیٹے کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں اگر وہ نہیں مانتا' تو پھر اسے (اپنے پیٹ کا) ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے' ایک تہائی حصہ پینے کے لئے اور ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لئے رکھنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَصْحَابَ الْجَدِّ فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا يُحْبَسُوْنَ فِى الْقِيَامَةِ عَنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ مُدَّةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اس دنیا میں صاحب ثروت لوگ قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے سے طویل مدت تک روکے رکھے جائیں گے

674- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 4/121 وأخرجه الطبراني في الكبير /20 645 . وأخرجه ابن المبارك في الزهد 603 ، وأحمد 4/132، والترمذي 2380 في الزهد: باب ما جاء في كراهية كثرة الأكل، والطبراني في الكبير /20 644 ، والبغوي في شرح السُّنة 4048 ، والقضا...

675 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ يَّدْخُلُهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ وَاِذَا اَصْحَابُ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَنَظَرْتُ اِلَى النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ من يدخلها النساء .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَرَنَ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ سَعِيْدَ بْنَ زيد وأنا أهابه. (3: 78)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا' تو اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر لوگ غریب تھے اور خوشحال لوگوں کو روک لیا گیا تھا' اور جب اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم ہوا' میں نے جہنم کا جائزہ لیا' تو اس میں داخل ہونے والی زیادہ تر خواتین تھیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمران بن موسیٰ نے اس روایت میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو بھی ملا دیا ہے' اور میں اس بات سے خوفزدہ ہوں۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى فُقَرَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الصَّابِرِيْنَ عَلٰى مَا اُوْتُوا بِاِدْخَالِهِمُ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِمُدَدٍ مَعْلُوْمَةٍ

اللہ تعالیٰ کا اس امت کے غریب لوگوں پر یہ فضل کرنا جنہوں نے اس چیز پر صبر سے کام لیا' جو انہیں دی گئی (ان پر یہ فضل ہوگا) کہ اللہ تعالیٰ انہیں خوشحال لوگوں سے ایک متعین مدت پہلے جنت میں داخل کر دے گا

676 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

675- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 2736 في الذكر والدعاء : باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء ، عن محمد بن عبد الأعلى، عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20611 ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 4064 عن معمر، وأحمد 5/205، والبخاري 5196 في النكاح، و 6547 في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، من طريق ابن علية، وأحمد في المسند 5/209 عن يحيى القطان، وفي الزهد ص 32 من طريق حماد بن سلمة، ومسلم 2736 أيضًا من طريق حماد ومعاذ العنبري وجرير ويزيد بن زريع، والطبراني في الكبير 421 من طريق أبي جعفر الرازي، والخطيب في تاريخه 5/149 من طريق أبي عبد الله الأنصاري، كلهم عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وفي الباب عن عمران بن الحصين وابن عباس عند البخاري 3241 و 5198 و 6449 و 6546 ، والترمذي 2602 و 2603 . ورواه مسلم 2737 عن ابن عباس.

(متن حدیث): يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الأغنياء بنصف يوم خمس مائة سنة . (3: 9)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غریب مسلمان، خوشحال مسلمانوں سے نصف دن پہلے جنت میں جائیں گے، جو پانچ سو برس کا ہوگا''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِإِدْخَالِهِمُ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِمُدَدٍ مَعْلُوْمَةٍ

اللہ تعالیٰ نے غریب مہاجرین پر، جو فضل کیا ہے اس کا تذکرہ، انہیں خوشحال لوگوں سے ایک متعین مدت پہلے جنت میں داخل کردے گا

677 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بِنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ نِصْفَ النَّهَارِ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِمْ فَجَلَسَ مَعَهُمْ فَلَمَّا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اِلَيْهِمْ قُمْتُ اِلَيْهِ فَاَدْرَكْتُ مِنْ حَدِيْثِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: بَشِّرْ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَنَّهُمْ لَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بأربعين عاما . (3: 9)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ غریب مہاجرین کا ایک حلقہ بنا ہوا تھا وہ لوگ مسجد کے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے یہ دوپہر کے وقت کی بات ہے، آپ ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ بیٹھ گئے جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ

676- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة الليثي، روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه ابن أبي شيبة 13/246 ومن طريقه ابن ماجة 4122 في الزهد: باب منزلة الفقراء ، عن محمد بن بشر، وأحمد 2/296 و451 عن يزيد، و 2/343 عن حماد بن سلمة، والترمذي 2353 في الزهد: باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، وأبو نعيم في الحلية 7/91 و8/250 من طريق سفيان الثوري 2354 من طريق المحاربي، وأبو نعيم في الحلية 8/212 من طريق محمد بن السماك، كلهم عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/513، وأبو نعيم في الحلية 8/307 من طريق أبي صالح، وأحمد 2/519 من طريق شتير بن نهار، وأبو نعيم في الحلية 7/99، 100 من طريق أبي حازم، ثلاثتهم عن أبي هريرة . وفي الباب عن عبد الله بن عمرو في الحديث التالي . وعن أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/63 و96، وأبي داؤد 3666 ، والترمذي 2352 ، وابن ماجة 4123 ، والبغوي في شرح السُّنة 14/191، 192. وعن أنس عند الترمذي 2352 . وعن جابر عند الترمذي 2355 . وعن ابن عمر عند ابن أبي شيبة 13/244، وابن ماجة 4124 .

677- إسناده صـ

گئے ہیں' تو میں اٹھ کے آپ کے پاس آیا' تو میں نے آپ کی گفتگو کا یہ حصہ پایا۔ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے:
''غریب مہاجرین کو یہ خوشخبری دیدو کہ وہ لوگ خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ تعداد' جو اس روایت میں مذکور رہے اس سے نبی اکرم ﷺ کی یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی کر دیں

678 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِئٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ خريفا . (3: 9)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''بیشک غریب مہاجرین خوشحال لوگوں سے قیامت کے دن ستر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس سال پہلے (جنت میں داخل ہوں گے)''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَالِكَ مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الشَّيْءَ الْكَثِيْرَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ لَهُ فَقِيْرٌ كَمَا اَنَّ مَنْ مُنِعَ مِنْ حُطَامِهَا يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ لَهُ غَنِيٌّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس فانی دنیا میں بہت ساری چیزوں کے مالک شخص کے لئے یہ بات جائز ہے اسے ''فقیر'' کہا جائے جس طرح جس شخص کو دنیا کا ساز و سامان نہیں ملتا تو اس کے لئے یہ بات جائز ہے کہ اس کو ''غنی'' کہا جائے

679 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّيْلِيُّ بِاَنْطَاكِيَّةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ حدثنا ابن وَهْبٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ .

678– إسناده صحيح على شرط مسلم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خوشحالی مال زیادہ ہونے سے نہیں آتی' اصل خوشحالی دل کی بے نیازی ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغِنَى الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ قَبْلُ

اس خوشحالی کی صفت کا تذکرہ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

680 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قَالَ قُلْتُ مَا بَعَثَ اِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا لِشَيْءٍ سَاَلَهُ عَنْهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الأمر ولـزوم الـجـمـاع فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَاْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ اَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِى قلبه وأتته الدنيا وهى راغمة.

عبدالرحمٰن بن ابان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دو پہر کے وقت مروان کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے' تو میں نے سوچا یہ اس وقت ضرور کسی ایسے کام کے سلسلے میں گئے ہوں گے کہ جو مروان ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوگا میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس نے ہم سے کچھ چیزوں کے بارے میں

679- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. وأخرجه القضاعى فى مسند الشهاب (1208) وأخرجه الحميدى 1063 ، وأحمد 2/243، ومسلم 1051 فى الزكاة: باب ليس الغنى عن كثرة العرض، وابن ماجة 4137 فى الزهد: باب القناعة، من طريق سفيان بن عيينة، والقضاعى فى مسند الشهاب 1211 . وأخرجه أحمد 2/389، 390، والبخارى 6446 فى الرقاق: باب الغنى غنى النفس، والترمذى 2373 فى الزهد: باب ما جاء أن الغنى غنى النفس، والقضاعى فى مسند الشهاب 1207 من طريق أبى حصين، والقضاعى 1210 من طريق الأعمش، كلاهما عن أبى صالح، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد فى المسند 2/443 و539 و540، وفى الزهد ص 25، وأبو نعيم فى الحلية 4/99 من طريق جعفر بن برقان، عن يزيد بن الأصم، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/315، والبغوى فى شرح السُّنة 4040 .

680-وأخرجه أحمد فى الزهد ص 42، وابن أبى عاصم فى السُّنة 94 ، والخطيب فى الفقيه والمتفقه 2/71 من طريق يحيى القطان، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/232 من طريق حجاج بن محمد، والطبرانى فى المعجم الكبير 4891 . وأخرجه الطبرانى 4924 . وفى الباب عن ابن مسعود، وجبير بن مطعم، وأبى الدرداء ، وأنس، وقد تقدمت، وعن النعمان بن بشير عند الرامهرمزى 11 ، والحاكم 1/88. وعن أبى سعيد الخدرى عند الرامهرمزى 5 ، وأبى نعيم فى الحلية 5/105 .

دریافت کیا: جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں۔

(حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بتایا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اسے خوش رکھے جو ہم سے حدیث سنے اور پھر اسے دوسرے تک پہنچا دے' کیونکہ بعض اوقات علم حاصل کرنے والا شخص اس شخص تک اسے منتقل کر دیتا ہے' جو اس سے زیادہ علم والا ہوتا ہے اور بعض اوقات علم حاصل کرنے والا شخص درحقیقت عالم نہیں ہوتا' تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں مسلمان کا دل دھوکہ نہیں دیتا۔ عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کے لئے خیر خواہی اور ان کی جماعت کے ساتھ رہنا' کیونکہ ان کی دعا غیر موجود لوگوں تک محیط ہوتی ہے' جس شخص کی نیت دنیا ہو گی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو متفرق کر دے گا اور اس کی غربت کو اس کے سامنے کر دے گا اور دنیا میں سے اسے صرف وہی کچھ ملے گا' جو اس کے نصیب میں لکھا گیا ہے اور جس شخص کی نیت آخرت ہو گی' اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو سمیٹ دے گا۔ اس کے دل میں خوشحالی ڈال دے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے پاس آئے گی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَعْضَ الْفُقَرَاءِ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ قَدْ يَكُوْنُوْنَ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضِ الْاَغْنِيَاءِ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بعض حالتوں میں بعض غریب لوگ بعض حالتوں میں بعض خوشحال لوگوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں

681 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ: اُنْظُرْ اَرْفَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ عَيْنَيْكَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا رَجُلٌ فِيْ حُلَّةٍ جَالِسٌ يُحَدِّثُ قَوْمًا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ: اُنْظُرْ اَوْضَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ عَيْنَيْكَ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا رُوَيْجِلٌ مِسْكِيْنٌ فِيْ ثَوْبٍ لَهُ خَلَقٍ قُلْتُ هٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ قُرَارِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا. (3: 9)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں موجود تھا اسی دوران آپ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے دیکھ کر بتاؤ کہ مسجد میں تمہارے سامنے کون سا شخص سب سے بلند تر حیثیت کا مالک ہے؟ میں نے اس بات کا جائزہ لیا' تو وہاں ایک شخص حلّہ پہن کر لوگوں کے ساتھ بیٹھا بات چیت کر رہا تھا میں نے جواب دیا: یہ والا شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

681- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد في المسند 5/157، وفي الزهد ص 36 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/115 . وأخرجه البزار 3630 . وأورده الهيثمي في المجمع 10/265 .

نے فرمایا: تم اب اس بات کا جائزہ لو کہ تمہارے سامنے کون سا شخص سب سے کم تر حیثیت کا مالک ہے' تو میں نے اس بات کا جائزہ لیا' تو وہاں ایک غریب سا شخص پرانے سے کپڑوں میں بیٹھا ہوا تھا میں نے عرض کی: یہ والا شخص' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (غریب شخص) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس (امیر آدمی جیسے) زمین بھر لوگوں سے بہتر ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اصحاب صفہ کی حالت کے بارے میں ہے

682 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث):رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصُّفَّةِ مَا عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ رِدَاءٌ اِلَّا اِزَارٌ اَوْ كِسَاءٌ مُتَوَشِّحًا به قد عقده خلفه . (3: 9)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ستر اصحاب کو صفہ میں دیکھا ہے ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی چادر نہیں ہوتی تھی صرف چھوٹا تہبند ہوتا تھا یا ایک چادر ہوتی تھی جسے وہ توشیح کے طور پر لپیٹ لیتا تھا' اور اپنے پیچھے باندھ لیتا تھا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ طَعَامُ الْقَوْمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْاَغْلَبِ فِیْ اَحْوَالِهِمْ عِنْدَ ابْتِدَاءِ ظُهُوْرِ الْاِسْلَامِ بِهِمْ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کی خوراک عام طور پر کیا ہوا کرتی تھی؟ جب اسلام کے ظہور کا آغاز ہوا تھا

683 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ فَرَاهِيْجَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

(متن حدیث):مَا كان طعامنا على عهد رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلا الأسودان التمر والماء . (5: 47)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہماری خوراک صرف دو سیاہ چیزیں ہوتی ہیں کھجور اور پانی۔

682- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 442 في الصلاة: باب نوم الرجال في المسجد، والبيهقي في السُّنن 2/241، والبغوي في شرح السُّنة 4081 .

683- وأخرجه أحمد 2/298 و405 و458، والبزار 3677 من أربع طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وسيعيده برقم 5776 . وأخرجه الترمذي 3357 في التفسير: ب

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ فِيْ اَصْحَابِهِ مَا وَصَفْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں یہ چیز ہوتی تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

684 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَمِّي حدثنا أبي عن ابن إسحاق حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّا كُنَّا نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ فَقَدْ كَذَبَكُمْ فَلَمَّا افْتَتَحَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ أصبنا شيئا من التمر والودك. (5: 47)

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص تمہیں یہ بات بتائے کہ ہم پیٹ بھر کر کھجوریں کھالیا کرتے تھے۔ اس نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کو فتح کیا' تو ہمیں کچھ کھجوریں اور چربی ملی تھی۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَةَ لِلْمُسْلِمِ الْفَقِيرِ الصَّابِرِ عَلٰى مَا اُوتِيَ مِنْ فَقْرِهِ بِمَا مُنِعَ مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الزَّائِلَةِ

اللہ تعالیٰ کا اس غریب مسلمان کے لئے نیکیاں لکھ دینا' جو ملے ہوئے فقر پر صبر سے کام لیتا ہے کہ اسے اس زائل ہو جانے والی دنیا کا ساز و سامان نہیں دیا گیا

685 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَرٰى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَى قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَتَرٰى قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فقَالَ: هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَكَيْفَ تَرَاهُ وَتَرَاهُ؟ قُلْتُ اِذَا سَاَلَ اُعْطِيَ وَاِذَا حَضَرَ اُدْخِلَ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فقَالَ: هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا زَالَ يُحَلِّيهِ وَيَنْعَتُهُ حَتّٰى عَرَفْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ عَرَفْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَكَيْفَ تَرَاهُ اَوْ تَرَاهُ قُلْتُ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فقَالَ: هُوَ خَيْرٌ مِنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ مِنَ الْاٰخَرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا يُعْطَى مِنْ بَعْضِ مَا يُعْطَى الْاٰخَرُ فقَالَ: اِذَا اُعْطِيَ خَيْرًا فَهُوَ اَهْلُهُ وَاِنْ صُرِفَ عَنْهُ فقد أعطي حسنة. (3: 9)

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر غفاری! کیا تم یہ سمجھتے ہو مال کا

684- إسناده قوي. وانظر حديث عائشة أيضًا الآتي برقم 729.

685- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد مضى باختصر مما هنا برقم 681 من طريق آخر عن أبي ذر. وطلاع الأرض: ملؤها.

زیادہ ہونا خوشحالی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر' تو تم یہ سمجھتے ہو گے کہ مال کا کم ہونا غربت ہے میں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ!، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اصل خوشحالی دل کا خوشحال ہونا ہے اور اصل غربت دل کا غریب ہونا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم فلاں شخص کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہاری اس کے بارے میں کیا رائے ہے اور اسے کیا سمجھا جاتا ہے؟ میں نے عرض کی: جب وہ کوئی چیز مانگے' تو اسے دیدی جائے جب وہ کہیں آئے' تو اسے اندر آنے دیا جائے پھر نبی اکرم ﷺ نے اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا اور فرمایا: کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ اللہ کی قسم! یارسول اللہ! میں اسے نہیں جانتا پھر نبی اکرم ﷺ اس کا حسب نسب میرے سامنے بیان کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے اس کو پہچان لیا' تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اس کی شناخت ہو گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری اس کے بارے میں کیا رائے ہے اور اسے کیا سمجھا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: وہ صفہ سے تعلق رکھنے والا ایک غریب آدمی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (غریب آدمی) اس دوسرے (امیر آدمی جیسے) زمین بھر لوگوں سے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص کو اس چیز میں سے کچھ حصہ عطا نہیں کیا گیا جو دوسرے کو دی گئی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کو بھلائی دی گئی ہے' تو یہ اس کا زیادہ اہل ہے اور اگر اس کو اس سے پھیر لیا گیا ہے' تو اسے نیکی عطا کی گئی ہے۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا فُضِّلَ بَعْضُ الْفُقَرَاءِ عَلٰى بَعْضِ الْاَغْنِيَاءِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بعض فقیر لوگوں کو بعض خوشحال لوگوں پر فضیلت دی گئی

686 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ خُلَيْدٍ الْعَصَرِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ اللّٰهُمَّ مَنْ اَنْفَقَ فَاَعْقِبْهُ خَلَفًا وَمَنْ اَمْسَكَ فَاَعْقِبْهُ تَلَفًا. (3: 9)

686– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، خليد العصرى: هو خليد بن عبد الله . وأخرجه الطيالسي 979 ، والحاكم 2/444، 445، وأبو نعيم في الحلية 2/233 من طريق هشام الدستوائي، وأحمد في المسند 5/97، وفي الزهد ص 26 من طريق همام، والقضاعي في مسند الشهاب 810 من طريق سلام بن مسكين، ثلاثتهم عن قتادة، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في المجمع 2/122، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح . وسيعيده المؤلف برقم 3330 . وفي الباب عن أبي هريرة سيورده المؤلف برقم 3334 . وعن أبي سعيد الخدري عند البزار 3424 ، أورده الهيثمي في المجمع 10/336 .

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی سورج نکلتا ہے' تو اس کے پہلو میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو یہ اعلان کرتے ہیں۔

''اے اللہ! جو شخص (تیری راہ میں) خرچ کرتا ہے' تو اسے اس کے بدلے میں مزید عطا کر اور جو شخص خرچ نہیں کرتا ہے' تو اس کے بدلے میں اس کا نقصان کر دے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ الدُّنْيَا سِجْنًا لِمَنْ اَطَاعَهُ وَمَخْرَفًا لِمَنْ عَصَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اس شخص کے لئے قید گاہ بنایا ہے' جو اس کی اطاعت کرتا ہے' اور اس شخص کے لئے باغ بنایا ہے' جو اس کی نافرمانی کرتا ہے

687- (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَلدُّنْيَا سِجنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدُّنْيَا اِنَّمَا جُعِلَتْ سِجْنًا لِلْمُسْلِمِيْنَ لِيَسْتَوْفُوا بِتَرْكِ مَا يَشْتَهُوْنَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْجِنَانِ فِي الْعُقْبَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' دنیا کو مسلمانوں کے لئے قید خانہ بنایا گیا ہے' تاکہ وہ لوگ دنیا میں اپنی پسندیدہ چیزوں کو ترک کرنے کی وجہ سے آخرت میں جنت میں پورا بدلہ حاصل کریں

687- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2956 في الزهد الرقائق، والترمذي 2324 في الزهد: باب ما جاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر . وأخرجه البغوي في شرح السُّنة 4105 من طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد في المسند 2/323 و485، وفي الزهد ص 37 من طريق زهير، وفي المسند 2/389 من طريق عبد الرحمن بن إبراهيم القاص، وابن ماجة 4113 في الزهد: باب مثل الدنيا، من طريق عبد العزيز بن أبي حازم، وأبو نعيم في الحلية 6/350 من طريق مالك، والبغوي في شرح السُّنة 4104 من طريق روح بن القاسم، خمستهم عن العلاء ، بهذا الإسناد . وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند أحمد 6855 ، وأبي نعيم في الحلية 8/177 و185، والبغوي في شرح السُّنة 4106 ، والحاكم في المستدرك .4/315 أورده الهيثمي في المجمع 10/288، 289 . وعن ابن عمر عند البزاز 3654 ، وأبي نعيم في أخبار أصبهان 2/340، والخطيب في تاريخ بغداد 6/401، والقضاعي في مسند الشهاب 145 ، وأورده الهيثمي في المجمع 10/289، وقال: رواه البزار بسندين أحدهما ضعيف، والآخر فيه جماعة لم أعرفهم . وعن سلمان الفارسي عند الطبراني في الكبير 6183 ، والحاكم .3/603 أورده الهيثمي في المجمع 10/289 .

688 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَسْبَابَ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ يَجْرِىْ عَلَيْهَا التَّغَيُّرُ وَالْاِنْتِقَالُ فِى الْحَالِ بَعْدَ الْحَالِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں اطلاع ہے کہ اس فانی ہونے والی زائل ہونے والی (دنیا) کے اسباب پر تغیر ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقلی ہوتی رہتی ہے

689 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَزِيْرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ: (كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ)

(متن حدیث): قَالَ: مِنْ شَاْنِهٖ اَنْ يَّغْفِرَ ذَنْبًا وَيُفَرِّجَ كربا ويرفع قوما ويضع آخرين . (3: 66)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''ہر روز اس کی نئی شان ہوتی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کی شان میں یہ بات شامل ہے کہ وہ گناہ کی مغفرت کر دیتا ہے پریشانی کو ختم کر دیتا ہے۔ ایک قوم کو سر بلندی نصیب کرتا ہے اور دوسروں کو پست کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَا بَقِىَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا هُوَ الْمِحَنُ وَالْبَلَايَا فِىْ اَكْثَرِ الْاَوْقَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ اس دنیا میں سے جو کچھ باقی رہ گیا ہے وہ پریشانی اور آزمائش ہے جو اس کے زیادہ تر اوقات میں ہوگی

688– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة.

689–وأخرجه ابن ماجة 202 في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن أبي عاصم رقم 301 ، وابن عساكر في تاريخ دمشق 2/2 و15/126/1.

690 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا بن جابر قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ رَبِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ .(3: 66)

ابوعبدرب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دنیا میں سے صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الْاِغْتِرَارِ بِمَنْ اُوتِيَ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةَ الزَّائِلَةَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اسے اس فانی اور زائل ہونے والی دنیا میں سے' جو کچھ دیا گیا ہے اس کے حوالے سے کم غلط فہمی کا شکار ہو

691 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قال حدثنا بْنِ اَبِیْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ اَيْقِظُوا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .(3: 6)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' کتنے ہی فتنے نازل کر دیے گئے ہیں اور کتنے ہی خزانوں کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔ حجرے میں رہنے والی خواتین کو بیدار کر دو' کیونکہ دنیا میں بہت سی باپردہ عورتیں قیامت کے دن بے پردہ ہوں گی''۔

690- إسناده قوى . وأخرجه ابن المبارك في الزهد 596 ، ومن طريقه أحمد 4/94، والطبراني 9/86، والقضاعي في مسند الشهاب 1175 ، والرامهرمزي في الأمثال 59 ، وأخرجه ابن ماجة 4035 في الفتن: باب شدة الزمان، وابن أبي عاصم في الزهد 146 من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن ابن جابر، بهذا الإسناد. قال البوصيري في مصباح الزجاجة 4/190: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات. وسيعيده المؤلف برقم 2899 من طريق بشر بن بكر، عن ابن جابر، به . وتقدمت تتمة الحديث وهي قوله: وإنما مثل أحدكم مثل الوعاء ... برقم 339 من طريق الوليد بن مسلم، وبرقم 392 من طريق صدقة بن جابر، كلاهما عن ابن جابر، بهذا الإسناد، فانظرهما.

691- إسناده صحيح على شرط الصحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 6/297، والبخاري 115 في العلم، و 1126 في التهجد، و 5844 في اللباس، و 6218 في الأدب، و 7069 في الفتن، والترمذي 2196 في الفتن من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد . ورواه مالك في الموطأ 2/913 باب ما يكره للنساء لبسه من الثياب.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اغْتِرَارِ الْمَرْءِ بِمَا أُوتِيَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا مِنَ النِّسَاءِ وَالنِّعَمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کو اس حوالے سے غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے جو اسے اس دنیا میں سے خواتین اور مختلف نعمتیں دی گئی ہیں

692 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ وَاَصْحَابُ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَنَظَرْتُ اِلَى النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَرَنَ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى بِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمُعْتَمِرِ مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ. (2: 55)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تھا اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر لوگ غریب لوگ تھے اور خوشحال لوگوں کو وہاں روک لیا گیا تھا' اور جب اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم ہوا اور میں نے جہنم کا جائزہ لیا' تو اس میں داخل ہونے والی اکثر خواتین تھیں''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمران بن موسیٰ نامی راوی نے اس روایت میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو بھی ملا دیا ہے۔

یہاں معتمر نامی راوی سے مراد معتمر بن سلیمان ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ تَعْزُفَ نَفْسُهُ عَمَّا يُؤَدِّي اِلَى اللَّذَّاتِ مِنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الْغَرَّارَةِ وَاِنْ اُبِيْحَ لَهُ ارْتِكَابُهَا حَذَرَ الْوُقُوْعِ فِي الْمَحْذُوْرِ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اپنے آپ کو ان چیزوں سے بچائے' جو اس فنا ہونے والی اور دھوکے دینے والی (دنیا) کی لذات کی طرف لے جاتی ہیں

اگرچہ ان کا ارتکاب آدمی کے لئے مباح ہو' آدمی اپنے آپ کو ان چیزوں سے بچنے کے لئے ایسا کرے' جو ممنوع ہیں

693 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ

692- هو مكرر 675

مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ قَالَ

(متنِ حدیث):سمع بن عمر صوت زمارة راعي قَالَ فَجَعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَعَدَلَ عَنِ الطَّرِيْقِ وَجَعَلَ يَقُوْلُ يَا نَافِعُ اَتَسْمَعُ فَاَقُوْلُ نَعَمْ فَلَمَّا قُلْتُ لَا رَاجَعَ الطَّرِيْقَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. (5: 47)

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی' تو انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ لیں اور راستے سے ایک طرف ہٹ گئے وہ یہ فرماتے جا رہے تھے: اے نافع! کیا تمہیں آواز آ رہی ہے؟ میں جواب دیتا تھا جی ہاں! جب میں نے کہا: اب نہیں آ رہی' تو وہ واپس راستے پر آ گئے پھر انہوں نے فرمایا

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

ذكر الإخبار عما يجب على المؤمن من حِفْظِ نَفْسِهِ عَمَّا لَا يُقَرِّبُهُ اِلٰى بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا دُوْنَ نَوَالِهٖ شَيْئًا مِنْ حُطَامِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' مومن پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کی اس چیز سے حفاظت کرے' جو اسے اس کے پروردگار کی بارگاہ میں قرب نہیں دلاتی ہے

اور وہ فنا ہونے والی دنیا کے ساز و سامان میں سے کچھ بھی حاصل کرنے سے بچے

694 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث):اَلَا اِنَّ الدِّيْنَارَ وَالدِّرْهَمَ اَهْلَكَا مَنْ كَانَ قبلكم وهما مهلكاكم. (3: 66)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! بیشک درہم اور دینار نے تم سے پہلے لوگوں کو بھی ہلاکت کا شکار کر دیا اور یہ تم لوگوں کو بھی ہلاکت کا شکار کر دیں گے''۔

693- رجاله ثقات رجال الصحيح، غير سليمان بن موسى - وهو الأشدق- فقد روى له مسلم في المقدمة والأربعة. وأخرجه أحمد 2/8 و38، وأبو داؤد 4924 في الأدب: باب كراهية الغناء والزمر. وأخرجه أبو داؤد 4925. وأخرجه أبو داؤد 4926 .

694-إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأورده الهيثمي في المجمع 10/245، وقال: رواه الطبراني في الكبير و الأوسط وإسناده حسن

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّذُودَ نَفْسَهُ مِنْ هٰذِهِ الْغَرَّارَةِ الزَّائِلَةِ بِبَذْلِ مَا يَمْلِكُ مِنْهَا لِغَيْرِهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس دھوکہ دینے والی زائل ہونے والی (دنیا) سے بچائے

وہ یوں کہ دنیا میں سے وہ جس چیز کا مالک بنتا ہے اسے دوسرے پر خرچ کرے

695- (سندِحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خالد حدثنا همام عن قتادة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متنِ حدیث):اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ بِقِنَاعٍ فِيْهِ رُطَبٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقْبِضُ الْقَبْضَةَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يَقْبِضُ الْقَبْضَةَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلٰى اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَاِنَّهٗ لَيَشْتَهِيهِ فَعَلَ ذلك غير مرة وإنه ليشتهيه. (5: 47)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوروں کا ایک تھال بھیجا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی میں کھجوریں لے کر انہیں اپنی ایک زوجہ محترمہ کی طرف بھجوادیا پھر آپ نے مٹھی میں کھجوریں لیں اور اپنی ازواج کی طرف بھجوادیا پھر آپ نے انہیں بھجوادیا اور آپ کو اس بات کی خواہش بھی تھی آپ نے کئی مرتبہ ایسا کیا اور آپ کو اس بات کی خواہش بھی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ رِعَايَةُ عِيَالِهٖ بِذَبِّهِمْ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ يُخَافُ عَلَيْهِمْ مُتَعَقَّبُهَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے اہلخانہ کا اس حوالے سے خیال رکھے انہیں ان چیزوں سے بچائے جن کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ ان پر سزا ہو سکتی ہے

696/697- (سندِحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلّٰى الْاَدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قُعَيْسٍ عَنْ نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متنِ حدیث):اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ فِيْ غَزَاةٍ كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِفَاطِمَةَ وَاِذَا قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ كَانَ اَوَّلُ عَهْدِهٖ بِفَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَاِنَّهٗ خَرَجَ لِغَزْوِ تَبُوكَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ فَبَسَطَتْ فِيْ بَيْتِهَا بِسَاطًا وَعَلَّقَتْ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا وَصَبَغَتْ مِقْنَعَتَهَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَمَّا قَدِمَ اَبُوهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰى مَا اَحْدَثَتْ رَجَعَ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى بِلَالٍ فَقَالَتْ يَا بِلَالُ اذْهَبْ اِلٰى اَبِيْ

695- إسناده صحيح

فَسَلْهُ مَا يَرُدُّهُ عَنْ بَابِي فَاَتَاهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي رَاَيْتُهَا اَحْدَثَتْ ثَمَّ شَيْئًا فَاَخْبَرَهَا فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَرَفَعَتِ الْبِسَاطَ وَاَلْقَتْ مَا عَلَيْهَا وَلَبِسَتْ أطمارها فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاَخْبَرَهُ فَاَتَاهُ فَاعْتَنَقَهَا وَقَالَ: هٰكَذَا كُوْنِيْ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ . (5: 8)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی جنگ میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے جاتے تھے' تو آپ سب سے آخر میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے تھے اور جب بھی آپ کسی جنگ سے واپس تشریف لاتے تھے' تو سب سے پہلے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے تھے جب آپ غزوہ تبوک میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے' تو آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہوئیں۔ انہوں نے اپنے گھر میں' ایک چٹائی بچھائی اور گھر کے دروازے پر پردہ لٹکا دیا۔ انہوں نے اس پردے کو زعفران کے ساتھ رنگ دیا تھا جب ان کے والد تشریف لائے اور انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس عمل کو دیکھا' تو وہ واپس تشریف لے گئے اور مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا اور کہا: اے بلال! تم میرے والد کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو کہ آپ میرے دروازے سے واپس کیوں چلے گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ اس نے وہاں ایک نیا کام کیا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے اس پردے کو اتار دیا اور اس بچھونے کو اٹھا دیا اور اس پر موجود چیزوں کو ایک طرف رکھ کے خود پرانے سے کپڑے پہن لئے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو) انہوں نے گلے لگا لیا اور ارشاد فرمایا:

''تم اسی طرح رہا کرو' میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْوَصْفِ الَّذِيْ يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ الْمَرْءُ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ آدمی کو اس فانی اور زائل ہو جانے والی (دنیا) میں اس طرح سے ہونا چاہیے

698- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عن مجاهد عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

(متن حدیث): اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ اَوْ قَالَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سبيل قال فكان بن عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الْمَسَاءَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الصَّبَاحَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لمرضك وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

697- وأخرجه أحمد 2/21، وأبو داوٗد 4149 و 4150 في اللباس: باب في اتخاذ الستور،

وَقَالَ اِسْحَاقُ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ مَا سَاَلَنِيْ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ. (66 :3)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے دونوں کندھوں کو پکڑا اور فرمایا: ''تم دنیا میں یوں رہو جیسے تم اجنبی ہو یا تم مسافر ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے جب تم صبح کرلو تو شام کا انتظار نہ کرو اور جب شام کرلو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور بیماری سے پہلے اپنی صحت کو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی کو غنیمت سمجھو۔

اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: حسن بن قزعہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین نے مجھ سے صرف اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اَحْسَابِ اَهْلِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اس فانی اور زائل ہونے والی (دنیا سے محبت رکھنے والوں) کے نزدیک حسب (یعنی فضیلت کا معیار کیا ہے؟)

699 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أحساب أهل الدنيا المال. (66 :3)

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل دنیا کے نزدیک' حسب (برتری کا معیار) مال ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَابُ اَهْلِ الدُّنْيَا الْمَالُ اَرَادَ بِهِ الَّذِيْنَ يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ عِنْدَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اہل دنیا کا حسب مال ہے'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ لوگ ہیں' جو اس کی طرف جاتے ہیں

698- وأخرجه البخاري 6416 في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم كن في الدنيا كأنك غريب ... والبيهقي في السنن 3/369

699- وأخرجه أحمد 5/361 عن علي بن الحسين بن شقيق، والنسائي 6/64 في النكاح: باب الحسب . وصححه الحاكم 2/163، ووافقه الذهبي. وسيرد بعده من طريق زيد بن الحباب، عن الحسين بن واقد، به، فانظره.

700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَحْسَابَ اَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِي يَذْهَبُونَ اِلَيْهِ لهذا المال. (3: 66)

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل دنیا کے نزدیک حسب (یعنی برتری) کا معیار مال ہے' جس کی طرف وہ جاتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَؤُولُ مُتَعَقَّبُ اَمْوَالِ اَهْلِ الدُّنْيَا الَّتِي هِيَ اَحْسَابُهُمْ اِلَيْهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اہل دنیا کے وہ اموال' جوان کے نزدیک عزت کا معیار ہیں ان کا انجام کیا ہوگا؟

701 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَهُوَ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

(متن حدیث): اِنْتَهَيْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ: (اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ) (التكاثر: 1) قَالَ: يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا لَكَ مِنْ مَّالِكَ مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تصدقت فأمضيت

مطرف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے۔

700- إسناده على شرط مسلم، إلا أن الحسين بن واقد ثقة له أوهام، فالسند حسن، وأخرجه أحمد 5/353، والخطيب في تاريخ بغداد 1/318، والحاكم في المستدرك 2/163 من طريق زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وتقدم قبله من طريق عَلِيِّ بْنُ الْحُسَيْنِ به، فانظره . وأوردت أحاديث الباب في التعليق على الحديث المتقدم برقم 483 من حديث أبي هريرة كرم المرء دينه، ومروء ته عقله، وحسبه خلقه فانظره.

701- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير صحابي أبي مطرف عبد الله بن الشخير، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 2958 في الزهد والرقائق، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في المسند 4/24، وفي الزهد ص 17، ومسلم 2958 عن ابن المثنى، كلاهما عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابنُ المبارك في الزهد 497، وأحمد 4/24، والترمذي 2342 في الزهد، و 3354 في التفسير: باب ومن سورة التكاثر، والنسائي 6/238 في الوصايا: باب الكراهية في تأخير الوصية، والبيهقي في السُّنن 4/61، وأبو نعيم في الحلية 6/281، والبغوي في شرح السُّنة 4055، والقضاعي في مسند الشهاب 1217 عن طرق عن شعبة، به. وأخرجه الطيالسي 1148، وأحمد 4/24، ومسلم 2958، وأبو نعيم في الحلية 6/281، والخطيب في تاريخ بغداد 1/359 من طريق هشام الدستوائي، وأحمد 4/26، ومسلم 2958 من طريق سعيد بن أبي عروبة، وأحمد في المسند 4/26، وفي الزهد ص 40، ومسلم 2958 من طريق همام، وأبو نعيم في الحلية 6/281 من طريق أبان بن يزيد، كلهم عن قتادة، به. وصححه الحاكم 2/533، 534 و4/322، 323. وسيعيده المؤلف برقم 3327 في باب صدقة التطوع من طريق الدستوائي، عن قتادة. وذكره السيوطي في الدر المنثور 6/386، وزاد نسبته لسعيد بن منصور، وعبد بن حميد، وابن جرير، وابن المنذر، والطبراني، وابن مردويه. وفي الباب عن أبي هريرة سيورده المؤلف برقم 3328 .

''کثرت تمہیں غفلت کا شکار کردے گی''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کہتا ہے: یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے حالانکہ تمہارا مال وہ ہے جو کھا کر تم فنا کردو یا جسے پہن کر تم پرانا کردو یا جسے صدقہ کر کے تم آگے بھیج دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَ مُتَعَقَّبَ طَعَامِ ابْنِ اٰدَمَ فِي الدُّنْيَا مَثَلًا لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ابن آدم کے کھانے کا انجام کیا بناتا ہے جو اس کے لئے مثال کی حیثیت رکھتا ہے

702 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): إن مطعم بن اٰدَمَ ضُرِبَ لِلدُّنْيَا مَثَلًا بِمَا خَرَجَ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ وَاِنْ قَزَّحَهُ وَمَلَّحَهُ فَانْظُرْ مَا يَصِيرُ إِلَيْهِ .(3: 66)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابن آدم نے جو کچھ کھایا ہے اس کے ذریعے دنیا کی مثال بیان کی جاسکتی ہے جو ابن آدم کے جسم سے نکلتا ہے۔ وہ اگرچہ اس میں مصالحہ ڈالتا ہے اور نمک ڈالتا ہے لیکن تم اس بات کا جائزہ لو (کہ آدمی کے پیٹ میں رہ کر) وہ کیا بن جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا ارْتَفَعَ مِنْ هٰذِهِ الْأشياء لا بد لَهُ اَنْ يَتَّضِعَ لِاَنَّهَا قَذِرَةٌ خُلِقَتْ لِلْفَنَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس دنیا میں سے جو چیز بھی بلند ہوتی ہے اس کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ پست بھی ہو کیونکہ یہ گندگی ہے جسے فنا ہونے کے تخلیق کیا گیا ہے

703 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

(متنِ حدیث): كَانَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ كُلَّمَا سَابَقُوْهَا سَبَقَتْ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فسبقها فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى

702– حديث صحيح، وأخرجه الطبراني 531، والبيهقي في الزهد الكبير 414، وعبد الله بن أحمد في زوائد المسند 5/136 وأبو نعيم في الحلية 1/254، من طريق أبي حذيفة بهذا الإسناد. وأخرجه ابن المبارك في الزهد برقم 493 و 494 و 495.

رَاٰى ذٰلِكَ فِـىْ وُجُـوْهِهِـمْ فَـقَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَىْءٌ مِنْ هٰذِهِ الْقَذِرَةِ اِلَّا وَضَعَهَا اللّٰهُ. (3: 66)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء سے آگے کوئی نہیں نکل سکتا تھا جب بھی اس کے ساتھ مقابلہ ہوتا تھا وہ آگے نکل جاتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی ایک اونٹ پر بیٹھ کر آیا۔ اس نے اس اونٹنی کے ساتھ مقابلہ کیا' تو وہ آگے نکل گیا یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو گراں گزری جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر یہ چیز ملاحظہ کی' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے کہ اس دنیا میں جب کسی چیز کو سربلندی عطا کرے' تو اسے پستی بھی عطا کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُقْنِعَ نَفْسَهُ عَنْ فُضُولِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ بِتَذَكُّرِهَا عَاقِبَةَ الْخَيْرِ وَاَهْلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو بھلائی اور اہل بھلائی کے انجام کے ذریعے نصیحت حاصل ہونے سے اس فنا ہونے والی اور زائل ہونے والی دنیا کی اضافی چیزوں سے بچا کے رکھے

704 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفيان حدثنا حرملة بن يحيى حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِي الْمَاضِي بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيْرٌ مُشَبَّكٌ بِالْبَرْدِيِّ عَلَيْهِ كِسَاءٌ اَسْوَدُ قَدْ حَشَوْنَاهُ بِالْبَرْدِيِّ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ عَلَيْهِ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُمَا اسْتَوَى جَالِسًا فَنَظَرَا فَاِذَا اَثَرُ السَّرِيْرِ فِيْ جَنْبِ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَكَيَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُؤْذِيكَ خُشُونَةُ مَا نَرَى مِنْ سَرِيرِكَ وَفِرَاشِكَ وَهٰذَا كِسْرٰى وَقَيْصَرُ عَلٰى فُرُشِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيبَاجِ فَقَالَ: لَا تَقُوْلَا هٰذَا فَاِنَّ فِرَاشَ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِي النَّارِ وَاِنَّ فِرَاشِيْ وَسَرِيْرِيْ هذا عاقبته إلى الجنة. (5: 47)

703- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي خالد الأحمر. وأخرجه البخاري 6501 في الرقائق: باب التواضع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/103 من طريق ابن أبي عدي، والبخاري 2871 في الجهاد: باب ناقة النبي صلى الله عليه وسلم من طريق أبي إسحاق الفزاري، و 2872 و 6501 أيضًا، وأبو داؤد 4803 في الأدب: باب في كراهية الرفعة في الأمور، من طريق زهير بن معاوية، والنسائي 6/227 في الخيل: باب السبق من طريق خالد، و 6/228 باب الجنب، من طريق شعبة، والبيهقي في السُّنن 10/16، 17 من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، و 10/25 من طريق عبد الله بن بكر السهمي، وأبو الشيخ في أخلاق النبي ص 153 ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 2652. وأخرجه أحمد 3/253، وأبو داؤد 4802، والبغوي في شرح السُّنة 2651 من طريق حماد، والقضاعي في مسند الشهاب 1009 من طريق سفيان بن حسين، كلاهما عن ثابت، عن أنس.

704- انظر الحديث بطوله ورواياته في المسند 1/33- 34، والبخاري 2468 في المظالم، و 5191 في النكاح، ومسلم 1479 في الطلاق، والترمذي 3315، والنسائي 4/137- 138 في الصوم، و جامع الأصول 2/400-410 الطبعة الدمشقية.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مخصوص پلنگ تھا' جسے مخصوص قسم کے (کے پتوں' یا شاخوں) کے ذریعے بنا گیا تھا۔ اس پر سیاہ رنگ کی چادر موجود تھی جس کے اندر ہم نے اس قسم کے پتے بھرے ہوئے تھے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوئے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کو دیکھا' تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ ان دونوں صاحبان نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر پلنگ کا نشان موجود ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا جو پلنگ اور جو بستر ہم دیکھ رہے ہیں کیا اس کی سختی آپ کو تکلیف نہیں دیتی ہے' جبکہ قیصر اور کسریٰ ریشم اور دیباج کے اوپر آرام کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں یہ بات نہ کرو' کیونکہ قیصر اور کسریٰ کے بستر جہنم میں ہوں گے اور میرا پلنگ اور میرا بستر ان کا ٹھکانہ جنت میں ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِاقْتِنَاعِ لِلْمَرْءِ بِمَا أُوتِيَ مِنَ الدُّنْيَا مَعَ الْإِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' آدمی کو دنیا میں سے' جو کچھ دیا گیا ہے وہ اسلام اور سنت کے ہمراہ اس پر قناعت کرے

705 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الْعَابِدُ الطَّاحِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ قال أَخْبَرَنَا المقرىء قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ

(متن حدیث): إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَكَانَ عيشه كفافا وقنعه الله به . (1:2)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جسے اسلام کی طرف ہدایت دی گئی۔ ضروریات کے مطابق اسے چیزیں دی گئیں اور اس کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز پر قناعت عطا کی''۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالتَّخَلِّي عَنِ الدُّنْيَا وَالِاقْتِنَاعِ مِنْهَا بِمَا يُقِيمُ أَوَدَ الْمُسَافِرِ فِي رِحْلَتِهِ

اس بات کا حکم ہونا کہ آدمی دنیا سے خالی ہو جائے' اور دنیا سے وہ چیز حاصل کرے

705- إسناده صحيح .وأخرجه أحمد 6/19، والترمذي 2349 في الزهد: باب ما جاء في الكفاف والصبر عليه، والطبراني في الكبير 18/ 786 ، والحاكم في المستدرك 1/34، 35 من طريق المقرء بهذا الإسناد .وأخرجه ابن المبارك في الزهد 553 ومن طريقه القضاعي في مسند الشهاب 616' بهذا الإسناد.وأخرجه الطبراني في الكبير 18/787، والقضاعي 617، بهذا الإسناد.وفي الباب عن عبد الله بن عمرو بن العاص تقدم برقم 670

جومسافر شخص زادراہ کے طور پر لیتا ہے

706 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بن موهب الرملی حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ اَبِي هَانِيءٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّ سَلْمَانَ الْخَيْرَ حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ عَرَفُوا مِنْهُ بَعْضَ الْجَزَعِ قَالُوْا مَا يُجْزِعُكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ كَانَتْ لَكَ سَابِقَةٌ فِي الْخَيْرِ شَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغَازِيَ حَسَنَةً وَفُتُوحًا عِظَامًا قَالَ يُجْزِعُنِي اَنَّ حَبِيْبَنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَارَقَنَا عَهِدَ اِلَيْنَا قَالَ: لِيَكْفِ الْيَوْمَ مِنْكُمْ كَزَادِ الرَّاكِبِ فَهٰذَا الَّذِي اَجْزَعَنِي فَجُمِعَ مَالُ سَلْمَانَ فَكَانَ قِيْمَتُهُ خَمْسَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ عَامِرٌ هٰذَا هُوَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ وَسَلْمَانُ الْخَيْرُ هُوَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ. (63:1)

عامر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سلمان الخیر (یعنی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ) کے انتقال کا وقت قریب آیا‘ تو لوگوں نے ان پر گھبراہٹ محسوس کی۔ لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! آپ کیوں گھبرا رہے ہیں؟ جبکہ آپ کو بھلائی کی طرف سبقت لے جانے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے اور بڑی فتوحات میں حصہ لیا ہے‘ تو حضرت سلمان فارسی نے فرمایا مجھے یہ چیز گھبراہٹ کا شکار کر رہی ہے کہ ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم سے جدا ہوئے تھے‘ تو آپ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا آپ نے فرمایا تھا۔

”تم میں سے کسی شخص کے لئے ایک دن کے لئے اتنی چیز کافی ہے‘ جو کسی سوار کا زادِ سفر ہوتی ہے“۔

تو یہ چیز مجھے گھبراہٹ کا شکار کر رہی ہے‘ پھر جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مال جمع کیا گیا‘ تو اس کی قیمت پندرہ دینار بنتی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عامر نامی راوی عامر بن عبدقیس ہیں‘ جبکہ سلمان خیر سے مراد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ التَّلَهُّفِ عِنْدَ فَوْتِهِ الْبُغْيَةَ فِي غَدْوِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ‘ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ صبح کے وقت اپنے مقصود کی فوتگی کی صورت میں غم کا اظہار کم کرے

706- إسناده صحيح‘ وأخرجه الطبراني في الكبير 182 من طريق أحمد بن صالح، وأبو نعيم في الحلية 1/197 وأخرجه ابن ماجة 4104 في الزهد: باب الزهد في الدنيا، والطبراني في الكبير 6069، وأبو نعيم في الحلية 1/197. وأخرجه عبد الرزاق 20632، وأحمد 5/438، وأبو نعيم في الحلية 1/196 من طريق الحسن البصري، عن سلمان. وأخرجه الطبراني 6160، وأبو نعيم في الحلية 1/196 و2/237، والقضاعي في مسند الشهاب 728، من طريق مورق العجلي، وأبو نعيم 1/196، والقضاعي 718 من طريق سعيد بن المسيب، كلاهما أن سعد بن أبي وقاص وابن مسعود دخلا على سلمان ... وأخرجه أحمد في الزهد ص 190، وأبو نعيم في الحلية 1/195.

707 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ عليه (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَاَخَذْتُهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ رَطْبٌ بِهَا فَمَا اَدْرِيْ بِاَيِّهَا خَتَمَ (فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُوْنَ) (المرسلات: 50) اَوْ (اِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ) (المرسلات: 48) فَسَبَقَتْنَا حَيَّةٌ فَدَخَلَتْ فِيْ جُحْرٍ فقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وقيتم شرها كما وقيت شركم. (3: 66)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں موجود تھے آپ پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

”والمرسلت عرفا“

تو میں نے آپ کی زبانی اس سورۃ کو سیکھ لیا حالانکہ یہ ابھی کچھ دیر پہلے آپ پر نازل ہوئی تھی: مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے کون سی آیت پر اسے ختم کیا تھا؟ فبای حدیث بعده یومنون پر یا پھر اس آیت پر واذا قیل لهم ارکعوا لا یرکعون

اسی دوران ایک سانپ نکل کر آ گیا اور پھر اپنے بل میں داخل ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کو اس کے شر سے بچا لیا گیا جس طرح اسے تمہاری طرف سے پہنچنے والے نقصان سے بچایا گیا۔

708 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيٍّ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَاِنَّهُ لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّيْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فقَالَ النَّبِيُّ

707- إسناده حسن.وأخرجه أحمد 1/377، وعبد الرزاق 8389 ومن طريقه الطبراني في الكبير 10154 .وأخرجه أحمد 1/453 عن عفان، عن حماد بن سلمة، عن عاصم، به.وأخرجه الطبراني 10153 من طريق الأعمش، عن أبي رزين، عن زر، به.وأخرجه أحمد 1/462 من طريق الأعمش، عن أبي رزين، عن ابن مسعود.وسيرد بعده من طريق الأسود، عن ابن مسعود. فانظره.

708- إسناده صحيح، وهو في صحيح البخاري 1830 في جزاء الصيد: باب ما يقتل المحرم من الدواب، و 4934 في التفسير: باب (هٰذَا يَوْمُ لا يَنْطِقُونَ) .وأخرجه مسلم 2234 في السلام: باب قتل الحيات وغيرها، عن عمر بن حفص بن غياث، بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم 2235 عن أبي كريب، والنسائي 5/208 في الحج: باب قتل الحية في الحرم، من طريق يحيى بن آدم، والطبراني في الكبير 10149' أخرجه الحاكم 1/453 .وأخرجه البخاري 4931 في التفسير: باب سورة المرسلات، ومسلم 2234 من طريق أبي معاوية، والطبراني 10148 من طريق زيد بن أبي أنيسة، ثلاثتهم عن الأعمش، بهذا الإسناد . وعلقه البخاري 4931 أيضًا.وأخرجه الطبراني 10156 من طريق جابر، عن عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه، به.وأخرجه الطبراني 10150 من طريق حفص بن غياث، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة، عن عبد الله.وأخرجه البخاري 4930 من طريق إسرائيل، والطبراني في الكبير 10159 من طريق ورقاء، و 10160 من طريق شيبان .وأخرجه الطبراني 10158 .وأخرجه الطبراني 10151 من طريق حفص بن غياث، و 10152 من طريق المسعودي.وأخرجه أحمد 1/385، والنسائي 5/209 في الحج: باب قتل الحيات، والط...

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا . (5:4)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں موجود تھے۔ آپ پر سورۃ مرسلت نازل ہوئی۔ آپ نے اس کی تلاوت کی میں نے آپ کی زبانی اس کو سیکھ لیا یہ کچھ دیر پہلے آپ پر نازل ہوئی تھی: اسی دوران ایک سانپ نکل کر ہمارے سامنے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے مار دو! ہم تیزی سے اس کی طرف لپکے' تو وہ چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تمہارے نقصان سے بچالیا گیا جس طرح تمہیں اس کے شر سے بچالیا گیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْإِمْعَانَ فِي الدُّنْيَا يَضُرُّ فِي الْعُقْبٰى كَمَا اَنَّ الْإِمْعَانَ فِيْ طَلَبِ الْاٰخِرَةِ يَضُرُّ فِيْ فُضُولِ الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' دنیا میں غور وفکر کرنا آخرت میں نقصان دیتا ہے' جس طرح آخرت کی طلب میں غور وفکر کرنا دنیا کی اضافی چیزوں کے حوالے سے نقصان دیتا ہے

709 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهُ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يفنى . (66:3)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا سے محبت رکھتا ہے یہ چیز اس کی آخرت کو نقصان پہنچاتی ہے' جو شخص آخرت سے محبت رکھتا ہے' تو یہ چیز اس کی دنیا کو نقصان پہنچاتی ہے' تو جو چیز باقی رہنے والی ہے' تم اسے اس چیز پر ترجیح دو' جو فنا ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الضِّيَاعِ اِذِ اتِّخَاذُهَا يُرَغِّبُ فِي الدُّنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی عمارات بنائے' کیونکہ انہیں بنانا دنیا کی طرف راغب کرتا ہے' ماسوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ بچالے

709- إسناده ضعيف لانقطاعه . وأخرجه البغوي في شرح السُّنة 438 ، والقضاعي في مسند الشهاب 418 من طريق محمد بن خلاد الإسكندري . وأخرجه أحمد 4/412، والحاكم في المستدرك 4/308، والبيهقي في السُّنن 3/370 من طريق الداوردي، والبغوي في شرح السُّنة 4038 ، والحاكم 4/319 من طريق إسماعيل بن جعفر . وأورده الهيثمي في المجمع 10/249، وزاد نسبته إلى البزار والطبراني، وقال: رجالهم ثقات، وكون رجاله ثقات لا يعني صحة الحديث، فإنه لا بد من شرط اخر، وهو اتصال السند، وهو هنا مفقود.

710 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْاَخْرَمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تتخذوا الضيعة فترغبوا في الدنيا .

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ وَبِرَاذَانَ وما براذان. (2: 23)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زیادہ سازوسامان نہ بناؤ' تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے''۔

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جو کچھ ''مدینہ'' میں ہے وہ مدینے میں ہے اور جو کچھ ''راذان'' میں ہے وہ ''راذان'' میں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالنَّظَرِ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَ الْمَرْءِ فِيْ اَسْبَابِ الدُّنْيَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' آدمی اس شخص کی طرف دیکھے' جو دنیاوی مال واسباب کے حوالے سے اس سے کمتر حیثیت کا مالک ہو

711– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الليث بن سعد عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ اَوِ الرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ فضل هو عليه . (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی ایسے شخص کی طرف دیکھے' جس کو تخلیق (یعنی شکل وصورت) یا رزق کے حوالے سے اس پر فضیلت دی گئی ہو' تو اسے اس شخص کا بھی جائزہ لینا چاہئے جو اس شخص سے نیچے ہے' جس پر اسے فضیلت دی گئی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ دُوْنَ مَنْ فَوْقَهٗ فِيْهِمَا

710–وأخرجه الطيالسي 379 ، وأحمد في المسند 1/377 ، 426، وفي الزهد ص 37، والترمذي 2328 في الزهد، وأبو الشيخ في طبقات المحدثين بأصبهان الورقة 150 ، وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/116، والبغوي في شرح السنة 4035 ، ويحيى بن آدم في الجرح والتعديل 1254 ، والخطيب في تاريخ بغداد 1/18 من طريق شمر بن عطية، بهذا الإسناد.

711– إسناده حسن من أجل ابن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة، وهو صدوق. وباقي رجاله على شرط الشيخين. وسيورده المؤلف برقم 714 من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، به، ويخرج هناك. وسيورده أيضًا بعده 712 من طريق همام بن منبه، و 713 من طريق أبي صالح، كلاهما عن أبي هريرة. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري عند أبي نعيم في أخبار أصبهان 1/257.

آدمی کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ مال اور تخلیق کے اعتبار سے
اپنے سے نیچے والے شخص کو دیکھے اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھے

712 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ هو عليه . (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص کسی ایسے شخص کی طرف دیکھے جسے مال اور تخلیق کے لحاظ سے اس پر فضیلت دی گئی ہے' تو اسے اس شخص کا بھی جائزہ لینا چاہئے جو اس شخص سے بھی نیچے ہے' جس پر اسے فضیلت دی گئی ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّنْظُرَ الْمَرْءُ اِلٰى مَنْ فَوْقَهُ فِيْ اَسْبَابِ الدُّنْيَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی دنیا کے اسباب کے حوالے سے اپنے سے اوپر والے شخص کو دیکھے

713 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ وَانْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ . (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو' جو تم سے اوپر ہیں تم ان کی طرف دیکھو' جو تم سے نیچے ہیں' کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اس طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو مسترد نہیں کرو گے۔ (یعنی انہیں کم تر نہیں سمجھو گے)''

ذِكْرُ وَصْفِ الْفَوْقِ الَّذِيْ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ صَالِحٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس اوپر والے شخص کی صفت کا تذکرہ جس کا تذکرہ ابوصالح کی نقل کردہ اس روایت میں ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

714 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرٍ الْبَزَّارُ قَالَ حدثنا بن أبي عمرو الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

712- حديث صحيح، ابن أبي السرح: صدوق له أوهام، وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . وهو في مصنف عبد الرزاق 714 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/314، ومسلم 2963 في الزهد، والبغوي في شرح السُّنة 4099 .

713- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري . وأخرجه أحمد في المسند 2/254 و482، وفي الزهد ص 25، ومسلم 2963 9 في الزهد، والترمذي 2513 في صفة القيامة، وابن ماجة 4142 في الزهد: باب القناعة، والبغوي في شرح السُّنة 4101 .

سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَنْ فَوْقَهُ فِي الْمَالِ وَالْحَسَبِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فِي الْمَالِ وَالْحَسَبِ. (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مال اور حسب کے اعتبار سے اپنے سے اوپر والے شخص کو دیکھے تو اسے مال اور حسب کے اعتبار سے اپنے سے نیچے والے شخص کو بھی دیکھنا چاہئے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَكُوْنَ خُرُوْجُهُ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ وَهُوَ صِفْرُ الْيَدَيْنِ مِمَّا يُحَاسَبُ عَلَيْهِ مِمَّا فِيْ عُنُقِهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب آدمی فنا ہونے والی زائل ہونے والی دنیا سے نکلے' تو وہ خالی ہاتھ ہو' اس چیز کے حوالے سے' جس کے حوالے سے اس سے حساب لیا جا سکتا ہے' جو اس کی گردن میں ہے

715 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ بن عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اشْتَدَّ وَجَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ سَبْعَةُ دَنَانِيْرَ اَوْ تِسْعَةٌ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ مَا فَعَلَتْ تِلْكَ الذَّهَبُ فَقُلْتُ هِيَ عِنْدِيْ قَالَ: تَصَدَّقِي بِهَا قَالَتْ فَشُغِلْتُ بِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ مَا فَعَلَتْ تِلْكَ الذَّهَبُ فَقُلْتُ هِيَ عِنْدِيْ فَقَالَ: ائْتِيْنِيْ بِهَا قَالَتْ فَجِئْتُ بِهَا فَوَضَعَهَا فِيْ كَفِّهِ ثُمَّ قَالَ: مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ اَنْ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ وَهٰذِهٖ عِنْدَهُ مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ اَنْ لَوْ لقى اللّٰه وَهٰذِهٖ عِنْدَهُ. (5: 48)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف زیادہ ہوگئی آپ کے پاس سات یا شاید نو دینار موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! تم نے اس سونے کا کیا کیا ہے؟ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صدقہ کر دو' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں مشغولیت کی وجہ سے یہ کام نہ کر سکی پھر آپ نے دریافت کیا: اے عائشہ! تم نے اس سونے کے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے آپ نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس لے

714- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير ابن أبي عمر - فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/243، والبغوي في شرح السُّنة 4100 من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 6490 في الرقاق باب لينظر إلى من هو أسفل منه. . وأخرجه مسلم 2963 8 في الزهد والرقائق. وانظر 711 و 712 و 713.

715- إسناده حسن، ابن عجلان صدوق، روى له مسلم متابعة، وباقي رجاله على شرط الصحيح . وأخرجه أحمد 6/49 و182 من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمي في المجمع 10/239، 240، وقال: رواه أحمد بأسانيد، ورجال أحدها رجال الصحيح.

کے آ ؤ۔ سیدہ عائشہ کہتی ہیں: میں وہ لے کر آئی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی ہتھیلی میں لیا اور ارشاد فرمایا:

''محمد کے بارے میں کیا گمان کیا جائے گا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ یہ کچھ اس کے پاس ہو محمد ﷺ کے بارے میں کیا گمان کیا جائے گا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ یہ اس کے پاس ہو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ ذَمِّهِ نَفْسَهُ عَنْ شَهَوَاتِهَا وَاحْتِمَالِهِ الْمَكَارِهَ فِيْ مَرْضَاةِ الْبَارِئِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے بچا کے رکھے اور پروردگار کی رضا کے حصول کے لئے (اپنے نفس پر ناپسندیدہ صورتحال کا وزن ڈالے)

716 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وحفت النار بالشهوات . (3: 10)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جہنم کو پسند آنے والی چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الشَّدِيدَ الَّذِىْ غَلَبَ نَفْسَهُ عِنْدَ الشَّهَوَاتِ وَالْوَسَاوِسِ لَا مَنْ غَلَبَ النَّاسَ بِلِسَانِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ طاقتور وہ شخص ہوتا ہے جو نفسانی خواہش اور وسوسے کے وقت اپنے آپ پر غالب آئے وہ شخص نہیں ہوتا جو زبان کے حوالے سے لوگوں پر غالب آئے

717 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

716- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 3/153 عن حسن بن موسى، و 3/254 عن عفان بن الربيع، و 3/284، والبغوي في شرح السُّنة 4114 من طريق عفان، ومسلم 2822 في الجنة وصفة نعيمها، عن القعنبي، والترمذي 2559 في صفة الجنة: باب ما جاء حفت الجنة بالمكاره، من طريق عمرو بن عاصم، والدارمي 2/339 من طريق سليمان بن حرب، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وسيورده برقم 718 من طريق أبي نصر التمار، عن حماد، به. وفي الباب عن أبي هريرة سيورده برقم 719 .

(متن حدیث):لَيْسَ الشَّدِيْدُ مَنْ غَلَبَ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ مَنْ غَلَبَ نَفْسَهُ . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''طاقتور وہ نہیں ہوتا جو غالب آ جائے طاقتور وہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو قابو میں رکھے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الِاحْتِرَازِ مِنَ النَّارِ مُجَانَبَةَ الشَّهَوَاتِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دنیا میں نفسانی خواہشات سے لاتعلق رہ کر جہنم سے بچنے کی کوشش کرے

718 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ . (3: 79)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جہنم کو پسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

719 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَرْوَزِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وحُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم کو پسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

717– إسناده صحيح على شرط مسلم . هنّاد من رجاله، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه الطيالسي 2525 ، والبغوي في شرح السُّنة 3582 من طريق مسدد، كلاهما عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 3/98، 99 باب جاء في الغضب، ومن طريقه أحمد 2/236 والبخاري 6114 في الأدب: باب الحذر من الغضب، .

718– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 568 . وتقدم برقم 716 من طريق هدبة بن خالد القيسي، عن حماد، به. فانظره.

6- بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّوَكُّلِ

باب 6: ورع اور توکل کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ التَّوَرُّعِ فِيْ اَسْبَابِهٖ دُوْنَ التَّعَلُّقِ بِالتَّاْوِيْلِ وَاِنْ كَانَ لَهٗ ذٰلِكَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اسباب میں تورع کو استعمال کرے اور تاویل سے متعلق ہونے کو ترک کردے اگرچہ اس کو اس کا حق حاصل ہو

720 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا بن اَبِيْ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا فَوَجَدَ الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةَ ذَهَبٍ فقَالَ لَهُ الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ اَرْضًا وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ ذَهَبًا وَقَالَ الَّذِيْ بَاعَ الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فقَالَ اَحَدُهُمَا غُلَامٌ وقَالَ الْاٰخَرُ جَارِيَةٌ فقَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا وَتَصَدَّقَا. (1: 6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک زمین خریدی اس نے جو زمین خریدی تھی اس زمین میں اس نے سونے کا ایک مٹکا پایا تو اس نے اس شخص سے یہ کہا جس سے اس نے یہ زمین خریدی تھی کہ تم اپنا یہ سونا مجھ سے لے لو میں نے تم سے زمین خریدی تھی میں نے تم سے سونا نہیں خریدا جس شخص نے زمین فروخت کی تھی اس نے یہ کہا کہ میں نے تمہیں زمین اور اس میں موجود ساری چیزیں فروخت کردی تھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان دونوں نے ایک تیسرے شخص کو اپنا ثالث مقرر کیا تو جس شخص کو ثالث مقرر کیا تھا اس

720- حديث صحيح، ابن أبي السرح متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/316، والبخاري 3472 في أحاديث الأنبياء، ومسلم 1721 في الأقضية: باب استحباب إصلاح الحاكم بين المتخاصمين، والبغوي في شرح السُّنة 2412 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 2511 في اللقطة: باب من أصاب ركازًا.

نے دریافت کیا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا بیٹا ہے۔ دوسرے نے کہا: میری بیٹی ہے اس شخص نے کہا: تم اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی کے ساتھ کردو اور اس (دولت) کو اپنے اوپر بھی خرچ کرو اور صدقہ بھی کرو"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ حَالَةِ مَنْ يَتَوَرَّعُ عن الشبهات في الدنيا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس حالت کی صفت کے بارے میں ہے' جس میں آدمی دنیا کی مشتبہ چیزوں سے بچ جاتا ہے

721 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يزيد بن زريع حدثنا بن عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ وَرُبَّمَا قَالَ مُتَشَابِهَةٌ وَسَاضْرِبُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَثَلًا اِنَّ اللّٰهَ حَمَى حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ وَاِنَّهُ مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكُ اَنْ يُّخَالِطَ الْحِمَى وَرُبَّمَا قَالَ مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ وَاِنَّ مَنْ خَالَطَ الرِّيْبَةَ يُوْشِكُ أن يجسر . (3: 28)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) میں تمہارے سامنے اس کی مثال بیان کرتا ہوں۔ بیشک اللہ کی چراگاہ ہی چراگاہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں' تو جو شخص چراگاہ کے اردگرد جانور چرانے کی کوشش کرتا ہے' تو ہوسکتا ہے وہ چراگاہ کے اندر داخل ہو جائیں (بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ استعمال کئے) جو شخص چراگاہ کے اردگرد جانور چراتا ہے' تو آگے جا کر وہ چراگاہ کے اندر چرنے لگ پڑتے ہیں' تو جو شخص مشکوک چیزوں کے ساتھ ملاپ اختیار کرتا ہے وہ آگے چل کر اسے عبور بھی کر لیتا ہے''۔

721- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي 8/327 في الأشربة: باب الحث على ترك الشبهات. وأخرجه البخاري 2051 في البيوع: باب الحلال بين والحرام بين وبينهما شبهات، وأبو داوُد 3329 في البيوع: باب في اجتناب الشبهات، والنسائي 7/241 في البيوع: باب اجتناب الشبهات، وأبو نعيم في الحلية 4/270 و326، وابن المستوفي في تاريخ إربل 1/147 و204 من طرق عن عبد الله بن عون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/270، والبخاري 52 في الإيمان: باب فضل من استبرأ لدينه، ومسلم 1599 في المساقاة: باب أخذ الحلال وترك الشبهات، وأبو داوُد 3330 ، وابن ماجة 3984 في الفتن: باب الوقوف عند الشبهات، والدارمي 2/245، والبيهقي في السُّنن 5/64، وأبو نعيم في الحلية 4/336، والبغوي في شرح السُّنة 2031 من طريق زكريا بن أبي زائدة، وأحمد 4/269 و271، والترمذي 1205 في البيوع: باب ما جاء في ترك الشبهات، من طريق مجالد، وأحمد 4/271، والبخاري 2051 في البيوع: باب الحلال بين والحرام بين، ومسلم 1599 ، والبيهقي في السُّنن 5/264 من طريق أبي فروة الهمداني عروة بن الحارث، وأحمد 4/267 من طريق عاصم، ومسلم 1599 . وأخرجه أحمد 4/267 من [illegible] بداد 9/70.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَمَّا يُرِيبُ الْمَرْءَ مِنْ اَسْبَابِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کا تذکرہ اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا کے اسباب میں سے جو چیز آدمی کو شک میں مبتلا کرتی ہے اس سے بچنا چاہیے

722- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَدِّثْكَ بِهِ اَحَدٌ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ دَعْ مَا يُرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيبُكَ قَالَ الْخَيْرُ طُمَانِيْنَةٌ وَالشَّرُّ رِيبَةٌ.

وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَاَخَذْتُ تَمْرَةً فَاَلْقَيْتُهَا فِي فِيْ فَاَخَذَهَا بِلُعَابِهَا حَتّٰى اَعَادَهَا فِي التَّمْرِ فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ مِنْ هٰذَا الصَّبِيِّ فَقَالَ: اِنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا يذل من واليت تباركت وتعاليت . (2: 23)

ابوحوراء سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر یاد رکھی ہو وہ کسی اور نے آپ کو نہ سنائی ہو تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہے اور اس چیز کی طرف جاؤ جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

722- حديث صحيح، مؤمل بن إسماعيل وإن كان سيّء الحفظ فقد تابعه غير واحد، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه بتمامه أحمد 1/200 . وأخرجه بتمامه عبد الرزاق 4984 ومن طريقه الطبراني في الكبير 2711 من طريق الحسن بن عمارة، والطبراني 2708 ، وأبو نعيم في الحلية 8/264 من طريق الحسن بن عبيد الله . والقسم الأول وهو قوله: دع ما يريبك إلى ما يريبك فإن الصدق طمأنينة والشر ريبة أخرجه الطيالسي 1178 ، والترمذي 2518 في صفة القيامة، والحاكم في المستدرك 2/13و4/99 من طريق شعبة، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وقوله دع ما يريبك إلى ما لا يريبك دون تتمته أخرجه النسائي 8/327 في الأشربة: باب الحث على ترك الشبهات، والدارمي 2/245، والبغوي في شرح السُّنة 2032 ، من طريق شعبة، به . وفي الباب عن ابن عمر عند الطبراني في الصغير 1/102، وأبي الشيخ في الأمثال 40 ، وأبي نعيم في أخبار أصبهان 2/243، وفي الحلية 6/352، والخطيب في تاريخ بغداد 2/220 و387 و6/386، والقضاعي في مسند الشهاب 645 . وقوله الصدق طمأنينة والشر ريبة أخرجه القضاعي في مسند الشهاب 275 من طريق شعبة، به. بلفظ والكذب بدل والشر .

''بھلائی اطمینان ہوتا ہے اور برائی مشکوک ہوتی ہے''۔

(حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا) ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقے کی کچھ کھجوریں پیش کی گئیں میں نے ان میں سے ایک کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھجور کو پکڑا اس کا لعاب لیا اور واپس اس کھجور میں ڈال دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس بچے نے جو کھجور لی تھی اس کے حوالے سے آپ کو تو کوئی نقصان نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے' آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بتائی) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! جنہیں' تو نے ہدایت عطا کی ہے ان میں ہمیں بھی ہدایت پر ثابت قدم رکھ! جنہیں' تو نے عافیت عطا کی ہے ان میں ہمیں بھی عافیت عطا کر' جن کا تو نگران بنا ہے ان میں سے ہمارا بھی نگران بن' ہمیں تو نے جو کچھ عطا کیا ہے ان میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے' اس کے شر سے ہمیں بچا لے۔ بیشک تو فیصلہ دیتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں دیا جا سکتا' جس کا تو نگران ہو وہ رسوا نہیں ہو سکتا' تو برکت والا اور بلند و برتر ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ لَا يَعْتَاضَ عَنْ اَسْبَابِ الْاٰخِرَةِ بِشَيْءٍ مِّنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ عِنْدَ حُدُوثِ حَالَةٍ بِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ کسی بھی صورتحال میں اس فنا ہو جانے والی

اور زائل ہو جانے والی دنیا کا کوئی ساز و سامان آخرت کے اسباب میں سے کسی چیز کے عوض میں حاصل نہ کرے

723 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا محمد بن يزيدالرفاعي حدثنا بن فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ

(متن حدیث): اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا فَاَكْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ ائْتِنَا فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ حَاجَتَكَ قَالَ نَاقَةٌ نَرْكَبُهَا وَاَعْنُزٌ يَحْلِبُهَا اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعَجَزْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عَجُوْزُ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ قَالَ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا سَارَ بِبَنِيْ اِسْرَائِيلَ مِنْ مِصْرَ ضَلُّوا الطَّرِيْقَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ عُلَمَاؤُهُمْ اِنَّ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَخَذَ عَلَيْنَا مَوْثِقًا مِنَ اللّٰهِ اَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتّٰى نَنْقُلَ عِظَامَهُ مَعَنَا قَالَ فَمَنْ يَعْلَمُ مَوْضِعَ قَبْرِهٖ قَالَ عَجُوْزٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ فَبَعَثَ اِلَيْهَا فَاَتَتْهُ فَقَالَ دُلِّيْنِيْ عَلٰى قَبْرِ يُوْسُفَ قَالَتْ حَتّٰى

723–وأخرجه الحاكم 2/404، 405 من طريق أبي نعيم، عن يونس بن عمرو، بهذا الإسناد. وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأورده السيوطي في

49
49

تُعْطِيَنِي حُكْمِي قَالَ وَمَا حُكْمُكِ قَالَتْ اَكُوْنُ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ فَكَرِهَ اَنْ يُّعْطِيَهَا ذٰلِكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ اَعْطِهَا حُكْمَهَا فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ اِلٰى بُحَيْرَةٍ مَوْضِعِ مُسْتَنْقَعِ مَاءٍ فَقَالَتْ اَنْضِبُوْا هٰذَا الْمَاءَ فَاَنْضَبُوْهُ فَقَالَتْ احْتَفِرُوْا فَاحْتَفَرُوْا فَاسْتَخْرَجُوا عِظَامَ يُوْسُفَ فَلَمَّا اَقَلُّوْهَا اِلَى الْاَرْضِ وإذا الطريق مثل ضوء النهار . (3:6)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس تشریف لائے اس نے آپ کی عزت افزائی کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا: اسے ہمارے پاس لے کے آؤ وہ آپ کی خدمت میں آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: اپنی حاجت طلب کرو۔ اس نے عرض کی: ایک اونٹنی چاہئے جس پہ ہم سوار ہوسکیں اور کچھ بکریاں چاہئیں جن کا دودھ میرے گھر والے دوہ لیا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اتنے عاجز ہو گئے ہو کہ تم بنی اسرائیل کی بوڑھیوں کی مانند بھی نہیں ہو سکتے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بنی اسرائیل کی بوڑھیوں کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے روانہ ہوئے' تو وہ لوگ راستہ بھول گئے۔ حضرت موسیٰ نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے' تو ان کے علماء نے بتایا: حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تھا' تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم سے یہ پختہ عہد لیا تھا کہ جب ہم لوگ مصر سے نکلیں گے' تو اپنے ساتھ ان کی میت بھی ساتھ لے کے جائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: ان کی قبر کی جگہ کو کون جانتا ہے' تو اس شخص نے بتایا بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی ایک بوڑھی عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس عورت کو بلوایا وہ عورت آپ کے پاس آئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کی طرف میری رہنمائی کرو۔ اس عورت نے کہا: جب تک آپ مجھے میرا معاوضہ نہیں دیں گے۔ (میں ایسا نہیں کروں گی) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: تمہارا معاوضہ کیا ہے۔ اس نے جواب دیا: یہ کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ بات اچھی نہیں لگی کہ اسے یہ بات کہیں' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ وہ جو مانگ رہی ہے وہ اسے دیدو' پھر وہ عورت ان لوگوں کو لے کر ایک جگہ پر آئی جہاں سے پانی پھوٹ رہا تھا۔ عورت نے کہا: اس پانی کو بند کر دو' ان لوگوں نے پانی کو بند کر دیا۔ اس عورت نے کہا: اب اسے کھولو ان لوگوں نے اسے کھولا' تو وہاں سے حضرت یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں نکل آئیں جب وہ اس سرزمین کی طرف واپس آئے' تو راستہ یوں تھا جیسے دن کی روشنی ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ الْعُدْمِ النَّظَرَ اِلٰى مَا ادُّخِرَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ دُوْنَ التَّلَهُّفِ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْ بُغْيَتِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو' تو پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اس کے لئے اجر و ثواب محفوظ رکھا گیا ہے؟

ایسا نہیں ہے کہ وہ اپنی پسندیدہ چیز نہ ملنے کی وجہ سے افسوس کا اظہار کرے

724 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ

حـدثـنا المقرىء قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ اَنَّ اَبَا عَلِيِّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ لِمَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمَجَانِيْنَ فَاِذَا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً. قَالَ فَضَالَةُ وَاَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ.

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تھے تو بعض لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے نماز کے دوران گر پڑا کرتے تھے یہ اہل صفہ تھے یہاں تک کہ دیہاتی یہ کہا کرتے تھے: یہ لوگ پاگل ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم لوگوں کو یہ بات پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارا کیا اجر وثواب ہے تو تم لوگ اس بات کو پسند کرو گے کہ تمہارے فاقہ اور بھوک میں اضافہ ہو جائے''۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس دن میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْاِتِّكَالِ عَلٰى تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ اَسْبَابِ دُنْيَاهُ دُوْنَ التَّاَسُّفِ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر تکیہ کر لے اور جو چیز اس میں نہیں ملتی ہے اس پر افسوس کا اظہار نہ کرے

725 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلَاٰى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهِ وَالْيَدُ الْاُخْرَى الْقَبْضُ يرفع ويخفض وعرشه على الماء .

724–وأخرجه أحمد 6/18 عن أبي عبد الرحمٰن المقرء، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي 2368 في الزهد: باب ما جاء في معيشة النبي صلى الله عليه وسلم من طريق عباس الدوري، والطبراني في الكبير 18/ 798 عن هارون بن ملول، وأبو نعيم في الحلية 2/17 من طريق بشر بن موسى، ثلاثتهم عن المقرء، به، قال الترمذي: هذا حديث صحيح . وأخرجه الطبراني 18/ 799 من طريق ابن وهب، و 18/ 800 من طريق ابن لهيعة.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هٰذِهِ اَخْبَارٌ اُطْلِقَتْ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ تُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ مُشَبِّهَةٌ عَائِذٌ بِاللّٰهِ اَنْ يَّخْطُرَ ذٰلِكَ بِبَالِ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ وَلٰكِنْ اَطْلَقَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ بِالْفَاظِ التَّمْثِيْلِ لِصِفَاتِهٖ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ دون تكييف صفات الله جل رَبُّنَا عَنْ اَنْ يُّشَبَّهَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ اَوْ يُكَيَّفَ بِشَيْءٍ مِّنْ صِفَاتِهٖ اِذْ لَيْسَ كمثله شيء. (3: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات اور دن میں مسلسل خرچ کرنا اس میں کوئی کمی نہیں کرتا کیا تم نے یہ بات نوٹ نہیں کی ہے کہ جس دن سے اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ اس دن سے خرچ کر رہا ہے اور اس چیز نے اس کے ہاتھ میں موجود چیز میں کوئی کمی نہیں کی ہے' جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ قبض کرنے والا ہے وہ بلندی اور پستی عطا کرتا ہے اور اس کا عرش پانی پر ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان روایات کو اس قسم میں مطلق طور پر ذکر کیا گیا ہے' جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ محدثین عظام مشبہہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں حالانکہ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' کہ محدثین میں سے کسی ایک کے ذہن میں بھی اس کے حوالے سے خیال آیا ہو۔

لیکن یہ روایات اللہ تعالیٰ کی صفات کے لئے مثالی الفاظ کے ہمراہ اسی طرح مطلق طور پر منقول ہیں' جو لوگوں کے آپس کے محاورے کے مطابق ہیں۔

ان میں اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت بیان نہیں کی گئی ہے۔

ہمارا پروردگار اس بات سے بلند و برتر ہے کہ اسے مخلوق میں سے کسی چیز کے مشابہ قرار دیا جائے' یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کی کیفیت بیان کی جائے' کیونکہ اس کی مانند اور کوئی چیز نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ جَمِيْعِ اَسْبَابِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جنت ایسے شخص پر لازم ہو جاتی ہے' جو تمام اسباب میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے

726 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْاَشْعَثِ بِسَمَرْقَنْدَ وَيَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ بِبُخَارِیْ قَالَا

725- حديث صحيح، ابن أبي السري متابع، ومن فوقه على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/313، والبخاري 7419 في التوحيد: باب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ)، ومسلم 993 37 في الزكاة: باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف، والبغوي في شرح السُّنة 1656، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 395، 396. وأخرجه أحمد 2/242 و500، والبخاري 4684 في التفسير: باب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ)، و411 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ)، ومسلم 993 36، والترمذي 3045 في التفسير: باب ومن سورة المائدة، وابن ماجة 197 في المقدمة.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): دَخَلَتْ اُمَّةُ الْجَنَّةَ بِقَضِّهَا وَقَضِيْضِهَا كَانُوْا لَا يكتوون ولا يسترقُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. (3: 6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک امت ساری کی ساری اس وجہ سے جنت میں داخل ہوگئی وہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے' جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے اور اپنے پروردگار پر توکل رکھتے تھے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَسْلِيْمِ الْاَشْيَاءِ اِلٰى بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تمام اشیاء کو اپنے خالق کے سپرد کردے

727- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عن وهب بن خالد عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهٗ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّذْهَبَ مِنْ قَلْبِيْ فقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَوْ عَذَّبَ اَهْلَ سَمَاوَاتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ غَيْرَ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اخطئك لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ.

قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فقَالَ مِثْلَ قَوْلِهٖ ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فقَالَ مِثْلَ قَوْلِهٖ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ. (3: 66)

ابن دیلمی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے کہا: میرے ذہن میں تقدیر کے حوالے سے کچھ الجھن ہے' تو آپ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تاکہ اس کے ذریعے سے میرے ذہن کی یہ الجھن

726- إسناده ضعيف، لضعف محمد بن عيسى بن حيان المدائني، قال الدارقطني والحاكم: متروك، لكن يشهد له حديث ابن عباس في البخاري 5752 في الطب: باب من لم يرق، ومسلم 220 في الإيمان، وحديث عمران بن حصين عند مسلم 218 . وانظر شرح الحديث في فتح الباري 10/211، و11/408- 410.

727- إسناده قوي وأخرجه أبو داؤد 4699 في السُّنة: باب في القدر. وأخرجه أحمد 5/182 عن يحيى القطان، عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/189 عن قران بن تمام، و 5/185، وابن ماجه 77 في المقدمة: باب في القدر، وابن أبي عاصم في السُّنة 245 ، والبيهقي في السُّنن 10/204 من طريق إسحاق بن سليمان الرازي . وأخرجه الطبراني في الكبير 4940 من طريق إسحاق بن سليمان الرازي، عن أبي سنان، عن وهب بن خالد، عن ابن الديلمي، عن زيد بن ثابت.

ختم ہو جائے' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے تمام لوگوں کو عذاب دیدے' تو وہ انہیں عذاب دیتے ہوئے ان کے ساتھ ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ ان سب پر رحم کردے' تو اس کی رحمت ان لوگوں کے لئے ان کے اعمال سے زیادہ بہتر ہے' اگر تم اللہ کی راہ میں اُحد پہاڑ جتنا خرچ کرو' تو بھی اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے اسے اس وقت تک قبول نہیں کرے گا' جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے اور تم یہ بات جان نہیں لیتے کہ جو صورت حال تمہیں لاحق ہوئی ہے وہ تمہیں لاحق ہو کے رہنی تھی اور جو صورتحال تمہیں لاحق نہیں ہوئی ہے وہ تمہیں کبھی لاحق نہیں ہونی تھی اگر تم اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر مرو گے' تو تم جہنم میں جاؤ گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے بھی اس کی مانند الفاظ بیان کئے پھر میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے بھی اسی طرح کی بات کہی پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث مجھے بیان کی۔

ذكر الإخبار عما يجب على المؤمن من السُّكُوْنِ تَحْتَ الْحُكْمِ وَقِلَّةِ الِاضْطِرَابِ عِنْدَ وُرُوْدِ ضِدِّ الْمُرَادِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے) حکم کے تحت پرسکون رہے اور اپنی مراد کے متضاد صورتحال پیش آنے پر اضطراب کا اظہار نہ کرے

728 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَقْضِي اللّٰهُ لَهُ شَيْئًا إِلَّا كَانَ خَيْرًا لَّهُ. (3: 66)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے مومن کے معاملے پر حیرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں جو بھی فیصلہ دیتا ہے' وہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے''۔

728- إسناده جيد. وأخرجه أحمد 5/24 عن نوح بن حبيب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/117 و184، من طريق القاسم بن شريح، وأبو يعلى في مسنده /198ب، والقضاعي في مسند الشهاب 596، والذهبي في السير 15/342 من طريق الحسن بن عبيد الله، كلاهما عن ثعلبة بن عاصم، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في المجمع 7/209، 210، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورجال أحمد ثقات، وأحد أسانيد أبي يعلى رجاله رجال الصحيح، غير أبي بحر ثعلبة، وهو ثقة. وفي الباب عن صهيب سيرد برقم 2896. وعن سعد بن أبي وقاص عند الطيالسي 211، وأحمد 1/173 و177 و182، والبغوي في شرح السُّنة 1540، والبيهقي في السُّنن 3/375، 376. وأورده الهيثمي في المجمع 7/209،

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ وَاِنْ كَانَ مُجِدًّا فِي الطَّاعَاتِ اِذَا وَرَدَتْ عَلَيْهِ حَالَةُ الضِّيقِ وَالْمَنعِ يَجِبُ اَنْ يَّسْتَوِيَ قَلْبُهُ عِنْدَهَا مَعَ حَالَةِ الْوُسْعِ وَالْاِعْطَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اگر نیکیوں کے حوالے سے بزرگ ہے' اوراس پر تنگی اور نہ ملنے کی کیفیت وارد ہوجاتی ہے' تو اب یہ بات لازم ہے کہ ایسی صورتحال میں اس کے دل کی وہی کیفیت ہو' جو وسعت اور نعمتیں ملنے کی صورت میں ہوتی تھی

729 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): لَقَدْ كَانَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَوْنَ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ مَا يَسْتَوْقِدُوْنَ فِيْهِ بِنَارٍ مَا هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ وَكَانَ حَوْلَنَا اَهْلُ دُوْرٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَهُمْ دَوَاجِنُ فِيْ حَوَائِطِهِمْ فَكَانَ اَهْلُ كُلِّ دَارٍ يَبْعَثُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَزِيْرِ شَاتِهِمْ فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ اللبن . (5: 27)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو تین مہینے بعض اوقات ایسے گزر جاتے تھے کہ اس دوران وہ آگ نہیں جلا پاتے تھے۔ ان کی خوراک صرف پانی اور کھجور ہوتی تھی۔ ہمارے اردگرد انصار کے کچھ گھرانے تھے جن کے باغات میں ان کی بکریاں ہوتی تھیں' تو بعض اوقات ان میں سے کسی گھرانے کے لوگ اپنی بکریوں کا تازہ دودھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوادیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دودھ کو پی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قَطْعِ الْقَلْبِ عَنِ الْخَلَائِقِ بِجَمِيْعِ الْعَلَائِقِ فِيْ اَحْوَالِهِ وَاَسْبَابِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو مخلوق سے لاتعلق کرے جو اس کے احوال اور اس کے اسباب میں ہر حوالے سے ہو

730 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا المقرىء عَنْ

729– إسناده صحيح على شرط مسلم، الوليد بن شجاع من جال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه عبد الرزاق 20625، وابن أبي شيبة 13/361، وأحمد 6/108، والبخاري 6458 في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه وتخليهم عن الدنيا، ومسلم 2972 في الزهد والرقائق، وابن ماجة 4144 في الزهد: باب معيشة ال محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وأبو الشيخ في أخلاق النبي ص 274 و2078 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 2567 في الهبة، و 6459 في الرقاق، ومسلم 2972 في الزهد والرقائق، وأخرجه أحمد 6/182 و237، وابن ماجة 4145 في الزهد: باب معيشة ال محمد صلى الله عليه وسلم وأخرج البخاري 5383 في الأطعمة: باب من أكل حتى شبع، و 5442 باب الرطب والتمر، ومسلم 2975 في الزهد. وانظر الحديث المتقدم برقم 684 .

حَيْـوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِىْ تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):لَـوْ تَـوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمُ اللّٰهُ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خماصا وتعود بطانا. (3: 66)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے جو صبح کے وقت خالی پیٹ جاتے ہیں اور پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعَ تَوَكُّلِ الْقَلْبِ الاِحْتِرَازُ بِالْاَعْضَاءِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دل کے ساتھ توکل کرے اعضاء کے ذریعے ایسا کرنے سے احتراز کرلے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے متروک قرار دیا ہے

731 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا الْـحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرْسِلُ نَاقَتِيْ وَاَتَوَكَّلُ؟ قال: اعقلها وتوكل.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَعْقُوْبُ هٰذَا هُوَ يَعْقُوْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضمرى من أهل الحجاز مشهور مأمون. (3: 65)

جعفر بن عمرو بن امیہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کیا میں اپنی اونٹنی کو کھول کر توکل کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے باندھ کر توکل کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یعقوب نامی یہ راوی یعقوب بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن امیہ ضمری ہے۔ یہ اہل حجاز سے تعلق رکھتے ہیں۔ مشہور اور مامون ہیں۔

730– إسناده جيد، وأخرجه أحمد 1/30، والحاكم في المستدرك 4/318، وأبو نعيم في الحلية 10/69 من طريق المقرء، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن المبارك في الزهد 559، ومن طريقه الترمذي 2344 في الزهد: باب في التوكل على الله، وأبو نعيم في الحلية 10/69، والبغوي في شرح السُّنة 4108، والقضاعي في مسند الشهاب 1444 عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/52، وابن ماجة 4164 في الزهد: باب التوكل واليقين من طريق ابن وهب، عن ابن لهيعة، عن ابن هبيرة، به. وفي الباب عن ابن عمر عند أبي نعيم في أخبار أصبهان 2/297.

731– حديث حسن، يعقوب بن عبد الله: ذكره المؤلف في الثقات 7/640، وروى عنه اثنان، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الحاكم في المستدرك 3/623، والقضاعي في مسند الشهاب 633. وأورده الهيثمي في المجمع 10/303.

7- بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب 7: قرآن کی تلاوت کرنا

732 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فإذا اختلفتم فيه فقوموا عنه

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم قرآن کی تلاوت اس وقت تک کرو جب تک تمہارے دل اس کی طرف مائل ہوں اور جب تمہاری توجہ منتشر ہونے لگے تو تم (اس کی تلاوت چھوڑ کر) اٹھ جاؤ''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قِرَاءَةَ الْمَرْءِ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ جَمِيْعًا بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ بلند آواز اور پست آواز کی بجائے ان دونوں کے درمیان میں آدمی کا قرأت کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ تھا

733 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ

732- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير خلف بن هشام، فمن رجال مسلم، وهو في مسند أبي يعلى 1519 ، وسيورده المؤلف برقم 759 .وأخرجه البخاري 5060 في فضائل القرآن، والطبراني 1673 ، والبغوي في شرح السنة 1224 ، وأخرجه أحمد 4/312، والبخاري 5061 و 7364 من طريق عبد الرحمن بن مهدي، حدثنا سلام بن أبي مطيع، عن أبي عمران الجوني به. وأخرجه البخاري 7365 ، ومسلم 2667 4 ، من طريق عبد الصمد، والدارمي 2/442 عن يزيد بن هارون، كلاهما عن همام، عن أبي عمران الجوني، به. وأخرجه الدارمي 2/441 من طريق أبي النعمان، حدثنا هارون الأعور، عن أبي عمران، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/528، والدارمي 2/442، عن أبي غسان مالك بن إسماعيل، عن أبي قدامة، عن أبي عمران، به . وأخرجه مسلم 2667 من طريق الحارث بن عبيد، عن أبي عمران، ومن طريق أبان عن

(متن حدیث): عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ یُصَلِّی یَخْفِضُ صَوْتَهُ، وَمَرَّ بِعُمَرَ یُصَلِّی رَافِعًا صَوْتَهُ . قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِیِّ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ: یَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّی تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ . قَالَ: قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ، قَالَ: وَمَرَرْتُ بِكَ یَا عُمَرُ، وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوقِظُ الْوَسْنَانَ، وَاَحْتَسِبُ بِهٖ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَكْرٍ: ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَیْئًا ، وَقَالَ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صوتك شیئًا .

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا وہ نماز ادا کر رہے تھے اور پست آواز میں قرأت کر رہے تھے۔ آپ کا گزر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' تو وہ بلند آواز میں قرأت کرتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا تم پست آواز میں قرأت کرتے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس ذات کو سنا رہا تھا جس کی بارگاہ میں' میں مناجات کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تھا' اور تم بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں سوئے ہوئے شخص کو جگانا چاہتا تھا' اور اس کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز کو کچھ بلند کر دو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز کو کچھ پست کر لو۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ قِرَاءَةَ الْمَرْءِ الْقُرْآنَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ نَفْسِهٖ تَكُوْنُ اَفْضَلَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ بِحَیْثُ یُسْمَعُ صَوْتُهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اس طرح قرآن کی تلاوت کرنا' جو اس کے اور اس کے نفس کے درمیان ہو' یہ اس کے لئے اس طرح قرأت کرنے سے افضل ہے کہ اس کی آواز دوسرا شخص بھی سنے

734 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، حدثنا بن وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ بَحِیرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِیرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

733– إسناده صحيح رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن عبد الرحيم، فمن رجال البخاري وهو في صحيح ابن خزيمة 1161، وأخرجه أبو داؤد 1329 في الصلاة: باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، عن الحسن بن الصباح، والترمذي 447 في الصلاة: باب ما جاء في قراءة الليل، عن محمود بن غيلان، والحاكم 1/310 من طريق جعفر بن محمد بن شاكر.

734– إسناده حسن، من أجل معاوية بن صالح، وأخرجه النسائي 5/80 في الزكاة: باب المُسِرّ بالصدقة . وأخرجه أحمد 4/151 و 158 عن حماد بن خالد، عن معاوية بن صالح، به . وأخرجه الطبراني في الكبير 1/3347 من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح به . وأخرجه أبو داؤد 1333 في الصلاة: باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، والترمذي 2919 في فضائل القرآن، والطبراني 17/ 334 من طرق. وأخرجه أحمد 4/201، والطبراني 17/334 .

وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بالصدقة.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرنے والا' ظاہر کر کے صدقہ کرنے والے کی مانند ہے اور پست آواز میں قرأت کرنے والا پوشیدہ کر کے صدقہ کرنے والے کی مانند ہے''۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اُمَّتِهٖ اَنْ يَّقْرَاَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کے ایک فرد کو اس بات کی ہدایت کرنا کہ وہ آپ کے سامنے قرآن کی تلاوت کرے

735- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ عليَّ . قَالَ: قُلْتُ: اَقْرَاُ عَلَيْكَ، وَاِنَّمَا اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ . فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ: (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا) (النساء: 41)

نظرت إليه فإذا عيناه تهراقان.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے تلاوت کرو میں نے عرض کی: کیا میں آپ کے سامنے تلاوت کروں جبکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں میں دوسرے کی زبانی اسے سنوں۔

735- إسناده صحيح . وأخرجه مسلم 800 في صلاة المسافرين: باب فضل استماع القرآن، والطبراني 8461 . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/1563، وأحمد 1/380 و 433، والبخاري 4582 في التفسير: باب (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا) و 5049 في فضائل القرآن: باب من أحب أن يستمع القرآن من غيره، و 5050 باب قول المقرء للقارء: حسبك، و 5055 و 5056 باب البكاء عند قراءة القرآن، ومسلم 800 في صلاة المسافرين، وأبو داؤد 3668 في العلم: باب في القصص، والترمذي 3028 في التفسير: باب ومن سورة النساء، وفي الشمائل برقم 316 ، والبيهقي 10/231، والبغوي في شرح السنة 1220 ، والطبراني 8460 ، و 8461 وأبو يعلى 5228 من طرق عن الأعمش، به . وأخرجه مسلم 800 248 من طريق عمرو بن مرة، والطبراني 8462 من طريق إبراهيم بن مهاجر، كلاهما عن إبراهيم، به . وأخرجه الطبراني 8463 و 8467 من طريق الأعمش، ومغيرة عَنْ اِبْرَاهِيْمَ؛ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ . وأخرجه الطبراني 8464 وأبو نعيم في الحلية 7/203 من طريق عمرو بن مرزوق، والطبراني 8465 من طريق سليمان بن حرب، كلاهما عن شعبة، عن إبراهيم بن المهاجر، عن إبراهيم النخعي عن علقمة وأخرجه الحميدي 101 عن سفيان، عن المسعودي، عن القاسم، عن عبد اللّٰه بن مسعود . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/ 564، والطبراني 8459 . وأخرجه أحمد 1/374، والطبراني 8466 من طريق هشيم . وأخرجه أبو يعلى 5150 وصححه الحاكم 3/319 ووافقه الذهبي.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آپ کے سامنے سورۃ نساء پڑھنی شروع کی جب میں نے اس آیت کی تلاوت کی۔
''اس وقت کیا عالم ہوگا' جب ہم ہرامت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے''۔
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا' تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاَخْذِ الْقُرْآنِ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَرَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ

قرآن کاعلم مہاجرین سے تعلق رکھنے والے دوافراد اور انصار سے تعلق رکھنے والے دوافراد سے حاصل کرنے کا حکم ہونا

736 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُوْدٍ بِحَرَّانَ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِـيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مَّسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ:

(متن حدیث):لَـمْ اَزَلْ أحب عبد الله بن مَسْعُوْدٍ مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اقرؤوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وأبي بن كعب .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے اس کے بعد سے ہمیشہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
''قرآن کی تلاوت چار لوگوں سے سیکھو' عبداللہ بن مسعود' ابوحذیفہ کا غلام سالم' معاذ بن جبل اور اُبی بن کعب''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا اُبِيحَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فِيْ قِرَاءَ ةِ الْقُرْآنِ عَلَى الْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اس اُمت کے لئے سات حروف میں قرأت کو مباح قرار دیا گیا ہے

736– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني وأخرجه الطيالسي 2/4، وأحمد 2/195، والبخاري 3758 في فضائل الصحابة: باب مناقب سالم مولى أبي حذيفة، و 3806 باب مناقب معاذ بن جبل، و 3808 باب مناقب أبي بن كعب، و 4999 في فضائل القرآن: باب القراء من أصحاب النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم 2464 118 في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن مسعود، وأبو نعيم في حلية الأولياء 1/176، والفسوي في المعرفة والتاريخ 2/537 من طريق عمرو بن مرة، عن إبراهيم النخعي، عن مسروق، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 2/4، وابن أبي شيبة 10/518، وأحمد 2/163 و 175 و 190 و 191، والبخاري 3760 في فضائل الصحابة: باب مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، ومسلم 2464 ، والترمذي 3810 في المناقب: باب مناقب عبد الله بن مسعود، والطبراني 8410 و 8411 و 8412 ، من طريق الأعمش، عن أبي وائل شقيق بن سلمة، عن مسروق، به . رفي الباب عن عبد الله بن مسعود أخرجه البزار 2703 ، والحاكم 5/225، وصححه، ووافقه الذهبي، وأورده الهيثمي في المجمع 9/311، وقال: رجاله ثقات . قال الحافظ ابن حجر في الفتح 9/48: الظاهر أنه أمر بالأخذ عنهم في الوقت الذي صدر فيه ذلك القول، ولا يلزم من ذلك أن لا يكون أحد في ذلك الوقت شاركهم في حفظ القرآن. بل كان الذين يحفظون مثل الذي حفظوه وأزيد منهم جماعة من الصحابة، وقد تقدم في غزوة بئر معونة أن الذين قتلوا بها من الصحابة كان يقال لهم القراء ، وكانوا سبعين رجلًا.

737 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

قَالَ: قَرَاَ رَجُلٌ اٰيَةً وَقَرَاْتُهَا عَلٰى غَيْرِ قِرَاءَ تِهٖ فَقُلْتُ: مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ: اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرَاْتَنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: نَعَم، قَالَ الرَّجُلُ: اَقْرَاْتَنِيْ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيلَ اَتَيَانِي، فَجَلَسَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ يَمِيْنِي، وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ يَسَارِي، فَقَالَ جِبْرِيْلُ: يَا مُحَمَّدُ، اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَقَالَ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ، فَقُلْتُ: زِدْنِي، فَقَالَ: اقْرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَقَالَ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ. حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ، وَقَالَ: اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، كُلٌّ شَافٍ كَافٍ.

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک آیت تلاوت کی۔ میں نے وہ آیت اس سے مختلف طور پر تلاوت کی ہوئی تھی۔ میں نے اس سے دریافت کیا: تمہیں یہ آیت پڑھنی کس نے سکھائی ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ مجھے اللہ کے رسول نے پڑھنی سکھائی ہے۔ حضرت اُبی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھے فلاں' فلاں آیت پڑھنی سکھائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے عرض کی: آپ نے مجھے فلاں' فلاں آیت پڑھنی سکھائی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جبرائیل اور میکائیل میرے پاس آئے تھے۔ جبرائیل میرے دائیں طرف بیٹھ گئے اور میکائیل میرے بائیں طرف بیٹھ گئے' تو جبرائیل نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایک حرف کے مطابق قرآن کی تلاوت کیجئے۔ میکائیل نے کہا: آپ مزید کے لئے کہیں' تو میں نے کہا: مزید طریقہ بتائیں' تو جبرائیل نے کہا: آپ دوحرف کے مطابق اس کی تلاوت کیجئے' تو میکائیل نے کہا: آپ مزید کے لئے کہیں' یہاں تک کہ سات حروف تک بات پہنچ گئی' تو جبرائیل نے کہا: آپ سات حروف تک میں اس کی تلاوت کیجئے۔ ان میں سے ہر ایک شافی اور کافی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ مِّنَ الْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ كَانَ مُصِيبًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص بھی ان سات حروف میں سے کسی ایک طریقے کے مطابق قرآن کی تلاوت کرے گا وہ صحیح تلاوت کرے گا

738 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، (متن حدیث): اَنَّ جِبْرِيْلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِاَضَاةِ بَنِيْ غِفَارَ فَقَالَ:

737- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 5/122 عن يحيى بن سعيد القطان، والنسائي 2/154 في الصلاة: باب جامع ما جاء في القرآن، والطبري في تفسيره رقم 26 من طريق يحيى بن أيوب الغافقي، والطبري 27 من طريق حماد بن سلمة.

يَـامـحـمـد، إن اللّٰه يأمرك أن تقرىء اُمَّتَكَ هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، اَوْ مَعُوْنَتَهُ وَمُعَافَاتَهُ، سَلْ لَهُمُ التَّخْفِيفَ، فَاِنَّهُمْ لَنْ يُّطِيقُوْا ذٰلِكَ. فَانْطَلَقَ، ثُمَّ رَجَعَ فقال: إن اللّٰـه يـأمرك أن تـقـرىء اُمَّتَكَ هٰـذَا الْـقُـرْآنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَقَالَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، اَوْ مَعُوْنَتَهُ وَمُـعَـافَـاتَهُ، سَلْ لَهُمُ التَّخْفِيفَ فَاِنَّهُمْ لَنْ يُّطِيقُوْا ذٰلِكَ، فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ اَنْ تُقْرِىَء اُمَّتَكَ هٰـذَا الْـقُـرْآنَ عَـلٰـى ثَلَاثَةِ اَحْرُفٍ، قَالَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، اَوْ مَعُوْنَتَهُ وَمُعَافَاتَهُ، سَلْ لَهُمُ التَّخْفِيفَ، فَـاِنَّهُمْ لَنْ يُّطِيقُوْا ذَاكَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَاَ هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَمَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِنْهَا فَهُوَ كَمَا قَرَاَ .

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اضاۃ بنوغفار کے علاقے (یہ مکہ مکرمہ کے قریب ایک جگہ ہے) میں تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو ایک طریقے کے مطابق قرآن کی تلاوت سکھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور اس کی مغفرت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی معونت اور اس کی معافات کا سوال کرتا ہوں تم اللہ تعالیٰ سے ان لوگوں کے لیے تخفیف کا سوال کرو' کیونکہ وہ لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے جبرائیل واپس چلے گئے پھر وہ واپس آئے' تو انہوں نے کہا: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو حرف کے مطابق قرآن کی تلاوت سکھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافات اور مغفرت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی معونت اور معافات کا سوال کرتا ہوں تم ان لوگوں کے لئے تخفیف کی درخواست کرو' کیونکہ وہ لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ جبرائیل واپس چلے گئے' پھر وہ واپس آئے اور بولے: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو یہ قرآن تین حروف میں پڑھنا سکھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافات اور اس کی مغفرت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی معونت اور معافات کا سوال کرتا ہوں تم ان کے لئے تخفیف کی درخواست کرو' کیونکہ وہ لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ جبرائیل واپس چلے گئے پھر وہ واپس آئے اور بولے: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اس قرآن کو سات حروف میں پڑھ سکتے ہیں' جو شخص ان میں سے کسی بھی ایک طریقے سے پڑھے گا' تو وہ ٹھیک پڑھے گا''۔

738 إسـنـاده حسـن، رجـالـه ثقات رجال الشيخين غير عاصم -وهو ابن أبي النجود- فقد روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعه، وهو صـدوق حسـن الحديث، وهو في مصنف ابن أبي شيـة .10/518 وأخرجه أحمد 5/132 عـن حسـين بن علي الجعفي بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 2/8 عن حماد بن سلمة، والترمذي 2944 في القراء ات، من طريق شيبان، كلاهما عن عاصم، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا سَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار سے اس کی معافات اور مغفرت طلب کی تھی

739- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جِبْرِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيَّةٍ، مِنْهُمُ الْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ، وَالْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْفَانِي، قَالَ: مُرْهُمْ فليقرؤوا القرآن على سبعة أحرف (20:1)

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

''مجھے ایک اُمی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا ہے جن میں لڑکے اور لڑکیاں بھی ہیں بوڑھی عورتیں اور بوڑھے مرد بھی ہیں' تو جبرائیل نے کہا: آپ انہیں ہدایت کیجئے کہ وہ سات حروف میں سے کسی ایک طریقے کے مطابق تلاوت کر سکتے ہیں''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُلِّ مَسْاَلَةٍ سَاَلَ بِهَا التَّخْفِيفَ عَنْ اُمَّتِهِ فِيْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بِدَعْوَةٍ مُسْتَجَابَةٍ

اس فضیلت کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو عطا کی ہے کہ انہوں نے قرآن کی تلاوت کے حوالے سے اپنی اُمت کے لئے جس تخفیف کا سوال کیا تھا' وہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کر دی اور ان کی دعا مستجاب ہوئی

740- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَقَرَاَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَاَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ دَخَلَا جَمِيْعًا، عَلَى النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا قَرَاَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَرَاَ الْاٰخَرُ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،: اقْرَاَ فقرآ (فَقَالَ:) اَحْسَنْتُمَا اَوْ قَالَ اَصَبْتُمَا. قَالَ: فَلَمَّا قَالَ لَهُمَا الَّذِيْ قَالَ، كَبُرَ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَاَى النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غَشِيَنِي، ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَبِّي فَرَقًا، فَقَالَ

740–وأخرجه ابن أبي شيبة 10/516 ومن طريقه مسلم 820 عن محمد بن بشر، وأحمد 5/127 عن يحيى بن سعيد، وابنه عبد الله 5/128– 129 من طريق خالد بن عبد الله، ومسلم 820 في صلاة المسافرين: باب بيان أن القرآن على سبعة أحرف، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 1227 من طريق

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُبَيُّ اِنَّ رَبِّي اَرْسَلَ اِلَيَّ: اَنِ اقْرَاَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي مَرَّتَيْنِ، فَرَدَّ عَلَيَّ: اَنِ اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُهَا مَسْاَلَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي، ثُمَّ اَخَّرْتُ الثَّانِيَةَ اِلٰى يوم يرغب إلى فيه

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص اندر آیا اس نے قرأت کرنا شروع کی۔ مجھے اس کی قرأت نامانوس لگی پھر ایک اور شخص آیا اس نے اپنے اس ساتھی سے کچھ مختلف قرأت کی پھر اس نے نماز مکمل کر لی' پھر وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے اس طریقے کے مطابق قرأت کی ہے' جو مجھے نامانوس لگا ہے' پھر دوسرے شخص نے اپنے ساتھی سے مختلف طریقے سے قرأت کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا تم لوگ تلاوت کرو۔ انہوں نے تلاوت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں نے اچھی تلاوت کی ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ٹھیک تلاوت کی ہے راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو یہ بات کہی' تو مجھے یہ بات بہت گراں گزری جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز ملاحظہ کی کہ جو میرے ذہن میں آئی ہے' تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا' تو مجھے یوں لگا جیسے میں اس وقت اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُبی! بیشک میرے پروردگار نے مجھے پیغام بھجوایا ہے کہ تم ایک حرف کے مطابق قرآن کی تلاوت کرو' تو میں نے دو مرتبہ اس کی بارگاہ میں یہ درخواست کی کہ وہ میری امت کو آسانی فراہم کرے' تو اس نے مجھے یہ حکم دیا کہ تم سات حروف کے مطابق اس کی تلاوت کر سکتے ہو اور تم نے ہر مرتبہ جو دوبارہ کرنے کی درخواست کی ہے۔ اس کے عوض میں' میں تمہیں قیامت کے دن سوال کرنے (یعنی شفاعت کرنے کا مرتبہ) عطا کرتا ہوں۔ میں نے درخواست کی اے میرے پروردگار! تو میری امت کی مغفرت کر دے پھر میں نے دوسری دعا کو اس دن کے لئے مؤخر کر دیا ہے' جس دن مخلوق کو اس کی ضرورت ہوگی' یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی (اس کی ضرورت) ہوگی۔

741 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ

741– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في الموطأ 1/ 206 في القرآن: باب ما جاء في القرآن. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/ 453، وأحمد 1/40، والبخاري 2419 في الخصومات: باب كلام الخصوم بعضهم في بعض، ومسلم 818 في صلاة المسافرين: باب بيان أن القرآن على سبعة أحرف، والنسائي 2/151 في الصلاة: باب جامع ما جاء في القرآن، والبغوي في شرح السنة 1226. وأخرجه عبد الرزاق 20369 عن معمر، عن الزهري، عن عروة، عن عبد الرحمن بن عبد القاري والمسور بن مخرمة، عن عمر، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 1/40 و 42، 43، ومسلم 818 271 في صلاة المسافرين، والترمذي 2943 في القراءات: باب ما جاء أنزل القرآن على سبعة أحرف، والبغوي في شرح السنة 1226 /4. 503 وأخرجه أحمد 1/24، والنسائي 2/150 من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه مسلم 818 271 عن حرملة بن يحيي، والنسائي 2/151، والطبري 1/13 عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، عن يونس، عن الزهري، به. وأخرجه الطيالسي 2/5 عن فليح بن سليمان الخزاعي، وابن أبي شيبة 10/517، 518 من طريق عبد الرحمن بن عبد العزيز، والبخاري 4992 في فضائل القرآن: باب أنزل القرآن على سبعة أحرف، و 7550 في التوحيد: باب (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) من طريق عقيل، و 5041 في فضائل القرآن: باب من لم ير بأسًا أن يقول سورة البقرة وسورة كذا وكذا، من طريق شعيب، و 6936 في المرتدين: باب ما جاء في المتأولين، معلقًا من طريق يونس بن يزيد، كلهم عن الزهري، به.

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ:

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَقْرَاَنِيْهَا، فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَمْهَلْتُ حَتّٰى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ،

فَجِئْتُ بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا،

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ فَقَرَاَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَاُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا اُنْزِلَتْ . ثُمَّ قَالَ لِي: اقْرَاْ . فَقَرَاْتُ، فَقَالَ: هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ . (41:1)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن حکیم کو تلاوت کرتے ہوئے سنا وہ سورۂ فرقان اس سے مختلف طریقے سے پڑھ رہے تھے جس طریقے سے میں پڑھتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورۂ پڑھنی سکھائی تھی۔ پہلے میں ان پر حملہ کرنے لگا' لیکن پھر میں کچھ ٹھہر گیا جب انہوں نے نماز مکمل کر لی' تو میں نے انہیں ان کی چادر سے پکڑا اور انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: میں نے اس شخص کو سورۂ فرقان کی قرأت اس طریقے سے مختلف طور پر کرتے ہوئے سنا ہے' جو آپ نے مجھے پڑھنا سکھایا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم تلاوت کرو انہوں نے اسی طریقے کے مطابق قرأت کی جس طریقے سے میں نے انہیں سنا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: تم تلاوت کرو میں نے قرأت کی' تو آپ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے اس میں سے جو تمہیں آسان لگے اس کے مطابق تلاوت کر لو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلٰى اَحْرُفٍ مَعْلُوْمَةٍ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے قرآن کو متعین حروف پر نازل کیا ہے

742 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصامت، قال:

قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سبعة أحرف . (66:1)

742– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم وأخرجه الطبري 1/15 عن محمد بن مرزوق، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/114 عن عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، به. وانظر الأحاديث الخمسة قبله.

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ الْقَصْدِ فِي الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

ان روایات کا تذکرہ جن میں اس روایت کے بعض مفہوم کی وضاحت ہے جس کو ہم نے ذکر کیا ہے

743 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ حَكِيْمًا، عَلِيْمًا، غَفُوْرًا رَحِيْمًا

قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، اَدْرَجَهُ فِي الْخَبَرِ، وَالْخَبَرُ اِلٰى سَبْعَةِ أحرف فقط.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے''۔

(اس روایت کے یہ الفاظ) حکمت والا، علم والا، مغفرت کرنے والا، رحم کرنے والا۔

یہ محمد بن عمرو کے الفاظ ہیں جو روایت کے متن میں درج کر لئے گئے ہیں۔ اصل روایت صرف سات حروف کے الفاظ تک ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ شَنَّعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعَطِّلَةِ عَلٰى اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ حَيْثُ حُرِمُوا التَّوْفِيقَ لِإِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کے حوالے ''معطلہ'' فرقے سے تعلق رکھنے والے بعض افراد محدثین پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے: وہ اس کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم ہیں

743– إسناده حسن محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص الليثي، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين.وأخرجه الطبري 1/12، والبزار 2313 من طريق عبدة بق سليمان، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة 10/516، وأحمد 2/332 عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/440 عن ابن نمير، والطبري 1/11 من طريق أسباط بن محمد، والبزار 2313 من طريق عيسى بن يونس، كلهم عن محمد بن عمرو، به وأورده الهيثمي في المجمع 7/153، وقال: رواه البزار، وفيه محمد بن عمر وهو حسن الحديث، وبقية رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/300، والطبري 7 ، عن أنس بن عياض، عن أبي حازم، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، عن رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بلفظ انزل القرآن على سبعة أحرف، فالمراء في القرآن كفر، فما عرفتم منه فاعملوا به، وما جهلتم منه فردوه إلى عالمه .وأورده الهيثمي في المجمع 7/151، وقال: رواه أحمد بإسنادين، ورجال احدهما رجال الصحيح، ورواه البزار بنحوه.

744 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ قَدْ قَرَاَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، عُدَّ فِينَا، ذُو شَانٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُمْلِ عَلَيْهِ (غَفُوْرًا رَحِيْمًا) فَيَكْتُبُ عَفُوًّا غَفُوْرًا، فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ وَيُمْلِيْ عَلَيْهِ (عَلِيْمًا حَكِيْمًا)، فَيَكْتُبُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ اَيَّهُمَا شِئْتَ . قَالَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِنْ كُنْتُ لَاَكْتُبُ مَا شِئْتُ. فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ الْاَرْضَ لَنْ تَقْبَلَهُ . قَالَ : فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: فَاَتَيْتُ تِلْكَ الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا، وَقَدْ عَلِمْتُ

اَنَّ الَّذِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا قَالَ، فَوَجَدْتُهُ مَنْبُوْذًا، فَقُلْتُ: مَا شَانُ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ فَلَمْ تَقْبَلْهُ الأرض . (5:33)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتابت کیا کرتا تھا وہ ہمارے درمیان اہم حیثیت کا مالک تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے املاء کروایا ''مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا'' تو اس نے لکھ دیا ''معاف کرنے والا مغفرت کرنے والا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ لکھو آپ نے اسے املاء کروایا ''علم والا حکمت والا'' تو اس نے لکھ دیا ''سننے والا دیکھنے والا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان دونوں میں سے جو چاہو لکھ لو''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا اور مشرکین کے ساتھ مل گیا۔ اس نے کہا: میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں' کیونکہ میں جو چاہوں وہ لکھ سکتا ہوں پھر وہ فوت ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ نے فرمایا: زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے میں اس سرزمین پر آیا جہاں وہ شخص مرا تھا' تو مجھے پتہ چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے' تو میں نے اسے قبر سے باہر پڑا ہوا پایا۔ میں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے' تو لوگوں نے بتایا ہم نے اسے دفن کیا تھا' لیکن زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔

744- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم، وأخرجه أحمد 3/120، والبيهقي في إثبات عذاب القبر رقم 54 من طريق يزيد بن هارون، وأحمد 3/121، والطحاوي في مشكل الآثار 4/240 من طريق عبد الله بن بكر السهمي، كلاهما عن حميد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 3617 في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، عن أبي معمر، عن عبد الوارث، عن عبد العزيز، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/245 عن عفان، عن حماد، ومسلم 2781 في صفات المنافقين وأحكامهم، عن محمد بن رافع، عن أبي النضر، عن سليمان بن المغيرة، كلاهما عن ثابت، عن أنس . وانظر ما كتبه الإمام الطحاوي في الإجابة عن الإشكال الذي تضمنه هذا الحديث في مشكل الآثار 4/241.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْبَعْضِ الْاٰخَرِ لِقَصْدِ النَّعْتِ فِي الْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس میں ہماری ذکر کردہ روایت کے مفہوم کے ایک اور پہلو کی وضاحت کی گئی ہے

745 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ عَقِيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الْكِتَابُ الْاَوَّلُ يَنْزِلُ مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَعَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ مِنْ سَبْعَةِ اَبْوَابٍ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ: زَاجِرٌ، وَآمِرٌ، وَحَلَالٌ، وَحَرَامٌ، وَمُحْكَمٌ، وَمُتَشَابِهٌ، وَاَمْثَالٌ، فَاَحِلُّوا حَلَالَهُ، وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ، وَافْعَلُوْا مَا اُمِرْتُمْ بِهٖ، وَانْتَهُوا عَمَّا نُهِيتُمْ عَنْهُ، وَاعْتَبِرُوْا بِاَمْثَالِهٖ، وَاعْمَلُوْا بِمُحْكَمِهٖ، وَآمِنُوْا بِمُتَشَابِهِهٖ، وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پہلے ایک کتاب ایک دروازے سے ایک حرف کے مطابق نازل ہوتی تھی، لیکن قرآن کو سات دروازوں سے سات حروف کے مطابق نازل کیا گیا (وہ یہ ہیں)

''تنبیہ کرنے والا، حکم دینے والا، حلال، حرام، محکم، متشابہہ اور امثال''

تو تم لوگ اس کے حلال کو حلال قرار دو اس کے حرام کو حرام قرار دو، جس چیز کا تمہیں اس میں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو اور جس چیز سے تمہیں منع کیا گیا ہے اس سے باز آجاؤ۔ اس کی مثالوں سے عبرت حاصل کرو اس کے حکم پر عمل کرو اس کے متشابہ پر ایمان لاؤ اور یہ کہو کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ سارے کا سارا ہمارے پروردگار کی طرف سے آیا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنْ لَا حَرَجَ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَقْرَاَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ

اس بات کا بیان کہ اگر آدمی سات حروف میں سے، جسے بھی چاہے تلاوت کرے، تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے

746 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

745- رجال ثقات، إلا أنه منقطع، أبو سلمة بن عبد الرحمٰن لم يدرك عبد الله بن مسعود، قال الحافظ في الفتح 9/29: قال ابن عبد البر: هذا حديث لا يثبت، لأنه من رواية أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، عن ابن مسعود، ولم يلق ابن مسعود. ثم قال: وصححه ابن حبان والحاكم 1/553، وفي تصحيحه نظر، لانقطاعه بين أبي سلمة وابن مسعود . وقد أخرجه البيهقي من وجه آخر عن الزهري عن أبي سلمة مرسلًا، وقال: هذا مرسل جيد. وأخرجه الطبري في التفسير 67 عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الهروي في ذم الكلام لوحة 62 ب، والطحاوي في مشكل الآثار 4/184 من طريق حيوة بن شريح، به. وأخرجه الطبراني في الكبير 8296.

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً أَقْرَأَنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خِلَافَ مَا قَرَأَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُنَاجِي عَلِيًّا، فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَقْرَؤُوا كَمَا عُلِّمْتُمْ. (41:1)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو ایک آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا وہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھنا سکھائی تھی' لیکن وہ شخص اس کے برخلاف طریقے سے تلاوت کررہا تھا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت سرگوشی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی بات کررہے تھے میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: بیشک اللہ کے رسول نے تم لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ تم اسی طریقے سے تلاوت کرو جس طرح تمہیں تعلیم دی گئی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْعَتْبِ عَلٰى مَنْ قَرَأَ بِحَرْفٍ مِّنَ الْأَحْرُفِ السَّبْعَةِ

جو شخص سات حروف میں سے کسی حرف کے مطابق تلاوت کرلیتا ہے اس پر عتاب کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

747 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْخَطِيْبُ بِالْأَهْوَازِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): أَقْرَأَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ، فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ عَشِيَّةً، فَجَلَسَ إِلَيَّ رَهْطٌ، فَقُلْتُ لِرَجُلٍ: اقْرَأْ عليَّ. فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ أَحْرُفًا لَا أَقْرَؤُهَا، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ؟ فَقَالَ: أَقْرَأَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فانطلقنا حَتّٰى وَقَفْنَا عَلَى النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اخْتَلَفْنَا فِيْ قِرَاءَتِنَا. فَإِذَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْهِ تَغَيُّرٌ، وَوَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ حِيْنَ ذَكَرْتُ الِاخْتِلَافَ، فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ بِالِاخْتِلَافِ فَأَمَرَ عَلِيًّا فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

746- إسناده حسن عاصم -وهو ابن أبي النجود- روى له البخاري ومسلم متابعة، وهو صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الطبري في التفسير 13 عن سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/419 و421 والطبري 13 من طريقين عن أبي بكر بن عياش، عن عاصم، به. وأخرجه أحمد 1/421 من طريق عفان، عن عاصم، به. وأخرجه الطبري في التفسير 13 . وأخرجه أحمد 1/419 و421 والطبري 13 من طريقين عن أبي بكر بن عياش، عن عاصم، به .وأخرجه أحمد 1/421 من طريق عفان، عن عاصم، به.

747- إسناده حسن. معمر بن سهل ترجمه ابن حبان في ثقاته 9/196، فقال: شيخ متقن يغرب، وعامر بن مدرك ذكره ابن حبان في ثقاته 8/501، وقال: ربما أخطأ، وروى عنه غير واحد، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الحاكم 2/223- 224 عن أبي العباس المحبوبي، حدثنا سعيد بن مسعود، حدثنا عبيد الله بن موسى، أخبرنا إسرائيل بهذا الإسناد، وصححه هو والذهبي، وهو حسن فقط. وانظر ما قبله. وأخرجه مختصرًا الطيالسي 387، وابن أبي شيبة 10/529، وأحمد 1/393، و411، 412، والبخاري 2410 في الخصومات: باب ما يذكر في الإشخاص والخصومة بين المسلم واليهود، و 3476 في أحاديث الأنبياء، و 5062 في فضائل القرآن: باب: اقرؤوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم، والبغوي في شرح السنة 1229 .

يَأْمُرُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ كَمَا عُلِّمَ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ اِلاخْتِلَافُ، قَالَ فَانْطَلَقْنَا وَكُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَقْرَاُ حرفا لا يقرأ صاحبه . (1: 41)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورۂ رحمٰن پڑھنا سکھائی' ایک دن میں شام کے وقت مسجد میں آیا' تو کچھ لوگ میرے پاس آ کر بیٹھ گئے میں نے ان میں سے ایک شخص سے کہا تم میرے سامنے تلاوت کرو' تو اس نے کچھ الفاظ ایسے طریقے سے تلاوت کئے جنہیں میں نے نہیں پڑھا تھا۔ میں نے دریافت کیا: تمہیں کس نے یہ تلاوت سکھائی ہے۔ اس نے جواب دیا: مجھے اللہ کے رسول نے یہ تلاوت سکھائی ہے' پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کی: ہمارا قرأت کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک یہ سن کر متغیر ہو گیا جب میں نے اختلاف کا تذکرہ کیا' تو آپ کو اس سے بہت افسوس ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگ اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ کے رسول تم کو یہ حکم دے رہے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک شخص اسی طریقے کے مطابق تلاوت کرے جس طرح اسے تعلیم دی گئی ہے' کیونکہ تم سے پہلے لوگ اختلاف کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم لوگ وہاں سے آ گئے ہم میں سے ہر شخص اسی طریقے کے مطابق تلاوت کرتا تھا (جو اس نے سیکھا تھا) اس کا ساتھی اس کے طریقے کے مطابق تلاوت نہیں کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّرَجِّعَ فِيْ قِرَاءَ تِهٖ اِذَا صَحَّتْ نِيَّتُهٗ فِيْهِ

آدمی کے لئے اپنی تلاوت میں ترجیع کرنا مباح ہے' جبکہ اس کی نیت اس بارے میں ٹھیک ہو

748 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ معاوية بن قرة اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ يَقُوْلُ: قَرَاَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيْ قِرَاءَ تِهٖ.

748– إسناده صحيح، نوح بن حبيب روى له أبو داؤد والنسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 5/54، ومسلم 794 237 في صلاة المسافرين: باب ذِكْرُ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سورة الفتح يوم فتح مكة، من طريق وكيع، بهذا الإسناد.

وأخرجه الطيالسي 2/3، وأحمد 4/85، 86 عن ابن إدريس، و 5/ 56 عن محمد بن جعفر وبهز، والبخاري 4281 في المغازي: باب أين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح، و 4835 في التفسير: باب (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا) ، عن مسلم بن إبراهيم، و 5034 في فضائل القرآن: باب القراءة على الدابة، عن حجاج بن منهال، و 5047 باب الترجيع، عن آدم بن أبي إياس، و 7540 في التوحيد: باب ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وروايته عن ربّه، عن أحمد بن أبي سريج، عن شبابة، ومسلم 794 238 عن محمد بن المثنى ومحمد بن بشار، عن محمد بن جعفر، و 794 239 عن يحيى بن حبيب الحارثي، عن خالد بن الحارث، وعن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، وأبو داؤد 1467 في الصلاة: باب استحباب الترتيل في القراءة، عن حفص بن عمر، والترمذي في الشمائل برقم 312 من طريق أبي داؤد الطيالسي، والبيهقي 2/53 من طريق آدم بن أبي إياس، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. ومن طريق البخاري 5047 أخرجه البغوي في شرح السنة 1215 .

قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْلَا انِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ عليَّ، لحكيتُ قراء ته. (1:4)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تلاوت کے دوران ترجیع کی۔

معاویہ نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے اردگرد اکٹھے ہو جائیں گے تو میں اس طریقے سے تلاوت کر کے دکھاتا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَحْسِينِ الْمَرْءِ صَوْتَهٗ بِالْقُرْآنِ

آدمی کے لئے قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اپنی آواز کو خوبصورت کرنا مباح ہے

749 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بأصواتكم. (2:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِنْ اَلْفَاظِ الْاَضْدَادِ يُرِيْدُ بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ لَا زَيِّنُوْا اَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ الفاظ ہیں جنہیں بول کر متضاد مفہوم مراد لیا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مراد یہ ہے: تم قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو یہ نہیں تم قرآن کے ذریعے اپنی آوازوں کو آراستہ کرو۔

749- إسناده صحيح، عبد الرحمٰن بن عوسجة روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، وباقي السند من رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي، فمن رجال البخاري. وأخرجه الدارمي 2/474 في فضائل القرآن: باب التغني بالقرآن عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 4175 عن سفيان الثوري، عن منصور والأعمش، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 4/296. وأخرجه عبد الرزاق 4176 عن معمر، عن منصور، به. وأخرجه الحاكم في المستدرك 1/ 571 و 572 من طرق عن منصور، به. وأخرجه الطيالسي 2/3، وابنُ أبي شيبة 2/521 و 10/462، وأحمد 4/283 و 285 و 304، وأبو داوُد 1468 في الصلاة: باب استحباب الترتيل في القراء ة، والنسائي 2/179، 180 في الصلاة: باب تزيين القرآن بالصوت، وابن ماجة 1342 في إقامة الصلاة: باب في حسن الصوت بالقرآن، والحاكم في المستدرك 1/ 572-575، وأبو نعيم في الحلية 5/27 والبيهقي في السنن 2/53، من طرق عن طلحة بن مصرف، به. وعلقه البخاري 13/518 في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة. وأخرجه موصولًا في كتابه خلق أفعال العباد ص 49 من طريق جرير، عن منصور، به. وص 48 و 49 من طريق الأعمش وشعبة، عن طلحة، به.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرنے میں عبدالرحمٰن بن عوسجہ نامی راوی منفرد ہے

750 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَحْزِيْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ اِذِ اللّٰهُ اَذِنَ فِيْ ذٰلِكَ

قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو آراستہ کرنا مباح ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو توجہ سے سنتا ہے

751 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ثُمَّ سَمِعْتُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ

750– إسناده صحيح . سهل: ثقة من رجال، ومن فوق البخاري على شرطهما وقد أشار الحافظ في الفتح 13/519 إلى هذه الرواية، ونسبها لابن حبان، وزاد نسبته الحافظ السيوطي في الجامع الكبير 539 لأبي نصر السجزي في الإبانة وانظر ما قبله . 751– إسناده صحيح، حامد بن يحيى: ثقة روى له أبو داؤد، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الحميدي 949 ، والبخاري 5024 في فضائل القرآن: باب من لم يتغن بالقرآن، عن علي بن عبد الله، ومسلم 792 232 في صلاة المسافرين: باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، عن عمرو الناقد وزهير بن حرب، والنسائي 2/180 في الافتتاح: باب تزيين القرآن بالصوت، عن قتيبة، والدارمي 1/350 في الصلاة عن محمد بن أحمد . وأخرجه عبد الرزاق 4166 عن معمر، عن الزهري، به، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/271، والبيهقي في السنن 2/54. وأخرجه عبد الرزاق 4167 ، والبغوي في شرح السنة 1218 من طريق أبي عاصم، كلاهما عن ابن جريج، عن الزهري، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/285. وأخرجه البخاري 5023 في فضائل القرآن: باب من لم يتغن بالقرآن، و 7482 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ) عن يحيى بن بكير، والدارمي 2/472 باب التغني بالقرآن، عن عبد الله بن صالح، كلاهما عن الليث، عن عقيل، عن الزهري، بلا . وأخرجه مسلم 792 232 في صلاة المسافرين: باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، والدارمي 2/472 عن عبد الله بن صالح، عن الليث . وأخرجه البخاري 7544 في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة والنسائي 3/180 . وأخرجه مسلم 792 233 في صلاة المسافرين، والبيهقي في السنن 2/54، عن بشر بن الحكم. وأخرجه مسلم 792 233 عن ابن أخي ابن وهب، وأبو داؤد 1473 في الصلاة: باب استحباب الترتيل في القراءة .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يُرِيْدُ يَتَحَزَّنُ بِهِ وَلَيْسَ هٰذَا مِنَ الْغُنْيَةِ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الْغُنْيَةِ لَقَالَ: يَتَغَانَى بِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: يَتَغَنَّى بِهِ، وَلَيْسَ التَّحَزُّنُ بِالْقُرْآنِ نَقَاءَ الْجِرْمِ، وَطِيبَ الصَّوْتِ وَطَاعَةَ اللَّهَوَاتِ بِاَنْوَاعِ النَّغَمِ بِوِفَاقِ الْوِقَاعِ، وَلٰكِنَّ التَّحَزُّنَ بِالْقُرْآنِ هُوَ اَنْ يُّقَارِنَهُ شَيْئَانِ: الْاَسَفُ وَالتَّلَهُّفُ: الْاَسَفُ عَلٰى مَا وَقَعَ مِنَ التَّقْصِيرِ، وَالتَّلَهُّفُ عَلٰى مَا يُؤَمَّلُ مِنَ التَّوْقِيرِ، فَاِذَا تَاَلَّمَ الْقَلْبُ وَتَوَجَّعَ، وَتَحَزَّنَ الصَّوْتُ وَرَجَّعَ، بدر الجفن بِالدُّمُوعِ، وَالْقَلْبَ بِاللُّمُوعِ، فَحِيْنَئِذٍ يَسْتَلِذُّ الْمُتَهَجِّدُ بِالْمُنَاجَاةِ، وَيَفِرُّ مِنَ الْخَلْقِ اِلٰى وَكْرِ الْخَلَوَاتِ، رَجَاءَ غُفْرَانِ السَّالِفِ مِنَ الذُّنُوْبِ، وَالتَّجَاوُزِ عَنِ الْجِنَايَاتِ والعيوب، فنسأل اللّٰه التوفيق له.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اس نبی کو سنتا ہے' جو قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کرتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ قرآن کو خوش الحانی سے پڑھے'' اس سے مراد اس کو دردمندی سے پڑھنا ہے۔ اگر یہ غنیۃ (یعنی خوش الحانی) سے ماخوذ ہوتا۔ تو آپ یہ کہتے: يتغانى به' یہ نہ کہتے: يتغنى به۔

قرآن کو دردمند انداز میں پڑھنے کا یہ مطلب نہیں ہے' حلق پر بوجھ لادا جائے یا آواز کو سنوارا جائے یا نغمگی کی پیروی کرتے ہوئے (آواز میں اتار چڑھاؤ پیدا کیا جائے) قرآن کو دردمندانہ انداز میں پڑھنے سے مراد یہ ہے' تلاوت کے ہمراہ دو چیزیں ہوں' افسوس کا اظہار کرنا' غمگین ہونا' آدمی سے جو غلطیاں سرزد ہوئی تھیں ان پر افسوس کا اظہار کرنا اور جس توقیر کی خواہش ہو اس پر غمگین ہونا۔

جب دل الم اور تکلیف کو محسوس کرے' تو آواز غمگین ہو جائے اور وہ ترجیع کرے' آنکھیں آنسو بہائیں' اور دل روشن ہو' تو اس صورت میں مناجات کے ہمراہ تہجد پڑھنے والے کو لذت محسوس ہوگی اور وہ شخص مخلوق سے فرار ہو کر خلوت کے گھونسلے (یعنی اس کی پناہ) میں آ جائے۔ اس بات کی امید رکھتے ہوئے کہ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے۔ اس کے جرائم اور عیوب سے درگزر کیا جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق مانگتے ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِمَاعِ اللّٰهِ اِلَى الْمُتَحَزِّنِ بِصَوْتِهِ بِالْقُرْآنِ

اس بات کا تذکرہ' جو شخص اپنی آواز کو آراستہ کر کے قرآن کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے توجہ سے سنتا ہے

752 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ لِلَّذِيْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ، يَجْهَرُ بِهٖ . (1: 2)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ يُرِيْدُ: مَا اسْتَمَعَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ : كَاسْتِمَاعِهٖ: لِلَّذِيْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ، يَجْهَرُ بِهٖ ، يُرِيْدُ: يَتَحَزَّنُ بِالْقِرَاءَةِ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا نَعْتَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے قرآن کی خوش الحانی سے کی جانے والی تلاوت کو سنتا ہے' جو بلند آواز میں کی جاتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ماأذن اللّٰه سے مراد یہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا۔ کاذنہ یعنی جس طرح وہ سنتا ہے اس شخص کو جو شخص الحانی سے قرآن کی تلاوت کرے' جو بلند آواز میں اس کی تلاوت کرتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: وہ دردمندانہ انداز میں قرات کرے جو اس کے مطابق ہو' جس کی صفت کو ہم نے بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا خَبَرَيْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ' جو ہماری بیان کردہ تاویل کے درست ہونے پر دلالت کرتی ہے' جو دو روایات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں' جن دونوں کو ہم ذکر کر چکے ہیں۔

753- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث):رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ . (1: 2)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ التَّحَزُّنَ الَّذِيْ اَذِنَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْهِ بِالْقُرْآنِ وَاسْتَمَعَ اِلَيْهِ هُوَ التَّحَزُّنُ بِالصَّوْتِ مَعَ بِدَايَتِهٖ وَنِهَايَتِهٖ، لِاَنَّ بَدَاءَتَهٗ هُوَ الْعَزْمُ الصَّحِيْحُ عَلَى الْاِنْقِلَاعِ عَنِ الْمَزْجُوْرَاتِ، وَنِهَايَتُهٗ وُفُوْرُ التَّشْمِيْرِ فِيْ اَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ، فَاِذَا اشْتَمَلَ التَّحَزُّنُ عَلَى الْبِدَايَةِ الَّتِيْ وَصَفْتُهَا، وَالنِّهَايَةُ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا، صَارَ الْمُتَحَزِّنُ بِالْقُرْآنِ كَاَنَّهٗ قَذَفَ بِنَفْسِهٖ فِيْ مِقْلَاعِ الْقُرْبَةِ اِلٰى مَوْلَاهُ، وَلَمْ يَتَعَلَّقْ بِشَيْءٍ دُوْنَهٗ.

752- إسناده حسن، محمد بن عمرو صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/522 عن محمد بن بشر، وأحمد 2/450، والدارمي 1/ 349 و 2/473 .عن يزيد بن هارون، ومسلم 792 234 في صلاة المسافرين، والبغوي في شرح السنة 1217 .

مطرف بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ گریہ و زاری کی وجہ سے آپ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی جیسے ہنڈیا ابلتی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے، جس دردمندانہ تلاوت کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور پوری توجہ سے سنتا ہے وہ ایسا درد ہے، جو آواز میں آغاز اور اختتام کے ہمراہ ہو کیونکہ آغاز یہ ہوتا ہے، اس بات کا پختہ ارادہ کیا جائے کہ ممنوعہ چیزوں سے لاتعلقی اختیار کی جائے گی اور انجام یہ ہے، مختلف نوعیت کی عبادات میں بھرپور کوشش کی جائے گی، تو جب وہ درد آغاز میں اس کے مطابق ہو جو ہم نے بیان کیا ہے اور اختتام اس کے مطابق ہو جو میں نے ذکر کیا ہے، تو قرآن کے ہمراہ دردمند ہونے والا شخص گویا اپنے آپ کو اپنے پروردگار کے قرب میں ڈال دیتا ہے اور وہ اس کے علاوہ کسی اور چیز سے متعلق نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ اسْتِمَاعِ اللّٰهِ اِلٰى مَنْ ذَكَرْنَا نَعْتَهُ اَشَدَّ مِنَ اسْتِمَاعِ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ اِلٰى قَيْنَتِهِ

اس بات کا تذکرہ، ہم نے جس شخص کا تذکرہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص کی تلاوت کو اس شخص سے زیادہ غور سے سنتا ہے جتنے غور سے کوئی شخص کسی کنیز کا گانا سنتا ہے

754 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ مَيْسَرَةَ مَوْلٰى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَلّٰهُ اَشَدُّ اَذَنًا اِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ، مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ اِلٰى قَيْنَتِهِ . (1: 2)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جتنے شوق کے ساتھ کوئی شخص کسی کنیز کا گانا سنتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ پسندیدگی کے ساتھ اچھی آواز والے شخص کی قرآن کی تلاوت کو سنتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُقْرَاُ بِهِ الْقُرْآنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بات کا تذکرہ، اس اُمت میں کس طرح لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے؟

755 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيْبِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

754- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (665) . وأخرجه أحمد 6/19 و20، وابن ماجة (1340) في الإمامة: باب في حسن الصوت بالقرآن، والطبراني في الكبير 18/301 (772) .

يَكُونُ خَلْفٌ بَعْدَ سِتِّينَ سَنَةً اَضَاعُوا الصَّلَاةَ، وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ، فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا، ثُمَّ يَكُونُ خَلْفٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ، وَمُنَافِقٌ، وَفَاجِرٌ . قَالَ بَشِيرٌ: فَقُلْتُ لِلْوَلِيدِ: مَا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ؟، قَالَ: الْمُنَافِقُ كَافِرٌ بِهِ، وَالْفَاجِرُ يَتَأَكَّلُ بِهِ، وَالْمُؤْمِنُ يُؤْمِنُ بِهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ساٹھ سال کے بعد ایسے لوگ آجائیں گے' جو نماز کو ضائع کریں گے' خواہشات کی پیروی کریں گے' وہ عنقریب جہنم میں جائیں گے پھر اس کے بعد وہ لوگ آجائیں گے' جو قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ قرآن کو تین طرح کے لوگ پڑھتے ہیں' مومن' منافق اور فاجر''۔

بشیر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ولید سے دریافت کیا: یہ تین لوگ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: منافق سے مراد وہ شخص ہے' جو قرآن کا انکار کرتا ہو' فاجر سے مراد وہ شخص ہے' جو اس کا معاوضہ وصول کرتا ہو اور مومن سے مراد وہ شخص ہے' جو اس پر ایمان رکھتا ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اقْتِصَارِ الْمَرْءِ عَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ كُلِّهِ فِيْ كُلِّ سَبْعٍ

ان روایات کا تذکرہ' جن کے مطابق آدمی ایک ہفتے میں پورے قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے

756 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيْمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: جَمَعْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَاْتُ بِهِ فِيْ لَيْلَةٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَمِنْ شَبَابِيْ، فَقَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ كُلِّ عِشْرِيْنَ ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَمِنْ شَبَابِيْ، قَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ عَشْرٍ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَمِنْ شَبَابِيْ، قَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ سَبْعٍ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَمِنْ شَبَابِيْ، فَاَبٰى .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے قرآن کو جمع کیا اور ایک ہی رات میں اس کی تلاوت کرلی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم مہینے میں پورے قرآن کی تلاوت کیا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیس دن میں پورے قرآن کی تلاوت کرلیا کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت ا

756- ابن جريج مدلس، وقد عنعن، لكنه صرح في الرواية الآتية بالسماع، فانتفت شبهة تدليسه، وأخرجه عبد الرزاق (5956) ابن جريج، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/199، وأخرجه أحمد 2/163، وابن ماجة (1346) في إقامة الصلاة: باب في يستحب يختم القرآن، من طريق يحيى بن سعيد، عن ابن جريج، به.

جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دس دن میں اس کی تلاوت کرلیا کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سات دن میں اس کی تلاوت کرلیا کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں لیکن نبی اکرم ﷺ نے میری اس بات کوتسلیم نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِقَارِىءِ الْقُرْآنِ اَنْ يَّخْتِمَهُ فِيْ سَبْعٍ لَا فِيمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْ هٰذَا الْعَدَدِ

قرآن کی تلاوت کرنے والے کواس بات کا حکم ہونا کہ اس سے کم دنوں میں ختم نہ کرے

757 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): حَفِظْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَاْتُ بِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْهُ فِيْ شَهْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَشَبَابِيْ، قَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ عَشْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَشَبَابِيْ، قَالَ: اقْرَاْهُ فِيْ سَبْعٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِيْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَشَبَابِيْ، قَالَ: فَاَبٰى . (1: 78)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے قرآن کو یاد کرلیا اور میں نے ایک رات میں اس کی تلاوت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ایک مہینے میں اس کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور اپنی جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دس دن میں اس کی تلاوت کرلو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور اپنی جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سات دن میں اس کی تلاوت کرلو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور اپنی جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے میری اس بات کوتسلیم نہیں کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّخْتَمَ الْقُرْآنُ فِيْ اَقَلِّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِذِ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ يَكُوْنُ اَقْرَبَ اِلَى التَّدَبُّرِ وَالتَّفَهُّمِ

تین دن سے کم میں قرآن کوختم کرنے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ اتنے دن میں آدمی اس میں غور وفکر اور تدبر نہیں کرسکتا ہے

758 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تین دن سے کم میں اس کی (یعنی پورے قرآن کی) تلاوت کر لیتا ہے اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔ (یا وہ شخص سمجھ بوجھ ہی نہیں رکھتا)''۔

759 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ، فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ فَقُوْمُوا عَنْهُ .

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشا فرمائی ہے:

''تم قرآن کی تلاوت اس وقت تک کرتے رہو جب تک تمہارے دل اس کی طرف مائل رہیں اور جب طبیعت منتشر ہونے لگے تو تم (اس کی تلاوت ختم کر کے) اٹھ جاؤ''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ اَنْ يُّرِيْدَ بِقِرَاءَتِهِ اللّٰهَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ دُوْنَ تَعْجِيلِ الثَّوَابِ فِي الدُّنْيَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہے کہ جب وہ قرآن کی تلاوت کرے تو اس کی تلاوت کے ذریعے آخرت کے اجر و ثواب کی نیت کرے وہ دنیاوی (فائدے کا حصول) اپنے پیش نظر نہ رکھے

760 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّ ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَذَكَرَ ابْنُ سَلْمٍ، آخَرَ مَعَهُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ وَفَاءِ شُرَيْحٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِءُ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِ

758–وأخرجه أبو داؤد (1394) في الصلاة: باب تحزيب القرآن، والدارمي 1/350 في الصلاة: باب في كم يختم القرآن، عن مـ بن المنهال، بهذا الإسناد، لكن ورد عند الدارمي شعبة بدل قتادة .وأخرجه أحمد 2/195، والترمذي (2949) في القراء ات، وابن (1347) في إقامة الصلاة: باب في كم يستحب يختم القرآن .

760–وأخرجه أبو داؤد (831) في الصلاة: باب ما يجزىء الأمي والأعجمي من القراء ة، عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب الإسناد إلا أنه بين الراوي الآخر، وهو ابن لهيعة، وهو في معجم الطبراني (6024) من طريق أحمد ابن صالح، به . وأخرجه أحمد 338/ حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن بكر بن سوادة، به، ومن طريق أحمد أخرجه الطيالسي .2/2 وأخرجه ابن المبارك في الزهد (3 والطبراني (6021) و (6022) من طريق موسى بن عبيدة الربذي، عن أخيه عبد الله بن عبيدة،

كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ، وَفِيكُمُ الْاَحْمَرُ، وَفِيكُمُ الْاَسْوَدُ، اقْرَؤُوهُ قَبْلَ اَنْ يَقْرَاَهُ اَقْوَامٌ يُقَوِّمُوْنَهُ كَمَا يُقَوِّمُ اَلْسِنَتَهُمْ ، يَتَعَجَّلُ (اَحَدُهُمْ) اَجْرَهُ وَلَا يَتَاَجَّلُهُ .(1: 78)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَذَا وَقَعَ السَّمَاعُ، وَاِنَّمَا هُوَ السَّهْمُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت قرأت سیکھ رہے تھے آپ نے فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک ہے' تمہارے اندر سفید فام بھی ہیں اور سیاہ فام بھی ہیں' تم لوگ اس کی قرأت سیکھ لو اس سے پہلے کہ ایسے لوگ اس کی قرأت سیکھیں جو اس کی یوں قیمت لگوائیں گے جس طرح وہ اپنی زبانوں (دراصل یہاں لفظ سامان ہونا چاہئے) کی قیمت لگواتے ہیں۔ اور وہ لوگ اس کا معاوضہ جلدی (یعنی دنیا میں ہی) وصول کریں گے۔ وہ اسے تاخیر سے (یعنی آخرت میں) وصول کرنا نہیں چاہیں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سماع اسی طرح واقع ہوا ہے' لیکن اصل لفظ (السنتھم نہیں ہے بلکہ) السھم (یعنی حصہ) ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقُوْلَ الْمَرْءُ نَسِيتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی یہ کہے: میں فلاں' فلاں آیت کو بھول گیا ہوں

761 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ نَسِيتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَاِنَّهُ لَيْسَ هُوَ نَسِيَ، وَلٰكِنَّهُ نُسِّيَ. (2: 43)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص یہ نہ کہے: میں فلاں' فلاں آیت کو بھول گیا ہوں' وہ شخص اسے بھولا نہیں ہوتا بلکہ وہ آیت اسے بھلا دی گئی ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاسْتِذْكَارِ الْقُرْاٰنِ، وَالتَّعَاهُدِ عَلَيْهِ حَذَرَ نِسْيَانِهِ وَتَفَلُّتِهِ

اس بات کا حکم ہونا کہ آدمی قرآن کو یاد رکھے اور اس کا خیال رکھے تاکہ اس کو بھول جانے اور کھو دینے سے بچے

762 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِّ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِسْتَذْکِرُوا الْقُرْآنَ، فَلَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِھَا، وَبِئْسَ لِاَحَدِکُمْ اَنْ یَّقُوْلَ: نَسِیتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ، مَا نَسِیَ وَلٰکِنْ نُسِّیَ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمْ یُسْنِدْ سَعِیْدٌ عَنِ الْاَعْمَشِ غَیْرَ ھٰذَا.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو یاد کرتے رہو' کیونکہ یہ آدمی کے سینے سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے جتنی تیزی سے کوئی جانور اپنی رسی سے نکلتا ہے اور کسی شخص کا یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں' فلاں آیت کو بھول گیا ہوں' وہ بھولا نہیں ہے' بلکہ اسے بھلا دی گئی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید نے اعمش کے حوالے سے اس روایت کے علاوہ کوئی اور روایت ''مسند'' حدیث کے طور پر روایت نہیں کی۔

ذِکْرُ الْاَمْرِ بِاسْتِذْکَارِ الْقُرْآنِ بِالتَّعَاھُدِ عَلٰی قِرَاءَ تِہٖ

قرآن کی تلاوت باقاعدگی سے کر کے اسے یاد رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

763 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ بِبُسْتَ وَعُمَرُ بْنُ سَعِیْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ قَحْطَبَۃَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ قَزَعَۃَ الْبَصْرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِسْتَذْکِرُوا الْقُرْآنَ، فَلَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِھَا، وَبِئْسَ

762- إسناده صحيح، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/500 في الصلوات، عن وكيع، عن الأعمش، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 477 وأحمد 1/382، ومسلم (790) (229) في صلاة المسافرين: باب الأمر بتعهد القرآن، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (725) طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به. وأخرجه البيهقي في السنن 2/395 من طريق ابن نمير عن الأعمش، به. وأخرجه عبد الرزاق (67 والطيالسي 2/4، وابن أبي شيبة 10/478، وأحمد 1/417 و423 و429 و438 و463، والبخاري (5032) في فضائل القرآن: باب است القرآن وتعاهده، و (5039) باب نسيان القرآن، ومسلم (790) (228)، والترمذي (2942) في القراءات: باب ومن سورة الحج، والن 2/154، 155 في الافتتاح: باب جامع ما جاء في القرآن، وفي عمل اليوم والليلة برقم (726) و (727) و (728)، والدارمي 2/308 و والبيهقي في السنن 2/395، والبغوي في شرح السنة (1222)، من طرق عن منصور، عن أبي وائل شقيق بن سلمة، به. وأخرجه عبد ا (5969) ومن طريقه أحمد 1/449 عن ابن جريج، ومسلم (790) (230) من طريق محمد بن بكر، عن ابن جريج، والنسائي في عمل والليلة (724)، وابن أبي عاصم في السنة (422) من طريق محمد بن جحادة، كلاهما عن عبدة بن أبي لبابة، عن أبي وائل، به. وأخرج الرزاق (5968) عن معمر، وأحمد 1/463 عن عفان، عن حماد ابن زيد، كلاهما عن عاصم بن بهدلة، عن أبي وائل، به. وأخرجه ا 1/553

لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ: نَسِيتُ ايَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ . (1: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الِاسْتِطَاعَةَ مَعَ الْفِعْلِ لَا قَبْلَهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو یاد کرتے رہو' کیونکہ یہ آدمی کے سینے سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے جانور اپنی رسی چھڑا کر نکلتا ہے اور کسی شخص کا یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں' فلاں آیت کو بھول گیا ہوں' بلکہ وہ اسے بھلا دی گئی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے' استطاعت فعل کے ہمراہ ہوگی اس سے پہلے نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوَاظِبَ عَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بِصَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ

باقاعدگی کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنے والے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بندھے ہوئے اونٹ سے تشبیہ دینا

764 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَصَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا، وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کا علم حاصل کرنے والے کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی مانند ہے اگر وہ اس کا دھیان رکھے گا' تو اسے روک کے رکھے گا اور اگر چھوڑ دے گا' تو وہ چلا جائے گا''۔

764- إسناده صحيح، وأحمد بن أبي بكر: هو أبو مصعب الزهري العوفي قاضي المدينة، وأحد شيوخ أهلها، لازم مالكًا وروى عنه موطأه، وفي روايته للموطأ زيادة نحو مئة حديث على سائر الروايات الأخر، ومن طريقه أخرجه البغوي في شرح السنة (1221). والحديث في الموطأ 1/202 برواية يحيى بن يحيى وهي المطبوعة المتداولة، وص 135 برواية القعنبي، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64 و112، والبخاري (5031) في فضائل القرآن: باب استذكار القرآن وتعاهده، ومسلم (789) (226) في صلاة المسافرين: باب الأمر بتعهد القرآن، والنسائي 2/154 في الافتتاح: باب جامع ما جاء في القرآن، والبيهقي في السنن 2/395. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/500 و10/476، وأحمد 2/17 و23 و30، ومسلم (789) (227) من طرق عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق (5971) و(6032) عن معمر، عن أيوب، عن نافع، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه مسلم (789) (227)، وابن ماجه (3783) في الأدب: باب ثواب القرآن. وأخرجه مسلم (789) (227) من طريق موسى بن عقبة، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق (2/59) عن معمر، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر.

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوَاظِبَ عَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالْمُقَصِّرَ فِيهَا بِالْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ

باقاعدگی سے قرآن کی تلاوت کرنے والے شخص اوراس میں کوتاہی کرنے والے شخص کو نبی اکرم ﷺ کا بندھے ہوئے اونٹوں سے مثال دینا

765 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مَثَلَ صَاحِبِ الْقُرْآنِ مَثَلُ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا عَقَلَهَا، وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ .(28:3)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کے عالم (یا حافظ) کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی طرح ہے اگر وہ اس کا خیال رکھے گا تو اسے روک کے رکھے گا۔ اگر چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اٰخِرَ مَنْزِلَةِ الْقَارِءِ فِي الْجَنَّةِ تَكُونُ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کا بیان کہ قرأت کرنے والے شخص کی جنت میں آخری منزل وہاں ہوگی جہاں وہ آخری آیت آئے گی جس کی وہ دنیا میں تلاوت کرتا تھا

766 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اقْرَاْ (وَارْقَ) وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي دَارِ الدُّنْيَا، فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ كُنْتَ تَقْرَؤُهَا .(2:1)

765- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

766- إسناده حسن، وابن مهدى: هو عبد الرحمن، وعاصم: هو ابن بهدلة، وهو ابن أبى النجود، وزر: هو ابن حبيش . وأخرجه أحمد 2/192، والترمذى (2914) فى فضائل القرآن، من طريق عبد الرحمن بن مهدى، بهذا الإسناد . وأخرجه ابنُ أبى شيبة 10/498، وأبو داوُد (1464) فى الصلاة: باب استحباب الترتيل فى القراءة، والترمذى (2914) فى فضائل القرآن، والبيهقى فى السنن 2/53، والبغوى فى شرح السنة (1178) من طرق عن سفيان الثورى به . وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/552-553 ووافقه الذهبى . وأخرجه ابن أبى شيبة 10/498 عن أبى أسامة، عن زائدة، عن عاصم، به.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کے حافظ سے قیامت کے دن یہ کہا جائے گا: تم تلاوت کرنا شروع کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو اور تم اسی طرح ٹھہر' ٹھہر کر تلاوت کرو جس طرح تم دنیا میں ٹھہر' ٹھہر کر تلاوت کرتے تھے' تمہارا مقام اس آخری آیت کے پاس ہوگا' جس کی تم تلاوت کرو گے''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ بِكَوْنِهِ مَعَ السَّفَرَةِ وَعَلٰى مَنْ يَّصْعُبُ عَلَيْهِ قِرَاءَ تُهٗ بِتَضْعِيفِ الْاَجْرِ لَهٗ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ماہر کو جو فضیلت عطا کی ہے' اس کا تذکرہ' وہ سفرۃ (یعنی فرشتوں) کے ساتھ ہوگا اور جس شخص کے لئے قرآن کی تلاوت کرنا مشکل ہو' اسے دگنا اجر ملے گا

767 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ، مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهٗ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهٗ اَجْرَانِ . (1: 2)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور مہارت کے ساتھ اس کی تلاوت کرتا ہے' تو وہ معزز نیک (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے مشکل کا سامنا کرتا ہے اس کے لئے دوگنا اجر ہے''۔

ذِكْرُ حُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ بِالْقَوْمِ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ فِيْمَا بَيْنَهُمْ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرَّحْمَةَ تَشْمَلُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

767- إسناده صحيح، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/490 ومن طريقه مسلم (798) في صلاة المسافرين: باب فضل الماهر بالقرآن والذي يتتعتع فيه، وأخرجه أحمد 6/192، كلاهما (ابن أبي شيبة وأحمد) عن وكيع، به . وأخرجه الطيالسي 2/2، 3، وأحمد 6/48 و239، وأبو داؤد (1454) في الصلاة: باب في ثواب قراءة القرآن، والترمذي (2904) في فضائل القرآن: باب ما جاء في فضل قارىء القرآن، والدارمي 2/444 في فضائل القرآن: باب فضل من يقرأ القرآن ويشتد عليه، والبغوي (1174)، من طرق عن هشام الدستوائي، به. وأخرجه أحمد 6/94 و98 و110 و170 و266، والبخاري (4937) في التفسير: باب سورة عبس، ومسلم (798) في صلاة المسافرين، وأبو داؤد (1454)، والترمذي (2904)، وابن ماجه (3779) في الأدب: باب ثواب القرآن، والدارمي 2/444، والبغوي (1173)، والبيهقي في السنن 2/395، من طرق عن قتادة، به

فرشتوں کا ان لوگوں کو ڈھانپ لینے کا تذکرہ' جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں

اور مزید یہ کہ اس وقت میں رحمت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔

768 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيّ اَبُوْ عَمْرٍو بِنَسَا، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ مِّنْ مَّسَاجِدِ اللّٰهِ، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ اَبْطَاَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ . (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں' تو ان لوگوں پر سکینت نازل ہوتی ہے رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود (فرشتوں کے سامنے) ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کا عمل اسے سست کردے اس کا نسب اسے تیز نہیں کرسکتا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْمَرْءِ الْقُرْآنَ

آدمی کے قرآن کی تلاوت کرنے کے وقت سکینت نازل ہونے کے اثبات کا تذکرہ

769 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

768- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/252 و407، ومسلم (2699) في الذكر والدعاء: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، وأبو داؤد (1455) في الصلاة: باب في ثواب قراء ة القرآن، والترمذي (2945) في القراء ات، وابن ماجه (225) في المقدمة: باب فضل العلماء، من طريقين عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/447، ومسلم (2700) من طريقين دون قوله: "وَمَنْ اَبْطَاَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ به نسبه".

769- إسناده صحيح، وأخرجه الطيالسي 2/3، وأحمد 4/281 و284، والبخاري (3614) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (795) (241) في صلاة المسافرين: باب نزول السكينة لقراء ة القرآن، والترمذي (2885) في فضائل القرآن: باب ما جاء في فضل سورة الكهف، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 4/293 و298، والبخاري (4839) في التفسير: باب (هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ)، و (5011) في فضائل القرآن: باب فضل الكهف، ومسلم (795) (240)، والبغوي (1206) من طرق عن أبي إسحاق، به. قوله: إن رجلًا كان يقرأ، قيل: هو أسيد بن حضير، كما في حديثه نفسه عند البخاري برقم (5018) باب نزول السكينة والملائكة عند قراء ة القرآن، وسيورده المؤلف هنا برقم (779).

(متن حدیث): اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَاُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَدَابَّتُهُ مُوثَقَةٌ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، تَرَى مِثْلَ الضَّبَابَةِ اَوِ الْغَمَامَةِ قَدْ غَشِيَتْهُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اقْرَاْ يَا فُلَانُ، تِلْكَ السَّكِينَةُ اُنْزِلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ، اَوْ لِلْقُرْآنِ . (1: 2)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص سورۃ کہف کی تلاوت کر رہا تھا۔ اس کا جانور بندھا ہوا تھا۔ اس جانور نے اچھلنا شروع کر دیا۔ اس شخص نے ایک بادل دیکھا جس نے اسے ڈھانپ لیا تھا وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے فلاں! تم تلاوت کرتے رہتے یہ سکینت تھی جو قرآن کے پاس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) قرآن کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی''۔

ذِكْرُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْفَاجِرِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ

مومن اور فاجر کی مثال کا تذکرہ' جب وہ دونوں تلاوت کرتے ہوں

770 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ، وَلَا رِيحَ لَهَا . (1: 2)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ مومن جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے' جس کا ذائقہ بھی میٹھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی پاکیزہ ہوتی ہے اور وہ مومن جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اس کی مثال کھجور کی طرح ہے' جس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے' لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور وہ فاجر (یعنی منافق یا کافر) شخص جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ریحانہ کی مانند ہے' جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے' لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور وہ فاجر (یعنی کافر یا منافق) شخص جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اس کی مثال حنظلہ کی مانند ہے' جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی''۔

770- إسناده صحيح، وأخرجه الطيالسي 2/2، وابن أبي شيبة 10/529، 530، وأحمد 4/403، 404، والبخاري (5020) في فضائل القرآن: باب فضل القرآن على سائر الكلام، و (7560) في التوحيد: باب قراءة الفاجر والمنافق، ومسلم (797) في صلاة المسافرين: باب فضيلة حافظ القرآن، من طريق همام، به . وأخرجه عبد الرزاق (20933) ، وأحمد 4/408، والبخاري (5059) في فضائل القرآن: باب إثم من راء ى بقراء ة القرآن أو تأكل به، و (5427) في الأطعمة: باب ذكر الطعام، ومسلم (797) ، وأبو داوٗد (4830) في الأدب: باب من يؤمر أن يجالس، والترمذي (2865) في الأمثال: باب ما جاء في مثل المؤمن القارىء للقرآن وغير القارىء ، والنسائي 8/124، 125 في الإيمان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُؤْمِنِ، وَالْفَاجِرِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ

ان روایات کا تذکرہ جن میں مومن اور فاجر کی صفت بیان کی گئی ہے' جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوں

771 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ، أَوِ الْفَاجِرِ، الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ، أَوِ الْفَاجِرِ، الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا. (3: 82)

❀❀ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ مومن جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے' اس کی مثال ناشپاتی کی مانند ہے' جس کا ذائقہ بھی میٹھا ہوتا ہے اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور وہ مومن جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اس کی مثال کھجور کی مانند ہے' جس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے' لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔

اور جو منافق (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فاجر شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ریحانہ نامی پھل کی طرح ہے' جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہیں' لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) فاجر شخص قرآن کی تلاوت نہیں کرتا ہے۔ اس کی مثال حنظلہ کی مانند ہے' جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْقُرْآنَ يَرْتَفِعُ بِهِ أَقْوَامٌ وَيَتَّضِعُ بِهِ آخَرُونَ عَلَى حَسَبِ نِيَّاتِهِمْ فِي قِرَاءَتِهِمْ

اس بات کا بیان کہ قرآن کی وجہ سے کچھ لوگ بلندی حاصل کرتے ہیں اور کچھ لوگ پستی میں چلے جاتے ہیں' اس کی وجہ تلاوت کرتے ہوئے ان کی نیتوں (کا فرق ہے)

772 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

772- إسناده صحيح، وأخرجه النسائي 8/124 في الإيمان: باب مثل الذى يقرأ القرآن من مؤمن ومنافق، عن عمرو بن علي، عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 4/397 عن روح، عن سعيد بن أبي عروبة، به. وأخرجه أبو داوٗد (4829) من طريق مسلم بن إبراهيم، عن أبان، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ولم يذكر أبا موسى . وانظر ما قبله. (2) ابن أبي السرى، وهو محمد بن المتوكل صدوق، إلا أنه سيىء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. ومتن الحديث صحيح. أخرجه أحمد 1/35 من طريق عبد الرزاق، به. وأخرجه مسلم (817) في صلاة المسافرين: باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وابن ماجة (218) في المقدمة: باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، والدارمي 2/443 في فضائل القرآن: باب إن الله يرفع بهذا القرآن أقوامًا، والبغوى برقم (1184) ، من طريقين عن الزهري، به.

الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ تَلَقَّى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِلٰى عُسْفَانَ وَكَانَ نَافِعٌ عَامِلًا لِعُمَرَ عَلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِيْ؟ يَعْنِيْ اَهْلَ مَكَّةَ، قَالَ: ابْنَ اَبْزَى، قَالَ: وَمَنِ ابْنُ اَبْزَى؟، قَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي، قَالَ عُمَرُ: اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى؟، فَقَالَ لَهُ: اِنَّهُ قَارِءٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْفَعُ بِهٰذَا الْقُرْآنِ اَقْوَامًا، وَيَضَعُ بِهِ اٰخَرِيْنَ . (2:1)

ابو طفیل بیان کرتے ہیں: نافع بن عبد حارث کی ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ''عسفان'' کے مقام پر ہوئی۔ نافع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کے گورنر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے اپنے پیچھے کس کو مکہ میں اپنا نائب مقرر کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ابن ابزیٰ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ ابن ابزیٰ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: ایک آزاد کردہ غلام ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان لوگوں پر اپنا ایک آزاد کردہ غلام نائب بنادیا ہے، تو نافع نے ان سے گزارش کی کہ وہ اللہ کی کتاب کا عالم ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے نبی نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے کچھ لوگوں کو سربلندی عطا فرمائے گا اور کچھ دوسرے لوگوں کو پستی عطا کرے گا''۔

ذِكْرُ مَا اَمَرَ غَيْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بِقِرَاءَتِهِ ابْتِدَاءً

اس بات کا تذکرہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے شخص کو ابتداء میں تلاوت کا حکم دیا گیا

773 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، اَنَّ عَيَّاشَ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرِئْنِي الْقُرْآنَ، قَالَ: اقْرَاْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الر ، قَالَ الرَّجُلُ: كَبُرَ سِنِّي، وَثَقُلَ لِسَانِي، وَغَلُظَ قَلْبِيْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حم ، فَقَالَ الرَّجُلُ مِثْلَ ذٰلِكَ : وَلٰكِنْ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُوْرَةً جَامِعَةً، فَاَقْرَاَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ) (الزلزلۃ:1) حَتّٰى بَلَغَ: (مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ) (الزلزلۃ: 7-8) ، قَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا اُبَالِيْ اَنْ لَا اَزِيْدَ عَلَيْهَا حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ، وَلٰكِنْ اَخْبِرْنِيْ بِمَا عَلَيَّ مِنَ الْعَمَلِ اَعْمَلُ مَا اَطَقْتُ الْعَمَلَ، قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَاَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ، وَمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے قرآن پڑھنا سکھایئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ''الر'' سے شروع ہونے والی تین سورتوں کی تلاوت سیکھ لو اس شخص نے عرض کی: میری عمر زیادہ ہوگئی ہے۔ زبان وزنی ہوگئی ہے دل سخت ہوگیا ہے (یعنی حافظہ کمزور ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

"حٰم" سے شروع ہونے والی تین سورتیں سیکھ لو اس شخص نے اسی کی مانند کلمات کہے اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایک جامع سورۃ پڑھنا سکھا دیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے سورۃ زلزال پڑھنا سکھا دی' یہاں تک کہ جب آپ اس آیت پر پہنچے: "جو شخص ذرّے کے وزن جتنی بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو شخص ذرّے کے وزن جتنی برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا"۔

اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میں اس بات کی پروا نہیں کروں گا کہ میں اس کے علاوہ مزید بھی کچھ سیکھوں' یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔ آپ مجھے یہ بتا دیجئے مجھ پر کون سا عمل کرنا لازم ہے میں وہ عمل کروں گا' جس کی میں طاقت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں پڑھنا' رمضان کے روزے رکھنا بیت اللہ کا حج کرنا اور تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو' نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ اَفْضَلِ الْقُرْآنِ

اس بات کا بیان کہ سورہ فاتحہ' قرآن کی (سب سے زیادہ) فضیلت والی سورت ہے

774 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اٰدَمَ غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْمَعْنِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَنَزَلَ، فَمَشٰى رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِلٰى جَانِبِهٖ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ الْقُرْآنِ ؟، قَالَ: فَتَلَا عَلَيْهِ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2). (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ الْقُرْآنِ، اَرَادَ بِهٖ: بِاَفْضَلِ الْقُرْآنِ لَكَ، لَا اَنَّ بَعْضَ الْقُرْآنِ يَكُوْنُ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ، لِاَنَّ كَلَامَ اللّٰهِ يَسْتَحِيْلُ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ تَفَاوُتُ التَّفَاضُلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے۔ آپ سواری سے نیچے اترے آپ کے صاحب میں سے ایک صحاب آپ کے پیچھے کی طرف گئے نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا:

"کیا میں تمہیں قرآن کے سب سے افضل حصے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ تلاوت کی۔ "الحمد للہ رب العلمین"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "کیا میں تمہیں قرآن کے افضل کے بارے میں نہ بتاؤں" اس سے آپ کی مراد یہ ہے: (جسے پڑھنا) تمہارے لیے افضل ہے' ایسا نہیں ہے' قرآن کا ایک حصہ دوسرے سے افضل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے بارے میں یہ بات ناممکن ہے' اس میں "تفاضل" ہو (یعنی کسی ایک حصے کو دوسرے پر فضیلت ہو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنَ الْقَارِءِ وَبَيْنَ رَبِّهٖ

اس بات کا بیان کہ سورت فاتحہ' قرأت کرنے والے شخص اور پروردگار کے درمیان تقسیم کی گئی ہے

775 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، وَعِدَّةٌ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا

اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَا فِى التَّوْرَاةِ، وَلَا فِى الْاِنْجِيْلِ، مِثْلُ اُمِّ الْقُرْآنِ، وَهِىَ السَّبْعُ الْمَثَانِىْ، وَهِىَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَبْدِىْ، وَلِعَبْدِىْ مَا سَاَلَ (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنٰى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ مَا فِى التَّوْرَاةِ، وَلَا فِى الْاِنْجِيْلِ، مِثْلُ اُمِّ الْقُرْآنِ، اَنَّ اللّٰهَ لَا يُعْطِىْ لِقَارِءِ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ مِنَ الثَّوَابِ مَا يُعْطِىْ لِقَارِءِ اُمِّ الْقُرْآنِ، اِذِ اللّٰهُ بِفَضْلِهٖ فَضَّلَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ عَلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْاُمَمِ، وَاَعْطَاهَا الْفَضْلَ عَلٰى قِرَاءَةِ كَلَامِ اللّٰهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطٰى غَيْرَهَا مِنَ الْفَضْلِ عَلٰى قِرَاءَةِ كَلَامِهٖ، وَهُوَ فَضْلٌ مِنْهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَعَدْلٌ مِنْهُ عَلٰى غَيْرِهَا.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' تورات میں اور انجیل میں ام القرآن (یعنی سورہ فاتحہ کی) مانند اور کوئی سورت نہیں ہے یہی سبع مثانی ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہوئی ہیں اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اسے ملے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''تورات اور انجیل میں ام القرآن'' (یعنی سورہ فاتحہ) کی مانند کوئی چیز نہیں ہے'' اس کا مطلب یہ ہے' تورات اور انجیل کی تلاوت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اتنا اجر عطا نہیں کرتا۔ جتنا سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے والے کو عطا کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت' اس امت کو باقی تمام امتوں پر فضیلت عطا کی ہے اور اس (امت کو) اللہ تعالیٰ کے کلام کی تلاوت کرنے پر اس سے زیادہ فضیلت عطا کی ہے' جو دوسری (امتوں کو ان پر نازل ہونے والے) اللہ تعالیٰ کے کلام کی تلاوت پر عطا کی تھی اور یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور دوسری امتوں کے لئے یہ اس کا عدل ہے۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ رَبِّهٖ

سورہ فاتحہ کی بندے اور اس کے پروردگار کے مابین تقسیم کی کیفیت کا تذکرہ

776 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَوْدُوْدٍ اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الْحِمْصِىُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

775- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زيادات المسند 5/114 عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الله بن أحمد أيضًا 5/114 عن محمد بن عبد الله بن نمير وأبي معمر، كلاهما عن أبي أسامة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (500) عن محمد بن معمر بن ربعي القيسي، وبرقم (501) عن حوثرة بن محمد. وصححه الحاكم 1/557 على شرط مسلم. وأخرجه الترمذي (3125) في تفسير القرآن: باب ومن سورة الحجر، والنسائي 2/139 في الافتتاح: باب تأويل قول الله عز وجل: (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ) من طريق الفضل بن موسى، عن عبد الحميد بن جعفر، به.

(متن حدیث):مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ.

قَالَ: ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ، قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِيْ ثُمَّ، قَالَ: يَا فَارِسِيُّ، اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: قُسِمَتِ الصَّلَاةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبَادِيْ نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَنِصْفُهَا لِي، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ، اِذَا، قَالَ الْعَبْدُ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2) ، قَالَ اللّٰهُ: حَمِدَنِيْ عَبْدِي، وَاِذَا، قَالَ: (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، وَاِذَا قَالَ: (مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ) ، قَالَ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِي، وَهٰذِهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِي، يَقُوْلُ: (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) (الفاتحة: 5) ، وَمَا بَقِيَ فَلِعَبْدِي، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ، (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) (الفاتحة: 7) ، فَهٰذَا لِعَبْدِي، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ . (1: 2)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْمُغِيْرَةِ: عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ الْخَوْلَانِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا کرتا ہے اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا' تو وہ نماز ناقص ہوتی ہے وہ ناقص ہوتی ہے وہ مکمل نہیں ہوتی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرے بازو پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے فارسی! تم دل میں اسے پڑھ لیا کرو' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (یعنی سورۃ فاتحہ کی تلاوت کو) اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کرلیا ہے' اس کا نصف حصہ میرے بندے کے لئے ہے اور نصف حصہ میرے لئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا' جب بندہ الحمد للّٰہ رب العلمین پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی' جب بندہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی' جب بندہ ملک یوم الدین پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا

776-وأخرجه أحمد 2/241 و457 و478، ومسلم (395) (38) في الصلاة: باب وجوب قراء ة الفاتحة في كل ركعة، والترمذي (2953) في تفسير القرآن: باب ومن سورة فاتحة الكتاب، وابن ماجة (3784) في الأدب: باب ثواب القرآن، من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، به. وصححه ابن خزيمة (490) بنحوه. وأخرجه مسلم (395) (41) ، والترمذي (2953) من طريق أبي أويس، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه وأبي السائب مولى هشام بن زهرة وكانا جليسين لأبي هريرة، عن أبي هريرة، به. وأخرجه مالك 1/84 في الصلاة: باب القراء ة خلف الإمام فيما لا يجهر فيه بالقراء ة، ومن طريقه: عبد الرزاق (2768) ، وأحمد 2/460، ومسلم (395) (39) ، وأبو داوُد (821) في الصلاة: باب من ترك القراء ة في صلاته بفاتحة الكتاب، والنسائي 2/135، 136 في الافتتاح: باب ترك قراء ة بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم في فاتحة الكتاب، والبغوي (578) ، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبي السائب، عن أبي هريرة، به، وصححه ابن خزيمة (502) . وأخرجه عبد الرزاق (2767) ، ومن طريقه: أحمد 2/285، ومسلم (395) (40) ، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/360، ومن طريقه ابن ماجة (838) في إقامة الصلاة: باب القراء ة خلف الإمام، وأخرجه أحمد 2/250 و487، كلهم من طريق ابن جريج، عن العلاء، عن أبي السائب، عن أبي هريرة، وصححه ابن خزيمة (489) .

ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور یہ (یہ بعد والی آیت) میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے وہ کہتا ہے۔

"ایاك نعبد و ایاك نستعین"

اور اس کے بعد والا باقی حصہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا وہ یہ پڑھتا ہے:

"تو صراط مستقیم کی طرف ہمیں ہدایت دے ان لوگوں کے راستے کی طرف جن پر تو نے اپنا انعام کیا ہے' نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی طرف جن پر غضب نازل کیا گیا اور جو گمراہ ہوئے"۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) 'تو یہ چیز میرے بندے کو ملے گی اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومغیرہ نامی راوی کا نام عبدالقدوس بن حجاج خولانی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ هِيَ اَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّتِيْ اُوتِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا بیان کہ سورہ فاتحہ قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے اور یہی وہ "سبع مثانی" ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے

777 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى، قَالَ:

كُنْتُ اُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ اُجِبْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ، فَقَالَ: اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: (اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ) (الانفال: 24) ؟ ثُمَّ، قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الَّذِيْ اُوتِيتُهُ. (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ، اَرَادَ بِهِ فِي الْاَجْرِ، لَا اَنَّ بَعْضَ الْقُرْآنِ اَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ.

وَاَبُوْ سَعِيدِ بْنُ الْمُعَلّٰى اِسْمُهُ: رَافِعُ بْنُ الْمُعَلّٰى بْنِ لَوْذَانَ بْنِ حَارِثَةَ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ.

ابوسعید بن معلی بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی میں آپ کی طرف نہیں گیا (جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا) تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

777- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (4474) في التفسير: باب ما جاء في فاتحة الكتاب، عن مُسَدَّد، به. وأخرجه أحمد 4/211، والبخاري (5006) في فضائل القرآن: باب فضل فاتحة الكتاب، عن علي بن عبد الله، كلاهما عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه الطيالسي 2/9، وأحمد 3/450، والبخاري (4647) في التفسير: باب (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ...) و (4703)

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''جب اللہ اور اس کا رسول تم کو بلائیں' تو تم ان کی طرف جاؤ''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی سورۃ کی تعلیم نہ دوں جو قرآن میں موجود سب سے عظیم سورت ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: الحمد لله رب العلمين یہی سبع مثانی ہے اور وہ قرآن ہے' جو مجھے دیا گیا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''یہ سب سے عظیم سورت ہے'' اس سے مراد اجر کے اعتبار سے (سب سے عظیم ہونا) ہے۔ ایسا نہیں ہے' قرآن کا ایک حصہ دوسرے سے افضل ہو۔

حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ کا نام رافع بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ ہے۔ ان کا انتقال **74** ہجری میں ہوا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَارِئَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ يُعْطَى مَا يَسْأَلُ فِي قِرَاءَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے والا شخص اور سورہ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کرنے والا شخص اپنی تلاوت کے دوران جو مانگتا ہے وہ اسے دیا جائے گا

778 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ وَقَالَ: لَقَدْ فُتِحَ بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ، فَاَتَاهُ مَلَكٌ، فَقَالَ لَهُ: اَبْشِرْ بِسُورَتَيْنِ اُوتِيتَهُمَا لَمْ يُعْطَهُمَا نَبِيٌّ كَانَ قَبْلَكَ: فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَاَ مِنْهَا حَرْفًا اِلَّا اُعْطِيتَهُ . (2:1)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''ایک مرتبہ جبرائیل نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ اسی دوران انہوں نے اوپر سے (آسمان کا دروازہ) کھلنے کی آواز سنی انہوں نے سر اٹھایا اور بولے: آج آسمان کا ایسا دروازہ کھلا ہے' جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا پھر ایک فرشتہ ان کے پاس آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ کو دو ایسی سورتوں کی خوشخبری قبول ہو' جو آپ سے پہلے کسی اور نبی کو نہیں دی گئی ہیں' وہ سورہ فاتحہ اور سورہ البقرہ کی آخری آیات ہیں۔ آپ ان کا جو بھی حرف تلاوت کریں گے آپ کو وہ چیز مل جائے گی''۔

778- إسناده حسن، معاوية بن هشام - وإن خرج له مسلم - فيه كلام ينزل فيه عن رتبة الصحة، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات وصححه الحاكم في المستدرك 1/558-559 من طريق أحمد بن خازم، وأخرجه مسلم (806) في صلاة المسافرين: باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة، والنسائي 2/138 في الافتتاح: باب فضل فاتحة الكتاب، وفي عمل اليوم والليلة برقم (722)، والطبراني في الكبير (12255)، والبغوي (1200)، من طرق عن أبي الأحوص، عن عمار بن رُزَيق، بهذا الإسناد، وفيه عندهم أبشر بنورين بدل بسورتين.

ذِكْرُ نُزُوْلِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورہ بقرہ کی تلاوت کے وقت فرشتے نازل ہونے کا تذکرہ

779 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَيْنَمَا اَنَا اَقْرَاُ اللَّيْلَةَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ اِذْ سَمِعْتُ وَجْبَةً مِنْ خَلْفِي، فَظَنَنْتُ اَنَّ فَرَسِيْ انْطَلَقَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ يَا اَبَا عَتِيْكٍ، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا مِثْلُ الْمِصْبَاحِ مُدَلًّى بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اقْرَاْ يَا اَبَا عَتِيْكٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا اسْتَطَعْتُ اَنْ اَمْضِيَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ نَزَلَتْ لِقِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَاَيْتَ الْعَجَائِبَ . (2:1)

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! گزشتہ رات میں سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا۔ اسی دوران میں نے اپنے پیچھے ایک آہٹ سنی مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید میرا گھوڑا چلا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابواسید! تم تلاوت کرتے رہو میں نے توجہ کی' تو وہاں کچھ چراغ نظر آئے' جو آسمان وزمین کے درمیان موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعتیک! تم تلاوت کرتے ہو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اب تلاوت جاری نہیں رکھ سکتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فرشتے تھے جو سورہ بقرہ کی تلاوت کی وجہ سے نازل ہوئے تھے' اگر تم تلاوت جاری رکھتے' تو اور بھی حیران کن چیزیں دیکھتے۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ مِنَ الْقُرْآنِ بِالسَّنَامِ مِنَ الْبَعِيْرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کی سورہ بقرہ کی تلاوت کو اونٹ کی کوہان سے تشبیہ دینا

780 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَهْمٍ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَاَهَا فِيْ بَيْتِهِ لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَ لَيَالٍ، وَمَنْ قَرَاَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ . (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَرَادَ بِهِ مَرَدَةَ الشَّيَاطِيْنِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کی ایک چوٹی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۂ بقرہ ہے' جو شخص رات کے وقت اس کی تلاوت کر لیتا ہے' شیطان تین راتوں تک اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا اور جو شخص دن کے وقت اس کی تلاوت کر لیتا ہے' شیطان تین دن تک اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''شیطان تین دن تک اس گھر میں داخل نہیں ہوتا'' اس سے مراد سرکش شیاطین ہیں۔ دوسرے شیاطین مراد نہیں ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ تَكْفِيَانِ لِمَنْ قَرَاَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سورہ بقرہ کی آخری دو آیات اس شخص کے لئے کافی ہوتی ہیں جو ان کی تلاوت کرتا ہے

781 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: لَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ فِي الطَّوَافِ فَسَاَلْتُهُ عَنْهُ، فَحَدَّثَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَرَاَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ . (1: 2)

✿✿ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: طواف کے دوران میری ملاقات حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کر لے' تو یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اٰخِرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ اِذَا قُرِءَ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ اَمِنَ اَهْلُ الدَّارِ دُخُوْلَ الشَّيْطَانِ عَلَيْهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سورہ بقرہ کا آخری حصہ جب کسی گھر میں تین دن میں پڑھا جاتا ہے تو اس گھر کے افراد اپنے ہاں شیطان کے داخل ہونے سے محفوظ ہو جاتے ہیں

781– إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 4/122، والبخاري (5009) في فضائل القرآن: باب فضل سورة البقرة، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (718)، والبغوي في شرح السنة (1199)، من طرق عن سفيان، به. وأخرجه البخاري (5051) في فضائل القرآن: باب في كم يقرأ القرآن، من طريق سفيان أيضًا به، لكن فيه: عن عبد الرحمٰن بن يزيد أخبره علقمة عن أبي مسعود، ولقيته وهو يطوف بالبيت. وأخرجه الطيالسي 2/10، وأحمد 4/121، ومسلم (807) (255) في صلاة المسافرين: باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة، وأبو داوُد (1397) في الصلاة: باب تحزيب القرآن، والترمذي (2881) في فضائل القرآن: باب ما جاء في آخر سورة البقرة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (719)، وابن ماجة (1369) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يرجى أن يكفي من قيام الليل، والدارمي 1/349 في الصلاة: باب مَنْ قَرَاَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، و2/450 في فضائل القرآن: باب فضل أول سورة البقرة وآية الكرسي، من طرق عن منصور، به.

782 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْاٰيَتَانِ خُتِمَ بِهِمَا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ لَا تُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ . (1: 2)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ دو آیات' جہاں سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے' وہ جس بھی گھر میں تین دن تک تلاوت کی جائیں' تو شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا''۔

ذِكْرُ فِرَارِ الشَّيْطَانِ مِنَ الْبَيْتِ اِذَا قُرِءَ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

شیطان کے اس گھر سے فرار ہونے کا تذکرہ' جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے

783 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَتَّخِذُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، صَلُّوْا فِيْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ يَسْمَعُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَاُ فِيْهِ (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ تم وہاں نماز ادا کیا کرو' کیونکہ شیطان ایسے گھر سے دور بھاگتا ہے' جس گھر میں وہ سورہ بقرہ کی تلاوت کو سنتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِحْتِرَازِ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ بِقِرَاءَةِ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ

شیاطین کا آیت الکرسی کی تلاوت سے احتراز کرنے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بچائے

784 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ،

782- إسناده صحيح، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد بن عمرو أو عامر الجرمي البصري. وأخرجه أحمد 4/274، والترمذي (2882) في فضائل القرآن: باب ما جاء في آخر سورة البقرة، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (967)، والدارمي 2/449، والبغوي في شرح السنة برقم (1201)، من طرق عن حماد بن سلمة، به، وصححه الحاكم 1/562 و2/260، ووافقه الذهبي. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم (966) من طريق ريحان بن سعيد، عن عباد بن منصور، عن أيوب السختياني، عن أبي قلابة، عن أبي صالح الحارثي، عن النعمان بن بشير. وأخرجه الطبراني في الكبير (7146) من طريق عبد الله بن أحمد، عن هدبة بن خالد، عن حماد بن سلمة، عن أشعث بن عبد الرحمٰن.

(متن حدیث):اَنَّهُ كَانَ لَهُمْ جَرِيْنٌ فِيهِ تَمْرٌ، وَكَانَ مِمَّا يَتَعَاهَدُهُ فَيَجِدُهُ يَنْقُصُ، فَحَرَسَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِدَابَّةٍ كَهَيْئَةِ الْغُلَامِ الْمُحْتَلِمِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: مَا اَنْتَ، جِنٌّ اَمْ اِنْسٌ؟، فَقَالَ: جِنٌّ، فَقُلْتُ: نَاوِلْنِي يَدَكَ، فَإِذَا يَدُ كَلْبٍ وَشَعْرُ كَلْبٍ، فَقُلْتُ: هٰكَذَا خُلِقَ الْجِنُّ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنُّ اَنَّهُ مَا فِيهِمْ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنِّي، فَقُلْتُ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّكَ رَجُلٌ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُصِيبَ مِنْ طَعَامِكَ، قُلْتُ: فَمَا الَّذِي يَحْرِزُنَا مِنْكُمْ؟، فَقَالَ: هٰذِهِ الْآيَةُ، آيَةُ الْكُرْسِيِّ، قَالَ: فَتَرَكْتُهُ. وَغَدَا اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ الْخَبِيثُ. (1:2)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اسْمُ ابْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هُوَ الطُّفَيْلُ بْنُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے یہ بات بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے ان کا ایک گودام تھا جس میں کھجوریں موجود تھیں۔ وہ اس کا دھیان رکھتے تھے لیکن کھجوریں کم ہوتی جا رہی تھیں۔ ایک رات وہ اس کا پہرہ دے رہے تھے تو وہاں ایک نوجوان لڑکے کی طرح کا جانور آیا۔ حضرت ابی کہتے ہیں: میں نے سلام کیا تو اس نے مجھے سلام کا جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا: تم کون ہو تم جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے کہا: میں جن ہوں میں نے کہا: تم اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ تو اس کا ہاتھ کتے کی مانند تھا۔ اس کے بال کتے کے جیسے تھے میں نے کہا: کیا جنوں کی تخلیق اس طرح ہوئی ہے۔ اس نے کہا: جن یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو مجھ سے زیادہ طاقت ور ہیں میں نے کہا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ایک ایسے شخص ہیں جو صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہیں تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں بھی آپ کے اناج میں سے کچھ حاصل کرلوں۔ میں نے دریافت کیا: تم لوگوں سے کون سی چیز ہمیں محفوظ رکھ سکتی ہے تو اس نے کہا: یہ آیت یعنی آیت الکرسی حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اگلے دن حضرت ابی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس خبیث نے ٹھیک کہا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام طفیل بن ابی بن کعب ہے۔

ذِكْرُ الْاِعْتِصَامِ مِنَ الدَّجَّالِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ بِقِرَاءَةِ عَشْرِ آيَاتٍ مِّنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

دجال سے بچنے کے لئے سورہ کہف کی دس آیات کی تلاوت کرنے کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ہمیں اس (دجال) کے شر سے بچائے

785 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَخْرَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِبَغْدَادَ بَيْنَ السُّوْرَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

785- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/449 . وأخرجه أحمد 5/196 و6/449، ومسلم (809) في صلاة المسافرين: باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي، وأبو داود (4323) في الملاحم: باب خروج الدجال، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (951)، والبغوي في شرح السنة (1204)، من طرق عن قتادة، به، وصححه الحاكم 2/368، ووافقه الذهبي .

الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ قَرَاَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. (2:1)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سورۃ الکہف کی دس آیات کی تلاوت کرلے گا وہ دجال کی آزمائش سے محفوظ رہے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاٰيَ الَّتِيْ يَعْتَصِمُ الْمَرْءُ بِقِرَاءَ تِهَا مِنَ الدَّجَّالِ هِيَ اٰخِرُ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

اس بات کا بیان جن آیات کی تلاوت سے آدمی دجال کے فتنے سے محفوظ رہ سکتا ہے وہ سورہ کہف کی آخری دس آیات ہیں

786 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص سورۃ الکہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کرلے گا وہ دجال کی آزمائش سے محفوظ رہے گا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِكْثَارِ مِنْ قِرَاءَ ةِ سُوْرَةِ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

سورہ ملک کی تلاوت زیادہ کرنے کا حکم ہونا

787 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ: اَحَدَّثَكُمْ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متنِ حدیث): قَالَ: اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُ: (تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ

786- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/446 من طريق محمد بن جعفر، وحجاج عن شعبة، به، وأخرجه مسلم (809) من طريقين عن محمد بن جعفر، عن شعبة، وقال عقبها: وقال همام من أول الكهف كما قال هشام. ينزع في ذلك إلى ترجيح روايتهما على رواية شعبة، وهو الأشبه بالصواب، لا سيما وقد وافقهما سعيد بن أبي عروبة وشيبان بن عبد الرحمٰن. وقد أخرجه الترمذي (2886) من طريق محمد بن جعفر به، ولفظه: من قرأ ثلاث آيات من أول الكهف .... وأخرجه النسائي في الكبرى كما في تحفة الأشراف 8/233 في فضائل القرآن وفي اليوم والليلة عن عمرو بن علي عن غندر، به،

الْمُلْكُ) (الملك: 1)

(متن حدیث):فَاَقَرَّ بِهٖ اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَالَ: نَعَمْ . (1: 80)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا ، اَرَادَ بِهٖ ثَوَابَ قِرَاءَ تِهَا، فَاَطْلَقَ الْاِسْمَ عَلٰى مَا تَوَلَّدَ مِنْهُ وَهُوَ الثَّوَابُ، كَمَا يُطْلَقُ اسْمُ السُّوْرَةِ نَفْسِهَا عَلَيْهِ. وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ اُمَامَةَ اَرَادَ بِهٖ ثَوَابَ الْقُرْآنِ، وَثَوَابَ الْبَقَرَةِ، وَآلِ عِمْرَانَ، اِذِ الْعَرَبُ تُطْلِقُ فِيْ لُغَتِهَا اسْمَ مَا تَوَلَّدَ مِنَ الشَّيْءِ عَلٰى نَفْسِهٖ كَمَا ذَكَرْنَاهُ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک قرآن میں ایک سورۃ ہے' جس کی تیس آیات ہیں۔ یہ سورۃ اپنے حافظ کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے گی' یہاں تک کہ اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔ (وہ سورت یہ ہے) تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ '

تو ابواسامہ نے ان کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا: جی ہاں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ اپنے ساتھی (یعنی باقاعدگی سے پڑھنے والے یا حافظ) کیلئے دعاء مغفرت کرتی ہیں'' اس سے مراد ان کی قرات کا ثواب ہے' تو یہاں اسم کا اطلاق' اس سے حاصل ہونے والے نتیجے پر کیا گیا ہے اور وہ ثواب ہے۔ جس طرح سورت کے اسم کا اطلاق اس کے نفس وجود پر بھی ہوتا ہے۔

اس طرح حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مراد قرآن' سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھنے کا ثواب ہے کیونکہ عرب اپنے محاورے میں (بعض اوقات) کسی اسم کا اطلاق اس سے حاصل ہونے والے نتیجے پر کرتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے یہ ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ ثَوَابِ قِرَاءَ ةِ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ لِمَنْ قَرَاَهٗ

سورہ ملک کی تلاوت کرنے والے شخص کو حاصل ہونے والے ثواب (یعنی اس سورت کا اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ)

788 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):سُوْرَةٌ فِي الْقُرْآنِ، ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً، تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ: تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

(2: 1).

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن میں ایک سورۃ ہے' جس کی تیس آیات ہیں۔ یہ اپنے پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے گی'

یہاں تک کہ اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔ (وہ سورۃ یہ ہے)

تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقِرَاءَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ مَضْجَعَهُ

جو شخص اپنے بستر پر جائے اسے سورہ کافرون کی تلاوت کرنے کا حکم ہونا

789 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَقُوْلُهُ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِیْ، قَالَ: اقْرَاْ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) (الكافرون: 1)

فروہ بن نوفل اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے کہ جب میں بستر پر جایا کروں، تو اسے پڑھ لیا کروں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کا حکم دیا گیا ہے

790 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلْ لَكَ فِیْ رَبِيْبَةٍ يَكْفُلُهَا رَبِيْبٌ ؟، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَسَاَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَرَكْتُهَا عِنْدَ اُمِّهَا، قَالَ: فَمَجِیْءُ مَا جَاءَ بِكَ؟، قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِیْ شَيْئًا اَقُوْلُهُ عِنْدَ مَنَامِیْ، قَالَ: اقْرَاْ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) (الْكَافِرُوْنَ)، (ثُمَّ) نَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا، فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

فروہ بن نوفل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنی سوتیلی بیٹی کو حاصل کرنا چاہتے ہو وہ اپنے سوتیلے باپ کی کفالت میں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ

789- رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 5/456، والترمذی (3403) في الدعوات. وأخرجه النسائی فی عمل اليوم والليلة (802).

790- إسناده صحيح، وأخرجه أبو داؤد (5055) في الأدب: باب ما يقول عند النوم، والنسائی فی عمل اليوم والليلة برقم (801)، وفی الكبرى كما في تحفة الأشراف 9/63، والدارمی 2/459، والحاكم 2/538. وذكره السيوطی فی الدر المنثور 6/405

نے ان سے یہی سوال کیا' تو انہوں نے عرض کی: میں نے اسے اس کی ماں کے پاس چھوڑ دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں آئے ہو۔ اس نے کہا: میں اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جسے میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سورۃ الکفرون کی تلاوت کیا کرو تم اسے مکمل پڑھ کے سویا کرو' کیونکہ یہ شرک سے براءۃ (کا اظہار) ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى قَارِءِ سُورَةِ الْإِخْلَاصِ بِإِعْطَائِهِ أَجْرَ قِرَاءَةِ ثُلُثِ الْقُرْآنِ

اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص کی تلاوت کرنے والے شخص کو جو فضیلت عطا کی ہے اسے ایک تہائی قرآن کا اجر ملتا ہے' اس کا تذکرہ

791 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الْعَابِدُ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ (2:1)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو سورۃ اخلاص بار بار تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ اگلے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا وہ شخص اس سورت کو چھوٹی سمجھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو فرمایا۔

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْعَرَبَ فِي لُغَتِهَا تَنْسِبُ الْفِعْلَ إِلَى الْفِعْلِ نَفْسِهِ كَمَا تَنْسِبُهُ إِلَى الْفَاعِلِ وَالْأَمْرُ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' عرب اپنی لغت میں بعض اوقات فعل کی نسبت فعل کی طرف ہی کر دیتے ہیں جس طرح کبھی وہ فعل کی نسبت فاعل کی طرف کرتے ہیں اور دونوں صورتیں ایک جیسی ہیں

792 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ أَشْرَسَ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُحِبُّ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ. (2:1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں سورۃ اخلاص سے محبت کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس سے محبت کرنا تمہیں' جنت میں داخل کر دے گا؟

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ لِمُحِبِّي سُورَةِ الْاِخْلَاصِ

سورۃ اخلاص سے محبت کرنے والے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت کے اثبات کا تذکرہ

793 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، اَنَّ اَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ، عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ، فَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهِ فِيْ صَلَاتِهِمْ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ صَنَعَ هٰذَا؟ فَسَاَلُوْهُ، فَقَالَ: اَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ

(2 :1) .

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک مہم کا امیر بنا کر روانہ کیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے سورۃ اخلاص پڑھا کرتا تھا وہ لوگ واپس آئے۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس سے دریافت کرو وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ لوگوں نے اس سے دریافت کیا' تو اس نے بتایا مجھے اس سورۃ کی تلاوت کرنا اچھا لگتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے بتادو اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُبَّ الْمَرْءِ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بِالْمُدَاوَمَةِ عَلٰى قِرَاءَتِهَا يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا سورۃ اخلاص سے اس طرح محبت کرنا کہ اس کی باقاعدگی سے تلاوت کرتا رہے' اسے یہ چیز جنت میں داخل کر دیتی ہے

794 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَلْزَمُ قِرَاءَةَ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الإخلاص: 1) فِي الصَّلَاةِ مَعَ كُلِّ سُوْرَةٍ، وَهُوَ يَؤُمُّ بِاَصْحَابِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ، فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّهَا، قَالَ: حُبُّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ .

(2 :1)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص باقاعدگی کے ساتھ نماز میں ہر سورۃ کے ساتھ سورۃ اخلاص کی تلاوت کیا کرتا تھا وہ شخص اپنے ساتھیوں کی امامت بھی کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اس نے عرض

794–وقد علقه البخاري (774) في الأذان: باب الجمع بين السورتين في الركعة، وأخرجه الترمذي (2901) في فضائل القرآن. باب ما جاء في سورة الإخلاص، والبيهقي 2/61 في السنن .

کی: میں اس سورہ سے محبت کرتا ہوں‘ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس سورۃ سے محبت کرنا تمہیں جنت میں داخل کر دے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَارِءَ لَا يَقْرَاُ شَيْئًا اَبْلَغَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ قراءت کرنے والا شخص کوئی ایسی چیز قراءت نہیں کرتا جو سورۃ فلق کے مقابلے میں زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچتی ہو

795 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَسْلَمَ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): تَبِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ رَاكِبٌ، فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى يَدِهٖ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرِئْنِيْ مِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ . (1:2)

✿✿ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھا۔ آپ اس وقت سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے دستِ مبارک پر رکھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے سورۃ ہود اور سورۃ یوسف پڑھنی سکھا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسی کسی چیز کی تلاوت نہیں سیکھو گے‘ جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سورۃ فلق سے زیادہ بلیغ ہو۔ (یا زیادہ مرتبے کی حامل ہو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَارِئَ لَا يَقْرَاُ شَيْئًا يُشْبِهُ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ قراءت کرنے والا شخص کوئی ایسی چیز تلاوت نہیں کرتا‘ جو سورہ فلق اور سورہ ناس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو

796 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ

795– إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 4/159، والنسائي 2/158 في الافتتاح: باب الفضل في قراء ة المعوذتين، و 8/254 في الاستعاذة، والبغوي في شرح السنة (1213)، من طرق عن ليث بن سعد، به. وأخرجه أحمد 4/149 من طريق ليث، به، لكن بزيادة هاشم بين يزيد وأسلم. وأخرجه أحمد 4/155، والدارمي 2/461، 462، من طريق أبي عبد الرحمٰن عبد اللّٰه بن يزيد، عن حيوة وابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وإسناده صحيح، ابن لهيعة متابع. وصححه الحاكم 2/540، ووافقه الذهبي، من طريق يحيى بن أيوب، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وأخرجه الطبراني 17/286 من طريق ليث، عن يزيد، عن أبي الخير، عن عقبة. وأخرجه أحمد 4/144 و150 و152، ومسلم (814) (265) في صلاة المسافرين: باب فضل قراء ة المعوذتين، والترمذي (2902) في فضائل القرآن: باب ما جاء في المعوذتين، والنسائي 8/254 في الاستعاذة، وفي فضائل القرآن في الكبرى كما في تحفة الأشراف 7/315، والدارمي 2/462، والبيهقي في السنن 2/394، من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن حازم، عن عقبة. وأخرجه أحمد 4/149، 150 و153، وأبو داوٗد (1462) في الصلاة: باب في المعوذتين، والنسائي 8/252 في الاستعاذة، والبيهقي 2/394، من طريق معاوية بن صالح، عن العلاء بن الحارث، عن القاسم مولى معاوية، عن عقبة.

بْـنِ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِقْـرَاْ يَـا جَابِرُ ، قَالَ: قُلْتُ: مَا اَقْرَاُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَنْتَ؟، قَالَ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) و (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) ، فَقَرَاْتُهُمَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ بِهِمَا، وَلَنْ تَقْرَاَ بِمِثْلِهِمَا . (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جابر تلاوت کرو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں کیا تلاوت کروں۔ آپ نے فرمایا: سورۃ فلق اور سورۃ الناس'

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان دونوں کی تلاوت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان دونوں کی تلاوت کیا کرو۔ تم ان دونوں (جیسی کسی اور سورۃ) کی تلاوت نہیں کرو گے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ قِرَاءَ ةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ اَسْبَابِهِ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی کے لئے اپنے اسباب میں معوذتین کی تلاوت مستحب ہے

797 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا عِـمْـرَانُ بْـنُ مُـوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ،

(متن حدیث): قَـالَ: قُـلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَا يَكْتُبُ فِيْ مُصْحَفِهِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، فَقَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) فَقُلْتُهَا، وَقَالَ لِيْ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) فَقُلْتُهَا فَنَحْنُ نَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (1: 2)

زر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مصحف میں معوذتین تحریر نہیں کرتے' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: جبرائیل نے مجھ سے کہا۔

قل اعوذ برب الفلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے اسے پڑھا' تو پھر انہوں نے مجھ سے کہا: قل اعوذ برب الناس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:' تو میں نے اسے پڑھا۔

(حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم وہ کہتے ہیں: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْآنَ، وَهُوَ وَاضِعٌ رَاْسَهُ فِيْ حِجْرِ امْرَاَتِهِ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا

آدمی کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ قرآن کی تلاوت ایسی حالت میں کرے

797- إسناده حسن من أجل عاصم بن أبي النجود، وقد تابعه عليه عبدة بن أبي لبابة كما سيرد، فهو صحيح. وأخرجه أحمد 5/129 عن عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (374) ومن طريقه البيهقي 2/394، وأحمد 5/130، والبخاري (4977) في التفسير: باب سورة قل أعوذ برب الناس

جب کہ اس نے اپنا سر اپنی بیوی کی گود میں رکھا ہوا اور وہ عورت حیض کی حالت میں ہو

798 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَاْسَهٗ فِيْ حِجْرِ اِحْدَانَا، فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ. (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم (ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک کی گود میں سر رکھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے جبکہ وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِغَيْرِ الْمُتَطَهِّرِ اَنْ يَّقْرَاَ كِتَابَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

بے وضو شخص کے لئے اس بات کی اباحت کا تذکرہ وہ قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے جبکہ وہ جنبی نہ ہو

799 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمُعَةَ الْاَصَمُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَمِسْعَرٍ، وَذَكَرَ اَبُوْ قُرَيْشٍ آخَرَ مَعَهُمَا، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْجُبُهٗ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ مَا خَلَا الْجَنَابَةَ. (1:4)

حضرت علی ارشاد فرماتے ہیں قرآن کی تلاوت کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔ صرف

798- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه عبد الرزاق (1252) ، والحميدي برقم (169) ، وأحمد 6/148 و190 و204، والبخاري (7549) في التوحيد: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة ، وأبو داؤد (260) في الطهارة: باب في مؤاكلة الحائض ومجامعتها، والنسائي 1/147 في الطهارة: باب في الذي قرأ القرآن ورأسه في حجر امرأته وهي حائض، و1/191 في الحيض: باب الرجل يقرأ القرآن ورأسه في حجر امرأته وهي حائض، وابن ماجة (634) في الطهارة: باب الحائض تتناول الشيء من المسجد، وأبو عوانة 1/313 ، من طرق، عن سفيان، به . وأخرجه أحمد 6/117 و135 و158 و258، والبخاري (297) في الحيض: باب قراء ة الرجل في حجر امرأته وهي حائض، ومسلم (301) في الحيض: باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، والبيهقي في السنن 1/312، والبغوي في شرح السنة برقم (319). وأخرجه أحمد 6/68، 69 و72، من طريق ابن لهيعة.

799-وأخرجه الحميدي (57) ، والطيالسي 1/59، وأحمد 1/83 و84 و107 و124، وأبو داؤد (229) في الطهارة: باب في الجنب يقرأ القرآن، والنسائي 1/144 في الطهارة: باب حجب الجنب من قراء ة القرآن، وابن ماجة (594) في الطهارة: باب ما جاء في قراء ة القران على غير طهارة، والطحاوي 1/87، وابن الجارود في المنتقى (94) ، والدارقطني 1/119، والبيهقي في السنن 1/88، 89، والبغوي في شرح السنة (273) ، وصححه ابن خزيمة برقم (208) ، والحاكم 4/107، ووافقه الذهبي، من طرق عن شعبة بهذا الإسناد . قال شعبة: هذا الحديث ثلث رأس مالي . وقال: لا أروي أحسن منه عن عمرو بن مرة. وقال الحافظ ابن حجر في الفتح 1/408: والحق أنه من قبيل الحسن يصلح للحجة. وأخرجه أبن أبي شيبة 1/101، 102، والترمذي (146) في الطهارة: باب ما جاء في الرجل يقرأ القرآن على كل حال ما لم يكن جنبًا، والنسائي 1/144 .

جنابت کا معاملہ مختلف ہے۔ (یعنی آپ جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت نہیں کرتے تھے)

800 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَشُعْبَةَ، وَذَكَرَ ابْنُ قُتَيْبَةَ اٰخَرَ مَعَهُمَا، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا . (5: 31)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی بھی چیز قرآن کی تلاوت کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکاوٹ نہیں بنتی تھی' البتہ اگر آپ جنبی ہوتے تھے (تو آپ قرآن کی تلاوت نہیں کرتے تھے)

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس شخص کو غلط فہمی ہوئی ہے' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(وہ غلط فہمی یہ ہے کہ) یہ روایت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

801 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى اَحْيَانِهِ . (5: 31)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس شخص کو غلط فہمی ہوئی' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ روایت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں)

802 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى اَحْيَانِهِ. (1:4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ عَائِشَةَ: يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى اَحْيَانِهِ، اَرَادَتْ بِهِ الذِّكْرَ الَّذِىْ هُوَ غَيْرُ الْقُرْآنِ، اِذِ الْقُرْآنُ يَجُوْزُ اَنْ يُّسَمَّى الَّذِىْ ذِكْرًا، وَقَدْ كَانَ لَا يَقْرَؤُهُ وَهُوَ جُنُبٌ، وَكَانَ يَقْرَؤُهُ فِىْ سَائِرِ الْاَحْوَالِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے"۔ اس سے ان کی مراد وہ ذکر ہے جو قرآن کے علاوہ ہو کیونکہ یہ ممکن ہے انہوں نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں اس سے مراد قرآن ہو۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں اس کی تلاوت نہیں کرتے تھے۔ آپ باقی تمام حالتوں میں اس کی تلاوت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ طَلَبَةِ الْعِلْمِ مِنْ مَّظَانِّهِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان لوگوں کو یہ وہم ہو جنہوں نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا گیا ہے روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

803 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَخَالِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْحُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ جُدْعَانَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَضَّاَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اِنِّىْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ، اَوْ، قَالَ: عَلٰى طَهَارَةٍ (1:4)

802- إسناده قوی علی شرط مسلم، واخرجه أحمد 6/70 و153، ومسلم (372) فی الحیض: باب ذکر الله تعالی فی حال الجنابة وغیرها، وأبو داؤد (18) فی الطهارة . باب فی الرجل یذکر الله تعالی علی غیر طهر، والترمذی (3384) فی الدعاء : باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، وابن ماجة (302) فی الطهارة: باب ذکر الله عز وجل علی الخلاء ، وأبو عوانة صحیحه 1/217، والبیهقی فی السنن 1/90، والبغوی فی شرح السنة برقم (274) ، من طرق عن یحیی بن زکریا، به . وأخرجه أحمد 6/278 من طریق الولید، حدثنا زکریا بن أبی زائدة، به وصححه ابن خزیمة برقم (207).

803- إسناده صحیح وهو فی صحیح ابن خزیمة برقم (206) . وأخرجه أبو داؤد (17) فی الطهارة: باب أیَرُدُّ السلام وهو یبول، عن محمد بن المثنی، بهذا الإسناد . وصححه الحاکم 1/167، ووافقه الذهبی. وأخرجه أحمد 4/345 و 5/80، والنسائی 1/37 فی الطهارة: باب رد السلام بعد الوضوء ، وابن ماجة (350) فی الطهارة. باب الرجل یُسَلَّم علیه وهو یبول، والبیهقی فی السنن 1/90، والطبرانی 20/229 (781) ، من طرق عن سعید به . وأخرجه الدارمی 2/278 من طریق معاذ بن هشام، عن أبیه، عن قتادة، به أخرجه ابن أبی شیبة 8/623 مختصراً من طریق الحسن، عن المهاجر، به.

وَكَانَ الْحَسَنُ بِهِ يَأْخُذُ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ، اَرَادَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ، لِاَنَّ الذِّكْرَ عَلَى الطَّهَارَةِ اَفْضَلُ، لَا اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُهٗ لِنَفْيِ جَوَازِهٖ

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وضوکررہے تھے۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوسلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا۔ جب آپ نے وضو مکمل کرلیا' تو (سلام کا جواب دے کر) عذر بیان کرتے ہوئے ارشادفرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے)

حسن بصری اس روایت کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''مجھے ناپسند ہوا کہ میں بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں'' اس سے مراد فضیلت (کے حصول کا ارادہ) ہے کیونکہ باوضو حالت میں ذکر کرنا افضل ہے۔ ایسا نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ناجائز ہونے کی وجہ سے اسے ناپسند کیا۔

8- بَابُ الْاَذْكَارِ

باب 8: اذکار کے بارے میں روایات

804 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ الْقَوْمُ فِيْ عَقَبَةٍ اَوْ ثَنِيَّةٍ، فَكُلَّمَا عَلَاهَا رَجُلٌ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَةٍ يَعْرِضُهَا فِي الْجَبَلِ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، ثُمَّ، قَالَ: يَا اَبَا مُوْسٰى، اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ، اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟، قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (2: 59)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، لَفْظَةُ اِعْلَامٍ عَنْ هٰذَا الشَّيْءِ، مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالدُّعَاءِ

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ یعنی (صحابہ کرام) جب بھی کسی گھاٹی پر چڑھتے تھے تو جب آدمی اوپر پہنچ جاتا تھا تو لا الٰہ الا اللّٰہ اور اللّٰہ اکبر کہتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے خچر پر سوار تھے۔ جب آپ اس کے ساتھ پہاڑ پر پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم کسی بہرے یا غیر موجود (معبو) کو نہیں پکار رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے

804– إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 4/407 من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (2704) (45) في الذكر والدعاء : باب استحباب خفض الصوت بالذكر، وأبو داؤد (1527) في الصلاة: باب في الاستغفار، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (537)، من طرق عن يزيد بن زريع، عن سليمان التيمي، به . وأخرجه أحمد 4/402، والبخاري (6610) في القدر: باب لا حول ولا قوة إلا بالله، ومسلم (2704) (46) من طرق عن خالد الحذاء، عن أبي عثمان النهدي، به . وأخرجه ابن ابي شيبة في المصنف 10/376، وأحمد 4/403 و 417، 418، والبخاري (4205) في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم (2704) في الذكر والدعاء، وأبو داؤد (1528) في الصلاة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (538)، وابن ماجة (3824) في الأدب: باب ما جاء في لا حول ولا قوة إلا بالله، من طرق عن عاصم الأحول، عن أبي عثمان النهدي، به . وأخرجه البخاري (6384) في الدعوات . باب الدعاء إذا علا عقبة، و (7386) في التوحيد: باب (وكان اللّٰه سميعًا بصيرًا)، ومسلم (2704)، من طرق عن حماد بن زيد، عن أيوب السختياني، عن أبي عثمان النهدي، به . وأخرجه أحمد 4/402، 403، ومسلم (2704) (47) من طريقين عن عثمان ابن غياث، عن أبي عثمان، به . وأخرجه أحمد 4/418، 419، وأبو داؤد (1526) في الصلاة، من طريق الجريري، عن أبي عثمان، به. وأخرجه الترمذي (3461) في الدعوات: باب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير، والنسائي في عمل اليوم والليلة (552)، كلاهما من طريق محمد بن بشار، حدثنا مرحوم بن عبد العزيز العطار، حدثنا أبو نعامة السعدي، عن أبي عثمان، به.

ابوموسیٰ! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانے کی طرف نہ کروں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (وہ یہ کلمہ ہے) لا حول و لا قوة الا بالله

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "تم کسی بہرے یا غیر موجود کو نہیں پکار رہے ہو" لفظی طور پر اس بات کی اطلاع ہے لیکن اس سے مراد دعا کرتے ہوئے آواز بلند کرنے کی سے منع کرنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ ذِكْرَ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ غَيْرُ جَائِزَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ بندے کا اپنے پروردگار کا بے وضو حالت میں ذکر کرنا جائز نہیں ہے

805 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ، فَقَالَ اَبُو الْجُهَيْمِ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ الْجَمَلِ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ السَّلَامَ

(31 :5)

عمیر' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں اور عبداللہ بن یسار اور حضرت ابوجہیم حاضر ہوئے' تو حضرت ابوجہیم نے بتایا: نبی اکرم ﷺ بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے۔ ایک شخص آپ کے سامنے آیا۔ اس نے سلام کیا نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ دیوار کے پاس گئے آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا یعنی (تیمم کیا) پھر آپ نے سلام کا جواب دیا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ عمل کیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

806 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ الْقُرَشِيُّ بِالْبَصْرَةِ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

805- إسناده صحيح، وأخرجه النسائي 1/165 في الطهارة: باب التيمم في الحضر، عن الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد (329) في الطهارة: باب التيمم في الحضر، عن عبد الملك بن شعيب بن الليث، عن أبيه شعيب، به. وأخرجه البخاري (337) في التيمم: باب التيمم في الحضر إذا لم يجد الماء، والبيهقي في السنن 1/205 عن يحيى بن بكير، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم (369) تعليقًا في الحيض: باب التيمم، فقال: وروى الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/169 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن عبد الرحمٰن بن هرمز، به. 806- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (803) .

الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰی تَوَضَّاَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ، فَقَالَ: اِنِّیْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰی طُهْرٍ، اَوْ، قَالَ: عَلٰی طَهَارَةٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ كَرَاهِيَهِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرَ اللّٰهِ اِلَّا عَلٰی طَهَارَةٍ، كَانَ ذٰلِكَ لِاَنَّ الذِّكْرَ عَلٰی طَهَارَةٍ اَفْضَلُ، لَا اَنَّ ذِكْرَ الْمَرْءِ رَبَّهُ عَلٰی غَيْرِ الطَّهَارَةِ غَيْرُ جَائِزٍ، لِاَنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰی اَحْيَانِهٖ

❁❁ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت پیشاب کررہے تھے انہوں نے سلام کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں کوسلام کا جواب نہیں دیا۔ پہلے آپ نے وضو کیا پھر آپ نے عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ناپسند کرنا اس وجہ سے تھا کہ باوضو حالت میں ذکر کرنا افضل ہے۔ ایسا نہیں ہے' آدمی کا بے وضو حالت میں اپنے پروردگار کا ذکر کرنا جائز ہی نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اَسَامِی اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اللَّاتِیْ يَدْخُلُ مُحْصِيهَا الْجَنَّةَ

اللہ تعالیٰ کے ان اسماء کا تذکرہ جنہیں شمار کرنے والا شخص (یعنی انہیں یاد کرنے والا شخص) جنت میں داخل ہوگا

807 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰی بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا، مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. (1: 2)

807- إسناده صحيح، وأخرجه الترمذي (3506) في الدعوات .807- وأخرجه أحمد 2/427 و 499 من طريق عن هشام بن حسان، به. وأخرجه الحاكم 1/17، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 7، وأخرجه أحمد 2/267، ومسلم (2677) (6) في الذكر والدعاء : باب في أسماء الله تعالى وفضل من أحصاها، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 4، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن أيوب، عن ابن سيرين، به.وأخرجه أحمد 2/516 من طريق روح، عن ابن عون، عن ابن سيرين، به.وأخرجه أحمد 2/267 و 314، ومسلم (2677) (6) ، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 4، والبغوي (1256) من طريق عبد الرزاق (19656) ، وأخرجه أحمد 2/503، وابن ماجة (3860) في الدعاء . باب أسماء الله عز وجل، من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة . وأخرجه الترمذي (3506) في الدعوات. وأورده المؤلف بعده من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. ويرد تخريجه عنده.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں یعنی ایک کم 100' جو انہیں یاد کر لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ تَفْصِيلِ الْاَسَامِي الَّتِيْ يُدْخِلُ اللّٰهُ مُحْصِيهَا الْجَنَّةَ

ان اسماء کا تفصیلی تذکرہ جنہیں یاد رکھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا

808 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ بِدِمَشْقَ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا، مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا، اِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ؛ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ، الرَّحِيْمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيْمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيْعُ، الْبَصِيْرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيْفُ، الْخَبِيْرُ، الْحَلِيْمُ، الْعَظِيْمُ، الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيْرُ، الْحَفِيْظُ، الْمُقِيْتُ، الْحَسِيْبُ، الْجَلِيْلُ، الْكَرِيْمُ، الرَّقِيْبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيْمُ، الْوَدُوْدُ، الْمَجِيْدُ، الْمُجِيْبُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيْدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيْلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِيْنُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيْدُ، الْمُحْصِيْ، الْمُبْدِئُ، الْمُعِيْدُ، الْمُحْيِيْ، الْمُمِيْتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّوْمُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الْاَحَدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْاَوَّلُ، الْاٰخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْمُتَعَالِ، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّؤُوْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْمَانِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِيْ، الْجَامِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّوْرُ، الْهَادِيْ، الْبَدِيْعُ، الْبَاقِيْ، الْوَارِثُ، الرَّشِيْدُ، الصَّبُوْرُ . (2:1)

808- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں یعنی ایک کم 100' اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے' جو شخص انہیں' یاد کر لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

وہ اللہ ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہ رحمان ہے، رحم کرنے والا ہے، بادشاہ ہے، پاک ہے، سلامتی عطا کرنے والا ہے، امن دینے والا ہے، نگرانی کرنے والا ہے، غالب ہے، زبردست ہے، کبریائی والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، بنانے والا ہے، شکل وصورت عطا کرنے والا ہے، مغفرت کرنے والا ہے، قہر والا ہے، عطیہ دینے والا ہے، رزق عطا

808- قال الترمذي بعد أن أخرجه في سننه (3507) . وقد روى هذا الحديث من غير وجه

کرنے والا ہے، کھولنے والا ہے، علم رکھنے والا ہے، تنگی عطا کرنے والا ہے، کشادگی دینے والا ہے، پست کرنے والا ہے، بلند کرنے والا ہے، عزت دینے والا ہے، ذلت دینے والا ہے، سماعت والا ہے، بصیرت والا ہے، فیصلہ دینے والا ہے، عدل کرنے والا ہے، مہربان ہے، خبر رکھنے والا ہے، بردبار ہے، عظیم ہے، مغفرت کرنے والا ہے شکر کرنے والا ہے، بلند ہے، بڑا ہے، حفاظت کرنے والا ہے، نگرانی کرنے والا ہے، حساب رکھنے والا ہے، عظمت والا ہے، معزز ہے، نگران ہے، وسعت والا ہے، حکمت والا ہے، مہربان ہے، بزرگی والا ہے، دعا قبول کرنے والا ہے، زندہ کرنے والا ہے، گواہ ہے، حق ہے، وکیل ہے، طاقت ور ہے، متین ہے، نگران ہے، لائق حمد ہے، شمار کرنے والا ہے، آغاز کرنے والا ہے، دوبارہ پیدا کرنے والا ہے، زندگی دینے والا ہے، موت دینے والا ہے، زندہ ہے، قیوم ہے، پالنے والا ہے، بزرگی والا ہے، ایک ہے، یکتا ہے، بے نیاز ہے، قدرت والا ہے، اقتدار والا ہے، آگے کرنے والا ہے، پیچھے کرنے والا ہے، پہلا ہے، بعد والا ہے، ظاہر ہے، باطن ہے، بلند و برتر ہے، مہربان ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، انتقام لینے والا ہے، معاف کرنے والا ہے، مہربان ہے، بادشاہ ہے، جلال و اکرام والا ہے، انصاف کرنے والا ہے، روکنے والا ہے، بے نیاز ہے، غنی ہے، جمع کرنے والا ہے، نقصان پہنچانے والا ہے، نفع دینے والا ہے، نور ہے، ہدایت دینے والا (کسی سابقہ شان کے بغیر پیدا کرنے والا ہے، باقی ہے، وارث ہے، ہدایت دینے والا ہے، صبر عطا کرنے والا (برداشت کرنے والا ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذِكْرَ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِهِ بِحَيْثُ يَسْمَعُ صَوْتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ پست آواز میں اپنے پروردگار کا ذکر اس سے افضل ہے کہ وہ اتنی بلند آواز میں ذکر کرے کہ دوسرا شخص اس کی آواز کو سن لے

809 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَبِيْبَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

809- واخرجه الترمذي (3507) في الدعوات، والبغوي (1257)؛ من طريق إبراهيم بن يعقوب الجوزاني، والبيهقي في الأسماء والصفات من طريق جعفر بن محمد الفريابي، كلاهما عن صفوان بن صالح بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/16 وسكت عنه الذهبي. وأخرجه بدون سياق الأسماء البخاري (2736) في الشروط: باب ما يجوز من الاشتراط، و (7392) في التوحيد، إن لله مئة اسم إلا واحدة، من طريق أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، به. وأحمد 2/258 من طريق محمد، عن أبي الزناد، به. والحميدي (1130)، والبخاري (6410) في الدعوات، باب لله مئة اسم غير واحدة، ومسلم (2677) (5) في الذكر والدعاء باب أسماء الله تعالى، والترمذي (3508) في الدعوات، والبيهقي في الأسماء والصفات ص4، كلهم من طريق سفيان بن عيينة عن أبي الزناد، به دون سرد الأسماء. وأخرجه ابن ماجة (3861) في الدعاء باب أسماء الله عز وجل، من طريق هشام بن عمار، عن عبد الملك بن محمد الصنعاني، عن زهير بن محمد، عن موسى بن عقبة عن الأعرج، عن أبي هريرة، وفيه سرد الأسماء وهذا إسناد ضعيف لضعف عبد الملك بن محمد. انظر الدر المنثور 3/147-149، تفسير قوله تعالى (ولله الأسماء الحسنى فادعوه بها).

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ، وَخَيْرُ الرِّزْقِ، اَوِ الْعَيْشِ، مَا يَكْفِي . (1: 2)

الشَّكُّ مِنِ ابْنِ وَهْبٍ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے بہترین ذکر وہ ہے' جو پست آواز میں ہو' سب سے بہترین رزق (ضروریات زندگی راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: بہتر زندگی) وہ ہے' جو کہ کفایت کر جائے''۔

یہاں روایت کے الفاظ میں شک ابن وہب نامی راوی کو ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ ذِكْرَ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ نَفْسِهِ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِهٖ بِحَيْثُ يَسْمَعُ النَّاسُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بندے کا پست میں ذکر کرنا اس سے افضل ہے کہ وہ یوں ذکر کرے کہ لوگ اسے سن سکیں

810 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ اذْكُرْنِيْ فِيْ نَفْسِكَ اَذْكُرْكَ فِيْ نَفْسِيْ، اذْكُرْنِيْ فِيْ مَلَاٍ مِّنَ النَّاسِ اَذْكُرْكَ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ . (3: 20)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تم اپنے دل میں مجھے یاد کرو میں اپنے دل میں تمہیں' یاد کروں گا تم لوگوں کی محفل میں مجھے یاد کرو میں ان سے بہتر گروہ میں تمہیں' یاد کروں گا''۔

ذِكْرُ ذِكْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ مَلَكُوتِهٖ مَنْ ذَكَرَهُ فِيْ نَفْسِهٖ مِنْ عِبَادِهٖ، مَعَ ذِكْرِهٖ اِيَّاهُمْ فِي الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْ مَّلَائِكَتِهٖ عِنْدَ ذِكْرِهِمْ اِيَّاهُ فِيْ خَلْقِهٖ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص کا تذکرہ ملکوت میں کرتا ہے' جو اپنے دل میں اللہ کا ذکر کرتا ہے' نیز اللہ تعالیٰ اس کے ہمراہ وہ اس شخص کا تذکرہ مقرب فرشتوں میں کرتا ہے

810- إسناده حسن على شرط مسلم، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/309، وأحمد 2/405 .

جبکہ وہ شخص مخلوق کے درمیان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے

811 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بْنِ مَرْزُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى:

(متن حدیث): اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَاَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِيْ، اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ، وَاِنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً. (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْلٰى مِنْ اَنْ يُّنْسَبَ اِلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ صِفَاتِ الْمَخْلُوْقِ، اِذْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ، وَهٰذِهٖ اَلْفَاظٌ خَرَجَتْ مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ مِمَّا بَيْنَهُمْ، وَمَنْ ذَكَرَ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا فِيْ نَفْسِهٖ بِنُطْقٍ اَوْ عَمَلٍ يَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ، ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مَلَكُوْتِهٖ بِالْمَغْفِرَةِ لَهٗ تَفَضُّلًا وَجُوْدًا، وَمَنْ ذَكَرَ رَبَّهٗ فِيْ مَلَاٍ مِّنْ عِبَادِهٖ، ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ بِالْمَغْفِرَةِ لَهٗ، وَقَبُوْلِ مَا اَتٰى عَبْدُهٗ مِنْ ذِكْرِهٖ، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَى الْبَارِيْ جَلَّ وَعَلَا بِقَدْرِ شِبْرٍ مِّنَ الطَّاعَاتِ، كَانَ وُجُوْدُ الرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ مِنَ الرَّبِّ مِنْهُ لَهٗ اَقْرَبَ بِذِرَاعٍ، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلٰى مَوْلَاهُ جَلَّ وَعَلَا بِقَدْرِ ذِرَاعٍ مِّنَ الطَّاعَاتِ كَانَتِ الْمَغْفِرَةُ مِنْهُ لَهٗ اَقْرَبَ بِبَاعٍ، وَمَنْ اَتٰى فِيْ اَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ بِالسُّرْعَةِ كَالْمَشْيِ، اَتَتْهُ اَنْوَاعُ الْوَسَائِلِ وَوُجُوْدُ الرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِالسُّرْعَةِ كَالْهَرْوَلَةِ، وَاللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ وہ جب جہاں مجھے یاد کرتا ہے میں وہاں ہوتا ہوں اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ لوگوں میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے بھی بہترین گروہ میں اسے یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت مجھے یاد کرتا ہے تو میں ایک بالشت اس کے قریب ہوتا ہوں وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی ذات اس بات سے بلند و برتر ہے مخلوق کی صفات میں سے کوئی چیز اس کی

811- إسناده صحيح وأخرجه مسلم (2675) في الذكر والدعاء . بـاب الحث على ذكر الله تعالى . وأخرجه أحمد 2/251 و413، والبخاري (7405) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (ويحذركم الله نفسه) ، ومسلم (2675)(21) في الذكر: باب فضل الذكر، والترمذي (3603) في الدعوات: باب في حسن الظن بالله عز وجل، وابن ماجة (3822) في الأدب: باب فضل العمل، وابن خزيمة في التوحيد ص 7، والبغوي في شرح السنة برقم (1251) ، من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/516 و517، و 524 و 534، 535، ومسلم (2675) في التوبة: باب في الحض على التوبة، والبخاري في خلق أفعال العباد ص 85 .

طرف منسوب کی جائے کیونکہ کوئی بھی چیز اس کی مثل نہیں ہے۔ یہ الفاظ (جو اس روایت میں استعمال ہوئے ہیں) یہ اس عام محاورے کے مطابق ہیں جو لوگوں کے درمیان رائج ہے۔ جو شخص تنہائی میں زبان کے ذریعے یا عمل کے ذریعے اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے' جس کے ذریعے وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں قرب حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے تحت' اپنی ملکوت میں مغفرت کے ہمراہ اس کا ذکر کرتا ہے اور جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر اس کے بندوں کی موجودگی میں کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں کے سامنے اس شخص کا ذکر مغفرت کے ہمراہ کرتا ہے۔ اس نے اپنے بندے کے ذکر کو قبول کرلیا ہے (اس کے ہمراہ بندے کا ذکر کرتا ہے) اور جو شخص ایک بالشت جتنی فرمانبرداری کے ہمراہ پروردگار کے قریب ہو' تو پروردگار کی طرف سے مہربانی اور رحمت ایک ذراع (درمیانی بڑی انگلی کے کنارے سے لے کر کہنی تک) جتنا اس کے قریب ہوتی ہیں۔ جو شخص ایک ذراع جتنی فرمانبرداری کے ہمراہ (اپنے) خالق کے قریب ہوتا ہے' تو اس (پروردگار) کی طرف سے مغفرت ایک باع (دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ) سے زیادہ اس کے قریب ہوتی ہے' جو شخص مختلف طرح کی نیکیاں پیدل چلنے جتنی سرعت کے ساتھ کرتا ہے' تو وسائل' مہربانی اور رحمت کے وجود اور مغفرت اتنی تیزی سے اس کی طرف آتے ہیں جس طرح دوڑنا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ ذِكْرَ الْعَبْدِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ نَفْسِهِ يَذْكُرُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ بِالْمَغْفِرَةِ فِيْ مَلَكُوْتِهِ

ان روایات کا تذکرہ (جن کے مطابق) جب بندہ دل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں مغفرت کے حوالے سے اس شخص کا تذکرہ کرتا ہے

812 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: عَبْدِيْ عِنْدَ ظَنِّهِ بِيْ، وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِي، اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٌ مِنْهُ وَاَطْيَبُ. (3: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا: اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، يُرِيْدُ بِهِ: اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ بِالدَّوَامِ عَلَى الْمَعْرِفَةِ الَّتِيْ وَهَبْتُهَا لَهُ، وَجَعَلْتُهُ اَهْلًا لَهَا، ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، يُرِيْدُ بِهِ: فِيْ مَلَكُوْتِيْ بِقَبُوْلِ تِلْكَ الْمَعْرِفَةِ مِنْهُ مَعَ غُفْرَانِ مَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ، ثُمَّ، قَالَ: وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ، يُرِيْدُ بِهِ: وَاِنْ ذَكَرَنِيْ بِلِسَانِهِ، يُرِيْدُ بِهِ الْاِقْرَارَ الَّذِيْ هُوَ عَلَامَةُ تِلْكَ الْمَعْرِفَةِ فِيْ مَلَاٍ مِّنَ النَّاسِ لِيَعْلَمُوا اِسْلَامَهُ، ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُ، يُرِيْدُ بِهِ: ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الْجَنَّةِ، بِمَا اَتَى مِنَ الْاِحْسَانِ فِي الدُّنْيَا الَّذِيْ هُوَ الْاِيْمَانُ اِلٰى اَنِ اسْتَوْجَبَ بِهِ التَّمَكُّنَ مِنَ الْجِنَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

812- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 2/480 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد وانظر ما قبله.

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی دل میں اسے یاد کرتا ہوں اگر وہ لوگوں میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس سے بہتر اور پاکیزہ گروہ میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''اگر وہ اپنے نفس میں (یعنی دل میں یا تنہائی میں) میرا ذکر کرتا ہے تو میں اپنے من میں اس کا ذکر کرتا ہوں''۔ اس سے مراد یہ ہے اگر وہ اپنے من میں اس معرفت کی وجہ سے باقاعدگی سے میرا ذکر کرتا ہے جو (معرفت) میں نے اسے ہبہ کی ہے اور میں نے اسے اس کا اہل بنایا ہے تو پھر میں اپنے من میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اس سے مراد یہ ہے: میں اپنے ملکوت میں اس کی طرف سے اس معرفت کو قبول کرتا ہوں اور اس کے ہمراہ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہوں۔

پھر اس نے یہ فرمایا: ''اگر وہ لوگوں میں میرا ذکر کرے'' اس سے مراد یہ ہے: اگر وہ اپنی زبان کے ہمراہ میرا ذکر کرے گا اس سے مراد وہ اقرار ہے جو لوگوں کی موجودگی میں اس معرفت کی علامت ہوگا تاکہ انہیں اس کے اسلام کا پتہ چل جائے۔

تو میں اس سے بہتر گروہ میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اس سے مراد یہ ہے میں اس کا ذکر ایسے گروہ میں کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہے جس میں انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین ہونگے جو جنت میں ہونگے اس (شخص کے ذکر کی صورت یہ ہوگی) اس نے دنیا میں بھلائی کی ہوگی جو ایمان ہے یہاں تک اس (ایمان) کی وجہ سے وہ جنت میں رہنے کا مستحق ہو جائے گا۔

ذِكْرُ مُبَاهَاةِ نَوْعٍ آخَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مَلَائِكَتَهُ بِذَاكِرِهٖ اِذَا قَرَنَ مَعَ الذِّكْرِ التَّفَكُّرَ

اللہ تعالیٰ کا اپنے فرشتوں کے سامنے اپنا ذکر کرنے والے شخص پر فخر کا اظہار کرنا جبکہ اس شخص نے ذکر کے ہمراہ غور و فکر کو بھی ساتھ ملایا ہو

813 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ، قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا

813– إسناده صحيح، وأخرجه الطيالسي 1/249، وابن أبي شيبة 10/305، وأحمد 4/92، ومسلم (2701) في الذكر: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، والترمذي (3379) في الدعاء: باب ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله عز وجل ما لهم من الفضل، والنسائي 8/249 في أدب القضاة: باب كيف يستحلف الحاكم.

هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهٖ، قَالَ: اَللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ، قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلٰكِنْ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ. (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ لوگوں نے بتایا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا تم لوگ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھتے ہو؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم لوگ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اور اس نے جو اسلام کی ہدایت دی ہے اور ہم پر یہ احسان کیا ہے اس بات پر اس کی حمد بیان کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! تم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہوئے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم پر کوئی الزام عائد کرنے کے لئے تم سے قسم نہیں لی ہے' بلکہ جبرائیل میرے پاس آئے انہوں نے مجھے بتایا: اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کا اظہار کر رہا ہے۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ دَوَامَ ذِكْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْاَوْقَاتِ وَالْاَسْبَابِ

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ تمام اوقات اور تمام اسباب میں باقاعدگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے

814 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ قَيْسٍ الْكِنْدِيَّ حَدَّثَهٗ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيَّانِ اِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ اَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ بِاَمْرٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ، قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (1: 2)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے گویا ان میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کسی ایسی چیز کے بارے میں مجھے بتائیں جو میں مضبوطی سے پکڑ لوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنی چاہئے۔

814- إسناده قوي، معاوية بن صالح صدوق له أوهام، أخرج له مسلم، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 4/190 عن عبد الرحمٰن بن مهدي وابن أبي شيبة 10/301، والترمذي (3375) في الدعاء: باب ما جاء فضل الذكر، وابن ماجة (3793) في الأدب: باب فضل الذكر، من طريق زيد بن الحباب، كلاهما عن معاوية بن صالح، به، وصححه الحاكم (1) /495، وأقره الذهبي. وأخرجه أحمد 4/188 من طريق علي بن عياش، سيرد برقم (818).

ذِكْرُ رَجَاءِ سُرْعَةِ الْمَغْفِرَةِ لِذَاكِرِ اللّٰهِ إِذَا تَحَرَّكَتْ بِهِ شَفَتَاهُ

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا شخص جب اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے' تو اس کی جلدی مغفرت ہونے کی امید کا تذکرہ

815 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جُوصَا اَبُو الْحَسَنِ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ الْحَسْحَاسِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِ اُمِّ الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا مَعَ عَبْدِي مَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ. (2:1)

کریمہ بنت حسحاس بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے لئے حرکت کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ مَا يُكْرِمُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِهِ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ ذَكَرَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ' اس شخص کو جو عزت عطا کرے گا' جو دنیا میں اس کا ذکر کرتا تھا

816 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو طَاهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقُولُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ، فَقِيلَ: مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟، قَالَ: اَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ. (2:1)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آج کے دن اہل دولت جان لیں گے کہ کون معزز ہیں' تو دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ! کون معزز ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں منعقد کی جانے والی محفل ذکر کے افراد ''معزز'' ہے۔

815- وأخرجه أحمد 2/540، وابن ماجة (3792) في الأدب: باب فضل الذكر، والبغوي في شرح السنة (1242) والحاكم 1/496 من طريق بشر بن بكر. وعلقه البخاري 13/499 في التوحيد -بصيغة الجزم- باب قول الله تعالى (لا تحرك به لسانك)، ووصله في خلق أفعال العباد ص 87 من طريق الحميدي.

816- إسناده ضعيف وأخرجه أحمد 3/68 عن سريج، عن ابي وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/76 عن الحسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دراج: به. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/76.

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِسْتِهْتَارِ لِلْمَرْءِ بِذِكْرِ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کا اپنے پروردگار کا ذکر کرتے ہوئے بےخود ہوجانے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

817 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: مَجْنُوْنٌ. (1:2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اللہ تعالیٰ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ لوگ یہ کہیں: یہ پاگل ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُدَاوَمَةَ لِلْمَرْءِ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ مِنْ اَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اللہ تعالیٰ کے ذکر کو باقاعدگی کے ساتھ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین اعمال میں سے ایک ہے

818 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُوْلٌ بِبَيْرُوْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟، قَالَ: اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (1:2)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس حالت میں مرو کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْمَرْءِ عَنْ دَارِهِ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ لِلشَّيْطَانِ بِذِكْرِهِ رَبَّهُ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَابْتِدَائِهِ

اس بات کا تذکرہ' جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے کے وقت اور آغاز میں اپنے پروردگار کا ذکر کرلیتا ہے' تو پھر آدمی کے گھر میں شیطان کو رہنے کی جگہ اور رات کا کھانا نہیں ملتا

817- إسناده ضعيف لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم، وأخرجه أحمد 3/68 عن سريج، عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وهو في المنتخب من مسند عبد بن حميد 102/1، وتاريخ ابن عساكر 6/29/2 من طريق دراج، به، وصححه الحاكم 1/499 وأخرجه أحمد 3/71، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/75-76

819 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ، قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ . (2:1)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو اور داخلے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے اور کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے' تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) یہ کہتا ہے تمہیں یہاں رہنے کے لئے جگہ بھی نہیں ملے گی اور کھانا بھی نہیں ملے گا اور جب کوئی شخص گھر میں داخلے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو شیطان یہ کہتا ہے کہ تمہیں یہاں جگہ مل جائے گی اور جب کوئی شخص کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو شیطان کہتا ہے تمہیں یہاں رہنے کی جگہ بھی مل جائے گی اور کھانا بھی مل جائے گا۔

ذِكْرُ اسْتِحْسَانِ الْاِكْثَارِ لِلْمَرْءِ مِنَ التَّبَرِّي مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ اِلَّا بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، اِذْ هُوَ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ

اس بات کے مستحسن ہونے کا تذکرہ' آدمی بکثرت لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ پڑھا کرے کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک ہے

820 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمْشِيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ . (2:1)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے ایک خزانے کی طرف نہ کروں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ (جنت کا خزانہ ہے)

819- إسناده صحيح. وأخرجه مسلم (2018) في الأشربة. باب آداب الطعام والشراب، وأبو داوُد (3765) في الأطعمة باب التسمية على الطعام، وابن ماجة (3887) في الدعاء باب مايدعو به إذا دخل بيته، من طرق، عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/383، ومسلم (2018) من طريق روح بن عادة عن ابن جريج، به. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (178) من طريق يوسف بن سعيد، عن حجاج، عن ابن جريج، به وأخرجه أحمد 3/346 عن موسى بن داوُد، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ كُلَّمَا كَثُرَ تَبَرِّيهِ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ اِلَّا بِبَارِئِهٖ كَثُرَ غِرَاسُهُ فِي الْجِنَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ جب بھی بکثرت "لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ" پڑھے گا تو جنت میں اس کی طرف سے زیادہ درخت لگ جائیں گے

821 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَخْبَرَهُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مَرَّ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِجِبْرِيْلَ: مَنْ مَّعَكَ يَا جِبْرِيْلُ؟، قَالَ جِبْرِيْلُ: هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ اُمَّتَكَ اَنْ يُّكْثِرُوْا غِرَاسَ الْجَنَّةِ، فَاِنَّ تُرْبَتَهَا طَيِّبَةٌ، وَاَرْضُهَا وَاسِعَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِبْرَاهِيْمَ: وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ؟ ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (1: 2)

✿✿ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی آپ کا گزر حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے پاس سے ہوا' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا: اے جبرائیل آپ کے ساتھ کون ہے؟ حضرت جبرائیل نے بتایا یہ حضرت محمد ﷺ ہیں' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے محمد ﷺ آپ اپنی امت کو یہ ہدایت کریں کہ وہ جنت میں زیادہ درخت لگائے' کیونکہ اس کی مٹی پاکیزہ ہے اور اس کی زمین کشادہ ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا: جنت میں ددخت لگانے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ (پڑھنا)

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ يُهْدَى الْقَائِلُ بِهٖ وَيُكْفٰى وَيُوْقٰى اِذَا قَالَهٗ عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنْ مَّنْزِلِهٖ

اس چیز کا تذکرہ جو اسے پڑھنے والے کو ہدایت دیتی ہے اور اس کے لئے کفایت کر لیتی ہے اور اس کے لئے بچاؤ (کا ذریعہ) بن جاتی ہے جب آدمی وہ کلمہ اپنے گھر سے نکلتے ہوئے پڑھتا ہے

822 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

821– عبد الله بن عبد الرحمٰن لم يوثقه غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 5/418 عن أبي عبد الرحمٰن المقرىء، بهذا الإسناد، وحسنه المنذري في الترغيب والترهيب 2/445 وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/97 وقال رواه أحمد، والطبراني، ورجال أحمد رجال الصحيح .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ

(متن حدیث): إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَيُقَالُ لَهُ: حَسْبُكَ قَدْ كُفِيتَ وَهُدِيتَ وَوُقِيتَ، فَيَلْقَى الشَّيْطَانُ شَيْطَانًا آخَرَ فَيَقُولُ لَهُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ كُفِيَ وَهُدِيَ وَوُقِيَ . (1: 2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

تو اس شخص سے یہ کہا جاتا ہے تمہارے لئے اتنا کافی ہے تمہاری کفایت کر دی گئی تمہاری رہنمائی کی گئی اور تم کو بچا لیا گیا پھر شیطان دوسرے شیطان سے ملتا ہے۔ اس سے کہتا ہے: ایسے شخص کے ساتھ تم کیا کر سکتے ہو' جس کی کفایت بھی کر لی گئی ہو رہنمائی بھی کر دی گئی ہو اور اسے بچا بھی لیا گیا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنِ انْتَظَرَ النَّفْخَ فِي الصُّورِ أَنْ يَقُولَ: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

جو شخص صور میں پھونک مارے جانے یعنی قیامت قائم ہونے کا انتظار کر رہا ہے اسے اس بات کا حکم ہے کہ وہ یہ پڑھے

''حسبنا اللّٰه و نعم الوكيل'' (ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے)

823 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْبُخَارِيِّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ أَنْ يَنْفُخَ؟، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمَا نَقُولُ يَوْمَئِذٍ؟، قَالَ: قُولُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ .

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ نَحْوِهِ، قَالَ: قُولُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا . (1: 104)

822–وأخرجه أبو داؤد (5095) في الأدب: باب ما يقول إذا خرج من بيته، والنسائي في اليوم والليلة (89) عن عبد الله بن محمد بن تميم، كلاهما عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد.وأخرجه الترمذي (3426) في الدعوات باب ما يقول إذا خرج من بيته .

823– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مسند أبي يعلى (1084)، وأخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب الأهوال فيما ذكره ابن كثير في النهاية 1/244 ' وأخرجه الحاكم 4/559 من طريق إسماعيل بن إبراهيم . وأخرجه الحميدي (754)، وأحمد 3/7 و 73، والترمذي (2431) في صفة القيامة: باب ما جاء في شأن الصور، و (3243) في التفسير . باب ومن سورة الزمر، وابن المبارك في الزهد (1597)، وأبو نعيم في الحلية 5/105 و7/130 و 312 من طرق. وأخرجه أحمد 1/326، والحاكم 4/559 من طريق مطرف، وأحمد 4/374

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں کیسے نعمت میں رہ سکتا ہوں جبکہ (صور میں) پھونک مارنے والے نے اپنا منہ صور کے ساتھ لگایا ہوا ہے اور اس نے اپنی پیشانی کو اس بات کے انتظار میں تیار رکھا ہوا ہے کب اسے پھونک مارنے کا حکم ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے کہا: یارسول اللہ! ہمیں پھر اس دن کیا کہنا چاہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے)''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مانند روایت نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

''تم لوگ یہ کہو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور ہم اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ الْأَشْيَاءَ النَّامِيَةَ الَّتِي لَا رُوحَ فِيهَا تُسَبِّحُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جن اشیاء میں نشوونما ہوتی ہے ان میں روح موجود نہیں ہوتی' جب تک وہ تر رہتی ہیں' وہ تسبیح پڑھتی رہتی ہیں

824 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَرْنَا عَلَى قَبْرَيْنِ، فَقَامَ، فَقُمْنَا مَعَهُ، فَجَعَلَ لَوْنُهُ يَتَغَيَّرُ حَتَّى رَعَدَ كُمُّ قَمِيصِهِ، فَقُلْنَا: مَا لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟، قَالَ: مَا تَسْمَعُونَ مَا أَسْمَعُ؟ قُلْنَا: وَمَا ذَاكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟، قَالَ: هٰذَانِ رَجُلَانِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا عَذَابًا شَدِيدًا فِي ذَنْبٍ هَيِّنٍ، قُلْنَا: مِمَّ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟، قَالَ: كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ، وَكَانَ الْآخَرُ يُؤْذِي النَّاسَ بِلِسَانِهِ، وَيَمْشِي بَيْنَهُمْ بِالنَّمِيمَةِ فَدَعَا بِجَرِيدَتَيْنِ مِنْ جَرَائِدِ النَّخْلِ، فَجَعَلَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، قُلْنَا: وَهَلْ يَنْفَعُهُمَا ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟، قَالَ: نَعَمْ، يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا دَامَا رَطْبَتَيْنِ. (5: 9)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے۔ ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت تبدیل ہوگئی' یہاں تک کہ آپ کے قمیض کی آستین کپکپانے لگی۔ ہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! آپ کو کیا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میں سن رہا ہوں کیا تم بھی وہ سن رہے ہو۔ ہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کیا چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دولوگوں کو ان کی قبروں میں دو ہلکے گناہ کی وجہ سے شدید عذاب ہورہا ہے۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان میں سے ایک شخص پیشاب سے بچتا نہیں تھا' اور دوسرا شخص اپنی زبان کے ذریعے لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا' اوران کے درمیان چغلی کیا کرتا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی شاخوں میں سے دو شاخیں منگوائی اور آپ نے ہر ایک کی قبر پر اسے گاڑ دیا۔ ہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا ان دونوں کو اس کا کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں۔ جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہو جاتیں ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِحَطِّ الْخَطَايَا، وَكَتْبِهِ الْحَسَنَاتِ عَلٰى مُسَبِّحِهِ

اس فضیلت کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو عطا کی ہے' جو اس کی تسبیح بیان کرتا ہے وہ یہ کہ وہ اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں نوٹ کر دیتا ہے

825 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى الْجُهَنِيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيَعْجَزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْتَسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ ؟ فَسَاَلَهُ نَاسٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: وَكَيْفَ يَكْتَسِبُ اَحَدُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟، قَالَ: يُسَبِّحُ اللّٰهَ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ، فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ حَسَنَةٍ، وَيَحُطُّ عَنْهُ اَلْفَ سَيِّئَةٍ . (2:1)

مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص یہ کر سکتا ہے کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمایا کرے' تو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں نے آپ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھ لے گا وہ اس کے ایک ہزار گناہوں کو مٹا دے گا۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْاَمْرِ بِغَرْسِ النَّخِيْلِ فِي الْجِنَانِ لِمَنْ سَبَّحَهُ مُعَظِّمًا لَهُ بِهِ

اس فضیلت کا تذکرہ' جو اللہ نے اس شخص کو عطا کی ہے' جو اس کی پاکی بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں کھجور کے درخت لگانے کا حکم دے دیتا ہے' تاکہ اس کی عزت افزائی ہو

826 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

825- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 1/185، ومسلم (2698) في الذكر والدعاء. باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، من طريق عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (80) من طريق سفيان، وابن أبي شيبة 10/294، من طريق مروان بن معاوية، وأحمد 1/174، والنسائي في عمل اليوم والليلة (152) من طريق شعبة، وأحمد 1/180، والترمذي (3463) في الدعوات، من طريق يحيى القطان، وأحمد 1/185، والبغوي (1266)، من طريق يعلى بن عبيد.

حَجَّاجُ الصَّوَّافُ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، غُرِسَتْ لَهٗ بِهٖ نَخْلَةٌ فِى الْجَنَّةِ. (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سبحان الله و بحمده پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں حجاج صواف نامی راوی منفرد ہے

827 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِيُّ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، غُرِسَ لَهٗ شَجَرَةٌ فِى الْجَنَّةِ. (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سبحان الله العظيم پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيْحِ عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد' اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر تسبیح بیان کرنے کا حکم کے ہونے کا تذکرہ

828 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

826- رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أبا الزبير فمن رجال مسلم وقد عنعن، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/290، والبغوي (126)، والترمذي (3464) في الدعوات، من طرق عن روح بن عبادة، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (827)، والحاكم 1/501 و512، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي، وأورده الحاكم شاهدًا لحديث أبي هريرة عنده 1/512.

827- مؤمل بن إسماعيل: سيّء الحفظ، وباقي رجاله ثقات وأخرجه الترمذي (3465) في الدعوات، عن محمد بن رافع، حدثنا المؤمل، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق حجاج الصواف، عن أبي الزبير، به. فانظر تخريجه ثمت. 828- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/325 و429، 430، والترمذي (3555) في الدعوات، والنسائي 3/77 في السهو: باب نوع آخر من التسبيح، وفي عمل اليوم والليلة (163) و(164) من طريقين عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2726) في الذكر والدعاء. باب التسبيح أول النهار وعند النوم، وابن ماجة (3808) في الأدب. باب فضل التسبيح، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن بشر، والنسائي في عمل اليوم والليلة (165)

شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُسَبِّحُ، ثُمَّ انْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالَ: مَا زِلْتِ قَاعِدَةً؟، قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ لَوْ عُدِلْنَ بِهِنَّ عَدَلَتْهُنَّ، اَوْ لَوْ وُزِنَّ بِهِنَّ وَزَنَتْهُنَّ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (1: 104)

سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت تسبیح پڑھ رہی تھی۔ پھر آپ اپنے کام کے سلسلے میں تشریف لے گئے پھر دوپہر کے وقت آپ واپس تشریف لائے' تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم اس وقت سے اب تک بیٹھی ہوئی ہو؟ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی کلمات کی تعلیم نہ دوں اگر (انہیں تمہارے پڑھے ہوئے کلمات) کے ساتھ ملایا جائے' تو وہ زیادہ ہوں اور اگر ان کا وزن ان کے وزن کے ساتھ ملایا جائے' تو وہ زیادہ وزنی ہوں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''سبحان الله عدد خلقه'' اللہ تعالیٰ کی میں اتنی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر ہو۔ یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے سبحان الله زينة عرشه میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہو' جو اس کے عرش کے وزن جتنی ہو۔ یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے۔ سبحان الله رضا نفسه (میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق ہو) یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے اور سبحان الله مداد كلماته میں اس کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کے کلمات کے سیاہی جتنی ہو) یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِ الْمَرْءِ بِالتَّسْبِيْحِ، وَالتَّحْمِيْدِ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ

تسبیح اور تحمید کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا آدمی کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ (اس تسبیح اور تحمید) کی تعداد متعین ہو

829 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبَجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ

829- إسناده صحيح، وهو في شرح البينة (1262) من رواية أحمد بن أبي بكر، عن مالك، وهو في الموطأ 1/209-210 برواية يحيى بن يحيى، باب ما جاء في ذكر الله تعالى. ومن طريق مالك أخرجه ابن أبي شيبة 10/290، وأحمد 2/302 و515، والبخاري (6405) في الدعوات: باب فضل التسبيح، ومسلم (2691) في الذكر: باب فضل التهليل والتسبيح، والترمذي (3466) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (826)، وابن ماجة (3812) في الأدب. باب فضل التسبيح. وسيورده المؤلف برقم (859).

مَّالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، فِىْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ . (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزانہ سو مرتبہ سبحان اللّٰه و بحمدهٖ پڑھتا ہے اس کے گناہ ختم کر دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔

ذِكْرُ التَّسْبِيحِ الَّذِىْ يَكُوْنُ لِلْمَرْءِ اَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِهٖ رَبَّهٗ بِاللَّيْلِ مَعَ النَّهَارِ، وَالنَّهَارِ مَعَ اللَّيْلِ

اس تسبیح کا تذکرہ جسے پڑھنا دن کے ہمراہ رات بھر اور رات کے ہمراہ دن بھر اپنے پروردگار کا ذکر کرنے سے افضل ہے

830 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنِى ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، فَقَالَ: مَاذَا تَقُوْلُ يَا اَبَا اُمَامَةَ؟ قَالَ: اَذْكُرُ رَبِّىْ، قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَكْثَرَ اَوْ اَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ؟ اَنْ تَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِى الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِى الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَىْءٍ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَىْءٍ، وَتَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ . (2:1)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابو امامہ تم کیا پڑھ رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں اپنے پروردگار کا ذکر کر رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے دن کے ہمراہ تمہارے رات بھر ذکر کرنے اور تمہارے رات کے ہمراہ دن بھر ذکر کرنے سے زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) افضل

830- إسناده حسن، من أجل ابن عجلان وهو محمد، ويحيى بن أيوب: هو الغافقي، وابن أبي مريم هو: سعيد بن الحكم الجمحي المصري. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (166) من طريق إبراهيم بن يعقوب، عن ابن أبي مريم، به. وأخرجه أحمد 5/249 عن أبي الوليد الطيالسي، عن أبي عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِيْ أمامة. وصححه الحاكم 1/513 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبيُّ، وهو كما قالا. وأخرجه الطبراني في الكبير (7930) وفي سنده ليث بن أبي سليم وهو سيّىء الحفظ، وأخرجه أيضًا برقم (8122)، وأورده الهيثمي في المجمع 10/93، وقال: رواه الطبراني من طريقين، وإسناد أحدهما حسن.

ہوں تم یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کے مخلوق کی تعداد کے برابر ہو۔ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کو بھر دے، میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو آسمان اور زمین کے درمیان والی جگہ کو بھر دے۔ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اتنی تعداد میں ہو جس کو اس کی کتاب نے گھیرا ہوا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر شے کی تعداد جتنی ہو اور میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر چیز کو بھر دے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) الحمد للہ بھی اس کی مانند پڑھو۔

ذِكْرُ التَّسْبِيحِ الَّذِي يُحِبُّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، وَيَثْقُلُ مِيزَانُ الْمَرْءِ بِهٖ فِي الْقِيَامَةِ

اس تسبیح کا تذکرہ جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور قیامت کے دن اس کی وجہ سے آدمی کا میزان وزنی ہوگا

831 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ. (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں۔ رحمان کے نزدیک پسندیدہ ہے میزان میں وہ بھاری ہوں گے وہ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم ہیں''۔

ذِكْرُ التَّسْبِيحِ الَّذِي يُعْطِي اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَرْءَ بِهٖ زِنَةَ السَّمَاوَاتِ ثَوَابًا

اس تسبیح کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آدمی کو آسمانوں کے وزن جتنا اجر و ثواب عطا کرتا ہے

832 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

831- إسناده صحيح، أبو زرعة هو ابن عمرو، تحرف في مطبوع الترمذي إلى عن عمرو وأخرجه ابن أبي شيبة 10/288، 289، وأحمد 2/232، والبخاري (6406) في الدعوات: باب فضل التسبيح، و (6682) في الإيمان والنذور: باب إذا قال: والله لا أتكلم اليوم فصلى، و (7563) في التوحيد: باب قوله تعالى: (ونضع الموازين القسط ليوم القيامة) ومسلم (2694) في الذكر: باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، والبغوي (1264)، والترمذي (3467) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (830)، وابن ماجة (3806) في الأدب: باب فضل التسبيح، والبيهقي الأسماء والصفات ص 499. وسيعيده المؤلف برقم (841).

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَجُوَيْرِيَةُ جَالِسَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَجَعَ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ،

فَقَالَ: لَنْ تَزَالِي جَالِسَةً بَعْدِي؟ ، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: لَقَدْ قُلْتُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِهِنَّ لَوَزَنَتْهُنَّ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ. (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: جُوَيْرِيَةُ هِيَ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ اس وقت حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ دن چڑھنے کے بعد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا: تم میرے بعد اسی طرح بیٹھی رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے چار کلمات پڑھے تھے۔ اگر ان کا وزن ان کے ساتھ کیا جائے تو وہ کلمات وزنی ہوں گے۔ (وہ یہ ہیں:)

"میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کے ہمراہ اس کی حمد بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہے اور اس کی کلمات کی سیاہی جتنی اور اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن جتنی ہو"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جویریہ (نامی خاتون) جناب حارث بن عبدالمطلب کی صاحبزادی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِكْثَارِ لِلْمَرْءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّمْجِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا رَجَاءَ ثِقَلِ الْمِيْزَانِ بِهٖ فِي الْقِيَامَةِ

آدمی کے لئے بکثرت تسبیح، تحمید، تمجید، تہلیل اور تکبیر کہنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

یہ اُمید رکھتے ہوئے کہ اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس کا میزان وزنی ہوگا

833 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، وَابْنُ جَابِرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَّامٍ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلْمٰى رَاعِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقِيْتُهُ بِالْكُوْفَةِ فِيْ

832–وأخرجه أحمد 1/258 عن أسود بن عامر، ومسلم (2726) (79) في الذكر والدعاء: باب التسبيح أول النهار وعند النوم، عن قتيبة بن سعد، وعمرو الناقد، وابي ابي عمر، وأبو داوُد (1503) في الصلاة. باب التسبيح بالحصى، عن داوُد بن أميه، والنّسائي في عمل اليوم والليلة (161) عن ابن المقرىء محمد بن عبد الله بن يزيد، والبغوى في شرح السنة (1297) من طريق على بن المديني، كلهم عن سفيان، بهذا الاسناد. وقد تقدم برقم (828) من طريق شعبة عن محمد بن عبد الرحمٰن.

مَسْجِدِهَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ بِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ . (2:1)

❁❁ ابوسلمیٰ جو نبی اکرم ﷺ کے چرواہے ہیں۔ میری ان سے ملاقات کوفہ کی مسجد میں ہوئی' تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔ وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بہت خوب بہت خوب نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے پانچ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا (یہ پانچ چیزیں) میزان میں کتنی وزنی ہیں۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللّٰہ اور اللہ اکبر پڑھنا اور یہ کہ کسی مسلمان کا نیک بچہ فوت ہو جائے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْاِنْسَانِ بِمَا وَصَفْنَا يَكُوْنُ خَيْرًا لَهٗ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَهٗ

اس بات کا بیان کہ آدمی کا یہ کہنا' جو ہم ذکر کر چکے ہیں' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے جس بھی چیز پر بھی سورج طلوع ہوتا ہے' وہ اسے مل جائے

834 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ بِاَرْغِيَانَ بِقَرْيَةِ سَبَنْجَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَاَنْ اَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ . (2:1)

833– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، غير شيخ ابن حبان وهو ثقة. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (167) ، والدولابي في الأسماء والكنى 1/36، وابن سعد في الطبقات 6/58، وابن أبي عاصم في السنة 2/363، والطبراني في الكبير 22/348 من طرق عن الوليد بن مسلم، به، وصححه الحاكم 1/511، وأقره الذهبي. وأورده الهيثمي في المجمع 10/88، وقال: رواه الطبراني من طريقين، ورجال أحدهما ثقات.وأخرجه أحمد 3/443 و 4/237 عن عفان بن مسلم، عن أبان العطار، عن يحيى ابن أبي كثير، عن زيد عن أبي سلام عن مولى لرسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال ... وأخرجه أحمد 5/366 عن يزيد، عن هشام الدستوائي، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلام، أن رجلًا حدثه، أنه سمع النبي.... قال الهيثمي: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح. المجمع .10/88 .

834– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/288 عن أبي معاوية، به.

وأخرجه مسلم (2695) في الذكر: باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ، والترمذي (3597) في الدعوات: باب في العفو والعافية، عن أبي كريب، والنسائي في عمل اليوم والليلة (835) عن أحمد بن حرب، والبغوي (1277).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پڑھ لینا لو میرے نزدیک ہر اس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے' جس پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ اَحَبِّ الْكَرَمِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین کلمات میں سے ایک ہیں

835 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمِيلَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. (1: 104)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام چار کلمات ہیں: سبحان اللہ و الحمد للہ، ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ خَيْرِ الْكَلِمَاتِ لَا يَضُرُّ الْمَرْءُ بِاَيِّهِنَّ بَدَاَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ کلمات بہترین کلمات میں سے ایک ہیں اور آدمی ان میں سے جس کے ذریعے بھی آغاز کرے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا

836 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ، لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. (1: 104)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہترین کلام چار کلمات ہیں تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ ان میں سے کسی کے ذریعے بھی آغاز کر لو''۔

سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيرِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَمَا هُوَ خَالِقُهُ

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر اتنی تعداد میں کہنے کا تذکرہ' جو اس تعداد کے مطابق ہو جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور جسے اس نے پیدا کرنا ہے

837 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ هِلَالٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهَا،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ فِيْ يَدِهَا نَوًى اَوْ حَصًى تُسَبِّحُ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا وَاَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ. (1: 184)

۞۞ عائشہ بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص) بیان نقل کرتی ہیں۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس تشریف لے گئے جن کے ہاتھ میں گٹھلیاں تھیں۔ جن پر وہ گن کر تسبیحات پڑھ رہی تھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لئے زیادہ آسان اور زیادہ فضیلت والی ہو (وہ یہ کلمات ہے)

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد کے مطابق ہو جنہیں آسمان میں پیدا کیا میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد کے مطابق ہو جنہیں زمین میں پیدا کیا پاکی بیان کرتا ہوں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جنہیں پیدا کرتا ہے۔

''پھر تم اللہ اکبر بھی اسی کی مانند کہو الحمد للہ بھی اسی کی مانند کہو لا الہ الا اللہ الا اللہ بھی اسی کی مانند کہو اور ولا حول ولا قوة بھی اسی کی مانند پڑھو''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْعَبْدِ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً، وَكَذٰلِكَ التَّكْبِيرُ وَالتَّحْمِيْدُ وَالتَّهْلِيْلُ

اللہ تعالیٰ کا بندے کے لئے' ہر تسبیح کے عوض میں صدقہ نوٹ کرنا اور اسی طرح تکبیر' تحمید اور تہلیل کے عوض میں بھی (صدقہ نوٹ کرنا)

838 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلٰى اَبِيْ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ،

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاَجْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ بِهٖ، كُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَاَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ. (2:1)

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! صاحب حیثیت لوگ اجر لے گئے ہیں۔ وہ نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں' لیکن وہ اپنے اضافی مال کو صدقہ کردیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہ چیز نہیں بنائی جسے تم صدقہ کیا کرو۔ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ الحمدللہ کہنا صدقہ ہے لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ مِنْ اَفْضَلِ الْكَلَامِ لَا حَرَجَ عَلَى الْمَرْءِ بِاَيِّهِنَّ بَدَاَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے تسبیح تحمید اور تہلیل اور تکبیر کے بارے میں' جو یہ چیز بیان کی ہے کہ یہ افضل بہترین کلام ہے' تو اس میں آدمی کو کوئی حرج نہیں ہوگا کہ وہ ان میں سے جس سے چاہے آغاز کرے

839 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ، لَا تُبَالِيْ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. (2:1)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا کلام چار کلمات ہیں تم اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ کس کے ذریعے آغاز کرتے ہو۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم لا الہ الا اللہ واللہ اکبر''

838- وأخرجه أبو داؤد (5243) و (5244) في الأدب: باب في إماطة الأذى عن الطريق من طرق عن واصل، به، وفي الباب عن أبي هريرة عند البخاري (843) في الأذان. باب صفة الصلاة، و (6329) في الدعوات. باب الدعاء بعد الصلاة، ومسلم (595) في المساجد. باب استحباب الذكر بعد الصلاة والنسائي في عمل اليوم والليلة (146)، وعن أبي الدرداء عند النسائي (147) و (148) و (149) و (150) و (151). 839- إسناده صحيح، وأخرجه الطيالسي (899)، وأحمد 5/11، والنسائي في عمل اليوم والليلة (847) من طريق محمد بن جعفر. وأخرجه أحمد 5/20، وابن ماجة (3811) في الأدب: باب فضل التسبيح. وتقدم برقم (835) من رواية هلال بن يساف. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه (720) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، و (1006) في الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف. أخرجه أحمد 5/167 و 168 من طرق: عن مهدي بن ميمون به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَلِمَاتِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا مَعَ التَّبَرِّي مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ اِلَّا بِاللّٰهِ مَعَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ کلمات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے جس میں ''لا حول و لا قوة الا باللّٰه'' پڑھا جاتا ہے تو یہ باقی رہ جانے والی نیکیوں کے ساتھ ہے

840 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ، قِيْلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: التَّكْبِيْرُ، وَالتَّهْلِيْلُ، وَالتَّسْبِيْحُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ . (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''باقی رہنے والی نیکیوں کی کثرت کرو' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد سبحان اللہ' الحمد اللہ' اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ پڑھنا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَقْرِيْنِ التَّعْظِيْمِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِلَى التَّسْبِيْحِ اِذْ هُوَ مِمَّا يُثْقِلُ الْمِيْزَانَ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کا حکم ہونا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت والے کلمات کو اس کی تسبیح کے کلمات کے ساتھ ملا دیا جائے کیونکہ یہ چیز قیامت کے دن میزان کو وزنی کر دے گی

841 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَزُّوْزُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَابِدُ بِطَرَسُوْسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ . (1: 104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر آسان ہیں اور میزان میں وزنی ہوں گے۔ (وہ یہ ہیں:) سبحان اللہ و بحمدہ

840- إسناده ضعف، دراج في رواية عن أبي الهيثم ضعيف، وأخرجه الطبرى 15/255 عن يونس، والحاكم 1/512 من طريق أحمد بن عيسى المصرى، بهذا الاسناد . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. واورده السيوطى فى الدر 4/224 . وأخرجه أحمد 3/75 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دراج، به. وله شواهد أخر انظرها فى الدر المنثور 4/224-225.

سبحان الله العظيم''

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ عَقْدِ الْمَرْءِ التَّسْبِيْحَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالتَّقْدِيسَ بِالْاَنَامِلِ اِذْ هُنَّ مَسْؤُولَاتٌ وَمُسْتَنْطَقَاتٌ

اس بات کا مستحب ہونا کہ آدمی اپنی تسبیح و تہلیل، تقدیس کے کلمات کو انگلیوں کے پوروں پر شمار کرے کیونکہ ان سے حساب لیا جائے گا اور انہیں گویائی عطا کی جائے گی

842 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ هَانِءَ بْنَ عُثْمَانَ، عَنْ اُمِّهِ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ، عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ، وَكَانَتْ اِحْدَى الْمُهَاجِرَاتِ، قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ، وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ، فَاِنَّهُنَّ مَسْؤُولَاتٌ وَمُسْتَنْطَقَاتٌ. (2 :1)

✿✿ حمیضہ بنت یاسر اپنی دادی سیّدہ یسیرہ کا بیان نقل کرتی ہیں: یہ ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہے وہ بیان کرتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم خواتین تسبیح تہلیل اور تقدیس پڑھا کرو اور اپنی انگلیوں کے پوروں پر انہیں شمار کیا کرو کہ ان سے سوال کیا جائے گا اور انہیں گویائی عطا کی جائے گی۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلَ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ

نبی اکرم ﷺ کا اس عمل کو اختیار کرنے کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

843 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِیُّ، حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِیٍّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متنِ حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَدِهٖ. (2 :1)

842– هو في المصنف لابن أبي شيبة 10/289، وأخرجه أحمد 6/370–371، وابن سعد في الطبقات 8/310، والترمذي (3583)، والطبراني في الكبير 25/73 (181) من طرق وأخرجه أبو داؤد (1501)، والطبراني 25/74 من طريق مسدد .

843–وأخرجه أبو داؤد (1502) في الصلاة: باب التسبيح بالحصى، والترمذي (3411) في الدعوات، و (3486) باب ما جاء في عقد التسبيح باليد، والنسائي 3/79 في السهو: باب عقد التسبيح، والحاكم 1/547، والبيهقي 2/253، والبغوي (1268)، من طرق عن عثام بن علي، بهذا الإسناد.وأخرجه الحاكم 1/547 من طريق عفان، والبيهقي في السنن 2/253 من طريق آدم بن أبي إياس، كلاهما عن شعبة، عن عطاء، به.وصححه الذهبي في المختصر .وأخرجه مطولاً أحمد في المسند 2/160، 161 و 204، 205، وأبو داؤد (506) في الأدب: باب في التسبيح عند النوم، والترمذي (3410) في الدعوات، والنسائي 3/74 في السهو: باب عدد التسبيح بعد التسليم، من طرق عن عطاء، به.

❀❀ ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دست مبارک پر تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى حَامِدِهٖ بِإِعْطَائِهٖ مِلْءَ الْمِيْزَانِ ثَوَابًا فِي الْقِيَامَةِ

اللہ تعالیٰ کا اپنی حمد بیان کرنے والے شخص کو یہ فضیلت عطا کرنا کہ قیامت کے دن اسے میزان بھر کر اجر وثواب عطا کرے گا

844 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ اَخِيهِ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ سَلَّامٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْاِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ، وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيرُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّدَقَةُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا، اَوْ مُوْبِقُهَا. (2:1)

❀❀ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اچھی طرح وضو کرنا نصف ایمان ہے۔ الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ' الحمد للہ' اللہ اکبر پڑھنا آسمانوں اور زمین کے (درمیان کی جگہ کو) بھر دیتا ہے نماز نور ہے زکوۃ برہان ہے صدقہ روشنی ہے قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے ہر شخص نکلتا ہے اور وہ اپنے آپ کا سودا کرتا ہے' تو یا' تو خود کو آزاد کروالیتا ہے یا خود کو غلام بنالیتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْحَمْدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّذِيْ يُكْتَبُ لِلْحَامِدِ رَبِّهٖ بِهٖ مِثْلَهُ سَوَاءٌ كَاَنَّهُ قَدْ فَعَلَهُ

اللہ تعالیٰ کی حمد ایسے الفاظ میں کرنے کا تذکرہ' ان الفاظ کے ہمراہ اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے کے لئے اس کی مانند کلمات نوٹ کر لئے جاتے ہیں گویا کہ اس نے ایسا کیا ہے

845 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ حَفْصٍ ابْنِ اَخِيْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَلْقَةِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكُمْ

844- إسناده صحيح . وأخرجه ابن ماجة (280) في الطهارة: باب الوضوء شطر الإيمان، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (169) من طريق عيسى بن مساور، وأخرجه أحمد 5/342 و 343، ومسلم (223) في الطهارة: باب فضل الوضوء والترمذي (3517) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (168) ، من طرق عن أبان بن يزيد .

السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَلَمَّا جَلَسَ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَرَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا، قَالَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدِ ابْتَدَرَهَا عَشَرَةُ اَمْلَاكٍ كُلُّهُمْ حَرِيصٌ عَلَى اَنْ يَكْتُبُوهَا، فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُونَهَا، فَرَجَعُوهُ اِلَى ذِي الْعِزَّةِ جَلَّ ذِكْرُهُ، فَقَالَ: اكْتُبُوهَا كَمَا، قَالَ عَبْدِي. (1: 2)

قَالَ الشَّيْخُ: مَعْنَى قَالَ عَبْدِي فِي الْحَقِيقَةِ: اَنِّي قَبِلْتُهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور حاضرین کو بھی سلام کیا۔ اس نے کہا: السلام علیکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ' یا' وہ شخص بیٹھ گیا تو اس نے کہا:

''اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو پاک ہو اس میں برکت موجود ہو' جسے ہمارا پروردگار پسند کرے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے دریافت کیا: تم نے کیا کلمات کہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ کلمات اس نے دوبارہ دوہرا دیئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بارہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کی یہ خواہش تھی وہ اسے نوٹ کر لے پھر انہیں یہ سمجھ نہیں آئی وہ اسے کیسے نوٹ کریں۔ وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اسے ایسے نوٹ کر لو جس طرح میرے بندے نے کہے ہیں''۔

شیخ کہتے ہیں: ''میرے بندے نے کہا:'' کا مطلب درحقیقت یہ ہے' میں نے اس کو قبول کر لیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ اَفْضَلِ الدُّعَاءِ، وَالتَّهْلِيلَ لَهُ مِنْ اَفْضَلِ الذِّكْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا' دعا میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھنا ذکر میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

846 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْاَنْصَارِيُّ، مِنْ وَلَدِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

845– رجاله ثقات، إلا أن خلف بن خليفة اختلط بآخرة، وقد أخرج له مسلم من رواية قتيبة عنه وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (341) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/158 عن حسين بن محمد، عن خلف بن خليفة، به. وأخرجه أحمد 3/167، ومسلم (600) في المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة، والنسائي 2/132، 133 في الافتتاح، من طرق.

(متن حدیث): اَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ. (1: 2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللّٰہ اور سب سے افضل دعا الحمد للّٰہ'' ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَا هَدَاهُ لِلْاِسْلَامِ اِذَا رَاَى غَيْرَ الْاِسْلَامِ، اَوْ قَبْرَهُ

بندہ مسلمان کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اس بات پر بیان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طرف اس کی رہنمائی کی ہے ایسا وہ اس وقت کرے جب وہ کسی غیر اسلامی چیز کو یا کسی غیر مسلم کی قبر کو دیکھے

847 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ النَّقَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا مَرَرْتُمْ بِقُبُوْرِنَا وَقُبُوْرِكُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَخْبِرُوْهُمْ اَنَّهُمْ فِي النَّارِ. (1: 83)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمُسْلِمَ اِذَا مَرَّ بِقَبْرِ غَيْرِ الْمُسْلِمِ، اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى هِدَايَتِهِ اِيَّاهُ الْاِسْلَامَ، بِلَفْظِ الْاَمْرِ بِالْاِخْبَارِ اِيَّاهُ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يُّخَاطَبَ مَنْ قَدْ بَلِيَ بِمَا لَا يَقْبَلُ عَنِ الْمُخَاطِبِ بِمَا يُخَاطِبُهُ بِهِ

''جب تم زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہماری اور اپنی یعنی (ہماری اور اپنے رشتے داروں) کی قبروں سے گزرو تو انہیں بتادو وہ لوگ جہنم میں ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو یہ حکم دیا ہے: جب وہ کسی غیر مسلم کی قبر کے پاس سے گزرے تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام کی ہدایت نصیب کی ہے۔ یہاں ''امر'' کے لفظ کے ذریعے اس بات کی اطلاع دی گئی ہے: وہ اہل جہنم (میں سے) ہے کیونکہ یہ بات ناممکن ہے: ان کو مخاطب کیا جائے جو بوسیدہ ہو

846– إسناده حسن، وأخرجه الترمذي (3383) في الدعوات. باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (831)، والحاكم 1/503 وصححه ووافقه الذهبي، وأخرجه ابن ماجة (3800) في الأدب: باب فضل الحامدين، وابن أبي الدنيا في الشكر ص 37، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 105، وفي شعب الإيمان 2/1/128 والخرائطي في فضيلة الشكر ص 35، والبغوي (1269)، والحاكم 1/498، عن طرق عن موسى ابن ابراهيم الأنصاري، به.

847– إسناده ضعيف جدًا، وأخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة برقم (599) بن طريق أبي يعلى، عن الحارث بن سريج، به ويغني عنه حديث سعد بن أبي وقاص عند البزار 1/64، 65، والطبراني (326)، وابن السني (600)، والبيهقي في دلائل النبوة 1/191، 192، والضياء في المختارة 1/333 .

چکے ہیں اور مخاطب کی طرف سے خطاب کو قبول نہیں کر سکتے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْحَمْدِ لِلّٰهِ عَلٰى عِصْمَتِهِ اِيَّاهُ عَمَّا خَرَجَ اِلَيْهِ مَنْ حَادَ عَنْهُ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر اللہ تعالیٰ کی حمد اس حوالے سے لازم ہوتی ہے کہ اس نے آدمی کو اس چیز سے بچایا ہے جس سے منہ موڑ کر وہ شخص اس کی طرف آیا ہے

848 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: كَذَّبَنِيْ عَبْدِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، تَكْذِيبِيْ اَنْ يَقُوْلَ: اِنِّيْ يُعِيْدُنَا كَمَا بَدَاَنَا، وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ اَنْ يَقُوْلَ: اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا، وَاِنِّي الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ. (3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے مجھے جھوٹا قرار دیا حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا اور اس نے مجھے برا کہا ہے حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اس کا مجھے جھوٹا قرار دینا یہ ہے کہ وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ نے جیسے ہمیں پہلے پیدا کیا ہے دوبارہ ہمیں کیسے پیدا کرے گا اس کا مجھے برا کہنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے حالانکہ اس کا یہ کہنا جبکہ میں ''صمد'' ہوں میں نے کسی کو جنم نہیں دیا مجھے جنم نہیں دیا گیا اور میرا کوئی ہمسر نہیں ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّهْلِيْلِ الَّذِيْ يُعْطِي اللّٰهُ مَنْ هَلَّلَهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ثَوَابَ عِتْقِ رَقَبَةٍ

اس تہلیل کی صفت کا تذکرہ (یعنی ان کلمات کا تذکرہ جنہیں دس مرتبہ پڑھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے)

849 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

848–وأخرجه البخاري (3193) في بدء الخلق، و (4974) في التفسير، والنسائي 4/112 في الجنائز: باب أرواح المؤمنين، من طرق عن أبي الزناد، بن الأعرج، عن أبي هريرة.وأخرجه أحمد 2/350 بن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي يونس، عن أبي هريرة.

قَدِيرٌ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ عَمَلًا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے: ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

جو شخص روزانہ سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ ایک سو نیکیاں لکھ لی جائیں گی۔ ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور یہ بات اس دن میں شام تک شیطان سے اس کے بچاؤ کا ذریعہ بن جائے گی اور اس دن میں کسی بھی شخص نے اس شخص کے عمل سے افضل کوئی عمل نہیں کیا ہوگا ماسوائے اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ تعداد میں اس کلمے کو پڑھا ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا يُعْطِي الْمُهَلِّلَ لَهُ بِمَا وَصَفْنَا ثَوَابَ رَقَبَةٍ لَوْ اَعْتَقَهَا اِذَا اَضَافَ الْحَيَاةَ وَالْمَمَاتَ فِيْهِ اِلَى الْبَارِئِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس طریقے کے مطابق ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے والے شخص کو غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے' جبکہ آدمی اس میں زندگی اور موت کی نسبت اپنے خالق کی طرف کرلے

850 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ نَافِلَةُ الْحَسَنِ بْنِ عِيْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّهُ، قَالَ: سَمِعْتُ زُبَيْدًا الْاِيَامِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ اَوْ نَسَمَةٍ. (2:1)

849- إسناده صحيح، وهو في الموطأ 1/209 في القرآن: باب ما جاء في ذكر الله تبارك وتعالى، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/302 و375، والبخاري (3293) في بدء الخلق: باب صفة إبليس، و (6403) في الدعوات: باب فضل التهليل، ومسلم (2691) في الذكر والدعاء: باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، والترمذي (3468) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (25)، وابن ماجة (3798) في الأدب: باب فضل لا إله إلا الله، والبغوي (1272). وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (26).

850- إسناده قوي. وأخرجه أحمد 4/285 عن عفان، عن محمد بن طلحة، عن طلحة بن مصرف، بهذا الاسناد. وأخرجه أحمد 4/285 عن عفان، و 4/304. وأخرجه أحمد 4/286، 287 عن أبي معاوية.

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھتا ہے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کی ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے۔ وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: غلام آزاد کرنے (یا گردن آزاد کرنے) کی مانند ہے۔

ذِكْرُ الْكَلِمَاتِ الَّتِيْ اِذَا، قَالَهَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهَا

ان کلمات کا تذکرہ' جب بندہ مسلم ان کلمات کو پڑھتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتا ہے

851 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا، وَاَنَا اَكْبَرُ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِي، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا لَا شَرِيْكَ لِي، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا، لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، وَقَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِيْ. (1: 104)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھتا ہے' تو پروردگار اس کی تصدیق بیان کرتا ہے' اس نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں سب سے بڑا ہوں لا الٰـہ الا اللّٰہ وحدہ' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: اس نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ صرف میں معبود ہوں اور جب بندہ لا الٰـہ الا اللّٰـہ کہتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتا ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میرا کوئی شریک نہیں ہے' جب بندہ لا الٰـہ الا اللّٰـہ پڑھتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ بادشاہی میرے لئے ہے اور حمد میرے لئے مخصوص ہے اور بندہ جب لا الٰـہ الا اللّٰـہ لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ پڑھتا ہے اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْاِحْرَازِ بِذِكْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي اَسْبَابِهِ دُوْنَ الْاِتِّكَالِ عَلٰى قَضَاءِ اللّٰهِ فِيْهَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے اسباب کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے انہیں محفوظ کرے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر تکیہ نہ کرے

852 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْ مَوْدُوْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تَفْجَاْهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ لَمْ تَفْجَاْهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ. (1: 2)

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھ لے:

''اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جس کے اسم کے ہمراہ کوئی چیز زمین اور آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

تو شام تک اسے کوئی اچانک آزمائش درپیش نہیں ہوگی اور اگر وہ شام کے وقت انہیں پڑھ لے گا تو صبح تک اسے کوئی آزمائش درپیش نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْاَحْوَالِ حَذَرَ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَوَاضِعُ عَلَيْهِ تِرَةً فِي الْقِيَامَةِ

ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا مستحب ہونا اس چیز سے بچتے ہوئے کہ

852–وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند 1/72، وأبو داوٗد (5089) في الأدب باب ما يقول إذا أصبح، والطحاوي في مشكل الآثار 4/171 والبغوي (1326)، من طرق عن أبي ضمرة أنس بن عياض، بهذا الإسناد. وأخرجه ابو داوٗد (5088) في الأدب، عن عبد الله بن مسلمة، عن أبي مودود عمن سمع أبان بن عثمان، به. وأخرجه أبو داوٗد الطيالسي ص 14 رقم (79) من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، عن أبيه، عن أبان، به، ومن طريق أبي داوٗد أخرجه البخاري في الأدب المفرد برقم (660)، والترمذي (3388) في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، والنسائي في عمل اليوم والليلة (346)، وابن ماجة (3869) في الأدب: باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى. وأخرجه أحمد 1/62 و 66، والحاكم 1/514 من طرق عن ابن أبي الزناد، عن أبيه، عن أبان، به. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وسيرد أيضًا برقم (862).

ان میں سے کچھ جگہیں قیامت کے دن حسرت کا باعث نہ ہوں

853 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً، وَمَا مَشٰى اَحَدٌ مَمْشًى لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً، وَمَا اَوٰى اَحَدٌ اِلٰى فِرَاشِهٖ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بھی کوئی شخص کسی محفل میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے' تو وہ ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی جب کوئی شخص کسی راستے پر چلتا ہے اور وہ اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو وہ اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی اور جب کوئی شخص اپنے بستر پر جاتا ہے اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو یہ اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی"۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفَى الْمَوْضِعَ الَّذِىْ يُذْكَرُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْهِ وَالْمَوْضِعَ الَّذِىْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس جگہ کی مثال بیان کرنا' جہاں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس جگہ کی مثال بیان کرنا' جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا

853- حديث صحيح، رجاله ثقات، إلا أن فيه عنعنة الوليد وهو مدلس، وأخرجه أبو داوُد (4856) في الأدب: باب كراهية إن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، والنسائي في عمل اليوم والليلة (404) عن قتية بن سعيد، عن الليث، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، به . وأخرجه أبو داوُد (5059) في الأدب. باب ما يقول عند النوم، عن حامد بن يحيى، عن أبي عاصم، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، به. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (405) عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، عن ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبرى، عن أبي إسحاق مولي عبد الله بن الحارث، عن أبي هريرة، به . وأخرجه أحمد 2/432 من طريق يحيي القطان وروح، والنسائي في عمل اليوم والليلة (406) من طريق يحيي القطان، كلاهما عن ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبرى، عن إسحاق مولي عبد الله بن الحارث، عن أبي هريرة، به . وأورده الهيثمي في المجمع 10/80 وقال. رواه أحمد، وابو إسحاق مولي عبد الله بن الحارث بن نوفل لم يوثقه أحد، ولم يجرحه، وبقية رجال أحد إسنادى أحمد رجال الصحيح قلت وأبو إسحاق مولي عبد الله بن الحارث، ذكره المزى في تهذيب الكمال في الكني، وذكره قبل ذلك فيمن اسمه إسحاق غير منسوب لكنه رجح أن الصواب أبو إسحاق، وقال الحافظ ابن حجر . ووقع في بعض النسخ من النسائي: عن أبي إسحاق، والثابت في رواية حمزة الحافظ إسحاق بغير أداة كنية، وكذا عند أحمد وأبي داوُد والطبراني في الدعاء وإسحاق المذكور ما عرفت من حاله شيئًا. انظر تهذيب الكمال 2/501، 502، و تهذيب التهذيب 1/258، و النكت الظراف .10/425 وصححه الحاكم 1/550 ووافقه الذهبي، لكن تحرف فيه إسحاق مولي عبد الله بن الحارث إلي إسحاق بن عبد الله بن الحارث . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (407) عن أحمد بن حرب، عن قاسم بن يزيد، عن ابن أبي ذئب، عن إسحاق عن أبي هريرة قال المزى: وهو وهم. يعني بإسقاط المقبرى انظر تحفة الأشراف .10/426 وأخرجه أحمد 2/446 و 481 و 484، والترمذى (3380) في الدعاء : باب في القوم يجلسون ولا يذكرون الله، واسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي (54) ، وأبو نعيم في الحلية 8/130، والبيهقي في السنن 3/210، والبغوى في شرح السنة (1254)

854 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِىْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِىْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. (1: 2)

۞۞ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا' ان کی مثال زندہ اور مردہ شخص جیسی ہے''۔

ذِكْرُ حُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ بِالْقَوْمِ يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ مَعَ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ عَلَيْهِمْ

فرشتوں کا ان لوگوں کو ڈھانپ لینے کا تذکرہ' جو اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں نیز ان لوگوں پر سکینت کا نازل ہونا

855 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ، قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ، اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. (1: 2)

۞۞ اغر کہتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کچھ لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں' تو فرشتے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر رحمت نازل ہوتی ہے اور ان لوگوں پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْقَوْمِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَعَ سُؤَالِهِمْ اِيَّاهُ الْجَنَّةَ وَتَعَوُّذِهِمْ بِهٖ مِنَ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کی مغفرت کر دینا' جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور جو اس سے جنت مانگتے ہیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں' ہم بھی اس سے پناہ مانگتے ہیں

856 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ،

854- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (6407) في الدعوات باب فضل ذكر الله عز وجل، ومسلم (779) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة النافلة في بيته، وجوازها في المسجد.

قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ، يَمْشُوْنَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُوْنَ الذِّكْرَ، فَاِذَا رَاَوْا اَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَاتِكُمْ، فَيَحُفُّوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ جَلَّ وَعَلَا، وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ، فَيَقُوْلُ: عِبَادِيْ مَا يَقُوْلُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ، يُسَبِّحُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ لَكَانُوْا اَشَدَّ تَسْبِيْحًا وَتَمْجِيْدًا وَتَكْبِيْرًا وَتَحْمِيْدًا، فَيَقُوْلُ: مَاذَا يَسْاَلُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَسْاَلُوْنَكَ يَا رَبِّ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ: هَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ قَدْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ طَلَبًا وَاَشَدَّ حِرْصًا، فَيَقُوْلُ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَتَعَوَّذُوْنَ بِكَ مِنَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: فَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ قَدْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ تَعَوُّذًا، فَيَقُوْلُ: فَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرنے کے علاوہ ہیں' وہ راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور ذکر کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ کچھ لوگوں کو دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہوں' تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں۔ اپنے مقصود کی طرف آ جاؤ پھر وہ آسمان تک اپنے پروں سے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے: میرے بندے کیا کہتے ہیں' تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! وہ تیری تسبیح اور تیری حمد بیان کرتے ہیں: پروردگار دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ زیادہ شدت کے ساتھ تیری تسبیح' تیری بزرگی تیری کبریائی' وہ تیری حمد بیان کرتے۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: وہ کیا چیز مانگتے ہیں۔فرشتے جواب دیتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی نہیں، پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا' تو فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو زیادہ شدت کے ساتھ اسے طلب کرتے اور زیادہ شدت کے ساتھ اس کے اصول کے خواہش مند ہوتے۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں وہ جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ پروردگار دریافت کرتا

586- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/447 من طريق إسرائيل، ومسلم (2700) في الذكر. باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، من طريق شعبة، والترمذي (3378) في الدعاء. باب ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله عز وجل ما لهم من الفضل.

ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں پروردگار دریافت کرتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو وہ زیادہ شدت کے ساتھ اس سے پناہ مانگتے' تو پروردگار فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کی مغفرت کردی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ جَالَسَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ يُسْعِدُهُ اللّٰهُ بِمُجَالَسَتِهِ اِيَّاهُمْ

اس بات کا بیان کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھتا ہے' تو اس شخص کے ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو بھی سعادت عطا کر دیتا ہے

857 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ، يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ، فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْهُمْ، فَيَقُوْلُ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يُكَبِّرُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيُسَبِّحُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ لَكَانُوْا لَكَ اَشَدَّ عِبَادَةً وَاَكْثَرَ تَسْبِيْحًا وَتَحْمِيْدًا وَتَمْجِيْدًا، فَيَقُوْلُ: وَمَا يَسْاَلُوْنِيْ؟، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: فَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا عَلَيْهَا اَشَدَّ حِرْصًا وَاَشَدَّ طَلَبًا، وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، فَيَقُوْلُ: وَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا مِنْهَا اَشَدَّ فِرَارًا، وَاَشَدَّ هَرَبًا، وَاَشَدَّ خَوْفًا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ:، فَقَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرنے کے علاوہ ہیں۔ وہ راستوں میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔ اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں۔ جب انہیں کچھ لوگ ملتے ہیں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں' تو وہ (ایک دوسرے کو) بلاتے ہیں۔ اپنے مقصود کی طرف آجاؤ پھر وہ آسمان دنیا تک اپنے پروں سے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے پروردگار فرماتا ہے۔ میرے بندے کیا کہتے ہیں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ تیری کبریائی

---

857 إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري (6408) في الدعوات، باب فضل ذكر الله . وتقدم قبله من طريق الفضيل بن عياض، عن الأعمش، به، فانظره.

تیری تکبیر تیری پاکی اور تیری حمد بیان کرتے ہیں: پروردگار دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں پروردگار دریافت کرتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیتے' تو زیادہ شدت کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتے۔ زیادہ حمد اور بزرگی بیان کرتے، پروردگار دریافت کرتا ہے: وہ لوگ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ پروردگار فرماتے ہیں کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں اللہ کی قسم! (اے پروردگار انہوں نے اسے نہیں دیکھا) پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو وہ اس کے حصول کی زیادہ خواہش کرتے اور زیادہ شدت کے ساتھ اس کی رغبت کرتے پروردگار فرماتا ہے: وہ لوگ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں، اللہ کی قسم! اے ہمارے پروردگار (انہوں نے اسے نہیں دیکھا) پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو اس سے زیادہ دور بھاگتے' شدت سے بھاگتے اور اس سے زیادہ خوف زدہ ہوتے' تو پروردگار فرشتوں سے فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بنا کے کہتا ہوں میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے' ان میں فلاں شخص تھا جو ان میں سے نہیں تھا وہ اپنے کام کے سلسلہ میں وہاں آیا تھا پروردگار فرماتا ہے: وہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ سِبَاقِ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ فِي الْقِيَامَةِ اَهْلَ الطَّاعَاتِ اِلَى الْجَنَّةِ

اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین کا قیامت کے دن جنت کی طرف جاتے ہوئے' دیگر اطاعت گزاروں سے سبقت لے جانے کا تذکرہ

858 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: جُمْدَانَ، فَقَالَ: سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ، سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ، سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟، قَالَ: الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ . (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مکہ کے راستے میں سفر کر رہے تھے۔ آپ کا گزر ایک پہاڑ کے

858- إسناده صحيح، على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (2676) في الذكر: باب الحث على ذكر الله، عن امية بن بسطام العيشي، بهذا الاسناد. وأخرجه أحمد 2/323، والحاكم 1/495، ومن طريقه البيهقي في شعب الايمان 1/314 من طريق أبي عامر العقدي .

پاس سے ہوا جس کا نام ''جمدان'' تھا۔ آپ نے فرمایا: اس ''جمدان'' کی طرف چلو ''مفردون'' سبقت لے گئے ہیں لوگوں نے عرض کی: وہ کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی خواتین۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا قُدِّمَ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ بِقَوْلِهٖ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

اگر بندہ صبح اور شام کے وقت ''سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ'' متعین تعداد میں پڑھ لے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ

859 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاِذَا اَمْسٰى مِائَةَ مَرَّةٍ، غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ سبحان اللّٰہ و بحمدہ پڑھتا ہے اور شام کے وقت بھی سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ اِذَا قَالَهُ الْاِنْسَانُ حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يُوَافِ فِي الْقِيَامَةِ اَحَدٌ بِمِثْلِ مَا وَافٰى

اس چیز کا تذکرہ جب انسان صبح کے وقت اسے پڑھ لے تو قیامت کے دن اس شخص جیسا اجر و ثواب اور کسی کے پاس نہیں ہوگا

860 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاِذَا اَمْسٰى كَذٰلِكَ، لَمْ

860- إسناده قوى، وأخرجه أبو داوٗد (5091) في الأدب: باب ماذا يقول إذا أصبح، وأخرجه مسلم (2692) في الذكر والدعاء: باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، والترمذى (3469) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (568) وتقدم عند المؤلف من طرق أخرى برقم (829) و (859). 861-وأخرجه أبو داوٗد (5073) في الأدب: باب ماذا يقول إذا أصبح، عن أحمد بن صالح، عن يحيى بن حسان وإسماعيل بن أبي أويس، والنسائي في اليوم والليلة (7) من طريق عمرو بن منصور، والبغوى في شرح السنة (1328) من طريق إسماعيل بن أبي أويس.

يُوَافِ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافٰى . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت 100 مرتبہ اور شام کے وقت بھی اسی طرح (100 مرتبہ) سبحان اللّٰہ العظیم و بحمدہ پڑھتا ہے' تو مخلوق میں سے کسی کا (عمل) اس کے برابر نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ اِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الصَّبَاحِ كَانَ مُؤَدِّيًا لِشُكْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس چیز کا تذکرہ کہ جب آدمی صبح کے وقت اسے پڑھ لے' تو وہ شکر ادا کرنے والا شمار ہوگا

861 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَهُوَ رَبِيْعَةُ الرَّاْيِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنْبَسَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ، اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ، فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھتا ہے:

''اے اللہ! آج کے دن مجھے جو بھی نعمت حاصل ہو' تیری مخلوق میں سے جس کسی کو جو بھی نعمت حاصل ہو وہ تیری طرف سے ہے' تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں' حمد تیرے لئے مخصوص ہے اور شکر بھی تیرے لئے ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) وہ شخص اس دن کے شکر کو ادا کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ يَحْتَرِزُ الْمَرْءُ بِهٖ مِنْ فَاجِئَةِ الْبَلَاءِ حَتّٰى يُمْسِيَ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّبَاحِ، وَحَتّٰى يُصْبِحَ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ عِنْدَ الْمَسَاءِ

اس چیز کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی شام تک اچانک آنے والی بلا سے محفوظ رہتا ہے' جبکہ آدمی نے اسے صبح کے وقت پڑھ لیا ہو' اور جب شام کے وقت پڑھا ہو' تو صبح تک محفوظ رہتا ہے

862 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى، يَعْنِي الْبِسْطَامِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِيْ مَوْدُوْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، لَمْ تَفْجَاْهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ لَمْ تَفْجَاْهُ فَاجِئَةُ

بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ . (1: 2)

وَقَدْ كَانَ اَصَابَهُ الْفَالِجُ فَقِيلَ لَهُ: اَيْنَ مَا كُنْتَ تُحَدِّثُنَا بِهِ؟، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ اَرَادَ بِي مَا اَرَادَ اَنْسَانِيهَا .

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے: ''اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس کے نام کے ہمراہ زمین اور آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دیتی ہے اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

تو شام تک اسے کوئی اچانک مصیبت لاحق نہیں ہوتی جو شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتا ہے' تو صبح تک اسے اچانک کوئی مصیبت لاحق نہیں ہوتی۔

راوی بیان کرتا ہے: اسے فالج ہو گیا' تو انہیں کہا گیا آپ نے ہمیں وہ حدیث سنائی اس پر خود عمل کیوں نہیں کیا' تو انہوں نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں اس بات کا ارادہ کیا' تو مجھے یہ بات یاد نہیں رہی۔ (یعنی مجھے دعا پڑھنا یاد نہیں رہا)

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قَالَ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَقَرَنَهُ بِرِضَاهُ بِالْإِسْلَامِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شخص کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ' جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے کے راضی ہوں' اور اس کے ہمراہ' وہ اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رضامندی کا بھی اظہار کرتا ہے

863 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ هَانِئٍ التُّجِيبِيُّ، عَنْ اَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ هَانِئٍ اِسْمُهُ: حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ، وَاَبُوْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيُّ اِسْمُهُ: عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ فِلَسْطِينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کہے میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے

863- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال مسلم غير أبي علي الجنبي الهمداني، وهو ثقة روى له أصحاب السنن . وأخرجه ابن أبي شيبة 10/241، عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد (1529) في الصلاة باب في الاستغفار، والنسائي في عمل اليوم والليلة (5) وصححه الحاكم 1/518 ووافقه الذهبي. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (6). وأخرجه مطولًا أحمد 3/14 من طريق يحيى بن إسحاق.

راضی ہوں۔(یعنی میں ان پر ایمان رکھتا ہوں) اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو ہانی نامی راوی کا نام حمید بن ہانی ہے۔ یہ مصر سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ ابوعلی ہمدانی کا نام عمرو بن مالک جنبی ہے۔ یہ فلسطین سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْكَرْبِ يُرْتَجَى لَهُ زَوَالُهَا عَنْهُ

اس چیز کا تذکرہ جب آدمی مصیبت کے وقت اسے پڑھ لے تو پھر یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ مصیبت اس سے زائل ہو جائے گی

864 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ بْنِ الْبِرِنْدِ، حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ حَرْبٍ اَبُوْ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَهْلَ بَيْتِهِ، فَقَالَ: اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ غَمٌّ اَوْ كَرْبٌ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ، لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. (2:1)

اسْمُ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ: صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ رُوِيَ لَهُ اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا، مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو اکٹھا کیا اور ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی غم یا مصیبت لاحق ہو جائے تو وہ یہ کلمات پڑھے:

"اللہ میرا پروردگار ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا"۔

ابو عامر خذاز نامی راوی کا نام صالح بن رستم ہے۔ ان کے حوالے سے چالیس روایات نقل کی گئی ہیں اور یہ بصرہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ التَّحْمِيْدِ لِمَنْ اَصَابَتْهُ شِدَّةٌ اَوْ كَرْبٌ

اس بات کا تذکرہ جس شخص کو کوئی شدت یا پریشانی لاحق ہو تو وہ تحمید کے ہمراہ "لا الہ الا اللہ" پڑھے گا اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرے گا

865 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَقَّنَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَاَمَرَنِيْ اِنْ اَصَابَنِيْ كَرْبٌ اَوْ

864– إسناده ضعيف، عتاب بن حرب ضعفه غير واحد .

شِدَّةٌ اَقُولُهُنَّ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَهُ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . (1: 104)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمات کی تعلیم دی تھی۔ آپ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی جب بھی مجھے کوئی تکلیف یا مصیبت لاحق ہو تو میں یہ کلمات پڑھ لوں۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جو بردبار اور معزز ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے وہ برکت والا ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

865– إسناده قوى، وأخرجه أحمد 1/94 من طريق يونس، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (630) و (631)، والحاكم 1/508 وصححه ووافقه الذهبى . وأخرجه أحمد 1/91 من طريق أسامة بن زيد، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (629) من طريق أبان بن صالح.